

0.0245

خالد سائبر

الرسل أخذوا فانتبهوا
والتبلى وما يلد عنه

المعلم

الرجل

صحيح مسلم

مطبعة دار الكتب
درصد لاهور

فہرست کتب مستطاب المعلوم بحجۃ الاسلام محمد بن عبد اللہ

صفحہ	مطالب کتاب	صفحہ	مطالب کتاب
۲۳۰۵	کتاب فضیلتوں کے بیان میں	۲۳۳۳	آپ کے حیا اور مشرق کا بیان
"	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسب کی بزرگی	۲۳۳۵	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مہنسی اور حسن معاشرت کا بیان
"	آپ کو سلام کرنا۔	"	آپ کا عورتوں پر رحم کرنے کا بیان
۲۳۱۰	نام مذکورات سے آپ کا درجہ زیادہ ہونا	۲۳۳۷	آپ کا بڑا ہونا لوگوں سے اور تواضع
۲۳۱۱	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منجوروں کا بیان	"	آپ اقسام نہ لیتے تھے مگر اللہ کی وساطت سے
۲۳۱۲	آپ کے درجہ کا بیان	۲۳۳۸	آپ کے بیان کی خوشبودار اور نازی کا بیان
۲۳۱۳	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو ہر اہل بیت اور علم لیکر آئے ہیں اس کی مثال	۲۳۳۹	آپ کے پسینے کا خوشبودار اور شیر کرنا
"	آپ کی اہل بیت پر کیے شفقت بھی مسکایا	۲۳۴۰	آپ کے مابوں کی تعریف اور آپ کے حلیہ کا بیان
۲۳۱۴	آپ کا خاتم النبیین ہونا	۲۳۴۱	آپ کے بڑا ہونے کا بیان۔
۲۳۱۵	جب کسی اہل بیت پر اللہ کی مہربانی ہو تو ہر سکا پیغمبر اس کے سامنے گزر جاتا ہے۔	۲۳۴۲	مہربانیت کا بیان
۲۳۱۶	حضرت کوثر کا بیان	۲۳۴۳	آپ کی عمر کا بیان
۲۳۱۷	فرشتوں کا آپ کے ساتھ ہونا کرنا	۲۳۴۴	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموں کا بیان
۲۳۱۸	آپ کی شجاعت کا بیان	۲۳۴۵	آپ اللہ کو خوب جاننے تھے تو اور اس سے بہت دیر تھے۔
"	آپ کی سخاوت کا بیان	۲۳۴۶	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوی کرنا جب تک بے ضرورت مسئلہ چھڑنا منع ہے
۲۳۱۹	آپ کے اخلاق کا بیان	۲۳۴۷	آپ جو شریعت کا حکم دینے پر چلے جاتے ہیں
۲۳۲۰	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت کا بیان	۲۳۴۸	جوابات دنیا کی معاش کی نسبت اپنی رائے سے فرما دینا اور سچ چلنا جب نہیں ہے
۲۳۲۱	آپ کی شفقت کا بیان جو بچوں مابوں پر بھی اور سب کی فضیلت		

صفحہ	مطالعہ کتاب	صفحہ	مطالعہ کتاب
۲۳۵۹	انجیل و مدار کی فضیلت	۲۳۳۴	ام زرع کی حدیث کا بیان
۲۳۵۸	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بزرگی کا بیان	۲۳۳۳	حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت
۲۳۵۷	حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بزرگی کا بیان	۲۳۳۲	ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت
۲۳۵۶	حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بزرگی کا بیان	۲۳۳۱	ام المؤمنین زینبؓ کی فضیلت
۲۳۵۵	حضرت یوسف علیہ السلام کی بزرگی کا بیان	۲۳۳۰	ام ہریرہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت
۲۳۵۴	حضرت زکریا علیہ السلام کی فضیلت کا بیان	۲۳۲۹	حضرت ام سلیمہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت
۲۳۵۳	حضرت خضر علیہ السلام کی بزرگی کا بیان	۲۳۲۸	کی فضیلت
۲۳۵۲	حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت	۲۳۲۷	عبداللہ بن مسعود اور انکی مان کی فضیلت
۲۳۵۱	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی فضیلت	۲۳۲۶	ابی بن کعب اور ایک جماعت انصار کی فضیلت
۲۳۵۰	حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی فضیلت	۲۳۲۵	سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی فضیلت
۲۳۴۹	حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت	۲۳۲۴	ابو جحشہ مالک بن خریصہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت
۲۳۴۸	سعد بن ابی ذؤانہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت	۲۳۲۳	عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جابر کے باپ کی فضیلت
۲۳۴۷	حضرت طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما کی فضیلت	۲۳۲۲	جلیل بن عبد اللہ کی فضیلت
۲۳۴۶	ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت	۲۳۲۱	ابو ذر کی فضیلت
۲۳۴۵	من اور امام حسین رضی اللہ عنہما کی فضیلت	۲۳۲۰	حزیر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت
۲۳۴۴	ت	۲۳۱۹	عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی فضیلت
۲۳۴۳	ابو اسامہ بن زید کی فضیلت	۲۳۱۸	عبداللہ بن عمر کی فضیلت
۲۳۴۲	ابن ابی ذؤانہ کی فضیلت	۲۳۱۷	المن بن مالک کی فضیلت
۲۳۴۱	ابن ابی ذؤانہ کی فضیلت	۲۳۱۶	عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی فضیلت
۲۳۴۰	ابن ابی ذؤانہ کی فضیلت	۲۳۱۵	حسان بن ثابت کی فضیلت
۲۳۳۹	ابن ابی ذؤانہ کی فضیلت	۲۳۱۴	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت
۲۳۳۸	ابن ابی ذؤانہ کی فضیلت	۲۳۱۳	عاطب بن ابی مثعبہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت

[illegible]

صفحہ	مطالعہ کتاب	مطالعہ کتاب
۲۵۵۹	کتاب تقدیر کے بیان میں	۲۵۹۱
۲۵۶۰	حضرت آدمؑ اور حضرت نوحؑ کی مباحثہ	۲۵۹۱
۲۵۶۱	دل اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے	۲۵۹۳
۲۵۶۲	ہر ایک چیز تقدیر سے ہے	۲۵۹۵
۲۵۶۳	انسان کی تقدیر میں زمانہ کا حصہ لکھا جاتا ہے	۲۵۹۶
۲۵۶۴	بچوں کا بیان کہ وہ جہنمی ہیں یا دوزخی اور	۲۵۹۷
۲۵۶۵	فطرت کا بیان بیان	۲۵۹۸
۲۵۶۶	عمر اور روزی تقدیر سے نہ زیادہ نہ کم ہوتا ہے	۲۶۰۱
۲۵۶۷	تقدیر پر ہر سارہ ہو کا حکم	۲۶۰۳
۲۵۶۸	کتاب علم کے بیان میں	۲۶۰۴
۲۵۶۹	قرآن مجید میں جو آیات منشا بہرین ان میں	۲۶۰۵
۲۵۷۰	کسی چیز کو منع ہے	۲۶۰۶
۲۵۷۱	اخیر زمانہ میں ملک کی کمی ہونا	۲۶۰۷
۲۵۷۲	جو شخص اچھی بات جاری کرے یا بُری بات	۲۶۱۳
۲۵۷۳	جاری کرے	۲۶۱۴
۲۵۷۴	کتاب ذکر الہی اور توبہ اور استغفار	۲۶۱۵
۲۵۷۵	کے بیان میں	۲۶۱۶
۲۵۷۶	اللہ تعالیٰ کے ذکر کی فضیلت	۲۶۱۷
۲۵۷۷	اللہ تعالیٰ کے ناموں کا بیان	۲۶۱۸
۲۵۷۸	یوں دعا کرنا منع ہے کہ اگر توجاہ ہے تو بخش	۲۶۱۹
۲۵۷۹	محبکہ	۲۶۲۰
		۲۶۲۱
		۲۶۲۲
		۲۶۲۳
		۲۶۲۴
		۲۶۲۵
		۲۶۲۶
		۲۶۲۷
		۲۶۲۸
		۲۶۲۹
		۲۶۳۰
		۲۶۳۱
		۲۶۳۲
		۲۶۳۳
		۲۶۳۴
		۲۶۳۵
		۲۶۳۶
		۲۶۳۷
		۲۶۳۸
		۲۶۳۹
		۲۶۴۰
		۲۶۴۱
		۲۶۴۲
		۲۶۴۳
		۲۶۴۴
		۲۶۴۵
		۲۶۴۶
		۲۶۴۷
		۲۶۴۸
		۲۶۴۹
		۲۶۵۰
		۲۶۵۱
		۲۶۵۲
		۲۶۵۳
		۲۶۵۴
		۲۶۵۵
		۲۶۵۶
		۲۶۵۷
		۲۶۵۸
		۲۶۵۹
		۲۶۶۰
		۲۶۶۱
		۲۶۶۲
		۲۶۶۳
		۲۶۶۴
		۲۶۶۵
		۲۶۶۶
		۲۶۶۷
		۲۶۶۸
		۲۶۶۹
		۲۶۷۰
		۲۶۷۱
		۲۶۷۲
		۲۶۷۳
		۲۶۷۴
		۲۶۷۵
		۲۶۷۶
		۲۶۷۷
		۲۶۷۸
		۲۶۷۹
		۲۶۸۰
		۲۶۸۱
		۲۶۸۲
		۲۶۸۳
		۲۶۸۴
		۲۶۸۵
		۲۶۸۶
		۲۶۸۷
		۲۶۸۸
		۲۶۸۹
		۲۶۹۰
		۲۶۹۱
		۲۶۹۲
		۲۶۹۳
		۲۶۹۴
		۲۶۹۵
		۲۶۹۶
		۲۶۹۷
		۲۶۹۸
		۲۶۹۹
		۲۷۰۰
		۲۷۰۱
		۲۷۰۲
		۲۷۰۳
		۲۷۰۴
		۲۷۰۵
		۲۷۰۶
		۲۷۰۷
		۲۷۰۸
		۲۷۰۹
		۲۷۱۰
		۲۷۱۱
		۲۷۱۲
		۲۷۱۳
		۲۷۱۴
		۲۷۱۵
		۲۷۱۶
		۲۷۱۷
		۲۷۱۸
		۲۷۱۹
		۲۷۲۰
		۲۷۲۱
		۲۷۲۲
		۲۷۲۳
		۲۷۲۴
		۲۷۲۵
		۲۷۲۶
		۲۷۲۷
		۲۷۲۸
		۲۷۲۹
		۲۷۳۰
		۲۷۳۱
		۲۷۳۲
		۲۷۳۳
		۲۷۳۴
		۲۷۳۵
		۲۷۳۶
		۲۷۳۷
		۲۷۳۸
		۲۷۳۹
		۲۷۴۰
		۲۷۴۱
		۲۷۴۲
		۲۷۴۳
		۲۷۴۴
		۲۷۴۵
		۲۷۴۶
		۲۷۴۷
		۲۷۴۸
		۲۷۴۹
		۲۷۵۰
		۲۷۵۱
		۲۷۵۲
		۲۷۵۳
		۲۷۵۴
		۲۷۵۵
		۲۷۵۶
		۲۷۵۷
		۲۷۵۸
		۲۷۵۹
		۲۷۶۰
		۲۷۶۱
		۲۷۶۲
		۲۷۶۳
		۲۷۶۴
		۲۷۶۵
		۲۷۶۶
		۲۷۶۷
		۲۷۶۸
		۲۷۶۹
		۲۷۷۰
		۲۷۷۱
		۲۷۷۲
		۲۷۷۳
		۲۷۷۴
		۲۷۷۵
		۲۷۷۶
		۲۷۷۷
		۲۷۷۸
		۲۷۷۹
		۲۷۸۰
		۲۷۸۱
		۲۷۸۲
		۲۷۸۳
		۲۷۸۴
		۲۷۸۵
		۲۷۸۶
		۲۷۸۷
		۲۷۸۸
		۲۷۸۹
		۲۷۹۰
		۲۷۹۱
		۲۷۹۲
		۲۷۹۳
		۲۷۹۴
		۲۷۹۵
		۲۷۹۶
		۲۷۹۷
		۲۷۹۸
		۲۷۹۹
		۲۸۰۰
		۲۸۰۱
		۲۸۰۲
		۲۸۰۳
		۲۸۰۴
		۲۸۰۵
		۲۸۰۶
		۲۸۰۷
		۲۸۰۸
		۲۸۰۹
		۲۸۱۰
		۲۸۱۱
		۲۸۱۲
		۲۸۱۳
		۲۸۱۴
		۲۸۱۵
		۲۸۱۶
		۲۸۱۷
		۲۸۱۸
		۲۸۱۹
		۲۸۲۰
		۲۸۲۱
		۲۸۲۲
		۲۸۲۳
		۲۸۲۴
		۲۸۲۵
		۲۸۲۶
		۲۸۲۷
		۲۸۲۸
		۲۸۲۹
		۲۸۳۰
		۲۸۳۱
		۲۸۳۲
		۲۸۳۳
		۲۸۳۴
		۲۸۳۵
		۲۸۳۶
		۲۸۳۷
		۲۸۳۸
		۲۸۳۹
		۲۸۴۰
		۲۸۴۱
		۲۸۴۲
		۲۸۴۳
		۲۸۴۴
		۲۸۴۵
		۲۸۴۶
		۲۸۴۷
		۲۸۴۸
		۲۸۴۹
		۲۸۵۰
		۲۸۵۱
		۲۸۵۲
		۲۸۵۳
		۲۸۵۴
		۲۸۵۵
		۲۸۵۶
		۲۸۵۷
		۲۸۵۸
		۲۸۵۹
		۲۸۶۰
		۲۸۶۱
		۲۸۶۲
		۲۸۶۳
		۲۸۶۴
		۲۸۶۵
		۲۸۶۶
		۲۸۶۷
		۲۸۶۸
		۲۸۶۹
		۲۸۷۰
		۲۸۷۱
		۲۸۷۲
		۲۸۷۳
		۲۸۷۴
		۲۸۷۵
		۲۸۷۶
		۲۸۷۷
		۲۸۷۸
		۲۸۷۹
		۲۸۸۰
		۲۸۸۱
		۲۸۸۲
		۲۸۸۳
		۲۸۸۴
		۲۸۸۵
		۲۸۸۶
		۲۸۸۷
		۲۸۸۸
		۲۸۸۹
		۲۸۹۰
		۲۸۹۱
		۲۸۹۲
		۲۸۹۳
		۲۸۹۴
		۲۸۹۵
		۲۸۹۶
		۲۸۹۷
		۲۸۹۸
		۲۸۹۹
		۲۹۰۰
		۲۹۰۱
		۲۹۰۲
		۲۹۰۳
		۲۹۰۴
		۲۹۰۵
		۲۹۰۶
		۲۹۰۷
		۲۹۰۸
		۲۹۰۹
		۲۹۱۰
		۲۹۱۱
		۲۹۱۲
		۲۹۱۳
		۲۹۱۴
		۲۹۱۵
		۲۹۱۶
		۲۹۱۷
		۲۹۱۸
		۲۹۱۹
		۲۹۲۰
		۲۹۲۱
		۲۹۲۲
		۲۹۲۳
		۲۹۲۴
		۲۹۲۵
		۲۹۲۶
		۲۹۲۷
		۲۹۲۸
		۲۹۲۹
		۲۹۳۰
		۲۹۳۱
		۲۹۳۲
		۲۹۳۳
		۲۹۳۴
		۲۹۳۵
		۲۹۳۶
		۲۹۳۷
		۲۹۳۸
		۲۹۳۹
		۲۹۴۰
		۲۹۴۱
		۲۹۴۲
		۲۹۴۳
		۲۹۴۴
		۲۹۴۵
		۲۹۴۶
		۲۹۴۷
		۲۹۴۸
		۲۹۴۹
		۲۹۵۰
		۲۹۵۱
		۲۹۵۲
		۲۹۵۳
		۲۹۵۴
		۲۹۵۵
		۲۹۵۶
		۲۹۵۷
		۲۹۵۸
		۲۹۵۹
		۲۹۶۰
		۲۹۶۱
		۲۹۶۲
		۲۹۶۳
		۲۹۶۴
		۲۹۶۵
		۲۹۶۶
		۲۹۶۷
		۲۹۶۸
		۲۹۶۹
		۲۹۷۰
		۲۹۷۱
		۲۹۷۲
		۲۹۷۳
		۲۹۷۴
		۲۹۷۵
		۲۹۷۶
		۲۹۷۷
		۲۹۷۸
		۲۹۷۹
		۲۹۸۰
		۲۹۸۱
		۲۹۸۲
		۲۹۸۳
		۲۹۸۴
		۲۹۸۵
		۲۹۸۶
		۲۹۸۷
		۲۹۸۸
		۲۹۸۹
		۲۹۹۰
		۲۹۹۱
		۲۹۹۲
		۲۹۹۳
		۲۹۹۴
		۲۹۹۵
		۲۹۹۶
		۲۹۹۷
		۲۹۹۸
		۲۹۹۹
		۳۰۰۰

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

میاں ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے وراوی میں اور
 زوراء ایک مقام ہے مدینہ میں بلز اس میں سجد کے قریب آپ نے ایک پالہ بانی کا شگوا یا اور اپنی ہتھیلی
 او میں رکھ دی تو آپ کی انگلیوں میں ہر بانی ہونے لگا اور تمام اصحاب نے وضو کر لیا قتادہ نے کہا میں
 نے انس سے کہا اے ابو جمرہ کتنی آدمی اس وقت ہو گئے کہ انہوں نے کہا قریب تین سو آدمیوں کے تھے شاید یہ
 دوسرے وقت کا ذکر ہے **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ بِالرَّوْدِ إِذِ الْفَاتِي بَانَاكَ**
مَاءٍ لَا يَكْمُلُ أَصَابِعُهُ أَوْ قَدْ رَمَا يَدَايَ أَصَابِعُهُ ثُمَّ دَفَعَتْهُ نَحْوَ حَذِيثٍ هَئِذَا تَرْجَمُهُ
 انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زوراء میں تھے آپ پاس ایک برتن لایا گیا اس میں اتنا
 بانی تھا کہ آپ کی انگلیاں نہیں ڈوبتی تھیں یا انگلیاں نہیں چھیتی تھیں ہر بیان کیا حدیث کو اسی
 طرح جیسے اور پھر گذری **عَنْ جَابِرِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ مَالِكًا كَانَ تَهْدِي لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
فِي عَمَلِهِ لَهَا سَمْنًا قِيًّا يَنْهَابُهَا فَيَسْكُلُونَ الْأَدَمَ وَلَكِنْ عِنْدَهُمْ شَيْءٌ تَتَعَدَّى إِلَيْهِ كَانَتْ
تُهْدِي فِيهِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَقْدُ فِيهِ سَمْنًا كَمَا ذَكَرَ يُقِيلُهُ لَهَا أَدَمٌ بَيْنَهَا حَتَّى
عَصَرَتْهُ فَاتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَصَرْتِهَا فَقَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَوْ تَرَكْتِهَا مَا نَالَ
فَاتِمًا تَرْجَمُهُ جَابِرُ بْنُ أَنَسٍ أُمُّ مَالِكٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوَاسٍ كَبِيٍّ مِنْ كَبِيٍّ يَسْجَأُ كَرْتِي نَهَى تَحْ
 کے طور پر پہرے اور اس کے بیٹے آتے اور اس سے سالن بچتے اور گہر میں کچھ نہوتا تو اُم مالک اس کبے کے پاس
 جاتی اور میں گئی ہوتا سیطرہ ہمیشہ اس کو گہر کا سالن قائم رہتا ایک بار اُم مالک نے (حرص کر کے) اس
 کبے کو چھڑایا پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی آپ نے فرمایا اگر تو اس کو یوں ہی رہنموتی (زاور
 ضرورت کی وقت لیتی جاتی تو وہ ہمیشہ قائم رہتا **عَنْ جَابِرِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
كَانَ يَسْتَقِيمُهُ كَمَا طَعْمُهُ شَطْرًا وَسَوْ شَعِيرًا كَمَا ذَكَرَ الْجُلُ يَا كُلُّ مِنْهُ وَأَمْرًا وَصِفَةً
حَتَّى كَالْكَافِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ كُنْتُ بَعْلًا لَكُنْتُ مِثْلَهُ لَكُنْتُ مِثْلَهُ وَكَفَامُ لَكُنْتُ
 ترجمہ جابر سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہانا مانگتا تھا آپ اس کو ادھی
 دست جو دیے (ایکے سو ساٹھ صاع کا ہوتا ہے) پھر وہ شخص اور کھلی بی بی اور مہمان ہمیشہ اس میں
 سوکھاتے رہے یہاں تک کہ اس شخص نے مایا اس کو پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ نے فرمایا اگر
 تو اس کو نہ مانتا تو ہمیشہ اس میں سوکھاتے اور وہ دیا ہی ہوتا کیونکہ مایا نے سو اس کا بہرہ ساجاتا رہا

اور بصیری نمود ہوا پر رکت کہاں رہی **عن** معاذ بن جبل قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم عام غزوة تبوك فكان يجتمع الصلوة فصل الظهر والعصر جميعا والمغرب جميعا حتى إذا كان يوماً أخذ الصلوة ثم خرج فصل الظهر والعصر جميعاً ثم دخل ثم خرج فصل المغرب والعشاء جميعاً ثم قال إنكم ستأتون غداً إن شاء الله عین تبوک وإنکم لبرئنا ما حتى یضحی النهار فمن جاءها منکم فلا یمس من مائتها شیئاً حتی انی لخیئاً ما فقد سبقنا الیها رجلاً من العین من قبل الشراک یتصل بشیء من مائتها قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هل میسستم من مائتها شیئاً قال لا نعم کتبهما النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال لهما ما شاء الله ان یقول قال ثم غزوا یا ایدیکم من العین فلیلا فلیلا حتی اجتمع فی شئی قال وغسل رسول الله صلى الله عليه وسلم فیه یدیه ووجهه ثم اعاده فیها فخرت العین بکمال منہمید او قال غزیر شک ابو علی انہما قال حتی انتقنا الناس ثم قال یوشک یا معاذ ان کالت بک حیاة ان ترکے مائۃ مہضاً قد ملأ جناناً ترجمہ معاذ بن جبل سے روایت ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جس سال تبوک کی لڑائی ہوئی آپ پھر میں جمع کرتے دو ناموں کو تو ظہر اور عصر ملا کر پڑھی اور مغرب اور عشا ملا کر پڑھی ایک دن اپنے نماز میں یہی کہی پھر نکلو اور ظہر اور عصر ملا کر پڑھی پھر اندر چلے گئے پھر نکلو اور اس کے بعد تو مغرب اور عشا ملا کر پڑھی بعد اوس کے فرمایا تم کل خدا چاہے تبوک کو چشمہ پر پہنچو اور نہین پہنچو گے جب تک نہ نکلو اور جو کوئی جاوے تم میں ہو اس چشمہ کے پاس تو اس کے پانی کو ہاتھ نہ لگاؤ جب تک میں نہ آؤں معاذ نے کہا پھر ہم اس چشمہ پر پہنچے ہم سے پہلے وہاں دو آدمی پہنچ گئے تھے اور چشمہ کے پانی کا یہ حال تھا کہ جوتی کے تسبیح کے برابر پانی ہو گا وہی آہستہ آہستہ بہ رہتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون دونوں آدمیوں کو پوچھا تم نے اس کے پانی میں نہ لگایا اونہوں نے کہا ہاں آپ نے اون کو برا کہا (اس لیے کہ انہوں نے حکم کے خلاف کیا) اور جو اللہ تعالیٰ کو منظور تھا وہ آپ نے انکو سنا یا پھر لوگوں نے جلو دن کو تھوڑا تھوڑا پانی ایک بتن میں جمع کیا اپنے اپنے دونوں ہاتھ اور مونہہ اس میں دھوئے پھر وہ پانی اس چشمہ میں ڈال دیا وہ چشمہ جوش مار کر مینے لگا پھر لوگوں نے پانی پلانا شروع کیا اور آدمیوں اور جانور و مکو) بعد اوس کے اپنے فرمایا اسے معاذ اگر تیری زندگی رہی تو تو دیکھ لگا اسکا پانی باغونکہ

ہر دیگا رہی آپ کا ایک بڑا بھڑو تھا اس لشکر میں نہیں ہزار آدمی تھے اور ایک ایسے میں ہر کسٹری
 آدمی تھے **عَنْ** اَحْمَدَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزْرَةَ تَبُولَ
 فَأَتَيْنَا وَادِي الْقُرَيْسِ عَلَى حَدِّ بَيْتِ الْأَمْرَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُخْرُصُوا
 فَوْرُصْنَا مَا وَخَرَصَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَةَ أَوْ سِتْرَةً وَقَالَ اَحْمَدُ هَاتِي
 نَرْجِعُ إِلَيْكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَأَنْطَلَقْنَا حَتَّى قَدِمْنَا تَبُولَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَأَهَبُ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَةَ رِيحٌ شَدِيدَةٌ فَلَا يَقُومُ فِيهَا أَحَدٌ مِنْكُمْ فَمَنْ كَانَ لَهُ بَعِيرٌ
 فَلْيُسَدِّدْ عِقَالَهُ فَهَبَّتْ رِيحٌ شَدِيدَةٌ فَقَامَ رَجُلٌ فَعَمَلَكُهُ الرِّيحُ حَتَّى أَلْقَاهُ بِجَبَلٍ طَوِيلٍ
 فَجَاءَ رَسُولُ ابْنِ الْعَمَلِ صَاحِبِ بَيْتِ الْأَمْرَةِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوهُ أَهْلًا
 لَهُ بِذَلِكَ بَيْتًا فَكَتَبَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْدَى لَهُ بَرْدًا شَمًّا
 أَقْبَلْنَا حَتَّى قَدِمْنَا وَادِي الْقُرَيْسِ فَسَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْأَةَ عَنْ
 حَدِّ بَيْتِهَا كَمْ بَلَعَتْ فَعَمَلًا ثَلَاثَ عَشْرَةَ أَوْ سِتْرَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَاسْلُمَ الرِّجْلُ فَمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فَلْيُسْرِعْ مَعِيَ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَمْكُثْ فَخَرَجْنَا حَتَّى أَتَيْنَا
 حَلَّ الْمَدِينَةِ فَقَالَ هَذَا رَاكِبٌ وَهَذَا أَحَدٌ وَهُوَ جَبَلٌ يُجْبَلُنَا وَنُجْبَلُهُ ثُمَّ قَالَ ارْتَحِلُوا
 دُورَ الْأَنْصَارِ دَارِ بَيْنِي الْخَبَارِ ثُمَّ دَارِ بَيْنِي عَبْدُ الْأَشْهَلِ ثُمَّ دَارِ بَيْنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْجِ
 ثُمَّ دَارِ بَيْنِي سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُورٍ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ لَكُمْ فَنَا سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ
 أَبُو أُسَيْدٍ أَلَمْ تَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرٌ دُورَ الْأَنْصَارِ فَجَعَلْنَا إِذْ
 كَادَ رَكَّ سَعْدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ خَيْرَتُ دُورَ الْأَنْصَارِ
 فَجَعَلْنَا أَخِيرًا فَقَالَ أَوَلَيْسَ بِحَسْبِكُمْ أَنْ تَكُونُوا مِنَ الْخَبِيرِ ثُمَّ جَمْعُهُ الْوَجِيدُ سُرُورًا
 هم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکل کر جب تبوک کی جنگ تھی تو وادی القری را ایک مقام
 مدینہ سے تین دن کے فاصلہ پر شام کے آٹھ بجے میں ایک باغ پر پہنچے جو ایک عورت کا تھا اپنے
 انداز کرو اس باغ میں کتنا میوہ ہم نے انداز کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اندازے میں وہ
 دس دن معلوم ہوا اپنے اس عورت کو فرمایا تو یہ گنتی یاد رکھنا جب تک ہم لوٹ کر آئیں اگر خدا چاہے
 پہر ہم لوگ آگے چلے بیاتاب کہ تبوک میں پہنچ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج کی رات نہ

مِنْ اَللّٰهِ وَ اَلْعِلْمِ رَسُوْلُ اِمَامٍ عَلِيٍّ وَسَلْمُ جَوْدِ اِيْتِ اَوْرِ عِلْمِ لِيْكَ اَوْ مِيْنِ وَ سِیْ شَالِ عِنْ
 اَبْنِ مُوْسٰی عَزَّ الشَّيْخِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرَضْتَ لِمَا بَعَثَنِی اللّٰهُ بِهِ مِنْ اَلْعِلْمِ وَ اَلْعِلْمِ
 كَمَنْ شِیْ غَلِيْبٍ اَصَابَ اَصَابًا فَكَانَتْ مِنْهَا اَلْكَافَّةُ طَلِبَةً فَبَكَتِ الْمَاءُ فَانْبَثَتْ الْكَلَامُ وَ اَلْعِلْمُ
 اَلْكَلْبُیْرَ وَ كَانَ مِنْهَا اَحَادِيْثُ اَمْسَكَتِ الْمَاءُ فَفَنَعَ اللّٰهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوْا مِنْهَا وَ سَقَوْا وَ
 رَعَوْا وَ اَصَابَ طَاوُفَةً مِنْهَا اَنْعَمَ اَنْتُمْ اَهْلُ بَيْتِیْ لَا یُمْسِكُ مَاءٌ وَ لَا یَنْثَبُ كَلَامٌ فَكَانَ لَكَ
 مَعْلُومٌ فَنَعَهُ فَوَدَّیْنِ اللّٰهُ وَ نَفَعَهُ اللّٰهُ عِلْمًا بَعَثَنِی اللّٰهُ بِهِ فَعَلِمَهُ وَ عَلِمَهُ وَ مَثَلُ مَنْ لَمْ یَرْكَمْ
 بِذَلِكَ رَأْسًا وَ لَمْ یَقْبَلْ هُدًی اللّٰهِ الَّذِیْ اُرْسِلْتُ بِهِ تَرْجَمَهُ الْبُحْرَانُ اَوْرِ اِيْتِ اَوْرِ رَسُوْلِ اِمَامٍ
 صَلَّی اَمَامٍ عَلِيٍّ وَسَلْمُ نَیْ فَرَمَا یَا مَقْرَمُ شَالِ اُسْکِ جَوْ دَانِیْ جَوْدِ اِيْتِ اَوْرِ عِلْمِ لِيْكَ اَوْ مِيْنِ وَ سِیْ شَالِ عِنْ
 زَمِيْنِ بَرَأْسَمِيْنِ كَچْ حَصَّه اَنِيْسا تَهَا جِسْمِیْ بَانِیْ كُوْجُوْسِ لِيْا اَوْرِ چَارَا اَوْرِ بِيْتِ سَا سَبْرَه اَوْرِ كَچْ حَصَّه اُسْكَ
 كُوْا سَحْتِ تَنَا اَوْ سَیْ بَانِیْ كُوْ سَمِيْثِ كُهَا بَرِ اَمَامٍ تَعَالٰی نَیْ لُوْ كُوْنِ كُوْ فَا نَدَه بَنِچَا یَا اَوْ سَیْ كُوْ كُوْنِ نَیْ اُسْ
 مِيْنِ بُوْ بَا اَوْرِ پَلَا یَا اَوْرِ چَا یَا (بِخَارِیْ) كِيْ رُوْ اِيْتِ مِيْنِ نَرْغُوْا هُوْ بِنَعِیْ كَهْمِيْتِيْ كِيْ اَوْ سَیْ) اَوْرِ كَچْ حَصَّه
 اُسْ مِيْنِ كَا چِیْثِلِ سِيْدَانِ هُوْ نَ تُوْ بَانِیْ كُوْ رُوْ كُوْ نَدَه كُهَا سَا وَ كَا وَ (جِیْیَیْ چِیْیَیْ جَانِ بَانِیْ لُكَ اَوْرِ چَلَدِیَا) تُو
 یَیْ شَالِ اَوْرِ اُسْ كِيْ حَسَیْ نَیْ خُذَا كَیْ دِيْنِ كُوْ سَبْجَا اَمَامٍ نَیْ اُسْ كُوْ فَا نَدَه دِيَا اُسْ جِیْرَیْ جُوْ جُكُوْ عَطَا فَرَمَا یَا اَوْ سَیْ
 نَیْ اَبِیْ جَانَا اَوْرِ وِنِ كُوْ بُوْیْ سَكُهَا یَا اَوْرِ جِسْمِیْ اَسْطَرَفِ سَرُ نَا اُتْهَا یَا رِیْغَیْ تُوْ جِهَ نَدِیْ) اَوْرِ اَمَامِ كِيْ هَدِيْتِ
 كُوْ جُكُوْ مِيْنِ كِيْ بُوْیْ جَا كِيْا قَبُوْلِ نَدِیْ كِيْا فِیْ زَمِيْنِ كِيْ تِيْنِ تَمِيْنِ مِيْنِ اَسْطَرَفِ لُكَ هُوْیْ تِيْنِ طَرَحِ كِيْ مِيْنِ
 اَكِيْ تُوْ قَسْمِ اَوْلِ جُوْ بَانِیْ سُوْ زَنْدَه هُوْ نِيْ هُوْ اَوْرِ گُهَا نَسْ اَوْرِ تَرَكَا رِیْ اَوْرِ سُوْیْ اَوْ گَا نِيْ هُوْ لُكَ اُسْ
 فَا نَدَه اُتْهَا تَمِيْنِ اَوْ سَیْ مَثَلِ وَ هُ شَخْصِیْ هُوْ جِسْمِیْ دِيْنِ كَا عِلْمِ یَا دُ كِيْا اَبِیْ عَمَلِ كِيْا لُوْ كُوْنِ كُوْ سَكُهَا یَا كُهَا
 نَیْ هُوْیْ فَا نَدَه اُتْهَا یَا دُ وَ سَمَرِیْ قَسْمِ وَ هُوْ جُوْ دَهْمِيْنِ اَوْ گَا نِيْ لِيْكِيْنِ بَانِیْ رُوْ كُوْ رَكُھْتِيْ هُوْ اَوْ سَیْ كُوْیُوْ
 اَوْرِ جَا نُوْ رُوْنِ كُوْ نَفَعِ هُوْ تَا هُوْ یَا وَ هُ شَخْصِیْ جِسْمِیْ دِيْنِ كَا عِلْمِ یَا دُ كِيْا لِيْكِيْنِ اُسْ كُوْ اَنِيْ فِیْمِ نَمِيْنِ كُوْ اَوْ سَیْ نَزْ
 سَیْ بَارِكِیْ طَلَبِ لُكَ اَلْخِيْرَ اَوْ سَیْ سَكُوْ اَوْرِ لُوْ كُوْنِ نَیْ فَا نَدَه اُتْهَا یَا قَسْمِیْ سَمَرِیْ قَسْمِ چِیْیَیْ صَا فِ
 جِهَانِ نَدِیْ كُچْ اُتْهَا هُوْ نَبَانِیْ تَمِيْنِ هُوْ یَا شَخْصِیْ كِيْ شَالِ اَوْرِ جِسْمِیْ دِيْنِ كِيْ طَرَحِ بَالُكُلِ تُوْ جِهَ نَدِیْ نَدِیْ اُسْ كُوْ
 یَا وَ رَكُھَا (نَوْدِیْ) **بَابِ شَفَقَتِهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ عَلٰی اٰلِهِ وَ اٰهْلِ بَيْتِهِ اَمَامِیْ اَمَامِیْ اَمَامِیْ اَمَامِیْ اَمَامِیْ**
 تُوْیْ اُسْكَ بَا یَانِ عَزَّ اَبْنِ مُوْسٰی عَزَّ الشَّيْخِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرَضْتَ لِمَا بَعَثَنِی اللّٰهُ بِهِ مِنْ اَلْعِلْمِ وَ اَلْعِلْمِ

یَعْنِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَمَى قَوْمَهُ فَقَالَ يَا قَوْمِ إِنِّي رَأَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنِي وَإِنِّي
 أَنَا التَّيْدِيرُ الْعُرْيَانُ مَا لَخَبَاءُ فَأَطَاعَهُ خَائِفَةً مِنْ قَعْمِهِ قَاتِلُ جَوَارِكِ الْأَطْلَقُوا عَلَيَّ مَعَهُ كَتَمَهُ
 وَكَذَّبَتْ خَائِفَةً مِنْهُمْ فَاصْبِرُوا مَكَانَهُمْ فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَأَهْلَكَهُمْ وَاجْتَاكَهُمْ
 فَذَلِكَ مَثَلُ مَنْ أَطَاعَ عَنِي وَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهِ مَثَلُ مَنْ عَصَانِي وَكَذَّبَ مَا جِئْتُ بِهِ مِنْ
 الْحَقِّ ترجمہ ابو موسیٰ سرور ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری مثال اور میری قوم کی
 مثال جو اللہ نے مجھ کو دیکر بھیجا ایسی ہے جیسے مثال اس شخص کی جو اپنی قوم کے پاس آیا اور کہتا ہوں
 اے میری قوم میں نے لشکر کو اپنی دونوں آنکھوں سے دیکھا (یعنی دشمن
 کی فوج کو) اور میں نگا ڈرائیو لاہوں سو جلدی بہا گو اب اسکی قوم میں کب بعضوں نے اسکا کہنا مانا
 شام ہوتی ہی بہاگ گئے اور آرام سو چلے گئے اور بعضوں نے جھٹلایا اور صبح تک دسی ٹھکانے رہے
 اور صبح ہوتے ہی لشکر اون پر ٹوٹ پڑا اور انکو تباہ کیا اور تجربے سے ادھر ٹیر دیا سو یہی مثل ہے اسکی
 جس نے میرا کہنا مانا اور میری قوم کی پیروی کی اور مثل اسکی جس نے میرا کہنا نہ مانا اور جھٹلایا سو یہی
 کوفت عوبین دستور تھا کہ جس نے دشمن کے لشکر کو دیکھا کہ غارت کرنے کو آتا ہے تو وہ فرنگا
 ہو کے اپنے کپڑے لٹری رہا ٹٹا کر چلتا تھا اور اپنی قوم سے کہتا تھا کہ جلد بہاگو ننگے ہونے سے
 یہی کہ اسکو لوگ بڑی آفت سمجھیں اور اسکو سچا جا کر جلد بہاگو ننگے **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا مَثَلُ قَوْمٍ مَثَلُ امْتَنَى كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَهُ
 الدَّوَابُّ وَالْغَرَائِصُ يَقَعْنَ فِيهِ كَمَا كَانَ الْخَلْدُ يَجْعَلُ كَعَصَا وَاللَّهُمَّ تَحْفَمُونَ فِيهِ ترجمہ
 ابو ہریرہ سرور ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری مثال اور میری امت کی مثل ایسی ہے
 جیسے کبوتر آگ جلاتی ہے اور اس میں کپڑے اور تنگہ کرنے لگے اور میں پکڑے ہو ہوں تہمدی کمول
 کو اور تم بے تامل اندازہ نہ دو اس میں گرے پڑنے ہو **ف** یعنی لوگ حرص اور گناہوں میں بے تامل
 گرتے ہیں جیسے آگ میں کپڑے تنگے خوشی سے گرتے ہیں اور جہیز ہیں اور حضرت کمال شفقت سے
 اون نادانوں کو بہت روکتی ہیں جیسے کوئی کسی کی کمر پکڑ کے روکے پانسوس کہ نادان حرصی نہیں
مَرْكَو عَنْ هَتَامِ بْنِ مَتِيَّهِ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّكَ كَرَاهِيَّتُ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ رَجُلٍ رَجُلٍ

اسْتَوْفَدْنَا فَمَا أَصْلَكْتَ مَا حَوْلَهَا جَعَلَ الْفِرَاشُ هَذِهِ الدَّوَابُّ الَّتِي فِي النَّارِ يَقَعْنَ فِيهَا
 وَجَعَلَ يُحْزِرُهُنَّ وَيَغْلِبُهُنَّ فَيَتَّقِيَهُنَّ فِيهَا قَالَ كَلِمَةً مِثْلَ وَمِثْلُكُمْ أَنَا إِحْدُكُمُ يُحْزِرُكُمْ عَنْ
 النَّارِ هَلْ كُمْ عَنِ النَّارِ هَلْ كُمْ عَنِ النَّارِ فَتَغْلِبُونَهَا وَتَقْتَحِمُونَ فِيهَا تَرْجِمُهُ الْبُورِ بِرِيه سَوْدِيَّتْ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری مثال اس شخص کی ہے جس نے اگل جلانی حبس اور سکر گرد روشنی ہو
 قوا میں کپڑے اور یہ جانور جو اگل میں ہر گز نہ لگے اور وہ شخص انکو روکنے لگا لیکن وہ نہ رکا نہ سمجھ
 کرنے لگے یہ مثال ہر میری اور تمہاری میں تمہاری کمر بکڑ کر جہنم سے روکتا ہوں اور کہتا ہوں جہنم کے
 پاس سو چلے آؤ چلے آؤ اور تم نہیں مانتے اُسی میں گہس جاتے ہو **عَنْ** جَابِرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُكُمْ مِثْلُ رَجُلٍ أَوْ قَدْ نَارًا فَجَعَلَ الْحَبَادِيبُ وَالْفِرَاشُ يَقَعْنَ فِيهَا
 وَهُوَ يَكْفُرُ عَنْهَا وَأَنَا إِحْدُكُمُ يُحْزِرُكُمْ عَنِ النَّارِ وَأَنْتُمْ تَقْتَحِمُونَ مِنْ بِلَدِي تَرْجِمُهُ جَابِر
 سَوْدِيَّتْ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور تمہاری مثال اس شخص کی ہے جس نے اگل جلانی
 اور ٹڈی اور پتنگے اوس میں گزے اور وہ انکو روکنے لگا اسی طرح میں تمہاری کمر ہاے ہوں انکا
 سے اور تم نکل جاتے ہو میرے ہاتھ سے **بَابُ** ذِكْرِ كَوْنِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ
 اب کا خاتم النبیین ہونا **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِثْلُ وَمِثْلُ
 الْأَنْبِيَاءِ كَمِثْلِ رَجُلٍ بَنَى بَنِيًّا نَارًا فَحَسَنَةً وَأَجْمَلَةً فَجَعَلَ النَّاسُ يُطِيفُونَ بِهِ يَقُولُونَ
 مَا رَأَيْنَا بَنِيًّا نَارًا أَحْسَنَ مِنْ هَذَا إِلَّا هَذِهِ اللَّيْنَةُ فَكُنْتُ أَنَا تِلْكَ اللَّيْنَةُ تَرْجِمُهُ الْبُورِ بِرِيه
 سَوْدِيَّتْ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری مثال اور ان پیغمبروں کی مثال ایسی ہے جیسا کہ
 شخص نے ایک محل بنایا نہایت عمدہ اور خوب صورت لوگ اسکو گرد پھرنے لگے اور کہنے لگے جتنے اس
 سے بہتر عمارت نہیں دیکھی مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی ہے اور میں ہی اینٹ ہوں (جس سے نبوت کا
 محل پورا ہو گیا اب دوسرا کوئی نبی نیا میرے بعد نہ ہوگا) **عَنْ** عَمَّامٍ بْنِ مُتَبِّهِ قَالَ هَذَا مَا خَلَقَ اللَّهُ
 أَنْبِيَاءَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ لَمْ يَكُنْ كَمَا خَلَقَ فَخَلَقَهَا قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ وَمِثْلُ
 الْأَنْبِيَاءِ مِثْلُ رَجُلٍ بَنَى بَنِيًّا نَارًا فَحَسَنَةً وَأَجْمَلَةً وَأَكْمَلَهَا إِلَّا مَوْضِعَ
 لَيْلَةٍ مِثْلُ رَاوِيَةٍ مِثْلُ رَاوِيَةٍ يَكْفُرُ النَّاسُ بِطُوفُونِهِمْ يُعْجِبُهُمْ الْمُنْيَانُ يَقُولُونَ
 إِلَّا وَضَعَتْ هَهُنَا لَيْلَةً فَيَقِيمُ بَنِيًّا ذَلِكَ فَقَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ أَنَا اللَّيْنَةُ

ترجمہ ابو ہریرہ روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری مثال اور ابو نعیمہ بن کی مثال جو نبی
 پہلے ہو چکے ایسی ہے جیسو کسی شخص نے کسی گہر بنائے اور انکو زین دیا اور آرائش دی اور پورا کیا مگر
 ایک کونے پر ایک اینٹ کی جگہ چوڑی اب لوگ اوس گہر پہننے گئے اور انکو وہ عمارت پسند آئی وہ
 کہنے لگے مکان والے سو تو نے اینٹ بیان کہدی ہوئی تو تیری عمارت پوری ہو جاتی رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ اینٹ میں ہوں **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ مَنْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يَكُنْ لَكُمْ مِثْلُ رَجُلٍ يَلِدُ بَنَيْنَا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ
 الْأَمْوَضِعَ لِكَيْتَ مِزْزُورٍ مِزْزُورٍ زَوَايَا فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ وَيَتَعَجَّبُونَ لَهُ وَيَقُولُونَ
 هَذَا وَضَعَتْ هَذِهِ اللَّيْبَةُ قَالَ قَانَا اللَّيْبَةُ وَأَنَّا لَنَحْمِلُ لَيْبَةَ النَّبِيِّينَ **ترجمہ** وہی جواب دہ
 امین یہ سہ کہ میں وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم الانبیاء ہوں **عَنْ** ابْنِ سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ وَمِثْلُ النَّبِيِّينَ فَذَكَرَهُ **ترجمہ** ابوسعید روایت ہی
 ہی روایت ہی **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ
 رَجُلٍ بَنَى دَارًا كَاتَمَهَا وَاسْتَكْمَلَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَيْبَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَهَا وَيَتَعَجَّبُونَ
 مِنْهَا وَيَقُولُونَ لَوْ لَا مَوْضِعَ اللَّيْبَةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَانَا مَوْضِعَ اللَّيْبَةِ
 جَعَلْتُ فَخْمَتُ الْأَنْبِيَاءِ صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ **ترجمہ** جابر روایت ہی
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری مثال اور ابو نعیمہ بن کی مثال اس شخص کی مثال جو جسے
 ایک گہر بنایا اسکو پورا کیا اور تمام کیا پر ایک اینٹ کی جگہ چوڑی لوگوں نے اسکو اندھا بنا شروع
 کیا اور لگے تعجب کرنے اور کہنے کاش یہ اینٹ ہی خالی نہ ہوتی آپ نے فرمایا میں اس اینٹ کی جگہ ہوں
 میں آیا اور ابو نعیمہ بن کو ختم کر دیا **عَنْ** سُلَيْمِ بْنِ بِلَالٍ الْأَسَدِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 أَحْسَنُهَا **ترجمہ** وہی جواب دہ گزرا اس میں پورا کیا کے بدلے آرائش دیا ہے **بَابُ**
 إِذَا آتَاكَ اللَّهُ تَعَالَى رَحْمَةً أَمْتَةً قَبَضَ نَبِيَّهَا قَبْلَ مَا حَبَسَ اسْتِ بِاسْمِ تَعَالَى مَبْرُورٍ
 ہے تو اسکا پیغمبر اس کے سامنے گذر جاتا ہے **عَنْ** ابْنِ مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَرَادَ رَحْمَةً أَمْتَةً مِزْجِيَةً قَبَضَ نَبِيَّهَا قَبْلَ مَا
 فَجَعَلَهُ لَهَا قَدْ وَاسَلَفًا يَبْنِيهَا وَإِذَا أَرَادَ هَلَكَةً أَمْتَةً عَدَّ بَهَا وَنَبِيَّهَا حَرْبًا لَهَا

وَهُوَ يُظَاهِرُ مَا قَدَرْتُ عَلَيْهِ يَهْدِيكُمْ تَحْتِهَا حِينُ كَذَابُوهُ وَعَصَا أُمِّهِ تَرْجِمُهُ ابُو سُوَيْبٍ سُرْوَيْتُ هُوَ رَسُولُ
 اِمَامِ صَلَّيْ اِلَهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسَمَا اِمَامِ رَجُلٌ جَلَالُهُ وَعَمُّهُ نَوَالُهِ جَبَّ كَيْ اُسْتِ بِرَحْمِ كَرْتَا هُوَ تَوَا سَكَا بِنِي اُسْتِ كِي اِهَاتِ
 سَ بِيَكُو زَرُ جَابَا سَا اَوْرُو اِهِنِي اُسْتِ كَا پِشِشِ خَمِيهِ هُوَتَا هُوَ اَوْرُ جَبَّ كَيْ اِهْتِ كِي تَبَا سِي جَابَا هُوَ تَو
 اُسْكُو اِهْلَا كَرْتَا هُوَ اَوْرُ سَ بِنِي كَسَا مَنُ اَوْرُ بِنِي اَوْسْ كِي تَبَا سِي سَ خُوشِ هُوَتَا هُوَ كِيُونَكِه اَوْسْ لَسْ جَبَلَا
 بِنِي كُو اَوْرُ كِهَنَا زَمَانَا **بَابُ** اِنْشَاءِ حَوْضٍ نَبِيِّنَا صَلَّيْ اِلَهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِفَاتِهِ حَوْضِ كُو زَرُ
 كَا بَيَانِ **عَنْ** جُنْدُبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّيْ اِلَهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اَنَا فَرَسٌ مَكْنُوعٌ عَلَى
 الْحَوْضِ تَرْجِمُهُ جُنْدُبُ سُرْوَيْتُ هُوَ مَنُ نَسَمَا رَسُولُ اِمَامِ صَلَّيْ اِلَهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَ اَبُ فَرَسَاتُ تَهْ مِيَزُ
 مَتَهَارَا پِشِشِ خَمِيهِ هُوَنُ لُكَ حَوْضِ پَرُ رِيخِي اَكُ جَا كَرُ مَتَهَارَا اَنِي كَا مُنْتَظَرُ هُوَنُ كَا اَوْرُ مَتَهَارَا مَوْبِلَانِي كَا
 سَامَانِ دُرُسْتِ كَرُونِ كَا **ف** قَاضِي عِيَاضُ نَسَمَا كُو زَرُ كِي حَدِيثِيْنِ صَحِيْحِيْنِ هُوَنُ اَوْرُ اَنِي زِيَا
 لَانَا فَرَسُ هُوَ اَوْرُ رُوَيْتُ كِيَا اُسْكُو مُتَعَدُّ وَصَحَابِيْنِ يَهَاتُ كُ كِه وَهْ دَرَجَهْ تَوَا تَرُ كُو بَنِيْجُ كَسِي هِيْنِيْ
عَنْ جُنْدُبٍ عَزَّ النَّبِيُّ صَلَّيْ اِلَهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَثَلِهِ تَرْجِمُهُ وَهِيْ جَوَادُ پَرُ كَزَرُ **عَنْ**
 اَبُو حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلًا يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّيْ اِلَهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اَنَا فَرَسٌ مَكْنُوعٌ عَلَى
 الْحَوْضِ مَوْزِدٌ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ اَبَدًا اَوْ لِيَدْرُدَّ عَلَيَّ اَقْوَمُ اَعْرِضْهُمُ وَيَعْرِضْهُ
 شَرِبَ اَحَالُ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ قَالَ اَبُو حَازِمٍ فَسَمِعَ نَعْمَانُ بَرُّكِيْنُ عِيَاشُ وَاَنَا اَحَدُ اُولَئِكَ هَكَذَا
 الْحَدِيثُ فَقَالَ هَكَذَا سَمِعْتُ سَهْلًا يَقُولُ قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَاَنَا اَشْهَدُ عَلَيَّ
 اَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ لَسَمِعْتُهُ يَزِيدُ يَقُولُ اَبُو حَازِمٍ يَقُولُ اِنَّكَ لَا تَذْكُرُنِيْ مَا عَمِلُوا بَعْدَكَ
 فَاَقُولُ سَحَقًا سَحَقًا لِمَنْ بَدَّلَ بَعْدِي تَرْجِمُهُ ابُو حَازِمٍ سُرْوَيْتُ هُوَ رَسُولُ اِمَامِ صَلَّيْ اِلَهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 نَسَمَا اِمَامِ بِنِ تَهَارَا پِشِشِ خَمِيهِ هُوَنُ لُكَ حَوْضِ كُو زَرُ پَرُ جَوَادُ اَوْرُ سَ كَا وَهْ اُسْ حَوْضِ مِيْنِ سَ پَرِيْ كَا
 اَوْرُ جَبِيْ كَا اُسْ مِيْنِ سَ پَرِيْ كَسِيْ پِيَا سَانَهْ هُوَكَا **ف** قَاضِي نَسَمَا كِهَا بَعْدُ حَاسِبُ
 كِتَابِ كِيْ يَهِيَا هُوَكَا اَوْرُ جَنَنِمِ سَ نَجَاتِ پَانِيْ كِهْ بَعْدُ اِسْ صُورَتِ مِيْنِ كَسِيْ پِيَا سَانَهْ هُوَكَا اَوْرُ لِعَضْوَانِ
 كِهَا اُسْ حَوْضِ مِيْنِ سَ وَهِيْ پِيْ كَا جَسْ كِيْ لِيْ جَنَنِمِ سَ نَجَاتِ كِهِيْ كِيْ بَا اَكُرُ اُسْ حَوْضِ مِيْنِ سَ
 پِيْ كِيْ پَرُ كُوِيْ سَلْمَانِ جَنَنِمِ مِيْنِ هِيْ جَا وِيْ كَا تَوَا اُسْكُو پِيَا سَا كَا عَذَابُ نَهْ هُوَكَا مُلْكُهْ اَوْرُ عَذَابُ هُوَكَا -
ف اَوْرُ پَرِيْ سَا مَنُ كِيْ لُوكُ اَوْنِيْ كُو جَنَكُو مِيْنِ بِيْچَا تَا مِيْنِ اَوْرُ وَاْ كِهْ جَهْ كُو بِيْچَا تَو

مین پھر وہ روک دیے جاوینگے میرے پاس آئے سے مین کہوں گا یہ میرے لوگ مین جواب ملیگا تم نہیں
 جانتے جو جو انہوں نے کیا تمہاری بعد (یعنی کافر ہو گئے اور سلام سے پھر گئے جیسے عرب کے بعض قبیلہ حضرت
 کی وفات کو بعد سلام سے پھر گئے تھے) مین کہوں لگا تو دور ہو دور ہو جس نے اپنا دین بدل دیا میرے بعد
عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَكْفُوبَ
 ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْعَاصِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْضِي مَسِيرَةٌ شَهْرٌ وَذَوَايَاهُ سَوَاءٌ مَاءُهُ أَيْضًا مِنْ لَوْ رِيحُهُ أَطْلَبُ
 مِنَ الْمَنَاءِ وَذِكْرُ أَنَّهُ كُنْجُومُ السَّمَاءِ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَا يَظْمَأُ بَعْدَهُ أَبَدًا قَالَ وَقَالَتْ امْرَأَةٌ
 بِنْتُ ابْنِ تَيْبٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عِلَّةَ الْحَوْضِ حَتَّى أَنْظُرَ مَنْ يَدْخُلُ عَلَيْكَ
 مِنْكُمْ وَسَيُؤْخَذُ أُنَاكَ دُونَِي فَأَقُولُ يَا رَبِّ مَتَى وَمِنْ أَمَتِي يُقَالُ أَمَا شَعَرْتَ مَا عَمِلُوا
 بَعْدَكَ وَاللَّهِ مَا يَرُحُوا بَعْدَكَ يَرْجِعُونَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ قَالَ فَكَانَ ابْنُ ابْنِ مُلَيْكَةَ يَقُولُ لَأَلْفُ
 إِذَا نَعُوذُ بِكَ أَنْ تَرْجِعَ عَلَى أَعْقَابِنَا أَوْ أَنْ تُفْتِنَنِي عَنْ دِينِنَا ترجمہ عبد اللہ بن عمر بن حاص
 سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا حوض ایک مہینہ کی راہ ہوا اس کے چاروں کونوں
 برابر مین یعنی طول اور عرض کیساں ہے اسکا پانی چاندی سے زیادہ سفید ہے اور اسکی بو مشک سے بہتر
 ہے اس پر جو آنجور سی رکھیں مین انکی گنتی آسمان کے تاروں کے برابر ہے جو آسمان سے پیے گا کبھی
 پیاسا نہ ہوگا۔ عبد اللہ نے کہا اسما بنت ابی بکر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین جو صن
 پر ہوں گا دیکھوں گا تم میں سے کون کون وہاں آتے ہیں اور کچھ لوگ میرے پاس آئے سے انکا تم جاوے گا
 مین کہوں گا اے پروردگار یہ لوگ میرے مین میری اُمت کو مین جواب ملیگا تمکو معلوم نہیں جو کام
 او انہوں نے تمہاری بعد کیا تو تم خدا کی تمہاری بعد ذرا نہ ٹھیرے اٹریون پر لوٹ گئے (اسلام سے پھر گئے) ان لوگوں
 میں حاجی بنی حنظل بن جبر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ یہ لوگ گئے اور مسلمانوں کو کافر سمجھ گئے اور وہ لوگ بھی داخل مین جنہوں نے
 حضرت کی وصیت پر عمل کیا اور حضرت کو اہل بیت کو ستایا اور شہید کیا معاویہ ابن ابی ملیک (جو ہمیشہ کہہ رہے تھے کہ تمہاری
 یا اللہ ہم نیری پناہ مانگتے ہیں اٹریون پر لوٹ جانے سے باوین مین فتنہ ہونے سے **عَنْ**
 عَائِشَةَ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بَيْنَ ظَهْرَانِیْ أَهْطَايَهُ إِتَى
 عَلَيْكَ الْحَوْضِ أَنْظُرْ مَنْ يَدْخُلُ عَلَيْكَ مِنْكُمْ فَوَاللَّهِ لَيُفْتِنَنَّ دُونِي رِجَالٌ مَكَارُوهٌ لَيْتَ إِيَّيْ رَبِّ

مَعْمُومِينَ أَمَّنِي يَقُولُ إِنَّكَ لَا تَذَكِّرُنِي مَا عَمِلُوا بَعْدَكَ مَا ذَا لَوْ لَا يَرْجِعُونَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ تَرْجِعْ
 أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ عائشہ سرورایت ہر مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ انہو اصحاب مین بیٹھو تہی
 فرماتے تھے میں جو حض کو خیر پتہ ہارا انتظار کرونگا کون کون تم مین سے آتے ہیں تم خدا کی بعض لوگ
 میری پاس نیسے روکو جاؤ دیگر مین کہوں گا اے رب یہ میرے لوگ ہیں اور میری ہمت کہ لوگ ہیں پروردگار
 فرمادی گا تجھ کو معلوم نہیں انہوں نے جو کام کیے تیرے بعد ہمیشہ پرتے رہے دیکھ **ف** احادیث سے
 معلوم ہوا کہ آپ کو وفات کو بعد اپنی امت کا تفصیلی حال نام نام معلوم نہیں ہوتا یہ علم اللہ تعالیٰ ہی
 کو ہے اور وہ جو ایک وایت مین آیا ہے کہ پیر اور جمعرات کو امت کے اعمال مجھ پر پیش ہوتے ہیں اس
 سے مراد اجمالی پیش ہے تفصیلی **عَنْ** أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ
 كُنْتُ أَسْمَعُ النَّاسَ يَذْكُرُونَ الْخَوَاصَّ وَلَكَمَا سَمِعْتُ ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَلَّمْتُ كَأَنَّمَا كَانَ يَوْمَئِذٍ ذَلِكَ وَالْحَارِيَّةُ تَشْطُرُ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَقُولُ إِنَّهَا النَّاسُ فَقُلْتُ لِلْحَارِيَّةِ اسْتَخِيرِي عَنِّي قَالَتْ إِنَّمَا دَعَا إِلَاجًا وَلَمْ يَدْخُ الشَّيْءُ
 فَقُلْتُ إِنْ مِنَ النَّاسِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ قَدْ طُعِنَ عَلَى الْخَوَاصِّ فَأَيُّكُمْ
 لَا يَأْتِيَنَّ أَحَدُكُمْ فَيَذْكُبَ عَنِّي كَمَا يَذْكُبُ الْبَعِيدُ الضَّالُّ فَأَقُولُ فَيَلْمُهُ هَذَا
 فَيَعَالِ إِنَّكَ لَا تَذَكِّرُنِي مَا أَحَدُكُمْ ذُكِّرُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ مُحَقَّقًا تَرْجِعْ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ أُمُّ سَلَمَةَ سرورایت
 ہے مین لوگوں جو حض کو خیر کا ذکر سنتی تہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اندین سنا تھا ایک
 چہو کہ میری کنگھی کر رہی تہی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ لوگوں کے
 مین نے چہو کر لی تہی کہا سر کہ جا میرے پاس سے وہ بولی آپ نے مردوں کو بلا یا ہے نہ عورتوں کو مین نے کہا لوگو
 مین مین داخل ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین تمہارا پیش خمیہ ہون کا حوض پر تو تم شہید
 ہو کوئی تم مین سے ایسا نہ ہو میرے پاس آکر پھر مٹایا جاوے جس پر بیٹھا ہوا اونٹ مٹایا جاتا ہے مین
 کہوں گا یہ کیوں مٹائے جائے مین جواب لیکے معلوم نہیں انہوں نے نئی نئی
 باتیں نکالیں تمہارے بعد (طرح طرح کی بدعتیں اعتقاد اور عمل مین) مین کہوں گا تو دور ہو
عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْ أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى النَّبِيِّ
 وَهِيَ تَمْشِي أَيُّهَا النَّاسُ قَالَتْ لِمَا تَمْشِي عَلَى رَأْسِي يَكُونُ حَدِيثٌ كَبِيرٌ عَنِ النَّاسِ مِنْ عَمَلِكُمْ

ترجمہ حضرت ام سلمہؓ روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز کو منبر پر اور وہ کہنگی کر رہیں تھیں اور انہوں نے کہنگی کرنے والی سے کہا پس اگر اخیر تک **عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ الْحُدِّ صَلَوَتَهُ عَلَى الْمَيْتِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَالَ إِنْ فَطَرْتُ لَكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنَّ اللَّهَ لَا يُنْظِرُ الْحَوَاصِ إِلَّا الَّذِينَ قَدْ أُعْطِيتُمْ مَفَاتِيحَ خُزَائِنِ الْأَرْضِ أَوْ مَفَاتِيحِ الْأَرْضِ وَإِنَّ اللَّهَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلَكِنَّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَتَنَافَسُوا فِيهَا** ترجمہ عقبہ بن عامر روایت ہے ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور اُحد کے شہید و غیر نماز پڑھنے والی جہیز کی نماز پڑھتے ہوئے ہیں پھر منبر کی طرف آئے اور فرمایا میں تمہارا پیش خیمہ ہو گا اور گواہ ہو گا اور قسم خدا کی میں حوص کو ہر وقت دیکھ رہا ہوں اور مجھ کو زمین کے خزانوں کی کنجیاں ہیں ہیں یازمین کی کنجیاں اور قسم خدا کی مجھے یہ ڈر نہیں کہ تم میرے بعد شرک ہو جاؤ گے بلکہ یہ ڈر ہے کہ تم دنیا کے لالچ میں اگر ایک دوسرے سے حسد کرنے لگو **ف** اور دنیا کی وسوسہ آخرت کا خیال چھوڑ دو مسلمانوں نے حضرت کو چند روز بعد ہی ایسے کام شروع کیے اور آپس میں بیوٹ کی بنا دالی معاویہ حضرت علی مرتضیٰ سوترے اور زید بلید نے خاندان نبوت کو تباہ کیا اور حجاج نے عبداللہ بن نبیر کو شہید کیا اور فتنوں کی تار بندہ گئی اُس روز سو آجتک مسلمانوں کا وہی حال ہے کسی ایک امام یا خلیفہ پر سب سلمان اکٹھے نہیں ہو سکتے ہو آخر کافر موقع پا کر اوپر غالب ہو اور اُن کی قوت خاک میں مل گئی **عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُدِّ لَكُمْ صَعِدَ الْمَسْجِدَ كَمَا مَوْجِعَ لِلْأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ فَقَالَ إِنْ كَرِهْتُكُمْ عَلَى الْحَوْصِ وَإِنْ عَرَضْتُ كَمَا بَيْنَ أَيْكَةِ إِلَى الْحُفَّةِ إِنْ لَسْتُ مَأْخُشِي عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلَكِنَّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ الْدُّنْيَا أَنْ تَتَنَافَسُوا فِيهَا وَتَقْتُلُوا فَتَهْلِكُوا كَمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ قَالَ عُقْبَةُ فَكَانَتْ الْخُرْمَارُ أَيْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَسْجِدِ** ترجمہ عقبہ بن عامر روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد کے شہیدوں پر نماز پڑھی پھر منبر پر چڑھے جیسو کوئی حرصت کرتا ہے زندوں اور مردوں کو اور فرمایا میں تمہارا پیش خیمہ ہو حوص پر اور اُس حوص کی چوڑائی اتنی ہے جیسو ایلہ سے جحفہ یہ دو دو مقام کے نام ہیں ایلہ مدینہ سے پندرہ منزل پر اور جحفہ سات منزل پر ہے (مجھ پر یہ نہیں کہ تم میرے بعد شرک ہو جاؤ گے لیکن میں ڈر کرتا ہوں

ونبایکے لالچ میں پڑ کر آپس میں لڑنے نہ لگو بہ تباہ ہو جاؤ جیسے تم سے پہلو لوگ تباہ ہوئے عقبہ نے کہا یہ اخیراً
 میرا دیکھنا تھا آپ کو منبر پر **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا فَرَكْتُكُمْ
 عَلَى الْخَوْضِ وَلَا نَارِي عَنْ أَقْوَامًا ثُمَّ لَا غَلْبَ عَلَيْهِمْ قَا قَوْلُ يَارَبِّ اأَحْصَانِي
 كَيْفَ قَالَ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحَدُكُمُ أَبْعَدُكَ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود روایت ہے رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہارا پیش رو ہوں گے حوض کوثر پر اور چند لوگوں کے وسط میں مجھ سے جگہ ہو گا بہر
 میں غالب ہوں گا اور عرض کروں گا اے مالک میرے تو میرے اصحاب ہیں اصحاب ہیں جواب ملو گا تم
 نہیں جانتے اونہوں نے جو نبی باتیں کیں تمہارے بعد **عَنْ** الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْأِسْنَادِ وَكَذَلِكَ
 أَهْوَائِي أَهْوَائِي ترجمہ وہی جو اوپر گذر **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ
 حَدِيثُ الْأَعْمَشِ وَفِي حَدِيثِ شُعْبَةَ عَنْ مُغْنِيَةٍ سَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ يَرْجُمُهُ وَهِيَ جَوَابُ رِجْزٍ رَأَى
عَنْ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ حَدِيثُ الْأَعْمَشِ وَمُغْنِيَةٍ ترجمہ
 وہی جو اوپر گذر **عَنْ** حَارِثَةَ أَنَّ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَوْضُهُ مَا بَيْنَ
 صُنْعَاءَ وَالْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ الْمُسْتَوْدُ دَاوُدُ لَمْ تَسْمَعْهُ قَالَ الْوَاثِقِيُّ قَالَ لَا فَقَالَ الْمُسْتَوْدُ دُرْتُ
 فِيهِ الْوَاثِقِيُّ مِثْلُ الْوَاثِقِيِّ ترجمہ حارثہ روایت ہے اوہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 آپ فرماتے تھے حوض میرا اتنا بڑا ہے جیسے صغاری مدینہ (ایک مہینہ کی راہ) استورونے کہا تھا آپ
 سے مرتب ہوں گا ذکر نہیں سنا حارثہ نے کہا نہیں استورونے کہا تم برتن دیکھو گے وہاں ستاروں کی طرح
عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَذَكَرَ الْحَوْضَ بِمِثْلِهِ وَكَذَلِكَ قَالَ الْمُسْتَوْدُ
 وَكَوَلَهُ مَرْجُمُهُ وَهِيَ جَوَابُ رِجْزٍ رَأَى الْمُسْتَوْدُ كَقَوْلِ كَاذِبٍ نَبِيٍّ **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا
 مَا بَيْنَ نَاحِيَتَيْهِ كَمَا بَيْنَ جَبَلَيْ جَبَلَاءَ وَادَّخَرُ ترجمہ عبد اللہ بن عمر روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا سوا ایک عرض ہو گا
 جس کو دونوں طرف نہیں تھانا صلہ ہو گا جیسا جبرابر اور افرج میں **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَمَامَكُمْ حَوْضًا
 كَمَا كُنْ جَبَلَاءَ وَادَّخَرُ وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى حَوْضِي ترجمہ وہی جو گذر **عَنْ** عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْأِسْنَادِ مِثْلَهُ وَادَّخَرُ
 وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ فَسَأَلَتْهُ فَقَرَأَتِي بِالْثَّامِ لَيْسَ مَسِيدُهُ نَكَارُ لِكُلِّ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ ثَلَاثَةٌ يَرْجُمُهُ
 وہی جو اوپر گذر اس روایت میں اتنا زیادہ ہے عبید اللہ نے کہا میں نے نام سنا جو پوچھا جبرابر اور افرج کہا میں نے انہوں
 نے کہا دو گاؤں میں شام میں دن دن میں تین دن کی راہ کا فاصلہ ہے بائیں رات کا **عَنْ**

اَبْرَحَ رَحِمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ تَرْجِمَهُ وَهُوَ جَوَادِرُ كَنْزِ
 عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَمَّاكُمْ حَوْصًا كَمَا بَيْنَ جَوَابِ وَأَذْرَحَ فِيهِ
 أَبَارِئُ كَيْفَ تَعْلَمُونَ السَّمَاءَ مِنْ رُودِ فَشَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا أَبَدًا تَرْجِمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَوَيْتُ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرًا يَأْتِيهِمْ سَوَاسِئُ مِنْهُ أَحَدُ مِنْهُمْ جَرَّ بَابَهُ فَوَجَّحَ وَاسْتَوْدَعَ
 بَيْنَ سَمَانِ كَنْزِ مَارُونَ كَيْفَ تَعْلَمُونَ جَوَادِرُ أَدِيكَ أَوْ سَمِينِ سَوِيَّةٍ كَادَهُ كَبِيرُ بَيَاسَانَهُ هُوَ كَانَهُ
 قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا آيَةُ الْخَوْصِ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يَبْقَى أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ مُجُومِ
 السَّمَاءِ وَكَوَاكِبِهَا إِلَّا فِي اللَّيْلَةِ الْمُطْلَقَةِ الْمُعْصِيَةِ آيَةُ الْحَقِّ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا لَمْ يَظْمَأْ
 أَخْرَجَ مَا عَلَيْهِ يَنْتَعِبُ فِيهِ مِيزَابُ مَرِي الْحَقِّ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ عَرَضُهُ مِثْلُ حُلُولِهِ مَا
 يَكُنْ عُمَانُ إِلَى آيَةِ مَاءٍ أَشَدَّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَخْلَى مِنَ الْعَسَلِ تَرْجِمَهُ أَبُو ذَرٍّ غَفَارِي رَوَى
 رَوَيْتُ هُوَ مِنْ نَفْسِ عِزِّ كَيْفَ يَأْتِيهِمْ سَوَاسِئُ مِنْهُ أَحَدُ مِنْهُمْ جَرَّ بَابَهُ فَوَجَّحَ وَاسْتَوْدَعَ
 كَيْفَ تَعْلَمُونَ جَوَادِرُ أَدِيكَ أَوْ سَمِينِ سَوِيَّةٍ كَادَهُ كَبِيرُ بَيَاسَانَهُ هُوَ كَانَهُ
 بِيَدِهِ كَيْفَ تَعْلَمُونَ جَوَادِرُ أَدِيكَ أَوْ سَمِينِ سَوِيَّةٍ كَادَهُ كَبِيرُ بَيَاسَانَهُ هُوَ كَانَهُ
 أَخْرَجَ مَا عَلَيْهِ يَنْتَعِبُ فِيهِ مِيزَابُ مَرِي الْحَقِّ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ عَرَضُهُ مِثْلُ حُلُولِهِ مَا
 يَكُنْ عُمَانُ إِلَى آيَةِ مَاءٍ أَشَدَّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَخْلَى مِنَ الْعَسَلِ تَرْجِمَهُ أَبُو ذَرٍّ غَفَارِي رَوَى
 رَوَيْتُ هُوَ مِنْ نَفْسِ عِزِّ كَيْفَ يَأْتِيهِمْ سَوَاسِئُ مِنْهُ أَحَدُ مِنْهُمْ جَرَّ بَابَهُ فَوَجَّحَ وَاسْتَوْدَعَ
 كَيْفَ تَعْلَمُونَ جَوَادِرُ أَدِيكَ أَوْ سَمِينِ سَوِيَّةٍ كَادَهُ كَبِيرُ بَيَاسَانَهُ هُوَ كَانَهُ
 بِيَدِهِ كَيْفَ تَعْلَمُونَ جَوَادِرُ أَدِيكَ أَوْ سَمِينِ سَوِيَّةٍ كَادَهُ كَبِيرُ بَيَاسَانَهُ هُوَ كَانَهُ
 أَخْرَجَ مَا عَلَيْهِ يَنْتَعِبُ فِيهِ مِيزَابُ مَرِي الْحَقِّ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ عَرَضُهُ مِثْلُ حُلُولِهِ مَا
 يَكُنْ عُمَانُ إِلَى آيَةِ مَاءٍ أَشَدَّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَخْلَى مِنَ الْعَسَلِ تَرْجِمَهُ أَبُو ذَرٍّ غَفَارِي رَوَى

میٹھا ہو ورنہ بالے اس میں بانی چوڑے ہیں جسکو حبت سو بانی کی مدد ہوتی ہے ایک پر نالہ سوزیکا ہو اور
 ایک جاندی کا **عَنْ** فَتَاةٍ بِسُكَّادٍ هِشَامٍ بِمَنْعِلٍ حَدِيثُهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَكَايَمُ الْقَيْمَةِ عِنْدَ
 غُفْرِ الْخَوْصِ ترجمہ وہی جو گندرا اس میں یہ کہ میں قیامت کو دن حوض کے کنارے پر پہنکا **عَنْ**
 ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثُ الْخَوْصِ فَقُلْتُ لِيَخْبُرَنِي حَتَّى هَذَا حَدِيثُ
 سَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي عَوَّانَةَ فَقَالَ دَسَمْتُكَ أَيُّهَا مَنْ شُعْبَةَ فَقُلْتُ أَنْظُرْ لِي فِيهِ نَنْظُرُ لِي فِيهِ
 فَحَدَّثَنِي بِهِ ترجمہ وہی جو اوپر گندرا **عَنْ** ابْنِ مُسَدِّدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 لَأَذُو دَنَاحٍ وَخَوْصٍ رِجَالًا كَمَا تَذَادُ الْغُرَبَاءُ مِنَ الْأَرِبِلِ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اپنے حوض سے لوگوں کو ہٹاؤں گا (یعنی کافروں کو) جبکہ دنیا میں غیر
 اونٹ ہٹائے جائیں **عَنْ** ابْنِ مُسَدِّدٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِثُّهُ
 ترجمہ وہی جو گندرا **عَنْ** ابْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ رَوَى
 كَمَا آيَيْنَ آيَكَةَ وَصَنَعَاءَ مِنَ الْيَمِينِ وَإِنَّ فِيهِ مِنَ الْكِبَارِ بِكَ حَدَّثَنَا جُحُومُ التَّمَامِ ترجمہ
 انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ حوض اتنا بڑا ہے جیسے ایلہ اور میر
 کا صفا اور آئین برتن آسمان کے تاروں کے برابر ہیں **عَنْ** ابْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيَذُو دَنَاحٍ عَلَى الْخَوْصِ رِجَالٌ مِمَّنْ صَلَحْتَنِي حَتَّى إِذَا رَأَيْتَهُمْ وَرَفَعُوا رَأْسَهُ
 اخْتَلَجُوا دُونِي فَكَذَلِكَ أَمَى رَبِّي أَصْحَابِي أَصْحَابِي فَلْيَقَارَنَ لِي أَنْتَ لَا تَذُرْنِي مَا أَكْثَرُوا
 بَعْدَكَ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حوض پر چند آدمی
 ایسا دیکھو جو دنیا میں میرے ساتھ رہو جب میں آنکھ دیکھ لوں گا اور وہ میرے سامنے کر دیے جاویں گے
 تو انکے جاویں گے میرے پاس آنے سے میں کہوں گا اے پروردگار یہ تو میرے اصحاب ہیں مگر اس میں
 نے گاتم نہیں جانتے جو انہوں نے گل کہلایا تمہارے بعد **عَنْ** ابْنِ عَزِيزٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْمَعْنَى وَذَادَ ابْنُ عَزِيزٍ عَدَدُ الْجُحُومِ ترجمہ وہی جو اوپر گندرا اس میں یہ ہے
 کہ اسکو برتن تاروں کے برابر ہیں شمار میں **عَنْ** ابْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ نَاحِيَتِي حَتَّى خِطِّي كَمَا بَيْنَ صَنَعَاءَ وَالْمَدِينَةِ ترجمہ انس بن مالک سے روایت
 ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے حوض کے دونوں کناروں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا

صنعا اور مدینہ کے جو زمین ہر **عَنْ** اَبِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَلَامٍ عَدَا كَتَمْنَا شَكَا
 فَقَالَ أَوْ مِثْلَ مَا بَيْنَ الْمَدِينَةِ وَدَعْمَانَ فِي حَدِيثِ شَاوِعَ عَنْهُ أَنَّهُ مَا بَيْنَ كَاتِبِي حَوْضِي مَرْجَبِ
 وہی جو اوپر گزرا اس میں راوی کو شک ہے کہ یوں کہا جتنا مدینہ اور صنعا میں ہر یا جتنا مدینہ اور عمان میں
 ہے **عَنْ** النَّبِيِّ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَى فِيهِ أَبَارِيقَ الذَّهَبِ وَالْفِئْتَةَ كَعَدَدِ
 نَجُومِ السَّمَاءِ **مَرْجَبِ** اس سروریت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اس حوض پر چاندی اور
 سونے کے نو ہر ہو کہہ سکا جتنے آسمان کے تار ہیں **عَنْ** النَّبِيِّ مَا لِكِ أَنْ تَنَاجِيَ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ مِثْلَهُ وَزَادَ أَوْ كَثَرَتْ مِثْلَهُ وَنَجُومِ السَّمَاءِ **مَرْجَبِ** وہی جو اوپر گزرا **عَنْ** حَابِرِ
 ابْنِ سَمُرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِسَاءُ لِي فِي هَذِهِ عَلَى الْحَوْضِ وَإِنَّ بَعْدَ مَا
 بَيْنَ هَذِهِ كَمَا بَيْنَ صُنْعَاءَ وَائِيكَةَ كَانَ الْإِسَاءُ فِيهِ النُّجُومُ **مَرْجَبِ** جابر بن عمر سروریت
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہارا پیش خیمہ ہوں گا حوض پر اس کو دو دن کناروں
 میں اتنا فاصلہ ہو جیسے صنعا اور ایلامین اور اس کے انجور و نارون کی طرح ہیں **عَنْ** عَامِرِ بْنِ
 سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ مَعَ غُلَامِي مَكْدَمِ أَخْبَرَنِي بِشَيْءٍ سَمِعْتُهُ
 مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكُتِبَ إِلَيَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ أَنَا الْفَرَطُ عَلَى
 الْحَوْضِ **مَرْجَبِ** عامر بن سعد بن ابی وقاص سروریت ہر میں نے جابر بن عمر کے پاس اپنے غلام نامہ
 کے ساتھ ایک خط بھیجا جس میں لکھا تھا بیان کرو مجھ کو جو تم نے سنا ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو انہوں
 نے جواب میں لکھا میں نے سنا ہر آپ کو آپ فرماتے تھے میں تمہارا پیش خیمہ ہو گا حوض پر **بَابُ**
 الْإِسَاءَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْتَالُ الْمَلَائِكَةَ مَعَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَشْتُونَ كَأَبِ كُرْ
 سَلْتَهُ مَوْكِرُطًا **عَنْ** سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ كَيْسَانَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ
 شِمَالِهِ يَوْمَ أُحُدٍ نَجَلَيْنِ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بَيَاضُ مَارَاتِيَهُمَا قَبْلَ وَلَا بَعْدَ يَعْنِي حَبْرَ ثِيَلٍ وَ
 مِيكَائِيلَ عَلَيْهِمَا الصَّلَوَةُ وَالسَّلَامُ **عَنْ** سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ يَوْمَ
 أُحُدٍ عَمْرُو بْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَمْرُو كَيْسَارَهُ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بَيْضُ
 يَقَاتِلَانِ عَنْهُ كَأَنَّ الْقِتَالَ مَارَاتِيَهُمَا قَبْلَ وَلَا بَعْدَ **مَرْجَبِ** عامر بن ابی وقاص سروریت ہر
 میں نے اُحد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دانے اور بائیں طرف دو شخصوں کو دیکھا جو سفید

کہہ کر پہنچے ہوئے تھے اور آپ کے طرف خوب گڑبڑ تھی اس سے پہلے نہ اسکو بعد میں نے انکو دیکھا وہ حضرت
 جبریل اور میکیل تھے اللہ تعالیٰ نے انکو عزت دی ان فرشتوں کے ساتھ اور اس سے معلوم ہوا کہ فرشتوں
 کا لڑنا بدر سے خاص تھا **باب شجاعۃ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی شجاعت کا بیان عین**
النزہۃ ملائکہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احسن الناس کان الجود الناس وكان
اشجع الناس لقد فزع اهل المدينة ذات ليلة فاضلوا في قتل الصوث فتلقا هم
رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم راجعا وقد سبقهم الى الصوث هو علف بن لادي طلحة
عمر بن علقمة السيف وهو يقول لمرؤعا لمرؤعا قال وجدناه جحرا او انك لبحر قال
 وكان قد ساء بطا ترجمہ انس بن مالک سورت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ
 خوبصورت تھے اور سب سے زیادہ سخی تھے اور سب سے زیادہ بہادر تھے ایک ات مدینہ والوں کو خوف ہوا
 کسی دشمن کے آئینکا جدہ سے آواز آرہی تھی اور دوسرے لوگ چلے راہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوٹتے
 ہوئے تھے آپ لوگوں سے پہلے تنہا خبر لینے کو تشریف لگے تھے اور سب سے پہلے تشریف لگے تھے
 آواز کی طرات ابو طلحہ کے گھوڑے پر چڑھ گیا بیٹھ ہوا اور آپ کو گلے میں تلواریں تھیں اور فرماتے تھے کچھ ڈر
 نہیں کچھ ڈر نہیں آپ نے فرمایا یہ گھوڑا تو دریا ہے اور پہلو وہ گھوڑا مٹھا تھا یہ بھی آپ کی سواری کی
 برکت تھی کہ وہ تیز ہو گیا **عین النہ قال کان بالمدينة فزع فاستعاز النبي صلی اللہ علیہ**
وسلم فرسا كان في طلحة يقال له مندوب فركبه فقال ما رأيكم من فزع وان وجدناه
لبحر ترجمہ انس سورت ہے مدینہ والوں کو ڈر ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ کا گھوڑا
 مانگا جس کا نام مندوب تھا اور سوار ہو کر اور فرمایا مجھے تو کوئی خوف کیونکہ میں نہیں دیکھی اور گھوڑا
 تو دریا کی طرح دیکھا **عین شعبة بهذا الاسناد في حديث ابن جعفر قال قدس لنا ولهم**
بلاية طلحة وفي حديث خالد بن عوف قال سمعت ابا ترجمہ ہی جواب پر گذرا
باب الجود
صلى الله عليه وسلم آپ کی سخاوت کا بیان **عین ابن عباس قال کان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم**
حکیمه وسلم الجود الناس بالحیة وكان الجود ما يكون في شهر رمضان ان جبریل علیہ
السلام كان يلقاه في كل سنة في رمضان حتى ينزل في فزع من عليه رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم القرآن
 لکھا اے جبریل کہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجود بلکہ خیر من الیوم ترجمہ عباس سورت ہے رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں کو زیادہ مال دینے میں سخی تھے اور سب فقروں کو زیادہ آب کی سخاوت دینا
 کے مہینہ میں ہوتی اور حضرت جبریل علیہ السلام ہر سال رمضان میں آپ کے ملے خیر مہینہ تک آپ کو
 قرآن سناتا جب جبریل آپ کے ملے ہوتے اس وقت آپ جلتی ہو اس سے بھی زیادہ سخی ہوتے مال کے دینے میں
 (معلوم ہوا کہ مبارک مہینہ اور مبارک وقت میں زیادہ سخاوت کرنا چاہیے) **عَنْ** الزُّهْرِيِّ **عَنِ** الْإِسْنَادِ
 نَحْوَهُ تَرْجِمَهُ هُوَ جَوَادٌ بَازِلٌ **بَابُ** حُسْنِ خُلُقِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنْ الْأَنْبِيَاءِ مَا لَكَ قَالَ خَدَمْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِينَ وَاللَّهِ مَا
 قَالَ لِي أَكْثَرُ وَلَا قَالَ لِي لَيْشِي لِمَ فَعَلْتَ كَذَا وَهَلَا فَعَلْتَ كَذَا أَرَادَ أَبُو الزُّبَيْرِ لَيْشِي لِمَ
 مِمَّا يَصْنَعُهُ الْخَادِمُ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ وَاللَّهُ تَرْجِمَهُ النَّسَّابُ رَوَيْتُ عَنْ رِوَايَتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خِدْمَتِ أَبِي دُرَيْسٍ بَنِي كَيْسٍ خَدَمْتُ خَدَايَا بَنِي كَيْسٍ خَدَمْتُ خَدَايَا بَنِي كَيْسٍ
 هُوَ عَرَبِيٌّ زَبَانِي (اور نہ کہہ یہ کیا تو نے یہ کام کیوں کیا یا یہ کام کیوں کیا جو خادم کو کرنا چاہی
 تھا) **عَنْ** الْأَنْبِيَاءِ تَرْجِمَهُ هُوَ جَوَادٌ بَازِلٌ **عَنْ** الْأَنْبِيَاءِ مَا لَكَ قَالَ خَدَمْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَشْرَ سِنِينَ أَخَذَ أَبُو طَلْحَةَ بِيَدِي وَأَنْظَرْتُ خَدَمِي قَالَ خَدَمْتُكَ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ
 وَاللَّهِ مَا قَالَ لِي لَيْشِي صَنَعْتُ لِمَ صَنَعْتَ هَذَا أَهَكَذَا وَلَا لَيْشِي لِمَ صَنَعْتُ لِمَ صَنَعْتُ
 هَذَا أَهَكَذَا تَرْجِمَهُ النَّسَّابُ رَوَيْتُ عَنْ رِوَايَتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارِ بْنِ تَغْرِيفٍ لَأَنَّهُ
 تَوَابَلَ طَلْحَةُ بْنُ سُبَيْحَةَ بَطْنُ كَيْسٍ وَأَبُو طَلْحَةَ بَطْنُ كَيْسٍ وَأَبُو طَلْحَةَ بَطْنُ كَيْسٍ وَأَبُو طَلْحَةَ بَطْنُ كَيْسٍ
 کی خدمت میں رہو گا اس نے کہا ہر مہینے آپ کی خدمت کی سفر اور حضر میں متم خدا کی آپ نے کسی
 چیز کو جو مہینہ کی یہ نہ فرمایا تو نے کیوں کی اور جب کو نہ کیا اس کے لیے یہ نہیں فرمایا تو نے کیوں نہ کیا
عَنْ الْأَنْبِيَاءِ مَا لَكَ قَالَ خَدَمْتُكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِينَ فَمَا أَهَكَذَا قَالَ
 لِي قَطُّ لِمَ فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا أَهَكَذَا عَلَيَّ شَيْئًا كَذَا تَرْجِمَهُ النَّسَّابُ رَوَيْتُ عَنْ رِوَايَتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خِدْمَتِ أَبِي دُرَيْسٍ بَنِي كَيْسٍ خَدَمْتُ خَدَايَا بَنِي كَيْسٍ خَدَمْتُ خَدَايَا بَنِي كَيْسٍ
 نہ عیب کیا میری کبھی **عَنْ** الْأَنْبِيَاءِ مَا لَكَ قَالَ خَدَمْتُكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِينَ فَمَا أَهَكَذَا قَالَ
 مَا رَسَلْتُ بِي مَا لِحَاجَةٍ فَعَلْتُ وَاللَّهِ لَا أَهْبُ وَفِي نَفْسِي أَنَّ أَهْبُ لِمَا أَمَرَنِي بِهِ نَبِيُّ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَتْ حَتَّى أَصَدَّ عَلَى الصَّبِيَّانِ وَهَمَّ يَلْعَبُونَ فِي السُّوقِ فَرَأَى رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَبِضَ بِقَفَايَ مِنْ قُرْآنِي قَالَ فَتَنَظَّرْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَتَحَدَّثُ فَقَالَ
 يَا أَكْبَرُ أَذْهَبْتَ حَيْثُ أَمَرْتُكَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ أَنَا أَذْهَبُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ النَّسْ وَاللَّهِ
 لَقَدْ خَلَدْتُكُمْ بِتِسْعِ سِنِينَ مَا عَلِمْتُ قَالَ لَيْتَنِي صَنَعْتُ لَكُمْ لِمَ فَعَلْتُمْ كَذَا وَكَذَا أَوَلَيْتَنِي تَرَكْتُكُمْ
 هَلَا فَعَلْتُمْ كَذَا وَكَذَا **ترجمہ** انس روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں کو زیادہ
 ملنا رہا کیونکہ آپ نے مجھ کو ایک کام پر جانیکو کہا میں نے کہا تم خدا کی میں کہیں جاؤں گا لیکن
 میرے دل میں یہی تھا کہ جاؤں اگر آپ کے قاعدہ پر میری نے ظاہر میں انکار کیا جس کام کے لیے آپ حکم
 دیتے ہیں آخر میں نکلا یہاں تک کہ مجھ کو ڈر کے لیے جو بازار میں کہیں سے ہے تو ایک ہی ایسا رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے پیچھے سو اگر میری گردن ہتھی بیٹھی آپ کی طرف دیکھا آپ منہ سے ہے آپ نے فرمایا
 اے اُنس (یہ نصیر ہے) انس کی پیاسے آپ نے فرمایا (تو وہ) انہیں جہان میں نے حکم دیا تھا میں نے
 عرض کیا اچھی مان جاتا ہوں یا رسول اللہ انس نے کہا تم خدا کی میں نے نہیں کہا آپ کی خدمت
 کی مجھ کو یاد نہیں کہ کسی کام کے لیے جسکو میں نے کیا آپ نے یہ فرمایا ہو تو نے ایسا کہیں کیا یا کسی کام
 کو میں نے نہ کیا ہو اور آپ نے فرمایا ہو کیون نہیں کیا **عَنْ النَّسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ**
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا **ترجمہ** انس بن مالک روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم سب لوگوں کو زیادہ اچھی عادتیں رکھتے تھے **بَابُ فِي تَعْلَافِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَا سَأَلَ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَهَظُ فَقَالَ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ روایت ہے کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جس نے کوئی چیز مانگی آپ نے نہیں نہ فرمایا (بلکہ دیدی) **عَنْ جَابِرِ بْنِ**
عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ بِمِثْلِهِ سَوَاءٌ **ترجمہ** وہی جواب دہ کہ **عَنْ النَّسِ قَالَ مَا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى**
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْأِسْلَامِ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ قَالَ نَجَّارُهُ دَجُلٌ فَأَعْطَاهُ فَمَا لَيْتَنِي جَبَلِكُنْ
فَرَجَعَهُ الرُّقُومُ فَقَالَ يَا قَوْمُ اسْكُبُوا فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي عَطَاةً لَا يُخْشَى
الْفَاكَةُ **ترجمہ** انس روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام کے وسط کسی چیز کا سوال
 نہیں ہوا جو آپ نے نہ دی ہو ایک شخص آپ کو پاس آیا آپ نے اس کو دو پہاڑ من پر بکریاں دیدیں (یعنی)

اتنی بکریاں تھیں کہ دو ہاڑوں کے بیچ میں جو جا رہی تھی وہ بہر گئی تھی) وہ لوٹ کر اپنی قوم کے پاس گیا اور
 کہنے لگا امیری قوم کے لوگو مسلمان ہو جاؤ کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اتنا کچھ دیتے ہیں کہ بہر احتیاج
 کا ڈر نہیں رہتا **ف** انودی نے کہا احدث سوز نکلا کہ تالیف قلوب کے لیے دنیا چاہیے اور مسلمانوں کو
 تالیف قلوب کے لیے دنیا میں اختلاف نہیں ہے لیکن زکوٰۃ کا مال انکو دینے میں اختلاف ہو صحیح یہ ہے کہ زکوٰۃ
 اور بیت المال میں سے انکو دینا درست ہو اور کافروں کو تالیف قلوب کے لیے زکوٰۃ میں سے دینا درست نہیں
 نہ اور مالوں میں سے کیونکہ اب اللہ تعالیٰ نے عزت دی اسلام کو کافروں کے ملانے کی ضرورت نہ رہی اور بعض
 نے سوا زکوٰۃ کو اور مالوں میں سے انکو دینا درست کہا ہوا **نَحْنُ عَنْهُ** اَنْسَ اَنْ نَحْبَلَا سَاَلَ النَّبِيَّ
 صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّا يَكُنْ جَبَلِيْنِ فَاَعْطَاهُ اَيَادُ فَاَتَى فَوْمَهُ فَقَالَ اَمْ فَوْمًا سَلِمُوْا فَاَوْفَاوْهُ
 اِنْ مَحَبَّةُ الْبَطْحِ اَعْطَا مَا يَخَافُ الْفَقْرُ فَقَالَ اَنْسَ اِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيَسْلُمَ مَا يُرِيدُ اِلَّا اَللّٰهُ
 فَمَا يَسْلُمُ حَتّٰى يَكُوْنَ اِلَاسْلَامَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا مَرْجَمٌ اَنْسَ رُوِيَتْ
 ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دونوں ہاڑوں کے بیچ کی بکریاں مانگیں آپ نے اسکو
 دیدین وہ اپنی قوم کے پاس آیا اور کہنے لگا اے لوگو مسلمان ہو جاؤ قسم خدا کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 اتنا کچھ دیتے ہیں کہ محتاجی کا ڈر نہیں رہتا **اَنْسَ** نے کہا ایک شخص مسلمان ہوتا محض دنیا کے لیے پہر
 مسلمان نہیں ہوتا بہانہ کہ اسلام اسکو نزدیک ساری دنیا سے زیادہ محبوب ہو جاتا **ف** بعض
 نسخوں میں فمائی کے بدلے فمائی ہے یعنی ایک ات ہی نہیں گذرتی تھی کہ وہ آپ کی صحبت کی
 برکت کی وجہ سے مسلمان ہو جاتا اور اسلام اس کے نزدیک دنیا و مافیہا سے زیادہ بہتر ہوتا **عَنْ**
 اَبْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ الْفَتْحِ فَفِيْ مَكَّةَ ثُمَّ خَبِرَ رَسُوْلُ
 اللهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْ مَّعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَاَقْتَتَلُوْا اِخْنَيْنِ فَنَصَرَ اللهُ عَنْ وَجَلٍ دِيْنِهِ
 وَالْمُسْلِمِيْنَ رَاْعَطُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ مِائَةً مِّنَ النَّعَمِ ثُمَّ
 مِائَةً ثُمَّ مِائَةً قَالَ اَبْنُ شِهَابٍ نَحْنُ ثَلَاثِيْ سَعِيْدُ بْنُ السَّيِّبِ اَنَّ صَفْوَانَ قَالَ وَاللهِ لَعَنَ
 اَحْكَامُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَعْطَانِيْ وَارِثَةُ لَا بَعْضُ النَّاسِ اِلَّا فَمَا بَرِحَ يُعْطِيْنِيْ
 حَتّٰى اَكْتَرَكَ حَبْلُ النَّاسِ اِلَيَّ مَرْجَمٌ اَبْنُ شِهَابٍ رُوِيَتْ رُوِيَتْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيَّ جَاهِدَا
 لَمْ يَكُنْ فِتْحًا كَابِرٍ اَبْرَاسَ لِمَا نَزَلَ مِنْ حَبْلٍ سَاوِيٍّ مَعَهُ تَمْرٌ لَمْ يَكُنْ فِتْحًا كَابِرٍ اَبْرَاسَ لِمَا نَزَلَ مِنْ حَبْلٍ سَاوِيٍّ

دین کی سہولت اور مسلمانوں کی اور سدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفوان بن امیہ کو سوانٹ دے پہر سو
 دیے پہر سو دیکھو صفوان نے کہا قسم خدا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا مجھ کو جو دیا اور آپ سب لوگوں سے
 زیادہ میری نگاہ میں برتر تھے آپ ہمیشہ مجھ کو دیتے رہے یہاں تک کہ سب لوگوں کو زیادہ آپ میری نگاہ میں محبوب
 ہو گئے **عن جابر بن عبد اللہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **لَوْ قَدْ جَاءَ مَا لَ الْيَحْدَرِينَ لَأَعْطَيْتُكَ هَكَذَا وَهَكَذَا** وَقَالَ بِيَدَيْهِ جَمِيعًا فَقَبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يَجْعَلَ مَالَ الْيَحْدَرِينَ فَقَدِمَ عَلَى أَنْبَاءِ بَنِي بَعْدَهُ فَأَمَرَهُمْ بِأَنْ يَأْتُوا بِمَا فِي مَنَ كَانَتْ
 لَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ أَوْ دِينَ قُلِيَّاتٍ فَفُتِمَتْ فَقُلْتُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ قَدْ جَاءَ مَا لَ الْيَحْدَرِينَ لَأَعْطَيْتُكَ هَكَذَا وَهَكَذَا الْخُفَى أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ
 مَرَّةً لَحَقَّ قَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ فَكَانَ إِذَا هِيَ خَمْسُ مِائَةٍ فَقَالَ خُذْ مِنْ لِيهَا **ترجمہ جابر بن**
 سرور بت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ہمارے بابر بن بحرین (ایک شخص ہے) کا مال آدھا تو میری
 تجھ کو تان دون گاہ اور اتنا اور دونوں ہاتھوں ہوا اشارہ کیا (یعنی تین لپ بھر کر) پہر آپ کی
 وفات ہو گئی بحرین کا مال آنے سے پہلے وہ ابو بکر صدیق کے پاس آیا آپ کے بعد انہوں نے ایک منادی
 کو حکم دیا آواز کرنے کے لیے جس کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ وعدہ کیا ہوا اس کا قرض آج
 آتا ہو تو وہ آدمی سنکر مین کھڑا ہوا اور میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ اگر
 بحرین کا مال آدھا تو تجھ کو تان دیگر اور اتنا اور اتنا یہ سنکر ابو بکر صدیق نے ایک لپ بھر اب مجھ سے کہا
 اسکو گن میں نے گنا تو وہ پان سو نکل ابو بکر نے کہا اسکا دونا اور لے لے (تو تین لپ ہو گئی) **عن**
جابر بن عبد اللہ قال لما مات النبي صلى الله عليه وسلم جاء ابا بكر الصديق مالا من
 قبيل العلاء بن الحضرمي فقال ابو بكر من كان له على النبي صلى الله عليه وسلم دين
 اذ كانت له قبله عده فلياتيها بخو حد يثا بن عيسى **ترجمہ** وہی جو اب پر گذر **ابو**
رحمۃ صلى الله عليه وسلم الصنبيان والعيال وتواضعه فضل ذلك آب کی شفقت کا نیا
 جو بحرین بالون پہنچے اور اس کی فضیلت **عن** ابن ماری قال قال رسول الله صلى الله
 عليه وسلم **مَنْ لَدَى النَّيْكَةِ عُلَامٌ فَصَمِّمُهَا بِإِصْبَعِهِ إِلَى أَمْرِ هَيْمَةَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ دَفَعَهَا**
إِلَى أَبِي سَيْفٍ امْرَأَةً فَمِنْ ثَمَّ قَالَ لَهُ أَبُو سَيْفٍ مَا تَطْلُقُ يَا بِي وَتَتَّبِعُهُ كَأَنَّهُمْ يَكُونُ

وَهُوَ يَفْخُ بِكَيْدِهِ قَدْ امْتَلَأَ الْبَيْتُ دُخَانًا فَامْرَعَتْ الشَّيْخُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَتْ يَا أَيُّهَا سَيْفُ امْسِكْ حَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمْسَكَ
 فَذَمَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْصَّبِيِّ فَضَمَّهُ إِلَيْهِ وَقَالَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ فَقَالَ
 النَّبِيُّ قَدْ رَأَيْتُهُ وَهُوَ يَكِيدُ بِنَفْسِهِ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَمَّتْ
 عَيْنَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَذَمُّعُ الْمَكِينِ وَيَحْذَرُ الْقَلْبُ وَلَا يَقُولُ إِلَّا
 مَا يَوْضَعِي رُبَّمَا دَاوُدُ اللَّهُ يَا أَبْرَاهِيمُ إِنَّا بِكَ لَمُحْذَرُونَ ترجمہ انس بن مالک روایت ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کو میرا ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام میں اپنے باپ ابراہیم کا نام
 رکھا ہے آپ وہ لڑکا ام سیف کو دیا جو لونہ کی عورت تھی اور لونہ کا نام ابوسفیت تھا آپ ایک روز چلے
 ابوسفیت کو پاس میں ہی آپ کے ساتھ گیا جب ابوسفیت کو گھر پر پہنچا تو وہ اپنی دھونکنی پہونک لٹا ہوا
 سارا گھر دھوئیں سے بھر گیا تھا میں نے ڈر کر آپ کے آگے گیا اور میں نے کہا ابوسفیت ذرا ٹھہر جا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 تشریف لائے وہ ٹھہر گیا آپ نے بچے کو بلایا اور اپنی سے چپٹا لیا اور جو اللہ تعالیٰ کی منظور تھا وہ فرمایا
 انس نے کہا میں نے اس بچے کو دیکھا وہ اپنا دم چوڑا رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ دیکھ
 آپ کی آنکھوں سے آنسو نکل اور فرمایا اکلہ روتی ہے اور دل بچہ کرتا ہے لیکن زبان سے کلمہ کہہ نہیں کتہ
 سوا اس کے جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہے یعنی اس کی تعریف کرتے ہیں اور صبر کی دعا مانگتے ہیں اس قسم خدا
 کی اسے ابراہیم پر سبب ہے سبب ہے ریح میں میں **فائدہ** معلوم ہوا کہ اولاد کے مرنے سے پیغمبر
 کو بھی صدمہ ہوتا ہے کیونکہ وہ بشر میں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ہستہ رونا اور ریح کرنا منع نہیں ہے۔
عَنْ الشَّرِّ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَرْحَمَ بِالْعِيَالِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ إِذَا رَأَاهُمْ سَدَّ رِجْلَيْهِ عَنِ الْمَدِينَةِ فَكَانَ يَنْطَلِقُ وَخَنَ مَعَهُ فَيَدْخُلُ الْبَيْتَ
 وَرَأَتْهُ لَيْدَةُ خَرَجَتْ أَنْ ظَهَرَتْ فَيَا دَايَا خَدَّاهُ فَيَقْبَلُهُ خَيْرٌ يَجْعَلُ قَالَ عُمَرُو بْنُ الْوَقْدِيِّ إِذَا رَأَاهُمْ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبْرَاهِيمَ ابْنِي وَرَأَتْهُ مَاتَ فِي التَّذْيِ وَإِنْ لَهُ لَكُلُّهُ
 فَكَمَلَانِ رَصَاعَةٍ فِي الْجَنَّةِ ترجمہ انس بن مالک روایت ہے میں نے کسی کو بال بچوں پر اتنی
 شفقت کرتے نہیں دیکھا جتنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے آپ صاحبزادے حضرت ابراہیم
 علیہ السلام وودہ پتر تھے مدینہ کے عدالی بن (عدالی کچہ کا لون تھے مدینہ کو پاس) آپ جایا کرتے اور

ہم آپ کے ساتھ ہوتے ہیں آپ کے گھر تشریف لے جاتے وہاں ہوا میں ہوتا کیونکہ انا کا خاندان لوہا تھا آپ
 بچے کو لینے اور پیار کرتے ہیں لوٹ آتے عمر بن سعید نے کہا جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے وفات پائی
 تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابراہیم میرا بیٹا ہے اور اسے دودھ پیتا ہے میں نے قضا کی اب اسکو دو
 انا میں ملی ہیں جو جنت میں اس کے دودھ پینے کی مدت تک دودھ ملا دینگے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالِمَ
 نَاسٍ مِنَ الْأَعْرَابِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا أَتَقْبَلُونَنَا صِبْيَانًا كَمَا تَقْبَلُونَ نَعْدًا فَقَالَ
 لَكُمْ أَفَالَهُ لَا تُقْبَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا إِنْ كَانَ اللَّهُ تَزَجَّ مِنْكُمْ
 الرَّحْمَةُ وَقَالَ أَبُو سَلَيْمٍ ثَمَرُ قَلْبِكَ الرَّحْمَةُ مَرْحَمَةٌ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَوَيْتُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَسَى بَاسَ آتَى أَبِي فَرَمَا تَمَّ أَنْ يَجُونَ كُوِيَارَ كَرْتِ هُوْدُو بُوْلِي نَانِ بِهَرِ
 بُوْلِي مَرْحَمَةٌ كِي سَمِ كُوِيَارَ نَهْنِي كَرْتِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَمَا يَمِينِ كِيَا كُرُونِ اِبْتِغَاءَ تَمَّ
 دَلِ سَوْحَمَ كَالِ لِيَا هِيَ **عَنْ** الْوَصِيَّةِ أَنْ الْأَقْدَحَ بِنَحَابِرِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يُقْبَلُ الْحَسَنَ فَقَالَ إِنْ لَيْتَ عَشْرَةَ مِثْلَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ وَاحِدًا مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يَرْحَمُهُ اللَّهُ مَرْحَمَةٌ أُمُّ بَرِيَّةٍ سَمِ رَوَيْتُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِنِ عَائِشَةَ وَكَيْهَا
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَرَا كَرْتِ تَبِي أَمَامَ حَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كُوْتُو بُولَا يَارَسُولَ سَمِ دَسْنِ كُحْرِي
 مِيْنِ اِنْمِيْنِ سَمِ كِي كُوِيَارَ نَهْنِي كِيَا أَبِ نِي فَرَمَا يَجُورْ حَمَ نَكْرِي كَارِ جُونِ اُوْتِيْمِيُونِ اُوْرَ عَاجِزُونِ اُوْرَ
 صَنِيْعِيُونِ بِرَا خِدَا هِي اُوْسِيْرَ حَمَ نَكْرِي **عَنْ** الْوَصِيَّةِ عَنْ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 بِمِثْلِهِ مَرْحَمَةٌ هِي جَوْنَدِرَا **عَنْ** جَبْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ لَا يَرْحَمُهُ اللَّهُ مَرْحَمَةٌ جَبْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَمَا يَجُورْ حَمَ نَكْرِي كَارِ جُونِ اُوْتِيْمِيُونِ اُوْرَ عَاجِزُونِ اُوْرَ
 عَرِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ مَرْحَمَةٌ هِي جَوْدَ بَرَكْدِرَا **بَابُ**
 كَثْرَةِ حَيَاتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْبَرُ حَيَا اُوْرَ شَمْرُ كَا بَا نِ **عَنْ** ابْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا
 يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاتًا مِنَ الْعَنْدَرَاءِ فِي خُدْرِهِ وَكَانَ
 إِذَا كَرِهَ شَيْئًا عَنَاهُ فَوَجَّهَهُ مَرْحَمَةٌ اُوْسَعِيدُ خُدْرِي سَمِ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ مِنْ أَسْ كُنَا رِي لَرِي سَمِ جَوْرِي مِيْنِ رَهْنِي هِي زِيَادَةُ شَمْرِ هِي اُوْرَ أَبِ جَبِ كِي جَبْرِ كُوْرَ جَا نَمْرُ

تو ہم اسکی نشانی آپ کے خیر سے پہچان لیتے ہیں لیکن حیا کی وجہ سے آپ بیان ہو رہا نہ کہ تہیہ وہ حیا ہو جو اخلاق حسنین سے ہے اور جو ایمان کا خیر ہے **عَنْ** مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ حِينَ قَدِمَ مَعَاوِيَةُ الْكُوفَةَ فَذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَمْ يَكُنْ فَاَحْسَنًا وَلَا سَجَّشًا وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ اَحَاسِنَكُمْ اَخْلَاقًا قَالَ عُمَرُ حِينَ قَدِمَ مَعَاوِيَةُ الْكُوفَةَ **ترجمہ** مسروق سے روایت ہے کہ ہم عبد اللہ بن عمر کے پاس گئے جب معاویہ کوفہ میں آئے انہوں نے ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تو کہا آپ بد زبان تھے اور نہ بد زبان کرتے تھے اور کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم میں بہتر وہ لوگ ہیں جنکے خلق اچھے ہیں

فائدہ حسن خلق صفت ہوا نبی کی اور اولیاء حسن بصری علیہ الرحمتہ نے کہا حسن خلق کیا ہے سلوک کمزور کسی کو ایذا نہ دینا کسادہ پیشانی لوگوں سے ملنا قاضی عیاض نے کہا حسن خلق یہ ہے کہ لوگوں سے اچھی طرح ملے محبت رکھو اپنے شفقت کرے اگر وہ کوئی سخت بات کہیں تو تحمل کرے اور صبر کرے مصیبت میں کبر اور غرور نہ کرے زبان درازی نہ کرے مواخذہ اور غضب کو چھوڑ دیوے طبری نے کہا سلف کا اختلاف ہے کہ حسن خلق خلقی ہے یا کہیے ہوتا ہے قاضی نے کہا صحیح یہ ہے کہ بعضی صفات اسکی خلقی ہوتے ہیں اور بعضی کہیے حاصل ہو جاتی ہیں **عَنْ** الْأَعْمَشِ بِطَلْحَةَ الْأَسَدِ نَادٍ مِثْلَهُ **ترجمہ** وہی جواب دہ گزرا **بَابُ** تَبَسُّوْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحُصْنُ عُسْرَتِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي سَهْنِيٍّ اَوْ حَسَنٍ مَعَاشِرَتِ كَا بَيَانِ **عَنْ** سَمِائِلَ بْنِ حَرْبٍ قَالَ قُلْتُ لِحَابِشِ بْنِ سَمُرَةَ اَكُنْتُ اَلْحَاجِلِيسُ رُسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ كُنْتُ اِذَا كَانَ لَا يَقُوْمُ مِنْ مُصَلَّاهُ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ الصُّبْحَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ اِذَا طَلَعَتْ قَامَ وَكَانُوا اِيْتَحَدُوْنَ فَيَلْخُدُوْنَ فِيْ اَهْرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَيَضْحَكُوْنَ وَيَتَبَسَّمُوْنَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** مالک بن حبان سے روایت ہے کہ میں نے حباب بن سمرہ سے کہا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھا کرتے تھے انہوں نے کہا ہاں بہت بیٹھا کرتا تھا آپ جہاں بچہ کی نماز پڑھتے وہاں ہوتا ہوا بیٹھتے آفتاب نکلتا تک اور ذکر الہی کیا کرتے یہ سنت ہے اور سلف اور اہل علم کا معمول ہے جب آفتاب نکلتا تو آپ اُٹھتے اور لوگ باتیں کرتے اور جاہلیت کو کاموں کا ذکر کرتے اور سنتے اور آپ مسہر فرماتے رہنے بغیر آواز کے ہنستے **بَابُ رَحْمَتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللَّهِ اَعَزُّ نَوْزِلٍ بِرَحْمَتِهِ كَرْنِ كَا بَيَانِ** **عَنْ** اَبِيْ اَيُّوبَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَصْفَارِهِمْ وَحَدَّثَنَا أَبُو سُوَيْدٍ يَقُولُ لَكَ الْخَجَشَةُ يُحَدِّثُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا خَجَشَةُ دُرُودُكَ سَوَاءٌ بِالْقَدَرِ أَوْ بِرُحْمَةِ النَّاسِ رُوِيَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَفَرِ مِينَ تَبِيٍّ أَوْ رَاكِبٍ نَحْنُ غُلَامٌ حَبَاكُمُ الْخَجَشَةُ تَهَاكَ تَاهَا أَتَيْتُ فَرَمَايَا اے خَجَشہ آہستہ
 آہستہ چل اور اوٹون کو شیشے لہو اوٹون کی طرح لہانک **فائدہ** یہ غلام خوش آواز تھا اور دستور
 ہے کہ اونٹ سر و سوت ہو جائے اور جلد چلتے ہیں عورتوں کو تکلیف ہوتی ہے اس طرح آپ نے حدیث
 فرمائی اور بعضی احمدیہ کا یہ طلب کہتے ہیں کہ وہ خوش آواز غلام عشق انگیز اشعار پڑھتا جاتا تھا حضرت ابوہریرہ
 کہ مباد عورتوں کے دلوں میں کچھ تاثیر ہو جاوے اور انکا شیشہ دل ٹوٹ جاوے اس طرح منع فرمایا نوہی نے
 کہا عرب کی مثل ہے الْغَيْرُ قِيَّةُ الزَّيْمَانِ یعنی سر و سوت ہے زمانہ کا **عَنْ** النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُوِيَ عَنْهُ
 النَّبِيُّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى سَوَاءٍ فَيَسْأَلُ بَعْضُ النَّاسِ لَكَ
 الْخَجَشَةُ فَقَالَ وَيْحَكَ يَا خَجَشَةُ دُرُودُكَ سَوَاءٌ بِالْقَوَارِيرِ قَالَ أَبُو قَلَابَةَ إِنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 لَعَلَّمُوهُمَا عَلَيْهِ تَرْجُمَةُ النَّاسِ رُوِيَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنِي بِي بِيَوْنِ كَيْسَ اسے اور ایک انگریز
 والا اور ان کے اوٹون کو نہک نہ تھا جبکا نام انجشہ تھا آپ نے فرمایا بی بی بویہ کی اے خجشہ آہستہ آہستہ چل
 کور یعنی عورتوں کو بوجہ نزاکت کے انکو شیشہ فرمایا ابو قلابہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی بات
 فرمائی اگر تم میں سے کوئی وہ بات کہو تو تم کہیں سمجھو **عَنْ** النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ أُمَّتُكُمْ مَعَ نِسَائِهِ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ كَيْسُ بَعْضِ سَوَاءٍ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اے
 الْخَجَشَةُ دُرُودُكَ سَوَاءٌ بِالْقَوَارِيرِ تَرْجُمَةُ النَّاسِ رُوِيَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنِ
 بِي بِيَوْنِ كَيْسَ اسے اور ایک انگریز والا اور ان کے اوٹون کو نہک نہ تھا آپ نے فرمایا اے خجشہ آہستہ
 آہستہ چل شیشوں کو **عَنْ** النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاسِنَةُ الصَّوْتِ
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُرُودُكَ يَا خَجَشَةُ لَا تَكْبِيرُ الْقَوَارِيرَ بَعْدَ وَضْعَةِ النَّبِيِّ
 تَرْجُمَةُ النَّاسِ رُوِيَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنِ بِي بِيَوْنِ كَيْسَ اسے اور ایک انگریز والا اور ان کے اوٹون کو نہک نہ تھا
 آہستہ آہستہ چل آپ نے اسے فرمایا بلو چل اے خجشہ سن تو شیشوں کو بیٹھے نا تو ان عورتوں کو تکلیف نہ
 دے **عَنْ** النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ حَاسِنَةَ الصَّوْتِ تَرْجُمَةُ النَّاسِ رُوِيَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 ابْنِ بِي بِيَوْنِ كَيْسَ اسے اور ایک انگریز والا اور ان کے اوٹون کو نہک نہ تھا آپ نے فرمایا بلو چل اے خجشہ سن تو شیشوں کو بیٹھے نا تو ان عورتوں کو تکلیف نہ
 دے **بَابُ** تَرْجُمَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّاسِ وَتَرْجُمَةُ حَبِيبِهِ تَوَاضَعُوا لَهُمْ

آپ کا برتاؤ لوگوں سے اور تواضع **عَنْ** النَّبِيِّ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّيَ الْغَدَاةَ جَاءَ حَكْمُ الْمَدِينَةِ يَأْتِيهِمْ فِيهَا النَّاسُ فَيَأْتِيُونِي بِأَيِّهِ الْأَعْمَسُ يَكُونُ فِيهِ وَرُبَّمَا جَاءَهُ فِي الْغَدَاةِ الْمُبَارِدَةِ فَيُعْمِسُ يَدَهُ فِيهَا تَرْجِمُهُ النَّاسُ بِنِهَاكٍ سُرُودِيَّتِهِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبِيبُ سَجِّ كِي نَمَازِ پُڑھتے تو مدینہ کے خادم اپنے بہنوں میں باطنی لیکر آتے بہر جو برتن آپ کے پاس آتا آپ اپنا ہاتھ اوس میں ڈبو دیتے اور کبھی سڑی کے دن میں ہی اتفاق ہوتا تو آپ ہاتھ ڈبو دیتے **ف** برکت کے لیے یہ باتی لوگ پتے یا ہار و مکوہلاتے ہوں شفا کے لیے **عَنْ** النَّبِيِّ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدًا فِي الْحَلَاةِ يَحْلِفُكَ رَأَاكَ بِهِ أَهْلُ كَلْبَةَ كَمَا يَرَى الْيَهُودُ أَنْ تَقَعَ شَعْرُهُ إِلَّا فِي بَيْدٍ دُخِلَ تَرْجِمُهُ النَّاسُ سُرُودِيَّتِهِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ بِهَا سُرُورًا تَهَا وَرَأَى أَصْحَابَ أَتَيْتُ كَرُوتے وہ چاہتے تھے کہ کوئی بال زمین پر نہ گرے کسی نہ کسی کے ہاتھ میں گرے **ف** نووی نے کہا احمدیث سے معلوم ہوا کہ آثارِ صالحین سے برکت لینا درست ہے اور صحابہ آپ کے آثارِ شریفین سے برکت لیتے تھے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ انبیا اور صالحین کے آثارِ شریفین میں اور ان سے برکت لینا درست ہے پر جانوں کی طرح افراط اور تفریط نہ کرے اور جو باتیں دعوت یا شرک ہیں ان سے بچا رہے **عَنْ** النَّبِيِّ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تَقْلِبُهَا شَيْءٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ حَاجَةً فَقَالَ يَا امْرَأَةُ لَوْلَا أَنْ أَظْهَرْتِ أَيْ الشَّيْءِ كَلِّ شَيْءٍ حَتَّى أَقْطِعَ لَكَ حَلْجَلًا لَخَلَا مَعَهُ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ حَتَّى فَرَعْتَ مِنْهَا حَتَّى تَرْجِمَهُ النَّاسُ سُرُودِيَّتِهِ ہر ایک عورت کے عقل میں فتور تھا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ پر آپ کچھ کام ہے (یعنی کچھ کہنا ہے جو لوگوں کے سامنے نہیں کہہ سکتی) آپ فرمایا اے ماں فلا نے کی (یعنی اس کا نام لیا) اچھا کوئی گلی دیکھ لے میں نیز کام کر دوں گا بہر آپ نے اہ میں اس سے تنہائی کی یہاں تک کہ وہ اپنی کام سے فارغ ہو گئی **فائدہ** یہ تنہائی کچھ خلوت نہ تھی حبیبی عورت کے ساتھ بلکہ راہ میں آپ شکر سر ہٹ کر کھڑے ہوئے اور اس کی بات سن لی اور جواب دیدیا حاکم کو ہی لازم ہے کہ ہر ایک رعیت کا ایسا ہی پاس خیال رکھو **بَابُ** تَرْكِي الْأَيْتِقَامِ إِلَّا لِلَّهِ تَعَالَى آپ انتقام نہ لیتے تھے مگر اس کی سطر **عَنْ** عَائِشَةَ زَوْجَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا خَيْرُ رَسُولٍ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا أَخَذَ الْكَبِيرَ رَهْمًا مَا لَمْ يَكُنْ إِنَّمَا كَانَ كَانِ إِلَّا مَا كَانَ الْكَبِيرُ مِّنْهُ وَمَا أُنْتَقَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ

اَلَا اَنْ تَذَهَبَ حُرْمَةُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ سہ رویت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سون کا اختیار دیا گیا تو آپ نے اسان کو اختیار کیا بشرطیکہ وہ گناہ نہ ہو اور جو گناہ ہوتا تو آپ سب سے بڑا گناہ سے دور رہتا اور کہی آپ نے اپنے وسط کسی سے بدلہ نہیں لیا البتہ اگر کوئی خدا کے حکم کے برخلاف کرتا تو اسکو سزا دیتے **عَنْ** ابی ہشام یحییٰ بن یزید الاَسَدِیُّ وَخُوْدِیْتُ مَالِکِ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ مَا خَيْرَ رَسُولٍ لِّلَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْبَغِي
اَمْرَيْنِ اَحَدُهُمَا اَلْيَسْرُ مِنَ الْاِخْرَ اَلْاِخْرَ اَلَا اِنْخَارَ اَلْيَسْرُ هُمَا مَا لَمْ يَكُنْ اِنْخَارًا اِنْ كَانَ اِنْخَارًا كَانَ اَبْعَدَ
النَّاسِ مِنْهُ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے رویت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اختیار دیا گیا وہ
کا سون میں تو آپ نے اسان کام کو اختیار کیا اگر وہ گناہ نہ ہوتا اگر گناہ ہوتا تو سب لوگوں سے زیادہ اس سے
دور رہتا **عَنْ** هِشَامِ بْنِ يَحْيَى الْاَسَدِیُّ الْقَوَلِ اَلْيَسْرُ هُمَا وَلَمْ يَكُنْ كَدًا اَمَّا بَعْدُ ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ مَا خَيْرَ رَسُولٍ لِّلَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْبَغِي
قَطْرٌ يَدِيهِ وَلَا امْرَاَةٌ وَلَا خَادِمًا اَلَا اَنْ يَخْلُصَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَنْبَغِي مِنْهُ قَطْرٌ فَيَنْتَقِمَ
مِنْ مَصْحَبِهِ اَلَا اَنْ يَنْتَقِمَ قَتْلًا مِنْ مَحَارِمِ اللَّهِ فَيَنْتَقِمَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ ام المؤمنین
عائشہ سے رویت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کو اپنے ہاتھ سے نہیں مارا نہ عورت کو
نہ خادم کو البتہ جہاں میں خدا کی راہ میں مارا اور آپ کو جو کسی نے نقصان پہنچایا اسکا بدلہ نہیں لیا
البتہ اگر خدا کے حکم میں غلطی اٹا تو خدا کے وسط بدلہ لیا یعنی شرعی حدود میں جیسے جو جی میں تھا
کا نام نہا میں کوڑے لگائے یا شگسار کیا **عَنْ** هِشَامِ بْنِ يَحْيَى الْاَسَدِیُّ يَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلَى
بَعْضٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **بَابُ** حَلْبِ

رَحِمَهُ جَلَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْنَ مَسْجِدِهِ ابْنُ كَيْسَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ اَبِي
بَرْزَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْاَوَّلِ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى
اَهْلِيهِ وَخَوَّجْتُ مَعَهُ فَاَسْتَقْبَلَهُ وَلَدَانِ فَيَجْلُ لِيَسْرُ خَدَّيْ لَصَدِ هِرَ وَاحِدًا وَاحِدًا
قَالَ رَأَيْتَا اَنَا كَمَسْرُ خَدَّيْ فَوَجَدْتُ لِيَدِي بَرْدًا وَرَحِيًّا كَاَنَّمَا اَخْرَجْتَا مِنْ جُودَةِ عَطَا
ترجمہ جابر بن عمر سے رویت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی پھر آپ
اپر گہرا چمکیو نکلیے میں ہی آپ کے ساتھ نکلا سامنے کچے بچے آئے آپ نے ہر ایک بچے کے رخسار کو

ہاتھ پیرا اور سیکری حساری پر ہاتھ پیرا میں نے ایک ہاتھ میں ہتھکڑی اور دوسرے ہاتھ میں خوشبو دیکھی جسے خوشبو
 کے ڈبے میں ہوا ہتھ لکلا ف انودی نے کہا یہ خوشبو آپ کے بدن کی ذاتی نہیں اگرچہ آپ خوشبو نہ لگاویں
 اور اس پر آپ خوشبو ہی لگاتے تھے اور معطر کرنے کے لیے تاکہ ملائم خوش ہوں **عَنْ** النَّبِيِّ قَالَ اللَّهُ
 مَا شِئْتُ عَذْبًا قَطُّ وَلَا مِسْكًا وَلَا شَيْئًا أَطْيَبَ مِنْ نَجِيحِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَلَا مِسْكَ شَيْئًا قَطُّ وَلَا حَبًّا وَلَا حَبِيرًا الْكَيْنَ مَسَامِينِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْجُمَهُ
 النبی نے کہا میں نے نہ غیر نہ مشک نہ اور کوئی خوشبو ایسی سونگھی جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم
 مبارک کی خوشبو تھی اور میں نے نہ دیا نہ حریر نہ اور کوئی چیز ایسی نرم جیوتی جیسے نرمی رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کی مبارک جسم میں تھی **عَنْ** النَّبِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْزَلَ
 اللُّوزَ كَأَنَّ عَرَقَهُ اللُّوزُ إِذَا امْتَشَيْتُمْ نَفْسًا وَلَا مِسْكَ وَلَا حَبِيرًا وَلَا حَبِيرَةَ الْيَنْ مِنْ
 كَفَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شِئْتُ مِسْكًا وَلَا عَذْبًا أَطْيَبَ مِنْ نَجِيحِ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْجُمَهُ النبی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ مبارک
 سفید چمکتا ہوا تھا انودی نے کہا یہ رنگ سب لگوں پر عمدہ ہے اور آپ کا پسینا مبارک موتی کی
 طرح تھا اور جب چلتے تو آگے جبکہ موئے زور ڈالکر لایا اور دوسرے چمکتے جاتے تھے جیسے کشتی جہکتی جاتی
 ہے ازہری نے کہا یہ معنی غلط ہیں کیونکہ یہ مغز کی صفت ہے قاضی نے کہا مغز کی صفت یہ
 ہے کہ بناوٹ کرے اور جو خلق ہو تو مذموم نہیں ہے اور میں نے دیا جو اور حریر سی اتنا نرم نہیں پایا
 جیسے آپ کی تہیلی نرم تھی اور میں نے مشک اور عنبر میں یہ خوشبو نہ پائی جو آپ کے جسم مبارک میں تھی
بَابُ طَبِيعَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالشَّهَادَةِ بِهِ أَنَّ بَيْنَهُ كَاخُوشُ بُوَارٍ أَوْ رَسْمٍ
 هُوَ نَحْنُ النَّبِيِّ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عِنْدَنَا نَعْرِفُ
 وَجَدْنَا أَحَقَّ بِغَارِ دُرَّةٍ فَجَعَلْتُ لَكَ الْعَرَقَ فِيهَا فَاسْتَقِظْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَلَّمَ فَقَالَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ مَا هَذَا اللَّهُ تَصْنَعِينَ كَأَنَّ هَذَا عَرَقُكَ فَجَعَلَهُ فِي طَبِيعِنَا
 دَهْوَمِ الطَّبِيعِ تَرْجُمَهُ النبی بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے
 گہر میں آئے اور آرام فرمایا آپ کو پسینہ آیا میری ہان ایک شیشی لائی آپ کا پسینہ پہنچ
 پہنچ کر اس میں ڈالنے لگی آپ کی آنکھ کھل گئی آپ نے فرمایا اے ام سلیم یہ کیا کر رہی ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور ظاہر یہ ہے کہ آپ اختیار کیا اسکو وحی سے قاضی نہ کیا بلکہ بالوں کا پیشانی
 پر منسوخ ہو گیا اب ہاں نہیں اور احتمال ہے کہ مانگ لگانا اجتہاد سے اختیار کیا گیا ہو نہ وحی سے حاصل یہ ہے
 کہ لٹکانا ہی جائز ہے اور مانگ لگانا افضل ہے اور اہل کتاب کی موافقت تالیف قلوب کے لیے تھی اور اہل اسلام میں
 مخالفت منکرین جیسا کہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب کر دیا اور اسکی ضرورت نہ ہی تو حکم ہوا اور ان کا خلاف کرنے
 کا جیسے خضاب کے باب میں آیا ہے اور بعضوں نے کہا کہ آپ کو حکم تھا اہل کتاب کی شریعت پر جانچ کر حاجات
 میں آپ کو کوئی حکم نہ آتا ہے مختصر **عَنْ** ابْنِ شِهَابٍ يَهْدِيكَ إِلَى اسْتِثْنَاءِ نَحْوِهِ تَرْجُمَهُ هِيَ جَوَابُ رِجْزِ
عَنْ الْبَرَاءِ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مَرْبُوعًا بَعِيدَ مَا بَيْنَ
 الْمَنْكَبَيْنِ عَظِيمِ الْجُمْدَةِ الرَّشْحَةِ أَذْنَيْهِ عَلَيْهِ خُلَّةٌ حَمْرَاءُ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ
 مِنْهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ تَرْجُمَهُ بَرَّارُ بْنُ عَازِبٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِبَادِقَ
 تَبِيٍّ دُونَ مِوْثِدِ هُونٍ مِنْ زِيَادَةٍ فَاصِلَةٍ تَهَارِيفُ سَيْنِ جَوْثِ أَتَاهَا بِالْبَيْتِ تَهْرُكَانُونَ كِي تَوَكَّمِ أَتَى
 مَسْرُوحًا جَوَابِيهِ تَهَارِيفُ سِيَاكَ حَاجِسٍ مِيْنِ سِنِجٍ أَوْ زُرْدِكِيْرٍ تَهِينِ أَمِنْ نَعْسٍ كِي كُو أَتَى زِيَادَةٍ خَوْبَةٍ
 صَوْرَتِ نَهْنٍ دِيْكَهَ **عَنْ** الْبَرَاءِ قَالَ مَا رَأَيْتُ مِنْ مِثْلِهِ أَحْسَنَ فِي خُلَّةِ حَمْرَاءِ
 مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعْرُهُ يَقْرُبُ مَنَكِبَيْهِ يُعِيدُ مَا بَيْنَ الْمَنْكَبَيْنِ
 لِكَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ قَالَ أَبُو كُوَيْبٍ لَهُ شَعْرٌ تَرْجُمَهُ بَرَّارُ بْنُ عَازِبٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 كُوِيْ بِالْوَنِّ وَالْأَشْخَصِ سِنِجٍ جَوْثِ أَتَى هُوَ كُوِيْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زِيَادَةٍ خَوْبَةٍ نَهْنٍ
 دِيْكَهَ أَتَى كِي كُوِيْ هُونٍ تَكِ سِيْجَتِ تَهَارِيفُ سَيْنِ جَوْثِ أَتَى هُوَنٍ مِيْنِ فَاصِلَةٍ تَهَارِيفُ سَيْنِ جَوْثِ تَهَارِيفُ سَيْنِ جَوْثِ
عَنْ الْبَرَاءِ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ فِي جَهَادِ أَحْسَنَةٍ
 خُلَّةً لِكَيْسَ بِالطَّوِيلِ الدَّاهِيَةِ لَا يَقْصِرُ تَرْجُمَهُ بَرَّارُ بْنُ عَازِبٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَلَّمَ كَاجِرٍ مِسَارِكِ سَبْ زِيَادَةٍ خَوْبَةٍ تَهَارِيفُ سَيْنِ جَوْثِ أَتَى هُوَنٍ مِيْنِ فَاصِلَةٍ تَهَارِيفُ سَيْنِ جَوْثِ تَهَارِيفُ سَيْنِ جَوْثِ
 تَهَارِيفُ سَيْنِ جَوْثِ قَتَادَةُ قَالَ قُلْتُ لَا تَرَيْنِ مَالِكٍ كَيْفَ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ شَعْرًا أَجْلًا لِكَيْسَ بِالْجَعْدِ وَلَا السَّيْطَانِ أُنْصِبَ دَعَا تَقْوَاهُ تَرْجُمَهُ
 فَتَادَةُ سَمِعْتُ هُوَنٍ مِيْنِ النَّسِّ كَمَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي كُوِيْ هُونٍ تَكِ سِيْجَتِ تَهَارِيفُ سَيْنِ جَوْثِ أَتَى هُوَنٍ مِيْنِ فَاصِلَةٍ تَهَارِيفُ سَيْنِ جَوْثِ
 كُوِيْ تَكِيْ بِالْهَلْ سَيِّدِ كَانُونَ أَوْ مِوْثِدِ هُونٍ كُوِيْ تَكِيْ تَهَارِيفُ سَيْنِ جَوْثِ أَتَى هُوَنٍ مِيْنِ فَاصِلَةٍ تَهَارِيفُ سَيْنِ جَوْثِ تَهَارِيفُ سَيْنِ جَوْثِ

كَانَ يَخْشَى شَعْرَةَ مَنْكِبَيْهِ تَرْجَمَهُ النَّسْرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 بِالْمَوْطِدِ هَوْنُكَ قَرِيْبُكَ تَبْعُكَ عَيْنُكَ قَالَ كَانَ شَعْرَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَنْصَابِ
 أُذُنَيْهِ تَرْجَمَهُ النَّسْرُ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْأَمَةِ كَانُونَ تَكَفُّ عَنْ عَيْنِ حَابِرٍ
 سَمِعْتُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْكَلَ الْعَيْنَيْنِ مِمَّا هُوَ الْعَقِيبَيْنِ قَالَ ثَلَاثُ لِسَانٍ مَا خَلِصَ الْعَرَمُ قَالَ عَظِيمُ الْعَرَمُ قَالَ فَلَمْ تَكُنْ
 الْعَيْنَيْنِ قَالَ لَوْ بَلَغَ شَقُّ الْعَيْنَيْنِ قَالَ فَلَمْ تَكُنْ مِمَّا هُوَ الْعَقِيبَيْنِ قَالَ قَلِيلُ الْحَمْدِ الْعَقِيبِ
 تَرْجَمَهُ جَابِرُ بْنُ سَمْرَةَ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَادَ مِنْ كَشَادِهِ تَهَارُ كَيْونَكَ مَرْدُوكٍ لِيَسْجُدَ
 كِي كَشَادُ كِي عَمْدِهِ هُوَ أَوْ عَوْرَتُونَ كِي لِيَسْجُدَ بَرِي هُوَ الْكَلْبُ مِنْ لَالِ ثَوْرٍ وَجَوُّهُ سَوَاثِرِيَانِ كَمُ كُو
 وَالِي سَاكُ سَوَاثِرِيَانِ ضَلِجَ الْعَرَمُ كِي هُوَ الْكَلْبُ مِنْ لَالِ ثَوْرٍ وَجَوُّهُ سَوَاثِرِيَانِ كَمُ كُو
 الْكَلْبُ مِنْ لَالِ ثَوْرٍ وَجَوُّهُ سَوَاثِرِيَانِ كَمُ كُو الْكَلْبُ مِنْ لَالِ ثَوْرٍ وَجَوُّهُ سَوَاثِرِيَانِ كَمُ كُو
 مِيْنِ جَرِي مِيْنِ هَوْنُكَ شَعْرَةُ الْعَقِيبَيْنِ كِي هُوَ الْكَلْبُ مِنْ لَالِ ثَوْرٍ وَجَوُّهُ سَوَاثِرِيَانِ كَمُ كُو
 عَيْنُكَ الْكَلْبُ مِنْ لَالِ ثَوْرٍ وَجَوُّهُ سَوَاثِرِيَانِ كَمُ كُو الْكَلْبُ مِنْ لَالِ ثَوْرٍ وَجَوُّهُ سَوَاثِرِيَانِ كَمُ كُو
 الْوَجْهَ قَالَ مُسْلِمٌ بَرْنُ الْحَجَّاجِ مَاتَ أَبُو الطُّفَيْلِ سَنَةَ مِائَةٍ وَكَانَ أَخِيْرُ مَنْ مَاتَ مِنْ أَهْلِ كَلْبٍ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْجَمَهُ جَابِرُ بْنُ سَمْرَةَ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُو دِيْكَهَا تَهَا أَنْهَوْنَ نِيْ كَاهَانِ أَبْ كَارَنَ كُفَيْدِيْهَا مَاحَتِ دَارَ جَوْبِ كَلْبٍ
 فَضْلُ هُوَ الْإِمَامُ سَلَّمَ نِيْ كَاهَانِ أَبُو الطُّفَيْلِ سَنَةَ مِائَةٍ وَكَانَ أَخِيْرُ مَنْ مَاتَ مِنْ أَهْلِ كَلْبٍ
 مِيْنِ كَلْبٍ بَعْدِيْ سَلَّمَ وَهْ آخِرُ تَبْعِ أَصْحَابِ كَلْبٍ بَعْدِيْ كَلْبٍ بَعْدِيْ كَلْبٍ بَعْدِيْ كَلْبٍ بَعْدِيْ
 دُنْيَا مِيْنِ لَمْ يَرْهَ بَعْضُ لَوْ كَلْبٍ مِيْنِ كَلْبٍ بَعْدِيْ كَلْبٍ بَعْدِيْ كَلْبٍ بَعْدِيْ كَلْبٍ بَعْدِيْ
 غُلَطٌ أَوْ جَوْبُ طِيْرٍ أَوْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي حَدِيْثُ كَلْبٍ كَلْبٍ كَلْبٍ كَلْبٍ كَلْبٍ كَلْبٍ
 كُوِيْ أَوْ مِيْنِ كَلْبٍ كَلْبٍ كَلْبٍ كَلْبٍ كَلْبٍ كَلْبٍ كَلْبٍ كَلْبٍ كَلْبٍ كَلْبٍ كَلْبٍ كَلْبٍ كَلْبٍ
 دَمَا عَلِيْ وَجْهَ الْكَلْبِ كَلْبٍ كَلْبٍ كَلْبٍ كَلْبٍ كَلْبٍ كَلْبٍ كَلْبٍ كَلْبٍ كَلْبٍ كَلْبٍ كَلْبٍ كَلْبٍ
 مِيْلًا مَقْصَدًا تَرْجَمَهُ أَبُو الطُّفَيْلِ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُو دِيْكَهَا
 زَمِيْنِ بَرَسُو مِيْرَ أَبْ كَلْبٍ كَلْبٍ كَلْبٍ كَلْبٍ كَلْبٍ كَلْبٍ كَلْبٍ كَلْبٍ كَلْبٍ كَلْبٍ كَلْبٍ كَلْبٍ
 أَنْهَوْنَ كَلْبٍ كَلْبٍ كَلْبٍ كَلْبٍ كَلْبٍ كَلْبٍ كَلْبٍ كَلْبٍ كَلْبٍ كَلْبٍ كَلْبٍ كَلْبٍ كَلْبٍ

تَرْجَمَهُ جَابِرُ بْنُ سَمْرَةَ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کے بڑے کو بیان **عمر بن سیرین** قال سئل عن خضبة رسول الله صلى الله عليه وسلم
 قال انك لتهنئ من من الشيب الا قال ابن ادریس كانه يقلله وقد خضب ابو بكر وعمر
 بالحناء والكم ترجمہ ابن سیرین سرودایت ہوا نس پوچھا گیا کیا خضاب کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے انہوں نے کہا آپ کا اتنا بڑا پاسی نہیں دیکھا گیا (کہ خضاب کی ضرورت پڑتی) البتہ ابو بکر اور عمر نے
 خضاب کیا ہے مہندی اور سرمہ (نیل سے) **عمر بن سیرین** قال سألته الحسن بن مالك هل
 كان رسول الله صلى الله عليه وسلم خضب قال لم يبلغ الخضاب قال كان في الحيتة
 شعرك بيض قال قلت له اكان ابو بكر يخضب قال فقال نعم بالحناء والكم
 ترجمہ ابن سیرین کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب کیا انہوں نے کہا
 آپ خضاب کر دجہ کو نہیں نہچو آپ کی ڈاڑھی مبارک میں صرف چند بال سفید تھے ابن سیرین نے کہا
 کیا ابو بکر خضاب کرتے تھے انہوں نے کہا ہاں جی اور سرمہ **عمر بن سیرین** قال سألته
 الحسن بن مالك اخضبت رسول الله صلى الله عليه وسلم قال انك لتهنئ من من الشيب الا
 قليلا ترجمہ ابن سیرین سرودایت ہوا میں نے انس بن مالک سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے خضاب کیا ہوا انہوں نے کہا آپ کا بڑا پاسی نہیں دیکھا گیا مگر ذرا سا **ح** ثابت قال سئل عن
 ابن مالك عن خضاب النبي صلى الله عليه وسلم فقال لو شئت ان احدكم شمطات كفن
 فور ابيه فعلت قال ولهم يخضبون قد اخضبت ابو بكر بالحناء والكم ترجمہ اخضبت
 عمر بالحناء جی ترجمہ ثابت سرودایت ہوا نس پوچھا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب
 کیا تھا انہوں نے کہا اگر میں مجاہد تھا تو آپ کے سر کے سفید بال گن لیتا آپ نے خضاب نہیں کیا البتہ
 ابو بکر نے خضاب کیا مہندی اور نیل سے اور عمر نے خضاب کیا صرف مہندی سے **عمر بن سیرین** قال
 قال بكروه ان يكتف الرجل الشجرة البيضاء من راسه ولحيته قال ولهم يخضبون رسول
 الله صلى الله عليه وسلم انما كان السياض فعنفقت وفي الصدعين وفي الراسين
 ترجمہ انس بن مالک سرودایت ہوا انہوں نے کہا سر اور ڈاڑھی کے سفید بال اوپر نہا مگر وہ ہے (لیکن جن
 نہیں ہے) (نودی) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب نہیں کیا آپ کی چھوٹی ڈاڑھی میں جو نیچے
 کے بوٹ کے تلے ہوتی ہے کچھ سفید تھی اور کچھ کنپٹیوں پر اور کچھ سر میں **عمر بن سیرین** قال سئل عن

ترجمہ دہی جو اوپر گزرا **عَنْ** النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا شَاكَ
 اللَّهُ بِدَيْصَانَا **ترجمہ** انس سے پوچھا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے بچے کا حال انہوں نے کہا کہ
 نے آپ کو نہیں بدلا سفید رہنے سفید نہیں کیا **عَنْ** ابْنِ حُفَيْفَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا مِنْهُ بَيْصَانَا وَوَضَعَ رُكْبَتَيْهِ عَلَى عَقْفَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَمْلَأَ مَرَّةً
 أَنْتَ يَوْمَئِذٍ قَالَ أَبُو بَرٍّ الشُّبْلِيُّ وَارْتَلَيْتُهَا **ترجمہ** ابو جحیفہ سرودایت ہو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم میں یہ سفیدی دیکھی اور زہیر نے اپنی کچھ اونگلیاں چھوٹی ڈاڑھی پر رکھ کر بتلائی کہ لوگوں نے ابو جحیفہ
 سے کہا اوسدن تم کیسے تھے اونہوں نے کہا میں تیرے بیگانہ لگتا تھا اور پر لگتا تھا **عَنْ** ابْنِ
 حُفَيْفَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْيَضَ قَدْ شَابَ كَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ
 يُشَبِّهُهُ **ترجمہ** ابو جحیفہ سرودایت ہو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کا رنگ سفید تھا اور
 بوڑھے ہو گئے تھے اور امام حسن بن علی علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کے مشابہ تھے **ف** بعض روایتوں میں
 ہے کہ امام حسن علیہ السلام کا اوپر کا حصہ بدن کا بالکل مشابہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور امام
 حسین علیہ السلام کا نیچے کا حصہ غرض یہ دونوں صاحبزادے ملکر تصویر تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔
 فنوس ہے کہ بعض اشیاء نے اہل سنت کی قدر نہ جانی اور دونوں صاحبزادوں کو کیسے ظلم سے سہید
 کیا انا لہ وانا الیہ راجعون اللہ تعالیٰ ہر کوئی یامین آپ کے اہل بیت کی محبت پر قائم رکھو اور آخرت میں
 اُن کے غلاموں میں جنت کرے آمین یا رب العالمین **عَنْ** ابْنِ حُفَيْفَةَ بِطَرَاكٍ أَوَّلَهُ يَقُولُوا أَبْيَضَ
 قَدْ شَابَ **ترجمہ** دہی جو اوپر گزرا **عَنْ** يَهُيَّاءَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ
 شَدِيحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ إِذَا أَذْهَنَ رَأْسَهُ لَمْ يَرْمِئْهُ شَيْئًا وَإِذَا لَمْ يَكُنْ
 سُرِي نَمْنَةً **ترجمہ** مالک سرودایت ہو جابر بن سمرہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے بچے کا حال
 انہوں نے کہا آپ جب تیل ڈالتے تو کچھ سفیدی عادم نہ ہوتی البتہ تیل نہ ڈالتے تو سفیدی عادم ہوتی **ف**
 قاضی نے کہا علمائے ختلاف کیا یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غضاب کیا یا نہیں تو اکثر کا یہ قول ہے کہ
 نہیں کیا اور بعضوں کا یہ ہے کہ کیا بدیل حدیث ام سلمہ اور ابن عمر کے اور مختار یہ ہے کہ آپ کی کبھی رنگا
 بالون کو اور کبھی ترک کیا اسوجہ یہ دونوں دہتین صحیح ہیں **بَابُ** إِنْبَاتِ خَاتِمِ النَّبِيِّ مَهْرَبِ
 کا بیان **عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَمِطَ مَقَامًا

وَلَحِيتِهِ وَكَانَ إِذَا أَتَاهُنَّ كَتَبَتْ لَهُنَّ وَإِذَا شَعِثَ رَأْسُهُ تَبَيَّنَ وَكَانَ كَثِيرَ شَعْرِ اللَّحْيَةِ فَقَالَ
نَعْلُ وَجْهُهُ مِثْلَ الشَّيْفِ قَالَ لَا بَلْ كَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَكَانَ مُسْتَدِيرًا وَرَأَيْتُ الْحَامَةَ
عِنْدَ كَيْفِهِ مِثْلَ بَيْكَةِ الْحَمَامَةِ يُشِيبُهُ جَسَدُهُ **ترجمہ** جابر بن عمر روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر اور ڈاڑھی کا آگے کا حصہ سفید ہو گیا تھا جب آپ تیل ڈالتے تو سفیدی معلوم نہ ہوتی اور
جب بال پراگندہ ہوتے تو سفیدی معلوم ہوتی اور آپ کی ڈاڑھی بہت گہنی تھی ایک شخص بولا آپ کا
چہرہ تلوار کی طرح تھا یعنی لہبا جابر نے کہا نہیں آپ کا چہرہ سوچ اور چاند کی طرح تھا اور گول تھا اور
میں نے نبوت کی مہر آپ کے مونڈھے پر دیکھی جیسے کبوتر کا انڈا اس کا رنگ بدن کے رنگ سے ملتا تھا
عن جابر بن سمرة قَالَ سَأَلْتُ خَاتَمًا فِي ظَهْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّ بَيْضَةً
حَتَّى **ترجمہ** جابر بن عمر روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیٹ پر نبوت کی مہر دیکھی ہو
کبوتر کا انڈا **عن عمار بن یونس** قَالَ سَأَلْتُ خَاتَمًا فِي ظَهْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّ بَيْضَةً
فَقَالَ كَذَبْتَ فَإِنَّ خَاتَمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ خَاتَمَ
وَجَعَلَ قَمِيصِي دَعَا إِلَى الْبُرْكَاتِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْهُ وَخُودِهِ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَهُ
فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِهِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زَيْدِ الْحَمَكَةِ **ترجمہ** سائب بن زید روایت ہے میری
حاملہ محبوس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ میرا بھائی جابر میرے
سر پر تہ پہیرا اور برکت کی دعا کی کہ وہ وضو کیا میں نے آپ کو وضو کا بچا ہوا بانی نبی لیا پس میں آپ کی
پیٹ کے پیچھے کھڑا ہوا میں نے نبوت کی مہر دیکھی وہ دونوں مونڈھوں کے بیچ میں جیسو گشتی چمچ کی
زیا جملہ ایک جانور ہے اور اس کا انڈے کی طرح **عن عبد اللہ بن مسعود** قَالَ رَأَيْتُ خَاتَمَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَكَلْتُ مَعَهُ خُبْزًا وَكُنَّا أَوْ قَالَ تَرِيدُ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ اسْتَغْفِرْ لَكَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَكَانَ شَعْرُ تَلْهَاتِهِ الْآيَةِ وَاسْتَغْفِرْ لِدُنْيِكَ وَالْمُؤْمِنِينَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ قَالَ دُرْتُ خَلْفَهُ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النَّبِيِّ بَيْنَ كَتِفَيْهِ عِنْدَ تَلْهَاتِهِ
الْمُسْتَرْجِعُ جَمْعًا عَلَيْهِ خَيْلَانٌ كَأَمْثَالِ النَّائِلِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر روایت ہے کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپ کے ساتھ روٹی اور گوشت یا خرید کیا یا عاصم نے کہا میں نے
نے عبد اللہ بن عمر کو چاہا مہار کے لیے بخشش چاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہوں کو کہا ہاں اور تیرے لیے پھر آپ

پہلے ہی کہ شہر لڑیکہ لڑکھنوں کے لئے بنایا گیا تھا اور انہوں نے اس کو اپنے گناہ کی اور میں نے اس کو اور میں نے اس کو
 کے گناہ کی عبد اللہ کہا بہرین آپ کے پیچھے گیا تو میں نے نبوت کی مہر دیکھی وہ دونوں ہونے کے بعد میں نے
 نبی کے پاس بائین مؤید کے قریب جلی کی طرح اس پر تل ہی مشون کی طرح **باب** قد رخصتہ صلی
 اللہ علیہ وسلم آپ کی عمر کا بیان **عن** النبی بن مالک **أنه سمعه يقول** کان رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم لیس بالطویل النبا وکان بالقصیر لیس بالابيض الا مضمون ولا بالجلید
 القبط ولا بالسبط بعثہ اللہ علیہ اس اربعین سنہ فافام بمرکۃ عشر سنین وبالذین
 عشر سنین وکونہ اللہ علیہ اس سنین سنہ وکونہ فی راسہ لحیتہ عشر ذن شعرة
 یکصاۃ ترجمہ انس بن مالک سورت آپ ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ بہت بڑے نہ ہنگامی نہ بہت
 نہ بالکل سفید نہ گندمی آپ کے بال نہ بالکل سخت نہ گندھے نہ بالکل سفید اس جل جلالہ نے آپ کو نبی
 کیا چالیس برس کے سن میں بہر آپ دس برس کم میں ہو اور دس برس مدینہ میں اور ساٹھویں برس کے
 اخیر میں اسے تعالیٰ نے آپ کو اٹھایا اس وقت آپ کے سر اور ڈاڑھی میں مین بال ہی سفید نہ تھے -
ف نودی نے کہا بھیجیہ یہ کہ آپ کے ترستھ برس عمر میں انتقال کیا اور مکہ میں نبوت کو بعد تیرہ
 سال تک رہو اور بعضوں نے کہا آپ کی عمر ۶۵ برس کی تھی اور بعضوں نے کہا کہ ترالیس برس کے بعد
 ہوئی لیکن یہ دونوں قول غلط ہیں آپ عام الغیل میں پیدا ہوئے پیر کے روز ربیع الاول کے مہینہ
 میں اور انتقال ہی کیا پیر کے روز ربیع الاول کے مہینہ میں لیکن تاریخ پیدائش میں اختلاف ہے
 ۳ - یا ۸ - یا ۱۰ - یا ۱۲ - ربیع الاول کو اور وفات ۱۲ کو چاشت کی وقت ہوئی **عن**
النز بن مالک یثیل حکایت مالک **وذا در فحک** یثیل **کان** انہر ترجمہ وہی جو اوپر گذرا
 میں تارا زیادہ ہے کہ آپ کا رنگ سفید چمکا ہوا تھا جو سب رنگوں میں بہتر ہے **عن** النبی بن
 مالک **قال** فی بعض النسخ **قال** اللہ علیہ وسلم **وہو** ابن ثلاث وربعین **وایو** بن الصدیق **وہو**
ابن ثلاث وربعین **وہو** ابن ثلاث وربعین **ترجمہ** انس بن مالک سورت آپ ہو رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی ترستھ برس میں اور ابو بکر کی بھی ترستھ برس میں اور عمر کی
 ترستھ برس میں **عن** حماد **أن** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **مؤوی** **وہو** ابن ثلاث وربعین
 سنین **سنہ** **وکان** ابن یثیل **ابن** **المستب** **یثیل** **ذلك** **ترجمہ** ام الرضی عن

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش اور وفات کی تاریخ

صدیقہ رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی حبیب آپ کی عمر ترستہ برس کی تھی
 ابن شہابؒ نے کہا سعید بن السیب نے یہی مجھ سے کہی ہے روایت کی **عن** ابن شہابؒ اہل سنا دین جمعاً
 شغل حدیث عقیلی ترجمہ وہی جو اوپر گذر **عن** عمرؓ قال قلت لعرۃ کما قال النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم بمکة قال عشر اقال قلت فان ابن عباس یقول ثلاث عشرة ترجمہ عمروؓ روایت
 ہے میں نے عروہ بن زبیر سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (نبوت کے بعد) مکہ میں کتنے دنوں تک رہے انہوں
 نے کہا دس برس تک میں نے کہا ابن عباسؓ تیرہ برس کہتے ہیں **عن** عمرؓ قال قلت لعرۃ کما
 کہت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمکة قال عشر اقال قلت فان ابن عباس یقول یضع عشرة
 قال فغفرہ وقال انما اخذہ من قول الشاعر ترجمہ عمروؓ روایت ہے میں نے عروہ سے کہا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں کتنی مدت تک رہے انہوں نے کہا دس برس تک میں نے کہا ابن عباسؓ تو دس
 سے کسی برس زیادہ کہتے ہیں عروہ نے اون کے لیے دعا کی مغفرت کی (یعنی خدا تعالیٰ اگلی غلطی معاف کرے)
 اور کہا کہ انکو شاعر کے قول سے دھوکا ہوا **ف** وہ شاعر ابو قیس صرہ بن ابی السنہؓ جو اسکی شعر یہ
 ہے ثوی فی قدیش یضع عشرة حجة یتکبر لو یلک خلیلاً مؤمناً یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 قریش میں دس برس کی حج تک ہے اور وعظ و نصیحت کرتے رہے اس خیال ہو کہ شاید کوئی دوست سے
عن ابن عباسؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکث بمکة ثلاث عشرة وثو فی
 دھو ابی ثلاث و ستین ترجمہ ابن عباسؓ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تیرہ برس
 تک رہے اور آپؐ وفات پائی ترستہ سال کی عمر میں **عن** ابن عباسؓ قال اقام رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم بمکة ثلاث عشرة یومیاً ویالمدینۃ عسراً ومات دھو ابی ثلاث
 و ستین ترجمہ عبد اللہ بن عباسؓ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تیرہ برس تک رہے آپؐ
 بروجی اور تارکری تھی اور مدینہ میں دس برس تک رہے اور وفات پائی ترستہ برس کی عمر میں **عن**
 ابی اسحاقؓ قال کنت جالساً مع عبد اللہ بن عتبہؓ فان کوڑا سنی رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم فقال بعض القوم کان ابو بکر اکبر من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال عبد اللہ
 فیص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دھو ابی ثلاث و ستین ومات ابو بکر دھو ابی
 ثلاث و ستین و قبل عمر دھو ابی ثلاث و ستین قال فقال رجل من القوم یقال لہ عامر بن سعدؓ یرى قال فما فود عند

مُعَاوِيَةَ فَإِنَّكَ رَدَّاسِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ قُبِعَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَمَاتَ أَبُو بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ
وَقُتِلَ عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ تَرْجُمَهُ ابُو اسحاق ورويت ہر مین عبدالمہدی عن کعبہ ساہتہ
بہیہا تہا لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف کا ذکر کیا بعضوں نے کہا ابو بکر آپ کے بڑے تھے
عبداللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی ترستہ برس کی عمر میں اور ابو بکر کی وفات ہوئی
ترستہ برس کی عمر میں اور حضرت عمر فاروق ترستہ برس کی عمر میں کچھ شخص ہلاجہ کا نام عربین سعدنا حمیرہ بیان کیا کہ ہم بیٹھ رہے
معاویہ کے پاس لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر کا ذکر کیا معاویہ نے کہا آپ کی وفات ہوئی ترستہ
برس کی عمر میں اور ابو بکر بھی مرے ترستہ برس کی عمر میں اور عمر بھی مارو گئے ترستہ برس کی عمر میں
عمر کب جبرائیل علیہ السلام نے مخاطب فرمایا مَا تَدْعُونَ اللَّهَ صَلَّی اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ
ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَابُو بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ تَرْجُمَهُ جریر سے روایت ہوا انہوں نے
سنا معاویہ بن ابی سفیان کو خطبہ پڑھتے ہوئے وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی
ترستہ برس کی عمر میں اور ابو بکر بھی ترستہ برس کی عمر میں اور عمر نے بھی اسی عمر میں اور میں بھی
ترستہ برس کا ہوں تو نیچے ہی توقع ہے کہ اسی سال میں مروں اور اکی موافقت حاصل کروں پر انکو
یہ موافقت نہ مل سکی اور وہ نئی برس تکبیر اور ترستہ ہجری میں انہوں نے انتقال کیا **عَنْ**
عَمْرِائِ بْنِ مَوْلَانِ بْنِ هَاشِمٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ كَمْ أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمَ مَاتَ فَقَالَ مَا كُنْتُ أَحْسِبُ مِنْكَ مِنْ قَوْمٍ يَخْفَى عَلَيْهِ ذَلِكَ قَالَ قُلْتُ إِنِّي
سَأَلْتُ النَّاسَ فَأَخْتَلَفُوا عَلَيَّ يَا حَبِيبُ أَنْ أَعْلَمَكَ قَوْلَكَ فِيهِ قَالَ أَحْسِبُ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ
قَالَ أَمْسَيْتُ الْبُعَيْنِ بَعِيكَ لَهَا خَمْسَ عَشْرَةَ يَمَكَةً يَأْمَنُ وَيَخَافُ وَعَشْرَ مِنْ مُهَاجِرٍ
إِلَى الْمَدِينَةِ تَرْجُمَهُ عمار وروایت ہر جوہی ہاشم کا مولیٰ تھا میں نے ابن عباس سے پوچھا جب رسول اللہ صلو
اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ کتنی برس کے تھے انہوں نے کہا میں نہیں سمجھتا تھا کہ تم آپ ہی کے
قوم سے ہو کہ اتنی بات نہ جانتے ہو گے میں نے کہا میں نے لوگون سے پوچھا انہوں نے اختلاف کیا تو مجھ
پر ہتر معلوم ہوا تمہارا قول سنا اس باب میں ابن عباس نے کہا تم حساب جانتے ہو میں نے کہا ہاں انہوں
نے کہا اچھا چالیں کو یاد رکھو اور سوقت آپ پیغمبر ہوئے اب پندرہ اور جوڑو جب تک آپ مکہ میں تھے

ماحی میری وجہ سے تمہارے کفر کو مٹا دے گا اور میں جانتا ہوں کہ میرے دین پر اور میں عاقبت
 ہوں یعنی میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہے اور اسے تعالیٰ نے آپ کا نام روف اور حیم رکھا **عَنْ** الزُّهْرِيِّ
 بِهَذَا الْأِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ شُعَيْبٍ مَعْمَرٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيثِ
 عَقْبِيلٍ قَالَ قُلْتُ لِلرُّهْدِيِّ وَمَا الْعَاقِبُ قَالَ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ وَفِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ وَعَقْبِيلٍ
 الْكُفْرَةُ وَفِي حَدِيثِ شُعَيْبٍ الْكُفْرُ ترجمہ وہی جواب دہر گزرا **عَنْ** آئینے مَرْسِي الْأَشْعَرِيِّ
 قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَنَا نَفْسُهُ أَكْمَلًا فَقَالَ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَحْمَدُ
 وَالْمُقَفَّى وَالْحَاشِرُ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ ترجمہ ابو موسی اشعری سے روایت ہے رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کئی نام مجھے بیان کرتے تھے آپ نے فرمایا میں محمد ہوں اور احمد اور مقفی
 (یعنی) اور حاشر اور نبی التوبہ اور نبی الرحمت (کیونکہ توبہ اور رحمت کو آپ ساتھ لیکر آئے) **بَابُ**
عَلَيْهِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بِمَا لَلَّهِ تَعَالٰی وَشَکَہُ خَشَیَۃً اَبَی اسے کو خوب جانتے تھے اور اس سے
 بہت ڈرتے تھے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَدًا
 فَتَرَخَّضَ فِيهِ فَبَلَغَ ذَلِكَ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِهِ فَبَكَتْهُمْ كَرَهُوهُ وَتَنَزَّهُوا عَنْهُ فَبَلَغَهُ ذَلِكَ
 فَقَامَ خَطِيبًا فَقَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ يَبْكُفُّهُمْ عَنِّي أَمْ تَرْتَضَوْنَ فِيهِ فُكْرَهُوهُ وَتَنَزَّهُوا عَنْهُ
 قَوْلَ اللَّهِ لَا تَأْكُلْهُمُ اللَّهُ وَاللَّهُ أَشَدُّ لَهُمْ خَشْيَةً ترجمہ اُم المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کام کیا اور اُسکو جانند کہا یہ خبر آپ کے بعض صحابہ کو پہنچی انہوں نے
 اس کام کو برا جانا اور اس سے بچ کر آپ کو معلوم ہوا تو کھڑے ہوئے خطبہ پڑھنے کو اور فرمایا کیا حال ہے
 لوگوں کا انکو خبر پہنچی کہ میں نے ایک کام کی اجازت دی ہے اور انہوں نے اُسکو برا جانا اور اس سے بچ کر
 قسم خدا کی میں تو سب زیادہ اسے کو جانتا ہوں اور سب زیادہ اسے ڈرتا ہوں (تو میری پیروی کرنا
 اور میری راہ پر چلنا یہی تقویٰ اور پیہم گاری ہے اور یہاں لفظ بر بار ڈالنا اور مباح سوچنا
 اور اسکی اجازت میں نہ کر کے منع ہے **عَنْ** الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادٍ جَدِيدٍ يَحْوِي حَدِيثَ شُعَيْبٍ مَعْمَرٍ
 حِوَادِثَ رِجَالٍ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ
 نَاسٌ مِنْ النَّاسِ قَبْلَكُمْ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقَوُّوا حَتَّى بَانَ الْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ ثُمَّ
 قَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَرْتَضَوْنَ عَمَّا رَخِصَ لِي فِيهِ قَوْلَ اللَّهِ لَا تَأْكُلْهُمُ اللَّهُ وَأَشَدُّ لَهُمْ خَشْيَةً

کے حصہ میں تو پانی ضرور جمع ہوگا۔ علماء نے کہا کہ اُس انصاری نے جو کلمہ کہا اگر اب کوئی ایسا کلمہ کہہ کر آپ کی نسبت تو کا فر ہو جاویگا اور اُس کا قتل واجب ہوگا لیکن آپ اُس انصاری کو سزا نہ دی کہس لیے کہ شروع زمانہ تھا اور آپ صبر کرتے تھے منافقوں کی ایذا رسانی پر اور فرماتے تھے لوگ یہ نہ کہیں کہ محمد اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہیں اور داودی نے کہا کہ یہ شخص منافق تھا بہر حال آیت قرآن سونہ نکلا کہ جب تک رسول اس سے اسے علیہ وسلم کی حدیث کو اپنے جھگڑوں کا فیصلہ قرار نہ دیں گے اور حدیث جو ثابت ہو اس کو جو خبیث سے مان نہ لیں گے اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے۔ معاذ اللہ ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جو حدیث صحیحہ دیکھتے ہوئے اس کو نہ مانیں اور کسی مولوی یا مجتہد کے قول کے پیروی کریں وہ نص قرآنی و مومن نہیں ہیں **باب** اگر اھل کفر اللہ کے رسول کے خلاف کفر و کفر کے بے ضرورت مسلک کو چھینا منع ہے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا تَهَيَّئُكَ عَنْ جَهَنَّمَ فَاجْتَنِبْهُ وَمَا أَمَرَكَ بِهِمْ مَا فَعَلُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَإِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَثْرَةُ مَسَائِلِهِمْ وَاجْتِلَاءُ فَهْمِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جب کام سے تم کو منع کروں اُس سے باز رہو اور جس کام کا حکم کروں اس کو بجا لاؤ جتنا کہ تم سے ہو سکے کیونکہ تم سے پہلے لوگ تباہ ہو گئے بہت پوچھنے سے اور اختلاف کرنے سے اپنے پیغمبروں پر۔ **فائدہ** نووی نے کہا بے ضرورت سوال کرنا اور آپ سے منع فرمایا کسی مصلحتوں سے ایک تو یہ کہ سوال کی وجہ سے بعض چیزیں حرام ہو جاتی ہیں اور لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے دوسرے یہ کہ بعض وقت جواب ایسا ملتا جو پوچھنے والے کو ناگوار ہوتا ہے کہ بہت پوچھنے سے پیغمبر کو تکلیف ہوتی اور پیغمبر کو ایذا دینا حرام اور باعث ملامت ہے البتہ ضرورت کی وقت سوال درست ہے **عَنْ** ابْنِ شُعْبَانَ ابْنِ رِجَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَأَلْتُمُوهُ فَاسْأَلُوهُ حَتَّى تَخْرُجُوا مِنْهُ فَإِنَّمَا أَهْلَكَ قَبْلَكُمْ شِدَّةُ دُرُودِهِمْ وَكَثْرَةُ سَأَلِهِمْ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سے سوال کرو تو اس کا جواب دے کہ جو میں سے پوچھو کروں یعنی اُن کا ذکر کروں تم ہی اس کا ذکر نہ کرو **عَنْ** سَعْدِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ فِي الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا مِمَّنْ سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يُحَدِّثْهُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَعَزَّوْهُ عَلَيْهِمْ مِنْ أَجْلِ مُشْكَلِهِ **ترجمہ** سعد بن ادی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ مسلمانوں میں مقصور اُس مسلمان

کا جو جس نے کوئی بات پوچھی وہ حرام نہ تھی لیکن اس کو پوچھنے کی وجہ سے حرام ہو گئی **عن سعد** قال قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعظم المسلمین جوداً من سأل عن امر لم یحرم ثم
 حک الناس من أجل مسئلتہ ترجمہ وہی جو اور پگنڈا **عن الأضرعی** یھکد الا سنا وکذا
 فی حدیث معمر اجل سأل عن شئ ونقر عنه وقال فی حدیث یونس عامر بن سعد انہ
 سمع سعداً ترجمہ وہی جو گنڈا اس میں یہ کہ وہ شخص جس نے کوئی بات پوچھی اور منوگانی کی **عن**
 النضر بن مالک قال بلغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اھحابہ شئ فخطب فقال عرجہ
 علی الحبۃ والمار فکلمہ اذک الیوم فی الخیر والشر لو تعلمون ما اعلمکم لضحکتم
 قلیلاً ولکنکم یخیرا قال فما اقول علی اھحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یومہ اشد
 منہ عطاؤا رسولہم ولھم حنین قال فقام عمر رضی اللہ عنہما یدبایا لسلام دینا
 وبعثت یبکیا قال فقام فلک الرجل فقال من اے قال ابوک فلان فزلت یا یھک الذین
 امنوا لا تسکوا عن اشیاء ان یشککم تسوکمہ ترجمہ انس بن مالک سرود بیت ہر رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کی کوئی بات سنی (جو بری تھی) آپ نے خطبہ پڑھا اور فرمایا سنا
 لائی گئی میرے جنت اور دوزخ تو میں نے آج کی سی بہتری اور آج کی سی برائی کبھی نہیں دیکھی
 (یعنی جنت میں بہلائی اور دوزخ میں برائی) اور جو تم جانتے ہو تے وہ جو میں جانتا ہوں البتہ کم
 بہتر اور بہت روایا کرتے انس نے کہا آپ اصحاب پر اس دن کو زیادہ کوئی سختی نہ ہو گنڈا
 انہوں نے اپنے سر کو چھپا لیا اور رونے کی آواز اداں میں سے نکلنے لگی پھر حضرت عمر کھڑے ہوئے
 اور کہا راضی ہوئے ہم اللہ کے رب بنے ہو اور سلام کے میں پر اور محمد کے نبی ہونے سے ایک شخص
 اٹھا اور کہنے لگا میرا باپ کون تھا آپ نے فرمایا تیرا باپ فلان شخص تھا اسکا نام تبادیات یہ آیت اتری
 اے ایمان والو موت پوچھو ایسی باتیں اگر وہ کہیں تو تم کو بری لگیں **عن النضر بن مالک** یقول
 قال رجل یتار رسول اللہ من اے قال ابوک فلان فزلت یا یھک الذین امنوا لا تسکوا
 عن اشیاء ان یشککم تسوکمہ تمام الا یہ ترجمہ انس بن مالک سرود بیت ہر ایک شخص
 عرض کیا یا رسول اللہ میرا باپ کون تھا آپ نے فرمایا تیرا باپ فلان شخص تھا یہ آیت اتری اے
 ایمان والو ایسی چیزیں مت پوچھو جنکے کہنے سے تم کو برا معلوم ہو **عن النضر بن مالک** ان

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حِينَ رَأَتْهُ الشَّمْسُ فَصَلَّى لَهَا صَلَوةَ الظُّهْرِ فَلَمَّا سَلَّمَ
 قَامَ عَلَى الْمَنْبَرِ فَذَكَرَ السَّاعَةَ وَذَكَرَ أَنْ قَبْلُهَا أُمُورٌ عَظِيمَةٌ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُنِيَ لِي
 عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْأَلْنِي عَنْهُ فَوَاللَّهِ لَا يَكُنِيَ الْوَلِيُّ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ بِهِ مَا دُمْتُ فِي مَقَامِي
 هَذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنْتُ أَسْمَعُ مِنْ رُسُلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَلَّمَ وَأَكْرَمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقُولَ سَلُونِي فَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُدَافَةَ
 فَقَالَ مَرْحَبًا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَنَّكَ كُنْتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مِنْ أَنْ يَقُولَ سَلُونِي بَرَكَ عُمَرُ فَقَالَ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِالْحَمْدِ لِلَّهِ وَقَالَ
 فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ عُمَرُ ذَلِكَ قَالَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُولَئِكَ لَدَيْ نَفْسِي بِيَدِهِمْ لَقَدْ عَرَضْتُ عَلَى الْحَبَشَةِ وَالنَّازِغَةِ فَعُدَّضَ هَذَا
 الْحَاطِطُ كُلَّمَا رَأَى الْيَوْمَ فِي الْحَيَرَةِ الشَّرِيقِ قَالَ أَبُو شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُدَافَةَ
 قَالَ قَالَتْ أُمُّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُدَافَةَ لَمَّا سَمِعَتْ بِأَبْنِ قَطٍّ أَهْرَ مِنْكَ
 أَمِنْتُ أَنْ تَكُونَ أُمًّا كَذَّابَةً فَارْتَبَعْتُ بَعْضَ مَا يُعَادِرُ دِيَارَهُ لِيَا هَلِيَّةَ تَقْفُضُهَا عَلَى
 أَعْيُنِ النَّاسِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُدَافَةَ وَاللَّهِ لَوْ أَنِّي بَعْدُ اسْتَوْدَ لِلْحَقِّكَ تَرْجَمَ
 النَّسَبُ بَنِي النَّاسِ سَوِيَّةً هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَابَ لِي بِرَبِّهِ بَدَّ هُوَ كَيْفَ نَظَرُ لِي نَازِغَةً فِي جِيبِ
 سَلَامٍ بِبِيرِ التَّوْنِ بِرَبِّهِ هُوَ كَيْفَ أَوْرَقِيَا بَتِ كَابِيَانِ كَيْفَ أَوْرَقِيَا كَيْفَ قِيَا بَتِ سَوِيَّةً كَيْفَ بَاتِنِ بَرِي
 بَرِي ظَاهِرِ بَرِي بِرِ فَرَايَا كَوِي مَجْهَرِ كَوِي بِوَجْهٍ جَابِ هُوَ بِوَجْهٍ لِي وَفَرَمَ خَدَا كِي جَوَابَاتِ نَمِ بِوَجْهٍ بِوَجْهٍ كِي مِزْ
 تَمَ كَوِي بَادُونَ كَابِ تَمَ اسَ جَلْبَه مِينِ بِرِنِ (نَوْدِي) نِي كَمَا أَبَ وَجِي وَتَلَا تِي كِي وَكَمَ غَيْبِ كَا عِلْمِ أَبَ
 كَوِي نِينِ تَهَا جَبِ تَمَ اسَ تَلَا وَدِي) النَّسَبُ نِي كَمَا سِي سَمَكُ لَوُ كُونِ نِي بِهَتِ رَوَا شَرُوعِ كِيَا أَوْرَابِ نِي
 فَرَمَا شَرُوعِ كِيَا بِوَجْهٍ مَجْهَرِ أَخِرِ عِبَادِ خَدَا فَا كَابِيَا كَثُرَ اسَ هُوَا أَوْرَقِيَا لَكَ يَا رَوَلِ مِيرَابَابِ كَرِنِ تَهَا أَبِ نِي
 فَرَمَا يَتِيرَابِ خَدَا فَا تَهَا جَبِ أَبِ بِهَتِ فَرَمَنِي لَوُ بِوَجْهٍ مَجْهَرِ شَايِدَ أَبَ كَوِي عَضَا كِيَا لَوُ كُونِ كِي بِهَتِ بِوَجْهٍ
 سِي تَوَحُّصَتِ عَمْرُ بِهَتِ كَوِي لَوِي رَضِي هُوَ سَمِ اسَ صَا حَبِ كِي رِبِ هُوَ سَمِ اسَ لَامِ اِدِينِ
 هُوَ نِي سِي أَوْرَضَتِ مُحَمَّدُ كِي رَوَلِ هُوَ نِي سِي جَبِ بِهَتِ عَمْرُ سِي أَبِ يَسْنَا تَوِي بِ هُوَ سَمِ بِرَابِ نِي
 فَرَمَا يَأْتِ قَرِيبِ بِرِ تَمَ اسَ كِي حَبِ كِي هَانِه مِينِ مُحَمَّدُ كِي جَانِ هِيَا هِيَا لَوِي كَسِينِ مِيرِ سَا مَنِي

تیرا باب خدا ہے پھر حضرت عمرؓ نے جرات کی اور عرض کیا ہم رضی میں اس کے سب سے بڑا اور سلام کے
 دین پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر اور نبیہ مانگتے ہیں اس کی فتنوں کی برائی سے رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے آج کی طرح برائی اور پہلائی کبھی نہیں دیکھی حنت اور دوزخ دونوں
 کی شکل میرے سامنے لائی گئی میں نے ان دونوں کو اس دیوار کے پاس دیکھا **عمرؓ** اِنَّ بِهَذَا الْقِصَّةِ
 تَرْجِمَہ دہی جو اوپر گذرا **عمرؓ** اَبِیْ مُؤْمِلٰی قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ اَللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عَنْ اَخِیَّہِ کُؤْمَہَا
 فَلَمَّا اُکْتُرَ عَلَیْہِ غَضَبٌ شَحَرَ قَالَ لِلنَّاسِ سَلُوْنِیْ عَمَّا تَشِیْتُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ اَخِیْہِ قَالَ اَبُوکَ
 حَدَّثَنَا اَنَّهُ فَقَامَ اَخْرَجَ فَقَالَ مَنْ اَبِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَبُوکَ سَالِمٌ مَّوْلٰی شَیْبَہَ فَمَا رَاَیْ عُمَرُو
 مَا فِی رَجُلٍ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَضَبِ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا نَتُوبُ اِلَی اللّٰہِ وَفِی
 رِوَایَۃٍ اَنَّ کُرَیْبَ قَالَ مَنْ اَبِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَبُوکَ سَالِمٌ مَّوْلٰی شَیْبَہَ تَرْجِمَہ ابوسلمہ
 سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے ایسی باتیں پوچھیں جو آپ کو ربی مگنیں جب
 لوگوں نے بہت پوچھا تو آپ غصہ ہو گئے پھر فرمایا پوچھ لو مجھ سے جو تم چاہو ایک شخص بولا میرے باپ کا کیا
 نام ہے آپ نے فرمایا تیرا باپ خدا ہے پھر ایک دوسرا شخص اُٹھا اور کہنے لگا میرا باپ کون ہے یا رسول
 اللہ آپ نے فرمایا تیرا باپ سالم ہے شیبہ کا مولیٰ جب حضرت عمرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر
 غصہ دیکھا تو کہا یا رسول اللہ ہم تو بے کرتے ہیں اس کی طرح **باب** دُجُوْبِ اُمْتِیْکَ مَا قَالَا
 شَرُّ عَادُوْنَ مَا ذَكَرَہُ مِنْ مَّعَا یِسْرِ الدُّنْیَا عَلٰی سَبِیْلِ التَّوْبِ اَبِیْ جُوْشَرِ عَکَلَمِ دِیْنِ اَوِیْ
 حَلَا وَا حَبِیْہِ اور جو بات دنیا کی معاش کی نسبت اپنی رائے سے فرماوین اور سب چلنا و حباب نہیں
 ہے **عمرؓ** طَلْحَةُ قَالَ مَرَرْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَوْمٌ عَلٰی رُؤُسِ الْخَلْلِ
 فَقَالَ مَا یَصْنَعُ هَؤُلَاءِ فَقَالُوْا یَلْعَنُوْکَ یَجْعَلُوْنَ الذَّنَّ کَرَفِیْ اَلَا نَتٰی قَتَلْتُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
 صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَطْرَفُنِیْ فِیْ ذٰلِكَ شَیْئًا قَالَ فَاخْبِرُوْا اِیْدَالِکَ فَاخْبَرُوْہُ مَا خَبَرَ رَسُوْلُ
 اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ فَقَالَ اِنْکُمْ اَنْ یَنْفَعُوْہُمْ ذٰلِكَ فَلَمَیْصَعُوْہُ فَاْتٰی اِنْکُمْ
 فَهَدَنْتُمْ طَمًا فَلَا تَخْرُجُوْا فِی الْطَرِّ وَاِیْنَ اِذَا حَدَّثْتُمْ عَنِ اللّٰہِ شَیْئًا فَخُذُوْہُ فَاْتٰی
 لَوْ اَنَّکَ لَابَّ عَلٰی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ تَرْجِمَہ طلمہ سے روایت ہر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تیرا
 کچھ لوگوں جو کچھ کے دختوں کے باج سے آپ نے فرمایا یہ لوگ کیا کرتے ہیں لوگوں نے عرض کیا یہ

لگائے ہیں یعنی زکوٰۃ میں رکھتے ہیں وہ گاہہ ہو جاتی ہے آپؐ فرمایا میں سبجہا ہوں اس میں کچھ
 فائدہ نہیں ہے بخیر اور لوگوں کو ہوائی اور نہونے پیوند کرنا چوڑ دیا بعد اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کو یہ خبر پہنچی آپؐ فرمایا اگر اس میں انکو فائدہ ہو تو وہ کریں میں کچھ تو ایک خیال کیا ہوتا تو مست ملاحظہ
 کرو میرے خیال پر بیکجہا ہیں اسہ کی طرف سے کوئی حکم بیان کروں تو اس پر عمل کرو سلیو کہ میں اسہ تعالیٰ
 جہوٹ ہونے والا نہیں **فائدہ** نووی نے کہا علمائے کہا ہے کہ آپؐ کی راجہ اپنی طرف سے ہو معال
 کہ کاموں میں اور لوگوں کی اسے کی طرح ہے اور اس میں کوئی نقص نہیں اس لیے کہ آپؐ کا اکثر وقت
 آخرت کی اصلاح اور اس کے فکر میں صرف ہوتا پس آپؐ کو فرصت نہ ہوتی دنیا کے کاموں میں زیادہ
 غور کرنے کی اور مراد وہی ہے کہ ہے جہاں آپؐ تشریح کر دین کہ یہ صرف راجہ سے میں کیا ہے اور مستفید
 میں موجود دین کے احکام سے تعلق نہ رکھتا ہو اور باقی جتنے اوامر اور نواہی ہیں خواہ وہ دین سے متعلق ہوں
 یا دنیا سے اور سب کا اتباع واجب ہے **عَنْ** رَافِعِ بْنِ خَدِجٍ قَالَ قَالَ قَدَامُ بْنُ الْيَمَنِ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَهَضُمَ يَابُزُونَ الْخَلْ يُقُولُ الْخَلْ فَقَالَ مَا تَصْنَعُونَ فَقَالُوا كُنَّا
 نَمْسَعُهُ قَالَ لَعَلَّكُمْ لَوْ كَرْتُمْ تَفْعَلُوا كَأَخِي قَالَ فَتَرَكُوهُ فَتَفَضَّتْ أَوْ قَالَ فَتَفَضَّتْ قَالَ
 فَذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ إِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْكُمْ فَخُذُوا بِهِ وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ
 بِشَيْءٍ مِنْكُمْ فَارْتَمُوا أَنَا بَشَرٌ قَالَ عَلَيْكُمْ بِهَذَا قَالَ الْمُعَوِّذُ نَفَضَّتْ ذَلِكَ لَيْشًا
 ترجمہ رفیع بن خدیج سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اور لوگ پیوند لگاتے
 تھے کہ جو زمین میں سے گاہہ کرتے تھے آپؐ فرمایا تم کیا کرتے ہو اور نہونے نے کہا ہم ایسا کرتے ہیں جسے
 آپؐ نے فرمایا اگر تم یہ کام نہ کرو تو شاید بہتر ہوگا انہوں نے گاہہ کرنا چوڑ دیا کہ جو رکھتے گئی لوگوں نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بیان کیا آپؐ فرمایا میں تو آدمی ہوں حبیب میں کوئی دین کی بات نہ کرو
 بہلاؤں تو اس پر چلو اور حبیب کوئی بات میں اپنی رائے سے کہوں تو آخر میں آدمی ہوں اور آدمی
 کی رائے ٹیک ہی پڑتی ہے غلط بھی ہوتی ہے **عَنْ** النَّسَائِيِّ قَالَ قَالَ النَّسَائِيُّ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مَرَّ بِقَوْمٍ يُقَالُ لَوْ كَرْتُمْ تَفْعَلُوا الصَّلَاةَ قَالَ فَخَرَجَ شَيْصًا كَرْتُمْ بِهَذَا فَقَالَ مَا لِي خَلَّيْتُكُمْ قَالُوا
 قُلْتُمْ كُنَّا أَذْكَاءَ قَالَ أَنْتُمْ أَهْلُكُمْ بِأَمْرٍ دُنْيَاكُمْ ثُمَّ رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 کچھ لوگوں پر گذرے جو گاہہ کر رہے تھے آپؐ فرمایا اگر نہ کرو تو بہتر ہوگا (انہوں نے نہ کیا) آخر خراب

فرمایا پیغمبر ایک باب کو بیٹھوں کی طرح ہیں (اور مائیں لگسا لگ) دین انکا ایک قسم اور میر اور اد کے
 بیچ میں کوئی اور نبی نہیں ہے **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 مَا مِنْ مَوْلُودٍ يُولَدُ إِلَّا أَحْنَسَهُ الشَّيْطَانُ فَلْيَسْتَعِذَّ صَابِحًا مِنْ خُضَّةِ الشَّيْطَانِ إِلَّا ابْنُ
 مَرْكَبٍ وَأُمُّهُ شَحْرَاءُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَفَرُّوا أَرْضَ نُسْلِهِمْ وَأَرَانِي أُعْجِلُكَ هَايَكَ وَذُرِّيَّتَهُمَا مِنَ
 الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 کوئی بچہ ایسا نہیں جسکو شیطان کو بچا نہ مار دے وہ چلا تا ہے اس کے کوچے سے مگر مریم کا بچہ اور اسکی
 مان مریم یعنی حضرت عیسیٰ اور حضرت مریم علیہما السلام کہ انکو شیطان کو بچا نہ دے سکا بہر کہا
 ابو ہریرہ نے اگر چاہوں تو یہ آیت پڑھ دوں مگر کی مان اور عمران کی بی بی نے کہا (وَأَرَانِي أُعْجِلُكَ هَايَكَ
 وَذُرِّيَّتَهُمَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِّنْ بَنَاهُ مِثْنِ دُبَّتِي هُوْنَ اس بچے کو اور اسکی اولاد کو تیرے شیطان
 مردود سے **عَنْ** الزُّهْرِيِّ بِطَرَاكٍ الْأَسْنَادِ وَكَانَ كَيْسٌ حَبِيبُ بْنُ كَيْسٍ لَّدُنْ كَيْسٍ يَعْلُ صَابِحًا
 مِّنْ مَّسَلَةِ الشَّيْطَانِ إِيَّاهُ وَفِي حَدِيثٍ شُعَيْبٍ مِّنْ مَّسَلَةِ الشَّيْطَانِ **ترجمہ** وہی جو گذر اس
 یہ کہ شیطان جو بنت بچہ پیدا ہوتا ہے اسکو چھوٹے وہ روتا ہے چلا کر اس کے چہرے سے **عَنْ**
 ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ كُلُّ بَنِي آدَمَ يَمْسُهُ الشَّيْطَانُ
 يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ إِلَّا مَرْكَبًا وَابْنًا **ترجمہ** ابو ہریرہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا ہر آدمی کو شیطان جو تا ہے جسدن اسکی مان اسکو جھپتی ہے مگر مریم اور اسکی بیٹو
 کو شیطان نے نہیں چھوا **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيحُ
 الْمَوْلُودِ يَمْسُهُ مِنْ الشَّيْطَانِ **ترجمہ** ابو ہریرہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا بچہ پیدا ہونے وقت جو چلا تا ہے یہ ایک کو بچا ہے شیطان کا **عَنْ** هُثَّامِ بْنِ مُنْيَةَ قَالَ هَذَا
 مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ كُرَّاحًا دِثَّ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَجُلًا كَبِيرًا فَقَالَ لَهُ عِيسَى عَلَيْهِ
 السَّلَامُ مَرَقَتْ قَالَ كَلَّا وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَقَالَ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ أَمَنْتُ بِاللَّهِ وَكَذَّبْتُ
 نَفْسِي **ترجمہ** ابو ہریرہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام
 نے ایک شخص کو دیکھا جو جبری کرتے ہوئے اپنے اوسے فرمایا تو نے جبری کی وہ بولا ہرگز نہیں قسم اسکی

جس کے سوا کوئی عبادت کو لائق نہیں میں نے جو پوری زمین کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا میں ایمان لایا
 اس پر اور میں نے جہنم لایا اپنے تئیں یعنی مجھی سے غلطی ہوئی ہوگی جب تو قسم کہتا ہے تو تو ہی سچا ہے **عَنْ**
مِنْ نَضَائِلِ اِبْرَاهِيمَ النَّخِيلِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بزرگی کا بیان عن
 النَّبِيِّ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَجُلٌ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا خَيْرَ الْبَرِّ كَيْفَ فَقَالَ رَسُولُ
 اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہوا ایک شخص
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا اے خیر البر یعنی بہترین خلق آپ نے فرمایا یہ تو حضرت ابراہیم
 علیہ السلام ہیں **فائدہ** آپ نے یہ براہ تو واضح فرمایا اور اس لحاظ سے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام آپ کو
 آباؤی کرام میں تھے ورنہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمام خلق میں افضل ہیں اور بعضوں نے کہا کہ یہ سید
 اس پہلے کی ہے حرب آپ کو معلوم ہوا کہ آپ تمام اولاد آدم کے سوا زمین یا راہ دیہ کو کہ حضرت ابراہیم
 علیہ السلام اپنے زمانے والوں میں سب افضل تھے واسطے علم **عَنْ** النَّبِيِّ قَالَ رَجُلٌ مِمَّا
 رَسُوْلُ اللهِ بِمِثْلِهِ **عَنْ** النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ ترجمہ وہی جو اوپر لکھا
عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَسَنَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 وَهُوَ لَمْ يَكُنْ يَدْرِي مَا يَفْعَلُ وَرَجَعَهُ اَبُو بَرٍّ سَوْدِيْتِ ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 حضرت ابراہیم علیہ السلام نے غنہ کیا بول سے اور انکی عمر اس وقت اسی برس کی تھی **فائدہ**
 قدم کے سنے بولنے اور بعضوں نے کہا قدم اکیتے یہ ہر وہان غنہ کیا **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ
 اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُذْ اِحْسَنُ يَالْتَلَيْتَ مِنْ اِبْرَاهِيْمَ اِذْ قَالَ رَبِّ اَرِنِي كَيْفَ
 تُخْرِجُ الْمَوْتِ قَالَ اَدُلُّكَ ثُمَّ قَالَ بَلِّغْ وَلَكِنْ لَّيَطْمِئِنَّ قُلُوبُ دِيْرَحِمُ اللهِ لَوْ هَا عَلَيْهِ السَّلَامُ
 لَقَدْ كَانَ يَدْعُو اِلَى الْكُفْرِ وَلَوْ كُنْتُ فِي السَّجْنِ لَكُنْتُ لَهْوَ لَبَنٍ يُوَسِّفُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 لَكَاجَبْتُ الدَّاعِيَ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم زیادہ حق رکھتے
 ہیں شک کرنے کا ابراہیم علیہ السلام سے جیسا انہوں نے کہا اے پروردگار مجھ کو دکھا دے تو کیونکہ
 جلتا ہے مرد کو فرمایا پروردگار نے کیا تجھ کو یقین نہیں ہے ابراہیم بولے کیونکہ میں مجھ کو یقین
 سے لیکن میں چاہتا ہوں کہ میرے دل کو تشفی ہو جاوے (علم الباقین سے عین الباقین کا مرتبہ
 حاصل ہو جاوے) اور رحم کرے اللہ تعالیٰ نوط علیہ السلام پر وہ پناہ چاہتے تھے مضبوط سخت کی

اور جو میں قید خانے میں اتنی مدت رہتا جتنی مدت حضرت یوسف علیہ السلام رہے تو فوراً بلا بیڈالے کے نکلتا
جلالہ ف احمدی کی شرح کتاب الایمان جلد اول میں گزرجی **عمر** اَبی ہریرۃ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْلُومٍ حَدِيثٍ يُؤَلِّسُ تَرْجَمَهُ وَهِيَ جَوَابُ رَجُلٍ رَأَى **عمر** اَبی ہریرۃ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ لِلْوَلِطِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّمَا دُعِيَ اِلَى نِكَاحٍ شَدِيدٍ تَرْجَمَهُ ابُو ہریرۃ
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بختم اللہ تعالیٰ لوط علیہ السلام کو انہوں نے مضبوط
سخت کی پناہ چاہی (اور خدا کی پناہ لینا سہول گویا) **عمر** اَبی ہریرۃ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَمْ يَكُنْ اَبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَطُّ اِلَّا ثَلَاثَ كِنَ بَابٍ ثِنْتَيْنِ فِي ذَاتِ اللَّهِ قَوْلُهُ
اِنِّي سَقَيْتُهُمْ وَقَوْلُهُ بَلْ نَعْلَمُكَ كَيِّدُهُمْ وَوَاحِدَةٌ فِي شَتَائِنِ سَارَةٍ كَاَنَّهُ قَدِمَ اَرْضَ حَبَشَا بِهَا
مَعَهُ سَارَةٌ كَاَنَّهُ كَانَ تَحْتَ النَّاسِ فَقَالَ لَهَا اِنَّ هَذَا الْحَبَشَاءُ اِنْ تَعْلَمُ اَنَّكَ اُمْرَأَتِي يَفْعَلُنِي
عَلَيْكَ نَارُ سَاكِلٍ نَاخِرٍ تَعْلَمُ اَنَّكَ اُحَقُّ فَاِنَّكَ اُحَقُّ فِي الْاِسْلَامِ لِيَا نِي لَا اَعْلَمُ فِي الْاَرْضِ
مُسْلِمًا غَيْرِي وَغَيْرِكَ فَلَمَّا دَخَلَ اَرْضَهُ رَاَهَا كَبُضَ اَهْلُ الْحَبَشَاءِ اَنَّهُ فَقَالَ لَقَدْ قَدِمَ
اَوْفَكَ اُمْرَأَةً لَا يَلْبِغُ لَهَا اَنْ تَكُونَ اِلَّا لَكَ فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا فَاَتَتْ بِهَا قَامَ اَبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ
السَّلَامُ وَالسَّلَامُ اِلَى الصَّلَاةِ فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ لَمْ تَعْلَمْ اَنْ لَبِطَ بِيَدِهَا اَلَيْهَا فَقَبَضَتْ
بِيَدِهَا فَجَبَنَتْ شَدِيدَةً فَقَالَ لَهَا اُدْعِي اللَّهَ اَنْ يُطْلِقَ بِيَدِي وَلَا اَضْرُكُ فَعَمَلَتْ فَعَادَ فَقَبَضَتْ
اَشَدَّ مِنَ الْقَبْضَةِ الْاُولَى فَقَالَ لَهَا مِثْلُ ذَلِكَ فَعَمَلَتْ فَعَادَ فَقَبَضَتْ اَشَدَّ مِنَ الْقَبْضَتَيْنِ
اَلْاُولَيَيْنِ فَقَالَ اُدْعِي اللَّهَ اَنْ يُطْلِقَ بِيَدِي فَلَمَّا اَدْعَى اللَّهَ اَنْ لَا اَضْرُكُ فَعَمَلَتْ وَاطْلَعَتْ
بِيَدِهَا دَعَا الدَّرَجَتَيْنِ بِمَا فَقَالَ لَهَا اِنَّكَ اِنَّمَا اَتَيْتَنِي بِشَيْطَانٍ وَلَمْ تَأْتِنِي بِاِلَهَانٍ فَاَخْرَجَهَا
مِنْ اَرْضِهَا وَاعْطَاهَا حَاجَةً قَالَتْ قَبِلْتُ نَمَشِي فَلَمَّا رَاَهَا اَبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَتَتْهُ
فَقَالَ لَهَا مَهْشِكَةً قَالَتْ خَيْرًا كَفَّ اللَّهُ يَدَ الْعَارِجِ وَادْخُلْ خَادِمًا قَالَتْ اَبُو هُرَيْرَةَ فَيَتَلَّكَ
اُمُّكُمْ يَا بَنِي مَكَّةَ تَرْجَمَهُ ابُو ہریرۃ عَنِ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا حضرت ابراہیم
نے کہی جو بٹ نہیں بولا مگر تین بار اون میں سے دو جو بٹ خدا کے لیے تھے ایک تو ان کا یہ قول کہ میں
سہار ہوں اور دوسرا یہ قول کہ ان تینوں کو بٹے بت نے توڑا ہوگا **فائدہ** حضرت ابراہیم علیہ
السلام کی قوم ستارہ پرست اور بت پرست تھی تو عید کے دن وہ حضرت ابراہیم کو بھی انہی ساتارہ

لجا جانے لگے حضرت ابراہیمؑ نے انہی کے عقائد کے بموجب چیلہ کیا کہ سارے دیکھو دیکھ کر کہا میں بیمار ہوں۔ یہ
 ظاہر اجھوٹا تھا مگر حقیقت تو یہی ہے اور جھوٹ نہیں ہے کیونکہ بیماری سے دلکاری نہج مراد ہے یا یہ مطلب ہے
 کہ بیمار ہونی والا ہوں اسے صلیح و دوسرا جھوٹ جب وہ لوگ شہر کے باہر چلے گئے تو حضرت ابراہیمؑ علیہ السلام نے
 سب بتوں کو توڑا اور ہتھوڑا بڑی سب کو کا ندھ سے پرر کہہ دیا کہ جب آؤ اور پوچھا کہ بتوں کو کس نے توڑا حضرت
 ابراہیمؑ نے انکو فائل کرنے کے لیے اور الزام دینے کے لیے یہ بات بنائی کہ ٹپے بت نے توڑا یہی کچھ
 جھوٹ تھا کیونکہ اسکا ساتھ بشرط لکائی اِن کا تَوَافِقُ اور بعضوں نے کہا بَلْ فَعَلَهُ بَرَقَتْ ہرینے کسی
 کرنیوالے نے ایسا کیا بڑا بت موجود ہی اس سے پوچھو اگر وہ بات کریں یہ دونوں جھوٹ خدا کے لیے
 حضرت ابراہیمؑ علیہ السلام کو ان میں کوئی فائدہ نہ تھا **ت** تیسرا جھوٹ حضرت سارہ کے باب میں تھا
 اسکا قصہ یہ ہے کہ حضرت ابراہیمؑ علیہ السلام ایک ظالم بادشاہ کے ملک میں پہنچے اور ان کے ساتھ اولیٰ بی بی
 حضرت سارہ بھی تھیں وہ بڑی خوبصورت تھیں اور انہوں نے اپنی بی بی سے کہا کہ یہ ظالم بادشاہ کو
 اگر معلوم ہوگا تو میری بی بی ہے تو مجھے چھین لے گا اس لیے اگر وہ پوچھو تو تو یہ کہو میں اس شخص
 کی بہن ہوں اور تو اسلام کے شتر سے میری بہن ہو (یہ بھی کچھ جھوٹ نہ تھا) اس لیے کہ ساری دنیا میں
 آج میرے اور تیرے سوا کوئی مسلمان معلوم نہیں ہوتا جب حضرت ابراہیمؑ اس ظالم کے ملک میں پہنچے
 تو اس کے کارندے اس کے پاس گئے اور بیان کیا کہ تیرے ملک میں ایک ایسی عورت آئی ہے جو سوا
 میرے کسی کے لائق نہیں ہے اس نے حضرت سارہ کو بلا بھیجا وہ گئیں اور حضرت ابراہیمؑ کے لیے
 کھڑے ہو کر اسے دعا کرنے لگے اس کو شرعے بچنے کے لیے جب حضرت سارہ اس ظالم کے پاس پہنچیں اس
 نے بے اختیار اپنا ماتہ ان کی طرف دراز کیا لیکن فوراً اُسکا ماتہ سوکھ گیا وہ بولا تو خدا سے دعا کر میرا
 ماتہ کھلی دے میں تجھے نہیں ستاؤں لگا اور انہوں نے دعا کی اس مردود نے پھر ماتہ دراز کیا پھر پہلے
 سے بڑھ کر سوکھ گیا اس نے دعا کے لیے کہا انہوں نے دعا کی پھر اس مردود نے دست رازی کی پھر
 دونوں بار سے بڑھ کر سوکھ گیا تب وہ بولا تو خدا سے دعا کر میرا ماتہ کھلی دے میں تم خدا کی بات چھو
 نہ ستاؤں لگا حضرت سارہ نے پھر دعا کی اسکا ماتہ کھل گیا تب اس نے اس شخص کو بلا یا جو حضرت سارہ
 کو لکھا آیا تھا اور اس سے بولا تو میرے پاس شیطان کی کو لیکر آیا یہ آدمی نہیں ہے اس کو میرے ملک سے
 باہر لگا دے اور ماتہ ایک نوڈی اس کو حوالے کر حضرت سارہ ماتہ کو لیکر لوٹ آئیں جب حضرت

ایشیم انکو دیکھا تو لوٹے اور ان کو پوچھا کیا گذرا انہوں نے کہا سب خیریت رہی اسہ تلکے اُس بدکار کا
 ماتہ مجھ پر روک دیا اور ایک ٹونڈی بھی دلوائی۔ ابوہریرہ نے کہا پھر یہی ٹونڈی یعنی ماجرہ تمہاری ما
 ہے اگر بارش کے بچے **ف** عرب کے لوگوں کو بوجہ صفائی لے کے بارش کی اولاد کہتے ہیں اور بعضوں
 نے کہا اسوجہ سے کہ وہ جانور والی مین اور اون کی زندگی آسمان کے پانی سے ہر بعضوں نے کہا یہ خطاب
 خاص اضرار کو ہو اور انکا دادا مارا آسمان کہلاتا تھا تو سنی کہا انہی رسالت کے امور کی یہ بالکل معصوم ہیں قلیل ہو جائیں
 اور چھوٹے ہو مین ہی کذب معصوم ہیں سنی و نبوی امور میں بعضوں کے نزدیک ان امور میں معصوم نہیں مین قاضی
 عیاض نے کہا صحیح یہ ہے کہ رسالت کے امور میں کذب سے بالکل معصوم ہیں خواہ اور صفات سے معصوم ہو
 یا نہ ہوں اس لیے کہ کذب خلاف ہو منصب نبوت کے اور حضرت ابراہیم کی تینوں باتیں جھوٹ نہ تھیں اور
 دو باتیں تو خدا ہی کے لیے تھیں اور تیسری بات بھی صحیح تھی کس لیے کہ مسلمان بی بی دینی بہن بھی ہے
 سوا اوس کے ظلم کے روکنے کے لیے جان کے ڈر سے ایسا جھوٹ و رست ہر فقہانے اتفاق کیا ہے کہ
 اگر کوئی ظالم کسی چھپے ہوئے آدمی کو قتل کرنا چاہے یا دوسرے کی امانت کو جبراً غصب کرنا چاہے تو اُس
 کے بچانے کے لیے جھوٹ بولنا واجب ہو اور یہ کذب محمود ہے نہ مذموم اور سارہ کے لیے جھوٹ کہا وہ
 بی خدا ہی کے دھوکہ کیا گیا کس لیے کہ ایک ظالم کی بدکاری سے باعصمت عورت کو بچانا خدا ہی کا کام
 ہو گو اُمین حضرت ابراہیم کا بھی فائدہ تھا اور یہی حدیث میں پہلے دو جھوٹوں کو خدا کے دھوکہ قرار
 دیا ہے **بَابُ مَنْ قَتَلَ امْرَأَةً مَوْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ** حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بزرگی کا بیان
عَنْ مَسَامٍ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وآلِهِ وَسَلَّمَ كَرَأَيْتُ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّ بَنُو إِسْرَئِيلَ
يَقْتُلُونَ عُرَاةً يُخْطَرُ بَعْضُهُمْ إِلَى سَوْءٍ بَعْضٍ وَكَانَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقْتُلُ وَحْدَهُ
فَقَالُوا وَاللَّهِ مَا يَكْفِيكَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ يَقْتُلَ مَعَنَا الْآثَاةَ أَوْ قَالَ فَذَهَبَ مَرَّةً
يَقْتُلُ مَوْضِعَ ثَوْبِهِ عَلَى حَجَرٍ فَقَرَأَ الْحَجَرُ ثَوْبَهُ فَجَعَلَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَأْتِرُهُمْ يَقُولُ ثَوْبِي
حَجَرٌ ثَوْبِي حَجَرٌ حَتَّى تَقْلُدَتْ بَنُو إِسْرَئِيلَ إِلَى سَوْءٍ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالُوا وَاللَّهِ مَا
يَمُوسَى مِنْ بَأْسٍ فَقَامَ الْحَجَرُ مُبْدَحًا حَتَّى تَقْلُدَ إِلَيْهِ قَالَ نَأْخُذُ ثَوْبَهُ فَلَمْ يَزَلْ يَحْجَرُ مَرَّةً
قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاللَّهِ إِنَّهُ بِالْحَجَرِ كَذَّيَّا سَيِّئَةً أَوْ سَيِّئَةً ضَرْبٍ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْحَجَرِ مَرَّةً

ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل ننگ بنایا کرتے تھے اور ایک دوسرے کی شرمگاہ کو دیکھا کرتا لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام تنہائی میں نہاتے (ننگے ہو کر) لوگوں نے کہا قسم خدا کی موسیٰ ہمارے ساتھ اسوۂ مطہرین نہاتے کہ اون کو فتق (حضیہ پھول جانا) کی بیماری ہے ایک بار حضرت موسیٰ علیہ السلام غسل کر رہے تھے انہوں نے اپنے کپڑے ایک پتھر پر بکھادیے تھے وہ پتھر اون کے کپڑے لیکر بہاگا اور موسیٰ علیہ السلام اس کو پیچہ دوڑے کہتے جاتے تھے اور پتھر میرا کپڑا دو اور پتھر میرا کپڑا تک کہ بنی اسرائیل نے لوگوں نے اون کی شرمگاہ کو دیکھ لیا اور کہا قسم خدا کی انکو نو کوئی بیماری نہیں ہے جو وقت وہ پتھر تم گدیا جب بنی اسرائیل کے لوگ خوب دیکھ چکے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے کپڑے لیوا اور پتھر کو مارنا شروع کیا ابوہریرہ نے کہا قسم خدا کی اس پتھر پر نشان میں جبہ یا سات حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مار کے **ف** احديث من كفى فائدہ نکلے ایک تو دو منجھڑے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پتھر کا بہاگنا دوسرے مار کا نشان پڑنا دوسری غسل ننگے درست ہونا تنہائی میں پیچھے پیچھے بڑھنے کا عیب اور نقص سے پاک ہونا چاہتے بزرگ حضرت موسیٰ کی کہ اسے تعالیٰ نے انکو تہمت سے پاک کیا۔

عن ابی ہریرۃ قال کان موسیٰ علیہ السلام رجلاً حیداً قال فکان لا یزى متجرداً قال فقال بنو اسرائیل انہ ادر قال فاعشعل عند مؤبیہ فوضع ثوبہ علی حجرٍ فانطلق لِحجرٍ لیعی واثبعہ یعضاہ یضرب مؤبیہ فحبر ثوبی فحبر حتی وقف علی مکاد من بیتی اسرائیل وذلک یا یہا الدین امموا لا تکونوا کالدین اذ دامو لی فبدآہ اللہ متقاتلوا وکان عند اللہ وجیہاً ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ٹہری شرم تھی کہی انکو کسی نے ننگا نہیں دیکھا تھا آخر بنی اسرائیل نے ان کو فتق (بادخائے) کی بیماری ہے ایک بار انہوں نے کسی بانی پر غسل کیا اور اپنا کپڑا پتھر پر بکھا وہ جلا بہاگتا ہوا اور حضرت موسیٰ اپنا عصا لیے ہوئے اس کو پیچھے چلے اسکو مارتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے اے پتھر میرا کپڑا دے اے پتھر میرا کپڑا دے یہاں تک کہ وہ پتھر بنی اسرائیل کے لوگ جہاں جمع تھے وہاں تھا اور یہ آیت آری اے ایمان والو تم ان لوگوں کی طرح مت ہونا جنہوں نے سایا موسیٰ کو (اور پتھر تہمت لگائی فتق کی) پھر اللہ تعالیٰ نے پاک کیا انکو اس بات سے جو لوگوں نے کہی تھی اور وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عزت والو تھے

عن ابی ہریرۃ قال ارسل ملک الموت الی موسیٰ علیہ السلام فلما جاءہ صکک

فَقَامَعَيْنَهُ فَرَجِعَ إِلَى رَتْبِهِ فَقَالَ اذْهَبِي إِلَى رَبِّكِ الْمَوْتَ قَالَ قَدْ دَاخَلَ اللَّهُ إِلَيْهِ عَلَيْهِ
 قَالَ اُنْجِعِ إِلَيْهِ فَعَلَّ لَهُ فَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى مَنْ تَوَدَّ مَكَهُ بِمَا غَطَّتْ يَدُهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةً قَالَ
 اَتَرَبْتِ لُحْمًا مَهْ قَالَ لُحْمُ الْمَوْتِ قَالَ فَاَلَا نَ قَالَ اللَّهُ اِنَّ يَدَيَّ مِنْ اَرْضِ الْمَقْدِسِ
 وَمِنْكُمْ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكَلُّو كُنْتُمْ شَعْرًا لَرَبِّكُمْ قَبْرُ الْجَانِبِ
 الطَّرِيقِ تَحْتَ الْكَنْدِيبِ الْأَحْمَرِ مَرَجِمَهُ أَبُو بَرَّةٍ سَوْدَاتِ هُوَ مَوْتٌ كَا فَرَسْتَهُ (غزيرائل عليه السلام)
 حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس بھی گیا جب وہ آیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے انکو ایک طمانچہ مارا اور
 اسکی آنکھ پہوڑ دی وہ لوٹ کر پروردگار کے پاس گیا اور عرض کیا تو نے مجھ پر ایسے شے کے پاس بھی جو
 موت کو نہیں چاہتا اللہ تعالیٰ نے اسکی آنکھ پہ درست کر دی اور فرمایا جا اور اس بندے سے کہہ تم اپنا
 ماتم ایک بیل کی پیٹھ پر بڑھو اور جتنے بال تمہاری ماتم تلواؤ میں اتنے برسکی عمر نکالو کی حضرت موسیٰ علیہ
 السلام نے عرض کیا اے پروردگار یہ اوس کے بعد کیا ہوگا حکم ہوا یہ مرنے پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے
 کہا تو پہرا ہی سہی انہوں نے دعا کی اچھے پاک زمین کے نزدیک کر دے (یعنی بیت المقدس کے) ایک
 پتھر کی مار برابر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں دہان ہوتا تو تمکو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی
 قبر دکھا دیتا راستہ کی طرف مخرج دہر دار ریتی کے پاس **فائدہ** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مقدس اور
 مبارک مقام میں دفن ہونا بہتر ہے خصوصاً صالحین کے مدفن میں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بیت
 المقدس میں دفن ہونے کی آرزو نہ کی اس خیال سے کہ قبر مشہور نہ ہو اور لوگ پرستش نہ کرنے لگیں امام
 مازری نے کہا کہ بعض محدثین اس حدیث کا انکار کیا ہے اور یہ کہا ہوا کہ موسیٰ علیہ السلام ملک الموت کی آنکھ
 کیونکر پہوڑ سکتے ہیں اور انکا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے یہ امر ممکن ہے اور جائز ہے کہ اس نے امتحان
 کے لیے ایسا کیا ہو دوسرے یہ کہ آنکھ پہوڑنیسے مجازی معنی مراد ہوں یعنی دلیل میں مغلوب کرنا یہ ہم
 تاویل ضعیف ہے کس لیے کہ حدیث میں صاف موجود ہے کہ اللہ نے اونکی آنکھ درست کر دی مگر یہ ہم
 کہ موسیٰ علیہ السلام کو بیماری میں ہو کا موادہ اسکو موت کا فرشتہ نہ بھیج کر کوئی اجنبی شخص بھیجے اور
 ایک طمانچہ مار جس سے اسکی آنکھ پہوڑ گئی نہ یہ کہ آنکھ پہوڑنے کا انہوں نے قصد کیا اور جب وہ
 دوسری بار آئے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو معلوم ہو گیا کہ یہ ملک الموت ہیں اور مرنے پر اور اپنے
 ملک سے ملنے پر رنجی ہو گئے یا اللہ تمکو بخشد۔ لے بطفیل حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اور ہمارا اسلام

ہونچا دی اذکی روح مقدس کو صلے اس علیہ وسلم **عَنْ** هُنَّامِ بْنِ مَسْنَبَةَ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ
 عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ جَاءَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَهُ أَجِبْ رَبَّكَ قَالَ فَكَلِمَةُ مُوسَى عَلَيْهِ
 السَّلَامُ عَيْنُ الْمَوْتِ فَقَالَ قَالَ فَدَجَّعَ الْمَلَكُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى فَقَالَ إِنَّكَ أَرْسَلْتَنِي إِلَى
 عَبْدِكَ لَا يُرِيدُ الْمَوْتَ وَقَدْ فَقَا عَيْنِي قَالَ فَرَدَّ اللَّهُ الْبَيْرُ عَلَيْهِ وَقَالَ أَرْجِعْ إِلَى عَبْدِكَ
 فَقُلْ الْحَيَاةُ تُرِيدُ مَا كُنْتَ تُرِيدُ الْحَيَاةُ نَضَعَ يَدَكَ عَلَى مَتْنِ ثَوْرٍ فَمَا تَوَارَتْ يَدُكَ مِنْ
 شَعْرِهِ يَا نَاكَ تَعْلِيَتْ بِهَا سَنَةٌ قَالَ ثُمَّ مَهْ قَالَ ثُمَّ تَوَارَتْ قَالَ نَاكَ مِنْ قَبْلِ يَدِ بَابِ أَهْلِي
 مِنْ الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمِيَّةً حَجَرٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ لَوْ أَقْبَى عِنْدَهُ
 لَا رَيْبَ لَكُمْ قَابِرُهُ إِلَى جَانِبِ الطَّرِيقِ عِنْدَ الْكَتَّابِ الْأَحْمَرِ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موت کے فرشتے حضرت غزیریل علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس
 آئے اور عرض کیا اے موسیٰ اپنے پروردگار کے پاس چلو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اُکلی آنکھ پر ایک ٹاپ
 مارا جس سے آنکھ پھوٹ گئی وہ لوٹ کر اسے تعالیٰ کے پاس گئے اور عرض کیا اے مالک تو نے مجھ کو ایسے
 بندے کے پاس بھیجا کہ مرنا نہیں چاہتا اوس نے میری آنکھ پر پتھر دی اسے تعالیٰ نے اُکلی آنکھ پر درست کر دیا
 اور فرمایا یہ جامیرے شب کے پاس اور کہہ اگر تو جینا چاہتا ہے تو اپنا ہاتھ ایک میل کی پٹیہ پر رکھ اور
 جتنے بالوں کو تیرا ہاتھ ڈھنپ لے اوتنے برس تیرا ورجی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اوس کے
 بعد کیا ہوگا فرمایا اوس کے بعد پھر مرے گا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا تو ابھی مرنا بہتر ہے
 مالک میرے مجھ کو مقدس زمین سے ایک پہر کی مار کے فاصلہ پر بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 قسم خدا کی اگر میں وہاں ہوتا تو میں تم کو حضرت موسیٰ کی قبر تیار راہ کے ایک جانب پر لال لنبی ریتی کے
 پاس **عَنْ** مَعْمَرِ بْنِ ثَابِتٍ هَذَا الْحَدِيثُ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا
 يَهُودِيٌّ يُعْرِضُ سِلْعَةً لَهُ أُعْطِيَ بِهَا شَيْئًا كَرِهَهُ أَوْ كَرِهَ يَرْصُهُ شَكَ عَبْدُ الْعَزِيزِ فَكَ
 لَا وَالَّذِي أَصْطَفَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ قَالَ فَسَمِعَهُ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَكَلَّمَهُ
 وَجْهَهُ وَقَالَ نَقُولُ وَالَّذِي أَصْطَفَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا قَالَ فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سو کم ہے اور کوئی ولی نبی کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتا اور یہی معلوم ہوا کہ تمام پیغمبروں کا ذکر نہایت ادا
 اور درست کیساتھ کرنا چاہیے اور کسی پیغمبر کے ساتھ بے ادبی کرنا کفر ہے اور ایک پیغمبر کی فضیلت دوسرے
 کے ساتھ مقابلہ کر کے اس طرح نہ بیان کرنا چاہیے کہ اس کی توہین نکلے ورنہ ثواب کے بدلے کافر ہو جاوے گا۔
 بعضے جاہل شاعر ایسی شعریں مدحیہ کہتے ہیں جن سے اور انبیاء کی توہین نکلتی ہے تو بہ تو بہ ایسی شعریں پڑھنا
 اور سننا دونوں حرام ہیں۔ اگرچہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم تمام پیغمبروں میں افضل ہیں پر آپ نے
 اپنی فضیلت بیان کرنے سے روک دیا اس خیال سے کہ جاہل فضیلت بیان کر کر تو اور پیغمبروں کے شان میں
 بے ادبی نہ کر بیٹھیں یا اسوقت تک آپ کو معلوم نہ ہوا ہو گا کہ میں اور پیغمبروں سے افضل ہوں **عَنْ**
عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ اَبِي سَلَمَةَ يَهْدَا الْاِسْنَادَ سَوَاءً تَرْجُمَهُ وَهِيَ جَوَابُ رِكَازِ عَرَبِيٍّ هَدَّيْتُهُ
قَالَ اسْتَبْرَأَ رَجُلَانِ رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُودِ وَرَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِي اصْطَفَى
مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْعَالَمِينَ وَقَالَ الْيَهُودِيُّ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَيْهِ
السَّلَامُ عَلَى الْعَالَمِينَ كَرَّمَكَ اللَّهُ عِنْدَكَ فَكَلَّمَهُ رَجُلٌ الْيَهُودِيَّ فَذَهَبَ إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَبَرَهُ بِمَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِمْ وَأَمَرَ الْمُسْلِمَ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ
فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يَفْقَهُ فَإِذَا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ بَاطِلٌ بِجَانِبِ الْفَرَسِ فَلَا أَدْرِي أَكَلَهُ
فِيهِمْ صَعِيدٌ فَأَقَاتَ فَبَيَّأَ أَمَّكَانَ صَحْنِ اسْتَأْذَنِي اللَّهُ تَرْجُمَهُ اِهْرَبْ اِهْرَبْ عَرَوَاتِ هِيَ أَيْكَلُ سَلَامًا
 اور ایک یہودی نے گالی گلوچ کی سلمان نے کہا قسم اوسکی جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چیز
 لیا سارے جہان میں اور یہودی نے کہا قسم اوسکی جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو چرن لیا سارے
 جہان میں اسوقت سلمان نے ماتھہ اٹھایا اور یہودی کے مونہ پر طمانچہ مارا وہ یہودی رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور سب حال بیان کیا آپ نے فرمایا مجھے مت فضیلت دو حضرت موسیٰ علیہ السلام
 پر کیونکہ لوگ بیگوش ہوں گے اور جب پہلے میں موش میں آؤں گا میں دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام
 عرش کا کوتاہی کر رہے ہیں اب میں نہیں جانتا کہ وہ بیگوش ہو کر اور مجھ سے پہلے موش میں آگئے
 یا اللہ تعالیٰ نے انکو ان لوگوں میں کر دیا جو بیگوش نہ ہوئے **عَنْ** **ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَبْرَأَ رَجُلٌ**
مِّنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَجُلٌ مِّنَ الْيَهُودِ يَمْتَلِحُ حَدِيثَ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ تَرْجُمَهُ

دی جواد پر گذر

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَنِي يَهُودِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ
 لَطَمَ وَجْهَهُ فَوَسَّاقَ الْحَدِيثِ بِمَعْنَى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَلَا أُدْرِي أَكَانَ مِثْلَ
 مَعْقُوقٍ قَاتِقٍ قَبْلِي أَوِ النَّبِيِّ بِصَلَاةِ الطُّورِ **ترجمہ** وہی جواد پر گذر **عَنْ** ابْنِ سَعِيدٍ قَالَ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُوا بَيْنَ الْإِنِّيَاءِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ
 عَمْرِو بْنِ حَكِيمٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي **ترجمہ** ابوسعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 مجھ پر فضیلت دو اور پیغمبر بن میں **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ أَتَيْتُ فِي رَدَايَةِ هَذَا ابْنِ مَرْزُوقٍ عَلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ لِيَكَلَّمَ أُسْرَى
 فِي عِنْدِ الْكُتَيْبِ الْأَخْضَرِ وَهُوَ قَاتِلُ الْفُصَيْلِ فِي قَبْرِهِ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ان مجھ پر معراج ہوا میرے حضرت موسیٰ پر گذر لالہ نبی ریت
 کے پاس دیکھا تو وہ کھڑے ہو کر اپنی قبر میں نماز پڑھ رہی تھی **ف** حالانکہ آخرت دار عمل نہیں ہے
 مگر شاید انبیاء کو یہ موقع دیا جاتا ہے کہ وہ اُس عالم میں ہی عبادت الہی میں صرف رہیں اس حدیث سے یہ
 بھی نکلا کہ پیغمبر اس عالم میں نہ رہیں گے نہ زندگی دنیا کی سی زندگی نہ ہو **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَرْتُ عَلَى مُوسَى وَهُوَ فِي قَبْرِهِ وَرَدَّادِي حَدِيثِ عَلَيْهِ مَرَرْتُ
 لِيَكَلَّمَ أُسْرَى فِي **ترجمہ** وہی جواد پر **عَنْ** ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ
 قَالَ يَقْنِي اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَا يَكْنَعِي لِعَبْدٍ لِي وَقَالَ ابْنُ مَتْنِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ أَلَمْ يَكُنْ
 مِنْ قَوْلِنِ بْنِ مَتْنِي قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ **ترجمہ** ابوسعید سے
 روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کسی بندہ کو یوں نہ کہنا چاہیے
 میں بہتر ہوں یونس بن یونس سے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا
 يَكْنَعِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ قَوْلِنِ بْنِ مَتْنِي وَنَسَبَهُ إِلَى أَبِيهِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس
 سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی بندہ کو یوں نہ کہنا چاہیے میں بہتر ہوں یونس
 بن یونس سے تھی حضرت یونس علیہ السلام کے باب کا نام تھا **بَابُ** مِنْ قَصَائِلِ يُوسُفَ عَلَيْهِ
 السَّلَامُ حضرت یوسف علیہ السلام کی زندگی کا بیان **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 مَنْ أَكْرَمَ النَّاسِ قَالَ أَتَقَاهُمْ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هَذَا مَا لَكَ قَالَ يُوسُفُ نَبِيُّ اللَّهِ مِنْ

أَوْيَاكَ إِلَى الْفَخْخَةِ وَفَاتِي تَسَيُّتِ الْحَوْتَ وَمَا أَنَسَيْتُهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَدْرَكَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ
 فِي الْبَرِّ عَجَبًا قَالَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي فَأَرَادَ أَنْ يَرْجِعَ فَأَصْصَا قَالَ
 يَقْصَانِ أَنْ أَرَاهُمَا حَتَّى آتِيَا الْفَخْخَةَ فَرَأَى رَجُلًا مُسَبِّحًا عَلَيْهِ ثِيَابٌ كَسَلَهُ عَلَيْهِ مُوسَى
 عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ يَأْزُكَ السَّلَامُ قَالَ أَنَا مُوسَى قَالَ مُوسَى
 نَبِيُّ رَسَائِيلَ قَالَ إِنَّكَ عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا أَجِدُكَ وَأَنَا عَلَى عِلْمٍ
 مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا تَعْلَمُ قَالَ لَهُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ هَلْ تَبْعَكَ عَلَى أَنْ تَعْلَمَنِي مِمَّا عِلْمُكَ
 رُبُّدًا قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا كَيْفَ تَصْبِرُ عَلَى الْمَطْبُوعِ بِهِ خُبْرًا قَالَ سَجَدَ فِي أَنْ شَاءَ
 اللَّهُ صَابِرًا وَلَا أَهْجِي لَكَ أَمْرًا قَالَ لَهُ الْخَضِرُ فَإِنْ أَتْبَعْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أُحْدِثَ لَكَ
 مِنْهُ ذِكْرًا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَانْطَلَقَ الْخَضِرُ وَمُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَمْشِيَانِ عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَمَرَّتْ
 بِهِمَا سَفِينَةٌ فَمَا هُمَا إِلَّا بِحَمَلِهِمَا فَعَرَفُوا الْخَضِرَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَعَمَلُوهُمَا بِغَيْرِ نَوَلٍ فَعَدَّ
 الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى الرَّجُلِ مِنَ الْوُجُوحِ الشَّفِيفَةَ فَذَرَعَهُ فَقَالَ لَهُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَوْمٌ حَمَلُونَا
 بِغَيْرِ نَوَلٍ عَمَلَتْ إِلَيْنَا سَفِينَتُهُمْ فَخَرَقَتْهَا لِنُخْرِقَ أَهْلَهَا أَفَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا أَمْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ
 لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَأَتَوَّأُ خِذْنِي بِمَا تَشِئْتُ وَلَا تُزْهِقْنِي مِنْ أَمْرِ عُسْرًا ثُمَّ خَرَجَا مِنْ
 الشَّفِيفَةِ فَبَيْنَمَا هُمَا يَمْشِيَانِ رَجُلًا السَّاحِلِ إِذْ غُلَامٌ يَلْعَبُ مَعَ الْغُلَامِ فَاتَّخَذَ الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 بِرَأْسِهِ فَأَقْتَلَعَهُ بِيَدِهِ فَقَتَلَهُ فَقَالَ لَهُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ أَقْتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ
 لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكَرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ وَهَذَا أَشَدُّ مِنْ الْأَوَّلِ
 قَالَ إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَ هَذَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا
 آتَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمُوا أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّقُوا لَهُمْ فَوَجَدَ فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ
 يَنْقَضَ يَقُولُ مَا تِلْكَ قَالَ الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَلِدُهُ هَكَذَا أَفَأَمَّا مَا قَالَ لَهُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ
 قَوْمٌ أَتَيْنَاهُمْ فَلَمْ يُضَيِّقُوا نَادَاكُمْ يُضَيِّقُوا نَادَاكُمْ لَوْ شِئْتُمْ لَأَخَذْتُمْ عَلَيْهِمْ جَزَاءً قَالَ هَذَا فِرَاقِي
 بَيْنِي وَبَيْنَكَ سَأَنْبِتُكَ يَتَارُوبًا مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 بِرَحْمَةِ اللَّهِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ لَوَدِدْتُ أَنَّهُ كَانَ صَبْرًا حَتَّى يَقْصَلَ هَلِكَا مِنْ أَخْبَارِهِمَا قَالَ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ الْأَوَّلَى مِنْ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ نِسْيَانًا قَالَ وَجَاءَ لِحَمَلُهُ

ہو گیا اور مچھلی کے لیے رہنہ بن گیا سو کہا حضرت موسیٰ اور ارون کے ساتھی کو تعجب ہوا یہ دونوں چل دیں بہر اور
 رات بہر اور موسیٰ کے ساتھی مچھلی کا حال ادن ہو کہنا بھول گئے جب صبح ہوئی تو موسیٰ نے اپنے ساتھی
 سے کہا ناشتہ ہمارا لاؤ اس سفر سے تو ہم تھک گئے اور تھکے اسی وقت سوجھا دس جگہ سے آگے بڑھ کر
 جہان جلنے کا حکم ہوا تھا ادنہوں نے کہا تم کو معلوم نہیں جب ہم صحرہ پر اترے تھے تو مچھلی بھول گئی
 اور شیطان نے ہم کو بھلا دیا اس مچھلی نے تعجب سے دریافت کیا میں راہ لی حضرت موسیٰ نے کہا ہم تو اسی مقام
 کو ڈھونڈتے تھے یہ دونوں اپنے پاؤں کے نشانوں پر لوٹے یہاں تک کہ صحرہ پر پہنچے وہاں ایک خضر
 کو دیکھا کپڑا اوڑھ کر ہوئے حضرت موسیٰ نے ان کو سلام کیا ادنہوں نے کہا تمہاری ملک میں سلام کہاں سے
 حضرت موسیٰ نے کہا میں یہی ہوں ادنہوں نے کہا بنی اسرائیل کے موسیٰ حضرت موسیٰ نے کہا ان حضرت خضر
 نے کہا تم خدا نے وہ علم دیا ہے جو میں نہیں جانتا اور مجھ کو وہ علم دیا ہے جو تم نہیں جانتے حضرت موسیٰ
 نے کہا میں تمہاری ساتھ رہنا چاہتا ہوں اس لیے کہ مجھ کو سکھلاؤ وہ علم جو تم کو دیا گیا حضرت خضر نے
 کہا تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے اور تم سے کیونکر صبر ہو سکتا گا اس بات پر جب کو تم نہیں جانتے حضرت
 موسیٰ نے کہا خدا چاہے تو تم مجھ کو صابر پاؤ گے اور میں کسی بات میں تمہاری نافرمانی نہیں کرنے
 کا حضرت خضر نے کہا اچھا اگر میرے ساتھ ہوتے ہو تو مجھ سے کوئی بات نہیں پوچھنا جب تک
 میں خود اوسکا ذکر نہ کروں حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہا بہت اچھا اور حضرت خضر علیہ
 السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام دونوں سمندر کے کنارے چل جاتے تھے ایک کشتی سامنے سے نکلی
 دونوں نے کشتی والوں کو کہا ہم کو چڑھنا اور ادنہوں نے خضر کو بچان لیا اور دونوں کو بن کر ایہ (نول) اچڑھا
 لیا حضرت خضر نے اکتی کشتی کا ایک تختہ اٹھا ڈالا حضرت موسیٰ نے کہا ان لوگوں نے تو مجھ کو بغیر کرایہ
 کے چڑھایا اور تم نے اکتی کشتی کو توڑ ڈالا تاکہ کشتی والوں کو ڈوب دے یہ تم نے بڑا بہاری کام کیا حضرت
 خضر نے کہا میں نہیں کہتا تھا تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے حضرت موسیٰ نے کہا بھول چکر پرست پکڑو
 اور مجھ پر تنگی مت کرو یہ دونوں کشتی سے باہر نکلے اور سمندر کے کنارے چل جاتے تھے اتنے میں
 ایک لڑکا ملا جو لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا حضرت خضر نے اس کا سر پکڑ کر اداکھٹیر لیا اور مار ڈالا حضرت
 موسیٰ نے کہا تم نے کیا کئے گناہ کو ناحق مار ڈالا یہ تو بہت بڑا کام کیا حضرت خضر نے کہا میں نہ کہتا تھا
 تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے اور یہ کام پہلے کام سے ہی زیادہ سخت تھا حضرت موسیٰ نے کہا اگر

اب میں تم کے کیسات پر اعتراض کروں تو میرا ساتھ چوڑو دینا ہے شک تھا راعذربجا ہو بہر دونوں
چلے بیان تک کہ ایک گاؤں میں ہو بچے گاؤں والوں کو کہانا مانگا انہوں نے انکار کیا پھر ایک دیواری
جو گرنے کے قریب تھی چپک گئی تھی حضرت خضر نے اپنے ہاتھ سے اس کو سیدھا کر دیا حضرت موسیٰ نے
کہا ان گاؤں والوں سے ہم نے کہا نا مانگا انہوں نے انکار کیا اور کہانا نہ کہلایا (ایسے لوگوں کا کام
صفت کرنا کیا ضرور تھا) اگر تم چاہتے تو اس کی زدوری لے سکتے تھے حضرت خضر نے کہا بس اب حد
ہے میرا اور تمہارا میں اب میں تم سے ادن باتوں کا ہیہد کہو دیتا ہوں جنہر تم سے صبر نہ ہو سکا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رحم کرے اللہ تعالیٰ موسیٰ پر مجھے آرزو رہی کہ وہ صبر کرتے اور اور باتیں
دیکھتے اور سکھ سکتا اور آپ نے فرمایا کہ پہلی بات حضرت موسیٰ نے ہو گئے کی پھر ایک چڑیا آئی اور شستی
کے کنارے پر بیٹھی اور اس نے سمندر میں جو بچہ ڈالی حضرت خضر نے کہا میں نے اور تم نے خدا کے علم سز
سے اتنا ہی علم سیکھا ہو جتنا اس چڑیا نے سمندر میں سو بانی کم کیا ہے سعید بن جبیر نے کہا ابن عباس
ٹہرتے تھے اس آیت کو کہ ادن شستی والوں کے آگے ایک بادشاہ تھا جو ہر کشتی ثابت کو جوچر چہین لیتا
اور چوکر کا فرہتا **ف** اوسٹو یار کے تلے تیمونکا مال تھا غرض حضرت خضر نے سب کام بحکم
الہی کیے نہ اپنی رے سے اور بحکم الہی خون بھی درست ہو اگر خون لغتوی بریزی دوست - اور
حضرت موسیٰ کا اعتراض ظاہر شروع کے روس تھا اور وہ بھی درست ہو **عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ قَالَ**
قَالَ لَابِعَبَّاسِ اَنْ تَقُولَا لِعَمْرِ بْنِ لُحَيْمٍ اَنْ يَذْهَبَ يَلْتَمِسُ الْعَبْدَ لِكَيْ يَمُوتَ نَبِيٌّ اَوْ كَرَامِلٌ
قَالَ اَسَمِعْتَهُ يَا سَعِيدُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَذَبَ نَوْفٌ ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہو حضرت
ابن عباس سے کہا کیا نواف یہ کہتا ہے کہ جو موسیٰ حضرت خضر سے علم سیکھنے گئے تھے وہ نبی اسرائیل
کے موسیٰ تھے ابن عباس نے کہا اس سے ایسا ہے او سعید بن جبیر نے کہا ہن ابن عباس نے
کہا نواف چوٹا ہے **حَدَّثَنَا ابْنُ بَرَكَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَوْدَةَ بِنْتَ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
يَقُولُ إِنَّهُ يَكُونُ مَوْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَعْبِهِ يَدُكُمَا يَأْتِيهِمُ اللَّهُ وَابْتِئَامُ اللَّهُ نِعْمًا وَهُوَ بِلَاكِهِ
إِذْ قَالَ مَا أَحْكَمُ فِي الْأَرْضِ رَجُلًا خَيْرًا وَأَحْكَمُ مِنِّي قَالَ فَأَدْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ إِنَّ أَحْكَمُ بِالْحَبِيبِ
مِنْهُ أَوْ عِنْدَ مَنْ هُوَ إِنْ فِي الْأَرْضِ رَجُلًا هُوَ أَحْكَمُ مِنْكَ قَالَ يَا رَبِّ كَذَلِكُنِي عَلَيْهِ
قَالَ فَيَقِيلُ لَهُ تَزَوَّجْ حَتَّى تَمْلِكَ فَإِنَّهُ حَيْثُ تَقُولُ الْحَوْتَ قَالَ نَأْطَلُكَ هُوَ وَفَتَاهُ حَتَّى

انهم الى الصخرة فمضى عليهم فانطلقوا فترك فناءه فانطرب الحوت في الماء فجعل لا يلتزم
 عليه صار مثل الكوة قال فقال فناءه الا الحوت يبي الله فالحيرة قال فسنى فكمما تجاودا
 قال لقائه اترى نأخذ اذنا لقد لقينا من سفرنا هك انصبا قال ولهم بهنهم صر نصبي حتى
 تجاودا قال فتدكر قال اذ ايت اذ اوتينا الى الصخرة فاتي نسيت الحوت وما انساينه
 الا الشيطان ان اذكره واتخذ سبيله في البحر عجبنا قال ذلك ما كنا نعلم فارتد اعلنا انا
 قصصا فانا مكان الحوت قال ههنا وصفت لي قال نذهب يلتمس فاني هو بالخضر
 عليه السلام مبعوثا مستلقيا على القفا او قال على حلادة القفا فقال السلام عليكم
 فكشف الثوب عن رجليهم فقال وعليكم السلام قال من انت قال انا موسى قال ومن
 موسى قال موسى بن ابراهيم قال فحي ما جاء بك قال جئت ليعلمن مني ما علمت ربي
 قال انك لم تستطع معصية ربك وكيف تصيب على ما لم يحط به خبرا شئ امرت ان
 افعله اذ ارايت لم تصبر قال سجدت ارضا لله صابرا ولا اعصيت لك امرا قال
 فاراجعيني فملا ثوبي عن شئ حتى احدث لك منه ذكرا فانطلقا حتى اذا ركبنا
 في السفين فخرقها قال انفق عليهما قال له موسى عليه السلام احدثتهما ليعرفن اهلهما
 لقد جئت شيئا امرأ قال الكذابة انك لم تستطع معصية ربك قال لا فواخذني يما
 نسيت ولا ادره حق من امري عسر انا انطلقا حتى اذا لقينا ههنا انما يكلمون قال فانطلق
 الى احد ههنا باري الرائي فقتله فذبح عيده ههنا موسى ذبرة فمكررة قال افكت
 نفسا ركية فغيرت فمكررة شيئا فمكررة ان قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عند
 هذه السكبان رحمة الله علينا وعلى موسى عليه السلام لولا انك عجل لرأى العجب و
 لكثرة اخذته من صاحب دمامة قال ان سالتك عن شئ بعد ما تلافى صاحبني
 قد بلغت من ذلك في علة ولو سبر لرأى العجب قال وكان اذا ذكر احد امين
 الا نبيك يد ابراهيم رحمة الله علينا وعلينا نحن فمكررة رحمة الله علينا فانطلقا حتى
 اذا اتيا اهل قرية لياهم كما فاني الجبال فاستطعما اهلها فابوا ان يضيئوهما فوجدوا
 فيما جدها ابراهيم انهم فمكررة قال لو نسيت لا لحنك عليه اجرا قال هذا

فَرَأَوْنَبِيَّ رَبِّكَ وَاتَّخَذُوا بَنِي إِسْرَءِيلَ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا أَمْثَلًا
 السَّيْفِ ثُمَّ كَانَ نَتِجَ لِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ فِي الْحَجْرِ إِلَى الْحَجْرِ الْأَخِيرَةِ فَإِذَا جَاءَ الَّذِي يَسْتَعْلِفُكُمْ
 مُنْجِيَةً فَغَارَ دَمَانًا خَلَعُوا بِهَا خَشَبَةَ وَمَا الْغُلَامُ كَطِيعٍ يَوْمَ طَمِعَ كَاذِبًا وَكَانَ أَبُوهُ قَدْ
 عَطَفَا عَلَيْهِ فَلَمَّا أَتَاهُ أَذْرَكَ أَرْهَقَهُمَا طَخِيَانًا وَكَفَّ فَرَاكَارًا وَكَانَ يُنْشِدُ لَهُمَا رَبُّهُمَا كَلِمَةً
 مِّنْهُ زَكَاةً وَأَقْرَبَ رَحْمًا وَكَانَ الْجِدَارُ مَكَانًا لِّعَلَّامِينَ فِيهِ يُتَمَيَّنُونَ فِي الْمَدِينَةِ إِلَى الْحَجْرِ الْأَخِيرَةِ
 ترجمہ حدیث بیان کی ہے ابی بن کعبؓ ادھونؓ کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ فرماتے
 تھے جب موسیٰ اپنی قوم میں نصیحت کر رہے تھے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور بلا سے انہوں نے
 ایک ایک کھاتہ میں نہیں جانتا ساری دنیا میں کسی شخص کو جو چہرے سے بہتر ہو اور مجھ سے زیادہ علم رکھتا ہو اللہ
 تعالیٰ نے انکو وحی بھیجی میں جانتا ہوں اس شخص کو جو تم سے بہتر ہے اور تم سے زیادہ علم رکھنے والا ایک
 شخص ہے زمین میں حضرت موسیٰ نے عرض کیا ای ملک میری وجہ کو ملاوے اس شخص سے حکم ہوا اچھا ایک
 مچھلی میں نمک لگا کر اپنا توشہ کرو جہاں وہ مچھلی گم ہو جاوے وہیں وہ شخص ملے گا پس مگر حضرت موسیٰ
 اور اون کے ساتھی چلے یہاں تک کہ صفحہ پر پہنچو وہاں کوئی نہ ملا حضرت موسیٰ آگے چلے گئے اور اپنے
 ساتھی کو چھوڑ کر ایک ہی ایک مچھلی تڑپی باقی میں اور باقی نے ملنا اور جڑنا چھوڑ دیا بلکہ ایک طاق کی
 طرح اس مچھلی پر بن گیا حضرت موسیٰ کے ساتھی نے کہا میں اسے کہنی سے ملوں اور اون کو یہ حال کہوں
 پہرہ (چراغ) حضرت موسیٰ بول گئے لیکن یہ حال کہنا بہول گئے جب آگے بڑھ گئے تو حضرت موسیٰ نے اون
 سے کہا ہمارا ماضیہ لاؤ اس سفر کو تو ہم تنہا گئے۔ راوی نے کہا انکو تنہا نہیں ہوئی جب تک وہ اس
 مقام سے آگے نہیں بڑھے ہر اون کے ساتھی نے یاد کیا اور کہا تم کو معلوم نہیں جب ہم صفحہ پر پہنچے
 تو وہاں میں مچھلی کو بہول گیا اور شیطان کے سوا کسی کو محکوم نہیں پہلایا اس مچھلی نے تعجب ہر اپنی
 راہ لی سمندر میں حضرت موسیٰ نے کہا اسی کو تو ہم چاہتے تھے ہر اپنے قدموں کے نشان دیکھو جو
 لوٹے اُن کے ساتھی نے جہاں پر مچھلی نکل رہا گی تھی وہ جگہ بتا دی وہاں حضرت موسیٰ ڈھونڈنے
 لگے ماکاہ انہوں نے حضرت خضر علیہ السلام کو دیکھا ایک کپڑا اوڑھے ہوئے چیت لیٹو ہوئے (یا سیکہ
 نہت لیٹو ہوئے) یوں کسی کروٹ کی طرف جبکہ نہ تھے حضرت موسیٰ نے کہا سلام علیکم ادھون نے اپنے
 دہرے پر سے کپڑا اوٹھایا اور کہا علیکم السلام تم کون ہو حضرت موسیٰ نے کہا میں انکو ہوں انہوں نے

کہا کون موسیٰ حضرت موسیٰ نے کہا نبی اسرائیل کے موسیٰ انہوں نے کہا تم کیوں آئے حضرت موسیٰ نے کہا میں
 آیا کہ تم اپنے علم میں سے کچھ مجھ کو سکھلاؤ انہوں نے کہا تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے اور کیونکر صبر کرو گے
 اس بات پر جبکہ انہیں علم نہیں ہے کہ اگر تم صبر نہ کرو تو مجھ کو تباہ و مین کیا کروں حضرت موسیٰ نے کہا جو خدا چاہے
 تو مجھ کو تم صابر پاؤ گے اور میں تمہارے خلاف کوئی کام نہیں کرنے کا حضرت خضر نے کہا اچھا اگر تم میرے
 ساتھ ہوتے ہو تو کوئی بات مجھ سے مت پوچھنا جب تک میں خود اسکا ذکر نہ کروں پھر دو نو چلے یہاں تک کہ ایک
 کشتی میں ہوا ہوئے حضرت خضر نے اسکا تختہ توڑ ڈالا یا توڑ ڈالنا چاہا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا
 تم نے کشتی کو توڑا اس لیے کہ کشتی والے دُوب جادین یہ تم نے ہماری کام کیا حضرت خضر نے کہا میں نہیں
 کہتا تھا تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے حضرت موسیٰ نے کہا بھول گیا مت مواخذہ کرو اور ست و دشواری کرو
 مجھ پر دو دنوں چلے ایک جگہ نہ بچو کہیل رہے تھے حضرت خضر نے بے سوچو اور بے کشکے ایک بچہ کی پاس جا کر
 اسکو قتل کیا حضرت موسیٰ یہ دیکھ کر بہت گھبرائے اور فرمانے لگے تم نے ایک بیگناہ کا ناحق خون کیا ہے
 بہت برا کام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مقام پر فرمایا اللہ تعالیٰ رحم کرے موسیٰ علیہ السلام
 پر اگر وہ جلدی نہ کرتے تو بہت عجیب باتیں دیکھتے لیکن انکو حضرت خضر سے شرم آگئی اور انہوں نے
 کہا اب اگر میں کوئی بات تم سے پوچھوں تو میرا ساتھ چھوڑ دینا بیشک تمہارا عذر وجہی ہے اور جو موسیٰ
 صبر کرتے تو اور عجیب عجیب باتیں دیکھتے اور آپ جب کسی پیغمبر کا ذکر کرتے تو یوں فرماتے اللہ تعالیٰ
 کی رحمت ہو ہم پر اور ہمارے غلام نے بہائی پر اس کی رحمت ہو ہم پر خیر یہ دونوں جملے یہاں تک کہ ایک گاؤں
 میں پہنچے وہاں کے لوگ بڑے بخیل تھے یہ دونوں سب مجلسوں میں گہومی اور کہانا مانگا کیونچیتا
 نہ کی پھر انکو دھان ایک یوار ملی جو ٹوٹنے کے قریب تھی حضرت خضر نے اسکو سیدھا کر دیا حضرت موسیٰ
 نے کہا اگر تم چاہتے ہو اسکی مزدوری لیتے حضرت خضر نے کہا بس اب جدائی ہے مجھے میں اور تم میں
 اور حضرت موسیٰ کا کپڑا اکپڑا اور کہا میں تم سے ان باتوں کا ہبید کہو دیتا ہوں جن پر تم صبر نہ کر سکو
 لیکن کشتی فوہ مسکینوں کی تھی جو سمندر میں مزدوری کرتے تھے اور ان کے آگے ایک بادشاہ ہوتا
 جو کشتیوں کو جبراً کپڑ لیتا تھا میں نے چاہا اس کشتی کو عیب دار کروں جب بیگاں کی پٹنے والا آیا تو اسکو
 عیب دار دیکھ کر جوڑ دیا وہ کشتی آگے بڑھ گئی اور کشتی والوں نے ایک ٹکڑی لگا کر اسکو درست کر لیا
 اور جو کرا کا فر بنا یا گیا تھا اس کے ان باپ اسکو بہت چاہتے تھے اگر وہ بڑا ہوتا تو اپنے ماباپ کو بھی شہرت

بھیجی کہ ہمارا بندہ خضر تم سے زیادہ عالم ہے حضرت موسیٰ نے انکو ملنا چاہا اسے تعالیٰ نے ایک مچھلی کو نشان
 مقرر کیا اور حکم ہوا کہ جب تو مچھلی کو کہو دے تو لوٹ اُس بندے کو ملیگا پھر حضرت موسیٰ چلے جہانناک اسے
 تعالیٰ کو منظور تھا بعد اوس کے اپنے ساتھی سے کہا ہمارا مشیت لاؤ وہ بولا اُنکو معلوم نہیں جب ہم صحرہ پہنچے
 تو مچھلی پہل گئی اور شیطان نے مچھروا دسکی یاد بہلا دی حضرت موسیٰ نے کہا یہی تو ہم چاہتے تھے پھر دونوں
 اپنے قدموں پر لوٹے اور حضرت خضر سے ملے پھر جو حال گذرا وہ اس کی کتاب میں موجود ہے یونس کی رست
 میں ہر کہ وہ مچھلی کے نشان پر جو سمندر میں تھی لوٹے **باب** **فائدہ** امام ابو عبد اللہ ہارونی نے کہا اختلاف کیا ہے لوگوں نے صحابہ
 حضرت ابوبکر صدیق کی بزرگی **فائدہ** امام ابو عبد اللہ ہارونی نے کہا اختلاف کیا ہے لوگوں نے صحابہ
 کی تفصیل میں ایک دوسرے پر بعضوں نے کہا ہم اولین ہیں سے کسی کو دوسرے پر فضیلت نہیں دیتو اور جو ہر
 علماء تفصیل کے قائل ہیں بہر اختلاف کیا ہے انہوں نے اہلسنت یہ کہتے ہیں اہل ان سب میں ابوبکر صدیق
 تھے اور خطاب یہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر تھے اور راوندیہ کہتے ہیں کہ حضرت عباس اور شیعہ یہ کہتے ہیں کہ حضرت
 علی لیکن اہل سنت نے اتفاق کیا ہے کہ افضل صحابہ میں ابوبکر صدیق ہیں پھر عمر اور اکثر اہل سنت کے
 نزدیک پھر عثمان پھر علی اور بعض اہلسنت نے حضرت علی کو حضرت عثمان مقدم رکھا ہے اور صحیح شہو عثمان
 کی تقدیم ہے ابو منصور بغدادی نے کہا بعد ان چاروں خلفاء کے باقی عشرہ مبشرہ میں پھر اہل بدہ پھر
 اہل احد پھر سبجۃ الرضوان اے۔ قاضی عیاض نے کہا بعضوں کا یہ قول ہے کہ جو صحابہ آپ کے حیوۃ میں
 گذر گئے وہ ان سے افضل ہیں جو آپ کے بعد زندہ رہے لیکن یہ قول مقبول نہیں ہے اور فضیلت قطعی ہے
 باطنی ظاہر اور باطن و ظہور میں ہے یا صرف ظاہر میں ہے ہمیں اختلاف ہو اس طرح اختلاف ہو کہ غائب
 اور ضعیف میں کون افضل ہے اور عائشہ اور فاطمہ میں اور خلافت حضرت عثمان کی صحیح ہے بالاجماع
 اور وہ مظلوم شہید ہوئے اور قاتل فساق اور فحار اور اراذل تھے اس طرح حضرت علی کی خلافت
 بالاجماع صحیح ہے اور اپنی وقت میں وہی خلیفہ تھے اور کچھ سوا کوئی خلیفہ نہ تھا اور معاویہ صحابہ میں
 ہیں اور اہل اڑانی شیعہ پر نہیں تھی اور جب تھا درچسکودہ صحیح جانتے تھے اسوجہ سے کہ کڑے اور بعض
 الگ ہو بہر حال سب صحابہ عدول ہیں اور اہل بدعت اور شہادت مقبول ہے (نور مخصر) **ع**
 اَبُو بَكْرِ الصِّدِّيقُ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ اِلَّا اَحَدًا مِّنَ الْمَشْرِكَينَ عَلِمْتُ سُبْحَانَكَ وَنَعْمَ الْعَالَمُ فَقُلْتُ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ كَفَّرَ اِلَّا فَكَفَّرْتُ مَعَهُ اَبْصَرَ كَاخْتَفَتْ قَدَمِي فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ مَا لَكَ بِاَشْيَا

اللَّهُ تَعَالَى تَرْجِمَہُ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے مشرکوں کے پاؤں کیچھے اپنے
 سروں پر اور ہم غار میں تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر ان میں سے کوئی اپنے قدموں کی طرف
 دیکھے تو مکہ و مکہہ لیگا اپنے فرمایا اے ابوبکر تو کیا سمجھتا ہے اون دونوں کو جنکے ساتھ تیسرا خدا ہی
 ہوتا ہے ساتھ ہونے سے مراد ہے کہ مدد و حفاظت سے ساتھ ہے اور یہی مقصود ہے اِنَّ الشَّيْءَ الَّذِي
 اتَّقُوا وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ حُكْمِ رَبِّهِمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا هُمْ فَاجِدُونَ اور حدیث میں بیان ہے آپ کے توکل عظیم کا اور فضیلت ہے ابوبکر صدیق کے
 کہ اونہو نے ایسے وقت میں آپکا ساتھ دیا اور گھر بار مال اسباب سب چھوڑ دیا خالک پرے اونکے سونہ
 پر جو ایسے جان نثار و فادار ساتھی کی نسبت بڑا الفاظ نکالتے ہیں **عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ**
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَى الْمِثْبَاطِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ إِنَّ مِثْبَاطَهُ زَهْرَةٌ
الَّذِي بَادِيَتُ مَاءً عِنْدَهُ فَأَخْتَارَ مَا عِنْدَهُ قَبْلَكَ أَيْ أَبُوبَكْرٍ بَكَ فَقَالَ قَدْ يَنَالُكَ يَا أَبَا سَعِيدٍ وَأَمَّا هَذِهِ
قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُحْتَجُّ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ أَعْلَنَاءُ بِهِ وَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَمَّنَ النَّاسَ عَلَى سَفَرٍ مَالَهُ وَحُكْمَتُهُ أَبُو بَكْرٍ لَوْ كُنْتُ مُنْجِلًا
خَلِيلًا لَأَخْلَجْتُ أَيْ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا لَكَ لَكِنْ أَخُوهُ الْأَسْلَامُ لَا يُبْقِيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ حَوْخَةً إِلَّا حَوْخَةً
أَبُو بَكْرٍ تَرْجِمَہُ ابوسعید سے روایت ہے ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے اور فرمایا اللہ
ایک بندہ ہے جسکو اللہ نے اختیار دیا چاہے دنیا کی دولت لیوے چاہے اسے اللہ کے پاس ہناختیا
کرے یہ اور اس نے اللہ تعالیٰ کے پاس ہنا اختیار کیا یہ سنکر ابوبکر صدیق رونے لگے اچھے گئے کہ آپ کی وفات
قرب ہے اور رونے پر کہا ہمارے باپ دادا ہماری مائیں آپ پر سو صدقہ ہوں یہ معلوم ہوا کہ اس شخص
سے مراد خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور ابوبکر ہم سے زیادہ علم رکھتے تھے اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب لوگوں کو زیادہ مجھ پر ابوبکر کا احسان ہے مال کا بھی اور صحبت کا
بھی اور جو میں سے کسی کو خلیل بنانا (سوا خدا کے) تو ابوبکر کو خلیل بنانا اب خلعت تو نہیں ہے لیکن اسلام
کی اخوت (برادری ہے) ف نووی نے کہا خلعت کتہرین بالکل ایک کو خیال میں غرق ہو جانا
 کو اور غیر سے انقطاع کرنے کو یہ بات حضرت کو سوا خدا کے کسی سے نہ تھی البتہ محبت تھی خدیجہ اور عائشہ
 اور ابوبکر اور سامہ اور زید اور فاطمہ کی رضی اللہ عنہم۔ قاضی عیاض نے کہا ایک حدیث میں ہے
 کہ میں جبیب اللہ ہوں تو اختلاف کیا ہے کہ محبت کا مرتبہ زیادہ ہے یا خلعت کا بعضوں نے کہا دونوں

ایک مہینہ اور بعضوں نے کہا حبیب کا رتبہ زیادہ ہے کیونکہ صیفت ہمارے پیغمبر کی ہے اور بعضوں نے کہا خلعت کا زیادہ ہے اور آپ کی خلعت بھی حدیث شریف میں ہے **ترجمہ** مسجد میں کسی کی کپڑی نہ ہے (سب بند کر دی جاویں) ابابو بکر کے کپڑی کی تاہم کہو **عمر بن عبد اللہ** رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النَّاسَ یَوْمًا بِمِثْلِ حَدِیثِ مَالِکٍ **ترجمہ** وہی جو ابوبکر گذرا **عمر بن عبد اللہ** رَضِیَ اللہُ عَنْہُ حَدَّثَنَا عَنْ رَسُولِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیلًا لَكَ تَخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِیلًا وَلكِنَّكَ أَخْرَجْتَ صَاحِبِی وَقَدْ اتَّخَذَ اللہُ صَاحِبَكُمُ خَلِیلًا **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں سیکو اپنا جانی دوست بناتا (سو خدا کے) تو ابوبکر صدیق کو بناتا لیکن وہ میرے بہائی اور میرے صحابی ہیں اور تمہارے صاحب کے اللہ نے خلیل بنا ہے **عمر بن عبد اللہ** رَضِیَ اللہُ عَنْہُ حَدَّثَنَا عَنْ رَسُولِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا أَثِمًا لَمْ أَتَّخِذْ أَحَدًا خَلِیلًا لَكَ تَخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو میں سیکو اپنی امت میں سے اپنا جانی دوست بناتا تو ابوبکر کو بناتا **عمر بن عبد اللہ** رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ أَكُنْ خَلِیلًا لَكَ تَخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عمر بن عبد اللہ** رَضِیَ اللہُ عَنْہُ حَدَّثَنَا عَنْ رَسُولِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا أَثِمًا لَمْ أَتَّخِذْ أَحَدًا خَلِیلًا لَكَ تَخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ **ترجمہ** یہ ہے کہ تمہارے صاحب اس کو خلیل ہیں **عمر بن عبد اللہ** رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ أَكُنْ خَلِیلًا لَكَ تَخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عمر بن عبد اللہ** رَضِیَ اللہُ عَنْہُ حَدَّثَنَا عَنْ رَسُولِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا أَثِمًا لَمْ أَتَّخِذْ أَحَدًا خَلِیلًا لَكَ تَخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگاہ رہو میں کسی کی دوستی نہیں رکھتا دیکھنے سے دوستی جس میں اور کا خیال نہ ہے) اور جو میں ایسی دوستی کسی سے کرنے والا ہوتا تو ابوبکر سے کرتا اور تمہارا صاحب اللہ کے دوست ہیں (صاحب مراد حضرت نے اپنے تئیں کہا) **عمر بن عبد اللہ** رَضِیَ اللہُ عَنْہُ حَدَّثَنَا عَنْ رَسُولِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا أَثِمًا لَمْ أَتَّخِذْ أَحَدًا خَلِیلًا لَكَ تَخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عمر بن عبد اللہ** رَضِیَ اللہُ عَنْہُ حَدَّثَنَا عَنْ رَسُولِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا أَثِمًا لَمْ أَتَّخِذْ أَحَدًا خَلِیلًا لَكَ تَخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکوفات اسلام

کے لشکر کے ساتھ اذات السلاسل نوحی شام میں ایک پانی کا نام ہے وہ ان کی لڑائی جمادی الاخریٰ سے
 سید سحری میں ہوئی (وہ آئے آپ کے پاس انہوں نے کہا یا رسول اللہ سب لوگوں میں آپ کو کس سے
 زیادہ محبت ہو آپ نے فرمایا عائشہ صدیقہؓ اور انہوں نے کہا مردوں میں کس سے زیادہ محبت ہو آپ نے
 فرمایا ادون کے باپ سے انہوں نے کہا پیر ادون کے بعد کس سے آپ نے فرمایا عمرؓ سے یہاں تک کہ آپ نے
 کسی آدمی کو یاد نہ کیا **ف** نووی نے کہا احدث ابو بکر اور عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہم کی
 بڑی فضیلت نکل اور ایسہ سنت کی دلیل ہے کہ ابو بکر عمرؓ سے فضل میں **عن ابن ابی ملیک**
 سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَصَلَتْ مِنْكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَخْلِفًا لَوْ
 اسْتَخْلَفَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَبَلَغَ مَا مِنْ بَعْدِي ثُمَّ قَالَتُمْ عَمْرُو بْنُ لَهَامٍ بَعْدَ عُمَرَ قَالَتُمْ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ ثُمَّ
 أَنْتُمْ إِلَى هَذَا تَرْجِعُونِي ابْنُ أَبِي مَلِيكٍ سَمِعْتُ رَوَاتٍ مِنْ رِوَايَاتِ عَائِشَةَ وَسُئِلَ ادُونُ سَوْجَاغِيَا
 اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلیفہ کرتے تو کس کو کرتے (اس سے معلوم ہوا کہ آپ نے کسی کی خلافت
 پر رض نہیں کیا بلکہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کی خلافت صحابہ کے اجماع سے ہوئی اور شیعہ جو دعویٰ کرتے
 ہیں کہ حضرت علیؓ کی خلافت پر آپ نے رض کیا تھا باطل اور بے اصل ہے اور خود حضرت علیؓ نے
 انکی تحذیب کی (نووی) انہوں نے کہا ابو بکر کو کرتے پہر پوچھا گیا ادون کے بعد کس کو کرتے انہوں
 نے کہا عمر کو پہر پوچھا گیا ادون کے بعد کس کو کرتے انہوں نے کہا ابو عبیدہ بن الجراح کو پہر خواش
 ہو میں **عن جبیر بن مطعم** اَنَّ امْرَاةً سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 شَيْئًا فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ جِئْتُ فَكَلَّمْتُكَ أَجِدُكَ
 قَالَ إِبْنِي كَأَنَّهُمَا تَقْبَلُ الْمَوْتَ قَالَ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ بَيْنِي وَبَيْنَكَ ابْنِي كَأَنِّي أَبَا تَكْبٍ **ترجمہ** جبیر بن مطعم سے روایت
 ہے ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ پوچھا آپ نے فرمایا پہر آنا وہ بولی یا رسول اللہ اگر میں
 آؤں اور آپ کو نہ پاؤں (یعنی آپ کی وفات ہو جائے) آپ نے فرمایا اگر تو مجھے نہ پاوے تو ابو بکر کے
 پاس آنا **عن جبیر بن مطعم** اَنَّ امْرَاةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَأَلَتْهُ شَيْئًا فَأَمَرَهَا بِأَمْرِ يَمِيلُ حَدِيثُ عُبَادِ بْنِ مَوْسَى **ترجمہ** وہی جواب پر
 گذرا **عن عائشہ** قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَكَّةَ عَرَّادٌ
 بَنِي أَبَا تَكْبٍ أَبَاكَ وَأَخَالَ حَتَّى أَكُتِبَ كِتَابًا كَأَنِّي أَخَافُ أَنْ يَمُوتَ مِمَّنِّي وَيَقُولَ كَأَنَّكَ

اَنَا اَوَّلُ دَيَّابِ اللّٰهِ وَالْمُؤْمِنُونَ اِنَّ اَيُّكُمْ تَرَجَّحَ اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت عائشہ صدیقہ سہوہیت ہر
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیماری میں فرمایا بلا تو اپنے باپ ابوبکر کو اور اپنے بہائی کوتاہک میں
 ایک کتاب لکھ دوں میں درتا ہوں کوئی آئندہ کرنے والا آرزو نہ کرے (خلافت کی) اور کوئی کہنے
 والا یہ نہ کہے میں خلافت کا زیادہ حقدار ہوں اور اسے تنگ انکار کرتا ہے اور سلمان یہی انکار کرتے
 ہیں ہوا ابوبکر کے اور کسی کی خلافت سے **عَنْ اَبُو بَكْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ
 وَسَلَّمَ مَرَّ بِكُمْ الْيَوْمَ مَا تَمَّ قَالَ اَبُو بَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ اَتَّبَعْتُمْ مِنْكُمْ الْيَوْمَ جَنَادَةُ
 قَالَ اَبُو بَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ اَتَّبَعْتُمْ مِنْكُمْ الْيَوْمَ مَسْكِينًا قَالَ اَبُو بَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ عَادَ مِنْكُمْ
 الْيَوْمَ مَرِيضًا قَالَ اَبُو بَكْرٍ اَنَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اجْتَمَعْنَ فِي امْرِئٍ
 اِنَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ تَرَجَّحَ ابُو بَكْرٍ سہوہیت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج کے دن تم
 میں سے کون روزہ دار ہو ابوبکر نے کہا میں پہر اپنے فرمایا آج کے دن تم میں سے کون جنازے کو ساتھ
 گیا ابوبکر نے کہا میں اپنے فرمایا آج کے دن تم میں سے کس نے مسکین کو کھانا کھلایا ابوبکر نے کہا
 میں نے اپنے فرمایا آج کے دن تم میں سے کس نے بیمار کی پرستش یعنی عیادت کی ابوبکر نے کہا
 میں نے اپنے فرمایا جس میں سب باتیں جمع ہوں وہ جنت میں جاوے گا **عَنْ اَبُو بَكْرٍ قَالَ
 قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَكُوْنُ بَقْرَةً لَّهٗ قَدْ حَمَلَ عَلَيْهَا اَلْفَنَّتْ اِلَيْہِ
 الْبَقْرَةُ فَقَالَتْ اِنَّ لَكَ اَخْلَقْتُ لِحَدِّكَ اَوَّلَ لَيْلٍ اَتَمَّ اَخْلَقْتُ لِحَدِّكَ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ
 كَعَجْمًا وَفَرَعًا اَلْبَقْرَةُ كَلَّمَتْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَنَّى اَوْ مِنْ رِيٍّ وَاَبُو بَكْرٍ
 وَعُمَرُ قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَاجِعٌ فَنَفَّحَ مِمَّ عَدَا عَلَیْہِ
 الْقَبْرُ فَنَفَّحَتْ مِنْهَا نَفَاةً مَطْلَبَةً الرَّجُلُ حَتَّى اَنْتَفَذَ مَائِمَةً فَانْفَتَحَ اِلَيْہِ الذَّبَابُ فَقَالَ لَهُ مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبْتِ يَوْمَ لَيْسَ
 لَهَا رَاجِعٌ غَيْرِي فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَنَّى اَوْ مِنْ رِيٍّ وَاَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ تَرَجَّحَ ابُو بَكْرٍ
 سہوہیت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص ایک بیل کے پاس تھا اس پر بوجہ لادے
 ہو کر بیل نے سکیٹوں دیکھا اس نے لگا میں اس کی پیروی میں ہوں تو اس کی پیروی میں ہوں تو اس کی پیروی میں ہوں
 لیکن نے کہا سبحان اسے تعجب ہے کہ بیل بابت کرتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو ہر
 ایک کو سمجھاتا ہوں اور ابوبکر اور عمر بھی سمجھ جاتے ہیں ابوبکر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے****

فرمایا ایک چرواہا اپنی بکریوں میں تھا اتنے میں ایک بھڑیا لپکا اور ایک بکری لینگیا چرواہے نے اسکا
 پیچھا کیا اور بکری کو اس سے چڑھایا بھڑیے نے اسکی طرف دیکھا اور کہا اُس دن کون بکری کو بچاؤگا
 حبدن ہوا میرے کوئی چرواہا نہ ہوگا روہ قیامت کا دن ہے یا عید کا دن حبدن جاہلیت والو کہیل
 کہو دسین مصروف رہتو اور بھڑیے بکریاں لیجاتے یا قیامت کے قریب آفت اور فتنہ کے دن جب
 لوگ صیبت کراہے اپنے مال کے فکر سے غافل ہو جاویں گے (لوگوں نے کہا سبحان اللہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو اسکو سچ جانتا ہوں اور ابوبکر اور عمر بھی سچ جانتے ہیں (دوسری بڑا
 میں ہے کہ ابوبکر اور عمر وہاں موجود نہ تھے احادیث سے اور ان کی بڑی فضیلت نکلی کہ آپ کو آپرایا بہو
 تھا کہ جو بات آپ مانتے ہیں وہی ضرور مانیں گے **عَنْ** ابْنِ شُعْبَانَ بِهَذَا الْاِسْنَادِ قِصَّةُ الشَّاةِ
 وَالذِّئْبِ وَكَمْ يَكُنْ قِصَّةُ الْبَقَرَةِ تَرْجُمَةً وَهِيَ جَوَادِرُ اس میں ہل کا ذکر نہیں ہے **عَنْ**
 ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي حَدِيثَ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ
 وَفِي حَدِيثِهِمَا ذِكْرُ الْبَقَرَةِ ثَلَاثَةً مَعًا قَالَا فِي حَدِيثِهِمَا قَالَا أَوْ مِنْ يَمِ اَنَا وَابُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا
 هُمَا شَمَّ تَرْجُمَةً وَهِيَ جَوَادِرُ **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْجُمَةً
 وَهِيَ جَوَادِرُ **بَابُ** مَنِ قَعَّ أَثْلَ عُمَرَ حَضْرَتِ عُمَرَ كُنْ بِكَ **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ
 وَضَعَ عُمَرُ رُؤُوسَ الْخَطَاةِ عَلَى سَدِيرِهِ فَتَكَنَّفَهُ النَّاسُ يَدْعُونَ وَيَلْتَوُونَ وَيُصَلُّونَ عَلَيْهِ قَبْلَ
 أَنْ يُقَرَّعَ وَأَنَا فِيهِمْ قَالَ فَكَمْ يُرْعَى الْاِيْرَحْلُ قَدْ أَخَذَ مِنْ تَكْنِيفِي مِنْ ذِي الْقَعْفَرِ إِلَيْهِ
 فَإِذَا هُوَ عَلَى فَرْخِهِمْ عَلَى عُمَرَ وَقَالَ مَا كُنْتُ أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللَّهَ بَيْنَ عَمَلِهِ
 مِنْكَ وَابْنُ اللَّهِ اِنْ كُنْتُ لَا ظُنُّ أَنْ يَجْعَلَكَ اللَّهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ وَذَلِكَ ابْنِي كُنْتُ
 أَكْثَرُ أَسْمَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ جُنْتُ اَنَا وَابُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
 وَدَخَلْتُ اَنَا وَابُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَخَرَجْتُ اَنَا وَابُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَإِنْ كُنْتُ لَا رُجُوءَ وَلَا ظُنُّ أَنْ
 يَجْعَلَكَ اللَّهُ مَعَهُمَا تَرْجُمَةً ابْنِ عَبَّاسٍ رَوَيْتُ عَنْ حَضْرَتِ عُمَرَ فِي حَبِ انْقَالِ كَيْسٍ اَوْتَابُوت
 میں کہے گئے تو لوگ اون کے گرد ہو گئے دعا کرتے تھے اور تعریف کرتے تھے اور نماز پڑھتے تھے
 اون پر جنازہ اٹھاتے تھے پہلے میں ہی اُن لوگوں میں تھا میں نہیں ڈر مگر ایک شخص سے
 جس نے میرا مونڈھا تھا مایہ سے پیچھے میں نے دیکھا تو وہ حضرت علی تھے انہوں نے کہا رحم سے

اللہ تعالیٰ حضرت عمرؓ پر یہ کہا (انکی طرف خطاب کر کے) اے عمر تم نے کوئی شخص ایسا نہ چھوڑا جسکی اعمال اسیر
 ہوں کہ ویسے اعمال پر مجھے اللہ سے ملنا پسند ہوئے زیادہ قسم اللہ کی میں سمجھتا تھا کہ اللہ تمکو تہا رسول
 دونوں ساتھیوں کے ساتھ کرے گا یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق کے (اور انکی
 وجہ یہ تھی کہ میں اکثر سنا کرتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے میں آیا اور ابوبکر اور
 عمر آئے اور میں اندر گیا اور ابوبکر اور عمر گئے اور میں نکلا اور ابوبکر اور عمر نکلی اس لیے مجھ پر امیدی تھی
 کہ اللہ تعالیٰ تمکو ان دونوں کے ساتھ کریگا **فائدہ** چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر کام میں
 اور ہر بات میں ابوبکر اور عمر کو ساتھ رکھتے تو آخرت میں ہی اللہ تعالیٰ نے انکا ساتھ قائم رکھا اور تینوں
 صاحب ایک ہی جگہ دفن ہوئے۔ حدیث سے حضرت علیؓ محبت حضرت عمرؓ سے نکلی اور یہی ثابت ہوا
 کہ حضرت علیؓ حضرت عمرؓ کی تعریف کرتے تھے اور انکو خدا کا مقبول بندہ اور ان کے اعمال کو نیک سمجھتے
 تھے یہاں تک کہ ویسے اعمال کی خود آرزو کرتے تھے اب ادن بے ایمانوں کا مونہ کالا ہو جو معاذ اللہ
 حضرت علیؓ اور حضرت عمرؓ میں خلا بیان کرتے ہیں۔ تمام سیر اور تواریخ اور احادیث سے ثابت ہے کہ حضرت عمرؓ اور
 حضرت علیؓ سو کبھی کوئی جگہ نہیں ہوا بلکہ حضرت عمرؓ نے اپنی خلافت میں تمام اموال رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کے حضرت علیؓ اور عباس کے سپرد کر دیے اور ہر ایک کام اور شوری میں حضرت عمرؓ حضرت
 علیؓ کو شریک کہتے تھے اور بہت سو سائل میں حضرت علیؓ کو صلاح لیتے تھے یہاں تک کہ حضرت علیؓ نے
 اپنی صاحبزادی ام کلثومؓ کا نکاح حضرت عمرؓ سے کر دیا باوجودیکہ حضرت عمرؓ بوڑھے تھے **عَنْ**
سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ اَنَا سَمِعْتُ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ **عَنْ** اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يَقُولُ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَنَا وَكَرْبُ الْعَيْنِ النَّاسُ يَغْرَضُونَ وَعَلَيْهِمْ قُمْصَةٌ
مِنْهَا مَا يَكْفِيكَمُ التَّكْدَى وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُونَ ذَلِكَ وَكَرْبُ الْعَيْنِ الْخَطَابِ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ كَهَجْرَةٍ
قَالُوا مَاذَا اَوَّلَتْ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الَّذِينَ **مَرَّجَمَهُ** ابُو سَعِيدٍ خُدْرِي سَوَدَتْ هِرَ رَسُولُ اللَّهِ
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس حالت میں میں سورہا تھا میں نے لوگوں کو دیکھا سامنے لاکے جاتے ہیں اور
 وہ کڑے پہنے ہوئے ہیں بعضوں کے کڑے چھاتی تک ہیں اور بعضوں کے اوس کے نیچے ہر عمر نکل تو وہ
 اتنا نیچا کرتا ہے تھوڑے میں پر گھٹتا جاتا تھا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اسکی تعبیر کیا ہے آپ نے
 فرمایا دین **فائدہ** دین اور کڑے میں یہاں سب سے کہ جب کڑا بدن کو چھپاتا ہے سردی گرمی سے

بچتا ہے پسو دین روح اور دل کو محفوظ رکھتا ہے اور کفر اور گناہ سے بچتا ہے اس حدیث کو ثابت ہوا کہ حضرت
 عمر کا دین نہایت کامل اور حد سے زیادہ تھا (تحفہ الاخیار) **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحُطَّابِ عَنْ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَاكِيَةٌ إِذْ رَأَيْتُ قَدَحًا أُنِيتَ بِهِ فِيهِ كَبْشٌ
 فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى أَتَيْتُ لَأَرْسِيَ الرَّيَّ يَجْعَلُنِي فِي أَفْكَارِي لُحْدًا عَطِيتُكَ فَصَنَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
 قَالُوا فَمَا أَذَلَّتْ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَلْعَلُّهُ تَرْجُمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ سَهِرَ رُؤْيَا هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرًا يَمِينِ سَوْدَةٍ تَهْتِكُ مِينَاءَ بِلَالٍ مِيرَ سَانَهُ لَا يَأْكُلُ جَسْمِيْنَ دَوْدَةً يَمِينِ أَسْ
 مِينِ بِبِلَالٍ تَأْكُلُ تَأْكُلُ أَسْمَاءُ ابْنِ مِيرَ نَاخُونِ سَوْدَةٍ لَكُنِي لَكِي بِجَوَابِهِ مِينِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
 كُوْدِيدًا لَوْ كُنْ نَفَرًا يَمِينِ أَسْمَاءُ ابْنِ مِيرَ نَاخُونِ سَوْدَةٍ لَكُنِي لَكِي بِجَوَابِهِ مِينِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
 اس حدیث سے اہل تعبیر نے کہا ہے کہ جو کوئی دودھ پیتے ہوئے خواب میں دیکھے اس کو علم نصیب ہوگا اس واسطے کہ علم
 سبب ہو روح کی زندگی کا جیسے دودھ سبب ہے بدن کی زندگی کا خصوصاً حالت طفولیت میں اس
 حدیث کو نہایت عمدہ فضیلت حضرت عمر فاروق کی ثابت ہوئی کہ وہ علم نبوت کے ثمرے را زدار تھے
 اسی سبب ہوا کہ خلافت اور ملکہ داری میں وہ لیاقت تھی جو اوروں کو نہ تھی اور انکی کارروائی اور
 تدبیر سیاست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تدبیر اور سیاست کا نمونہ تھی ادنیٰ کی خلافت میں سلام
 پہیلا اور مسلمانوں کو عزت و عظمت اور حکومت اور شوکت حاصل ہوئی چار نہر ارٹھے بڑے شہر
 فتح ہوئے اور چار نہر اس حدیث بنائی گئیں اور انکی احسان قیامت تک نہر ایک مسلمان کی گردن پر ہے
 اور جو مسلمان جس شہر میں ہو وہ قیامت تک انکا شکر گزار ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہ **عَنْ**
 هِشَامِ بْنِ سَادٍ يُقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا أَنَا نَاكِيَةٌ إِذْ رَأَيْتُ قَدَحًا
 أُنِيتَ بِهِ كَبْشٌ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى أَتَيْتُ لَأَرْسِيَ الرَّيَّ يَجْعَلُنِي فِي أَفْكَارِي لُحْدًا عَطِيتُكَ فَصَنَعَ
 عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالُوا فَمَا أَذَلَّتْ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَلْعَلُّهُ تَرْجُمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ سَهِرَ
 رُؤْيَا هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرًا يَمِينِ سَوْدَةٍ تَهْتِكُ مِينَاءَ بِلَالٍ مِيرَ سَانَهُ لَا يَأْكُلُ
 جَسْمِيْنَ دَوْدَةً يَمِينِ أَسْمَاءُ ابْنِ مِيرَ نَاخُونِ سَوْدَةٍ لَكُنِي لَكِي بِجَوَابِهِ مِينِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
 كُوْدِيدًا لَوْ كُنْ نَفَرًا يَمِينِ أَسْمَاءُ ابْنِ مِيرَ نَاخُونِ سَوْدَةٍ لَكُنِي لَكِي بِجَوَابِهِ مِينِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
 اس حدیث سے اہل تعبیر نے کہا ہے کہ جو کوئی دودھ پیتے ہوئے خواب میں دیکھے اس کو علم نصیب ہوگا اس واسطے کہ علم
 سبب ہو روح کی زندگی کا جیسے دودھ سبب ہے بدن کی زندگی کا خصوصاً حالت طفولیت میں اس
 حدیث کو نہایت عمدہ فضیلت حضرت عمر فاروق کی ثابت ہوئی کہ وہ علم نبوت کے ثمرے را زدار تھے
 اسی سبب ہوا کہ خلافت اور ملکہ داری میں وہ لیاقت تھی جو اوروں کو نہ تھی اور انکی کارروائی اور
 تدبیر سیاست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تدبیر اور سیاست کا نمونہ تھی ادنیٰ کی خلافت میں سلام
 پہیلا اور مسلمانوں کو عزت و عظمت اور حکومت اور شوکت حاصل ہوئی چار نہر ارٹھے بڑے شہر
 فتح ہوئے اور چار نہر اس حدیث بنائی گئیں اور انکی احسان قیامت تک نہر ایک مسلمان کی گردن پر ہے
 اور جو مسلمان جس شہر میں ہو وہ قیامت تک انکا شکر گزار ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہ **عَنْ**
 هِشَامِ بْنِ سَادٍ يُقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا أَنَا نَاكِيَةٌ إِذْ رَأَيْتُ قَدَحًا
 أُنِيتَ بِهِ كَبْشٌ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى أَتَيْتُ لَأَرْسِيَ الرَّيَّ يَجْعَلُنِي فِي أَفْكَارِي لُحْدًا عَطِيتُكَ فَصَنَعَ
 عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالُوا فَمَا أَذَلَّتْ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَلْعَلُّهُ تَرْجُمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ سَهِرَ
 رُؤْيَا هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرًا يَمِينِ سَوْدَةٍ تَهْتِكُ مِينَاءَ بِلَالٍ مِيرَ سَانَهُ لَا يَأْكُلُ
 جَسْمِيْنَ دَوْدَةً يَمِينِ أَسْمَاءُ ابْنِ مِيرَ نَاخُونِ سَوْدَةٍ لَكُنِي لَكِي بِجَوَابِهِ مِينِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ كَأَنِّي أُنْزِعُ بِذَلْوَبِكْرَةٍ عَلَى قَلْبِي خُفَاءً أَبُو بَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنْوَبًا أَوْ ذَنْوَبَيْنِ
 فَنَزَعَ نَزْعًا ضَعِيفًا وَاللَّهُ يَعْلَمُ لَهُ خُفَاءً عَمْدًا فَاسْتَقْفَا سَخَالَكَ عَمْرًا ذَكَرَهُ أَرْعَفُ شَيْءٍ مِنَ
 النَّاسِ يُفَسِّرُهُ فِي شَيْءٍ مَحْضَرٍ فِي النَّاسِ وَكَرُّوا الْعَطَنَ **ترجمہ** عبد اس بن عمر سے روایت ہے رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا میں ایک کنویر پر سہجہ کے وقت بائیں پہنچ رہا ہوں اپنے
 میں ابو بکر آئے اور ایک دیوڑل نکالے وہ بھی ناتوامی کے ساتھ اور اسے اٹھو کھٹے پہ عمر آئے اور بائیں
 کہیں چنا شروع کیا وہ دیوڑل بڑھ کر چرس ہو گیا تو میں نے ایسا زبردست کام کر لیا کہ وہاں نہیں دیکھا یہاں تک
 کہ لوگ سیراب ہو گئے اور اپنے اونٹوں کو بائیں ہلا کر آرام کی جگہ میں بٹھایا **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آيَةِ بَكْرَةَ وَعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَتَوَحَّدُ خَلْقُكُمْ
ترجمہ وہی جواب دہ گزرا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ
 فِيهَا كَادًا أَوْ قَهْرًا أَفْقَلْتُ لِمَنْ هَلْ كَادَ أَفْقَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَارْدْتُ أَنَّ أَكْثَلَ فَذَكَرْتُ
 خَيْرَ ذَلِكَ فَبَلَغْتُ رَسُولًا قَالَ آتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ أَوْ عَلِيكَ يُعَاذُ **ترجمہ** جابر روایت ہے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جنت میں گیا اور وہاں ایک گہرا بھل دیکھا میں نے پوچھا یہ کس کا ہے لوگوں نے
 کہا عمر بن خطاب کا میں نے اندر جانا چاہا مگر تمہاری غیرت کا مجھے خیال آیا یہ سن کر حضرت عمر روئے
 اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ کے سر میں غیرت کرتا **ف** آپ کا تو گہرا بہرہ اور میں غور و آہنگ
 ہوں اور بہشت ہی آپ ہی کا طفیل ہے۔ حدیث سے حضرت عمر کی فضیلت ظاہر ہے اور ان کا جنتی ہونا
 یقینی ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَلَغَ حَدِيثُ بَيْنَ ابْنِ مُمَيَّرٍ وَرُفَهِ **ترجمہ** وہی
 جواب دہ گزرا **عَنْ** ابْنِ مُمَيَّرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَاكِحٌ رَأَى
 رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَذَا أَمْرَةٌ تَوْضَأُ الْجَانِبِ قَصِيرٌ قَفْلٌ لِمَنْ هَلْ كَادَ أَفْقَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
 فَذَكَرْتُ غَيْرَهُ عُمَرُ فَوَلَّيْتُ مُدِيرًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَبَلَغْتُ عُمَرَ وَنَحْنُ جَمِيعًا فِي ذَلِكَ الْكَلْبِ
 مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرَّ قَالَ عُمَرُ يَا أَبَايَ أَنْتَ دَأَيْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعَلَيْكَ
 أَعَاذُ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے سورہ ہاتھ میں اپنے سین
 جنت میں دیکھا وہاں ایک عورت وضو کر رہی تھی ایک محل کے کونے میں میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے
 لوگ بولے عمر بن الخطاب کا یہ سن کر مجھے عمر کی غیرت کا خیال آیا اور میں بیٹھ بیٹھ کر پہلا۔ ابو ہریرہ سے

کہا عمر بن الخطابؓ یہ سنا تو رو کر اور ہم سب نے اس مجلس میں تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہر حضرت
 عمرؓ نے کہا میرے انا اب آپ پر صدقہ ہوں یا رسول اللہ کیا میں آپ پر غیرت کروں **عمر بن الخطابؓ**
 بھٹک اٹھا سنا دینا مثلاً **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عمر بن الخطابؓ** قَالَ اسْتَاذَنَ عُمَرُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَعْنَدَةً يَتَأَمَّرُ قُلُوبُ النَّاسِ يَحْكُمُهَا وَيَسْتَكْثِرُ نَفْسَهُ عَالِيَةً أَصَوَاتُهُمْ فَلَمَّا
 اسْتَاذَنَ عُمَرُ فَمِنْ بَيْتٍ لِدُونَ الْحِجَابِ فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخُوكُ فَقَالَ عُمَرُ أَهَكَ اللَّهُ سَيْتَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِبْتُ مِنْ هَذَا لَأَنَّكَ كَرِهْتَ لِي أَنْ تَسْمِعَنِي صَوْتَكَ ابْتَدَرَنِي الْحِجَابُ
 قَالَ عُمَرُ كَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَقُّ أَنْ يَهْتَبِنَ لَكَ قَالَ عُمَرُ إِنِّي عَدَاوَاتِ الْفُجُورِ أَتَهْتَبِنِي
 وَلَا تَهْتَبِنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا نَفَعْنَا أَنْتَ أَغْلَطُوا وَأَفْظَمُوا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي لَفْسِي يَبْدُو مَا لَقِيَاكَ الشَّيْطَانُ
 قَطُّ سَالِكًا نَجَاءً أَسْأَلُكَ كَيْفَ غَيْرُكَ **ترجمہ** حدسہ رویت ہر حضرت عمرؓ نے اجازت مانگی رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اور آپ کو پاس سوقت قریش کی عورتیں بیٹھی تھیں آپ سے
 باتیں کر رہی تھیں اور کہتے کہو اگر یہی تھیں ان کی آوازیں بلند تھیں جب حضرت عمرؓ نے آواز دی
 تو اوٹھ کر دوڑیں چہنبر کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کو اجازت دی اور آپ نہر
 رہے تھے حضرت عمرؓ نے پوچھا اللہ آپ کو ہمتا ہوا کہ یہ یا رسول اللہ آپ نے فرمایا مجھے تعجب ہوا ان عورتوں
 سے جو میرے پاس بیٹھی تھیں تمہاری آواز سننے ہی پر دی میں باگین حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول
 اللہ آپ انکو زیادہ ڈرنا تھا پہلے ان عورتوں کو کہا ابھی جان کی دشمنی تم مجھ سے ڈرتی ہو اور اللہ کے
 رسول سے نہیں ڈرتیں انہوں نے کہا ہاں تم سخت ہو اور غصیلے ہو یہ نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے شیطان جب
 تمکو ملتا ہے کسی راہ میں جلتا ہوا تو اس راہ کو جس میں تم جلتے ہو چھوڑ کر دوسری راہ میں جاتا ہے
ف کیونکہ شیطان حضرت عمرؓ سے بہت کاہتا تھا اس حدیث پر بعض بے وقوفوں نے اعتراض
 کیا ہے کہ یہ کیسی ہو سکتا ہے کہ شیطان بہت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت عمرؓ سے زیادہ
 ڈرے ان جواب یہ ہے کہ اس حدیث میں یہ کہاں ہے کہ شیطان مجھ سے کم ڈرنا ہے اور جو ایسا ہی ہو تو کیا قیاس

ہے کو تو اس پر قبا جوڑتے ہیں بادشاہ سواتانہین ڈرتے اس کو تو اس کی فضیلت بادشاہ پرنہین
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَاءَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ
 لَبِئْسَ مَا قَدْ دَفَعَنَ أَصَوَاهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ ابْتَدَأَ رَدَّ
 الْحِجَابَ فَذَكَرَ خَوْفَ حَدِيثِ الرَّهْرِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذر **عَنْ** عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ قَدْ كَانَ يَكُونُ فِي الْأَمْرِ قَبْلَكُمْ مُحَمَّدٌ ثَوْنٌ فَإِنْ يَكُنْ فِي أَمْرٍ
 مِنْهُمْ أَحَدٌ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِنْهُمْ قَالَ ابْنُ وَهَبٍ تَفْسِيرُ مُحَمَّدٌ ثَوْنٌ مُلْهَمُونَ **ترجمہ**
 اُمّ المؤمنین عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے اگلی امتوں میں ایسے لوگ ہوا
 کرتے تھے (جسکی رائے ٹھیک ہوتی) گمان صحیح ہوتا یا فرشتے انکو الہام کرتے مہری است میں اگر ایسا کوئی
 ہو تو فرہ عمر بن الخطاب ہونگے **عَنْ** سَعْدِ بْنِ ابْنِ أَبِي يَحْيَى بَطْنِ الْأَسَدِ مِنْكُمْ **ترجمہ** وہی جو
 اوپر گذر **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ وَافَقْتُ رَبِّي فِي ثَلَاثٍ فِي مَقَامِ ابْنِ أَبِي يَحْيَى بَطْنِ الْأَسَدِ
 وَفِي أَسَاسِي بَدَلٍ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمر نے کہا میں اپنے رب کو مسافق ہوا تین
 باتوں میں ایک مقام **ابن** ابی یحییٰ میں نماز پڑھنے میں (جب میں نے راہ دہی کہ یا رسول اللہ آپ اسکو مصلے
 بنایے ویسا ہی قرآن میں اوتراد و اشخوذ میں مقام **ابن** ابی یحییٰ مصلے) دوسرے عورتوں کے پردے میں
 تیسرے مدبر کے قیدیوں میں **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانُوا فِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَحْيَى بَطْنِ الْأَسَدِ
 عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ أَنْ يُطِيعَهُ فَوَيْصَهُ أَنْ يَكُونَ
 فِيهِ أَبَاهُ فَاعْطَاهُ ثُمَّ سَأَلَهُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ
 فَقَامَ عُمَرُ فَاخْتَلَفَ يَدَايِهِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُصَلِّيَ عَلَيْهِ
 وَقَدْ هَكَذَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا خَيْرٌ
 اللَّهُ فَقَالَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَلَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَنْ تَسْتَغْفِرَ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً وَسَارِئِدُهُ عَلَى
 سَبْعِينَ قَالَ إِنَّهُ مَنَافِقٌ فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
 وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے
 جب عبد اللہ بن ابی بن سلول نے وفات پائی (جو ثا مسافق تھا) تو اسکا بیٹا عبد اللہ بن عبد اللہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ آپ اپنا کرتہ میرے باپ کو گفج کے لیے دیجیے آپ نے

روایت کیا مرنو عاکہ سب زیادہ شرم کرنے والے اور سب زیادہ غرت والے عثمان ہیں۔ احمد بن حنبل
 مالکیہ نے دلیل پکڑی ہے کہ ان ستر عورت نہیں ہو تو وہی نے کہا دلیل صحیح نہیں ہے کیونکہ حدیث
 میں ہر اوی کو تنک ہر انہیں کہلی تھیں یا پٹ لیاں اور صحیح یہی ہے کہ ان عورت ہر (اسراج الوہب)
عَنْ عَائِشَةَ وَعُثْمَانَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ اسْتَأْذَنَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ
مُصْطَبِحٌ عَلَى رَأْسِهِ لَا يَسْمَعُ عَائِشَةَ فَأَذِنَ لِأَبِي بَكْرٍ وَهُوَ كَذَلِكَ فَقَضَى إِلَيْهَا حَاجَتَهُ
ثُمَّ انْصَرَفَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ فَأَذِنَ لَهُ وَهُوَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ فَقَضَى إِلَيْهَا حَاجَتَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ
ثُمَّ قَالَ عُثْمَانُ اسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَجَلَسَ وَقَالَ لِعَائِشَةَ اجْعِمِي عَلَيَّ ثِيَابَكَ فَقَضَيْتُ إِلَيْهِ
حَاجَتِي ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ أَلَمْ تَرِنْتَ لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ
جَمَاعًا فَرِنْتَ لِعُثْمَانَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ جَوَادٌ وَإِنِّي
خَشِيتُ أَنْ أُوْذِنَ لَكَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ أَنْ لَا يَبْلُغَ إِلَيَّ فِي حَاجَتِهِ تَرْجُمُهُ حُرَّتُ عَائِشَةَ وَحُرَّتُ
 عثمان ہر روایت ہر ابوبکر صدیق نے اجازت مانگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپ ٹھوڑے ہوئے تھے
 اپنے بچوں نے حضرت عائشہ کی چادر اوڑھ لیا ہوئے آپ ابوبکر کو اجازت دی لی حال میں وہ اپنا کام
 پورا کر کے چلے گئے پھر عمر آئے انہوں نے اجازت مانگی آپ نے اجازت دی لی حال میں وہ بھی اپنے کام
 سے فارغ ہو کر چلے گئے عثمان نے کہا سب میں اجازت مانگی تو آپ بیٹھ گئے اور عائشہ سو فرمایا اپنے کپڑے
 اچھی طرح پہن لے میں اپنے کام سے فارغ ہو کر چلا گیا بعد اوس کے عائشہ نے کہا یا رسول اللہ کیا سبب
 ہے آپ ابوبکر کے آنے سے کہ گھبرا گئے عمر کے آنے سے جیسا عثمان کے آنے سے گھبرا گئے آپ فرمایا عثمان
 حیا دار مرد ہو اور میں ڈرا اگر لی حال میں انکو اجازت دونوں کو وہ اپنا کام نہ کر سکین اور شرم ہو کچھ نہ کہیں
 اور چلے جاویں **عَنْ عُثْمَانَ وَعَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ اسْتَأْذَنَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى**
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مَثَلِ حَدِيثِ عُقَيْلِ بْنِ الرَّهْطِيِّ تَرْجُمُهُ وَهِيَ جَوَادٌ بَرَكْتُ عَنْ
أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ لَيْكُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاطِطٍ مِنْ حَوَاطِطِ الْمَدِينَةِ
وَهُوَ مُتَكَلِّمٌ بِرَكْبٍ يُعَوِّدُهُمَا بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّينِ إِذَا اسْتَفْتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ افْعَلْ وَكَبِّرْهُ
بِالْحَنَةِ قَالَ فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ فَفَعَلَتْ لَهُ وَكَبِّرَتْهُ بِالْحَنَةِ قَالَ ثُمَّ اسْتَفْتَاهُ رَجُلٌ الْاِخْرَ
فَقَالَ افْعَلْ وَكَبِّرْهُ بِالْحَنَةِ قَالَ فَذَهَبَتْ نَازَا هُوَ عُمَرُ فَفَعَلَتْ لَهُ وَكَبِّرَتْهُ بِالْحَنَةِ

ثُمَّ سَمِعَ رَجُلًا أَخَذَ قَالَ فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ افْتَحُوا بَابَكُمْ بِالْحَبَّةِ
 عَلَى بِلْوَايَ تَكُونُ قَالَ قَدْ هَبْتُ كَذَا هُوَ عُمَانُ بْنُ عَفَّانَ قَالَ فَفَتَحْتُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْحَبَّةِ
 قَالَ وَقُلْتُ أَلَيْدِي قَالَ فَقَالَ اللَّهُمَّ صَبِّرْنَا وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ ترجمہ ابو موسیٰ اشعری سے روایت
 ہے ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے کسی باغ میں تھے تکیہ لگائے ہوئے اور ایک لڑکی کو کچھ میز
 کہوئیں پر تھے تھے میں ایک شخص نے دروازہ کھلوا یا آپ نے فرمایا کہ ہولدی اور آپ کو حنبت کی خوشخبری
 دی میں جب کہولنے گیا تو ابو بکر تھے میں نے دروازہ کھولا اور انکو حنبت کی خوش خبری دی بہر دوسرے
 شخص نے دروازہ کھلوا یا آپ نے فرمایا کہ ہولدی اور آپ کو خوشخبری دی حنبت کی میں گیا تو عمر تھے میں نے
 دروازہ کھول دیا اور انکو حنبت کی خوشخبری دی بہر تیسرے شخص نے دروازہ کھلوا یا آپ بیٹھ گئے آپ نے
 فرمایا کہ ہولدی اور آپ کو حنبت کی خوشخبری دی اور اوسپر ایک بلکہ ہوگا میں گیا تو عثمان بن عفان
 تھے میں نے دروازہ کھولا اور انکو حنبت کی خوشخبری دی اور بلو کا ذکر کیا انہوں نے کہا یا اللہ مجھ کو
 صبر دی اور تو ہی مددگار ہے **فائدہ** اس حدیث میں ایک بلیغہ ہے کہ جیسو آپ نے بیٹھتے
 خبری ویسا ہی ہو حضرت عثمان پر بڑا بلو ہوا آخر انہوں نے صبر کیا اور شہید ہوئے **عن**
 ابی موسیٰ الاشعری عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل حائطاً وامرني ان احفظ
 الباب بمعني حداثه عثمان بن عفان ترجمہ ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم ایک باغ میں تشریف لگے اور مجھ سے فرمایا تو دروازہ پر پہرہ دے یہ بیان کیا
 حدیث کو اوسط طرح جیسے اور گزری **عن** ابی موسیٰ الاشعری عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 خرج فقال لا لزم من رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا يكون معك يومئذ هذا قال
 فجاء الميبد فقال عن النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا اخرج وجهه ههنا قال فخرج
 على اشره اسأل عنه حتى دخل بيتر اريس قال فجلست عند الباب بابها من جديد حتى قطع
 رسول الله صلى الله عليه وسلم حاجته وتوصا فقلت اليه فاذ هو قد جلس على
 بيتر اريس وتوسط ففها وكشف عن ساقيه ودلاهما في البيتر قال فقلت عليه ثم انصرفت
 فجلست عند الباب فقلت لا يكون اب رسول الله صلى الله عليه وسلم اليوم فاجاب
 ابو بكر فذفع الباب فقلت من هذا فقال ابو بكر فقلت حال رسلك قال ثم ذهبت

فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا أَبُو بَكْرٍ يَتَذَانُ فَقَالَ ائْتِنَا لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ فَأَقْبَلْتُ حَتَّى
قُلْتُ لَا بِيْكَ ادْخُلْ دَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَشِّرُكَ بِالْجَنَّةِ قَالَ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ
فَجَلَسَ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ فِي الْفَقِّ وَدَلَّ رِجْلَيْهِ فِي الْبُئْرِ كَمَا
صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ وَقَدْ تَزَكَّيْتُ اخِي
يَتُومَنَّا وَيُحَقِّقُنِي فَقُلْتُ إِنَّ يُرِيدُ اللَّهُ بِعَلَاءِ رَسُولِهِ أَخَاهُ خَيْرًا أَكْبَارَ بِهِ نَادَا اإِنْسَانُ يُحْجِرُكَ النَّبِيُّ
فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ عَلَى رِسَالِكَ ثُمَّ جِئْتُ الرَّسُولَ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ هَذَا عُمَرُ يَتَذَانُ فَقَالَ ائْتِنَا لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَجِئْتُ عُمَرَ
فَقُلْتُ ائْتِنَا وَيُبَشِّرُكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّةِ قَالَ فَدَخَلَ فَجَلَسَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفَقِّ عَنْ يَمِينِهِ وَدَلَّ رِجْلَيْهِ فِي الْبُئْرِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ فَقُلْتُ
إِنَّ يُرِيدُ اللَّهُ بِعَلَاءِ خَيْرًا أَيْعَنِي أَخَاهُ يَأْتِي بِهِ فَجَاءَ اإِنْسَانُ فَخَدَّكَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا
فَقَالَ عُمَرُ ابْنُ عَفَّانَ فَقُلْتُ عَلَى رِسَالِكَ قَالَ دَجِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْبَرْتُهُ
فَقَالَ ائْتِنَا لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ مَعَ بُلُوَى تُصِيبُهَا قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ ادْخُلْ وَيُبَشِّرُكَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّةِ مَعَ بُلُوَى تُصِيبُكَ قَالَ فَدَخَلَ فَوَحَّدَ الْفَقَّ فَدَلَّ عَلَى
فَجَلَسَ وَجَاهُهُ مِنْ شَرِّ الْأَخْرِ قَالَ شَرِيكَ فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فَأَوَّلَتْهَا قُبُورُهُمْ
تَرْحِمُهُ أَبُوسَيِّدٍ شَعْرِي وَرَوَيْتُ عَنْهُمُ وَضُوكِيَا ابْنُ كَهْرَمِينَ بِيْزَنْكَلُ اور كهنی لکھن میں ملازمت کروں گا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آج کی دن اور ساتھ رہوں گا آپ کے وہ مسجد میں آئے اور پوچھا آپ کہاں
ہیں لوگوں نے کہا اس طرف گئے ہیں ابوموسیٰ یہی آپ کے ندیوں کے نشان پر پوچھتے ہوئے اسویران
چلے یہاں تک کہ بیرار میں پہنچے (بیرار میں ایک کنواں ہے مدینہ سے باہر) ابوموسیٰ نے کہا میں دروازہ
پر بیٹھ گیا اور اسکا دروازہ کھڑی کا تھا یہاں تک کہ آپ حاجت سرفراز ہوئے اور وضو کیا تب میں آپ کے
پاس گیا آپ کو پوچھ بیٹھتے تھے اس کے سینڈ پر پٹ لیلان کہو لکر کنوے میں لٹکا لے سو میں نے سلام
کیا یہ میں لوٹا اور دروازے پر بیٹھا میں نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بواب (پوچھنے والا)
دروازہ پر رہتا ہوں تاج بنو لگا اتنے میں ابوبکر صدیق آئے اور دروازہ ٹھونکا میں نے کہا کون ہو کہو
نے کہا ابوبکر میں نے کہا ٹھہرو یہ میں گیا اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ابوبکر آئے ہیں اور اجازت

اَبُو مُوسٰی الْاَشْعَرِیُّ قَالَ خَجَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یَوْمًا اِلَی الْحَاطِطِ بِالْمَدِیْنَةِ فَخَلَعَتْ
 فَخَرَجَتْ فِیْ اَنْوَہِمْ وَاقْتَصَلَ الْحَدِیثَ بِمَعْنٰی حَدِیثِ سُلَیْمَانَ بْنِ یٰلَالٍ وَذَكَرَ فِی الْحَدِیثِ قَالَ اَبُو
 الْمُسَیَّبِ کَاذَلْتُ ذٰلِکَ ثُبُورَہُمْ اِجْتَمَعَتْ ہُمْ نَادَا النَّفَرُ عُمَانُ تَرْجُمَہُ دِیْ حِوَادِیْہِمْ -
بَابُ مَنْ نَضَّ اَعْلٰی عَلٰی بِنْدِ اَبِی کَالِبٍ حضرت علی کی بزرگی کا بیان **عمر بن سعد بن ابی قحیفہ**
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لِعَلِیٍّ اَنْتَ مِثِّیْ یَمْنٰذِلَہُ ہَا دُونَ مِنْ مُّوَسٰی اِذَا کَانَ
 لَا یَبِیَّ یَعْبُدُنِیْ قَالَ سَعِیدُکَ کَاَحَبِّیْکَ اَنْ اُسَافِدَہُ بِہَا سَعْدٌ اَفَلَا کُنِیْتُ سَعْدًا لِّحَدَّثِیْکَ بِہَا
 حَدَّثَنِیْ بِہَا عَامُرٌ کَقَالَ اَنَا سَمِعْتُکَ کُنْتُ اَنْتَ سَمِعْتَہَا قَالَ فَوَضَعَ اَصْبَعَیْہِ عَلٰی اُذُنَیْہِ قَالَ
 نَعَمْ وَاِلَّا کَاَسْتَلْتُکَ تَرْجُمَہُ سعد بن ابی وقاصؓ روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت
 علیؓ کو تم میرے پاس ایسے ہو جیسو حضرت مارونؓ تھو حضرت موسیٰ علیہ السلام پاس مگر میرے بعد کوئی نبی
 نہیں ہے۔ سعید نے کہا میں نے چاہا کہ یہ حدیث خود سعد بن مارونؓ تو میں سعد سے ملا اور جو عامر نے
 حدیث بیان کی تھی وہ انکو سنائی سعد نے کہا میں نے یہ حدیث سنی ہے میں نے کہا تم نے سنی ہے انہوں
 نے انگلیاں اپنی دونوں کانوں پر کہیں اور کہا جو نہ سنی ہو تو میرے کان پر ہے ہو جاوین **فائدہ**
 اس حدیث میں نبی فضیلت و حضرت علیؓ کی کہ آپؓ کی است میں انکو وہ مرتبہ ملا جو نبی ہر ایل میں مارونؓ
 علیہ السلام تھا مگر فرق اتنا ہے کہ مارونؓ پیغمبر ہی تھے اور حضرت علیؓ پیغمبر نہ تھے کیونکہ رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم خاتم الانبیاء تھے آپؓ کے بعد کوئی نیا پیغمبر دنیا میں نہیں آ سکتا۔ مارونؓ حضرت موسیٰ علیہ السلام
 کے چچا زاد بھائی تھے حضرت علیؓ ہی آپؓ کے چچا زاد بھائی تھے اور یہ حدیث آپؓ نے اُس وقت فرمائی جب
 آپؓ تبوک کی لڑائی پر جانے لگے اور حضرت علیؓ کو مدینہ منورہ میں خلیفہ کر گئے انہوں نے کہا آپؓ مجھ کو
 عورتوں اور بچوں کے ساتھ چھوڑے جاتے ہیں تب آپؓ نے یہ حدیث فرمائی کہ تم خوش نہیں ہونے
 کہ تمہارا حال مارونؓ کا سا ہو جیسو حضرت موسیٰ علیہ السلام طور کو تشریف لے گئے تھے تو مارونؓ کو اپنا
 خلیفہ بنا گئے تھے۔ اس حدیث سے یہ نہیں لگتا کہ میری وفات کے بعد ہی تم ہی خلیفہ ہو گے کیونکہ
 مارونؓ علیہ السلام حضرت موسیٰؓ کی حیات میں انتقال کر چکے تھے اور ان کے بعد خلیفہ نہیں ہو سکتے
 یہ کہ وجہ تشبیہ صرف ایک ہی کافی ہوتی ہے اور یہ بیان دو وجہ میں موجود تھیں ایک قرابت جیسو
 مارونؓ کو موسیٰؓ و تھی دوسری خلافت اپنی قوم پر اب ساری باتوں میں مارونؓ کی مثل ہونا ضرور

نہیں مگر جب حدیث میں یہ مذکور ہے کہ میری بعد کوئی نبی نہیں تو معلوم ہوا کہ اور باتوں میں مارون کی مماثلت
 موجود ہے اور مارون کی ایک صفت یہی تھی کہ بعد حضرت موسیٰ کے ساری بنی اسرائیل سے افضل تھے
 اور اس لحاظ سے حضرت علی کی فضیلت تمام صحابہ کرام پر نکلتی ہے لیکر یہی صورت میں ابھی شیخین کے
 خلافت میں کوئی قرح نہیں ہوتا کہ اس لیے کہ خلافت مفضل کی باوجود فاضل کے درست ہے خاص کر اس
 صورت میں جب ابوبکر صدیق کا خلافت کا متعدد احادیث میں اشارہ ہے اور اجماع کیا اس پر صحابہ کرام
 نے حتیٰ کہ حضرت علی نے ہی چہ ماہ کے بعد بیعت کی سراج الوداع میں ہے کہ استدلال شیعہ کا اس حدیث سے
 مردود ہے کیونکہ خلافت اپنے گھر والوں میں بحالت حیات خلافت امت کو وفات کے بعد مقتضی نہیں
 اور قیاس ٹوٹ جاتا ہے حضرت مارون کی موت سے حضرت موسیٰ کے سامنے اور مارون ایک امر خاص میں
 خلیفہ ہوئے تھے حضرت موسیٰ کی زندگی میں بہر ایسا ہی حضرت علی کے لیے ہی سمجھا جاتا ہے اور خلافت
 جزیریہ خدیجہ سے اپنے گھر والوں کی حفاظت کے لیے غزیرہ کو دینا بہتر ہے اس صورت میں حدیث حجت ہے
 شیعہ پر نہ شیعہ کے لیے اہم مختصر **عَنْ** سَعْدِ بْنِ ابْنِ وَقَّاصٍ قَالَ خَلَفْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَنِي إِسْطَاكٍ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تُخَلِّفُنِي فِي الشَّكَاكِ وَالْصَّنْبِيانِ فَقَالَ أَمَا تَرَى أَنِّي أَتُكَلِّمُ بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ غَيْرَ أَنَّهُ
 لَا يَتَّبِعُ بَعْدِي مَرْحُومٌ بَعْدَ ابْنِ وَقَّاصٍ سُرُورٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ خَلَفْتُ عَلَى بَنِي
 خَلِيفَةَ كَمَا (مدینہ میں) احب آپ غزوہ تبوک کو تشریف لے گئے اور انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھ کو عزتوں
 اور بچوں میں چھوڑے جاتے ہیں آپ فرمایا تم خوش نہیں ہو اس بات سے کہ تمہارا درجہ میرا یا اس
 ہو جس پر رسول کا تھا موسیٰ علیہ السلام کے پاس پر میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہے **عَنْ** شُعْبَةَ
 فِي هَذَا الْإِسْنَادِ مَرْحُومٌ هُوَ جَبَّارٌ كَذَّابٌ **عَنْ** سَعْدِ بْنِ ابْنِ وَقَّاصٍ قَالَ أَمَرُ مُعَاوِيَةَ
 ابْنُ أَبِي سَفْيَانَ سَعْدًا فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَكُنْتَ أَبَا الدَّرَاقِ فَقَالَ أَمَّا أَذْكَرُكَ تَكَادُ أَقَالُ
 لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَنْ أَسْبَهُ لَأَنْ تَكُونَ لِي وَاحِدٌ مِثْلَهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ
 مِنْ جُمُرِ التَّعَمُّ مِمَّنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَهُ وَقَدْ خَلَفْتُ فِي بَعْضِ مَعَارِضِهِ
 فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ بْنُ رَسُولٍ اللَّهُ خَلَفْتُ مَعَ الشَّكَاكِ وَالصَّنْبِيانِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ أَمَا تَرَى أَنِّي أَتُكَلِّمُ بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِنْ أَتَى لَأَنْبُؤَةُ بَعْدِي وَبَعْضُهُ

يَقُولُ يَوْمَ حَيْبَرَ لَا أُطِيعُكَ الْيَايَةَ رَجُلًا حَبِيبُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ وَحَبِيبُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ قَالَ
فَنُتِظَرُ لَنَا لَهَا فَقَالَ لَوْ هُوَ لِي عَلَيَّ كَأَنِّي بِهِ أَرْمَكَ فَبَصُرَ فِي حَيْنِكَ وَدَفَعَ الرَّايَةَ إِلَيْهِ
فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْأَيَّةُ ' نَدَّعُ أَبْنَاءُ نَادٍ أَبْنَاءُكُمْ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلِي حَبِيبُ

سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے معاویہ بن ابی سفیان نے سعد کو امیر کیا تو کہا تم کیوں برا نہیں کہتے
ابو تراب کو **فائدہ** ابو تراب کنیت ہے حضرت مرتضیٰ علی کی اس روایت سے معاویہ کی نسبت ایک حدیث
عائد ہوتی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت اور حضرت علی کی فضیلت کا مطلق
خیال نہیں کیا تو وہی نے کہا اس میں ایک صحابی پر الزام آتا ہے اور اس کی تاویل ضرور ہے ہر
طرح سے معاویہ نے سعد کو برا کہنے کا حکم نہیں دیا بلکہ برا نہ کہنے کا سبب پوچھا تو یاد یازت کیا کہ تم
برا کہتے سے کیوں برا نہیں کرتے ہو اور ان کے کڑے روایات سے پرہیز کرتے ہو تو ٹھیک کرتے ہو اور
جو اور کسی سے کہ تو اس کا اور جواب ہے اور شاید سعد اس گروہ میں ہوں جو حضرت علی کو برا کہتے ہوں اور
سعد نے برا نہ کہا اور اس سے انکار کیا ہو تو معاویہ اس کا سبب پوچھا اور شاید برا کہنے سے یہ مقصود
ہو کہ تم انکی خطا پر اجتہادی کیوں نہیں بیان کرتے **ت** سعد نے کہا میں تین باتوں کو جو
جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہیں حضرت علی کو برا نہیں کہوں گا اگر ان باتوں میں سے ایک بھی
مجھ کو حاصل ہو تو وہ مجھ پر لال اور ٹون ہو گا لیکن میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپ کسی
لڑائی پر جاتے وقت انکہ مدینہ میں چوڑا اونہوں نے کہا یا رسول اللہ آپ مجھے عورتوں اور بچوں کے
ساتھ چوڑ دیا آپ نے فرمایا تم اس بات سے رضی نہیں ہو کہ تمہارا درجہ میرے پاس ایسا ہو جیسا انہوں
کا تھا سو میں علیہ السلام کے پاس جاتا ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور میں نے سنا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ السلام سے آپ فرماتے تھے خیر کے دن کل میں ایسے شخص کو نشان دوں گا جو محبت رکھتا ہے اس سے
اور میں رسول سے اور اس سے اور اس کا رسول بھی محبت رکھتا ہے اس سے یہ سنکر ہم انتظار کرنے سے آپ نے
فرمایا علی کو بلا دو آئے تو انکی کہیں کہیں تہیں آپ نے انکی کہیں میں تھوک دیا اور نشان اون کے
حوالے کیا پھر اللہ تعالیٰ نے فتح دی اور ان کے گمانہ پر اور جب یہ آیت اتری بلا دین ہم اپنے بیٹوں کو اور
تم اپنے بیٹوں کے (یعنی آیت مباہلہ) تو آپ نے بلا یا حضرت علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کو پھر فرمایا یا امیر

بہرہ و اہل میں عن سعد بن العبدی صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهُ قَالَ لِعَلِّیْ اَمَّا تَوْحَفِیْ اَنْ
 تَكُوْنُ مِثْقٰی بِمَنْزِلَةِ هٰذَا رُوْنٌ مِّنْ مُّوْسٰی تَرْجَمُهُ سَعْدُ بْنُ اَبِی وَقَاصٍ سُرَّوْیَتْ ہُوَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا حضرت علیؑ کو خوش نہیں ہوا اس بات کو کہ تمہارا درجہ سیر پائس ایسا ہو جیسے ہارون کا
 تھا موسیٰ علیہ السلام کے پاس عن ابی ہریرۃ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ یَوْمَ
 خِیْبَرَ لَا تُعْطِیْنَ ہٰذِیْہِ الرَّأِیَۃَ رَجُلًا یُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہُ یَقْتَحِمُ اللّٰہُ عَلَیْہِ نَدَیَہُ قَالَ عُمَرُو بْنُ
 الْخَطَّابِ مَا أَحْبَبْتُ الْإِمَامَۃَ إِلَّا یَوْمَئِذٍ قَالَ نَسَاوَرْتُ لَهَا بِجَدِّیْ اُنْصِلْ لَهَا قَالَ نَدَا
 رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلِیُّ بْنُ اَبِی طَالِبٍ فَاَعْطَاهَا اِیَّاهَا وَقَالَ اُمِّیْ وَلَا تَلْتَفِتِ حَتّٰی
 یَقْتَحِمَ اللّٰہُ عَلَیْکَ قَالَ نَسَاوَرْتُ عَلَیْکَ شَیْئًا لَّمْ تَقِفْ وَلَمْ یَلْتَفِتْ نَصْرَہُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی
 مَاذَا قَاتِلُ النَّاسِ قَالَ فَاَوْفَعُہُمْ حَتّٰی یَشْہَدُوْا اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہِ
 فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِکَ فَقَدْ مَنَعُوْا مِنْکَ دِمَآئِہُمْ وَآمَوَ اَلْہُمْ اَلْاَحْقَقُہَا وَحَسَابُہُمْ عَلَی اللّٰہِ حَرَمِہُ
 ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیر کے دن البتہ میں بیچند اوس شخص کو دو گنا
 جو دوست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو فتح دیگا اللہ تعالیٰ اوس کو مائتہ ہجرت عمر نے کہا میں نے
 امارت کی آرزو کبھی نہیں کی مگر اوس میں آپ کے سامنے آیا اس میں یہ کہ آپ بلا وین مجھ کو
 اس کام کے لیے لیکن آپ نے حضرت علیؑ کو بلایا اور وہ جہنم اُگھو دیا اور فرمایا چلا جا اور اوس اور ہرست
 دیکھ اللہ تعالیٰ تجھے کو فتح دیگا ہجر انہوں نے چپکے سے کچھ عرض کیا بعد اوس کے پھر سے اگر کسی طرف نہیں
 دیکھا ہر چلا کر بے یار رسول اللہ کس بات پر میں لوگوں سے لڑوں آپ نے فرمایا لڑاؤں ہی بہانہ کہ
 وہ گواہی دین اس بات کی کہ کوئی رجن معبود نہیں سوا خدا کے اور بیشک محمدؐ اللہ کے رسول ہیں جب
 یہ گواہی دین تو انہوں نے بجالایا تجھے ہی اپنی جان اور مال کو مگر کسی حق کے بدلے اور ان کا حساب اس پر
 ہے عن سہیل بن سعد اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ یَوْمَ خِیْبَرَ لَا تُعْطِیْنَ
 ہٰذِیْہِ الرَّأِیَۃَ رَجُلًا یُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہُ وَیُحِبُّہُ اللّٰہُ وَرَسُوْلَہُ قَالَ
 بَاتَ النَّاسُ یَدُوْکَیْنِ لَیْلَۃِ صَوْمِہُمْ یُعْطٰہَا قَالَ فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّاسُ عَدُوْا عَلَی
 رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم کُلُّہُمْ یَرْجُوْا اَنْ یُعْطٰہَا فَقَالَ اَیْنَ عَلِیُّ بْنُ اَبِی طَالِبٍ
 فَقَالُوْا ہُوَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاَتٰہُ عَلِیُّ بْنُ اَبِی طَالِبٍ فَقَالَ فَاَتٰہُ سُلُوْا الرَّیْثَ فَاَتٰہُ بِہِ فَقَصَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ

نے کہا یہ علی بن ابی طالب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چہنچہا دیا ہے پھر اسے تم کے ہاتھ میں رکھو
 یزید بن عیینہ قال انطلقت انا وحصین بن سبرہ وحمز بن مسلمہ الى زيد بن ارقم فلما اقبلوا
 اليه قال له حصين لقد لقيت يا زيد خيرا كثيرا اذ كنت رسول الله صلى الله عليه وسلم وسمعت
 حديثا ورفرت معه وصليت خلفه لقد لقيت يا زيد خيرا كثيرا اذ كنت يا زيد ما سمعت
 من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يا ابن ابي ابي الله لقد كبرت سني وقد مر عهد
 ونسيت بعض الذين كنت اعمى من رسول الله صلى الله عليه وسلم فمأخذتكم فاقبلوه وما
 الا فلا تكلفوني شيئا قال قام رسول الله صلى الله عليه وسلم يومنا فمأخذتكم فاقبلوه وما
 خفنا بئس ما كنتم واما مدية فحمد الله واثنى عليه وورعك وذكركم قال اما بعد الا ايها
 الناس فاني انا انتم فوالله اني انا انتم فوالله اني انا انتم فوالله اني انا انتم
 كتاب الله فيه الهدى والنور فخذوا بكتاب الله واستمسكوا به فمأخذتكم فاقبلوه وما
 فيه شيء قال اهل بيتي اذ كرمكم الله في اهل بيتي اذ كرمكم الله في اهل بيتي فقال له حصين
 لو من اهل بيتي يا زيد اليك بيتي من اهل بيتي قال نساؤه من اهل بيتي ولكن اهل
 بيتي من حريم الصدقة بقاء قال ومن هم قال هم اهل بيتي قال جعفر قال
 عتار قال كل هؤلاء حريم الصدقة قال نعم ترجمه نثر بن حبان بن روايت بن ابراهيم
 بن سبرہ اور عمر بن سلم بن زيد بن ارقم کے پاس گئے جب ہم اُن کے پاس پہنچے تو حصین نے کہا اے زید تم نے تو بڑی نیکی
 حاصل کی تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کی حدیث سنی آپ کے ساتھ جہاد کیا آپ کے پیچھے نماز
 پڑھی تم نے بہت ثواب کمایا ہے کچھ حدیث بیان کرو جو خوشی ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زید نے کہا
 اے پیچھے میرے میری عمر بہت بڑی ہو گئی اور مدت گزری اور بعض باتیں جنکو میں یاد رکھتا تھا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہل گیا تو میں جو بیان کروں اوسکو قبول کرو اور جو میں نہ بیان کروں اوس کے لیے
 مجھ کو تکلیف مت دو پھر زید نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن خطبہ بنا کر کو کھڑے ہوئے لوگوں
 میں ایک باپ نے چسک جو خم کہتے تھے کہ اور مدینہ کیسے پیچ میں آپ اللہ کی حمد کی اور اوسکی تعریف بیان کی
 اور وعظ اور نصیحت کی پھر فرمایا بعد اوس کے اے لوگو میں آدمی ہوں قریب ہو کہ میرے پروردگار کا بھیجا ہوا
 (صوت کا فرشتہ) آدمی اور میں قبول کروں میں تم میں وہ بڑی بڑی چیزیں چھوڑے جاتا ہوں پہلے تو تم

کی کتاب اس میں ہدایت ہو اور نور ہے تو اس کی کتاب کو تہاے رہو اور اسکو مضبوط پکڑے رہو غرض آپ
 عنبت دلائی اس کی کتاب کی طرف بہر فرمایا دوسری چیز میرے اہل بیت میں میں خدا یاد دلاتا ہوں تم کو آپ
 اہل بیت کے باب میں حصص پہنچا اہل بیت آپ کون ہیں اسے زید کیا آپ کی بی بیان اہل بیت نہیں
 ہیں زید نے کہا بی بیان ہی اہل بیت میں داخل ہیں لیکن اہلبیت وہ ہیں جنہ زکوۃ حرام ہے حصص
 نے کہا وہی کون لوگ ہیں زید نے کہا وہ علی اور عقیل اور جعفر اور عباس کی اولاد ہیں حصص نے کہا ان سب
 پر صدقہ حرام ہے زید نے کہا ہاں **فائدہ** یہ حدیث حضرت نے ہجرت کے نوین سال جب حجۃ الودع
 کر کے لوٹے فراموشی اور کس بعد آپ کا انتقال ہوا۔ آپ آخری وصیت تمام عرب کے قوموں کے سامنے یہ
 کی کہ قرآن پڑھ رہنا اور اس سے ہدایت لینا اور سچ عمل کرنا دوسرے میرے اہل بیت کا خیال رکھنا اور سچ
 محبت کرنا انکو ایدانہ دینا اس نصیحت پر سوا اہلسنت اور جماعت کو کوئی فرقہ قائم نہیں ہے خواہ
 نے اہل بیت کو چھوڑ دیا اور ان کے دشمن ہو گئے رو فاض نے قرآن سے سنہ سون لیا **عن ابی حنیفہ**
 رَضِیَ اللہُ عَنْہُ حَدَّثَنَا ابْنُ ابْنِ مَسْلُومٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ یَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ یَقُولُ
 مَنْ اَتَمَّسَلَ بِہِ وَاحَدًا یَہْکَانَ عَلَی الْہُدٰی وَمَنْ اَخْطَا حَلًّا تَرَجِمَہُ وَہِیَ جَوَکُزْرَ اَتَانَا یَا
 ہے کہ اس کی کتاب میں ہدایت ہو اور نور ہے جو اسکو پکڑے رہو گا وہ ہدایت پر رہو گا اور جو اسکو چھوڑے
 وہ گمراہ ہو جاوے گا **عن زید بن حنیفہ** عن زید بن ارقم قال دخلنا علیہ فقلنا لہ لعلنا نأخذ
 خیراً کثیراً القد صاحب رسول اللہ ﷺ علیہ وسلم وصلیت خلفہ وفاق الحدیث یخبر
 حدیث ابی حنیفہ عن غیرانہ قال الا انی ناری فی کما الثقلین احدهما کتاب اللہ هو
 حبل اللہ من شیعۃ کے اعلیٰ الہدیٰ من ترکہ کان علی الضلالۃ ودفینہ فقلنا من اهل
 بیتہ یشاؤہ قال لا دایمہ اللہ ان المؤمنۃ تکلون مع الرجل العصر من الدهر ثم یصلیہا ثم یصلیہا ثم یصلیہا
 الایضا وقومہا اهل بیئہ وصلوہ وعصیتہ الذین حرموا الصدقۃ تبکنا ترجمہ زید بن حنیفہ
 سے روایت ہو انہوں نے کہا ہم زید بن ارقم کے پاس گئے اور پہنچے کہ تم نے بہت ثواب کمایا تھے صحبت انہوں
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آپکی پیچھے نماز پڑھی اور بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اور گزری اس
 میں یہ کہ آپ نے فرمایا میں تم میں دو بہاری چیزیں چھوڑ رہا ہوں ایک تو اس کی کتاب وہ اس کی سی
 ہے جو اس کی پیروی کرے گا ہدایت پر رہو گا اور جو اسکو چھوڑ دیگا گمراہ ہو جاوے گا۔ اس روایت میں

یہ کہ کہنے کہا اہل بیت کون لوگ ہیں بی بیان آپ کی زید نے کہا نہیں قسم خدا کی عورت ایک مدت تک نے
 کے ساتھ رہتی ہے پھر وہ اسکو طلاق دیدیتا ہے تو اپنے باپ اور قوم کی طرف چلی جاتی ہے اہل بیت آپ کے
 دو دو میال کے لوگ اور عصبہ بن جہر صدقہ حرام ہے آپ کے بعد **ف** انوسی نے کہا سہارنزدیک و بنی ہاشم
 اور بنی مطلب ہیں ان دونوں پر صدقہ حرام ہے اور مالک کے نزدیک **ف** بنی ہاشم ہیں اور بعضوں نے کہا
 بنو قصے اور بعضوں نے کہا قریش اس روایت میں جی بی بیوں کو اہل بیت سے خارج کیا اس سے معلوم ہوتا
 ہے کہ کل قریش اہل بیت نہیں ہیں ورنہ آپ کی کسی بی بی بیان جیسو حضرت عائشہ اور حفصہ اور ام سلمہ اور سودہ اور
 ام حبیبہ رضی اللہ عنہن قریشی تھیں اور ایک روایت میں زید نے ازواج مطہرات کو اہل بیت میں داخل کیا اور
 دوسری روایت میں خارج اندونوں میں تطبیق اس طرح ہے کہ اہل بیت سے دو معنی مقصود ہیں ایک اہل بیت
 جو گہر میں تھے ہیں یعنی عیال جنکے اکرام اور احترام کا حکم ہے ان میں ازواج مطہرات بھی داخل ہیں اور
 قرآن میں آیت تطہیر جو وارد ہو وہ اہل بیت اسی معنی میں وارد ہے اور قرینہ اس کا یہ ہے کہ اس آیت کو اول اور آخر
 حضرت صلعم کے ازواج کا ذکر ہے اور انہی کے طرف خطاب ہوا حضرت ابراہیم کی بی بی کی نسبت قرآن
 میں اہل بیت کا لفظ موجود ہے اور ایک معنی اہل بیت کا یہ ہے جن پر صدقہ حرام ہوا اس میں بی بیان داخل نہیں
 ہیں بلکہ وہ بنی ہاشم اور بنی مطلب ہیں یا صرف بنی ہاشم (نوی مع زیادہ) **ع** سہل بن سعد
 قَالَ اسْتَعْلَجَ عَلَيَّ الْمَدِينَةُ رَجُلٌ مِنْ آلِ مَرْوَانَ قَالَ كَيْدَ عَاسِمِ بْنِ سَعْدٍ قَامَ عَنْ أَنَيْشٍ لَوَحِيَّةً
 قَالَ فَأَبَى سَهْلٌ فَقَالَ أَمَا إِذَا أَتَيْتَ فَقُلْ لَعَنَ اللَّهُ أَبَا الدَّرَّاجِ فَقَالَ سَهْلٌ مَا كَانَ لِعَلِّيَ اسْمُ
 أَحَبِّ إِلَيَّ مِنْ آلِ الدَّرَّاجِ إِنْ كَانَ كَيْدُهُ إِذَا دُعِيَ بِمَا فَعَالَ لَهُ أَخْبَرُكَ عَنْ قِصَّةٍ لِعَدُوِّكَ
 أَبُو ثَرَابٍ قَالَ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْتٍ وَاحِدَةٍ فَكَلَّمَ بَحْدَ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ فَقَالَ
 إِنْ أَبَى عَمَلِكُ فَقَالَ كَأَن بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ فَلَا ضَرْبَ بَيْنِي فَخَرَجَ فَلَمْ يَقُلْ عَمَلِكُ فَقَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَسَارَ أَنْظِرْ أَيْنَ هُوَ فَجَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاغِبٌ
 فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ قَدْ سَقَطَ رِجْلُهُ عَنْ شِقَاقِهَا مَابَاةُ تَرَاكُ
 فَعَمَلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُصُّهُ عَنْهُ وَيَقُولُ يَا أبا الدَّرَّاجِ يَا أبا الدَّرَّاجِ تَرْجَمُ سَهْلَ
 بن سعد سے روایت ہے مدینہ میں ایک شخص مردان کی اولاد میں سے حاکم ہوا اس نے سہل کو بلایا اور حکم دیا
 حضرت علی کو گالی دینے کا سہل نے انکار کیا وہ شخص بولا اگر تو گالی دینے سے انکار کرتا ہے تو کہہ لعنت ہو

اسکی البو تراب پر سہل ہے کہا حضرت علی کو کوئی نام البو تراب کی زیادہ پسند نہ تھا اور وہ خوش ہوتے تھے اس نلم کے ساتھ لپکارنے سے وہ شخص بول اسکا قصہ بیان کرو انکا نام البو تراب کیون ہوا سہل ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ زہرا کے گھر تشریف لائے تو حضرت علی کو گھر میں نہ پایا آپ نے پوچھا تیرے چچا کا بیٹا کہاں ہے وہ بولیں مجھے میں اور ان میں کچھ باتیں ہوئیں وہ غصہ ہو کر چلے گئے اور یہاں نہیں سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے فرمایا دیکھو حضرت علی کہاں ہیں وہ آیا اور بولا یا رسول اللہ علی سحر میں سو رہے ہیں آپ علی کے پاس تشریف لگے کہ وہ لیٹے ہوئے تھے اور چادر اوپر کے پہلو پر سے اٹک ہو گئی تھی اور ٹی لگ گئی تھی (ان کے بدن سے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ ٹی بوچھنا شروع کی اور فرماتے لکھو ادھما بو تراب ادھما بو تراب **فائدہ** تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کا نام البو تراب کہا اوجہ ہو انگوہ نام نہایت پسند تھا اس حدیث و حضرت علی کی ثربی فضیلت نکل اور یہی ثابت ہوا کہ مسخیز سونا جابر ہے اور جو شخص خفا ہو گیا ہو اسکو ملانا اور اسکو پاس جانا **سُحِبَ بِكَ فِي فَضْلِ سَعْدِ بْنِ ابْنِ ابْنِ وَقَاصٍ** سعد بن ابی وقاص کی فضیلت کا بیان **عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَرَقَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ اَيَّامٍ فَقَالَ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مَرَّ بِحَاكِيَةٍ يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ قَالَتْ وَسَمِعْنَا صَوْتَ السَّيَاحِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هَذَا قَالَ سَعْدُ بْنُ ابْنِ وَقَاصٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ حُجْتُ احْرُسُكَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَمِعْتُ غَطِيظَةً تَرْتَجِمُهُ اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةُ وَرَأَيْتُ اَوَّلَ اَيَّامٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي اَكْبَهُ بِلَاسِي اَوَّلَ نِيْمَةٍ اُحَاثُ بَوَاسِي اُحْبَبُ فَرَمَا يَكَا شَمِيرُ اَصْحَابِ مِيْنِ سَعْدِ بْنِ ابْنِ وَقَاصٍ حَتَّى حَفَظَتْ كَرَسِيَّ حَضْرَتِ عَائِشَةَ نَعْنُ اَتَنِي مِيْنِ يَكُوْهُ بَتِيَارُونَ كِي اَوَّلَ مَعْلُومِ بَوَاسِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعْنُ بَوَاسِي كُونِ هِي اَوَّلَ اَيَّامِي سَعْدِ مِيَّا اَبُو وَقَاصٍ كِي اَوَّلَ اَيَّامِي حَاضِرًا بَوَاسِي اَبُو بَوَاسِي بِهَرِ دِيْنِي كِي لِي حَضْرَتِ عَائِشَةَ نَعْنُ كِي اَوَّلَ اَيَّامِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوَ كِي بِهَاتَكِ كِي مِيْنِ اَبُو كِي خَرَا طِي كِي اَوَّلَ سَنِي **عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْدَمَهُ اَلْكَدِيَّةَ اَلْكَدِيَّةَ فَقَالَ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مَرَّ بِحَاكِيَةٍ يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ قَالَتْ بَيْنَا اَخْرُجُ كِي اَوَّلَ اَيَّامِي سَمِعْنَا صَوْتَ السَّيَاحِ فَقَالَ مَنْ هَذَا قَالَ سَعْدُ بْنُ ابْنِ وَقَاصٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جَاءَكَ بِكَ فَقَالَ وَقَعَ فِي فَنَسِي خَوْفٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ لَعْرُسَهُ فَدَعَا لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى****

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَامَ وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى كُنَّا مَعَهُ هَذَا تَرْجُمَهُ دِهْلَوِی جَوْنَدَارِ اسان زیادہ ہے کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کو چہاں تک لیون آکر وہ بولے مجھ کو ڈر ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تو میں آیا
 آپ کی حفاظت کرنے کو آپ نے اون کے لیے دعا کی بہر سو یہی **عَنْ** عَائِشَةَ أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ مِثْلَ حَدِيثِ سَلَمَانَ بْنِ لَاحِلٍ **عَنْ** تَرْجُمَهُ جَوْنَدَارِ **عَنْ** عَلِيٍّ يَقُولُ مَا جُمِعَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَدِيًّا إِلَّا أَحَدٌ عَنِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَإِنَّهُ جَعَلَ يَقُولُ
 لَهُ يَوْمَ أَحَدٍ أَرِمَ فِذَاكَ إِنِّي دَأَمْتُ تَرْجُمَهُ حَضْرَتِ عَلِيٍّ رُوَيْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اپنے
 مان باب کو کسی کے لیے جمع نہیں کیا (یعنی یون نہیں فرمایا کہ میرے مان باب تجھے فدا ہوں) مگر سعد بن مالک
 نے سعد بن ابی وقاص کے لیے آپ کے دن اور سو فرمایا تیرا یہ سعد فدا ہوں تجھے پر مان باب میرے
عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ تَرْجُمَهُ دِهْلَوِی جَوْنَدَارِ **عَنْ** سَعْدِ بْنِ
 أَبِي وَقَاصٍ قَالَ لَقَدْ جُمِعَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو يَكْرِمٍ يَوْمَ أَحَدٍ تَرْجُمَهُ سعد
 بن ابی وقاص روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کیا اپنی مان باب کو میرے لیے واحد کے دن
عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعْدٍ يَهْدِيهِ الْإِسْنَادُ تَرْجُمَهُ دِهْلَوِی جَوْنَدَارِ **عَنْ** سَعْدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ لَهُ أَبُو يَكْرِمٍ يَوْمَ أَحَدٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الشُّرَكَاءِ قَدْ أَحْرَقَ السُّلَيْمَانَ
 فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرِمَ فِذَاكَ إِنِّي دَأَمْتُ قَالَ كَذَبْتَ لَهُ بِهِمْ لَكِنَّ فِيهِ
 نَصْلٌ فَأَصْبَحْتُ حَنْبَاءً فَسَقَطَ وَأَنْكَشَفَتْ عَوْرَتُهُ فَصَحَّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 حَتَّى خَطَرَتْ إِلَيْنَا أَحَدٌ تَرْجُمَهُ سعد بن ابی وقاص روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد کے
 دن اور ان کے لیے جمع کیا اپنے مان باب کو سعد نے کہا ایک شخص تیرا مشرکوں میں جو جس نے جلا دیا تھا
 مسلمانوں کو (یعنی بہت مسلمانوں کو قتل کیا تھا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرا اسے سعد
 فدا ہوں تجھے پر مان باب میرے میں نے اس کے لیے ایک تیرا لاجس میں یہ کیا نہ تھا وہ اس کی پسلی
 میں لگا اور گر ادر لگی خسر گاہ کہل گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہ دیکھ کر کہنے بہا تک کہ میں نے
 آپ کی کھوپڑیوں کو دیکھا **عَنْ** مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّكَ أَنْكَشَفْتَ فِيهِ أَيْكَةً مِّنَ الْقُلُوبِ
 قَالَ حَكَمْتُ أُمَّ سَعْدٍ أَنَّ لَهَا كَلِمَةً أَبَدًا حَتَّى يَكْفَى بِدِينِهِ وَلَا تَأْكُلْ وَلَا تَتَرَبَّصْ قَالَتْ
 دَعَمْتُ أَنَّ اللَّهَ وَمَاكَ يَوْمَ الدِّينِ تَنَا أَنَا مُكَلِّمٌ وَأَنَا مُؤَكَّلٌ يَهْدِيهِ الْإِسْنَادُ قَالَ مَكَثَتْ ثَلَاثًا حَتَّى

عَنْ عِيَّامٍ بْنِ لَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ يَقُولُ لَمَّا قَامَ النَّبِيُّ ﷺ فِي حَقِّهِ نَزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فِي الْقُرْآنِ هَذِهِ الْآيَةُ وَ
 قَسَمَ الْإِنْسَانُ بِاللَّهِ صَاحِدًا عَلَى أَنَّ شُرَكَاءَ اللَّهِ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ وَلَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ
 قَائِمًا وَاصَابَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنِيمَةٌ عَظِيمَةٌ فَأَذَارُ فِيهَا سَيْفٌ فَآخَذَهُ فَانْتَبَهَ
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ كَفَّيْتُ هَذَا السَّيْفَ مَا كَانَ مِنْ قَدْ عَلِمْتُ حَالَهُ فَقَالَ
 رُذُومٌ مِنْ حَيْثُ آخَذْتَهُ فَانْطَلَقْتُ حَتَّى أَرَدْتُ أَنْ أَلْقِيَهُ فِي الْفُجَاءِ لَأَمْتَنِي نَفْسِي وَرَجَعْتُ
 إِلَيْهِ فَقُلْتُ اعْطِنِيهِ قَالَ فَسَدَّ لِصَوْتِهِ رُذُومٌ مِنْ حَيْثُ آخَذْتَهُ قَالَ فَانْزَلَ اللَّهُ عَزَّ
 وَجَلَّ لَيْتَ كَوْنَكَ عَزْرًا لِقَوْلِهِ قَالَ وَمَرِضْتُ فَأَرْسَلْتُ إِلَى السَّيِّئِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنذَرَنِي
 فَقُلْتُ دَعْنِي أَقِيمُ مِنْكَ حَيْثُ نَزَلْتُ قَالَ قَابِي قُلْتُ فَالْقِصْفُ قَالَ قَابِي قُلْتُ فَالْثَلَاثُ
 فَسَكَتَ فَكَانَ بَعْدَ الثَّلَاثِ حَازِلًا قَالَ وَاتَيْتُ عَلَى نَفْعٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرِينَ فَقَالُوا إِنَّا
 نَطْعِمُكَ وَنَسْقِيكَ خَيْرًا مِنْ ذَلِكَ قَبْلَ أَنْ تُحْدِثَ الْخَمْرَ قَالَ فَاتَيْتُهُمْ فِي حَشٍّ وَاحِشٍ
 الْبُسْتَانِ فَلَمَّا أَرَأَوْهُمْ قَامُوا وَمَشَوْا عِنْدَهُمْ دَرَقًا مِنْ خَمْرٍ قَالَ فَآكَلْتُ وَشَرِبْتُ مَعَهُمْ
 قَالَ فَذَكَرْتُ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرِينَ خَيْرًا مِنْهُمْ فَقُلْتُ الْمُهَاجِرُونَ خَيْرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ
 قَالَ فَآخَذَ رَجُلٌ أَحَدَ لَحْيِي السَّائِسِ فَضَرَبَنِي بِهِ فَجَدَّه يَأْتِنِي فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآخَذَ بَرْنَهُ فَانْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي يَغْنِي نَفْسَهُ شَانَ الْحَمْدِ إِنَّمَا الْحَمْدُ
 وَالْمِيسَرَةُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَكْزَامُ بِحُسْنٍ مِنْ عَمَلِ الشُّبَّانِ مُحَمَّدٌ بْنُ سَعْدٍ رَوَاهُ
 أَبُو بَكْرٍ سَمَاعُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي حَتْمَةَ وَابْنُ أَبِي
 أَدُوْنٍ وَكَهْزِي بَاتَ نَهْ كَرَسِي كَبِ تَكْ اِبْنَادِيْن رِيْعِيْنِ اِسْلَامِ كَادِيْنِ اِبْجُوْثِيْنِ كَرَسِيْنِ كَبَاوَسِي كِيْ يُوْجُوْ
 وَهْ كَهْزِي كَبِي اِسْمِ تَعَالٰى نِيْ تَجْهَرُ حَكْمِدِ يَابِيْ اِنِ بَابُ كِيْ اِطَاعَتِ كَرْنِيْكَ اَوْرِيْنِ تِيْزِيْ اِنِ هُوْنِ تَجْهَرُ حَكْمِ
 كَرْتِيْ هُوْنِ اِسْ بَاتِ كَابِهْ نِيْنِ دِنِ تَاكْ يُوْنِ هِيْ رِيْ كِيْ كَبَا يَانِيْ بِيَا تَاكْ كَرَسِيْ كَوُشِ اَكْبَا اِخْرَاكْ
 بِيَا اِسْكَ حَكْمَا نَامُ عُمَارَهْ تَهَا اَكْمُرْ اَمْرًا اَوْرَسْ كُوْ بَانِيْ اِلَا يَادَهْ بَدْرَا كَرْنِيْ كَلِيْ سَعْدِ كِيْ يَبِيْ تَبِ اِسْمِ تَعَالٰى
 نِيْ يَ اَيَّةُ اَمَارِيْ اَوْرِيْنِيْ حَكْمِدِ اَدْمِيْ كُوْ اِبْنِيْ اِنِ بَابُ كِيْ سَاهْتِهْ نِيْ كَرْنِيْ كَالِيْ كِيْنِ وَهْ اَكْرَزُوْ رُوْ اَلِيْنِ
 تَجْهَرُ كَرْمُشْرِيْ كَرَسِيْ تُوْمِيْرِيْ سَاهْتِهْ اِسْ جِيْزِ كُوْ جَا تَجْهَرُ عِلْمِ نِيْنِ تُوْمَتِ اِنِ اَكْلِيْ بَاتِ رِيْعِيْنِ شُرْكَ
 سَتَكْمِ اَوْرِيْ وَهْ اَوْنِ كِيْ سَاهْتِهْ دِيَا مِيْنِ دَسْتُوْرِيْ نَوَافِيْ اَوْرَاكِيْ اَبْرَسُوْلِ اِسْمِ صَلِيْ اِسْمِ عَلِيْهِ وَسَلَمِ

سعودی تھے شرک کہتے تھے آپ ان لوگوں کو اپنے نزدیک کثیرین **عَنْ سَعْدِ قَالَ كُنَّا**
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكَنَةً نَقَرْنَا فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْرُقُ
هَهُؤُلَاءِ يَكْفُرُونَ عَلَيْنَا قَالَ وَكُنْتُ أَنَا وَأَبْرُمَسْعُودٌ وَرَجُلٌ مِّنْ هُنْدِيلٍ وَبِلَالٌ وَرَجُلَانِ لَمْ يَكُنَا
أَسْمِيَهُمَا فَوُتِعَ فِي نَفْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقَعَ فَخَدَّثَ نَفْسَهُ
فَأَنزَلَ اللَّهُ عَنْ رَجُلٍ وَلَا نَطْرِدُ الَّذِينَ يَدْعُونَكَ بِالْعَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَكَ حَرَمَ
 سعد روایت ہے ہم چہ آدمی رسول اصر علی اسلام کے ساتھ تھے شرکوں کہا آپ اور ان لوگوں کو پھر
 پاس ہا کی بجز یہ جرات نہ کریں گے ہم پر اور ان لوگوں میں میں تھا ابن سعود تھے اور ایک شخص ندیل کا تھا
 اور بلال اور دو شخص اور تھے جنکا میں نام نہیں لیتا آپ کے دل میں جو اس نے چاہا وہ آیا آپ نے دل ہی دل
 میں باتیں کیں تب اسہ تعالیٰ نے آیات اوتاری مت نہکا اور ان لوگوں کو جو پکارتے ہیں اپنے رب کو صبح
 اور شام اور جاہتے ہیں اسکی رضا مندی **عَنْ ابْنِ عُثْمَانَ قَالَ لَمْ يَتَوَقَّعْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى**
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ ذَلِكَ أَيَّامَ النَّبِيِّ قَاتَلَ فِيهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرَ
طَلْقَةٍ وَسَعْدٍ عَنَّا نَحْنُ حَرَمَ ابْنِ عُثْمَانَ سَمِعُوا ابْنَ عَدْنٍ مِنْ جِبْرِائِيلَ عَلَيْهِ
 سلم تھے (کافرون سے) بعض دن کوئی آپ کے ساتھ نہ رہا سو اطلحہ اور سعد کے **بَابُ مِزْنَانِ**
طَلْقَةٍ وَالتَّبِيرِ مِنْ حَضْرَةِ طَلْحَةَ وَحَضْرَةِ زُبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا كُنْ فَنَصِيذَتِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ سَمِعْتُ يَقُولُ نَدَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ قَاتَلَتْ دَبَّ
الزُّبَيْرِ ثُمَّ نَدَبَهُمْ قَاتَلَتْ دَبَّ الزُّبَيْرِ ثُمَّ نَدَبَهُمْ قَاتَلَتْ دَبَّ الزُّبَيْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ سَبِيٍّ حَوَارِيٌّ وَحَوَارِيُّ الزُّبَيْرِ تَرْجَمُهُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ سَمِعُوا ابْنَ عَدْنٍ مِنْ جِبْرِائِيلَ عَلَيْهِ
 اسہ علیہ وسلم نے خندق کے دن لوگوں کو جہاد کی رغیب ہی زبیر نے جواب دیا کہ حاضر اور مستعد ہوں بہر
 آپ نے بلایا تو زبیر ہی نے جواب دیا بہر آپ نے بلایا تو زبیر ہی نے جواب دیا آخر آپ نے فرمایا نہ زبیر
 کا ایک صاحب ہوتا ہے اور میرا خاص صاحب ہے یہ **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ**
وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ عُثَيْبَةَ تَرْجَمَهُ وَهُوَ جَدُّ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كُنْتُ
وَعَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ مَعَ الشُّوْقَةِ فِي أَطْرُقِ حَتَّى كَانَ يُطَاوِلُ لِي مَرَّةً فَانْطَلَقَ
رَأْسُ طَلْحَةَ لَهُ مَرَّةً فَانْطَلَقَ كُنْتُ اعْرِفْتُ ابْنَ إِدَا مَرَّ عَلَى فَرَسِهِ فِي السَّالِحِ إِلَى نَبِيِّ قُرَيْشٍ فَقَالَ

وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ لَمَّا كُنْتُ ذَلِكَ لَأَبِي فَقَالَ دَاخِلِي
 يَا بَعْثُ مَلَكٌ نَعَمْ قَالَ أَمَا وَاللَّهِ لَقَدْ جَمَعْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَيْدَنِ أَبِي بَكْرٍ
 فَقَالَ قَدْ كَانَ ابْنِي وَاحِدًا تَرْجُمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زُبَيْرٍ سُرَدِيَّتِ هِرْمِينُ أَوْ عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ خَنْدَقَ كَعْدَنَ
 عُمَرُ تَوْنِ كَعْدَنَ تَرْجُمُهُ حَسَنُ بْنُ ثَابِتٍ كَوَقْلَةَ مِثْنِ تَوَكَّبِي وَهَجَبُ جَاتَا مِيرَ لِيَوْمِ مِثْنِ دِيكَبَتَا أَوْ كَبِي
 مِثْنِ هَجَبُ جَاتَا أَوْ كَبِي لِيَوْمِ مِثْنِ دِيكَبَتَا مِيرَ لِيَوْمِ مِثْنِ دِيكَبَتَا مِيرَ لِيَوْمِ مِثْنِ دِيكَبَتَا مِيرَ
 سُرَدِيَّتِ هِرْمِينُ لِيَوْمِ مِثْنِ دِيكَبَتَا مِيرَ لِيَوْمِ مِثْنِ دِيكَبَتَا مِيرَ لِيَوْمِ مِثْنِ دِيكَبَتَا مِيرَ
 كَهَانُ مِثْنِ دِيكَبَتَا مِيرَ لِيَوْمِ مِثْنِ دِيكَبَتَا مِيرَ لِيَوْمِ مِثْنِ دِيكَبَتَا مِيرَ لِيَوْمِ مِثْنِ دِيكَبَتَا مِيرَ
 بَابُ كَوَاوَرِ مِثْنِ دِيكَبَتَا مِيرَ لِيَوْمِ مِثْنِ دِيكَبَتَا مِيرَ لِيَوْمِ مِثْنِ دِيكَبَتَا مِيرَ
 كُنْتُ أَنَا وَعُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ فِي الْكُطَيْمِ الَّذِي فِيهِ النَّسْوَةُ يَكْنَى لِنِسْوَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَاقِ الْحَدِيثِ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ مُسْجَرٍ فَخَطَبَا الْأَسَدَ وَكَلَمَا كَعْدَنَ عَبْدُ اللَّهِ
 ابْنُ عُمَرَ فِي الْحَدِيثِ ذَلِكَ أَوْ رَجَعَ الْقِصَّةَ فِي حَدِيثِ هِشَامٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍاءَ ابْنِ الزُّبَيْرِ تَرْجُمُهُ
 وَهِيَ جَوَادُ بَكْدَرِ **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَى خَرَاءٍ
 هُوَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعَلِيٌّ وَعُثْمَانُ وَهَلْكَهُ وَالزُّبَيْرُ فَخَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ تَرْجُمُهُ أَبُو بَكْرٍ سُرَدِيَّتِ
 هِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَا بَاثِرُ بَتَبَةٍ أَوْ رَأْبُ كَبِي سَاثَرُ أَبُو بَكْرٍ أَوْ عُمَرُ أَوْ عَلِيٌّ أَوْ عُثْمَانُ أَوْ طَلْحَةُ أَوْ
 زُبَيْرٌ هَكَذَا تَرْجُمُهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَوْمِ مِثْنِ دِيكَبَتَا مِيرَ لِيَوْمِ مِثْنِ دِيكَبَتَا مِيرَ
 يَاصْدِيقُ يَاصْهِيْدُ (بَنِي حَضْرَتِ صَلِيَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبِيْ اَوْرَصْدِيْقِ ابُو بَكْرٍ بَاقِي سَبْ سَهِيْدِ مِثْنِ ظَلَمَ سَ
 مَارُ كَبِيْ يَهَانُ كَبِيْ اَوْرَصْدِيْقِ **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 كَانَ عَلَى خَرَاءٍ فَخَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُسْتَنْجُوا اُسْتَنْجُوا فَمَا عَلَيْكَ
 إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْبُ كَبِيْ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ
 وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَنَعْدَنُ ابْنِي نَقَاصِ تَرْجُمُهُ وَهِيَ جَوَادُ بَكْدَرِ **عَنْ** هِشَامٍ عَنْ أَبِي
 قَالَ قَالَتْ لِي عَائِشَةُ أَبُو آكَ وَاللَّهِ مِنَ الدِّينِ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمْ
 الْقَرْحُ تَرْجُمُهُ حَضْرَتِ مَانِعُ عَوْدَةُ بَنِي زُبَيْرٍ كَبَا اَمَدُ كَلِ قَتْمُ بَكْدَرُ وَنُونُ بَابُ رِيْنِيْ اَوْرَابُو بَكْرٍ اَوْرَابُو

میں سے جس کا ذکر اس آیت میں ہے الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا اَوْحَيْنَا بِكَ فَمِنْهُمْ مَنْ ظَلَمَ
 نے طاعت کی اور رسول کی جتنی ہونے پر ہی (ابو بکر و وہ کے باب نہ تہرنا تہے نانا کو ہی باب
 کہتے ہیں **عَنْ** هِشَامِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَسَدِيِّ رَأَى أَبَا بَكْرٍ وَالزُّبَيْرَ تَرْجُمَهُمَا فِي جَنْدَرٍ اس میں
 دونوں باب کا بیان ہے یعنی ابو بکر اور زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما **عَنْ** عُرْوَةَ قَالَ قَالَتْ لِي خَالَتِي
 كَانَتْ أَبَوَاتِ مِنَ الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا اَوْحَيْنَا بِكَ فَمِنْهُمْ مَنْ ظَلَمَ وہی جواب
 گذرا **بَابُ** تَرْجُمَةُ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ جَرَّاحٍ كَيْفَ تَرْجُمُهُ وہی جواب
 اَنْتَرَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينًا وَإِنَّا آمِنَتُنَا أَيْمَنُهَا الْاَمَنَةُ
 ابْنِ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ تَرْجُمَةُ النَّسَبِ وہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر امت کا ایک امین
 ہوتا ہے اور اس امت کو امین ابو عبیدہ بن الجراح ہیں اگرچہ اور صحابہ بھی امین تھے پر ابو عبیدہ امین
 سے ممتاز تھے **عَنْ** اَنْتَرَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَقَلُوا
 رُبْعَتِ مَعَنَا رَجُلًا فَمِنْهُ الشُّنَّةُ وَالْاِسْلَامُ قَالَ فَاَخَذَ يَدِي ابْنِ عُبَيْدَةَ فَقَالَ هَذَا اَمِينُ
 هَذِهِ الْاُمَّةِ تَرْجُمَةُ النَّسَبِ وہی روایت ہو کہ کچھ امین کے لوگ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مبارک
 میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے ساتھ ایک ایسا آدمی بھیجیے جو ہم کو حدیث اور اسلام
 سکھاوے تو آپ ابو عبیدہ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا یہ اس امت کا امانت دار ہے **عَنْ** خُذْ يَمِينَهُ
 قَالَ جَاءَ أَهْلَ بَجْرَانَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ اُبْعَثْ اِلَيْنَا
 رَجُلًا اَمِينًا فَقَالَ لَا بُعَثَنَّا اِلَيْكُمْ رَجُلًا اَمِينًا حَقَّ اَمِينِينَ قَالَ فَاَسْتَشْفَرْتُ اَهْلَ النَّاسِ قَالَ
 فَبَعَثْتُ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ تَرْجُمَةُ حَذِيفَةَ وہی روایت ہو بخیران کے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کے پاس آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ ہمارے پاس ایک امانت دار شخص کو بھیجیے آپ فرمایا میں تمہاری
 پاس ایک امانت دار شخص کو بھیجتا ہوں وہ بیشک امانت دار ہے بے شک امانت دار ہو راوی نے کہا
 لوگ منتظر رہے کہ کس کو بھیجتے ہیں آپ نے ابو عبیدہ بن الجراح کو بھیجا **عَنْ** اِبْنِ اِسْحَاقَ يَرْفَعُ
 الْاِسْمَ اَلْحَقَّ تَرْجُمَةُ وہی جواب گذرا **بَابُ** تَرْجُمَةُ اَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ كَيْفَ تَرْجُمُهُ
 اللہ تعالیٰ عَفْوًا امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کی فضیلت کا بیان **عَنْ** اِبْنِ هُرَيْرَةَ
 عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِحَبِيبِ بْنِ اَبِي اَوْبَةَ قَالِبُكَ وَحَبِيبُكَ مِنْ لِحَبِيبِ

ترجمہ ابوہریرہ کی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا امیرن اسلام کے لیے یا امیرین سکوا جہتا
 ہوں یعنی اس سے محبت کہتا ہوں تو یہی محبت رکھنا ہے اور محبت کہتا ہے جو محبت کہو اس سے فائدہ یعنی امام
 حسن علیہ السلام سے جو کوئی محبت کرے اس سے بھی تو محبت کر سجان اسلامیت کی محبت ایسی عمدہ چیز ہے
 کہ اس کی وجہ سے آدمی اللہ جل جلالہ کا محبوب بن جاتا ہے یا اللہ تو ہمو قاکم رکھنا ہے اللہ تعالیٰ عنہم
 کی محبت پر اور ماسواں کی محبت پر اور حشر کر اوان کی محبت پر ہر چند مومن کو سوا اللہ تعالیٰ کے کسی کی محبت
 نہ چاہیے یا اللہ کے رسول کی اور رسول کے اہلبیت کی اور صحابہ کرام کی محبت و حقیقت اللہ کی محبت ہے
 تو اس سے محبت بالذات ہو اور ارووں سے بوسطہ **عن** ابی ہریرۃ قال خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةٍ مِنَ النَّهَارِ لَا يُكَلِّمُنِي وَلَا أَكَلُهُ حَتَّى جَلَسْتُ إِلَى نَبِيِّ قَيْنَاعَ
 ثُمَّ انْفَرَفَ حَتَّى خَبَأَ فَأَطْعَمَنِي ثُمَّ كَعَجَ انْتَدِرَكُمْ يَعْنِي حَسَنًا فَظَنَّا أَنَّهُ إِنَّمَا تَخَلَّيْتُ بِهِ أُمَّهُ
 لِأَن تَغْسِلَهُ وَتَكَلِّبُهُ يَحِبُّ أَبَاكُمْ يَكَلِّبُ أَنْ جَلَسْتُ يَسْعَى حَتَّى اعْتَقْتُ كَلْوًا جِدٍ مِنْهُمَا صَلَاحِيَهُ
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَحِبُّهُ فَأَحِبُّهُ وَأَحِبُّ مَنْ أَحِبُّهُ **ترجمہ**
 ابوہریرہ کی روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا دن کو ایک وقت نہ آپ مجھ بات کرتے ہو
 زمین آپ بات کرتا تھا (یعنی خاموش چلے جاتے تھے) یہاں تک کہ بنی قینقاع کے بازار میں پہنچے پھر
 آپ لوٹے اور حضرت فاطمہ زہرا کے گھر پر آئے اور پوچھا کچھ ہو رہا ہے یعنی امام حسن علیہ السلام کو ہم سمجھے
 کہ اون کی ماں نے ان کو روک رکھا ہے نہ ملانے دہلانے اور خوشبو کا مار پھانے کے لیے لیکن تہوڑی
 سی دیر میں وہ دوڑتے ہوئے آئے اور دونوں ایک دوسرے سے گلے ملے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اور امام حسن علیہ السلام) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا امیرن اسلام اس سے محبت کرتا ہوں تو یہی اس
 سے محبت رکھنا ہے اور محبت رکھنا اس شخص سے جو اس سے محبت رکھو **عن** البراء بن عازب قال رَأَيْتُ
 الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَى عَاقِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَحِبُّهُ
 فَأَحِبُّهُ **ترجمہ** براء بن عازب کی روایت ہے میں نے امام حسن علیہ السلام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 کاندھے پر دیکھا اور آپ فرماتے تھے یا امیرن اسلام اس سے محبت رکھنا ہوں تو یہی اس سے محبت رکھنا ہے
عن البراء بن عازب قال رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاجْتَمَعَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَى
 عَاقِبِهِ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَحِبُّهُ فَأَحِبُّهُ **ترجمہ** میں نے جواد پر گندہ **عن** ایک ابن

نے انکو متنبہ کیا تھا) یہاں تک کہ قرآن میں اوترا پکاروا انکو اودن کے باپوں کی طریت نسبت کر کے یہ احباب
 ہے اس کے نزدیک **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ** ترجمہ وہی جو گندرا **عَنْ** انہی سے مروی ہے کہ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثُوا أَمْرًا عَلَيْهِمُ اسْمَاءَ بِنْتُ زَيْدٍ فَطَعَنَ النَّاسُ فِي
 امْرِئِهِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي قَطَعْتُ فِي أَمْرِهِ قَتَلْتُكُمْ فَكَلَّمُوا
 فِي أَمْرِهِ أَيْسَرُ مِنْ قَبْلِ دَائِمٍ اللَّهُ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لَدَارَ مَرْوَةٍ وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ
 إِلَيَّ وَإِنَّ هَذَا مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور اسکا سردار اسماء بن زید کو کیا لوگوں نے اسکی سرداری پر طعن کیا
 کہ ایک نوجوان شخص کو بڑے مہاجرین اور انصار کا اپنے افسر کیا اتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کہہ رہے تھے اور فرمایا اگر تم طعن کر رہے ہو اسماء کی سرداری میں تو البتہ تم طعن کر چکے ہو اوس کے باپ کی
 سرداری میں اس سے پہلے اور تم خدا کی اسکا باپ سرداری کے لائق تھا اور سب لوگوں میں وہ میرا زیادہ
 پیارا تھا اور اب اسماء اوس کے بعد سب لوگوں میں مجھے پیارا ہے **ف** اسلئے اپنے زید کو لشکر کا
 سردار کر کے بھیجا تھا وہ شام میں شہید ہوئے اس لیے حضرت نے دوبارہ لشکر کشی کی اور سرداری انکو
 بیٹے کو دی تاکہ انکو باپ کا رنج کم ہو دو سر یہ کہ وہ بد نسبت اور ون کے لڑائی میں زیادہ کوشش
 کریں گے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سرداری اور حکومت میں بڑا امر لیاقت ہے اگر لیاقت نہ ہو تو
 قدامت اور سن بیکار ہے **عَنْ** سَالِمِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ
 عَلَى الْمَنْبَرِ أَنْ قَطَعُوا فِي أَمَارَتِهِ بُرَيْدَ اسْمَاءَ بِنْتُ زَيْدٍ فَطَعَنَ فِي أَمَارَةِ أَيْسَرُ مِنْ قَبْلِهِ
 وَأَيْسَرُ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لَعَادِ أَيْسَرُ اللَّهُ إِنْ كَانَ لَأَحَبُّ إِلَيَّ وَأَيْسَرُ اللَّهُ إِنْ هَذَا الْعَامِلُ خَلِيقًا
 بُرَيْدَ اسْمَاءَ وَأَيْسَرُ اللَّهُ إِنْ كَانَ لَأَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ بَعْدِهِ نَادَوْا نِيكُمُ بِهِ فَإِنَّهُ مِنْ صَلَاحِيكُمْ
ترجمہ وہی جو گندرا اتنا زیادہ ہر قومین وصیت کرتا ہوں اسماء کے ساتھ سلوک کرنے کی وہ تم میں
 نیک بخت لوگوں میں سے ہے **بَابُ** مِیْنِ قَضَائِلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهُمَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ كِي فَضْلِيَّتِ كَابِيَانِ **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ
 قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ كَابِيَانِ الرَّبِّيرِ أَتَنَ كُرَاتِي تَلَقِّيَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ أَنَا وَأَتَنَ وَأَتَنِي عَابَسَ قَالَ نَعَمْ فَعَمَلْنَا وَتَرَكْنَا **ترجمہ** عبداللہ بن ابی ملیکہ سے روایت

ہے عبد اللہ بن جعفر بن عبد اللہ بن زبیر کو کہا تم کو یاد ہے جب میں اور تم اور ابن عباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے تھے تو آپ نے تمکو سوار کر لیا اور تمکو چوڑو دیا (اسی طرح کہ سواری پر زیادہ جگہ نہ ہوگی)
عَنْ حَنِيفِ بْنِ الْغَضِيْدِ بِمِثْلِ حَدِيثِ ثَابِتٍ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْنَادُهُ تَرْجُمَهُ هِيَ جَوْدُ رَأْعِنَ
 عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تَلَقَّى بِصُبْيَانِ أَهْلِ بَيْتِهِ قَالَ وَإِنَّهُ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فُسِّقَتْ إِلَيْهِ فَحَمَلَنِي بَيْنَ يَدَيْهِ لَمْ يَجِئْ بِأَحَدٍ ابْنِي فَاطِمَةَ فَإِذَا رَدَفَهُ خَلْفَهُ قَالَ فَأَدْخَلْنَا الْمَدِيْنَةَ فَلَا تَلَهُ عَلَى دَا بَتِهِ
 وَأَحَدُهُ تَرْجُمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ طَالِبٍ رَوَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ سَفَرَ تَشْرِيفٍ لَاتِي تَوَكُّمَ كَيْ سَجَرِ آبٍ كَوَاكَرُ مِلَّةٍ اِكْبَارِ آبٍ سَفَرٍ اَكْسَ اَوْرَمِيْنِ اَكْسَ كَيْ آبٍ سَمُوْكَ لِيْ آبٍ مَّجْهُوْكَ لِيْ سَانِيْ بَهَا لِيَا بَرْ حَضْرَتِ فَاطِمَةَ زَهْرَا كِيْ اِكْبَارِ صِلْعَبْرَادِيْ اَلِيْ اَتَجِبُ اَللَّهُ اَبْنِيْ بِيْجِيْ بَهَا لِيَا بَرْ سَمِ تِيْنُوْنِ اِكْبَارِ هِيْ جَانُوْرُ بَرْ سِيْجِيْ هُوْكَ مَدِيْنَةِ مِيْنِ اَكْسَ **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ**
 قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تَلَقَّى بِنَا قَالَ فَتَلَقَّى بِيْ وَ يَاحُسَيْنَ اَوْ يَاحُسَيْنِ تَالِ فَحَمَلَ اَحَدًا كَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَ الْاُخْرَى خَلْفَهُ حَتَّى دَخَلْنَا الْمَدِيْنَةَ
 تَرْجُمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ رَوَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ سَفَرَ تَشْرِيفٍ لَاتِي تَوَكُّمَ كَيْ سَجَرِ آبٍ كَوَاكَرُ مِلَّةٍ اِكْبَارِ آبٍ سَفَرٍ اَكْسَ اَوْرَمِيْنِ اَكْسَ كَيْ آبٍ سَمُوْكَ لِيْ آبٍ مَّجْهُوْكَ لِيْ سَانِيْ بَهَا لِيَا بَرْ سَمِ تِيْنُوْنِ اِكْبَارِ هِيْ جَانُوْرُ بَرْ سِيْجِيْ هُوْكَ مَدِيْنَةِ مِيْنِ اَكْسَ **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ**
 قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تَلَقَّى بِنَا قَالَ فَتَلَقَّى بِيْ وَ يَاحُسَيْنَ اَوْ يَاحُسَيْنِ تَالِ فَحَمَلَ اَحَدًا كَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَ الْاُخْرَى خَلْفَهُ حَتَّى دَخَلْنَا الْمَدِيْنَةَ
 تَرْجُمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ رَوَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ سَفَرَ تَشْرِيفٍ لَاتِي تَوَكُّمَ كَيْ سَجَرِ آبٍ كَوَاكَرُ مِلَّةٍ اِكْبَارِ آبٍ سَفَرٍ اَكْسَ اَوْرَمِيْنِ اَكْسَ كَيْ آبٍ سَمُوْكَ لِيْ آبٍ مَّجْهُوْكَ لِيْ سَانِيْ بَهَا لِيَا بَرْ سَمِ تِيْنُوْنِ اِكْبَارِ هِيْ جَانُوْرُ بَرْ سِيْجِيْ هُوْكَ مَدِيْنَةِ مِيْنِ اَكْسَ
 اَكْسَ اَوْرَمِيْنِ اَكْسَ كَيْ آبٍ سَمُوْكَ لِيْ آبٍ مَّجْهُوْكَ لِيْ سَانِيْ بَهَا لِيَا بَرْ سَمِ تِيْنُوْنِ اِكْبَارِ هِيْ جَانُوْرُ بَرْ سِيْجِيْ هُوْكَ مَدِيْنَةِ مِيْنِ اَكْسَ
بَابُ فَضَائِلِ خَدِيْجَةَ حَضْرَتِ خَدِيْجَةِ كِيْ فَضِيْلَتِ **عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَمِعْتُ رَسُولَ**
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَيْرُ بَنَاتِكُمْ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَ خَيْرُ نِسَائِكُمْ خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ قَالَ اَبُوْكَ دِيْنَرٍ اَشَارَ وَ نَسِيَ اِلَى السَّمَاءِ وَ الْاَرْضِ تَرْجُمَهُ حَضْرَتِ عَلِيٍّ
 رَوَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ قَالَ فَرَاتِيْ تَهِيَ اَسْمَانُ اَوْرَ زَمِيْنِ كَيْ اَنْدَرِ حُسَيْنِ
 عَوْرَتِيْنِ مِيْنِ سَبِيْنِ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ فَضْلُ مِيْنِ اَوْرَ اَسْمَانُ اَوْرَ زَمِيْنِ كَيْ اَنْدَرِ حُسَيْنِ عَوْرَتِيْنِ مَرْيَمُ

سب میں خدیجہ بنت خویلد افضل ہیں **ف** یعنی ہر ایک اپنی زمانہ میں سب سے افضل ہو اب رہا یہ
 امر کہ اون دونوں میں کون افضل ہے اوسکو بیان نہیں کیا **عَنْ** ابی موسیٰ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ لَكُمْ يَكْمُلُ مِنَ النِّسَاءِ غَيْرُ مَرِيحٍ وَبِتِ عُمَرَاةُ
 وَاسِيَةَ امْرَأَةٍ فِرْعَوْنَ وَإِنَّ فَضْلَ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الذَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطُّعَامِ
 ترجمہ ابو موسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں میں بہت کامل ہو گئے لیکن
 عورتوں میں کوئی کامل نہیں ہوئی سوا مریم بنت عمران اور سیدہ فرعون کی جو رو کے **ف** احمد بن
 بعضون نے استدلال کیا ہے کہ یہ دونوں عورتیں نبی تھیں لیکن صحیح یہ ہے کہ وہ نبی نہ تھیں بلکہ ولی
 تھیں اور منقول ہے اجماع اس پر کہ عورتیں نبی نہیں ہوتیں **ف** اور عائشہ کی فضیلت اور عورتوں
 پر ایسی ہے جسے شریک کی فضیلت اور کہانوں پر انوروی نے کہا اس حدیث پر یہ نہیں لکھتا کہ حضرت
 عائشہ حضرت مریم اور سیدہ سہرا افضل ہیں کیونکہ احتمال ہے کہ مراد فضیلت و اس امت کی عورتوں پر ہو
عَنْ ابی ہریرۃ قَالَ اَنَّ جِبْرِيلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ
 خَدِيجَةُ قَدْ أَتَتْكَ مَعَهَا ابْنَاءُ فِرْعَوْنَ أُمُّ أَوْكَعَامُ أَوْ ثَرَابٌ كَذَا هِيَ أَتَتْكَ عَلَيْهَا
 السَّلَامُ مِنْ رَبِّهَا وَبِئْرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ حَنْبَلٍ فِيهِ وَلَا تَنْصَبُ قَالَ
 أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ لَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ لَمْ يَقُلْ فِي الْحَدِيثِ
 یعنی ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے حضرت جبریل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے
 اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ خدیجہ ہیں آپ پاس آئیں میں ایک برتن لیکر اوس میں سالن ہو یا کہنا ناہو
 یا شربت ہے بہر وجہ باوین تو آپ انکو سلام کہیے اون کے پروردگار کی طرف سے اور
 انکو خوشخبری دیجیے ایک گہر کی جنت میں جو خولدار موتی کا بنا ہوا ہے نہ اوس میں غل ہے نہ کوئی تکلیف
عَنْ ابْنِ عُيَيْلٍ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أُوْفَى اَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ لَبَسَ خَدِيجَةُ بَيْتِي فِي الْجَنَّةِ قَالَ نَعَمْ لَبَسَتْ هَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا حَنْبَلٍ
 فِيهِ وَلَا تَنْصَبُ ترجمہ اسماعیل نے عبد اللہ بن ابی اوفی سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے حضرت خدیجہ کو خوشخبری دی ایک گہر کی جنت میں جو خولدار موتی کا ہے نہ اُس میں غل پکار ہے
 نہ تکلیف **عَنْ** ابْنِ أَبِي أُوْفَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ هَذَا تَرْجُمَهُ هِيَ

ہر ایک اپنی زمانہ میں سب سے افضل ہو اب رہا یہ امر کہ اون دونوں میں کون افضل ہے اوسکو بیان نہیں کیا

عَنْ جَوَازِ عَائِشَةَ قَالَتْ لَبَّيْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيجَةَ بَيْتٍ فِي الْخَيْبَةِ
 ترجمہ اُم المؤمنین حضرت عائشہ سرورایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشخبری دی حضرت خدیجہ
 کو ایک گھر کی حبت میں **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غُرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مَا غُرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ
 وَلَقَدْ هَلَكْتُ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ وَجْهِي فِي ذَلِكَ سِنِينَ لِمَا كُنْتُ أَسْمَعُهُ يَذْكُرُهَا وَلَقَدْ أَمَرَهُ رَبُّهُ
 أَنْ يُدْخِلَهَا بَيْتِي مِنْ قَصَبٍ فِي الْخَيْبَةِ وَإِنْ كَانَ كَيْدًا بِنَجْوَى الشَّاةِ ثُمَّ جَدَّ بِهَا الْخَلْدُ لَهَا
 ترجمہ حضرت عائشہ سرورایت ہو میں نے کسی عورت پر اتنا رشک نہیں کیا جتنا خدیجہ پر کیا وہ میری نکاح
 میں نے سے تین برس پہلے مرحلین تھیں اور یہ رشک میں اُسوقت کرتی جب آپ خدیجہ کا ذکر کرتے اور
 اوان کی تعریف کرتے اور پروردگار نے آپکو حکم دیا تھا کہ خدیجہ کو خوشخبری دیں ایک مکان کی حبت
 میں جو خلد رموٹی کا بنا ہوا ہے اور آپ بکری بھرتے تھے پھر خدیجہ کے سیدہ بن کے پاس اور گاؤشت
 سمجھتی تھیں **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غُرْتُ عَلَى نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا هَلَا
 خَدِيجَةَ وَرَبِّي لَمْ أَذْكُرْهَا قَالَتْ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَبَحَ
 الشَّاةَ يَقُولُ ارْكَبُوا بِهَا إِلَى أَصْدِ تَأْخِذِ خَدِيجَةَ قَالَتْ فَأَعْصَيْتُهَا يَوْمَ مَا نَفَقْتُ خَدِيجَةَ
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ قَدْ رَزَقْتُ حُبَّهَا ترجمہ حضرت عائشہ سے
 روایت ہو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں پر رشک نہیں کیا البتہ خدیجہ پر کی اور
 میں نے انکو نہیں پایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بکری بھرتے تو فرماتے اے اسکا گوشت خدیجہ کے
 عزیزوں کو بھیجو ایک دن میں نے آپکو غصہ کیا اور کہا خدیجہ آپنے فرمایا مجھے اُملی محبت خدا تعالیٰ
 نے والدی **عَنْ** هِشَامِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَسَدِيِّ وَخُوْدَيْثِ ابْنِ أَسَامَةَ إِلَى قِصَّةِ الشَّاةِ
 وَلَمْ يَذْكُرْ الرِّيَادَةَ بَعْدَهَا ترجمہ وہی جو گذر **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غُرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ
 مِنْ نِسَائِهِ مَا غُرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ لِيَكْثَرَهُ ذِكْرُهُ إِيَّاهَا وَمَا رَأَيْتُهَا قَطُّ ترجمہ حضرت
 عائشہ صدیقہ نے کہا میں نے اتنا رشک آپ کی کسی بی بی پر نہیں کیا جتنا خدیجہ پر کیا کیونکہ آپ انکا
 ذکر بہت کرتے اور میں نے تو خدیجہ کو کبھی دیکھا ہی نہ تھا **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ يَنْزِلْ رُوحُ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خَدِيجَةَ حَتَّى مَاتَتْ ترجمہ حضرت عائشہ سرورایت ہو رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ پر دوسرا نکاح نہ کیا یہاں تک کہ وہ مر گئیں **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ

اسْتَأْذَنَتْ هَالَةَ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ اخْتُ خَدِيجَةَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَفَتْ
 اسْتِئْذَنَ ابْنُ خَدِيجَةَ فَأَرَادَ أَنْ يَلْزَمَ لَكَ فَقَالَ اللَّهُمَّ هَالَةَ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ فُخِرْتُ فَقُلْتُ وَمَا
 تَذَكَّرْتُ مِنْ عَجْزٍ مِنْ عَجَائِزِ قَوْمِيْنَ حَمْدًا لِلَّهِ الَّذِي تَقْبَلُ خَمْسَةَ السَّائِكِينَ هَلَكْتُ فِي
 الدَّهْرِ فَأَبْدَلَكَ اللَّهُ خَيْرًا مِنْهَا تَرْجِمَهُ حضرت عائشة صدیقہ سروریت ہمارے بنت خویلد حضرت
 خدیجہ کی بہن آپ کی سالی نے اجازت مانگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آنے کی آپ کو خدیجہ کا اجازت
 مانگنا یاد آیا آپ خوش ہوئے اور فرمایا یا اللہ بیٹی خویلد کی مجھے رشک کئی مہینے کہا آپ کیا یاد کرتے
 ہیں قریش کی بڑھئیوں میں سے ایک بڑھیا کے سرخ مسوڑھوں والی (یعنی انتہا کی بڑھیا جس کے ایک
 دہنت ہی نہ رہا ہو اور زری سرخی سرخی ہودہنت کی سفیدی بالکل نہ ہو) چلی بڑھلیوں والی وہ مر گئی اور
 اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کی تہ عورت دی (جو ان باکرہ جیسے مہینوں قاضی نے کہا عورتوں کو ایسی
 رشک معاف ہے کیونکہ یہ ادن کی طبعی ہے اور یہ سوط آپ حضرت عائشہ کو ایسا کہنے سے منع
 نہ کیا اور سیر نزدیک اس کی وجہ یہ تھی کہ عائشہ کم سن تھیں اور شاید بالغ ہی نہ ہوئی ہوں اس وجہ سے
 آپ اور بچہ خانہ ہوئے **بَابُ** كَمَا تَلَّ عَائِشَةُ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حضرت
 عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت کا بیان **عَنْ** عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَيْتُكَ فِي الْمَنَامِ ثَلَاثَ لَيَالٍ حَاءَ فِي يَدِكَ أَلَمَّا فِي سَرَقَةٍ مِنْ خِيَارِ
 يَقُولُ هَذَا أَمْرًا أَنْتَ تَكْتَسِفُ عَنْ وَجْهِكَ كَمَا إِذَا أَنْتَ هِيَ تَأْخُذُ أَيْ يَكُ هَذَا مِنْ
 عِنْدِ اللَّهِ يُنْصَنُ تَرْجِمَهُ حضرت عائشہ سروریت ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 میں نے تجھے خواب میں دیکھا تین راتوں تک (موت سے پہلے یا نبوت کے بعد) ایک فرشتہ تجھ کو ایک سفید
 حریر کے ٹکڑے میں لایا اور مجھے کہہ لگا یہ آپ کی عورت ہے میں نے تیرا منہ کہہ لایا تو وہ تو دلکی
 میں بچ کہا اگر یہ خواب خدا کی طرف سے ہے تو ایسا ہی ہوگا (یعنی یہ عورت مجھ کی بیگم کی اور تعمیر
 اس خواب کی نہ ہوگی **عَنْ** هِشَامِ بْنِ هَارِثٍ أَنَّ شَدَّادَ بْنَ قَيْسٍ تَرْجِمَهُ دُحَى جَوَابُ رَجُلٍ **عَنْ**
 كَعْبَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَكُمْ عَلَمًا إِذَا كُنْتُمْ عَرَفْتُمْ
 دَائِيَّةً وَإِذَا كُنْتُمْ عَلَى غَضَبِي قَالَتْ فَقُلْتُ وَمِنْ أَيْنَ تَعْرِفُ ذَلِكَ قَالَ أَمَا إِذَا كُنْتُمْ
 حَتَّى رَأَيْتُمْ نَائِبَ تَقُولُونَ لَا دَرَبَ مُحَمَّدٍ وَإِذَا كُنْتُمْ غَضَبِي قُلْتُمْ لَا دَرَبَ إِبْرَاهِيمَ

اَوْ حُفَاةً وَاَنَا سَوِيَّةٌ قَالَتْ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ نِيَّةٍ كُنْتَ
 لِحُجَّتَيْنِ مَا أَحْبَبْتَ فَقَالَتْ بَلَى قَالَ فَاجْعِي هَذِهِ قَالَتْ فَكُفْتُ فَاطِمَةً حِينَ سَمِعْتُ ذَلِكَ مِنْ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعَتْ إِلَى أَزْوَاجِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَخَبَرْنَهُنَّ بِأَلَّذِي قَالَتْ وَبِأَلَّذِي قَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ لَهَا
 مَا دَأَيْتُكَ أَنْ أَغْنَيْتِ عَمَّا مِنْ شَيْءٍ فَارْجِعِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُولِي لَهُ
 إِنَّ أَزْوَاجَكَ يَشْكُنُكَ الْعَدْلُ فِي ابْنَةِ ابْنَةِ خُزَافَةَ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ وَاللَّهِ لَا أَكَلُهُ نِيهَا
 أَبَدًا قَالَتْ عَائِشَةُ فَارْسَلِ أَرْوَاحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ
 زَوْجَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ الْتَمِيَّةُ كَانَتْ تُسَامِيئِي مِنْهُنَّ فِي الْمَنَازِلَةِ عِندَ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُلَّ أَرْوَاحَةٍ قَطُّ خَيْرًا فِي الدِّينِ مِنْ زَيْنَبُ وَأَلْفُ
 شَيْءٍ وَأَمْدَقُ حَدِيثًا مِنْهَا وَأَوْصَلُ لِلرَّحِمَةِ وَأَعْظَمُ صَدَقَةً وَأَشَدُّ إِيْتِدَانًا لِنَفْسِهَا
 فِي الْعَمَلِ الَّذِي تَصَدَّقُ بِهِ وَتَقْرُبُ بِهِ إِلَى اللَّهِ مَا عَدَا سُورَةَ مِنْ حَدِيثٍ كَانَتْ فِيهَا
 تُشْرِعُ مِنْهَا الْفَسِيخَةَ قَالَتْ فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَائِشَةَ فِي مَرِطِهَا عَلَى الْحَالِ الَّتِي دَخَلَتْ فَاطِمَةُ حَمِيمًا
 وَهِيَ بِهَا فَادْنَى لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَزْوَاجَكَ
 ارْسَلْنِي بِسُكْنَتِكَ الْعَدْلُ فِي ابْنَةِ ابْنِ خُزَافَةَ قَالَتْ فَشَوَّرَقَعَتْ فِي فَاَسْتَسَلَّمَتْ
 عَلَيَّ وَأَنَا أَرَقُبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَرَقُبُ حَرْفَهُ هَلْ يَأْذُنُ لِي فِيهَا
 قَالَتْ نَكَلُهُ تَبَرُّحَ زَيْنَبُ حَتَّى عَرَفْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكْذِبُ أَنَّ
 أَتَيْتُهَا قَالَتْ فَلَمَّا دَقَعْتُ بِهَا لَمْ أَشْكَبْهَا حِينَ أَخْبَيْتُ عَلَيْهَا قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَكْسِمُ إِنَّهَا ابْنَةُ ابْنِ تَبَرُّحَ حَتَّى عَرَفْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكْذِبُ أَنَّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي بِي بِيُونَ نِي فَاطِمَةُ زَهْرَاءُ ابْنِ صَاحِبِ أَدَى كَوَآبِ بَابِ سَبِيحِ الْهُوْجِ اجازت
 مَکَلِي آپ بیٹو ہوئے تھے میرے ساتھ میری چادر میں اپنے اجازت دی اوہ دن میں عرض کیا یا رسول
 اللہ آپ کی بی بی بویون نے مجھ کو آپ سے بیجا ہے وہ جاہلی ہیں آپ انصاف کریں اون کے ساتھ ابوقحیفہ
 کی بیٹی میں یعنی جتنی محبت اون سے کرتے ہیں اتنی ہی اور دن سے کہیں یہ امر اختیار ہی نہ تھا اور

سب باتوں میں تو انصاف کرتے تھے) اور میں خاموش تھی آپ نے فرمایا اسے بیٹھی کیا تو وہ نہیں چاہتی جو
میں چاہوں وہ بولیں یا رسول اللہ میں تو وہی چاہتی ہوں جو آپ چاہیں آپ نے فرمایا تو محبت رکھ کر عائشہ
سے سینہ سنبھال لیں اور بی بیوں کے پاس گئیں اور سو جا کر اپنا کہنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا
بیان کیا وہ کہنے لگیں ہم سمجھتی ہیں تم کچھ ہمارے کام آئیں یا نہیں پھر جاؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور
کہو آپ کی بی بیان انصاف چاہتی ہیں ابو قحافہ کی بیٹی کے مقدمہ میں (ابو قحافہ حضرت ابوبکر کے باپ تھے
تو حضرت عائشہ کے دادا) ہوا داد کی طرٹ نسبت دے سکتے ہیں حضرت فاطمہ نے کہا قسم خدا کی میں تو حضرت
عائشہ کے مقدمہ میں اب کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو نہ کروں گی حضرت عائشہ نے کہا آخر آپ کی
بی بیوں نے اُم المؤمنین زینب بنت جحش کو آپ کے پاس بھیجا اور میرے برابر کی مرتبہ میں آپ کے سامنے دہتی ہیں
اور میں نے کوئی عورت اور کچھ زیادہ دیندار اور خدا سے ڈرنیوالی اور سچی بات کہنے والی اور ناتواج بڑے
والی اور خیرات کرنے والی نہیں دیکھی اور نہ اون سے بڑھ کر کوئی عورت اپنے نفس پر زور ڈالتی یا اللہ تعالیٰ
کے کام میں اور صدقہ میں فقط اور میں ایک تیری تھی (یعنی حصہ تھا) اس سے بھی وہ جلدی پھر جاتیں
(اور مل جاتیں اور نادم ہوتیں) انہوں نے اجازت چاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے اجازت
دی اُس حال میں کہ آپ میری چادر میں تھے جس حال میں فاطمہ انکین تھیں انہوں نے کہا یا رسول اللہ آپ
کی بی بیان انصاف چاہتی ہیں ابو قحافہ کی بیٹی کے مقدمہ میں پھر یہ کہہ کر مجھے آئیں اور زبان درازی
کی اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ کو دیکھ رہی تھی کہ آپ مجھے اجازت دیتے ہیں جو اب آپ
کی یا نہیں یہاں تک کہ مجھ کو معلوم ہو گیا کہ آپ جواب دینے سے برا نہ مانیں گے تب تو میں ہی انہی والی اور شکر
ہی دیر میں انکو بند کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے اور فرمایا یہ ابوبکر کی بیٹی ہے (کسی ایسے وسیع کی
لڑکی نہیں ہے جو تم سے دب جاوے) **عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ فِي الْمَعْنَى غَيْرَ أَنَّهُ**
قَالَ فَلَمَّا وَقَعَتْ بِهَا لَمْ تُشَبَّحْ أَوْ لَمْ تُخْتَصَّمَا عَلَيْهَا تَرْجَمَهُ وہی جواب دے کر **عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ**
إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَتَفَقَّدُ يَقُولُ آيُنَا الْيَوْمَ آيُنَا أَعَدَدَا أَيْتَبَدَّلَا
لِيَوْمِ عَائِشَةَ قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ قَبَضِهِ اللَّهُ يَدَيَّ سَخَوِي وَتَخَوِي تَرْجَمَهُ اُم المؤمنین
عائشہ سر رویت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دریافت کرتے تھے (بیجاری میں) اور فرماتے تھے کل
میں کہان ہونگا کل میں کہان ہونگا یہ خیال کر کے کہ ابھی میری باری میں دیکھ پھر میری باری کے دن اللہ

تعالیٰ نے اکبر ہالیامیرے سینہ اور خلق میں (یعنی ابکا سر مبارک میرے سینہ سے لگا ہوا تھا) **عَنْ عَائِشَةَ**
اَللّٰهُ اَسْمِعَتْ سَوَّلَ اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ یَقُوْلُ قَبْلَ اَنْ یَّمُوْتُ وَهُوَ مُسْنِدٌ اِلَیَّ الرَّسُوْلِ رَحْمَةً
وَاَصْفَتْ اِلَیْہِ وَهُوَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَیْ وَارْحَمْنِیْ وَارْحَمْنِیْ بِالرَّفِیقِیْنِ ترجمہ ام المؤمنین
 حضرت عائشہ صدیقہ سرورایت ہر رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے وفات سے پہلے اور ٹیکا لگا کر
 تھے میرے سینہ پر میں نے کان لگا لیا آپ فرماتے تھے یا اللہ بخشدی مجھ کو اور رحم کر مجھ پر اور ملاؤ مجھ کو
 اپنے رفیقوں سے **عَنْ هِشَامِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ** ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **عَنْ عَائِشَةَ**
قَالَتْ كُنْتُ اَسْمَعُ اَنَّهُ لَوْ یَمُوْتُ نَبِیٌّ حَتّٰی یُخْبِرَ بَیْنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ قَالَتْ فَسَمِعْتُ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ فَمِنْ حِذِّ الدِّیْنِیِّ مَاتَ فِیْہِ رَاخَذَ نَحْنُ بَحْثًا یَقُوْلُ مَعَ الَّذِیْنَ اُنْعَمَ
اللّٰهُ عَلَیْہِم مِّنَ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالتَّشْہَادِیْنَ وَالصَّالِحِیْنَ وَحَسَنٌ اُولَئِكَ رَفِیقًا
 قَالَتْ فَظَنَنْتُ ثُمَّ یُخْبِرُ حَیْثُ یَدِیْنِ ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ سرورایت ہر میں سنا کرتی
 تھی کہ کوئی نبی نہیں مرے گا یہاں تک کہ اس کو اختیار دیا جاوے دنیا میں رہنے اور آخرت میں جانے
 کا ہر میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی بیماری میں حسین آپ نے وفات پائی اس وقت
 آواز آپ کی بیماری تھی آپ نے فرمایا اے لوگوں کے ساتھ کہ جنہی تو نے احسان کیا نبی اور صدیق اور
 شہید اور نیک نخت لوگوں میں سوا در اچھے رفیق ہیں یہ لوگ اس وقت میں سمجھی انکو اختیار ملا
عَنْ سَعْدِ بْنِ ابْنِ اِسْحٰقَ ترجمہ وہی جو گزرا **عَنْ عَائِشَةَ** زوجہ النبی صلی
 اللہ علیہ وسلم قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ یَقُوْلُ وَهُوَ صَحِیْبٌ اِنَّہُ لَمْ یَقْبَضْ
 نَبِیٌّ قَطُّ حَتّٰی یَسُرَّ مَقْعَدَہُ فِی الْجَنَّةِ ثُمَّ یُخْبِرُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی
 اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ وَرَأْسُہُ عَلَی فُجْدِیْ غُشِیَ عَلَیْہِ سَاعَةً ثُمَّ اَفَاقَ فَاَشْخَصَ بَصَرَہُ اِلَی السَّقْفِ
 ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ الرَّفِیقُ اَعْلٰی قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ اِذَا لَا یُخْتَارُ نَا قَالَتْ عَائِشَةُ وَدَعَرْتُ
 الْحَدِیثَ الَّذِیْ كَانَ یُخْبَرُ بَیْنَنَا بِہِ وَهُوَ صَحِیْبٌ فِی قَوْلِہِ اِنَّہُ لَمْ یَقْبَضْ نَبِیٌّ قَطُّ حَتّٰی یَسُرَّ مَقْعَدَہُ
 مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ یُخْبِرُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَتْ تِلْكَ اَخْرَجَ لَہُ تَكْلِمَہُ بِہَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی
 اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ تَوَكَّلَ اَللّٰهُمَّ الرَّفِیقُ اَعْلٰی ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ سرورایت ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تندرستی کی حالت میں کوئی نبی نہیں مرا یہاں تک کہ اس نے اپنا

۱۰ ہکا حاجت میں یہ کہہ نہیں لیا اور تہم یا نہیں ملا دینا سے جانے کے لیے حضرت عائشہ نے کہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت آگیا تو آپ کا سر میری ران پر تھا آپ ایک ساعت تک بہوش ہو کر رہے اور اپنی آنکھیں چپٹ کی طرف لگائی اور فرمایا یا اللہ بلند رفیقوں کے ساتھ کر دینے پیغمبروں کے ساتھ جو اعلیٰ علیین میں رہتے ہیں حضرت عائشہ نے کھا اور سوت میں سے کہا اب آپ ہکا اختیار کرنے والے نہیں اور مجھے یاد آئی وہ حدیث جو آپ نے فرمائی تھی تندرستی کی حالت میں کوئی نبی نہیں مرا یہاں تک کہ اس نے اپنا ہکا حاجت میں یہ کہہ نہ لیا ہو اور اسکو اختیار نہ ملا ہو حضرت عائشہ نے کہا یہ اخیر کلمہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ اَلْعِلْمَ **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِذَا خَرَجَ اُدْرَجَ بَيْنَ يَدَیْہِ فَطَارَتْ الْفَرْعَةُ عَلَیْہِ فَمَا وَحْفَةً فَخَرَجَتْ مَعًا فَجَبَّيْعًا وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِذَا كَانَ بِاللَّيْلِ سَافًا مَعَ عَائِشَةَ يَتَخَذُ مَعَهَا حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ اَلَا تَرَ كَبِيرَاتِ النَّيْلَةِ بَعْدَ بَرْدٍ دَارِكَةٍ بَعْدَ بَرْدٍ فَتَنْطَرِیْنَ دَانْظُرُ قَالَتْ بَلْ تَرَ كَبِيرَاتِ عَائِشَةَ عَلَیْ بَعْدِ حَفْصَةَ وَرَكِبَتْ حَفْصَةُ عَلَیْ بَعْدِ عَائِشَةَ فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم الْجَمَلَ عَائِشَةَ وَعَلِیْہِ حَفْصَةُ فَسَافًا مَعَہَا حَتّٰی نَزَلُوْا فَاَنْتَفَدَتْ عَائِشَةُ فَنَارَتْ فَلَمَّا نَزَلُوْا جَعَلَتْ تَجْعَلُ رِجْلَهَا بَيْنَ اَلْاُخْرِ وَتَقُوْلُ يَا رَبِّ سَلِّطْ عَلَیْ عَقْرَبًا وَحَيَّةً تَلْدَعُنِيْ رَسُوْلُكَ وَلَا اَسْتَطِیْعُ اَنْ اَقُوْلَ لَہٗ شَيْئًا ترجمہ اُم المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کو جاتے تو وہ والے اپنی عورتوں پر ایک بار قرعہ مجھے اور ام المومنین حفصہ پر آیا ہم دونوں آپ کے ساتھ نکلے اور آپ جب رات کو سفر کرتے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ چلتے اور وہ بائیں کرتے ہوئے حفصہ کے ساتھ سے کہا آج کی رات تم میرے اونٹ پر چڑھو اور میں تمہارا اونٹ پر چڑھتی ہوں تم دیکھو گی جو تم نہیں دیکھتی تھیں اور میں دیکھوں گی جو میں نہیں دیکھتی تھی حضرت عائشہ نے کہا اچھا اور وہ حفصہ کے اونٹ پر سوار ہوئیں اور حفصہ اون کے اونٹ پر رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ کے اونٹ کی طرف آئے دیکھا تو وہ سپر حفصہ میں آئے سلام کیا اور انہی کے ساتھ بیٹھ کے چلے یہاں تک کہ منزل پر آئے اور حضرت عائشہ نے آپ کو نہ پایا (رات بھر انکو غیرت آئی جب دیرین تو وہ اپنے پاؤں اور حرر (گھاس) میں ڈالتیں اور کہتیں یا اللہ مجھ پر سلا کر ایک بچہ بویا ساپ جو مجھ کو دس لیسے تو میرے رسول ہیں یا

اَلْمَوْكِبُ كَمَا نَهَيْتُمْ سَكَنِي **ف** حضرت عائشہ نے رشک اور نفرت کی وجہ سے کہا اور وہ عورتوں کو معاف
 ہے جیسا کہ پندرہ جگہ مذکور ہے کہا اِحدیث سے یہ بھی نکلا کہ باری باری رہنا ہر ایک عورت باس آپ پر حجب
 نہ تھا ورنہ حفصہ ایسا کام کیوں کرتیں اور یہ کچھ ضرور نہیں اس لیے کہ اگر باری آپ پر حجب بھی ہو جب بھی فر
 میں چلتے چلتے ہر عورت کو باس جان سکتا ہے ہی طرح حضرت میں بھی کچھ ضروری کام کے لیے اور بوسہ اور لمس سکتا
 ہے بشرطیکہ دیر نہ لگا دے (لوزی) **عَنْ** الزُّبَيْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يَقُولُ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الزَّيْدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ **ترجمہ** النبی
 ماکہ سرودایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ کی فضیلت اور عورتوں پر ایسی ہی جیسے
 ایک کہا نا ہے روٹی اور گوشت ہو ماکہ کرنا یا جانا ہے (کی فضیلت باقی کہا نون پر **عَنْ** الزُّبَيْنِ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَكِنْ فِي حَدِيثٍ مِمَّا مَعْنَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ مَعْنَاهُ أَنَّكَ سَمِعَ النَّبِيَّ مَالِكٍ **ترجمہ** وہی جواب دہر گزرا **عَنْ** عَائِشَةَ
اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا إِنَّ جَبْرَائِيلَ يُقَرُّ عَلَيْكَ السَّلَامُ قَالَتْ
فَقُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحِمَهُ اللَّهُ **ترجمہ** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ کو فرمایا جبریل
 تم کو سلام کہتے ہیں انہوں نے کہا **وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحِمَهُ اللَّهُ** **عَنْ** عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا يَبْنِي لِحْدَيْهِمَا **عَنْ** زَكَرِيَّا بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ **ترجمہ** وہی جو
 اوپر گزرا **عَنْ** عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ هَذَا جَبْرَائِيلُ يُقَرُّ عَلَيْكَ السَّلَامُ فَقَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحِمَهُ
 اللَّهُ قَالَ وَهُوَ يَرَى مَا لَا أَرَى **ترجمہ** حضرت عائشہ صدیقہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 یہ جبریل ہیں تم کو سلام کہتے ہیں میں نے سنا کہا **وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحِمَهُ اللَّهُ** حضرت عائشہ نے کہا آپ دیکھتے تھے جو میرے
 نہیں دیکھتے تھے **حَدِيثٌ** **أُمُّ زُرَّجٍ** ام زرع کی حدیث کا بیان **عَنْ** عَائِشَةَ
 أَنَّهَا قَالَتْ جِئْتُ إِحْدَى عَشْرَةَ أُمْرَأَةً فَنَعَاهَدْنَ وَتَعَاذَنَ أَنْ لَا يَكُنَّ مِنْ أَهْبَاءِ رَأْدِ جَبْرَائِيلَ
 شَيْئًا قَالَتْ الْأُولَى زَوْجِي لِحْدَيْهِمَا عَلَى رَأْسِ جَبَلٍ وَعَدَّ لَهَا سَهْلًا فَيُرْتَقَى وَلَا سَمِينَ يَسْتَقِي
 قَالَتْ الثَّانِيَةُ زَوْجِي لَا أَبْتُ حَبْرَةً أَنْ أَخَافُ أَنْ لَا أَذَرَهُ إِنْ أَذْكُرُهُ أَذْكُرُ حَبْرَةً وَجَبْرَةً
 قَالَتْ الثَّالِثَةُ زَوْجِي الْعَشَقُ لَنْ أُنْفِقَ أَهْلِي وَإِنْ اسْكُتُ أَهْلِي قَالَتْ الرَّابِعَةُ زَوْجِي

مہر و بنت ابی ہریرہ پانچویں کا گبشہ چھٹی کا ہند ساتویں کا خنہ بنت علقمہ آٹھویں کا بنت اوس بن عبد
 دوسویں کا گبشہ بنت ارقم گیارہویں کا اُم نزع بنت کھیل بن ساعد انتہے اور پہلی عورت کا نام مذکور نہیں
 بعض کتابوں میں ہر کہ وہ بنت ابی ہریرہ تھی اور بعضوں نے اس ترتیب میں اختلاف بھی کیا ہے اور یہ
 عورتیں سیدہ کی تھیں **ف** پہلی عورت نے کہا میرا خاوند گویا دُبل اونٹ کا گوشت ہو جو ایک شوالہ
 اگر نہ پہاڑ کی چوٹی پر کہا ہوتا تو دمان تک صاف راستہ ہو کہ کوئی چڑھ جاوے اور نہ وہ گوشت ہوتا ہو کہ لیا
 جاوے **ف** تکلیف اُٹھا کر طلاق ہے کہ میری خاوند میں کوئی خوبی نہیں اور اسکی ساتھ مزاج میں
 غربت بھی نہیں بلکہ غرور اور نخوت ہو اور بدخلق بھی ہے **ف** دوسری عورت نے کہا میں اپنی خاوند
 کی خبر نہیں پہیلا سکتی میں ڈرتی ہوں اگر بیان کروں تو پورا بیان نکر سکوں گی اس قدر نہیں عیوب ہیں
 ظاہری بھی اور باطنی بھی (اور بعضوں نے یہ معنی کی ہیں کہ میں ڈرتی ہوں اگر بیان دے تو اسکو چوڑو دنگی
 یعنی وہ خفا ہو کر مجھکو طلاق دیدیگا اور مجھکو چوڑو ناڑے گا) تیسری عورت نے کہا میرا خاوند لعباہ یعنی
 احمق (اگر میری شکی برائی بیان کروں تو مجھکو طلاق دیدیگا اور جو چپ ہوں تو اوٹھ رہوں گی) یعنی نہ
 نکاح کے نہ میری اور اُٹھا دنگی نہ بالکل مجبور ہوں گی) چوتھی نے کہا میرا خاوند تو ایسا ہے جیسے ہمارے (حجاز
 اور مکہ کی رات نہ گرم ہے نہ سرد) یعنی معتدل المزاج ہے) نہ ڈر نہ رنج (یہ اسکی تعریف کی یعنی اس کے
 اخلاق عمدہ ہیں اور نہ وہ میری صحبت سے ملل ہوتا ہے) پانچویں نے کہا میرا خاوند جب گھر میں آتا ہے تو
 جیتا ہے (یعنی پڑکھ سوجاتا ہے اور سیکونہیں ستاتا) اور جب باہر نکلتا ہے تو شیر ہے **ف** نووی
 نے کہا یہی تعریف ہو اور چوتھے سے یہ غرض ہے کہ بہت سوتا ہو اور اپنی مال اور سباب کی فکر سے غافل ہو جاتا
 ہے اور باہر شیر ہے یعنی شجاع اور بہادر ہے اڑائی میں ابن ابی اویس نے کہا چیتے سے یہ غرض ہے کہ گھر
 میں آتے ہی چیتے کی طرح جھپکرتا ہے اور جماع بہت کرتا ہے اور صحیح پہلا معنی ہے **ف** اور جو مال
 اسباب گھر میں چوڑو جاتا ہے اسکو نہیں پوچھتا چھٹی عورت نے کہا میرا خاوند اگر کہتا ہے تو سب کام
 کروتا ہے اور پیتا ہے تو تلچٹ تک نہیں چوڑتا اور لیٹتا ہے تو بدن لیٹا ہوا اور مجھ پر اپنا ہاتھ
 نہیں ڈالت کہ میرا کہہ اور رو بچانے (یہ بھی عجوبہ ہے یعنی سوا کہانے بچنے کے بیل کی طرح اور کوئی کام کا
 نہیں عورت کی خبر تک نہیں لیتا) ساتویں نے کہا میرا خاوند نامرد ہے یا شرمینا احمق ہے کہ کلام
 نہیں کر جاتا سب جہان بہر کے عیال اس میں موجود ہیں ایسا ظالم ہے کہ تیرا میرا ہونے کا نام نہ لے

یا سورا تہہ دونوں مردوں کی اہلیہ عورت نے کہا کہ میرا خاوند بوہن نہ رہا ہو رزنیب ایک شہسوار گہاں
 ہے اور چونے میں نرم جیسے خرگوش (یہ تعریف ہے یعنی اس کا ظاہر اور باطن دونوں اچھے ہیں اور عورت نے
 کہا کہ میرا خاوند اچھو محل والا لے پرتلو والا یعنی قداور بڑی را کہہ والا یعنی سخی ہے اور کا باور چچا ہمیشہ
 گرم رہتا ہے تو را کہہ بہت نکلتی ہے (ہکا گھر نزدیک ہے مجلس اور سا فرخانہ سے یعنی سردار اور سخی ہے ہکا لنگر
 جاری ہے) دشوین عورت نے کہا کہ میرے خاوند کا نام مانک ہے اور کیا خوب مانک ہے مانک فضل ہے میرے اس
 تعریف سے اس کے اونٹوں کے بہت شتر خانے ہیں اور گھر چراگاہ میں ہیں یعنی ضیافت میں اس کے پہاں
 اونٹ بہت بچ ہو کرتے ہیں اس سبب شتر خانوں کو جنگل میں کم چرنے جاتے ہیں جبکہ اونٹ باجو کی
 آواز سنتے ہیں اپنے بچ ہو کی یقین کر لیتے ہیں ضیافت میں آگ اور باجو کا معمول تھا اس سبب باجو
 کی آواز سننے کے اونٹوں کو اپنے بچ ہو نے کا یقین ہو جاتا تھا کیا رہوین عورت نے کہا کہ میرا خاوند کا نام
 ابو زرع ہے سو وہ کیا خوب ابو زرع ہے اس کے زبور سے میرے دونوں کان جھلکے اور چربی میرے دونوں
 بازو بہرے یعنی مجھ کو موٹا کیا اور مجھ کو بہت خوش کیا سو میری جان بہت چین میں رہی مجھ کو اس نے بیٹر
 کبری والوں میں پایا جو پاڑ کے کنارے رہتے تھے سو اس نے مجھ کو گھوڑے اور اونٹ اور کھیت اور خرمن
 کا مالک کر دیا یعنی میں نہایت ذلیل اور محتاج تھی اس نے مجھ کو باعزت اور مالدار کر دیا میں اس کی بات کرتی
 ہوں وہ مجھ کو برا نہیں کہتا سوتی ہوں تو تو مجھ کو دینی ہوں (یعنی کچھ کام کرنا نہیں پڑتا اور پیتھی ہوں تو
 سیراب ہو جاتی ہوں مان ابو زرع کی سو کیا خوب ہو مان ابو زرع کی اس کی بڑی بڑی گھڑیاں کشادہ اور
 کشادہ گھر بنیا ابو زرع کا سو کیا خوب ہو بیٹا ابو زرع کا اس کی خواب گاہ جیسے تلوار کا میان یعنی نازنین
 بونچا اس کو اسودہ کر دیتا ہے حلو ان کا ماتہ (یعنی کم خور ہے) بیٹی ابو زرع کی سو کیا خوب ہو بیٹی ابو زرع
 کی اپنے مان باب کی تابعدار اپنے لباس کے بہرنے والی (یعنی موٹی ہے) اور اپنی سوت کی رشک (یعنی انچر
 خاوند کی پیاری ہو سو اس کی سوت اس کے جلتی ہے تو ٹنڈی ابو زرع کی کیا خوب ہو لو ٹنڈی ابو زرع
 کی ہماری بات مشہور نہیں کر لی ظاہر کر کے اور ہمارا کہا نا نہیں لیجانی اٹھا کر اور ہمارا گھر آلودہ نہیں
 رکھتی کوڑے سے ابو زرع باہر نکلا جب کہ نکون میں دودھ مٹھا جاتا تھا اگلی نکالنے کیو سطا
 سو وہ ملا ایک عورت سے جس کے ساتھ اس کے دو لڑکے تھے جیسے دو چیتے اس کی گود میں دو اناروں سے
 کھیلے تھے سو ابو زرع نے مجھ کو طلا قدا یا اور اس عورت کے نکاح کیا پھر میرے اور اس کے بعد ایک سردار مرد ہو

نکاح کیا عمدہ گھوڑے کا سوار اور نیزہ باز اوس نے مجھ کو چوپائے جانور بہت دیے اور اُس نے مجھ کو ہر ایک ہوشی
جوڑا جوڑا دیا اور اُس نے مجھ پر کھا کھا اے ام نزع اور کہلا اپنے لوگوں کو سواگر میں جمع کروں جو دوسرے
خاندان نے دیا تو ابو نزع کے چوڑے برتن کے برابر ہی نہ پہنچا (یعنی دوسرے خاندان کا احسان پہلو خاندان کے
احسان نہایت کم ہے حضرت عائشہؓ کو کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا میں تیرے لیے ایسا ہوں
جیسے ابو نزع تھا ام نزع کے لیے یعنی ویسا ہی تیری خاطر کرتا ہوں اور سب باتوں میں تشبیہ ضرور نہیں
تو آپ نے طلاق نہیں دیا حضرت عائشہؓ کو اور یہ غیبت میں داخل نہیں جو عورتوں نے اپنے خاندان
کا ذکر کیا کیونکہ انہوں نے اپنی خاندان کا نام نہیں لیا اور جب تک نام لیکر کسی کی برائی نہ کرے وہ غیبت
نہیں دوسرے یہ عورتیں مجھ میں یہ اگر غیبت ہی کرتی ہوں تو کیا بعید ہی اور ہودت میں اگر
کوئی عورت اپنی خاندان کی برائی کرے اور لوگوں کے سامنے جو اس کے خاندان کو بچا تے ہوں تو وہ غیبت
ہو جاوے گی گو نام نہ لیسے (نوسی) **عَنْ مِثَامِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ عَمَّا يَأْتِي
هَذَا قَالُوا لَمْ يَشَأَنَّ وَقَالَ السَّارِحُ وَقَالَ وَصَفَرُ رَدَّاهَا وَخَيْرُ نِسَاءِهَا وَعَقْرُهَا دَيْهَا
وَقَالَ وَلَا تَقْتُلُ مَيِّتًا تَقْتُلُنَا وَقَالَ دَاخِلًا فِي مَرْكَبٍ ذَا بَعْدٍ زَوْجًا تَرْجُمُهُ وَهِيَ جَالِزَةٌ**
کچھ لفظوں کا اختلاف ہے **بَابُ** **مِنْ فَضَائِلِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا** حضرت فاطمہ
زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت کا بیان **عَنْ** **الْمُؤَوِّزِ بْنِ مَعْرُوفَةَ أَنَّ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى**
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُؤَمِّرِ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّ بَنِي مِثَامِ بْنِ الْمُؤَمِّرَةِ اسْتَأْذَنُونِي أَنْ يَتَكَلَّمُوا
رَأْسَهُمْ عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ لَيْلًا أَذِنَ لَهُمْ ثُمَّ لَا أَذِنَ لَهُمْ ثُمَّ لَا أَذِنَ لَهُمْ ثُمَّ لَا أَذِنَ لَهُمْ ثُمَّ لَا أَذِنَ لَهُمْ ثُمَّ لَا أَذِنَ لَهُمْ
بَيْنَكُمُ ابْنَتُكُمْ فَاتِمَةُ ابْنَتِي بَضْعَةٌ مِثِّي يَرِيدُنِي مَا رَأَيْتُمْ وَتَوَدُّونِي مَا أَرَاهَا تَرْجُمُ
سور بن مخزومؓ روایت ہوا انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منبر پر آپ فرماتے تھے کہ مِثَامِ
بن مغیرہ کے بیٹوں نے مجھ سے اجازت مانگی اپنی بیٹی کا نکاح کرنے کے لیے علی بن ابی طالبؓ سے اپنے
ابو جہل کی بیٹی کا جس کے نکاح کے لیے حضرت علیؓ نے پیام دیا تھا تو میں اجازت نہ دوں گا ندون گانہ
دون گانہ البتہ اُس صورت میں اجازت دیتا ہوں کہ علی میری بیٹی کو طلاق دیں اور انکی بیٹی سے نکاح
کر لیں لیکن کہ میری بیٹی ایک ٹکڑا ہے میرا شک میں ڈالتا ہے مجھ کو جو اس کو شک میں ڈالتا ہے اور
ایذا ہوتی ہے مجھ کو جس سے اس کو ایذا ہوتی ہو اس سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دینا ہر حال میں حرام ہے اگرچہ ایذا

کا سبب امر سامع ہو دوسرا نکاح کرنا اگرچہ جائز تھا چرب فاطمہ کو اس کی وجہ سے رنج ہوتا تھا اب کو اون کے رنج
 کی وجہ سے رنج ہوتا اس لیے آپ نے منع کر دیا بوجہ کمال شفقت کہ علی اور فاطمہ پر دوسرے یہ کہ شاید حضرت
 فاطمہ کسی فتنہ میں پڑ جائیں۔ شک کی وجہ سے جو عورتوں کا طبعی امر ہے **عَنْ** الْمُسَوِّرِ بْنِ خُرْمَةَ قَالَ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي يَوْمَئِذٍ مَا أَذَاهَا تَرْجُمُهُ وَهِيَ حُرَّةٌ
 او پر گدرا **عَنْ** عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُمَا حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ
 مِنْ عِنْدِ يَزِيدَ بْنِ مَعَاوِيَةَ مَقْتُلِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ لَقِيَهِ الْمُسَوِّرُ بْنُ خُرْمَةَ فَقَالَ لَهُ هَلْ
 لَكَ إِسْحَاجَةٌ تَأْمُرُنِي بِهَا قَالَ نَعَلْتُ لَهُ لَا قَالَ لَهُ هَلْ أَنْتَ مُعْطَى سَيْفِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يُغْلِبَكَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ وَائِيحُ اللَّهُ لَكُنْ أَعْطَيْتَنِيهِ لَا
 يُخْلَصُ إِلَيْهِ أَبَدًا حَتَّى تَبْلُغَ نَفْسُنِي إِلَى عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ خُطْبَ بِنْتِ ابْنِ جَهْلٍ عَلَى نَاطَةِ
 فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُخْطُبُ النَّاسَ فِي ذَلِكَ عَلَى مِنْبَرٍ هَذَا
 وَأَنَا يَوْمَئِذٍ مُخْتَلِمٌ فَقَالَ إِنَّ فَاطِمَةَ مِنِّي وَإِنِّي أَخْشَوُ أَنْ تُفْتَنَ فِي دِينِهَا قَالَ ثُمَّ ذَكَرَ
 صَهْرًا لَهُ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ تَأْتِي عَلَيْهِ فِي مَصَاهِرِنَا أَبَاهُ مَا حَسَنَ قَالَ حَدَّثَنِي نَصَدَقُنِي
 وَحَدَّثَنِي نَأَوْنِي إِذْ لَيْتَ لَسْتُ أَحَرِّمْ حَلَكَ وَلَا أَحِلُّ حُدَامًا وَكَذَلِكَ لَيْتَ لَسْتُ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ
 رَسُولِ اللَّهِ وَبِنْتُكَ حَدَّثَنَا اللَّهُ مَكَانًا وَآجِدًا أَبَدًا تَرْجُمُهُ إِمَامُ زَيْنِ الْعَابِدِينَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ رَضِيَ
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سَ رَوَيْتُ هُوَ جَبَّ مَدِينَةٍ مِثْلَ يَزِيدِ بْنِ مَعَاوِيَةَ كَيْتُكَ إِمَامُ حُسَيْنٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ كِي
 شهادت کے بعد تو ملے اون سے مسور بن مخزوم اور پوچھا آپ کا کچھ کام ہو تو مجھ کو حکم فرمائیے امام زین
 العابدین نے فرمایا کچھ نہیں سور نے کہا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار مجھ کو دیدیتے ہیں کوئی
 میں ڈرتا ہوں لوگ آپ سے زبردستی اس کو چھین نہ لیں تم خدا کی اگر وہ تلوار آپ مجھ کو دیدینگے تو کوئی اس کو
 نہ لے سکیگا جب تک سے روحان میں جان ہو اور حضرت علی نے ابوجہل کی بیٹی کو پیام دیا حضرت فاطمہ کے
 ہوتے ہوئے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ خطبہ کرتے تھے لوگوں کو اس منبر پر
 اور اون دنوں میں بالغ ہو چکا تھا آپ نے فرمایا فاطمہ میرے بدن کا ایک ٹکڑا ہے اور مجھ پر ہے
 کہ اون کے دین پر کوئی آفت آوی بہر بیان کیا اپنے ایک داماد کا جو عبد شمس کے اولاد میں سے ہے یعنی
 حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور تعریف کی اون کی رشتہ داری کی اور فرمایا انہوں نے خوب بات

مجھ کو بھی بھیج کہی اور جو وعدہ کیا وہ پورا کیا اور میں کسی حلال کو حرام نہیں کرتا اور نہ حرام کو حلال کرتا
 ہوں لیکن قسم خدا کی اس کے رسول کی بیٹی اور اس کے دشمن کی بیٹی ایک جگہ جمع نہ ہوگی **عَنْ**
عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ أَنَّ الْمُسَوْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ خَطَبَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ
عِنْدَهُ فَاطِمَةَ بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَمِعَتْ بِذَلِكَ فَاطِمَةُ أَتَتْ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَهُ إِنَّ قَوْمَكَ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّكَ لَا تَغْضِبُ لِبَنَاتِكَ وَهَذَا
عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ قَالَ الْمُسَوْرَةُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَتْهُ
حِينَ تَتَحَدَّثُ قَالَ أَمَا بَعْدُ فَإِنَّهُ لَيَكُنَّ أَبَا الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ يُحَدِّثُنِي فَصَدَقَنِي وَ
إِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ مُضْغَةٌ مِثْنِي وَإِنَّمَا أَكْذَرُهُ أَنْ يَقْتُلُوهَا وَأَتَهَا وَاللَّهُ لَا يَجْمَعُ
بَيْنَهُ رَسُولِ اللَّهِ وَبَيْنِي عَدُوًّا اللَّهُ عِنْدَ الْجَلِيلِ وَاحِدٌ أَبَدًا قَالَ فَتَرَكَ عَلِيٌّ الْخُطْبَةَ رَحِمَهُ
 مسویرین مخمر سے روایت ہے حضرت علی نے ابوجہل کی بیٹی کو پیام دیا اور ان کے نکاح میں حضرت فاطمہ تین
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی جی فاطمہ نے یہ خبر سنی تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 پاس آئیں اور عرض کیا آپ کے لوگ کہتے ہیں کہ آپ اپنی بیٹیوں کے لیے غصہ نہیں ہوتے اور یہ علی بن
 حوا ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنے والے ہیں سو کھار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو اور شہد پڑھا
 پھر فرمایا میں نے اپنی لڑکی کا نکاح (زینب کا) ابوالعاص بن ربیع سے کیا اور اسے جو بات مجھ سے کہی
 کہی اور فاطمہ محمد کی بیٹی میرے گوشت کا ٹکڑا ہے اور مجھ پر لگتا ہے کہ لوگ اوس دین پر آفت لادیں
 (یعنی جب علی دوسرا نکاح کرینگے تو شاید فاطمہ رشک کیوجہ سے کوئی بات اپنے خاوند کے خلاف کہہ
 دے) میں یہ یاد دہانی کر رہا ہوں اور گنہگار ہوں اور قسم خدا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑکی اور عدو اللہ (اس
 کو دشمن) کی لڑکی دونوں ایک مرد کے باجمیع نہ ہوں گی یہ سن کر حضرت علی نے پیام چھوڑ دیا (یعنی ابوجہل
 کی بیٹی سے نکاح کا ارادہ موقوف کیا) **عَنْ** **الرَّهْرِجِيِّ بِطَلْحَةَ الْإِسْنَادِ وَخَوَّهُ مَرْحُومَةُ**
كَذَرَا عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فَسَادَتْهَا
فَبَكَتْ ثُمَّ سَارَتْهَا فَضَعَتْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَتْ لِفَاطِمَةَ مَا هَذَا الَّذِي تَفْعَلِينَ يَرْسُولُ
اللَّهُ بِكَ كَيْفَ تَعْرِسِينَ سَارَتْ سَارَتْ فَمَا تَعْرِسِينَ بِكَ كَيْفَ تَعْرِسِينَ سَارَتْ فَمَا تَعْرِسِينَ
مِنْ أَهْلِهَا فَضَعَتْ رَحِمَهُ امُ الْمُؤْمِنِينَ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی

صاحبزادی حضرت فاطمہ کو بلایا اور کان مین اون سوات کی وہ روئیں بہر کان مین کچھ اون سو فرمایا وہ
ہنسین بنیے اون سو لچپا پہلے تم سے آپ کچھ فرمایا تو تم روئیں بہر کچھ فرمایا تو تم ہنسین یہ کیا بات تھی انہوں
نے کہا پہلے آپ فرمایا کہ میری موت قریب ہو مین دلی بہر فرمایا تو سب پہلے میری ال بیت مین میری
دیگی تو مین ہنسی **ف** سبحان اللہ حضرت فاطمہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا عشق تھا کہ خاوند
اور بچوں کی مفارقت سے کچھ رنج نہ ہوا لیکن آپ ملنے کی خوشی **عن عائشۃ** قَالَتْ کُنْتُ أَرْوِجُ
اللَّيْلُ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِنْدَہُ لَمْ یُعَادِرْ مِنْہُمْ وَاحِدَہً فَاَقْبَلْتُ فَاطِمَہُ تُنَیْسُ مَا یُحِبُّ
مِثْلُہَا مِنْ مِثْلِہُ رَسُولِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نِیْسًا فَاَقْبَلْتُ اَہَا رَحِبَ بِہَا فَقَالَ مَرْحَبًا
یَا بِنْتِی ثُمَّ اجْلَسَہَا خَرِیْبَیْنِہُ اَوْغَرَ فَمَالَہُ ثُمَّ سَارَہَا فَبَکِیْتُ بَکَاً شَدِیدًا فَاَقْبَلْتُ اَہَا
جَزَعَهَا سَارَہَا الثَّانیۃَ فَفَضَحْتُ فَقُلْتُ لَهَا خَصَلْتُ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ
بَیْنِ نِسَاءِہِ بِاللَّیْلِ اِشْمُ اَنْتِ تِیْکِیْنِ فَاَقَامَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُہَا مَا
قَالَ لَکِ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَا کُنْتُ اُفْشِرُ عَلَیْ رَسُولِ اللہِ صَلَّی اللہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سِرَّہُ قَالَتْ فَاَقْبَلْتُ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُلَّتْ غَرْمَتُ عَلَیْکِ
بِمَا اَعْلَیْکِ مِنَ الْحَرِّ لَمْ اَحْدَثْ لَیْ لَیْ مَا قَالَ لَکِ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اَمَّا
اَلَا نَفْعُہُمْ اَمَّا حَیْنِ سَارَ لَیْ فِی الْاَوَّلِ فَاَحْبَرَنِ اَنْ جَبْرِیْلُ کَانَ یُعَارِضُہُ الْفَرَسَ
فِی کُلِّ سَنَۃٍ مَرَّۃً اَوْ مَرَّتَیْنِ وَرَآتْہُ عَادَرَصَہُ الْاَنَ مَرَّتَیْنِ وَرَآتْ لَیْ اَلْجَلَّ اَلْاَقْدَ اَلْاَوَّلَ
فَاَقْبَلْتُہُ اَصْبَرُ لَیْ کَاثَہُ نَعْمَ الشُّکُفُ اَنَا لَکِ قَالَتْ فَبَکِیْتُ بَکَاً لَیْ رَاَ لَیْ فَاَقْبَلْتُ
رَاَیْ جَزَعَنِ سَارَ لَیْ الثَّانیۃَ فَقَالَ یَا فَاطِمَہُ اَمَا تَرْضَیْنِ اَنْ تَکُوْنِ سَیِّدَۃُ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِیْنَ
اَوْ سَیِّدَۃُ نِسَاءِ هٰذِہِ الْاُمَمِ قَالَتْ فَفَضَحْتُ فَحَکَّرَ لَیْ رَاَ لَیْ مَرْحَمَہُ اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ عَاشَتْ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب بی بیان آپ کے پاس تھیں آپ کی بیاری مین (کوئی تانی
نہ تھی جو نہ ہووے اتنے مین حضرت فاطمہ امین اس طرح چلتی تھیں جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم چلتے تھے آپ نے جب انکو دیکھا تو مرجا کہا اور فرمایا مرجا میری بیٹی بہر اوکو اپنے دہنی طرف بٹھایا
یابا بین طرف اور اون کے کان مین چپکے سے کچھ فرمایا وہ بہت روئیں جب آپ نے انکا یہ حال دیکھا تو
دوبارہ ان کے کان مین کچھ فرمایا وہ ہنسین مین نے اون کو کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص

تم سے راز کی باتیں کہیں بہر تم روتی ہو جب آپ کھڑے ہو تو بیٹھنے اور سو بچا کیا فرمایا تم سے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے انہوں نے کہا میں آپ کا راز فاش کرنے والی نہیں جب آپ کی وفات ہو گئی تو میرے
 لئے انکو قسم دی اوس حق کی جو میرا دل پر تھا اور کہا بیان کرو مجھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے فرمایا
 تھا اور انہوں نے کہا اب البتہ میں بیان کروں گی پہلے مرتبہ آپ نے میرے کان میں یہ فرمایا کہ حضرت جبریل علیہ
 السلام ہر سال میں ایک بار یاد و بار مجھے قرآن کا دور کرتے اس سال انہوں نے دوبارہ دور کیا اور میں خیا
 کرتا ہوں کہ میرا وقت قریب آگیا ہے (دنیا سو جانے کا) تو اللہ میری ڈرتی رہ اور صبر کر میں تیرا رحمت اچھا پڑ
 خیمہ ہوں یہ سنکر میں رونے لگی جیسے تم نے دیکھا تھا جب آپ نے میرا رونادیکھا تو دوبارہ مجھے سو گوشی کی
 اور فرمایا ای فاطمہ تو راضی نہیں ہے اس بات سے کہ مومنوں کی عورتوں کی یا اس امت کی عورتوں کی سردار
 ہو یہ سنکر میں ہنسی جیسے تم نے دیکھا **ف** اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ اس امت کی تمام
 عورتوں کو حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا افضل ہیں بلکہ بعضوں نے اگلی ہی سب عورتوں سے
 افضل کہا ہے اور یہ کہا ہے کہ فاطمہ حضرت صلح کا خبر ہیں اسوجہ سے ان کے برابر کوئی عورت نہیں ہو سکتی
 اور مجھ سے کہ یہ تو اچھے ہے کہ حضرت میرم علیہ السلام کے بعد سب سے افضل میں کیونکہ حضرت میرم کے شان میں
 اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَصَّ طِفْلًا عَلَىٰ نَسَائِ الْعَالَمِينَ سبحان اللہ حضرت کے اہل بیت علیہم السلام کا کتنا
 بڑا درجہ ہے حضرت فاطمہ اس امت کی سب عورتوں کی سردار ہیں اور امام حسن اور امام حسین علیہما السلام
 سب جوان جنتیوں کے سردار ہیں اور حضرت علی آپ کے بہائی ہیں دنیا اور آخرت میں راضی ہو رہے
 تعالیٰ اور ان سے اور ہمارے خداون کے غلاموں میں کرے آمین یا رب العالمین **عمر** عَائِشَةُ قَالَتْ
 أَجْمَعُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَرُمًا دُرْمِنْهُنَّ أَمْرًا كُنْتُ كَأَحَدٍ مِّنْهُنَّ
 كَأَن مَّشَيْتُهَا مِثْلَ مِثْلِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرْحَبًا يَا بَنِي قَوْمٍ كَأَجْلَسَهَا عَنْ
 يَمِينِي أَوْ شِمَالِي ثُمَّ رَأَيْتُ أَسْرَ إِلَيْهَا حَدِيثًا كُنْتُ كَأَحَدٍ مِّنْهُنَّ أَمْرًا كُنْتُ كَأَحَدٍ مِّنْهُنَّ أَمْرًا كُنْتُ كَأَحَدٍ مِّنْهُنَّ
 سَأَلْتُهَا فَقَالَتْ لَهَا مَا يَبْكِيكِ فَقَالَتْ مَا كُنْتُ لِأُفْنِيَنَّ بِرَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَا رَأَيْتُكَ الْيَوْمَ فَرَحًا أَقْرَبَ مِنْ حَزْنٍ فَقُلْتُ لَهَا حِينَئِذٍ
 أَخْصَلَكِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيثِهِ دُونَ مَا تَكُونِينَ وَسَأَلْتُهَا عَمَّا قَالَتْ
 فَقَالَتْ مَا كُنْتُ لِأُفْنِيَنَّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّىٰ إِذَا قُبِضَ سَأَلْتُهَا فَقَالَتْ

إِنَّكَ كَانَ حَكِيمٌ أَنْ جَبُرَ بَيْتُكَ كَانَ نَعَارُضُهُ بِالْقُرْآنِ كُلِّ عَامٍ مَرَّةً وَكَانَتْ عَادَتُهُ بِهِ فِي الْأَعَامِ
 مَرَّةً مَرَّةً وَلَا يُرَانُ إِلَّا قَدْ حَكَرَ أَحَبُّ قُرْآنِكَ أَوَّلُ أَهْلِ الْحَوْفِ فَإِنْ دَنِعْدَا لَسَلَفُ أَكَالِكَ فَكَيْفَ كُنْتَ
 لِنَافِكَ شُهُرَاتُهُ سَأَلْتَنِي فَقَالَ الْكَرْمَنَيْنِ أَنْ تَكُونَنِي سَيِّدَةً لِنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ سَيِّدَةً لِنِسَاءِ
 هَذِهِ الْأُمَّةِ فَخَضَعْتُ لِنَافِكَ تَرْجُمَةً أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حَضْرَتِ عَائِشَةَ وَرَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَبِيلَ بَيَانِ جَمْعِ مَرْيَمَ كَوْنِي بَاقِي نَزْهِي بِهَا فَاطِمَةُ أَمِينٌ بِالْكَلِّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْطَرُحِ اءَدْنِ كِي
 حَالِ تَهِي آيَتِي فَرَمَا بِهَا حَبَابِ مِيرِي مِثْلِي أَوْ رَأْسُ دِهْنِي بِأَيَابِ بَنِينَ طَرَفِ بَهِمَا بِهَا بِرَادِ كِي كَانِ مِينَ اِيَاكِ بَاتِ
 فَرَمَا بِهَا وَهِي رَوْنِي لَكِي بِهَا اِيَاكِ بَاتِ فَرَمَا بِهَا تُوْهِنَنِي لَكِي مِينَ نِي كَمَا تَمُ كِيُونِ رَوْتِي هُوَ اَهُونِ نِي كَمَا
 مِينَ اِيَاكِ كَاهِيْدِي كَاهِيْدِي وَالِي نَهِيْنِ هُوْنِ مِينَ كَمَا مِينَ نِي تَوَاجِ كَيْطَرُحِ كَبِيْ خَوْشِي نَهِيْنِ دَكِيْ جَوْرِيْ
 سِيْ اَتَقِيْ نَزْدِيْ كِيْ هُوَ اَيْفِيْ رَجْعِيْ كِيْ بَعْدِيْ اَوْسِيْ كِيْ مَقْصَلِ خَوْشِيْ هُوَ حَبِيْبِيْ رَدِيْنِ تُوْمِيْنِ نِي كَمَا رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِي تَكُوْ خَاصِ كِيْ اِيْ اَسْبَاتِ سِيْ اَوْسِيْ بَيَانِ نَكِيْ بِرَمَزِ رَوْتِيْ هُوَ اَلْكَامِيْ تَهَارَادِ جِيْ اِيْسَا
 بَرَّةُ كِيْ اِيْ كِيْ بِيْ هُوِيْنِ سِيْ كِيْ يَادِهِ رَزْدَارِ هُوَكِيْنِ اُوْر مِينَ نِي بُوْجَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِي كِيْ فَرَمَا
 اُوْهِيْنِ نِي كِيْ اِيْ كِيْ مِينَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَارِ اَزْ فَاشِ كَرِ نِيْ اِيْ نَهِيْنِ حَبَابِ كِيْ وَفَاتِ
 هُوَكِيْ تُوْمِيْرِيْ بُوْجَا اُوْهِيْنِ نِي كَمَا اِيْ فَرَمَا جَبُرَ بَيْتُكَ عَلَيْهِ اِسْلَامُ اِهْرَا لِحَبْرِ اِيْجَا بِرَقْرَانِ شَرْطِيْ كَا
 دُوْر كَرْنِيْ تَهِيْ اِسْ سَالِ دُوْ بَارِدُوْر كِيْ اُوْر مِينَ بَحْبَحَا هُوْنِ كِيْ مِيرِيْ مَوْتِ قَرِيْبَانِ بُوْجِيْ هِيْ اُوْر تُوْ سِيْ
 بِسَلِ مَجْهِيْ سُوْطِيْ كِيْ اُوْر مِينَ تِيْرِ اِيْجَا بِسِيْنِ خَمِيْ هُوْنِ يَسْكُرِيْنِ دُوْ بِيْ اِيْ فَرَمَا بِهَا كِيْ تُوْ خَوْشِيْ نَهِيْنِ هُوْتِيْ
 اِسْ بَاتِ سِيْ كِيْ تُوْ مَوْسُوْنِ كِيْ عُوْرَتُوْنِ كِيْ سُوْرَارِ مَوْسُوْ يَسْكُرِيْنِ كِيْ عُوْرَتُوْنِ كِيْ سُوْرَارِ مَوْسُوْ يَسْكُرِيْنِ
 سَهِيْ **بَابُ تَرْجُمَاتِ اُمِّ سَلَمَةَ** اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ اِمْلِكِيْ فَضِيْلَتِيْ **بَيَانِ** سَلَمَانَ قَالَ
 لَا تَكُوْنَنَّ اِنْ اِسْتَطَعْتَ اَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ السُّوْقَ وَلَا اٰخِرَ مَنْ يَخْرُجُ مِنْهَا فَاِنَّهَا مَعْرُكَةٌ
 الشَّيْطَانِ رِيْهَا يَكْصِبُ رَأْيَتُهُ قَالَ وَانِيْدْتُ اَنْ جَبُرَ بَيْتُكَ عَلَيْهِ اِسْلَامُ اِنْ نَبِيْ اَللّٰهُ صَلَّى
 اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَيْتُهُ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَ لَجَلَّ يَتَحَدَّثُ فَخَرَقًا مَقَالَ نَبِيْ اَللّٰهُ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ اُوْمِ سَلَمَةَ مِنْ هَذَا اَوْ كَمَا قَالَ قَالَتْ هَذَا رِيْحِيْ اَلْكَلْبِيْ قَالَ فَقَالَتْ اُمِّ سَلَمَةَ
 اَيُّهُ اَللّٰهُ مَا حَبَبْتُ اِلَّا اَيَّاهُ حَتَّى سَمِعْتُ خُطْبَةَ نَبِيْ اَللّٰهُ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رِيْحَ بَرْنَا
 اَوْ كَمَا قَالَ قَالَتْ لَآبِيْ عُثْمَانُ مَقْرَبِيْعَتِ هَذَا اَقَالَ مِنْ اُسَامَةِ بَرْنِيْدِ **تَرْجُمَةُ**

سلمانؓ روایت کردہ کہتے ہیں کہ جو اگر ہو سکی تو سب سے پہلے بازار میں مسرت جاوے کہ سب کے بعد وہاں سے نکل کیونکہ بازار میں رکھ رہے شیطان کا اور وہیں اسکا جہنم اکثر رہتا ہے اور وہیں کہ حضرت جبریل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپؐ پاس بی بی ام سلمہؓ تھیں حضرت جبریلؑ کی باتیں کرنے لگی ہر کھڑے ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے پوچھا یہ کون شخص ہے اور ہوں نے کہا وحیہ کلبی تھے ام سلمہؓ نے کہا قسم خدا کی قسم تو اون کو وحیہ کلبی سمجھے یہاں تک کہ میں نے خطبہ نما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آپؐ ہماری خبر بیان کرتے تھے **ف** یعنی اپنے بیان کیا کہ جبریل علیہ السلام آج میری پاس آئے تھے اور وقت معلوم ہوا کہ وہ شخص وحیہ کلبی نہ تھے بلکہ حضرت جبریلؑ علیہ السلام تھے اور اس حدیث سے حضرت بی بی ام سلمہؓ کی فضیلت نکلی کہ انہوں نے جبریلؑ علیہ السلام کو دیکھا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ فرشتے آدمیوں کی صورت بن سکتے ہیں اور انفرجبریلؑ علیہ السلام وحیہ کلبی کی صورت پر آیا کرتے **باب ثامن** فضائل زینبؓ ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت ام المؤمنین زینبؓ کی فضیلت عن عائشہؓ ام المؤمنین قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ عکبر لھا فکا فی اھل کتب یک اقاتل کفر یسطولن ایتھن اھل یک اقاتل فکانت اھل کنا یک زینبؓ لاکھا کانت تعمل بییدھا و تصدق تر حمیم ام المؤمنین حضرت عائشہؓ روایت کردہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی بی بیوں سے تم سب میں پہلے وہ مجھ سے ملے گی جس کے ہاتھ زیادہ لمبے ہیں تو سب بی بیان اپنے اپنے ہاتھ ناپتیں تاکہ معلوم ہو کس کے ہاتھ زیادہ لمبے ہیں حضرت عائشہؓ نے کہا میں سب میں زینبؓ کے ہاتھ زیادہ لمبے تھے وہ اپنے ہاتھ کو محنت کرتیں اور صدقہ دیتیں **ف** تو لمبے ہاتھ سے حضرت صلعم کی مراد سخاوت تھی اور سخاوت حضرت زینبؓ میں سب سے زیادہ تھی انہوں نے پہلے انتقال کیا یعنی سلمہ ہجری میں حضرت عمرؓ کی خلافت میں اور جو لمبے ہاتھ سے حقیقی معنی مراد ہوتے تو ام المؤمنین بودہ کے ہاتھ سب سے لمبے تھے وہی سب سے پہلے مرتیں - اس حدیث میں آپؐ کے دو معجزے ہیں ایک تو یہ فرمانا کہ میں تم سے پہلو مروں گا اور ایسا ہی ہوا اور دوسرے حضرت زینبؓ کی خبر دینا کہ وہ اور بی بیوں سے پہلے مرتی **باب نهم** فضائل ام المؤمنین ام امین کی فضیلت **ف** یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہلائی بہن اور نکاح نام رکبت تھا اور یہ والدہ ہیں اسامہؓ بن زیدؓ کی حضرت عثمانؓ رضی اللہ عنہ کی خلافت میں مرین عن عائشہؓ قال انطلقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

إِلَىٰ أُمِّ الْيَمَنِ فَأَنطَلَقْتُ مَعَهُ فَأَوَّلُ مَا رَأَيْتُ فِيهِ شَرَابٌ قَالَ فَلَا أَكْرِي أَصَادَفْتُهُ صَاحِبًا
 أَوْ لَمْ يَزِدْهُ فَجَعَلْتُ تَصْنَعُ عَلَيْهِ وَتَذَكَّرُ عَلَيْهِ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم اُمّ امین کے پاس شریف لگے مین ہی آپ کے ساتھ گیا وہ ایک بن مین ثریب لاسین مین نہیں جانتا
 آپ کو زبردستی یا کیا آپ نے اس کو پیہر و یا وہ چلے گئے مین اور غصہ کرنے لگے مین آپ پر **ف** کیونکہ وہ
 کہلائی تھیں آپ کی انجدریت مین ہے کہ اُمّ امین میری دوسری مان ہے پہلی مان کے بعد **عَنْ**
 النَّبِيِّ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُعْمَرَ أَنْطَلِقُ بِنَا إِلَىٰ أُمِّ
 الْيَمَنِ نَزِدْهَا كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِدُهَا فَلَمَّا أَتَيْتُهَا الْيَمَانِيَّةَ
 بَكَتْ فَقَالَ لَهَا مَا يَبْكِيكِ مَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ لِّرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا أَكُنِي
 أَنْ لَا أَكُونُ أَعْلَمُ أَنَّ مَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ لِّرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ أَنِّي أَتَى
 الْوَحْيَ قَدْ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَاءِ فَصَحَّيْتُ مَعَهُ عَلَى الْبُكَاءِ فَجَعَلَ لَا يَبْكِيَانِ مَعَهَا **ترجمہ** حضرت انس
 سے روایت ہے حضرت ابوبکر صدیق نے حضرت عمر سے کہا ہمارے ساتھ چلو اُمّ امین کی ملاقات کر لیے ہم اُس
 سے طہیر ہو گئے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جا یا کرتے تھے اُس سے ملنے کے لیے جو ہم اوس کے پاس پہنچے تو وہ
 رونے لگی دونوں صاحبوں نے کہا تو کیوں روتی ہے اسے جل جلالہ کے پاس جو سامان ہے اوس کے رسول
 کے لیے وہ بہتر ہے رسول کے لیے اُمّ امین نے کہا میں ابی نہیں روتی کہ یہ بات نہیں جانتی لیکن
 مین اس وجہ سے روتی ہوں کہ اب آسمان سے وحی کا آنا بند ہو گیا اُمّ امین کے اس کہنے سے ابوبکر اور عمر کو
 بھی رونانا آیا وہ بھی اوس کے ساتھ رونے لگے **ف** احديث سے معلوم ہوا کہ صالحین کی زیارت
 کو جانا مستحب ہے اور صالحین کی مفارقت پر رونا بھی درست ہے **وَبَايَ** فَتَضَايَلِ أُمُّ سَلِيمَ
 أُمُّ النَّسْرِ بْنِ مَالِكٍ وَبَلَالٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا **ترجمہ** حضرت اُمّ سلیم انس کی مان اور حضرت بلال کی
 فضیلت **عَنْ** النَّبِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ حُلَّ عَلَى أَحَدٍ مِنَ الدُّنْيَا
 إِلَّا عَلَى أَرْوَاحِهِمْ أَوْ أُمِّ سَلِيمٍ فَإِنَّهُ كَانَ يَدْخُلُ عَلَيْهَا فَيَقِيلُ لَهُ فِي ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّي أَتِيهَا
 فَيُقِيلُ أَحْوَهَا مَعِيَ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی عورت کو گھر مین نہیں
 جاتے تھے سوا اپنی بی بیوں کے یا اُمّ سلیم کے (جو انس کی مان اور ابوبکر کی بی بی تھیں) آپ اُمّ سلیم
 کے پاس جا یا کرتے تو کون نے اس کی وجہ پوچھی آپ نے فرمایا مجھے اوپر بہت رحم آتا ہے اس کا بہائی

میریساتھ مارا گیا **ف** نووی نے کہا اُمّ سلیم اور اُمّ حرام دونوں آپ کی خالہ تھیں رضاعی یا نبی اور
 محرم تھیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ محرم عورت کو باپس جانا درست ہے **عَنْ** النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ كُحُفَةً تَقُولُ مَرْهَدًا قَالُوا هَذِهِ الْعُمَيْصَاتُ بَنَاتُ مِلْحَانَ
 أُمِّ النَّبِيِّنِ مَلَائِكَةٌ تَرْجِمُهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فَرَمَا يَدِ جَنَّتِ مِينَ كَمَا دُونَ يَنْ
 اَبَتْ بَابِي رَكْعَتِي كُلِّي اَوَارِ اَمِنْ نَجِيحًا كَوْنُ لَوْ كَوْنُ نَزَلَ كَمَا عُمَيْصَاتُ مِلْحَانَ اُمِّ سَلِيمٍ كَانَا مَعُمُيَصَا يَا
 رَمِيصَا رَتَا النَّبِيُّ بْنُ مَالِكٍ كِي مَانِ عَمْرٍو جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ اَرَيْتُمُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُمْ امْرَأَةً ابْنِي طَلْحَةَ لَمْ يَمِيعَتْ شَخْصَةً اَسَاجِي فَاِذَا اِبْلَالُ تَرْجِمُهُ
 جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فَرَمَا يَدِ جَنَّتِ مِينَ كَمَا دُونَ يَنْ تَوَمِيْنُ دُونَ اَبُو طَلْحَةَ
 كِي بِي اُمِّ سَلِيمٍ كُو دِيهَا بِهَرِيْنِ نَزَلَ اَكْرَجَلْنِي اُو اَز سَمِي دِيهَا تَوَلَّال مِينَ **عَنْ** النَّبِيِّ
 قَالَ مَا تَرَى ابْنِي لَاحِلَةً مِينَ سَلِيمٍ فَقَالَتْ لَا اَهْلِيهَا لَا تُحْدِثُوا اَبَا طَلْحَةَ يَا بَنِي هَاشِمٍ اَكُوْنُ
 اَنَا اَحَدُهُنَّ قَالَ نَحْنُ فَرَقَرْتُمُ إِلَيْهِ عَشَاءً فَاَكُلْ وَتَتَرَبَّ ثَمَّ تَصْنَعْتُ لَهُ اَحْسَنَ مَا كَانَا
 تَصْنَعُ قَبْلَ ذَلِكَ كَوْنَهُنَّ بِهَا فَلَمَّا رَأَتْ أَنَّهُ قَدْ شَبِعَ رَا صَابَ مِنْهَا قَالَتْ يَا اَبَا طَلْحَةَ اَرَأَيْتَ
 لَوْ أَنَّ قَوْمًا اَعَارُوا عَارِيَةً مِنْ اَهْلِ بَيْتٍ فَطَلَبُوا اَعَارِيَتَهُمْ اَلْهَدَا اَنْ يَمْنَعُوهُمْ قَالَ
 لَا قَالَتْ فَاحْتَسِبْ اِبْنَكَ قَالَ فَغَضِبَ فَقَالَ تَرَكْنِي حَتَّى تَأْخُذْتُ ثُمَّ اَخْبَرْتَنِي يَا بَنِي
 فَاطِمَةَ حَتَّى اَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْبَرَهُ بِمَا كَانَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَارَكَ اللَّهُ لَكُمْ اِنْ غَايِرَ لِي كَلِمَتُكُمْ مَا قُلْتُمْ لَكُمْ قَالَ تَحَمَّلْتُ قَالَ تَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ هِيَ مَعَهُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَى الْمَدِيْنَةَ
 مِنْ سَفَرٍ لَا يَطْرُقُهَا طَرُقًا قَانَدُ نَوَامِيْنِ الْمَدِيْنَةِ فَضَرَبَهَا اَلْحَامُ نَاخِشَةً عَلَيْهَا اَبُو طَلْحَةَ
 وَانْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اَبُو طَلْحَةَ اِنَّكَ لَتَعْلَمُ يَا رَبِّ اِنَّكَ
 يُعْجِبُنِي اَنْ اُخْرِجَ مَعَ رَسُولِكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَخْبَرَهُ وَاَدْخَلَ مَعَهُ اِذَا اَخْلَ
 وَكُنْتُ اَحْتَبِسْتُ نِيْمَاتِي قَالَ يَقُولُ اُمِّ سَلِيمٍ يَا اَبَا طَلْحَةَ مَا اَجِدُ الَّذِي كُنْتُ اَجِدُ اِيْطَلُوْ
 نَا نَطْلُقْنَا قَالَ وَهَرَبْنَا اَلْحَامُ حَيْنَ قَدِمَا فَوَلَدْتُ عَلَامًا فَقَالَتْ لِي اَتَمِي يَا اَنَسُ لَا
 يَرْضَاهُ اَحَدٌ حَتَّى تَعُدَّ رِيْهَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَمْسِي اِحْمَلْكُهَا -

فَاَنْطَلَقْتُ بِرَايِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصَادَقْتُهُ وَسَعَاهُ مَيْسَمٌ فَلَمَّا رَأَيْتُ
قَالَ لَعَلَّ أُمَّ سُلَيْمٍ وَكَذَلِكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَوَصَّاهُ الْمَيْسَمُ قَالَ وَجِئْتُ بِهٖ فَوَضَعْتُهُ فِي
حَجْرِهِ وَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَجْوَةٍ مِّنْ عَجْوَةِ الْمَدِينَةِ فَلَا كَهَافِي فِيهِ هَافِي
ذَابَتْ ثُمَّ قَدْ لَهَا فِي فِي الصَّبِيِّ فَجَعَلَ الصَّبِيُّ يَتَلَطَّطُهَا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَعَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرُوا إِلَيَّ الْكُنْصَارُ الْكُنْصَارُ قَالَ فَصَبَّاهُ وَجَعَلَهُ وَسَمَّاهُ عَبْدُ اللَّهِ تَرْجِيهِ اَبْنِ سُرُورٍ
ہے ابو طلحہ کا ایک بیٹا جو ام سلیم کے پیٹ سے تیار کیا اوہوں نے اپنے گھر والوں سے کہا ابو طلحہ کو خبر نہ کرنا انکو
بیٹے کی جب تک میں خود نہ کہوں آخر ابو طلحہ آئے ام سلیم شام کا کہنا سانسے لائیں اوہوں نے کہا
اور پاپا ام سلیم نے اچھی طرح بناؤ اور سنگار کیا اوکے لیے یہاں تک کہ اوہوں نے جوع کیا اور جب
ام سلیم نے دیکھا کہ وہ سیر ہو گئے اور اون کے ساتھ صحبت ہی کر چکے اور وقت انہوں نے کہا ام ابو طلحہ
اگر کچھ لوگ اپنی چیز کسی گھر والوں کو مانگے پر دیوں بہ راہی چیز مانگیں تو کیا گھر والے اسکو روک سکتے
ہیں ابو طلحہ نے کہا نہیں روک سکتے ام سلیم نے کہا تو میں تم کو خبر دیتی ہوں تمہاری بیٹے کو مرنے کی
یہ سنکر ابو طلحہ غصے ہوئے اور کہہ گئے تو کتنے مجھ کو خبر نہ کی بیان تاک کہ میں آؤدہ ہوا (جنب ہوا) اب
مجھ کو خبر کی وہ گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جا کر آپ کو خبر کی آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمکو برکت
دیوے تمہاری گندری ہوئی سات میں ام سلیم حاملہ ہو گئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے ام سلیم
ہی آپ کے ساتھ تھیں اور آپ جب غر سر مدینہ میں تشریف لاتے تو رات کو مدینہ میں داخل نہ ہوتے جب
لوگ مدینہ کے قریب پہنچے تو ام سلیم کو دروزہ شروع ہوا ابو طلحہ اون کے پاس ٹھہرے رہے اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے ابو طلحہ کہتے تھے اسے پروردگار تو جانتا ہے کہ مجھے تیرے رسول
کے ساتھ نکلنا پسند ہے جب یہ نکلے اور جانا پسند جب وہ جادے لیکن تو جانتا ہو میں جو جو سوچا گیا
ہوں ام سلیم نے کہا ام ابو طلحہ اب میری دوسرا دروزہ نہیں ہے صبر پہلے تھا تو چلو ہم چلے جب میان بی بی
مدینہ میں آئے تو پھر ام سلیم کو دروزہ شروع ہوا اور وہ ایک لڑکا جنین میری مان نے کہا ام انس
اسکو کوئی دودھ نہ پلاوے جب تک تو صبح کو اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ لیجاوے جب
صبح ہوئی تو میں نے بچہ کو اٹھایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا میں نے دیکھا تو آپ کے
ہاتھ میں اونٹوں کے دھنڑ کا لکڑ ہے آپ جب مجھ کو دیکھا تو فرمایا شاید ام سلیم نے یہ لڑکا جنم میں

کہان آپ نے وہ آگ نہ تہ مبارک ہو کہ ہدایا اور میں بچ کر لیکر آیا اور آپ کی گود میں بیٹھا یا آپ نے عجب کچھ مدینہ
 کی مشکوای اور اپنی منہ میں جیہ گہل گئی تو بچ کے منہ میں ڈالی بچ کو چوسنے لگا آپ نے فرمایا
 دیکھو انصار کو کچھ سے کسی محبت ہو بہر آپ اس کے منہ پر ہاتھ پیرا اور اس کا نام عبداسہ رکھا **ف**
 یہ حدیث کتاب الادب میں گذر چکی **عن** الحسن بن مالک قال مات ابنی الا بکی طلحة واقص
 الحدیث عنہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذر **عن** الحسن بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم لیلال صلوۃ الغداۃ بایلال حدیثی یا زعلی عمل عملت کہ عندک فی الاسلام
 منفعۃ کا فی سمعت اللیلۃ خشف فعمیک بین یدی فی الحتہ قال یلال ما عملت
 فی الاسلام ارجی عنیدی منفعۃ من اے لا اظہر ہو نا انا فی ساعۃ عن لیل
 ولا نهار یا اکلکیت بذلک الطہور ما کتب اللہ ان اھل **ترجمہ** ہوسہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال جو صبح کی نماز پڑھے اسے بلال اور بیان کرنا جو عمل
 جو تو نے کیا ہو سلام میں جس کو فائدے کی کچھ زیادہ سیدھی کہو نہ کہ میں آج کی سات نیری جو یون کی اور
 سنی اپنے سامنے صحت میں بلال نے کہا میں نے کوئی عمل اسلام میں جس کے نفع کی امید بہت ہو اس سے
 زیادہ نہیں کیا کہ میں جب پورا وضو کرتا ہوں کس وقت میں اس بات کو تو اس وضو سے نماز پڑھتا
 ہوں جتنی اسے غروب نے میری تمت میں بھی ہے **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے وضو کے
 بعد نماز پڑھنے کی فضیلت نکلتی ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ تحیۃ الوضو سنت ہے اور یہ نماز وقت میں
 جائز ہے طلوع اور غروب اور دوپہر کے وقت بھی اور ہمارا مذہب یہی ہے **باب** میں
 فضائل عبد اللہ بن مسعود و امہ رضی اللہ عنہما عبداسہ بن مسعود اور ابن کی مان کی فضیلت **عن**
 عبد اللہ قال لما نزلت ہذہ الایۃ لکیر علی الذین امنوا و عملوا الصالحات سبحان
 فیما طعموا اذا ما اتقوا و امنوا الی الحیدر الایۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما
 لانت منہم **ترجمہ** عبداسہ بن مسعود کی روایت ہے جب یہ آیت اتری جو لوگ ایمان لائے اور نیک
 کام بحال لائے اوپر گناہ نہیں ہے اس کا جو کہا چکے اخیر تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 تو ان لوگوں میں سے ہے یعنی ایمان والوں اور نیک اعمال والوں میں سے **عن** ابو موسیٰ قال
 قد منک انا و احی من الہمن ملنا حیثا کما نری ابن مسعود و امہ الا من اھل بیت رسول

ترجمہ انس روایت ہے کہ وہ کہتے تھے قرآن کو جمع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چار شخصوں نے اور وہ چاروں انصاری تھے معاذ بن جبل اور ابی بن کعب اور زید بن ثابت اور ابو زید نے قتادہ نے کہا میں نے انس سے پوچھا ابو زید کون تھے انہوں نے کہا سیرہ چچاؤن میں تھے **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے بعض محدثوں نے شبہ کیا ہے قرآن کے تواتر میں حالانکہ اس میں یہ نہیں ہے کہ سوا ان چار کے اور لوگ شریک تھے اور ما زری نے پندرہ صحابیوں کو نقل کیا ہے کہ وہ حافظ قرآن تھے اور صحیح حدیث میں ہے کہ پیامہ کی لڑائی میں قرآن کے جمع کرنے والوں میں سے شہر آدمی شہید ہو گیا اور پیامہ کی لڑائی آپ کی وفات کو قریب واقعہ ہوئی تو کچھ لوگ گمان ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ شریک نہ ہوں اور خلفاء اربعہ کا ذکر اس حدیث میں نہیں حالانکہ ان کا جمع نہ کرنا بعید ہے عقل سے باوجود کہ وہ حریف تھے بنسبت اور لوگ عبادت پر اور خیر پر اور جو بان لیں کہ جمع میں یہی چار آدمی شریک تھے جب ہی تواتر میں خلل نہیں پڑتا کسی لیے کہ اجزاء قرآن کے ہزاروں کو یاد تھے اور سوجہ سے محبوب قرآن ہی متواتر ہوا اور اس میں کسی مسلمان یا محمد نے خلاف نہیں کیا اتھے **عَنْ قَتَادَةَ قَالَ** قُلْتُ لَا تَرَىٰ مِلَّةً مِّنْ جَمْعِ الْقُرْآنِ عَلَىٰ عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَجَعَتْ كُلُّ مِلَّةٍ مِّنْ الْأَنْصَارِ أَبِي بَرْكٍ كَعْبٍ مُّعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرَجُلٌ مِّنْ الْأَنْصَارِ يَكُنَىٰ أَبَا ذَكْوَانَ **ترجمہ** قتادہ روایت ہے میں نے انس بن مالک سے کہا کس نے قرآن کو جمع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں انس نے کہا چار آدمیوں نے انصاریں ہو ابی بن کعب اور معاذ بن جبل اور زید بن ثابت اور ایک شخص نے انصاریں ہو جو ابو زید کہتے تھے **عَنْ** النَّسَبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَكُنَّ إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ كَلَّ أَمْرَيْنِ أَنْ أَقْدَأَ عَلَيْكَ قَالَ اللَّهُ سَمَاءُ لَكَ قَالَ اللَّهُ سَمَاءُ قَالَ فَجَعَلَ أَبِي يَبْكِي **ترجمہ** انس بن مالک روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ قرآن سنناؤں مجھ کو ابی نے کہا کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا آپ نے فرمایا مان تیرا نام لیا یہ سن کر ابی بن کعب رونے لگے خوشی سے یا یہ سمجھ کر کہ اس نعمت اور عزت بخشی کا شکر مجھ سے نہ ہو سکے گا یا اپنا درجہ دیکھ کر اور خداوند کریم کی عظمت کا خیال کر کے **عَنْ** النَّسَبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكُنَّ إِلَّا اللَّهُ أَمْرَيْنِ أَنْ أَقْدَأَ عَلَيْكَ كَمَا يُكْرَهُ النَّبِيُّ كَهْرُ قَالَ سَمَاءُ قَالَ لَعَنَ

قَالَ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنْ مَنَّا بِذَلِكَ سَعْدٌ بَرٌّ مُعَاذِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْ هَذَا
 ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سندس (ایک شخص کپڑا ہے) کا
 ایک جبہ تحفہ آیا اب منع کرتے تھے حریر سے لوگوں نے اس کو دیکھ کر تعجب کیا (اوسکی نرمی اور خوبی سے) آپ نے
 فرمایا قسم اوسکی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے سعد بن معاذ کے رومان جنت میں اس سے اچھے میں نے
 اَللّٰهُ اَنْ اَكُنْ مِنْكُمْ رُوْمَةً الْجَنْدَلِ اَهْدَى اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَالَةً فَذَكَرَ
 نَحْوَهُ وَلَمْ يَنْدُرْ فِيهِ وَكَانَ يَنْتَهِي لَعْنُ الْعَجُوزِ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ اسے رومہ الجندل کے باوجود
 نے آپ کے پاس ایک جوڑا تحفہ بھیجا بہر بیان کیا اوس طرح اس میں یہ نہیں ہو کہ آپ حریر سے منع کرتے
 تھے **بَابُ ثَمِيْنٌ** فَمَّا لَيْدٌ دُجَانَةٌ يَمَّا لَيْدٌ بَرَّ خَرَسَةَ ابُو جَابِرٍ سَاكِنٌ بَنِ خَرَسَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
 کی فضیلت **عَنْ** النَّبِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخَذَ سَيْفًا يَوْمَ اُحُدٍ فَقَالَ
 مَنْ يَأْخُذْ بِمِثْقَلِ هَذِهِ نَبْطُطُوا اَيْدِيَهُمْ كُلُّ اِنْسَانٍ مِنْهُمْ يَقُوْلُ اَنَا اَنَا قَالَ فَمَنْ يَأْخُذُ
 بِحَقِيْقَةٍ نَاخِجًا الْقَوْمَ فَقَالَ يَمَّا لَيْدٌ بَرَّ خَرَسَةَ ابُو دُجَانَةَ اَنَا اخْذُهُ بِحَقِيْقَةٍ قَالَ فَاخْذُهُ
 فَفَلَقَ بِهِ هَامَ الثَّوْرِ كَيْنَ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تلوار لی اُس
 کے دن اور فرمایا یہ کون لیتا ہے مجھ کو لوگوں نے ہاتھ پیدائے ہر ایک کہتا تھا میں لون گا میں لون گا آپ نے
 فرمایا اس کا حق ادا کر کے کون ایسا یہ سنتے ہی لوگ پیچھے ہٹے (کیونکہ احد کے دن کافروں کا غلبہ تھا) سب
 بن خرسہ ابوجابر نے کہا میں اس کا حق ادا کروں گا اور لون گا بہر او نہوں نے اس کے لیے لیا اور نہ کروں
 کے سر اور تلوار سے چیرے **بَابُ** مَرْفُوعًا لَيْدٌ عَبْدُ اللّٰهِ بَرَّ عَمْرٍو بَنِ حَرَامٍ وَالْمَدِيْنَةُ
 رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَبْدُ اللّٰهِ جَابِرٌ عَمْرٍو لَمَّا كَانَ يَوْمُ
 اُحُدٍ جِيءَ بِسَيْفٍ مَسْبُوعٍ وَقَدْ مُتِّلَ بِهِ قَالَ فَاَرَدْتُ اَنْ اَذْفَعَ التَّوْبَ فَنَهَانِي قَوْمِي فَرَفَعَهُ
 رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ اَمْرِي جِهَةً كَرَفَعَ فَمِمْ صَوْتٌ يَابِيَّةٌ اَوْ صَاخَةٌ فَقَالَ
 مَنْ هَلَاكٌ فَقَالُوا بَيْنَتْ عَمْرٍو اَوْ اخَذَ عَمْرٍو فَقَالَ وَلِمَ تَبْكُنِي فَمَا ذَا لَكَ الْمَلِكُ كَمْ
 تَطْلُهُ يَا جَفِيَّتِي حَتَّى نَفَعَهُ ترجمہ حضرت جابر سے روایت ہے جب اُحد کا دن ہوا تو میرا باب لایا گیا
 اور میرا ڈنکا تھا اور اوس کے مال کا نہ تھا پاؤں کاٹے گئے تھے رینگے کافروں نے اُن کو شہید کر
 اون کو ساتھ ساتھ کیا تھا (میں نے کپڑا اٹھانا چاہا تو لوگوں نے مجھ کو منع کیا) اس خیال سے کہ بیٹا

باب کا یہ حال دیکھ کر سب کرکیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو اڑھادیا یا آپ کے حکم سے اڑھایا گیا
 آپ نے ایک روئیوالے یا چلانے والے کی آواز سنی تو پوچھا یہ کس کی آواز ہے لوگوں نے عرض کیا عمرو
 کی بیٹی یا بہن ہے (یعنی شہید کی بہن یا بویہی ہے) آپ فرمایا کیوں روتی ہے فرشتے ادھر سے برابر
 سائے کیو رہے یہاں تک کہ وہ اڑھایا گیا **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ أُصَيْبُ ابْنُ يَوْمٍ أُحُدٍ لَمَّا جَعَلُوا**
اَكْشَفْتُ النَّوْبَ عَنْ رَجُلٍ وَانْكَرُوا وَجَعَلُوا يَنْهَوْنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْهَوْنَهُ
قَالَ وَجَعَلْتُ فَاَطَاعَهُ بَنُو عُمَرَ تَبَكُّيْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَكُّيْ وَادَّ
لَا تَبَكُّيْ مَا ذَاكَ الْمَلَكُ كَفُّ نَفْسُهُ بِأَجْنَحَيْهِ حَتَّى رَفَعَهُمْ وَرَجَعَهُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ سِرُّ رَدِّ
 ہے میرا باپ شہید ہوا اُحد کے دن تو میں اس کے منہ پر سو کپڑا اڑھاتا اور روتا لوگ مجھ سے منع کرتے
 اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منع کرتے اور فاطمہ عذرا کی بیٹی (یعنی سیری بویہی) وہ بھی ادھر سے رو
 رہی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو رو کیا نہ رووے فرشتے اوس پر اپنے پردن کا سایہ کیو جو
 تے یہاں تک کہ تم نے اُسکو اڑھایا **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي غَيْرُ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ لَيْسَ فِي**
حَدِيثِهِ ذِكْرُ الْمَلَكِ وَبَكَاءُ الْمَلَائِكَةِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ خِشْيَ ابْنِ يَوْمٍ أُحُدٍ لَمَّا جَعَلُوا
فَوْضَعَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ كَحَوْضٍ يَنْهَوْنَهُ رَجَعَهُ وَبَيَّ جَوَابِ رُكُزَا
 اس میں یہ ہے کہ میرا باپ اُحد کے دن لایا گیا اوس کے ناک کان کےٹھے ہوئے تھے تو رکھا گیا رسول اللہ
 کے آگے **بَابُ مَزْنِ قُضْرٍ أَتَى جُلَيْبِ جَلْبِيبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي فَضِيلَةِ عَنْ ابْنِ**
بَرْزَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي مَعْبَدٍ لَهُ نَأَمَاءُ اللَّهُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَا خُصَايَا
هَلْ تَفْقِدُونَ مِنْ أَحَدٍ قَالُوا نَعَمْ فَلَا نَأَمَاءُ وَلَا نَأَمَاءُ وَلَا نَأَمَاءُ قَالُوا هَلْ تَفْقِدُونَ مِنْ
أَحَدٍ قَالُوا نَعَمْ فَلَا نَأَمَاءُ وَلَا نَأَمَاءُ وَلَا نَأَمَاءُ قَالُوا هَلْ تَفْقِدُونَ مِنْ أَحَدٍ قَالُوا لَا قَالُوا
لَيْكُنِّي أَفَقَدْ جُلَيْبًا نَأَمَاءُ فُلَيْبٍ فِي الْقَتْلِ نَوَجَدُ رُءُوسَ جَنْبِ سَبْعَةٍ قَدْ قَتَلَهُمْ
ثُمَّ قَتَلُوهُ قَالَتِ الْيَتِيمُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَّتَ عَلَيْهِ فَقَالَ قَتَلَ سَبْعَةَ ثُمَّ قَتَلُوهُ
هَذَا صِدْقِي وَأَنَا مِنْهُ هَذَا صِدْقِي وَأَنَا مِنْهُ قَالُوا قَوْلُهُ عَلَى سَاعِدَيْهِ لَيْسَ لَهُ إِلَّا سَاعِدَا
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحْفَرُ لَهُ دُؤُنِي فِي قَبْرِهِ وَكَمْ يَذْكُرُ عَسَلًا رَجَبِ
 ابو بزرہ سیرا بیت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جہاد میں تھو اسے تعالیٰ نے آپ کو لادیا آپ نے

اپنے لوگوں سے فرمایا تم میں سے کوئی گم تو نہیں ہے لوگوں نے عرض کیا ہاں فلان فلان شخص گم ہیں
 ہر آپ نے پوچھا کوئی گم تو نہیں ہے لوگوں نے عرض کیا البتہ فلان فلان فلان شخص گم ہیں ہر آپ نے
 فرمایا کوئی گم تو نہیں ہے لوگوں نے عرض کیا کوئی نہیں آپ نے فرمایا میں جلیب کو نہیں دیکھتا
 لوگوں نے انکو مردوں میں ڈھونڈا تو اون کی لاش سات لاشوں کے پاس پائی جبکو جلیب سے مارا تھا
 وہ سات کو مار کر مارے گھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پاس آکر اور وہ ان کو کھڑے ہو کر فرمایا
 اس نے سات آدمیوں کو مارا بعد انکو مارا گیا یہ سیرا ہون اسکا ہون میرا ہون اسکا ہون یعنی میں اور وہ ایک ہیں
 ہر آپ نے اسکو اپنے دونوں ہاتھوں پر رکھا اور صرف آپ ہی نے اوٹھایا بعد اس کے گڈھ کھدوایا
 اور قبر میں رکھ دیا اور غسل کا بیان نہیں کیا راوی نے **وَابْتِغَى تَضَائِلَ ابْنِ دَرٍّ تَغْنَى اللَّهُ**
عَمَّا عَنِتُّهُ ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ**
خَرَجْنَا مِنْ قَوْمٍ غَفَّارٍ وَكَانُوا يُحْلِلُونَ الشَّهْرَ الْحَرَامَ فَنُخْرِجُهُمْ أَنَا وَاحِدٌ أُنَيْسٌ وَهُوَ أَمَّا فَتَزَلْنَا
عَلَى خَالٍ لَنَا فَكَانَ مَسَاخًا لَنَا وَاحْسَنَ إِلَيْنَا فَحَسَدْنَا قَوْمَهُ فَقَالُوا إِنَّكَ إِذَا خَرَجْتَ عَنْ
أَهْلِكَ خَالَفَ إِلَيْهِمْ أَنْتَ وَنَحْنُ خَالَفْنَا فَتَنَّا عَلَيْهِمُ الدِّينَ قِيلَ لَهُ فَقُلْتُ أَمَّا مَا مَضَى مِنْ
مَعْرِفَتِنَا فَقَدْ بَدَّدْتُهُ وَلَا جَمَاعَ لَكَ فِيمَا بَيْنَ قَوْمَيْنَا مَرَمَتَنَا نَا حُمَلْنَا عَلَيْهِمْ وَتَقَطَّ
خَالَفْنَا ثَوْبَهُ فَجَعَلَ يَبْكُ نَا فَطَلَقْنَا حَتَّى نَزَلْنَا بِحَضْرَةِ مَكَّةَ فَنَادَرُ أُنَيْسٌ عَنْ مَرْمَتِنَا وَحَنَ
تَيْنَا يَهَا قَاتِمَا الْكَاهِنَ فَخَيَّرَ أُنَيْسًا قَاتَانَا أُنَيْسٌ بَعْضَ مَتْنَا وَمِثْلَهَا مَعَهَا قَالَ وَقَدْ صَلَّيْتُ
يَا هُنَ أَحْيَى قِيلَ إِنَّ أَلْفَ رَسُولٍ أَتَوْا عَلَى رَأْسِهِ رَسَلَتْ سِنِينَ ثَلَاثَ لِمَنْ قَالَ
بِئْسَ ثَلَاثُ لَيِّنٍ كَوَجْهَهُ قَالَ أَوَجَّهٌ حَيْثُ يُوجَّهُنِي رَبِّي أَصِلْ عِشَاءَ حَتَّى إِذَا كَانَ مِنْ
أَخْرِ اللَّيْلِ أَلْقَيْتُ كَاتِي خِفَاءَ حَتَّى تَعْلُو لِي الشَّمْسُ فَقَالَ أُنَيْسٌ إِنَّ لِي حَاجَةً بِمَكَّةَ
فَاكْفِنِي نَا فَطَلَقَ أُنَيْسٌ حَتَّى أَتَى مَكَّةَ فَرَأَتْ عَلَ شَرْجَاءَ فَقُلْتُ مَا صَنَعْتَ قَالَ لَقِيتُ رَجُلًا
بِمَكَّةَ عَلَى دِينَكَ يُرْعِمُ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَرْسَلَهُ إِلَيْكَ فَمَا يَقُولُ النَّاسُ قَالَ يَقُولُونَ
شَاعِرٌ كَاهِنٌ سَاحِرٌ وَكَانَ أُنَيْسٌ أَحَدًا الشُّعْرَاءِ قَالَ أُنَيْسٌ لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكَاهِنِ
فَمَا هُوَ يَقُولُ عَمَّ وَلَقَدْ وَضَعْتُ قَوْلَهُ عَلَى أَقْرَدِ الشُّعْرَاءِ فَمَا يَأْتِيهِمْ عَلَى لِسَانِ أَحَدٍ
بَعْدِي أَنَّهُ يَشْعُرُ دَأْوَانَهُ لَصَافٍ وَرَأَيْتُهُمْ كَذِبُونَ قَالَ ثَلَاثُ مَا كَفِنِي حَتَّى أَذْهَبَ

فَانْظُرْ قَالَ فَاَتَيْتُ مَكَّةَ فَتَضَعْتُ حِلَامَهُمْ فَقُلْتُ اِنْ هَذَا الَّذِي تَدْعُونَ الصَّالِيَةَ
فَاَشَارَ اِلَيْهَا فَقَالَ الصَّالِيَةُ فَقَالَ اَهْلُ الْوَدْيِ بِكُلِّ مَدْرَةٍ وَعَطِجٍ حَتَّى خَرْتُ مَغْشِيًا
عَلَيَّ قَالَ فَاَرْتَفَعْتُ حِينَ ارْتَفَعْتُ كَأَنِّي نُصِبْتُ احْمَرًا قَالَ فَاَتَيْتُ رَمَزَمَ فَضَلْتُ حَتَّى الْفَلَاحِ
وَشَرِبْتُ مِنْ مَائِهَا وَلَقَدْ لَبِثْتُ يَابِسًا ثَلَاثَيْنِ بَيْنَ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ مَا كَانَ لِي طَعَامٌ اِلَّا مَا رَزَمَ
فَضَمِنْتُ حَتَّى تَلَّهْتُ عَيْنِي بِطَنِي وَمَا وَجَدْتُ عَلَيَّ كَيْدِي سَخْفَةً جُوعًا قَالَ فَبَيْنَا اَهْلُ
مَكَّةَ فِي لَيْلَةٍ قَمَرًا اِخْيَاسًا اِذَا ضَرْبٌ عَلَى اَسْمَافِهِمْ تَمَاطُوفٌ بِالْبَيْتِ احَدًا وَاسْرَافَيْنِ
مِنْهُمْ تَدْعُوَانِ اِسْمًا وَتَاوَلَاةُ قَالَ فَاَتَيْنَا عَلَيْنَا فِي هَوَافِصٍ فَقُلْتُ اَنْتُمَا احَدُهُمَا الْاُخْرَى
قَالَ بَنَاتَا هَتَا عَلَيَّ قَوْلُهُمَا قَالَ فَاَتَيْنَا عَلَيْنَا فَقُلْتُ هُنَّ فُتُلُ الْحَشْبَةِ عَمِيرَاتٍ لَا اَكْبِي
فَابْطَلَقْنَا تَوَلَوْنَا وَتَقُولَانِ لَوْ كَانَ احَدُكُمَا اَنْفَارًا قَالَ فَاَسْتَقْبَلَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَوْهُمَا بِطَانٍ قَالَ مَا لَكُمَا فَالتَا الصَّالِيَةُ بَيْنَ الْكَعْبَةِ وَاسْتَاوَاهَا
قَالَ مَا قَالَ لَكُمَا فَالتَا رَأَتْهُ قَالَ لَنَا كَلِمَةٌ تَسْلُكُ الْفَتْرَةَ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَتَّى اسْتَلَمَهُ الْحَجْرَ وَطَافَ بِالْبَيْتِ هُوَ وَمَصَاحِبُهُ ثُمَّ صَلَّى لَنَا فَعَسَى صَلَاتُهُ قَالَ
ابُودَرٍّ قُلْتُمْ اَنَا اَوَّلُ مَنْ حَيَاةٍ بِنَحْيَاةٍ اِلَاسْلَامِ فَقُلْتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ
وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ مَرَّاتٍ قُلْتُ مِنْ غَيْرِ قَالَ فَاَهْوَى يَدَيْهِ فَوَضَعَهُمَا
اَصَابِعَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي كَرِهَ اَنْ اَنْتَمِيَّتُ الْغِيْفَارَ فَكَذَّهَبْتُ الْخُذْنَ بِيَدِهِ
فَقَدَّ عَنِّي صَاحِبُهُ وَكَانَ اَعْلَمَ بِصِحِّي وَشَمَّرَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ مَتَى كُنْتُ هَهُنَا قَالَ قَدْ
كُنْتُ هَهُنَا مِنْذُ ثَلَاثَيْنِ بَيْنَ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ قَالَ فَمَنْ كَانَ يُطْعِمُكَ قَالَ قُلْتُ مَا كَانَ
لِي طَعَامٌ اِلَّا مَا رَزَمَ فَضَمِنْتُ حَتَّى تَلَّهْتُ عَيْنِي بِطَنِي وَمَا وَجَدْتُ عَلَيَّ كَيْدِي سَخْفَةً
جُوعًا قَالَ اِنَّهَا مَبَارَكَةٌ اِنَّهَا طَعَامٌ طَعِمَ فَقَالَ ابُوبَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ اَللَّهُمَّ اِنِّي فِي طَعَامِهِ
الْيَدْلَةَ فَاَنْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابُوبَكْرٍ وَنَظَرْتُ مَعَهُمَا فَقَعَى ابُوبَكْرٍ
بَابًا فَجَعَلَ يَقْبِضُ لَنَا مِنْ رُبْدٍ لَطِيفٍ كَكَاتٍ ذَلِكَ اَوَّلُ طَعَامٍ اَكَلْتُ بِهِ اَشْمَ غَبَرْتُ
مَا غَبَرْتُ ثُمَّ اَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهُ قَدْ وَجَّهَتْ لِي اَرْضٌ
ذَاكَ غُخْلٍ لَا اُرَاهَا اِلَّا كَثِيبٌ فَهَلْ اَنْتَ مُبِيعٌ عَنِّي كَوْمَكَ عَسَى اللَّهُ اَنْ يَنْفَعَهُمْ بِكَ

پر آیا میں نے کہا تو نے کیا کیا وہ بولامین ایک شخص سے ملا کہ میں جو تیرے مین بچا اور وہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ
 نے اُس کو بھیجا ہے مین نے کہا لوگ اوس کو کیا کہتے ہیں اوس نے کہا لوگ اوس کو شاعر کا مین جادوگر کہتے ہیں اور
 انیس غدوہی شاعر تھا اوس نے کہا میں نے کہا میں نے کا ہنوں کی بات سنی ہے لیکن جو کلام میں شخص پڑھتا ہے وہ کا ہنوں
 کا کلام نہیں ہے اور میں نے اوس کا کلام شعر کے تمام کچرون پر کہا تو وہ کسی کی زبان پر میرے بعد نہ جریگا
 شعر کی طرح قسم خدا کی وہ سچا ہے اور لوگ چوٹے ہیں مین نے کہا تو یہاں رہو میں اس شخص کو جا کر دیکھتا
 ہوں پھر میں کہہ میں آیا میں نے ایک نا تو ان شخص کو مکہ والوں میں بھیجا تھا اس لیے کہ زبردست شخص
 شاید مجھے تکلیف پہنچا دے اور اُس سے پوچھا وہ شخص کہاں ہے جس کو تم صابی کہتے ہو (یعنی
 دین بد نود الماعرب کے کفار معاذ اللہ حضرت صلعم کو صابی کہتے تھے) اوس نے میری طرف اشارہ کیا
 اور کہا یہ صابی ہے (حب تو صابی کو پوچھتا ہے) یہ سنکر تمام دادی والے ڈھیلے پڑیاں لیکر مجھ پر پلے
 پہنچا کہ میں بہیوش ہو کر گر احب میں ہوش میں آکر اوٹھا تو کیا دیکھتا ہوں گویا میں لال بت ہوں
 (یعنی سر سے پیر تک خون سے لال ہوں) پھر میں زمرم کے پاس آیا اور فریب خون دھویا اور زمرم کا
 پانی پیا تو اے بیٹھے میری مین دمان تیرے اتین یا تیس دن رہا اور کوئی کہا نام میرے پاس نہ تھا
 زمرم کے پانی کے (مین جب بہو کی گھٹی تو اوس کو پی لیتا) پھر میں موٹا ہو گیا پہنچا کہ میری پیٹ کی ٹین
 جہاں گلیں (مٹا پے سے) اور میں نے اپنے کلیجہ میں بہو کی کی نا تو انی نہیں پائی ایک بار مکہ والے چاند
 رات میں سو گئے اُس وقت بیت امہ کا طواف کوئی نہیں کرتا تھا صرف دو عورتیں اساف اور نالمہ کو پکار
 رہی تھیں اساف اور نالمہ دو بت تھیں کہ مین اساف مرد تھا اور نالمہ عورت تھی کفار کا یہ عقاد تھا
 کہ ان دونوں نے دمان نہا کی تھی اس وجہ سے مسخ ہو کر بت ہو گئے وہ طواف کرتی کرتی میری سامنے آئے
 میں نے کہا ایک کانچ دوسرے کر دو (یعنی اساف کا نالمہ سے) یہ سنکر یہی وہ اپنی بات سے باز نہ آئیں پھر
 میرے سامنے آئیں تو میں نے صاف کہہ دیا اون کے فلان مین لکڑی (یعنی یہ بخش اساف اور نالمہ کی
 پرستش کو عید ہے) اور مجھے کنا یہ نہیں آتا (یعنی کنا یہ اشارہ مین نے گالی نہیں دی کہ ہم کہلا گئے
 دی اساف اور نالمہ کو اون مرد و عورتوں کو عرصہ دلانے کے لیے جو خدا تعالیٰ کے گہر میں خدا کو چہوڑ کر
 اساف اور نالمہ کو پکارتی تھیں یہ سنکر وہ دونوں عورتیں چلائی ہوئیں اور کہتی ہوئی چلیں کاسٹ اساف
 وقت میں کوئی ہمارے لوگوں میں سے ہوتا (جو اس شخص کو بے ادبی کی سزا دیتا) اساف مین اون عورتوں

کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیق علیہ السلام سے اتر رہے تھے پہاڑ سے اونہوں نے اون غور تون کو پوچھا
 کیا ہوا وہ بولیں ایک صابی آیا ہے جو کعبہ کے پردوں میں چپا ہے اونہوں نے کہا وہ صابی کیا بولا وہ بولیں
 ایسی بات بولا جس سے منہ بہر جا رہا ہے (یعنی اسکو زبان ہونکال نہیں سکتیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نقشہ
 لائے بیاتک کھجرا سود کو بوسہ دیا اور طواف کیا اپنی صاحب کو ساتھ بہر نماز پڑھی جب نماز پڑھ چکا تو ابو بکر
 نے کہا میں ہی اول اسلام کی سنت ادا کی اور کہا اسلام علیک یا رسول اللہ آپ فرمایا علیک السلام
 ورجعہ اللہ پر آپ پوچھا تو کون ہے میں نے کہا غفار کا ایک شخص ہوں آپ نے ہاتھ جھکایا اور اپنی اونگلیاں پیش
 پر رکھیں (جیسے کوئی ذکر کرتا ہے) میں نے اپنے دلمیں کہا شاید آپ کو بر معلوم ہوا یہ کہنا کہ میں غفار میں
 ہوں میں لپکا آپ کا ہاتھ پکڑنے کو لیکن آپ صاحب نے (ابو بکر نے) جو مجھ سے زیادہ آپ کا حال جانتا تھا
 مجھ سے روکا پہر آپ سر اٹھایا اور فرمایا تو یہاں کب آیا میں نے عرض کیا میں یہاں تیس رات یا دن سے ہوں
 آپ فرمایا تجھے کہا نا کون کہتا ہے میں نے کہا کہا نا وغیرہ کچھ نہیں سوا نرم کے پانی کے بہر میں ہوتا
 ہو گیا بیاتک کہ میرے پیٹ کو بٹ ٹر گیا اور میں اپنے کلیجہ میں بھوک کی نازدانی نہیں پاتا آپ فرمایا
 نرم کا پانی برکت والا ہے اور وہ کہا نا یہی ہے پیٹ بہر دیتا ہے کہانے کی طرح ابو بکر نے کہا یا رسول
 اللہ آج کی رات مجھ پر اجازت دیجیے کہ کو کہلانے کی بہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے اور ابو بکر میں ہی
 اون دونوں کے ساتھ چلا ابو بکر نے ایک روزہ کہولا اور اس میں سوطائف کی سوکھی انگور لکانے لگو
 یہ پہلا کہنا تھا جو میں نے کہا یا مکہ میں بہر زمین جب تک نہ بعد اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
 آیا آپ فرمایا مجھے کہلائی گئی ایکے میں کچھ روالی میں سمجھتا ہوں وہ کوئی زمین نہیں ہے سوا بکتر کے
 (یشرب مدینہ طیبہ کا نام تھا) تو تو میرے طیرت سے اپنے قوم کو دین کی دعوت دے شاید اللہ تعالیٰ اون کو نفع
 دیوے تیری وجہ سے اور کچھ ثواب دیوے میں نے نہیں پاس آیا اور نے پوچھا تو نے کیا کیا میں نے کہا میں
 اسلام لایا اور میں نے تصدیق کئے آپ کی نبوت کی وہ بولا کہتا رہے دین سے مجھ پر ہی نفرت نہیں ہے میں
 بھی اسلام لایا اور میں نے بھی تصدیق کی بہر ہم دونوں اپنی مان کے پاس آئے وہ بولی مجھ پر ہی تم دونوں
 کے دین سے نفرت نہیں ہے میں بھی اسلام لائی اور میں نے بھی تصدیق کی بہر سمجھنے اونہوں پر یہاں
 لاؤ ایسا تک کہ ہم اپنی قوم غفار میں پہنچے اوسے قوم سلمان ہو گئی اور ان کا امام یا بن حضرہ
 غفاری تھا وہ اون کا سردار بھی تھا اور اسی قوم نے یہ کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں

تشریف لادینگ تو ہم مسلمان ہو پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اور آدھی قوم جو باقی
 تھی وہ بھی مسلمان ہو گئی اور اسلم (ایک قوم ہے) کے لوگ آئے انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم بھی اپنے بھائیوں
 غفار یوں کی طرح مسلمان ہوتے ہیں وہ بھی مسلمان ہوئے نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غفار کو
 اللہ بخیر دیا اور اسلم کو اللہ نے بچا دیا (قتل اور قید) **عن محمد بن ہلال یطال الا سناد و**
کاد بعد قوله قلت فاکفنی حتی اذهب فأنظر قال نعم وکن علی حدیر من اهل مکة فاکف
قد شیفوا له وجمعوا ترجمہ وہی جو اور بگڑنا اس میں یہ کہ اچھا جا لیکن اہل مکہ سے بچا رہ وہ دشمن میں
 اور شخص کے اور نہ بناتے ہیں اس کو واسطے **عن عبد اللہ بن الصامت قال قال ابو ذر یابن**
اخی صلیک سننین قبل مبعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قلت فلین کنت کوجہ قال
حیت بھمی اللہ واقص الحدیث بخو حدیث سلیمان ابن المغیرہ وقال فی الحدیث کنتا
الرجل من الکھان قال فاکمیزل اخی انیس یمکھه حتی غلب قال فاکخذنا حرمہ
فھم مناھا اوصد متنا وقال ایضا فی حدیثہ قال فجاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم کظاد
بالبت وصل خلف المقام رکعتین قال فاکتھ فانی لاول الناس حیاء یحییہ الہ اسلام
فقال قلت السلام علیک یا رسول اللہ قال وعلیک السلام من انت وفي حدیثہ ایضا
فقال من ان کما انت لھو ما قال قلت منک خمس عشرہ ففیہ قال فقال ابو بکر الخضری یضیائتہ
اللیک ترجمہ وہی جو گدرا اس میں یہ کہ میں نے آپ کی نبوت سے دو برس پہلے نماز پڑھی اور یہ ہے کہ وہ نو
 ایک کام میں پاس گئے انیس اور کابھن کل تعریف شروع کی یہاں تک کہ اس پر غالب آیا اور سمجھنے اور
 کے اونٹ بھی لیکر اپنے اونٹوں میں ملا لیے۔ اور یہ کہ نماز پڑھی آپ کے مقام ابراہیم کے پیچھے اور میں سب
 سے پہلے وہ شخص ہوں جس نے آپ کو مسلمان کیا اسلام کیا اور یہ کہ میں نے کہا میں خبر دے دن سو بہان ہوا
 اور ابو بکر نے کہا مجھے عزت و کبر اور ان کی صیانت سواجر کی رات **عن ابن عباس قال لما کتم ابا ذر**
مبعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمکة قال لا حیہ اریک الی ہذا الوادی فاعلم ان علیکم
ھذا الرجل الذی یزعم انہ ینتہ الخیر من النماء فانتم من قتلہ ثم انتہی فانطلقت
الاخر حق قدم مکة وسمی من قوله ثم نجر الی السدی ذر فقال رأیتہ یا مرممکام الا خلا
وکلا ما ما هو بالشعر فقال ما شفیئک فیما اردت فتزد وحمیل شنة له فیھا ماء حتی

جَرِيرٌ قَالَ مَا حَبَّبَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ أَسْكَنْتُ وَلَا دَانِي إِلَّا لَتَسْتَمَّ فِي وَجْهِهِ
 ذَا دُونَ مُنِيرٍ فِي حَدِيثِهِ عَنْ أَبِي إِدْرِيسٍ وَلَقَدْ شَكَوْتُ إِلَيْهِ أَنِّي لَا أَتُبُّ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ
 يَدَهُ فِي صَدْرِي قَالَ اللَّهُمَّ تَبِّئْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مُهْدِيًا تَرْجِمُهُ فِي جَوَادٍ بَرَكْنَدَا أَمَا زِيَادُ
 هُوَ كَرِيمٌ نَعَى أَتَى فَكَاتِ كِي مِينَ كَهْرُ سَ بَرْنِينَ جَمَا أَتَى ابْنَا مَهْمَبِيرَ سَيْنَةَ بَرَارِ اُورُ فَرَا يَا اِسِرْ
 جَمَادِ سَكُو اُرْ كَرَاهِ تَانِي وَالَارَاهِ بَا يَا سَوَا كَرُوسَ عَنِ جَرِيرٍ قَالَ كَانَ فِي الْحِمْيَرِ قَبِيلَةٌ
 يُقَالُ لَهُ ذُو الْخَلْصَةِ وَكَانَ يُقَالُ لَهُ الْكَعْبَةُ الْيَمَانِيَّةُ وَالْكَعْبَةُ الشَّامِيَّةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ أَنْتُمْ مِنْ ذِي الْخَلْصَةِ وَالْكَعْبَةِ الْيَمَانِيَّةِ وَالشَّامِيَّةِ فَتَفَرَّقُوا
 إِلَيْهِ فِي مِائَةِ وَخَمْسِينَ مِنْ أَحْمَسَ فَكَسَرْنَا هُ وَوَقَعْنَا مِنْ وَجَدْنَا عِنْدَهُ فَأَمَاتَتْهُ فَأُخْبِرْتُ
 قَالَ قَدْ عَاكَتَا دِ احْمَسَ تَرْجِمُهُ جَرِيرٌ سَوَادِي هُوَ جَاهِلِيَّةُ كَرَمَانِي مِينَ اِيَكِ تَجَانَدِ تَارِ مِينَ سِينِ
 حَكُو ذُو الْخَلْصَةِ كَتَمَتْهُ اُورْ كَعْبَةُ يَمَانِي اِيَكِ شَامِي سَبِي اُسْكَانَا مَن تَارِ سَوَالِ اِسِرْ صَلَّى اِسِرْ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ نَعَى مَجْمُوعُ
 فَرَمَا اِسِرْ جَرِيرٌ تَوْجَعِي مَبْغُورُ كَرَمَانِي ذُو الْخَلْصَةِ اُورْ كَعْبَةُ يَمَانِي اُورْ شَامِي كَبِيرُ سَوَا (يَعْنِي اُولُوكُ تَبَاهِ اُورْ
 بَرَبَادُ كَرُ لُوكُ مَفْرُكُ سَوَا بَشِينِ) مِينَ اِيَكِ سَوَا بَاسِ اُدْمِي اِحْمَسَ قَبِيلَةَ كُو اِنْبِي سَا تَهْ لِيَكِرْ كِيَا اُورْ ذُو الْخَلْصَةِ
 كُو تَوْرُ اُورْ جَعْنِي لُوكُونُ كُو دَانِ بَا يَا قَتْلُ كِيَا بَرِ مِينَ لُوكُ كَرَا بَا اُورْ اَسَ بِيَا نِ كِيَا أَتَى هَمَارِ سَ اِيَسِ
 اُورْ اِحْمَسَ قَبِيلَةَ كِيَا لِيَا عَا كِي عَنِ جَرِيرٍ بِنِ عَبْدِ اللَّهِ الْيَمَانِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا جَرِيرُ اَلَا تُرِيحُنِي مِنْ فِئَةِ الْخَلْصَةِ بَيْتٍ لِحُتْمَةٍ كَانَ يَدُ عَمْرِو كَعْبَةَ
 اِيَمَانِيَّةٍ قَالَ فَتَفَرَّقُوا إِلَيْهِ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةِ فَا مِينَ كُنْتُ لَا أَتُبُّ عَلَى الْخَيْلِ فَذَكَرْتُ
 ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَ يَدَهُ فِي صَدْرِي فَقَالَ اللَّهُمَّ تَبِّئْهُ وَ
 اجْعَلْهُ هَادِيًا مُهْدِيًا قَالَ فَا تَطْلُقُ فَحَدَّثَهَا بِالنَّارِ ثُمَّ بَعَثَ جَرِيرًا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرَجًا يَلْبَسُهُ يَكْنَى أَبَا اُرْكَاهَةَ مِثْلًا فَاتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَقَالَ لَهُ مَا جِئْتُكَ حَتَّى تَكُنْ مَا كَانَتْهَا جَمَلُ الْجَرَبِ فَبَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَلَى خَيْلِ أَحْمَسَ وَرِجَالِهَا خَمْسَ مِثَالٍ تَرْجِمُهُ جَرِيرٌ بِنِ عَمْرِو اِسِرْ بَعَثَ جَرِيرٌ إِلَى رَسُولِ
 اِسِرْ صَلَّى اِسِرْ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ نَعَى مَجْمُوعُ فَرَمَا اِسِرْ جَرِيرٌ تَوْجَعِي اُرْ اِمْنِينَ دِيَا ذُو الْخَلْصَةِ سَوَا جَوَابُ تَهَا خُتْمُ كَا
 (اِيَكِ قَبِيلَةَ هُوَ) اُولُوكُ كَعْبَةُ يَمَانِي هُوَ كَهْتِي تَهْ جَرِيرُ نَعَى كَهَا مِينَ دِيرُ هُوَ سَوَا اُرْ لِيَكِرْ دَانِ كِيَا اُورْ

وہی جو گندرا عن النبی بن مالک بقول مثل ذلك ترجمہ ہوا جو گندرا عن النبی قال دخل
 التی صلی اللہ علیہ وسلم علینا وما هو الا انا وایہی واما حرام خالئی فقال ائی یا
 رسول اللہ خوید منک ادع اللہ لہ قال فدعا لہ بكل خیر وکان فی آخر ما دعایہ
 ان قال اللہم اکرز مالہ وولدہ وبارک لہ فہمہ ترجمہ انس روایت ہوا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم ہمارے گھر میں تشریف لے کر اوس وقت گھر میں کوئی نہ تھا سوا اسیر اور میری ماں ام سلیم اور میری
 خالہ ام حرام کے میری ماں نے کہا یا رسول اللہ آپ کا چوٹا خادم (انس) دعا کیجیے اوس کے لیے اپنے
 دعا کی ہر ایک بلائی کے لیے اور اخیر میں یہ دعا کی یا اللہ بہت کر اسکا مال اور بہت کر اوسکی اولاد اور
 برکت دے اور اس میں عبدکم النبی قال حکرت بی ائی ام النبی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 وقد اترت فی بنی صیف خاریہا ودرت فی بنی صیفہ فقال یا رسول اللہ ہذا انیس ابنی اتیتک
 بہ یجد منک ما دع اللہ لہ فقال اللہم اکرز مالہ وولدہ قال التی کو اللہ ان مانی لکنین
 وارت وکدی وکدی لیتکا دون علی غوالمیۃ الیوم ترجمہ انس روایت ہوا میری
 ماں مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی اور اپنی سر بندہ بن کو پہنچا کر اوس میں ہوا وہی کی
 ازار بنا دی تھی اور آدھی کی چادر مجھ کو تو کہنے لگی یا رسول اللہ یہ چوٹا انس میرا بیٹا ہے آپ کینہدت
 کرے گا آپ اسکو لیے دعا کیجیے آپ نے فرمایا یا اللہ بہت کر اسکا مال اور بہت کر اوسکی اولاد انس نے کہا
 تو قسم خدا کی میرا مال بہت ہوا اور میرے بیٹے اور پوتے سو سو زیادہ ہیں عن النبی بن مالک قال
 مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسمعت ائی ام سلمہ صوته فقالت یا بی وایہی
 یا رسول اللہ انیس فکد علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکدک دعوات قد رایت
 منہا اثنتین فی الدنیا وانا ارجو الثالثۃ فی الاخرۃ ترجمہ انس بن مالک روایت ہوا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گزرے تو میری ماں ام سلیم نے آپ کی آواز سنی اور کہنی لگی میری ماں
 باب آپ پر صدقہ ہوں یہ چوٹا انس ہے آپ نے میرے بیو تین دعائیں کیں تو میں دنیا میں پاچکا اور
 ایک کی آخرت میں اسید ہوں عن النبی قال انی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و
 انا العبد مع العلم ان قال فکلم علینا فبعثنی الحاجۃ فابطأت علی ائی فلما حئت
 قالت ما حبسک قلت بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فالحاجۃ قالت ما حاجتہ

قُلْتُ إِنَّهَا سِرٌّ قَالَتْ لَا مُحَمَّدٌ ثُمَّ بَسَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا قَالَ النَّسَّ وَ اللَّهُ
 لَوْ حَدَّثْتُ بِهِ أَحَدًا لَحَدَّثْتُكَ يَا نَائِبُ **ترجمہ** انس روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 میری پاس تشریف لائے اور میں نے ان کو ان کے ساتھ پہلے نہ تھا آپ نے ہم کو سلام کیا یہ مجھ کو سکھام کے
 لیے بھیجا میں اپنی ماں کے پاس دیر سے گیا جب گیا تو میری ماں نے کہا تو نے کیوں دیر کی میں نے کہا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ایک کام کے لیے بھیجا تھا وہ بولی کیا کام تھا میں نے کہا وہ یہید ہے
 میری ماں بولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہید کسی سے نہ کہنا۔ انس نے کہا قسم خدا کی اگر وہ یہید میں
 کسی سے کہتا تو اسے ثابت تجھ سے کہتا **عن** النَّسَّ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَسْرَأَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَمُ سِرًّا فَمَا أَخْبَرْتُ بِهِ أَحَدًا بَعْدُ وَلَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْهُ أُمُّ بَكْرِ كَيْفَ تَنَا أَخْبَرْتُهَا بِحَجَّ
ترجمہ انس بن مالک روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ازکی بات مجھ سے کہی میں نے اس کو
 کسی سے بیان نہیں کیا یہاں تک کہ میری ماں ام سلیم نے پوچھا میں نے اس سے بھی بیان نہیں کیا **باب**
 مِنْ فَضَائِلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ نَحْمَدُ اللَّهَ مِنْ فَضِيلَتِ **عن** سَعْدِ يَقُولُ مَا سَمِعْتُ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِي يَمْنَعُنِي إِلَهٌ فِي الْجَنَّةِ إِلَّا لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ
ترجمہ سعد روایت ہے وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نہ شخص کے لیے جو چاہتا
 ہے براہو یہ نہیں سنا کہ وہ جنت میں ہے مگر عبد اللہ بن سلام کے لیے **عن** قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ كُنْتُ
 بِالْمَدِينَةِ فِي نَاسٍ مِنْهُمْ بَعْضُ أَهْبَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَجَاءَ رَجُلٌ فِي
 وَجْهِهِ أَزْوَاجُ خُشُوعٍ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ
 فَصَلَّيْتُ رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَاتَّبَعْتُهُ فَدَخَلَ مَنْزِلَهُ وَدَخَلْتُ فَخَدَّيْنَا فَاكْمَا اسْتَأْنَسَ قُلْتُ
 لَهُ إِنَّكَ لَمَّا دَخَلْتَ قَبْلُ قَالَ رَجُلٌ كَذَا وَكَذَا قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَا يَشْبَعُنِي لِأَحَدٍ أَنْ
 يَقُولَ مَا لَا يَعْلَمُ قَالَ وَسَاحِدٌ ثَلَاثَ لِمَ ذَاكَ رَأَيْتُ رُؤْيَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَقَصَّصْتُهَا عَلَيْهِ وَرَأَيْتُنِي فِي رُفْصَةٍ ذَكَرْتُ سَعْيَهَا وَعَشْبَهَا وَخَصَرْتُهَا وَوَسَطُ الرُّفْصَةِ
 عَمُودٌ مِنْ حَدِيدٍ اسْفُلُهُ فِي الْأَرْضِ وَأَعْلَاهُ فِي السَّمَاءِ فِي أَعْلَاهُ عُرَّةٌ فَهَيْلُ لِي الرُّفْصَةُ فَقُلْتُ
 لَا اسْتَطِيعُ كَيْفَ رَأَيْتُ مِنْصَفٌ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ وَالْمِنْصَفُ الْحَادِثُ فَقَالَ بَيْنَا فِي مِنْ خَلْفِي وَصَفٌ
 أَنَّهُ رَفَعَهُ مِنْ خَلْفِي بِيَدِهِ فَرَفَعْتُهُ حَتَّى كُنْتُ فِي أَعْلَاهُ الْعَمُودِ فَاخَذْتُ بِالْعُرَّةِ فَهَيْلُ

لِي اَسْتَمِيكَ فَلَقَدْ اَسْتَيْقَظْتُ وَارْتَهَا لِي بِكَ فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تِلْكَ الرُّوحَةُ الْإِسْلَامُ وَذَلِكَ الْعُمُودُ عُمُودُ الْإِسْلَامِ وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ عُرْوَةُ الْوَلَدَيْنِ
 كَانَتْ عَلَى الْإِسْلَامِ حَتَّى تَمُوتَ قَالَ وَالرَّجُلُ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ تَرَجَّمَهُ فَيْسُ بْنُ عِبَادَةَ
 روایت ہو میں مدینہ میں تھا کچھ لوگوں میں جن میں بعض صحابہ بھی تھے ایک شخص آیا اوس کے چہرے پر
 خدا کے خوف کا اثر تھا بعض لوگ کہنے لگے یہ جنتی جنتی اچھے دور کے تین پڑھیں پڑھیں پڑھیں پڑھیں ہی اوس کے
 پیچھے گیا وہ اپنے مکان میں گیا میں ہی اوس کے ساتھ اندر گیا اور باتیں کیں جب دل لگ گیا تو میں نے
 اس سے کہا تم حبیبی میں آئے تھے تو ایک شخص ایسا ایسا بولا (یعنی تم جنتی ہو) اوس نے کہا سبحان
 اللہ کسی کو نہیں چاہیے وہ بات کہنا جو نہیں جانتا اور میں تجھ سے بیان کرتا ہوں لوگ کیوں ایسا کہتے ہیں میں نے
 ایک شب اب دیکھا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں خواب میں نے آپ بیان کیا میں نے دیکھا
 میں ایک باغ میں ہوں (جس کی وسعت اور پیداوار اور سبزی کا حال اوس سے بیان کیا) اوس باغ
 کے پیچ میں ایک ستون ہو رہا ہے کا وہ نیچے تو زمین کے اندر ہے اور اوپر آسمان تک گیا ہے اوسکی
 بندی پر ایک حلقہ ہو مجھ سے کہہ گیا اس پر چڑھ میں نے کہا میں نہیں چڑھ سکتا پھر ایک خدمتگار آیا
 اوس نے میری کٹیر سے پیچ سے اٹھائی اور بیان کیا کہ اوس نے اپنے ماتھے سے مجھے پیچ سے اٹھایا میں
 چڑھ گیا یہاں تک کہ اوس ستون کی بندی پر پہنچ گیا اور حلقہ کو میں نے ہتھام لیا مجھ سے کہہ گیا
 اسکو ہتھی رہو پھر میں جاگا اور وہ حلقہ ہر وقت تک میرے ماتھے ہی میں تھا یہ خواب میں رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ فرمایا وہ باغ اسلام ہے اور یہ ستون اسلام کا ستون ہے اور
 وہ حلقہ مضبوط حلقہ ہے دین کا اور تو اسلام پر قائم رہے گا مرنے دم تک فیس نے کہا وہ شخص عبد
 بن سلام ہے **عَنْ** فَيْسِ بْنِ عِبَادَةَ كُنْتُ فِي حَلْفَةٍ فِيهَا سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَابْنُ عُمَرَ
 فَمَرَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالُوا هَذَا رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَقُمْتُ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّهُمْ
 قَالُوا كَذَا وَكَذَا قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَا يَتَّبِعُنِي لَهُمْ أَن يَقُولُوا مَا لَيْسَ لَهُمْ بِهِ عِلْمٌ
 إِنَّمَا رَأَيْتُ كَانَ عُمُودًا وَضَعْتُ فِي وَسْطِهَا رُوحَةً فَخَضَرَتْ فَخَضَرَتْ فِيهَا دَنِي رَأْسُهَا عُرْوَةٌ
 وَفِي أَسْفَلِهَا مِئْصَفٌ وَالْمِئْصَفُ الْوَصِيفُ فَقِيلَ لِي ارْقَهُ كَرَقَيْتُكَ حَتَّى أَخَذْتَنِي
 بِالْعُرْوَةِ فَقَصَصْتُهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَقِيْ حُدُوْا صَحَابِ الْيَمِيْنِ وَاَمَّا الْجَبَلُ فَهُوَ مَذْرُؤُ الشَّهْدَاۤءِ وَلَوْ تَنَالَهُ وَاَمَّا الْعَمُوْدُ فَهُوَ
 عَمُوْدُ الْاِسْلَامِ وَاَمَّا الْعَرْدَةُ فَهِيَ عُرْدَةُ الْاِسْلَامِ وَلَئِنْ تَرَكَ اِلَٰهَ مَتَمَسِّكَ بِهٖ حَتّٰى تَمُوْتَ
 ترجمہ خرنشہ بن خرسر روایت ہے میں ایک حلقہ میں بیٹھا تھا مدینہ کی مسجد میں دن پر ایک بوڑھا تھا خوا
 صورت معلوم ہوا کہ وہ عبد اللہ بن سلام ہیں وہ لوگوں سے اچھی اچھی باتیں کر رہے تھے جب یہ کھڑے
 ہوئے تو لوگوں نے کہا جسکو پہلا انکو جنتی کو دیکھنا وہ انکو دیکھے میں نے (اپنے دل میں) کہا قسم خدا کی
 میں انکی ساتھ جاؤں گا اور ان کا گھر دیکھوں گا پھر میں ان کے پیچھے ہوا وہ چلے جاتا تک کہ قریب ہو
 شھر سے باہر نکلیا وہیں پہرے مکان میں گئے میں نے یہی اجازت چاہی اندرائیلی انہوں نے اجازت
 دی پھر پیچھا اسے پیچھے میرے کیا کام ہے تیرا میں نے کہا لوگوں سے میں نے سنا جب تم کھڑے ہوئے
 وہ کہتے تھے جسکو خوش ہو کسی جنتی کا دیکھنا وہ انکو دیکھے تو مجھ پر اجبا معلوم ہوا تھا اسے ساتھ لے
 انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ جانتا ہے جنت والوں کو اور میں تجھے سو دھبیان کرتا ہوں لوگوں کے یہ
 کہنے کی میں ایک بار سو رہا تھا خواب میں ایک شخص آیا اور اس نے کہا کھڑا ہو پھر اس نے میرا ہاتھ پکڑا
 میں اس کے ساتھ چلا مجھے بائیں طرف کچھ راہیں ملیں میں نے اون میں جانا چاہا وہ بولا اون میں بہت
 جابہ بائیں طرف والوں کی راہیں ہیں (یعنی کافروں کی) پھر دائیں طرف کی راہیں ملیں وہ شخص
 بولا ان راہوں میں جا پھر ایک پہاڑ ملا وہ شخص بولا اس پر چڑھ میں نے جو چڑھنا چاہا تو چوڑے
 بل گرا کسی بار میں نے قصد کیا چڑھنے کا لیکن ہر بار گرا پھر وہ مجھے لے چلا یہاں تک کہ ایک
 ستون ملا جس کی چوٹی آسمان میں تھی اور تہ زمین پر اس کے اوپر ایک حلقہ لگا تھا مجھے یہ کہا اس
 ستون کے اوپر چڑھ جا میں نے کہا میں اس پر کیوں کچھ ہوں اسکا سر تو آسمان میں ہے آخر اس شخص
 نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اُچھال دیا میں جو دیکھتا ہوں تو اس حلقہ کو پکڑے ہوئے ٹکڑے ہوں پھر اس
 شخص نے ستون کو مارا وہ گر پڑا اور میں صبح تک اسی حلقہ میں ٹکڑے مارا سوچا یہ کہ اوترنے کا
 کوئی ذریعہ نہیں رہا جب میں جاگا تو جانا بسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے خواب
 بیان کیا آپ نے فرمایا جو راہیں تو نے بائیں طرف دیکھیں وہ بائیں طرف والوں کی راہیں ہیں اور جو
 راہیں دائیں طرف دیکھیں وہ دائیں طرف والوں کی راہیں ہیں اور پہاڑ وہ شہیدوں کا درجہ
 تو دن تک پہنچ سکیگا اور ستون اسلام کا ستون ہے اور حلقہ وہ اسلام کا حلقہ ہے تو اسلام پر

قائم ہوگا کرتے دم تک (اور جب خاتمہ اسلام پر ہو تو حجت کا یقین ہے اسوجہ سے لوگ مجبور جنتی کہتے ہیں)
باب فضائل حسان بن ثابتؓ کی فضیلت (یہ شاعر تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور جواب تھے سفر کون کا جو سچو کرتے تھے آپ کی) **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ عُمَرَ مَدَّ
 يَدَهُ لِيَسْخَرَهُ فِي الْمَسْجِدِ فَخَطَّ إِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ كُنْتُ أُنْشِدُ فِيهِ مِنْ هُوَ خَيْرٌ
 مِنْكَ ثُمَّ انْفَتَحَ إِلَيْهِ هُرَيْرَةُ فَقَالَ أَلْشُّدَّكَ اللَّهُ أَسْمِعْتُكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يَقُولُ أَجِبَ عَنِّي اللَّهُمَّ أَيُّدُهُ يَرْفَعُ الْقُدِيرَ قَالَ اللَّهُمَّ تَرَجَّمَهُ ابُو بَرِيرَةَ وَرَوَيْتُ عَنْ
 حضرت عمر حسان بن ثابتؓ پر گذرے وہ مسجد میں شعریں پڑھ رہے تھے (معلوم ہوا کہ عمدہ شعریں جو اسلام کی
 تعریف اور کافروں کی برائی یا جہاد کی ترغیب میں ہوں مسجد میں پڑھنا درست ہو) حضرت عمرؓ نے اُن کی
 طرف دیکھا حسان نے کہا میں تو مسجد میں شعریں پڑھتا تھا جب مسجد میں تم سے بہتر شخص موجود ہے نہ
 ابو بَریرہ کی طرف دیکھا اور کہا میں کو اس کی تم دیتا ہوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ
 فرماتے تھے میری طرف جواب دو اے حسان یا اسے مدد کر اس کی روح القدس سے ابو بَریرہ نے کہا
 ہاں میں نے سنا ہے یا اسے تو جانتا ہے **عَنْ** ابْنِ الْمُسَيْبِ أَنَّ حَسَانَ قَالَ قَالَ فِي خَلْفَةٍ فِيمَنْ
 أَبُو هُرَيْرَةَ أَلْشُّدَّكَ اللَّهُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَسْمِعْتُكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ
 ترجمہ وہی جو گذرا **عَنْ** ابْنِ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ حَسَانَ بْنَ ثَابِتٍ لَمَّا نَاصَرَ
 لِيَسْتَشْهَدَ أَبَا هُرَيْرَةَ أَلْشُّدَّكَ اللَّهُ هَلْ سَمِعْتَ الْيَتِيمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
 يَا حَسَانَ أَجِبَ عَنِّي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ أَيُّدُهُ يَرْفَعُ الْقُدِيرَ قَالَ
 أَبُو هُرَيْرَةَ نَحْنُ تَرَجَّمَهُ ابُو بَرِيرَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَسَانَ بْنَ ثَابِتٍ الصَّارِي حَتَّى مَدَّ يَدَهُ ابُو بَرِيرَةَ
 گواہ کر رہی تھی کہ انہی نے تم دیتا ہوں تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اے
 حسان اس کے رسول کی طرف جواب دو یا اسے مدد کر حسان کی روح القدس سے ابو بَریرہ نے کہا ہاں
 میں نے سنا ہے **عَنْ** ابْنِ عَزَبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
 لِحَسَانَ بْنِ ثَابِتٍ أَجِبْهُمْ أَوْ هَاكِهِمْ نَجِبُ بَرِيلُ مَعَكَ ترجمہ برابر بن عازب سے روایت ہے
 میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنا آپ نہ تو تھے حسان بن ثابتؓ کو کافروں کی ہجو کر اور جبریلؑ کی نیرے
 ساتھ ہیں **عَنْ** شُعْبَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ مِثْلَهُ تَرَجَّمَهُ ابُو بَرِيرَةَ لَمَّا دَرَسَ **عَنْ** عُرْوَةَ

ابن الزبیر ان حسان بن ثابت کان منکم کثیر علی عائشة فقالت یا ابن اخی
دعہ فرائہ کان ینافخ فی عنق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ عروہ بن الزبیر روایت
ہے حسان بن ثابت نہایت باتین کہیں حضرت عائشہ سے میں انکو برا کہا حضرت عائشہ نے کہا جانے دو
اے بہانچہ میرے کیونکہ حسان جواب دیتا تھا رکافرون کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے۔
عن ہشام بهذا الإسناد مثله عن مسروق قال دخلت علی عائشة وعندها
حسان بن ثابت یلثمها شعثا یثلیب بایات کہ فقال

حَصَانُ رَذَانُ مَا نَزَلُ بِرَبِّیْهِ وَنُصِیْهِ عَرَّتْ مِنْ نَحْمِ الْغَوَافِلِ

فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ لَکِنَّکَ لَسْتَ کَذَّالَ قَالَ مَسْرُوقٌ فَقُلْتُ لِمَ تَذَرْنِیْ لَهُ یُدْخِلُ
عَلَیْکَ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ وَالَّذِیْ تُوَلِّیْ کِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِیْمٌ فَقَالَتْ نَافِیْ عَذَابِ
أَشَدِّ لِمَنِ الْعَلٰی فَقَالَتْ اِنَّہُ کَانَ یُنَافِخُ اَوْ یُصَاحِبُ عَنْ رَّسُولِ اللّٰهِ صَلٰی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
ترجمہ مسروق روایت ہے میں ام المؤمنین عائشہ کے پاس گیا اون کو پاس حسان بن ثابت
بیٹھتے تھے ایک شعر سنا رہتے اپنی غزل میں سے جو چند بیتوں کی اونہوں نے کہی تھی وہ شعر

حَصَانُ رَذَانُ مَا نَزَلُ بِرَبِّیْهِ وَنُصِیْهِ عَرَّتْ مِنْ نَحْمِ الْغَوَافِلِ

پاک میں اور غفل والی مان یہ کچھ بہت نہیں صبح کو اوتھتی ہیں پہو کی غافلوں کے گوشت
یعنی کسی کی غیبت نہیں کرتیں کیونکہ غیبت کرنا گویا ہڈی کا گوشت کہنا ہے حضرت عائشہ نے حسان کو کہا
لیکن تو ایسا نہیں ہو یعنی تو لوگوں کی غیبت کرتا ہے مسروق نے کہا میں نے حضرت عائشہ سے کہا
تر حسان کو اپنے پاس کیوں آنے دیتی ہو حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اس کی شان میں فرمایا وَالَّذِیْ تُوَلِّیْ کِبْرَهُ مِنْهُمْ
لَهُ عَذَابٌ عَظِیْمٌ یعنی جس شخص نے اون میں سے بڑا اور بڑا یا بڑی بات کا (یعنی حضرت عائشہ صدیقہ پر بہت
لگانے کا) اولیٰ کے واسطے بڑا عذاب ہے حسان بن ثابت اون لوگوں میں شریک ہے جنہوں نے حضرت
عائشہ پر بہت لگائی تھی پھر اپنے ان کو حد ماری حضرت عائشہ نے کہا اس سے زیادہ عذاب کیا ہو
کہ وہ اندھا ہو گیا اور کہا کہ حسان جواب دہی کرتا تھا یا بچو کرتا تھا کافرون کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سلم کہ طرف عن شعبۃ فی ہذا الإسناد وقال قالت کان یذنب عن رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ولکم یدک حصان رذان ترجمہ وہی جواب پر گذرا عن عائشہ

قَالَتْ قَالَ حَسَّانُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ائْذَنْ لِي فِي اَنْ اُفْئِكَ كَيْفَ يَقْرَأُ بَيْنِي مِنْهُ وَالَّذِي
اَكْرَمَكَ لَا اُسْلُتُكَ مِنْهُمْ كَمَا قُتِلَ الشَّعْرَةُ مِنَ الْخُمَيْرِ فَقَالَ حَسَّانُ وَاِنْ سَنَامُ الْحَجْدِ
مِنْ اِلِ هَاشِمٍ بَنُو بَنَاتٍ فَخُذْهُمُ وَذَلِكَ الْعَبْدُ ۚ قَصِيدَتُهُ هَذِهِ ۚ ترجمہ حضرت عائشہ سے
روایت ہر سان نے کہا یا رسول اللہ اجازت دیجیے مجھے ابوسفیان کی ہجو کہنے کی (یا ابوسفیان حارث
بن عبدالمطلب کے بیٹے تھے اور سلام سو پہلے آپ کی ہجو کرتے تھے اور پھر آپ کے چچا زاد بھائی تھے آپ نے
فرمایا وہ تو میرا ماتے والا ہے حسان نے کہا قسم اور شخص کی جس نے آپ کو عورتی مین آپ کو اون میز
سے اس طرح نکال لیا کہ جیسے بال حنیہ مین سے نکال لیا جاتا ہے پھر حسان نے یہ شعر کہی شعر
وَاِنْ سَنَامُ الْحَجْدِ مِنْ اِلِ هَاشِمٍ ۚ اَبُو بَنِيهِ خُذْهُمْ وَذَلِكَ الْعَبْدُ ۚ

فائدہ آپ کا یہ طلب تھا کہ جب ابوسفیان میرا چچا زاد بھائی ہے اور تو اس کی ہجو کرے گا تو
میری ہی ہجو ہو جاوے گی کیونکہ میرے اور اس کو داوا ایک ہیں حسان نے یہ کہا کہ میں آپ کو بجا کر اٹھی
کی ہجو کروں گا حسان کی یہ شعر ایک قصیدہ کی ہے جو ابوسفیان کی ہجو مین حسان نے کہا تھا اس کو
بعد یہ شعر ہے ۚ وَمَنْ ذَلَّتْ اَبْنَاءُ دَهْرٍ مِنْهُمْ ۚ کِرَامٌ ذَلَّتْ بِقُرْبِ عَجَابِ ذَلَّ الْحَجْدُ
یعنی بزرگی اور شرافت ہاشم کی اولاد مین بنت مخزوم کے بیٹوں کو ہے اور بنت مخزوم فاطمہ
بنت عمرو بن عائد بن عمران بن مخزوم تھیں جو مان تھیں حضرت عبد اللہ اور زبیر اور ابوطالب کی اور
تیرا باپ تو غلام تھا کیونکہ حارث کی مان سمیعہ بنت مویب تھی اور مویب غلام تھا بنی عبدمنان
کا اور ابوسفیان کی مان ہی لونڈی تھی ۔ پھر کہتا ہے اور شریف وہ ہیں جو زہرہ کی بیٹی مین
بنی ہاشم مین کے اور زہرہ سے مراد مالہ بنت مویب بن عبدمنان ہر حمزہ اور صفیہ کی مان اور تیرے
بڈھوں کے پاس تو شرافت بیشکی ہی نہیں **عَنْ** هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ يَهْدِيهِ الْاِسْنَادُ قَالَتْ
اَسْتَاذَنَ حَسَّانُ تَابِتِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هِجَاؤِ الشَّيْخَيْنِ ذَكَرْتُ لَكَ اَسْتَاذَنَ
وَقَالَ يَدُلُّ الْخُمَيْرَ الْجَيْنَ ۚ ترجمہ وہی جو گذرا اس مین یہ ہے کہ حسان نے اجازت مانگی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکوں کے ہجو کرنے کی اور ابوسفیان کا ذکر نہیں کیا **عَنْ**
عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَهْجُوا قُرَيْشًا فَإِنَّهُ اَشَدُّ عَلَيْهِمْ مِثْرًا
ذَقُوا بِالْمَكْبَلِ فَادَّسَلِ اِلَى اَنْبِ رَوَاحَةٍ فَقَالَ اَهْجُوهُمْ فَهَجَا هُمْ ذَكَرْتُ يَرْمِىَ بِالْكَسْبِ بِنِ اِلَ اِلَ

ثُمَّ ارْسَلَ الْحَسَنَ بِرِثَابٍ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ حَسَنُ قَدْ اِنْ لَكُمْ اَنْ تُرْسِلُوْا اِلَيْهَا
 الْاَسَدَ الصَّارِبَ بِدَنْيَةٍ شَعْرًا اَدْلَمَ لِسَانَهُ فَيَجْعَلُ يَحْكُمُهُ فَقَالَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تَقْرَأُ
 بِلِسَانِي فَرَى الْاَدْبِيحُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْعَلُ فَاِتَ اَبَا بَكْرٍ اَعْلَمُ فَرَى
 بِاَسَابِغٍ مَا اِنْ فِيْهِ جَمْعٌ شَبَّاحٌ يُلْجِزُكَ شَيْءٌ فَاَنَاهُ حَسَنُ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ يَا رَسُولَ
 اللهِ قَدْ كُتِبَ لِيْ نَسَبٌ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ كَسَلْتُكَ كَمَا تَسَلُّ الشَّعْرُ مِنَ الْعَجِينِ
 قَالَتْ عَالِثَةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِحَسَنَ اِنْ رُوحَ الْقُدْسِ
 لَا يَزَالُ يُؤَيِّدُكَ مَا نَاخَتْ عَنِ اللهِ وَرَسُولِهِ وَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يَقُولُ هَجَا هُوَ حَسَنُ نَفْسًا اُسْتَفَى (قَالَ حَسَنُ)

هَجَرْتُ مُحَمَّدًا فَاجَبْتُ عَنْهُ	وَعِنْدَ اللهِ فِيْ ذَاكَ الْجَزَاءُ	هَجَرْتُ مُحَمَّدًا فَاجَبْتُ عَنْهُ
رَسُولُ اللهِ يَنْتِمُّ لَهُ الْوَفَاءُ	فَاِنْ اَبْرَأَ الْاِدَّهَ وَعِزُّنِيْ	رَسُولُ اللهِ يَنْتِمُّ لَهُ الْوَفَاءُ
تَحَكُّمُ بَنِيٍّ اِنْ لَمْ تَرَوْهَا	تُشِيرُ النُّعْمَ غَايَتَهَا كَمَا اَوَّ	تَحَكُّمُ بَنِيٍّ اِنْ لَمْ تَرَوْهَا
عَلَى اَكْثَرِهَا اَكْسَلُ الظَّاهِ	تَظَلُّ حَيَادُ نَامَتْ طَرَاتِ	عَلَى اَكْثَرِهَا اَكْسَلُ الظَّاهِ
فَاِنْ اَعْرَضْتُمْ عَنْ اَعْمَرْنَا	وَكَانَ الْعَمَلُ وَانْكَشَفَ الظَّاهِ	فَاِنْ اَعْرَضْتُمْ عَنْ اَعْمَرْنَا
يَعْرِضُ اللهُ فِيهِ مَنْ كَيْتَا	وَقَالَ اللهُ قَدْ ارْسَلْتُ عَنْكَ	يَعْرِضُ اللهُ فِيهِ مَنْ كَيْتَا
وَقَالَ اللهُ قَدْ يَسَّرْتُ جَنَدًا	هُمُ الْاَنْصَارُ عَرَضَتْهَا الْاَقْدَامُ	وَقَالَ اللهُ قَدْ يَسَّرْتُ جَنَدًا
سَبَابٌ اَوْ قِتَالٌ اَوْ هَجَا	فَمَنْ يَحْجُو رَسُولَ اللهِ مِنْكُمْ	سَبَابٌ اَوْ قِتَالٌ اَوْ هَجَا

وَرُوحُ الْقُدْسِ لَيْسَ لَكَ كِفَاؤُ

نَجِيْبٌ رَّسُولُ اللهِ فَيُنَا

ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سرورایت ہر رسولی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہجو کر قریش
 کی کیونکہ ہجو انکو زیادہ ناگوار ہے تیرون کی بوجھاڑ سے بہر تپے ایک شخص کو بھیجا ابن رواحہ پاس
 فرمایا ہجو کر قریش کی اوس نے ہجو کی لیکن آپ کو پسند نہ آئی بہر کعب بن مالک پاس بھیجا بہر حسان بن
 ثابت پاس بھیجا جب حسان آپ کے پاس آئے تو انہوں نے کہا تمکو اکیدہ دقت کہ تم نے مجھ بھیجی اُس شخص
 کو جو اپنے دم سے مارتا ہے ریضو زبان ہو لوگوں کو قتل کرتا ہے گویا میدانِ مضاحت اور شعر گوئی کے
 شیر بہن بہر اپنی زبان باہر نکالی اوس کو بلانے لگے اور عرض کیا قسم اوسکی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کر

بیجا میں کافرون کو اس طرح بہاڑا ڈالون گا جیسے چڑے کو بہاڑا ڈالتے ہیں اپنی زبان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا اے حسان جلدی مت کر کیونکہ ابوبکر قریش کی نسب کو بخوبی جانتے ہیں اور میرا ہی نسب
 قریش ہی میں ہے تو وہ میرا نسب تجھ پر عیوض کر دیں گے پھر حسان حضرت ابوبکر کے پاس آئے بعد اوس کے
 لوٹے اور عرض کیا یا رسول اللہ ابوبکر نے آپ کا نسب سب بیان کر دیا قسم اوسکی جس نے آپ کو سچا پیغمبر
 کر کے بیجا میں آپ کو قریش میں سے لے کر نکال لون گا جیسے بال آٹے میں سے لکڑی نکال لیا جاتا ہے حضرت
 عائشہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے حسان سے روح القدس ہمیشہ تیری
 مدد کرتے ہیں گے جب تک کہ اسے اور اس کے رسول کی طرقت سے جواب دیتا رہیگا اور حضرت عائشہ نے کہا میں نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے حسان نے قریش کی ہجو کی تو لشکیبہ بنی سہمون کے
 ولون کو اور تباہ کر دیا کافرون کی عزتوں کو حسان نے کہا - ان شعرون کو جو ابوبکر گذرین لون کا ترجمہ
 یہ ہے - تو نے برائی کی محمد کی میں نے اُسکا جواب دیا اور اللہ تعالیٰ اُسکا بدلہ دیکھا خدا تو نے بُرائی
 کی محمد کی جو نیک ہیں پر سزا دے رہا میں اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں وفاداری ادا کی حصلت ہو سکتی ہے
 مان باب اور میری آبرو محمد کی آبرو بچانے کے لیے صدقہ ہیں سب میں اپنی جان کو کہو ادا کر تم مذکور
 اوسکو کہ اگر اویگا غبار کو کہ اگر کے دو نوجانب سے کہ اگر ملیک گھاٹی ہے مکہ کے دروازہ پر ایسی
 اونٹنیاں جو باگون پر زور کریں گی اپنی قوت اور طاقت سے اور چڑھتے ہوئے ادا کی کے منہ ہون پر
 وہ برج میں جو باریک ہیں یا خون کے پیاسہ میں سب اور ہمارے گھوڑے دوڑ کر موئے آویں گے ادا کی کے
 سہ عورتیں پونچھتی ہیں اپنے سر بند میں سے سب اگر تم ہم سے نہ بولو تو ہم عمرہ کر لیں گے اور فتح ہو جاو گی
 اور پردہ اٹھ جاو یگا نہ نہیں تو صبر کرو ادا کی کی مار کے لیے جس دن اللہ تعالیٰ عزت دیکھا جسکو چاہو گے
 اللہ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے ایک نبی بھیجا ہے کہتا ہے اوسکی بات میں کچھ شبہ نہیں سب اور
 اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے ایک شکر طیار کیا وہ انصار کا لشکر ہے جبکہ کہیل کافرون سے مقابلہ کرنا
 ہے اللہ تم تو ہر روز ایک نہ ایک طیاری میں ہیں گالی گلچ ہے کافرون سے بالائی ہے یا سچو
 ہے کافرون کی جو کوئی تم میں ہو کرے اللہ کے رسول کی اور ادا کی کی تعریف کرے یا مدد کرے وہ سب
 برابر ہیں جبریل اللہ کے رسول ہم ہیں اور روح اوست جسکا کوئی مثل نہیں **باب**
 مِّنْ فَصَائِلِ اِهْدِيْكَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَبُو سَرِيْحَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ كِي فَضِيْلَتِ عَنِ

اِنْ هَدِيْرَةً تَالِ كُنْتُ اَدْعُوْا اِقْرَأْ لِيْ اِسْلَامَ رَحِمَ مَشْرِكُكَ مُدْعُوْهَا يَوْمًا نَأْمَعْتَنِيْ
 يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّم مَا اَكْبَرُ مَا تَبَيَّنَتْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّم وَاَنَا الْاَكْبَرُ
 قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُ اَدْعُوْا اِقْرَأْ لِيْ اِسْلَامَ قَتَابِيْ هَلْ مُدْعُوْهَا الْيَوْمَ نَأْمَعْتَنِيْ
 فَيَلَدَ مَا اَكْبَرُ مَا دَعَا اللّٰهُ اَنْ تَهْدِيْ اَمْرًا يْ هَدِيْرَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّم
 اَللّٰهُمَّ اَهْدِ اُمَّ لِيْ هَدِيْرَةً فَخَوَّجْتُ مُسْتَبْشِرًا يَدْعُوْا نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّم قُلْتُ
 جَنَّتْ تَعَوْرَتْ اِلَى الْبَابِ فَاِذَا هُوَ مُجَابٌ مُّصِصٌ مُّخْتَفٍ قَدَمِيْ فَقَالَتُ مَكَاتُكَ
 يَا بَاهُ هَدِيْرَةٍ وَصِيْعَتْ حَفْصَةُ النَّارِ قَالَ نَأْمَعْتَنِيْ كَيْسَتْ رِيْعًا وَرَجَلَتْ عَرَجًا مَرِيًّا
 وَفَتَحَتْ الْبَابَ ثُمَّ قَالَتْ يَا بَاهُ هَدِيْرَةٍ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ
 وَرَسُوْلُهُ قَالَ فَوَجَّعْتُ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّم مَا تَبَيَّنَتْ لِيْ وَاَنَا الْاَكْبَرُ مِنَ الْفَرَجِ قَالَ
 قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَبَشِّرْ قَدْ اسْتَجَابَ اللّٰهُ دَعْوَتَكَ وَهَكَذَا اُمُّ اِلَى هَدِيْرَةٍ فَحَمِدَ اللّٰهُ وَاسْتَبْشَرَ
 عَلَيْهِ وَقَالَ خَيْمًا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَدْعُ اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ اَنَا وَارْحَى الرَّجُلَ بَادِيَهُ الْمُؤْمِنِيْنَ
 وَيَجْعَلَهُمُ الْيَمَانَا قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّم اَللّٰهُمَّ حَبِيْبُ عَبْدِكَ هَذَا
 يَكْفِيْ اَبَا هَدِيْرَةٍ وَاُمَّةَ الْاَعْيَادِ اِلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَحَبِيْبُ الْيَمَانِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَمَا خَلِقَ مُؤْمِنٍ
 يَكْمَمُ فِيْ ذِكْرِكَ اِلَّا اَحْبَبْنِيْ مَرَحِمَهُ ابُو سَرِيْرَةَ سُرُوْبِيْ هُوَ وَابْنُهُنَّ نَعِيْ كَمَا مِيْن ابْنِيْ مَانِ كُوْلَانَا
 تَهَا اِسْلَامُ كِيْ طَرَفٍ وَهَ شَرِكُهَا اَيْكُنْ مِيْن نَعِيْ اُسْ سَلَامَانِ هُوَلِيْ كِيْ كَمَا اُسْ نَعِيْ رَسُوْلِ اِسْمِ
 صَلَّ اِسْمِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كِيْ حَقِّ مِيْن وَهَ بَاتِ سَنَانِيْ حَوْبِيْ كُوْلَانَا كُوْلَانَا رَحْمِيْ
 مِيْن جَنَابِ رَسُوْلِ خُذَا صَلَّ اِسْمِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كِيْ بَاسِ اَيَا رُوْتَا هُوَا اُوْرَعَرْضِ
 كِيَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِيْن ابْنِيْ مَانِ كُوْلَانَا كِيْ طَرَفٍ بَلَاتَا تَهَا وَهَ نَمَانَتِيْ تَهَلِيْ اَجْ اُوْسْ نَعِيْ اَبْ كِيْ
 حَقِّ مِيْن وَهَ بَاتِ مَحْكُوْبُ سَنَانِيْ حَوْبِيْ كُوْلَانَا كُوْلَانَا تَهَا تَعَالَى سَعْدَا كِيْ كِيْ كُوْلَانَا كُوْلَانَا
 كِيْ رَسُوْلِ اِسْمِ صَلَّ اِسْمِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعِيْ فَرَمَا يَا اِسْمِ ابُو سَرِيْرَةَ كِيْ مَانِ كُوْلَانَا كِيْ مِيْن خَشْشِ كِيْ كُوْلَانَا كُوْلَانَا
 كِيْ دَعَا سَجَبِ كِيْ رِيْ بَا يَا اُوْرُوْرَ دَارَهَ رِيْ بِيْ بِيْ تَهَا مِيْرِيْ مَانِ نَعِيْ سِيْرَ بَا ذَنْ كِيْ اُوْرُوْرَ سَنِيْ اُوْرُوْرَ
 بُولِيْ ذُرَا اَيْلِيْرَهَ مِيْن نَعِيْ بَا نِيْ كِيْ كُوْلَانَا كِيْ اُوْرُوْرَ سَنِيْ مِيْرِيْ مَانِ نَعِيْ سَنَلِ كِيَا اُوْرُوْرَ كُوْلَانَا كُوْلَانَا
 اُوْرُوْرَ حَلَبِيْ سَعْدَا اُوْرُوْرَ سَنِيْ اُوْرُوْرَ سَنِيْ اُوْرُوْرَ سَنِيْ اُوْرُوْرَ سَنِيْ اُوْرُوْرَ سَنِيْ اُوْرُوْرَ سَنِيْ

برحق معبود نہیں ہو سوا خدا کے اور میں گواہی دیتی ہوں کہ حضرت محمدؐ اس کے بند مومنین اور اس کے رسول
 ہیں ابو ہریرہؓ نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس دنا ہوا آیا خوشی سے اور عرض کیا یا رسول اللہ
 خوش ہو جاے اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول کی اور ابو ہریرہؓ کی مان کو مہابت کی اپنے اس کی تعریف
 اور اس کی صفت کی اور بہت بات کہی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ عز و جل سہو دعا کیجیے
 کہ میری اور میری مان کی محبت مسلمانوں کے دلوں میں ڈال دے اور ان کی محبت ہمارے دلوں میں
 ڈال دے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ اپنے ان بندوں کی یعنی ابو ہریرہؓ اور ان کی مان
 کی محبت اپنے مومن بندوں کے دلوں میں ڈال دے اور مومنوں کی محبت ان کے دلوں میں ڈال دے
 بہر کوئی مومن ایسا نہیں پیدا ہوا جس نے میرے کو سنا ہو یا دیکھا ہو مگر محبت رکھی اوس نے مجھ سے **عَنْ**
أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ إِنَّكُمْ تَزْعُمُونَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سَوَاءَ الْوَعْدِ كُنْتُ لَحْدًا لِمَنْ كُنْتُ أَخْدِمُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ عَنِ
بَطْنِي وَكَانَ الْمُهَاجِرُونَ يَتَغَلَّبُهُمُ الصَّفْقِيُّ بِالسَّوَادِ وَكَانَتْ الْأَنْصَارُ يَتَغَلَّبُهُمُ الْقَيْسِيَّةُ
عَلَى مَنْ رَأَوْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَبْسُطُ ثَوْبَهُ فَلَنْ يَنْتَهِئًا سَمِعَهُ
مِنْهُ فَبَسَطْتُ ثَوْبِي حَتَّى قَفِلَ حَدِيثُهُ شَرَّ مَمْنُونٍ إِلَّا قَلِيلًا نَسِيتُ نَسِيًّا سَمِعْتُهُ مِنْهُ
 ترجمہ ابو ہریرہؓ کہتے تھے تم کہتے ہو کہ ابو ہریرہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں بہت بیان کرتے
 ہیں اور اسے حساب لینے والا ہے (اگر میں جھوٹ بولتا ہوں یا تم میرے اور غلط گمان کرتے ہو) میں ایک
 مسکین شخص ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے ہیں کہ کیا کرتا تھا اور مہاجرین کو بازاروں میں معالے کرنے
 سے فرصت نہ تھی اور انصار اپنے مالوں کی حفاظت اور خدمت میں مصروف رہتے تھے تو رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا کپڑا بچھا دے وہ جو مجھ سے سنو گا نہ بہو لے گا میں نے اپنا کپڑا بچھا
 دیا یہاں تک کہ آپ حدیث بیان کر چکے ہوں میں نے اس کپڑے کو اپنے (سینے) سے لگا لیا اور کوئی
 بات نہ بھولا جو آپ سے سنی تھی **عَنْ**
عِنْدَ انْقِصَادِ قَوْلِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَكَهْ يَدُكَ فِي حَدِيثِهِ الزَّيْطِيَّةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ يَبْسُطُ ثَوْبَهُ إِلَى الْخَيْرِ ترجمہ وہی جو گذرا **عَنْ**
أَبِي هُرَيْرَةَ جَاءَهُ فُجْرٌ لَمْ يَلْ جَانِبَ حُجْرَتَيْ يَحْدِثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہننے انارین نشانان اور ہدایت کی باتیں اور پھر لعنت ہو اخیر تک عن ابی ہریرۃ قال انکم تقولون
 ان ابی ہریرۃ یکتثر الحدیث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخو حذیرہم ترجمہ میں جو
 گذر باب میں قصہ اہل حاطب بن ابی بلتعہ و اہل بدر حاطب بن ابی بلتعہ اور بدر
 والوں کی فضیلت عن عبد بن ابی رافع وہو کاتب علی فقال سمعت علیاً کہو یقول
 بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا والذریع والمعد اد فقال ایور و منہ خا خ
 فکان بها طعینۃ معھا کتاب فخذ وہ منھا فانطلقنا فنادی بناخیکما فاذا نحن
 بالمرأۃ فقلنا احسبہ الکتاب فقال ما معی کتاب فقلنا اخرجین الکتاب او کلتفین
 الکتاب فاکتجتھن عقیقۃ فانتباہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نادا فیہ
 من حاطب بن ابی بلتعہ الی الناس من المشرکین من اہل مکہ فحیدرہم بعض امر
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلحاطب ما
 ہذا قال لا تجل علی یا رسول اللہ انی کنت امدام مصلفا وقد لیش قال سفین
 کان حلیفا لہم ولم یکن من انفسہا وکان من کان معک من المهاجرین لہم
 قد ابانت یحمرن بها اھلہم و احببت اذ فانی ذلک من الشب فیہم الخ فیم
 ید انعمون بھا کذا بتی و لہم فعلہ کفر ولا اذید اذ عن دینی ولا رصی بالکفر بعد
 الاسلام فقال الشرح لہ اللہ علیہ وسلم صدق فقال عمر یھنی یا رسول اللہ اھل
 عنق ہلک المانی فقال انہ قد سجد بک و ما یدرک لعل اللہ اھل علی اھل
 بک فقال اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم فانزل اللہ عز وجل یا ایھا الذین امنوا
 لا تفتنوا عداؤی و عداؤکم و کفر اولیاءکم فی حدیث ابی بکر و دھیر ذکیر الایہ
 وجعلہا احوال فی روایتہ من تلاوۃ سفیان ترجمہ عبید اسد بن ابی رافع سروریت ہو
 وہ منشی ہی حضرت علی کے اونہوں نے کہا میں نے سنا حضرت علی سے وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم مجھ کو اور زبیر اور سعد کو بھیجا اور فرمایا شفقار کے باغ میں جاؤ وہ ان ایک عورت شتر سوار
 ہے اوس کے پاس ایک خط ہے وہ اس کے لیکر آو سم چلے گھر سے دوڑتے میرے ٹاگاہ وہ عورت ہمارے
 بنی ہننے اوس کے کہا خط رکال وہ بولی میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہننے کہا خط نکال یا ابی بکر

اوتار پھر میں نے وہ خطا اوس کے چوڑے سے نکالا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باس لیکر آیا اوس میں لکھا تھا
 حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے کہہ کے بعض مشرکوں کے نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض باتوں کا
 ذکر تھا ایک وایت میں ہے کہ حاطب نے اسمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طیاری اور فوج کی آمادگی
 اور مکہ کی روانگی سے کافروں کو مطلع کر دیا، آپ نے فرمایا اسے حاطب نے یہ کیا کیا وہ بولا آپ جلد ہی
 نہ فرمائیے یا رسول اللہ (یعنی فوراً مجھے سزا نہ دیجیے میرا حال سن لیجیے) میں ایک شخص تھا قریش سے
 ملا ہوا یعنی اوزکا حلیف تھا اور قریش میں سے نہ تھا اور آپ کے ساتھ مہاجرین جو بہن ادن کے رشتہ
 دار قریش میں بہت ہیں جن کی وجہ سے اون کے گھر بابر کا بچاؤ ہوتا ہے تو میں نے یہ چاہا کہ میرا ناتا تو قریش
 سے ہی نہیں میں ہی کوئی کام ادن کا ایسا کر دوں جس سے میرے ناتے والوں کا بچاؤ ہو جاوے اور میں
 نے یہ کام سوجھ بوجھ سے نہیں کیا کہ میں لکھا فر ہو گیا ہوں یا مرتد ہو گیا ہوں نہ کفر سے خوش ہو کر مسلمان
 ہونے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حاطب نے یہ کہا حضرت عمر نے کہا آپ چوڑیے یا
 رسول اللہ میں اس منافق کی گردن ماروں آپ نے فرمایا یہ تو بدر کی لڑائی میں شریک تھا اور تو نہیں
 جانتا کہ اللہ تعالیٰ نے بدر والوں کو جہان لکا اور فرمایا تم جو اعمال چاہو کرو (بشرطیکہ کفر نہ ہو پھر میں)
 میں نے تمکو بخشد یا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اوداری اسے ایمان والو میرے دشمن اور اپنے
 دشمن کو دوست مت بناؤ **فائدہ** نو سوئی کہا اس حدیث میں بڑا معجزہ ہے آپ کا اور یہ لکلا کہ جاہلوں
 کو بکڑا اور اسکا پردہ کہوں درست ہے اور جاسوس کل فر نہیں ہوتا مگر ایسے جاسوس جو مسلمانوں کے خلاف
 میں ہوسخت کہہ گناہ ہے اور بعض مالکیہ کے نزدیک اسکا قتل ہی جائز ہے اگرچہ تو برے اور شافی
 کے نزدیک اسکو سزا دین قتل نہ کریں اور اہل بدر کے گناہ معاف ہونے سے یہ مطلب ہے کہ آخرت میں
 مواخذہ نہ ہوگا مگر دنیا میں اون سے مواخذہ ہوا اور سطح کو حد پڑی وہ بدری تھا انتہے ملخصاً عمر؟
 عَلِيٍّ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا مَرْثَدَةَ الْغَنَوِيُّ وَالْهَيْبِيُّ بْنُ الْكُؤَامِ وَكُلُّهُمْ
 فَارِسٌ فَقَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَالِجٍ فَإِنَّ مَعَكُمْ أَمْرًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ مَعَكُمْ كَيْتَابٌ مِنْ
 حَاطِبٍ إِلَى الْمُشْرِكِينَ فَإِنَّ كَرِبَةَ عَنَى حَلْدَيْتَ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْجَمٍ
 دِي جَوَابٍ لِرَأْسِ عَمْرِو بْنِ عُبَيْدٍ لِيَا طَيْفَلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كُتِبَ لَكُمْ
 فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْدُكُمْ حَاطِبُ النَّارِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبْتَ

فِيهِ وَحُجَّ فِيهِ وَنُفِرَ قَالَ اَسْرَمَ اَمِينُهُ دَا فَرَعَا عَلَ رُجُوهِ كَمَا وَخُوْدُ كَمَا وَابْتِشَرَ فَاَخَذَ اَلْقَدْحَ
 فَعَمَلَا مَا اَمَرَهُمَا بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا ذُتُهُمَا اَمَّ سَلَمَةً مِنْ ذُرَا
 السَّيْرِ اَوْضِلَا لَامِكُمَا مِنْ مَّثَلِي اَنَا نَكَمَا فَا فَضَلَا لَهَا مِينُهُ طَائِفَةٌ تَرْجَمُهُ ابُو مُوسَى ع
 رُوَايَتُ هَرَمِيْنِ سُوْلِ اَسْمَ صَلَ اَسْمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْ پَس تَهَا اَبَ جَعْرَانَه مِيْنِ اَكْرَمَ تَهُو كَمَا اَدْرِيْدِيْنَه كَيْ سِجَرِيْنِ
 اَبَ كُو سَا تَهَبَل اَل تَهُو اَسْتَمِيْنِ اِيَكْ كُنْدَار اَكْبَ پَس اَيَا اُو رُو لَا يَا رَسُوْلِ اَسْمَ اَبَا وَعَدَه پُوْر اَنَهِيْنِ كُحْتَه
 اَسْجَه فَوَا يَا خَوْشِ هُو جَادَه بُو لَا اَبَ بَهْتِ فَرَمَاتَه مِيْنِ خَوْشِ هُو جَابِر اَبَ تَوَجُّه هُو كَلَّ ابُو مُوسَى اَدْرِيْبَل
 كَيْطَرِ عَضَه كَيْ شَكْلِ پُر اُو فَرَمَا يَا اَسْمَ نَه رُو كِيَا خَوْشِ جَبْرِ كُو تَمَّ قَبُوْلِ كُرُو دُو نُوْنِ نَه كَمَا سَمْنَه قَبُوْلِ كِيَا
 بَهْر اَبَ اِيَكْ پِيَا لَه پَانِي كَا شُكُوَا يَا اُو رُو دُو نُوْمَا تَه اُو رُو نَه رُو دُو نَه اُو رُو سَمِيْنِ تَهُو كَا بَهْر دُو نُوْنِ
 كَمَا اَسْ پَانِي كُو پِي لُو اُو رَا پَنَه مَنَه اُو رِيْدِيْنَه پُر لُو اُو خَوْشِ هُو جَابُو اُوْنِ دُو نُوْنِ نَه پِيَا لَه لِيَكِر اَلِيَا هِي
 كِيَا اَمِ السُّوْمِيْنِ اَمِ سَلَمَه نَه اَنَكُوْر پَر دَه كِيَا اَثَرَه اُو اَزْدِي اَبَنِي مَانِ كَه لِيَه هِي كُو پِيَا مَانِي لَا وُ
 اَنَهْوَنَ اَنَكُوْر هِي كُو پِيَا مَانِي دِيَا **عَنْ** اَبِي عَامِرٍ قَالَ لَمَّا قَدَّرَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مِنْ خُتَيْبٍ بَعَثَ اَبَا عَامِرٍ عَلَ جَيْشٍ اِلَيْهِ اَوْطَاسٍ فَلَمَّ دُرَيْدُ بْنُ الْعِصْمَةِ قَتَلَ دُرَيْدُ بْنُ
 الْعِصْمَةِ وَهَرَمَ اللّٰهُ اَحْمَابَهُ فَقَالَ اَبُو مُوسَى وَبَعَثَنِي مَعَ اَبِي عَامِرٍ قَالَ مُوسَى اَبُو عَامِرٍ فِي
 رُكْبَتِي رَمَاهُ رَجُلٌ مَثَرِيْنِي جُفَمَ لِسْمِيْنَا نَبَتْهُ فِي رُكْبَتِي نَا نَهَيْتُ اَلِيَه
 فَقُلْتُ يَا عَمْرٍو مَنْ رَمَاكَ فَاَسَارَ اَبُو عَامِرٍ اِلَيْهِ مُوسَى فَقَالَ اِنَّ ذَاكَ قَاتِلُ سَدَاهُ ذَاكَ
 الَّذِي رَمَانِي قَالَ اَبُو مُوسَى فَقَصَدْتُ لَهُ نَا عَمَلْتُ لَه نَا لِحَقُّهُ فَلَمَّا رَانِي وَدَلِي عَيْنِ
 ذَا هِبَا نَا تَبَعْتُ وَجَعَلْتُ اَقُوْلُ لَه اَلَا سَكْحِي اَلَسْتَ عَرَبِيَا اَلَا شَبْتُ كَفْتُ نَا لَفْتُ
 اَنَا وَهُوَ فَا خُفَلْنَا اَنَا وَهُوَ صَرِيْتَيْنِ نَفَرْتُمَا بِالسَّيْفِ فَقَتَلْتُهُ ثُمَّ رَجَعْتُ اِلَى اَبِي عَامِرٍ
 فَقُلْتُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ قَتَلَ صَاحِبَكَ قَالَ فَا نَزَعْتُ هَذَا السَّكْمَ فَنَزَعْتُهُ نَزَاعَتِيْنِه اَمَّا اَنْتَ فَقَالَ
 يَا بَنَ اَخِي اِنْ طَلُبْتَ اِلَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَا نَزَعْتُ مَعِي السَّلَامَ وَقُلْتُ لَه
 يَقُوْلُ اِنَّ اَبُو عَامِرٍ اِسْتَفْغَرَنِي قَالَ دَا سْتَعْمَلَنِي اَبُو عَامِرٍ عَلَ النَّاسِ وَمَكَتَ لِبَسِيْرَانِمَ
 اِنَّه مَاتَ فَلَمَّا رَجَعْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي بَيْتٍ عَلَ
 سَرِيْرِ مُرَمَّلٍ وَعَلَيْهِ فِرَاشٌ وَبَدَأَ رَمَالَ السَّرِيْرِ بِظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دونوں بخلوں کی سفیدی دیکھی ہو فرمایا یا ابراہیم ابو عامر کو قیامت کے دن بہت لوگوں کا سردار کر دینا پس حضرت
 کیا یا رسول اللہ اور میرے لیے دعا فرمائیے بخشش کی آپ نے فرمایا بخشدے یا ابراہیم عبد اللہ بن قیس کے (یہ
 نام ہے ابو موسیٰ کا اگناہ کو اور قیامت کے دن اسکو عزت و مسکان میں لے جا ابو بردہ نے کہا ایک دعا
 ابو عامر کے لیے کی اور ایک ابو موسیٰ کے لیے **بَاب** ثَمِنْ فَضَائِلِ الْأَشْعَرِيِّينَ رَضِيَ اللَّهُ
 تَعَالَى عَنْهُمْ اشْعَرِي لُغُونَ كِي فَضِيلَتِ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ عَرَبٍ أَصَوَاتَ دُقْفَةٍ الْأَشْعَرِيِّينَ بِالنَّفَارِ حِينَ يَخْلُفُونَ بِاللَّيْلِ وَأَعْرَبُ مَنَازِلَ
 مِنْ أَصَوَاتِهِمْ بِالْقُرَانِ بِاللَّيْلِ دَارُكَ كُنْتُ لَمْ أَرَمَنَازِلَهُمْ حِينَ نَزَلُوا بِالنَّهَارِ وَمِنْهُمْ
 حَكِيمٌ إِذَا لَعِيَ الْخَيْلُ أَذَقَالَ الْعَدُوَّ قَالَ لَهُمْ رَأَيْتُمْ هَلْ لَيْسَ بِأَمْرٍ وَنَكَمَ أَنْ تَنْظُرُوا لَهُمْ رَجَمَهُ
 ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اشعریین کے آواز قرآن پڑھنے میں بجا
 لیتا ہوں جب رات کو آتے ہیں اور رات کو ان کی آواز سے اون کا ٹھکانا بھی بچان لیتا ہوں اگرچہ
 دن کو اون کا ٹھکانا نہ دیکھا ہو جب وہ دن کو اتر رہے ہوں اور انہی لوگوں میں سے ایک شخص حکیم ہے
 کہ جب کافروں کے سواروں کو یاد دشمنوں سے ملتا ہے تو اون سے کہتا ہے کہ ہمارے لوگ تم سے کتنی ہی ذری
 ہو کہ فرصت دے دیا تو ہوا انتظار کرو یعنی ہم بھی طیار میں اترنے کو آتے ہیں (تو اپنے تئیں دانائے
 اور حکمت سے بچا لیتا ہے کیونکہ دشمن یہ سمجھتے ہیں کہ یہ اکیلا نہیں ہے بلکہ اس کے ساتھ اور لوگ ہیں)
عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْأَشْعَرِيِّينَ إِذَا أَرْمَلُوا
فِي الْعَدُوِّ أَوْ قُلُوبَهُمْ عَمَّا يَلْمِزُهُ جَمَعُوا مَا كَانَ عَنْهُمْ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ
اقْتَسَمُوهُ بَيْنَهُمْ فِي رَأْيٍ وَاحِدٍ بِالشُّوْبَةِ فَصَحَّ مَتْنِي وَأَنَا مِنْهُمْ ترجمہ ابو موسیٰ سے روایت ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اشعری لوگ جب لڑائی میں محتاج ہو جاتے ہیں یا بدینہ میں ان کو
 جو رہ چکے ہوں کا کہا نام ہو جاتا ہے تو جو کچھ ان کے پاس ہوتا ہے اسکو ایک کپڑے میں اکٹھا کرتے
 ہیں پھر آپس میں برابر بانٹ لیتے ہیں یہ لوگ میرے ہیں اور میں ان کا ہوں یعنی میں ان سے رضی
 ہوں اور ایسے اتفاق کو پسند کرتا ہوں **بَاب** ثَمِنْ فَضَائِلِ ابْنِ سَفْيَانَ حَضَرَ
 ابْنِ سَفْيَانَ كِي فَضِيلَتِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْمُسْلِمُونَ لَا يُظْهِرُونَ الْإِسْمَ سَفْيَانَ وَ
 لَا يُقَاعِدُونَكَ فَقَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ لِمَ لَا تُظْهِرُونَ قَالُوا نَحْنُ

فرمایا مدینہ میں یا حبشہ میں اور یہ نکاح عثمانؓ کیا یا خالد بن سعیدؓ نے یا نجاشی بادشاہ حبشہ نے ابن حزمؒ
 کہا اسلام کی روایت وہم ہے راوی کا کیونکہ اس پر اتفاق ہو کہ آپؐ نے ام حبیبہؓ کو فتح سے پہلے نکاح کیا جب
 اون کے باپ کا فرقیہ ابن حزم نے یہی کہا کہ یہ روایت موضوع ہے اور تمہا بنایو الاءکر بن عمار ہے
 اور شیخ ابن صالح نے ابن حزم کا رد کیا اور کہا یہ دلیری ہے ابن حزم کی اور عکرمہ بن عمار کو سینہ وضع
 کی تہمت نہیں کی بلکہ وکیع اور یحییٰ بن معین نے اسکو ثقہ کہا ہے اور وہ ستحاب الدعوتہ تھا اور ابوہریرہؓ
 کا مطالب اس سے تجدید عقد ہوگا یا وہ یہ سمجھتا ہوگا کہ بڑی کا نکاح بغیر باپ کے مرضی کے ناجائز ہے
 اس لیے آپؐ نے صرف اچھا فرمایا نہ تجدید عقد کیا نہ ابوسفیانؓ کو یہ فرمایا کہ تجدید عقد ضرور ہے اتھے
مختصر باب مِّنْ فَضَائِلِ جَعْفَرِ بْنِ أَهْمَاءَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 اور اسماء بنت عمیس اور اون کی کشتی والون کی فضیلت **عَنْ** أَبِي مُوسَى قَالَ بَلَّغْنَا مُحَمَّدًا
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا يَمِيرُ فَرَجًا مِّمَّا جَرَيْنَ الْوَدَّ أَنَا وَآخُوَانِي أَنَا صَحْبُهُمَا
 أَحَدُهُمَا أَبُو بَرْدَةَ وَالْآخَرُ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ بَضْعًا وَرَثًا قَالَ ثَلَاثَةٌ وَخَمْسِينَ أَوْ أَرْبَعِينَ
 وَخَمْسِينَ رَجُلًا مِّنْ قَوْمِي قَالَ فَكَيْفَ بَنَّا سَفِينَةً قَالَ لَقَدْ بَنَيْنَا إِلَى الْخَيْبَةِ بِالْحَبَشَةِ فَوَافَقَنَا
 جَعْفَرُ بْنُ الْإِطَالِيِّ أَصْحَابَهُ عِنْدَهُ فَقَالَ جَعْفَرُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنَا
 هَهُنَا وَأَمَرَنَا بِالْإِقَامَةِ فَاتَّبَعُوا مَعَنَا قَالَ فَاقْتَمْنَا مَعَهُ حَتَّى قَدِمْنَا جَعْفَرًا قَالَ فَوَافَقَنَا رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَقْبَحَ خَيْبَرَ فَاسْتَحْدَ لَنَا أَوْ قَالَ أَطْعَمَنَا مِنْهَا وَقَسَمَ لِأَحَدٍ
 غَابَ عَنْ نَفْسِي خَيْبَرٌ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا مَرَّ بِهِدٍ مَّعَهُ إِلَّا أَهْلَ أَهْلَابٍ سَفِينَتِنَا مَعَ جَعْفَرٍ أَهْلَابٍ
 قَسَمَ لَهْدٍ مَّعَهُ قَالَ فَكَانَ نَاسٌ مِّنَ النَّاسِ يَقُولُونَ لَنَا يَغِي لَاهِلِ السَّفِينَةِ عَنْ سَفِينَتِكُمْ
 بِالْخَيْبَةِ قَالَ فَدَخَلْتُ أَهْلَابَ بْنَ عُمَيْرٍ فِي مِثْنِ قَدِيمٍ مَّعَنَا عَلَى حَقِصَةٍ زَوْجِ الْيَتِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَةً وَقَدْ كَانَتْ هَاجَرَتْ إِلَى الْخَيْبَةِ فِيمَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِ فَدَخَلَ عُمَيْرٌ
 عَلَيَّ حَقِصَةً وَأَمَّا عُمَيْرٌ هَاتِفًا لِعُمَيْرِ بْنِ رَأَى أَهْلَابَ مِنْ هَذِهِ قَالَتْ أَهْلَابُ بْنُ
 عُمَيْرٍ قَالَ عُمَيْرُ الْحَبَشِيَّةُ هَذِهِ الْبَحْرِيَّةُ هَذِهِ قَالَتْ أَهْلَابُ نَعَمْ فَقَالَ عُمَيْرٌ سَبَقْنَاكُمْ
 بِالْخَيْبَةِ فَخَنُّ أَحَقُّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكُمْ فَغَضِبَتْ وَقَالَتْ كُلُّهُ
 كَذِبٌ يَا عُمَيْرُ كَلَّا وَاللَّهِ كُنَّا مَعَكُمْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطْعِمُ جَائِعَكُمْ

وَيُظْهِرُ جَاهَكُمْ وَمَا فِي دَارِ اَدْنٰى الْاَرْضِ الْبُعْدَاءِ الْبُعْدَاءِ فِي الْحَيَاةِ وَذَلِكَ فِي الشَّهِادَةِ وَفِي رَسُولِهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآيَةُ اللهِ لَا اَطْعَمُ طَعَامًا وَلَا اَشْرَبُ شَرِبًا اَبَاحَتْ اَذْكُرَ مَا قُلْتُ لِرَسُولِ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجْتُ مَعَهُ نَاوُذِي وَخَافْتُ وَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْأَلَهُ وَاللهُ لَا اَكْذِبُ وَلَا اَرِيغُ وَلَا اُرِيدُ عَلَيَّ ذَلِكَ قَالَ فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ يَافِئَاتٍ اللهُ اِنْ عُمَرَ قَالَ كَذَّاءُ وَكَذَّاءُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَكِنَّ اَبَاحَتْ فِي مَنَاسِكَكُمْ وَلَا اَحْبَابِي هَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ وَكَلِمَةٌ اَتَكَلَّمُ الْفُلَّ السَّيْفِيَّةَ هَجْرَتَانِ
قَالَتْ فَكَلِّدْ رَأَيْتُ اَبَا مُوسَى وَارْتَابَ السَّيْفِيَّةَ يَا تَوْبَتِي اَرْسَلَا تَبَا لَوْ تَنِي عَنْ هَذَا الْفُلِّ
مَا مِنْ اَلَيْسَ شَيْءٌ هُوَ بِهٖ اَفْرَجُ وَلَا اَعْظَمُ فِي اَنْفُسِهِمْ مِمَّا قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُو بَرْدَةَ فَقَالَتْ اَسْمَاءُ فَكَلِّدْ رَأَيْتُ اَبَا مُوسَى وَارْتَابَ لَكَيْتَ عَيْدُ هَذَا
الْحَدِيثِ مِثْلِي تَرْجُمَةُ ابُو مَوْسَى هُوَ رَوَيْتُ عَنْ عَيْنِ بْنِ سَنَانٍ رَوَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ يَكُلُّ
تَوْسَمُ هِيَ اَكْبَرُ طَرَفِ نَكْلٍ سَجَرَتِ كَرَكِي مَن تَبَا اَوْ دَوَسِي كَرَكِي جَوَاطِي بَهَانِي تَبَا اَكْبَرُ نَامُ ابُو بَرْدَةَ تَبَا اَوْ
دَوَسِي كَرَكِي نَامُ ابُو تَرْجَمُ اَوْ جِنْدَ اَوْ مِي نَرْبِي يَابَدُونِ يَادُ مِي سَمَارِي قَوْمُ كَرَكِي تَبَا تَوْسَمُ اَكْبَرُ كَشْتِي مِي سَمَارِي
وَكَشْتِي حَبَشِي كِي طَرَفِ طَلِي كِي جِهَانِ كَا يَادُ شَاهِ نَجَاشِي تَبَا دَمَانِ اَكْبَرُ جَعْفَرِيْنِ اَبِي طَالِبِ اَوْ اُونِ كَرَسَتِي
لِي جَعْفَرِيْنِ كَمَا رَوَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِي اَكْبَرُ يَابَدُونِ اَكْبَرُ يَابَدُونِ اَكْبَرُ يَابَدُونِ اَكْبَرُ يَابَدُونِ
سَمَارِي سَا تَبَا تَبَا اَبُو مَوْسَى نِي كَمَا سَمِ اُونِي كِي سَا تَبَا تَبَا رِي بَهَانِي تَبَا كَرَكِي سَمِ سَمِ كِي مَلِكِي دِيْنِي كُو اَكْبَرُ
اَسْوَقُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِي خَيْرِي فَتَحِي كِي تَبَا تَبَا رَا حَصْدِي لَكَا يَادَمَانِ كِي لَوْطِي مِي سَمَارِي
جَوَاطِي خَيْرِي كِي طَرَفِي سِي غَارِبِي تَبَا اَكْبَرُ حَصْدِي نِي مَلَا سَمَارِي كَشْتِي دَاوَنِ كُو جَعْفَرِيْنِ اَوَّلِي اَصْحَابِي
كِي سَا تَبَا تَبَا اُونِ كَا حَصْدِي لَكَا يَابَعُضِي لَوْ كَشْتِي لَكِي سَمِ تَبَا سَمِ تَبَا سَمِ تَبَا سَمِ تَبَا سَمِ تَبَا سَمِ تَبَا
عَمِيرِي جَوَاطِي سَمَارِي سَا تَبَا تَبَا اَمِ اَمِ تَبَا تَبَا اَمِ اَمِ تَبَا تَبَا اَمِ اَمِ تَبَا تَبَا اَمِ اَمِ تَبَا تَبَا اَمِ اَمِ تَبَا Tَبَا
حَبَشِي كِي طَرَفِي اَوَّلِي سَمَارِي مِي حَضَرَتِي عَمْرِ حَصْدِي كِي بَا سَمِ دَمَانِ اَسْمَارِي مَوْجُوْدِي تَبَا حَضَرَتِي عَمْرِ حَضَرَتِي
اَسْمَارِي كُو دِيْكَهَا تَبَا يَابَدُونِ يَابَدُونِ بُولِي اَسْمَارِي تَبَا حَضَرَتِي عَمْرِ حَضَرَتِي عَمْرِ حَضَرَتِي عَمْرِ حَضَرَتِي عَمْرِ حَضَرَتِي
اَسْمَارِي نِي كَمَا دَمَانِ حَضَرَتِي عَمْرِ حَضَرَتِي عَمْرِ حَضَرَتِي عَمْرِ حَضَرَتِي عَمْرِ حَضَرَتِي عَمْرِ حَضَرَتِي عَمْرِ حَضَرَتِي
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي طَرَفِي تَبَا سَمِ اَسْمَارِي عَمْرِ حَضَرَتِي عَمْرِ حَضَرَتِي عَمْرِ حَضَرَتِي عَمْرِ حَضَرَتِي عَمْرِ حَضَرَتِي

خدا کی تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہو تمہاری بہو کے کو کہا نا تہو اور تمہاری جاہل کو نصیحت کرتے
آپ اور ہم ایک دوسرا دشمن ملک بنیں تہو رائے کافروں کے ملک میں کیونکہ سوانجاشی کے دہان کوئی
مسلمان نہ تھا اور وہ بھی اپنی قوم سے چپکے مسلمان ہوا تھا اصراف خدا کے لیے اور اس کے رسول کے لیے اور
تم خدا کی میں تمہا نا کہا دنگلی نہ پانی بیوں کی جب تک جو تم نے کہا ہوا اسکا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
نہ کروں گی اور ہر جہت میں ایذا پہنچی تہی ڈرہی تہا میں اسکا ذکر آپ سے کرونگی اور آپ سے بوجہوں کی قسم
خدا کی میں جہوت ہوں گی نہ میرا جہوت کی نہ زیادہ کہوں گی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لگا
تو اسمار نے عرض کیا ابوبی اللہ تعالیٰ کے عمر نے ایسا ایسا کہا آپ نے فرمایا وہ زیادہ حق نہیں بلکہ تم سے
ملکہ اون کی اور اون کے ساتھیوں کی ایک ہجرت ہو (مکہ سے مدینہ کو) اور تمہاری کشتی والوں کی دو ہجرت
ہیں (ایک مکہ سے حبش کو دوسری حبش سے مدینہ طیبہ کو) اسمار نے کہا میں نے ابوموسیٰ اور کشتی والوں کو دیکھا
وہ گروہ گروہ میرے پاس آتے اور حدیث کو سنتے اور دنیا میں کوئی چیز انکو اتنی خوشی کی نہ تھی نہ اتنی بڑی
تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمائے زیادہ البرودہ نے کہا اسمار نے کہا میں نے ابوموسیٰ کو دیکھا
وہ مجھ سے دوسرے تہو حدیث کو خوشی کے لیے) **بَابُ مَنْ نَصَّ اَنْ يَكُنْ سَلَامًا وَ يَكُنْ**
حضرت سلمان فارسی اور بلال اور صہیب رضی اللہ عنہم کی نصیحت عن **عَنْ**
اَبِي سَلَمَانَ وَصَاحِبَيْ بِلَالٍ فِي نَفَرٍ فَقَالُوا مَا اخَذَتْ سُبُوتُ اللَّهِ مِنْ عَقْرِ عَدُوِّ اللَّهِ
مَا اخَذَهَا قَالَتْ فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ اَقُولُكَ هَذَا الشَّيْخُ قُرَيْشِي سَيِّدُهُمْ قَالَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ لَعَلَّكَ اخْضَبْتَ صُحْرَكَ لَنْ يَكُنْتَ اخْضَبْتَ صُحْرَكَ لَقَدْ اخْضَبْتَ
رَبَّكَ فَاتَاهُمُ اَبُو بَكْرٍ فَقَالَ يَا اخْوَانَاهُ اخْضَبْتُكُمْ قَالُوا لَا يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ يَا اخِي مَرْحَمَةً
عائذ بن عمر سے روایت ہے ابوسفیان سلمان اور صہیب بلال پاس آیا اور یہی چند لوگ بیٹھے تہو انہوں
نے کہا اسکی تلوار میں خدا کے دشمن کے گردن پر اپنی سوت پر نہ پہنچیں (یعنی یہ خدا کا دشمن مارا نہ گیا) ابوبکر
نے کہا تم قریش کے بوڑھے اور سردار کے حتمین ایسا کہتے ہو ابوبکر نے مصلحت سے ایسا کہا کہ کہیں ابوسفیان
مارا صحن ہو کہ سلام ہی قبول کرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ بیان کیا آپ نے فرمایا اسی
ابوبکر نے نہ خدا ناراض کیا ادن لوگوں کو (یعنی سلمان اور صہیب بلال رضی اللہ عنہم کو) اگر تم نے
انکو ناراض کیا تو اپنے پروردگار کو ناراض کیا پس انکو ابوبکر ان لوگوں کے پاس آئے اور کہنے لگے اے

ہمایوہ میں نے ٹکونارا میں کیا وہ بولے نہیں اسے مگر بخشہ ہمارے بہائی **ف** نووی نے کہا یہ وقت کا ذکر
 ہے جب ابوسفیان کا فرہتا اور صلح کر کے مسلمانوں میں آیا تھا اور اس میں فضیلت ہر مسلمان اور اس کے
 ساتھیوں کی اور حکم ہے ضعفا اور اہل دین کی خاطر داری اور دل رکھنے کا **باب** میں فضائل
 الانصار انصار کی فضیلت **عن** جابر بن عبد اللہ اشقر قال قال فیما انزلت اذھمت کما یفتن منکم

ان تفتلوا باللہ ولعلکم تبوءوا دینا وبنو حارثۃ وما حثبت انھا لکن تنزل لقول اللہ واللہ اعلم
 ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے یہ آیت جب نازل ہوئی تھی کہ تم میں سے جو تمہارے دین کا اور اللہ کے
 ادن و دونوں کا ہم لوگوں کے باپ ہیں اور تری بنی سلمہ اور نبی حارثہ میں اور ہم نہیں چاہتے کہ یہ آیت نہ اترتی
 کیونکہ اللہ تمہارا ہے اس کا نام ہے ادن و دونوں کا **ف** تو اس جملہ کو ایسے خوشی ہے کہ کچھ لفظ کے اترنے
 سے کوئی بچ نہ رہا بنو سلمہ خرمین سے اور بنو حارثہ اوس میں سے تھے اور یہ دونوں قبیلے انصار کے ہیں
 حقیقت آپ مدد کی لڑائی کے لیے نکلے تو عبد اللہ بن ابی منافق تہائی آدمیوں کو اپنے ساتھ لیکر راہ
 پر گیا اور دونوں قبیلوں نے بھی اس کا ساتھ دینا چاہا یہ اس سے ملنے والے ان کو بجالیا **عن** زکریا بن
 ارفحہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا انصار الا بکاء وکاء الانصار یا
 واکاء ابکاء الانصار ترجمہ زکریا بن ارفحہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا انصار
 انصار کو اور انصار کے بیٹوں کو اور پوتوں کو **عن** شعبۃ بن یثرب قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
عن ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استغفر للانصار قال و احسبہ قال ولیدادری

الانصار وکوا الی الانصار لا اشک فیہ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا
 کی انصار کی بخشش کے لیے اور انصار کی اولاد اور غلاموں کے لیے **عن** انس ان الشیء صلی اللہ
 علیہ وسلم کرای حبیبانا وبنیہ مقبلین من عریں فقام فی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ممثلاً
 فقال اللہم انکم من احب الناس الی اللہم انکم من احب الناس الی اللہ یعنی الانصار ترجمہ
 انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچوں اور عورتوں کو شادی سے آتے دیکھا تو آپ سامنے
 کھڑے ہوئے اور فرمایا اے لوگو تم سب لوگوں سے زیادہ میرے محبوب ہو اسے لوگو تم سب لوگوں سے زیادہ
 میرے محبوب ہو یعنی انصار کو فرمایا **عن** انس بن مالک قال لعل جادت امراة من الانصار
 الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فخلعها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکات

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ اِنَّكُمْ لَاحْتَبُ النَّاسَ اِلَى ثَلَاثِ مَرَاتٍ تَرْجِمُهُ النَّاسُ بِنِهَاكِهِمْ رَوَايَتُ هُوَ الْفَصْلُ
 كِيَاكِي عَدَّتْ رَسُوْلُ اِمَامِهِ صَلَّيْهِ وَسَلَّمُ كَيْسَ اَتَى اَتَيْتُ اَوْ سَيِّئَ نَهَانِي كِيَا رِشَادِي دُخْرَمِ هُوَ كِيَا مَسِيْرُ اِمَامِهِ صَلَّيْهِ وَسَلَّمُ
 يَا اَمَّ حَرَامِ تَيْنِ يَا نَهَانِي سَيِّئَ يَرَادُ بِكَ اَنْ سَيِّئَ لَوْ كُنَ سَيِّئَ هُوَ عَلِيْمُهُ كَوْنِي بَاتِ اَتَيْتُ بُوْجِي اَوْرَ فَرَايَا نَسَمُ اَمْرُ
 كِيَا حَرَامِ كِيَا تَهْمِيْنِ سَيِّئَ جَانِ هُوَ تَهْمُ سَبُّ لَوْ كُنَ سَيِّئَ يَرَادُ بِكَ مَحْبُوْبِ هُوَ تَيْنِ يَارِيْهِ فَرَايَا **عَنْ** شُعْبَةَ
 يَهْدَكَ اِلَاسْنَادِ تَرْجِمُهُ هُوَ جَعَلَهُ **عَنْ** اَلْنَّاسِ بِنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّيْهِ وَسَلَّمُ
 قَالَ اِنَّ الْاَنْصَارَ كَرِهَتْ شَيْءٌ وَعَيْبَتِيْ وَاِنَّ النَّاسَ سَيِّئُ لَوْ كُنَ وَيَقُوْلُوْنَ فَاَقْبَلُوْا مِنْ مَّحْبُوْبِيْ
 اَعْفُوْا عَنْ مَّحْبُوْبِيْ تَرْجِمُهُ النَّاسُ بِنِهَاكِهِمْ رَوَايَتُ هُوَ رَسُوْلُ اِمَامِهِ صَلَّيْهِ وَسَلَّمُ فَرَايَا الْاَنْصَارَ
 سَيِّئَ اَتَرْتِيْ اَوْرَ سَيِّئَ اَتَرْتِيْ اَمْرُ (كِيَا رَكْبَتِيْ كِيَا سَيِّئَ سَيِّئَ مَخْصُوْمَ اَوْرَ اَعْتَابِيْ لَوْ كُنَ مَيْنِ) اَوْرَ
 لَوْ كُنَ بِيْتِ جَادِيْنِ كِيَا اَوْرَ الْاَنْصَارَ كَرِهَتْ شَيْءٌ وَجَعَلَهُ تَوْقُوْلُ كِيَا اَوْرَ اَوْرَ اَوْرَ اَوْرَ اَوْرَ اَوْرَ اَوْرَ
عَنْ اَبِيْ اَسِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّيْهِ وَسَلَّمُ خَيْرٌ دُوْرُ الْاَنْصَارِ سَيِّئَ النَّجَارِ
 سَيِّئَ بُوْعَيْدٍ اَلْاَشْهَلُ سَيِّئَ بُوْعَيْدٍ اَلْاَشْهَلُ سَيِّئَ بُوْعَيْدٍ اَلْاَشْهَلُ سَيِّئَ بُوْعَيْدٍ اَلْاَشْهَلُ سَيِّئَ بُوْعَيْدٍ اَلْاَشْهَلُ
 خَيْرٌ فَقَالَ سَعْدُ مَا اَتَى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّيْهِ وَسَلَّمُ اَلَا قَدْ دَخَلَ عَلَيْكَ اَقْبَلُ قَدْ
 فَضَّلَكَ عَلَيَّ كِيَا تَرْجِمُهُ اَبُو سَيِّدٍ رَوَايَتُ هُوَ رَسُوْلُ اِمَامِهِ صَلَّيْهِ وَسَلَّمُ فَرَايَا الْاَنْصَارَ
 سَبُّ كِيَا مَيْنِ نَبِيْ نَجَارِ كَا كِيَا سَيِّئَ (جَنَبُوْنِ نَ فِيْ حَضْرَتِ كُوَا نَبِيْ كِيَا مَيْنِ اَمَّا اَوْرَ سَبُّ اَبِيْ
 رِفَاقَتِ كِيَا اَبُو نَبِيْ عَيْدٍ اَبُو نَبِيْ حَارِثِ بِنِ خَزْرَجِ كَا اَبُو نَبِيْ سَاعِدَةُ كَا اَوْرَ الْاَنْصَارَ كِيَا اَبُو كِيَا
 مَيْنِ اَبُو نَبِيْ سَاعِدَةُ عِبَادَةُ نَ كِيَا رَسُوْلُ اِمَامِهِ صَلَّيْهِ وَسَلَّمُ نَ فِيْ فَضِيْلَتِ نَ اَوْرَ كُوَا كِيَا سَعْدُ نَ
 سَاعِدَةُ مَيْنِ هُوَ تَهْمُ (لَوْ كُنَ نَ كِيَا فَضِيْلَتِ هُوَ مَيْنِ) **عَنْ** اَبِيْ اَسِيْدٍ اَلْاَنْصَارِيْ عَنِ
 النَّبِيِّ صَلَّيْهِ وَسَلَّمُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّيْهِ وَسَلَّمُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّيْهِ وَسَلَّمُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّيْهِ وَسَلَّمُ
 اَنَّكَ لَا يَدْرِيْ لَوْ كُنَ نَبِيٌّ فَوَلَّ سَعْدُ تَرْجِمُهُ هُوَ جَعَلَهُ **عَنْ** اَبِيْ اَسِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
 اللهِ صَلَّيْهِ وَسَلَّمُ خَيْرٌ دُوْرُ الْاَنْصَارِ دَا اَبُو نَبِيْ النَّجَارِ وَدَا اَبُو نَبِيْ عَيْدٍ اَلْاَشْهَلُ وَدَا اَبُو نَبِيْ
 اَبُو نَبِيْ سَاعِدَةُ وَدَا اَبُو نَبِيْ سَاعِدَةُ وَدَا اَبُو نَبِيْ سَاعِدَةُ وَدَا اَبُو نَبِيْ سَاعِدَةُ وَدَا اَبُو نَبِيْ سَاعِدَةُ
 اَبُو سَيِّدٍ رَوَايَتُ هُوَ رَسُوْلُ اِمَامِهِ صَلَّيْهِ وَسَلَّمُ فَرَايَا الْاَنْصَارَ كِيَا سَبُّ كِيَا مَيْنِ نَبِيْ نَجَارِ كَا كِيَا سَيِّئَ
 اَوْرَ نَبِيْ عَيْدٍ اَبُو نَبِيْ حَارِثِ بِنِ خَزْرَجِ كَا اَبُو نَبِيْ سَاعِدَةُ كَا اَبُو نَبِيْ سَاعِدَةُ كَا اَبُو نَبِيْ سَاعِدَةُ

وہی جواب دہ گزرا **عَنْ جَابِرٍ** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْكُمُ سَالِمَهَا اللَّهُ وَغَفَارُ غَفَرِ اللَّهُ
 لَهَا تَرْجِمَهُ وہی جواب دہ گزرا **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْكُمُ
 سَالِمَهَا اللَّهُ وَغَفَارُ غَفَرِ اللَّهُ لَهَا أَمَّا أَنِي لَمْ أَكُلْهَا وَلَكِنْ قَالُوا اللَّهُ تَرْجِمَهُ ابُو هُرَيْرَةَ عَنِ ابْنِ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَے فرمایا اسلم کو خدا نے سلامت رکھا اور غفار کو خدا تعالیٰ نے بخشا میں یہ نہیں
 کہتا اسے تعالیٰ فرماتا ہے **عَنْ** جَعْفَرِ بْنِ أَيُّمَةَ الْغَفَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فِي صَلَوةِ الْاَلْهَمَاءِ عَنْ بَنِي الْحَيَّانِ وَرِعْلًا كَذُّ كَوَانٍ وَعَصِيَّةٌ عَصَوُا اللَّهَ وَرَسُولَهُ غَفَارُ
 غَفَرِ اللَّهُ لَهَا وَأَسْكُمُ سَالِمَهَا اللَّهُ تَرْجِمَهُ جَعْفَرُ بْنُ أَيُّمَةَ الْغَفَارِيِّ عَنِ ابْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ نَے ایک نماز میں دعا کی یا اللہ لعنت کر بنی الحیان کو اور رعل کو اور دکان کو اور عصیہ کو جنہوں نے نافرمانی
 کی اسے تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی اور بخشید یا اللہ تعالیٰ نے غفار کو اور اسلم کو بجا دیا **عَنْ**
 ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَفَارُ غَفَرِ اللَّهُ لَهَا وَأَسْكُمُ سَالِمَهَا اللَّهُ
 وَعَصِيَّةٌ عَصَتْ اللَّهَ وَرَسُولَهُ تَرْجِمَهُ عُمَرُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَے
 فرمایا غفار کو خدا بخشنے اور اسلم کو سلامت رکھو اور عصیہ نے نافرمانی کی اسے اور اسلم کو رسول کی **عَنْ**
 ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ فِي حَدِيثِ صَلَوةٍ وَأَمَّا أَنَا رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَالِكَ عَلَى الْمُنْشَرِ تَرْجِمَهُ وہی اس میں یہ ہے کہ منبر پر اپنے فرمایا
عَنْ ابْنِ عُمَرَ تَأَلَّاهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِثْلَ حَدِيثِ هُوَ كَذُّ
 عَنْ ابْنِ عُمَرَ **عَنْ** ابْنِ أَيُّوبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَنْضَارُ
 وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ وَغِفَارُ وَاشْجَعُ وَمَنْ كَانَ مِنْ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ مَوَالِي دُونَ النَّاسِ وَاللَّهُ
 وَرَسُولُهُ مَوْلَاهُمْ تَرْجِمَهُ ابُو اَيُّوبَ عَنِ ابْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَے انصار اور مزینہ
 اور جہینہ اور غفار اور شجع اور جو عبد اللہ کی اولاد ہے میرے دوست ہیں اور لوگ اور خدا اور خدا
 کا رسول اور خدا دوست اور حمایتی ہے **ف** یہ چہ نام عرب کی قوموں کے ہیں یہ صحراؤں
 اور محب سول تھے۔ عبد اللہ کی اولاد میں بنو عبد الغری مراد میں جو شاخ میں غطفان کی آپ نے
 انکا نام بنی عبد اللہ رکھا عرب انکو محمول کہنے لگے کیونکہ ان کے باپ کا نام بدل گیا (نوفی)
عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ دَعَا اللَّهَ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قریش و انصار و مزینے و جہینہ و سلم و غفار و انجھ موالا لیس کہم موالے دین اللہ و رسولہ
 ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریش اور انصار اور مزینے اور
 سلم اور غفار اور انجھ و دست مین اور انکا حمایتی کوئی نہیں ہوا سلم اور سلم کے عنک سعد
 ابن ابی اسلم یہذا الاستاد مثله غیر ان فی الحدیث قال سعد فی بعض هذا ایما اعلمہ
 ترجمہ وہی جو کدرا عنک ابی ہریرہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم آتہ قال سلم و
 غفار و مزینے و من کان من جہینہ اذ جہینہ خیر من بنی تیمیم و بنی عامر و الحلیفین
 اسد و عطفان ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلم اور غفار اور
 مزینے اور جہینہ بہتر مین بنی تیمیم سے اور بنی عامر اور اسد اور عطفان عنک ابی ہریرہ قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و الذی نفس محمد یدہ لغفار و سلم و مزینے و من کان
 من جہینہ او قال جہینہ و من کان من مزینے فخر عند اللہ یوم القیامہ من اسد و
 سلم و عطفان ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اوس کی جسکے
 ہاتھ مین محمد کی جان ہے غفار اور سلم اور مزینے اور جہینہ بہتر مین سلم کے نزدیک یا سرت کردن اسد
 اور سلم اور عطفان عنک ابی ہریرہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا سلم
 و غفار و من مزینے و جہینہ اذ منی جہینہ و مزینے خیر عند اللہ قال احسبہ
 قال یوم القیامہ من اسد و عطفان و ہوازن و تویم ترجمہ وہی جو کدرا عنک ابی ہریرہ
 ان لا تدع بنی حابر جاد الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انما بایعک سراق
 الخیر من سلم و غفار و مزینے و احسب جہینہ محمد الذی شک فقال رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم ارایت ان کان سلم و غفار و مزینے و احسب جہینہ خیر من
 بنی تیمیم و بنی عامر و اسد و عطفان احابوا و خیر و انقال نعم قال قوال الذی نفسی
 یدہ اھم لا خیر منھم و لیس فی حدیث ابن ابی شیبہ محمد الذی شک ترجمہ
 ابو ہریرہ سے روایت ہے واقع بن حابر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے آپ بیت
 کی حاجیوں کو ٹیروں نے سلم اور غفار اور مزینے اور جہینہ کے لوگوں کو کہا آپ نے فرمایا اگر سلم او
 غفار اور مزینے اور جہینہ بنی تیمیم اور بنی عامر اور اسد اور عطفان و بہتر مین تو یہ لوگ یعنی بنی تیمیم

وغیرہ) ٹوٹے میں ہر اور نام اور ہوئے وہ بولانا آپؐ فرمایا تم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان
 ہے کو اپنے اسم اور غفار وغیرہ) بہتر میں اون سو رہنے بنی تیم وغیرہ سے) **عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ**
ابْنِ أَبِي يَحْيَى يَحْيَى بْنُ يَحْيَى الْأَسَدِيُّ وَمِثْلَهُ وَقَالَ وَجْهِيَّةٌ وَلَمْ يَقُلْ أَحْسِبُ تَرْجُمَهُ هِيَ ج.
 گذرا **عَنْ** ابْنِ بَكْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْكُمُ وَغِفَارٌ مَوْزِيَّةٌ
 وَجْهِيَّةٌ فَخَيْرُ مَنْ بَنَى تَيْمِيمٌ وَبَنَى عَامِرٌ وَبَنَى عَطْفَانُ تَرْجُمَهُ رَسُولُ
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسم اور غفار اور مرنیہ اور جبینہ بہتر میں بنی تیم سے اور بنی عامر سے اور بنی
 اسد اور عطفان کو جو حلیف میں ایک دوسرے کے **عَنْ** ابْنِ بَكْرَةَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى الْأَسَدِيُّ تَرْجُمَهُ هِيَ ج.
 گذرا **عَنْ** ابْنِ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ جُحَيْشَةُ
 وَأَسْكُمُ وَغِفَارٌ خَيْرَ مَنْ بَنَى تَيْمِيمٌ وَبَنَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطْفَانَ وَعَامِرُ بْنُ مَعْصُومَةَ وَمَنْ
 يَهْأُ صَوْتَهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَدْ خَابُوا وَخَسِرُوا قَالَ نَارُكُمْ خَيْرٌ وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى
 كُتِبَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ جُحَيْشَةُ وَمَوْزِيَّةٌ وَأَسْكُمُ وَغِفَارٌ تَرْجُمَهُ الْبُكْرَةُ س. روایت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم سمجھتے ہو اگر جبینہ اور اسم اور غفار بہتر میں بنی تیم سے
 اور بنی عبد اسم بن عطفان سے اور عامر بن معصومہ سے اور بلند آواز سے فرمایا لوگوں نے عرض کیا
 یا رسول اللہ اس صورت میں بنی تیم وغیرہ ٹوٹے میں ہر اور نقصان پایا آپؐ فرمایا رہ بہتر میں اون
 سے **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ آتَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ لِي إِنَّ أَوَّلَ حَذْفَةٍ
 بَيَضَتْ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوُجُوهُ أَهْلَابِهِ صَدَقَةٌ طَحَتْ جِلْدَتْ
 يَهْأُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْجُمَهُ عَدِي بْنُ حَاتِمٍ س. روایت ہو میں حضرت عمر کے
 پاس آیا انہوں نے کہا سب سے پہلے صدقہ جس نے چمکا دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ اصحاب
 کے سونہ کو اپنے خوش کر دیا ان کو طحی کا صدقہ ہمارے ایک قبیلہ ہے میں سکون لیا آیا تھا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس **عَنْ** ابْنِ هُدَيْرَةَ قَالَ كَذِمَ الطُّفِيلُ وَأَهْلَابُهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ
 اللَّهِ إِنَّ دَوْسًا قَدْ كَفَرَتْ وَأَبَتْ فَادْعُ اللَّهَ عَلَيْهَا فَيَقِيلَ هَلَكْتُ دَوْسٌ فَقَالَ اللَّهُمَّ اهْدِ
 دَوْسًا وَأَنْتَ يَهْدِ تَرْجُمَهُ الْبُكْرَةُ س. روایت ہو میں طفیل اور اون کے ساتھی آئے اور کہنے لگے یا رسول
 اللہ دوس کفر اختیار کیا اور انکار کیا مسلمان ہونے سے توبہ دعا کیجیے دوس کے لیے کہا گیا

تباہ ہو دوس کے لوگ خبر فرمایا یا اسہ نہایت کر دوس کو اور اون کو میرے پاس لیکر آئے **عَنْ ابْنِ زُرَّارَةَ**
قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَا أَرَاكَ أَحَبَّ بَنِي تَيْمِمْ مِنْ قَاتِلِ سَمِيعَةَ بْنِ مَرْثَدَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هُمْ أَشَدُّ أُمَّتِي عَلَى الرَّجَالِ
قَالَ وَمَا بَكَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا وَصَدَقَاتُ قَوْمِنَا قَالَ
وَكَاثَتْ سَيْبَةً مَيْمُودَ عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَبِيكَ
فَدَانَهَا مِنْ وَلَدِ ابْنِ مَعِيْلٍ ترجمہ البزرعہ روایت ہوا ابو ہریرہ نے کہا میں ہمیشہ سے محبت رکھتا
ہوں بنی تميم سے تین باتوں کی وجہ سے جو ہیں تین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا آپ
فرماتے تھے وہ سب زیادہ سخت ہیں میری امت میں رجال پر اور اون کے صدقے آپ کو آپ کو فرمایا یہ سب
تو تم کے صدقہ میں اور ایک عورت ادن میں کی قیدی حضرت عائشہ کے پاس تھی آپ نے فرمایا اسکو
آزاد کر دے حضرت اسمعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہے **عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ لَا أَرَاكَ أَحَبَّ**
بَنِي تَيْمِمْ بَعْدَ ثَلَاثٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هَذَا فِي بَيْتِهِ وَكَانَ
مِثْلَهُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ ثَلَاثُ خِصَالٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ**
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَنِي تَيْمِمْ لَا أَرَاكَ أَحَبَّهُمْ بَعْدَهُ وَثَلَاثُ الْخِصَالِ يَهْذُلُ الْمَكْنَى
غَيْرَ أَنَّكَ قَالَ هُمْ أَشَدُّ النَّاسِ قِتَالًا لِي الْمَلَا حِوْرًا لَمْ يَدْكُرِ الدَّيْعَالُ ترجمہ وہی جو گذرا
اس میں یہ کہ بنی تميم کے لوگ معرکوں میں سب لوگوں کو زیادہ لڑنے والے ہیں اور رجال کا ذکر نہیں
ہے **بَابُ خِيَارِ النَّاسِ بَيْنَ لَوْ كُنْ مِنْ** **عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى**
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَجِدُّونَ النَّاسَ مَعَادِرَ خِيَارِهِمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ
إِذَا أَقْبَهُوا أَوْ جِدُّونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فِي هَذِهِ الْأُمَرَاءِ كَدُّهُمْ لَهُ قَبْلَ أَنْ يَقَعَ نَبِيٌّ
وَجِدُّونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فِي الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَلْتَمِ هُوَ لَا يَبُوحُهُ وَهُوَ لَا يَبُوحُهُ ترجمہ
ابو ہریرہ روایت ہے کہ لوگوں کا حال یہی کا نون کی طرح ہے (بعضی کان ہونے کی ہے بعضی اوہے کی
دوسری آدمی ہی مختلف ہیں کسیکا خاندان عمدہ ہے اہل جہ ہے کوئی بُرا ہے) تو بہتر آدمیوں میں
اسلام کی حالت میں ہی وہی ہیں جو جاہلیت کی حالت میں بہتر تھے جب دین میں سمجھا رہو جو دین پر
تر بہتر آدمی کو یاد رکھے اسلام میں جو بہت نصرت کرتا ہو گا اسلام سے مسلمان ہونے سے پہلے (یعنی)

جو کفر میں مضبوط تھا وہ اسلام لانے کے بعد اسلام میں ہی ایسا ہی مضبوط ہوا جیسے حضرت عمر اور خالد بن ولید وغیرہ یا مرویہ کی کہ جو خلافت سے نفرت رکھ کر اوس کی خلافت عمدہ ہو گئی اور تم سے کہ براؤ کو باؤ
جو دور وہ ہوا ان کے پاس ایک منہ لیکر آوی اور ان کے پاس دوسرا منہ لیکر جاوے **ف**
یعنی رکابی نہ سب اور خوشامد باز ایسا شخص کی کام کا نہیں کوئی اور سپر بہرہ و سانبہین کر سکتا **عَنْ**
ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجِدُونَ النَّاسَ مَعَادِنَ وَمِنْهُمْ خِدَائِيثُ
الرُّكُفِ بَعْدَ غَيْرِ آتٍ خِدَائِيثُ ابْنِ دُرْعَةَ وَالْأَعْرَجُ تَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فِي هَذَا
الشَّانِ أَشَدَّ هَحْلَهُ كَدَاهِيَّةٌ حَتَّى يَقَعُ فِيهِ تَرْجَمَةٌ وَهِيَ حَوَادِثُ كَذَرِ **بَابُ**
مِنْ فَضَائِلِ نِسَاءِ قُرَيْشٍ قُرَيْشٌ كِي عَوْرَتُونِ فَضِيلٌ **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبَ ابْنُ الْإِبِلِ قَالَ أَحَدُهُمَا صَلَّاهُ نِسَاءُ قُرَيْشٍ وَقَالَ
الْأُخَرُ نِسَاءُ قُرَيْشٍ أَحْمَاهُ عَلَى نَيْلٍ فِي صَغِيرَةٍ وَأَكْهَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدٍ **ترجمہ**
ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین عورتوں میں جو اونٹ پر سوار ہوئیں
نیک بخت عورتیں ہیں قریش کی سب سے زیادہ مہربان بچہ پر جب وہ چوٹا ہو اور بڑی نگہبان اپنے
خاوند کے مال کی **ف** یہ حضرت اوس و سوت فرمایا جب اُمّ ہانی سے آپ نکل کر احرام کا ارادہ کیا انہوں نے
کہا کہ میرے بچے چوٹے چوٹے ہیں میں نہیں چاہتی کہ آپ کو بستر پر سے رو دین اور چلاوین اور میں
بڑی ہی ہو گئی ہوں اونٹ پر چڑھنے والی عورتوں سے عجب کی عورتیں مروا میں معلوم ہوا کہ عورتیں
میں بڑی دو صفتیں عمدہ ہیں ایک اولاد پر مہربان ہونا دوسرے خاوند کے مال کی محافظت کرنا **عَنْ**
ابْنِ هُرَيْرَةَ يَكُنُّ بِهِنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ يَكُنُّ بِهِنَّ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُنَّ غَيْرَ آتَةٍ قَالَ أَرَعَاهُ عَلَى وَكِدٍ فِي صَغِيرَةٍ دَلَّمْتُ يَدَيْهِ **ترجمہ** وہی
جو کذا **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نِسَاءُ
قُرَيْشٍ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبَ ابْنُ الْإِبِلِ أَحْمَاهُ عَلَى طِفْلِ ذَا رَعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدٍ قَالَ يَقُولُ
أَبُو هُرَيْرَةَ عَلَى إِشْرَافِ ذَلِكَ وَلَمْ تَزَكَّ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ بَعْدَ أَقْصَى **ترجمہ** وہی جو کذا اتنا
زیادہ ہے کہ حضرت مریم بنت عمران کہیں اونٹ پر نہیں چڑھیں **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ أُمَّ هَانِئَ بِنْتَ ابْنِ طَالِبٍ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ كَيْفْتُ

کے لیے کی ہو وہ اسلام کو اور مضبوط ہو گئی **باب** بیکار آن بقاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 امان لا ھجابہ وبقاء الکھاربه امان لا یموت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سرور صحابہ کو ہر
 تھا اور صحابہ سرست کو ہر ہنا **عن** ابی موسیٰ قال صلیکما المغرب مع رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم ثم قلنا لوجہنا حتی یصلی معہ العشاء قال تجلسنا فخرج علینا فقال
 ما زلکم ھمنا قلنا یا رسول اللہ صلیکما معک المغرب ثم قلنا نخیر حنی فیصلی معک
 العشاء قال احسنکم اذ اصیبتکم قال فرفع رأسہ الی السماء وکان یدبیرا یمتد برؤسہ
 الی السماء فقال الجؤوم امۃ للسماء فاذا دھبت الجؤوم اۃ السماء ما یوعد وانا امۃ
 لا ھجارت فی فاذا دھبت اۃ اصحابک ما یوعدون واصحابک امۃ لا یموتی فاذا دھب اصحابک
 اۃ امۃ ما یوعدون **ترجمہ** ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 سلم کے ساتھ پہنچے کہا اگر ہم آپ کو ساتھ بیٹھیں یہاں تک کہ عشاء آپ کے ساتھ پڑھیں تو بہتر ہوگا
 ہم بیٹھے ہو آپ باہر تشریف لائے آپ نے فرمایا تم ہمیں بیٹھے رہو مجھے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ
 آپ کو ساتھ مغرب کی نماز پڑھی پھر ہم نے کہا اگر بیٹھے رہیں یہاں تک کہ عشاء کی نماز بھی آپ کے ساتھ پڑھیں
 تو بہتر ہوگا آپ نے فرمایا تم نے اچھا کیا اور ٹھیک کیا پھر اپنے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور اکثر
 آپ اپنا سر آسمان کی طرف اٹھاتے پھر فرمایا تم کو بچاؤ میں آسمان کے جب تار کو مسٹ جاؤ میں گے تو
 آسمان پر بھی جس بات کا وعدہ ہو وہ آجاؤ گی (یعنی قیامت آجاؤ گے گی اور آسمان ہی بہت گرا
 خراب ہو جاوے گا اور میں بچاؤ ہوں اپنے اصحاب کا جب میں جلا جاؤں گا تو میرے اصحاب بھی
 ہی وہ وقت آجاؤ گی کا وعدہ ہے (یعنی فتنہ اور فساد اور لڑائیاں اور میرے اصحاب بچاؤ میں
 میری امت کو جب اصحاب جلا جاؤں گے تو میری امت پر وہ وقت آجاؤ گی کا وعدہ ہے جب
 ف نودی نے کہا اصحاب کے جانے بعد میں پیدا ہونے والی دین میں نہی باتیں نکلیں گی فتنوں
 ہوں گے شیطان کا سینک نہ دار ہوگا نصاریٰ کا غلبہ ہوگا مدینہ اور مکہ کی بھیر مٹی ہوگی یہ سب
 باتیں واقعہ ہوئیں اور یہ حدیث معجزہ ہے **ابی باب** فصلی الصحابة ثم الذین یلوونہم
 ثم الذین یلوونہم صحابہ کی اور تابعین اور تبع تابعین کی فضیلت **عن** ابی سعید
 الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یاتو اعدا الدنیا زمان یغزو فیما مین

النَّاسِ فَيَقَالُ لَهُمْ مَنكُمْ مَنْ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ
لَهُمْ يُعْرَضُ فَيَقَالُ لِكُلِّ هَلْ فِيكُمْ مَنْ رَأَى مِنْ حَيْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يُعْرَضُ فَيَقَالُ لِكُلِّ هَلْ فِيكُمْ مَنْ رَأَى مِنْ حَيْبِ
مَنْ حَيْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ **ترجمہ** ابو سعید خدری
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں پر ایک ماہ آویگا کہ جہاد کریں گے اومیون
کے جہاد تو اون سے پوچھیں گے کہ کوئی تم میں وہ شخص ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو تو
لوگ کہیں گے ہاں تو فتح ہو جاوے گی انکی ہر جہاد کریں گے لوگوں کے گردہ تو اون سے پوچھیں گے کہ کوئی
تم میں سے جس نے دیکھا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی کو یعنی تابعین میں کوئی ہے یا
نہیں گے ہاں ہر اوس کی فتح ہو جاوے گی ہر جہاد کریں گے اومیون کے لشکر تو اون سے پوچھا جاوے گا کوئی ہے
تم میں ایسا جس نے صحابی کے صاحب کو دیکھا ہو یعنی تبع تابعین میں سے لوگ کہیں گے ہاں تو اون کی
فتح ہو جاوے گی **ف** اس حدیث بڑی فضیلت اصحاب و تابعین اور تبع تابعین کی ثابت ہوئی
کہ انکی برکت و فتح نصیب ہوگی (تحفۃ الاخیار) **عن** ابی سعید الخدری قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یأتی علی الناس زمان یتبع منہم البعث فیقولون انظروا
هل تجدون فیکم احد ائین اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتوجہ الرجل فیفتح
لہم یتبع البعث الثانی یقولون هل فیہم من رآی اصحاب النبی صلی
اللہ علیہ وسلم یتبع لہم یتبع البعث الثالث یقال انظروا هل ترون فیہم من رآی
من رآی اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتبع لہم یتبع البعث الرابع یقال انظروا
هل ترون فیہم احد اذ رآی احد اذ رآی اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یتوجہ الرجل فیفتح لہ **ترجمہ** وہی جہاد پر گذر **عن** عبد اللہ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر امتی القرن الذین یلونه ثم الذین یلونه ثم الذین یلونه
یكونون ثم یجئ قوم تسبق شہادۃ احدہم یمیتہ ویمیتہ شہادۃ لکم یدکم
ہذا القرن فی حدیثہ وقال فتنبہ ثم یجئ اقوام **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر میری امت میں سیر زمانے کو متصل لوگ ہیں (یعنی صحابہ)

پہر جو اون کے نزدیک ہیں (یعنی تابعین) پہر جو اون کے نزدیک ہیں (یعنی تابعین) پہر ان میں سے بعد
 لوگ آدین کے جنگی گواہی قسم سے پہلے ہوگی اور قسم گواہی سے پہلے **ف** نووی نے کہا صحیح قول خبر
 جمہور علماء ہیں یہ ہو کہ جس سلمان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اگرچہ ایک ساعت ہی وہ صحابی
 ہے اور حدیث میں تفصیل ہے مجموع قرن کی تفصیل دوسرے مجموع قرن پر مراد ہے نہ فرداً نہ ایک کی دوسرے
 پر اس صورت میں صحابی کی فضیلت انبیا پر نہ نکلی گی نہ عورتوں کی فضیلت حضرت مریم اور آسیہ پر قاضی
 نے کہا قرن کو کیا مراد ہے اس میں اختلاف ہو مغیرہ نے کہا آپ کا قرن آپ کے اصحاب ہیں اور ان کے بعد
 کا قرن ان کے بیٹے اور ان کے بعد کا قرن ان کے بیٹے اور شہر نے کہا آپ کا قرن جب تک ہو جب تک
 کوئی آپ کا دیکھنے والا باقی رہا یہ دوسرا قرن جب تک کہ صحابی کا کوئی دیکھنے والا باقی رہا یہ تیسرا
 قرن جب تک کہ تابعی کا کوئی دیکھنے والا باقی رہا اور قرن بعضوں کے نزدیک آٹھ برس کا ہوتا ہے اور
 بعضوں کے نزدیک ستر برس کاغیر پہلا قرن یعنی صحابہ کا ایک سو بیس برس تک ہاں سب سے اخیر صحابی ابو طلحہ
 میں جو سترہ ہجری میں انتقال کیا اور تابعین کا زمانہ ایک سو ستر میں آخر ہوا اور تبع تابعین کا زمانہ دو
 سو بیس ہجری تک ہاں اس کے بعد فرمایا وہ لوگ ہوں گے جو گواہی کے ساتھ قسم ہی کہا ورنہ بعض مالکینے
 احادیث و دلیل بخڑی ہو کہ جو شہادت کہ ساتھ حلف کرے اس کی شہادت مردود ہو اور مطلب حدیث کا یہ ہو
 کہ وہ جمع کرے گا حلف اور شہادت کو تو کبھی حلف پہلے کرے گا کبھی شہادت (نووی مع زیادہ **عَنْ**
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ النَّاسِ خَيْرًا قَالَ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَكُونُ
ثُمَّ الَّذِينَ يَكُونُ ثُمَّ يَحْيَى فَوَقُومٌ مِنْكُمْ رَشَاقَةٌ أَحَدُهُمْ يَمْلِكُ وَتَبْدُرُ يَمْلِكُ ثُمَّ دَاكَةً قَالَ
إِبْرَاهِيمُ كَانُوا يَنْهَوْنَكَ وَخَرَجْنَا عَنْكَ عَنِ الْعَصَدِ وَالشَّهَادَةِ **أَبُو** ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے
 روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کون سے لوگ بہترین آپ نے فرمایا میرے قرن کے پہر جو
 ادن سے نزدیک ہیں چہر جو ادن سے نزدیک ہیں پہر وہ لوگ آدین کے جنگی قسم گواہی
 سے پہلے حلفی کرے گی اور گواہی قسم سے پہلے حلفی کرے گی ابراہیم نے کہا سمجھتے تھے ہوت
 لوگ پہلو منع کرتے تھے گواہی اور قسم ساتھ کرنے کے **عَنْ** **مَنْصُورٍ بِإِسْنَادٍ إِلَى الْأَخْوَصِ وَجَرِي**
يَعْنِي حَدِيثَهُمَا وَلَكِنْ فِي حَدِيثِهِمَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ وہی جو گذرا
عَنْ **عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَكُونُ ثُمَّ**

دی جو گذرا اس میں یہ کہ پہرہ لوگ پیدا ہوں گے جو بن گواہ کیے گواہی دینگے چھ ہون گے امانت داری نہ کر کر
 نذر کرین گے لیکن پوری نہ کر چکے اور میں مٹا پاسیے **عَنْ** شُعْبَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَسَدِيِّ وَفِي حَدِيثِهِمْ
 قَالَ قَالُوا أَدْرِي أَذْكَرَ بَعْدَهُ قَرْنَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةِ قُرُونٍ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ زُهْرًا
 ابْنَ مَرْثَدٍ جَاءَنِي فِي حَاجَةٍ عَلَى فَرَسٍ فَخَدَّثَنِي أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِي حَدِيثٍ يَخْبِي
 وَشُعْبَةُ بْنُ رُفَاتٍ وَلَا يَفُوتُ وَفِي حَدِيثٍ بَعْضُ يُوفُونَ كَمَا قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ تَرْجِمُهُ دُحَى جَوَادُ
عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ
 الْقُرُونُ الَّتِي بَعَثْتُ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَدْرِي حَدِيثُ ابْنِ عَوَّازٍ قَالَ وَاللَّهِ أَعْلَمُ
 أَذْكَرَ الثَّلَاثِ أَمْ لَا بِمَثَلِ حَدِيثِ زُهْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَكَأَدْرِي حَدِيثُ هِشَامِ عَنْ قَتَادَةَ
 وَيُفُوتُونَ وَلَا يُسْتَحْكَمُونَ تَرْجِمُهُ دُحَى جَوَادُ رِغْدَرَا تَنَا زِيَادَةُ هِيَ كَقِسْمِ كِهَادِي كُنْ قِسْمِ دِلَامُ
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ الْقُرُونُ
 الَّتِي أَنَا فِيهَا ثُمَّ الثَّلَاثُ ثُمَّ الثَّلَاثُ تَرْجِمُهُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حَضْرَتُ عَائِشَةُ صَدِيقَةُ رَسُولِ اللَّهِ
 شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کون لوگ بہتر ہیں آپ فرمایا وہ قرن جہین میں ہوں بہر
 دوسرا بہتر ہے **ف** انہی میں قرنوں کو قرون منہ کہتے ہیں پس جو فعل یا قول دین میں ان نہ مانو
 میں نہ تہادہ بعثت ہو کیونکہ اوکے بعد پھر گواہی اور فنا و کار زمانہ ہر بعد کے لوگوں کا ایسا اعتبار نہیں
 کہ اوں کا قول یا فعل بغیر دلیل شرعی کے قابل اعتبار ہو اور فضیلت و مراد وہی فضیلت و محبوبی ہو اور
 مجمع کے پس یہ جزو نہیں کہ ہر ایک تابعی ہر ایک تبع تابعی بعد کے سب لوگوں کے
 افضل متبع تابعین کے بعد ہی امت محمدی میں ایسے ایسے بڑے عالم اور علی گذرے ہیں جنکو تبع تابعین
 فضیلت ہو اور حدیث یہ بھی غرض نہیں ہے کہ ان قرون کے بعد سب لوگ یہ ہوں گے اسلیو کہ ہر ایک
 قرن میں امت محمدی چھ لوگوں سے خالی نہ ہوگی دوسری حدیث میں ہے کہ ہمیشہ ایک گروہ میری امت
 کا حق بقیام رہے گا اور وہ گروہ المحدثین اور قرآن کا ہے اس حدیث کے اُنہر اور ہر گروہ دنیا اور آخرت میں
 اسی گروہ میں شامل رہے گا **بَابُ** بَيَانِ لَا يَبْقَى عَلَى نَاسٍ مِائَةِ سَنَةٍ أَحَدٌ مِمَّنْ هُوَ
 مَوْجُودٌ إِلَّا أَنْ عَصَى كَأَخِيرِكِ كَسَى كَسَى نَزَلَ بِهَا بَيَانُ **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ بِهَا مِائَةُ سَنَةٍ فِي الْخَيْرِ حَيَاتِهِ كُلَّمَا سَمِعَهُ قَامَ

فَقَالَ أَرَأَيْتُمْ لَيْسَتْ كُمْ هَذِهِ فَإِنَّ عَلَى رَأْسِ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا لَا يَبْقَى مِنْهُ هُوَ عَلَى
ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَكَوْهَلُ النَّاسِ فِي مَقَالَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ
فِيمَا يَتَخَذُ ثَوْتٌ مِنْ هَذِهِ الْأَحَادِيثِ عَنْ مِائَةِ سَنَةٍ وَارْتِمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا يَبْقَى مِنْهُ هُوَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ يُرِيدُ بِذَلِكَ أَنْ يَتَعَدَّمَ ذَلِكَ الْقَدْرُ
ترجمہ عبد الرحمن بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ان عتک کی نماز پڑھی سہارا ساتھ ہی
اخیر عمر میں جب سلام پہنچا تو کھڑے ہو کر فرمایا تم نے اپنی اس بات کو دیکھا اب سو برس کے آخر پر نیز
والون میں سے کوئی نہ رہے گا۔ عبد الرحمن بن عمر نے کہا لوگوں نے اس حدیث میں غلطی کی جو بیان کرتے ہیں سو برس
کا بلکہ آپ نے یہ فرمایا کہ آج جو لوگ موجود ہیں ان میں سے کوئی نہ رہے گا یعنی یہ قرن تمام ہو جاوے گا **ف**
اور یہ مطلب نہیں کہ سو برس کے بعد کوئی نہ رہے گا اور قیامت آجاوے گی یہ حدیث صحیحہ نکلے اور ایسا ہی ہوا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے اوس تاریخ سو برس کے بعد کوئی نہ رہے گا۔ اخیر صحابی جو الباطنیل تھے وہ
بھی بقول صحیحہ ۱۱ ہجری میں گذر گئے تو وہی نے کہا اراؤ زمین والون سے آدمی ہیں نہ فرشتے وہ تو میرے
اور اس حدیث سے بعضوں نے استدلال کیا ہے خضر کی موت پر لیکن جہود یہ کہتے ہیں کہ وہ زندہ ہیں اور وہ
دریاد والون میں ہیں نہ زمین والون میں یا خضر علیہ السلام اس میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ اس حدیث میں
بھی نکلا کہ ہندوستان میں کئی سو برس کے بعد جو باریق نے صحابی ہونیکا دعویٰ کیا وہ محض غلط اور
جھوٹ تھا البتہ جنوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھنے والے باقی ہونگے براہِ معظم رسولی حاجی
بدیع الزمان صاحبِ مرحوم نے ایک حدیث شاہ سکندر سے روایت کی ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنی اور شاہ ولی اللہ صاحب نے بھی لیا ہے منقول ہے و اسدا علم **عَنْ** النَّبِيِّ
وَأَسْتَدِ الْمُعْجَزِ كَيْفَ حَدِيثُهُ **ترجمہ** وہی جو گذرے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَبْلَ أَنْ تَمُوتَ بِشَهْرٍ تَسْأَلُونِي عَنِ السَّاعَةِ وَإِنَّمَا
عِلْمُهَا عِنْدَ اللَّهِ وَأَقْسَمُ بِاللَّهِ لَا تَمُوتُ مِنْ نَفْسٍ مَنفُوسَةٍ تَأْتِي عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ
ترجمہ جابر بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ وفات
ایک مہینہ آگے فرماتے تھے تم مجھ سے قیامت کو پوچھتے ہو قیامت کا علم تو خدا کو ہے اور میں تم کو بتاؤں
اللہ تعالیٰ کی کوئی جان ایسا نہیں دے یعنی اوسوں میں جسے سو برس تک علم ہوں (اگر کی تاریخ ہو اور

وہ زندہ رہی **عَنْ** ابْنِ جُرَيْجٍ يَهْدِي الْإِسْنَادَ لَمْ يَذْكُرْ قَبْلَ مَوْتِهِ بِشَيْءٍ مَرَّجَمِهِ
 جو گندرا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّكَ قَالَ ذَلِكَ قَبْلَ مَوْتِهِ
 بِشَيْءٍ أَكْثَرُ ذَلِكَ مَا مِنْ نَفْسٍ مَنُوقَسَةٍ الْيَوْمَ يَأْتِي عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ وَهِيَ حَيَّةٌ يَوْمَ مَشِينِ
 وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ صَالِحٍ الشَّافِعِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّكَ قَالَ مَوْلَى
 ذَلِكَ كُتِبَ لَهَا عَمَلٌ أَكْثَرُ قَالَ نَقَصَ الْعَمَلُ مَرَّجَمَهُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ سَمِعَ رُوَيْتَ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي دِفَاتٍ سَوَايَكَ مَبِينَةً لَوَاكِيهِ الْيَسَاهِي فَرَمَا يَأْجَانُ أَجْرُكَ دَنٍ هُوَ أَجْرُ سَوْرَسٍ نَدَّ كَذَرِيكَ
 كَدْرُهُ جَادِيكَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ نَدَّ هَكَذَا تَفْسِيرُكَ كَيْفَ كَدْرُكَ كَدْرُكَ كَدْرُكَ كَدْرُكَ كَدْرُكَ كَدْرُكَ كَدْرُكَ
 تَجِبَ **عَنْ** سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ يَهْدِي الْإِسْنَادَ يَنْجِبُكَ مَشْكَهُ مَرَّجَمِهِ وَهِيَ جَوَگَندرا **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ
 قَالَ لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَبُوكَ سَأَلُوهُ عَنِ السَّاعَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَأْتِي مِائَةُ سَنَةٍ وَعَلَى الْأَرْضِ نَفْسٌ مَنُوقَسَةٌ الْيَوْمَ مَرَّجَمَهُ ابْنُ سَعِيدٍ رُوَيْتَ
 هُوَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبُوكَ سَوَايَكَ مَبِينَةً لَوَاكِيهِ الْيَسَاهِي فَرَمَا يَأْجَانُ أَجْرُكَ دَنٍ هُوَ أَجْرُ سَوْرَسٍ نَدَّ كَذَرِيكَ
 دَقْتُكَ كَوَيْ شَخْصٍ نَدَّ نَدَّ رَهْوَكَ **ف** پھر اس وقت جنت لوگ ہیں اور ان کی قیامت سو برس کے اندھا دیکھو
 کیونکہ موت ہی سب کے حق قیامت ہو گو قیامت کبریٰ نہیں اور قیامت کبریٰ کب آدگی اور کما علم سو خدا
 کے کسی کو معلوم نہیں ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا
 مِنْ نَفْسٍ مَنُوقَسَةٍ تَبْلُغُهُ مِائَةُ سَنَةٍ فَقَالَ سَالِمٌ تَنَ أَكْثَرُ تَأْذِلَ عِنْدَهُ إِتْمَاهُ كَلُّ
 نَفْسٍ تَخْلُوقَةٍ يَوْمَ مَشِينِ مَرَّجَمَهُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ سَمِعَ رُوَيْتَ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَدَّ كَذَرِيكَ
 بر بن مک نہ چیئے سالم نے کہا ہے اسکا ذکر کیا جابر کے سامنے مراد وہ شخص ہے جو سندن پیدا ہو چکا تھا جب
 آپ یہ حدیث فرمائی **بَابُ** تَحْرِيمِ سَبِّ الصَّحَابَةِ صَحَابَهُ كَوْرَا كَبْرَا حَرَامٌ هُوَ **ف**
 نذوی نے کہا صحابہ کو برا کہنا سخت حرام ہے گو وہ صحابہ ہوں جو بڑا ہی مین ایک دوسرے کے مقابلہ میں
 شریک تھے اس لیے کہ وہ مجتہد تھے اس لڑائی کے بارہ میں اور مجتہد کی خطا معاف ہے اور صحابہ کو برا کہنا کفر
 کیسے ہے ہمارا اور جو یہ علماء کا یہ قول ہے کہ جوابا کرے اور کونرا دیکھا دے پر قتل نہ کیا جاوے اور غضب
 نہ لگے نہ نزدیک قتل کیا جاوے **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي تَوَالِدِي نَفْسِي يَبِيدُ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ اتَّقَى مَشْكَهُ

أَحَدٍ ذَهَبًا مَا أَذْرَكَ مُدًّا أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَةً ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول صلعم نے نہتے ہاتھوں
میرے صحابہ کے ساتھ برابری کر کے ایک سو تین سو روپے کی سیڑھی پر چڑھ کر کہا کہ اگر کوئی تم میں سے ایک
پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے (خدا تعالیٰ کی راہ میں) تو اون کے مد (سیڑھی پر) آیا آؤ ہے مد کے برابر نہیں
ہو سکتا **ف** کیونکہ انہوں نے ایسے وقت پر صرف کیا جب نبی حضرت تھے اور دین کی خبر اون
کی تائید سے قائم ہوئی اون کا احسان قیامت تک ہر مسلمان پر ہے حدیث سے معلوم ہوا کہ کوئی ولی یا بزرگ
یا پیر اونی صحابی کے مرتبہ تک نہیں پہنچ سکتا **عَنْ** ابْنِ سَعِيدٍ قَالَ كَانَ بَيْنَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ
وَبَيْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ شُكٌّ فَسَلَّاهُ خَالِدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا
تَسْبُوا أَحَدًا مِّنْ أَهْلِ بَيْتِي وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَوْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَذْرَكَ مُدًّا أَحَدَهُمْ
وَلَا نَصِيفَةً ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے خالد بن الولید اور عبد الرحمن بن عوف میں کچھ جھگڑا ہوا
تو خالد نے انکو برا کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے برابری کر کے کہا کہ اگر کوئی
یہ کہ اگر کوئی تم میں سے ایک پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے تو ان کے مد آیا آؤ ہے مد کے برابر نہیں ہو سکتا
عَنْ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ رَأَى مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَهُ عَنْ شُعْبَةَ
وَمَنْعٍ ذَكَرَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ ترجمہ وہی جگہ زبانی **بَابُ**
مِنْ كُفَّائِلِ أُولِي الْقَرْبَى اویس قرنی کی فضیلت **ف** ان کا نام اویس بن عامر ہے یا اوسیر
بن ماکول یا اویس بن عمر کنیت اذکی ابو عمر تھی صفین کے جنگ میں مارے گئے اور قرنی منسوب ہے قرنی
کی طرف بنی قرن ایک شاخ ہے مراد کی اور یہ حضرت ص کے زمانے مبارک میں موجود تھے اور سلام لایا
تھے پر آپ کی صحبت شرف نہیں ہو اس لیے تابعین میں انکا شمار ہے اور انکا درجہ تمام تابعین سے
افضل ہے **عَنْ** أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ أَنَّ أَهْلَ الْكُوفَةِ وَفَدَّاهُ إِلَى عُمَرَ وَفِيهِمْ وَجُلُّ سُنَّ كَانَتْ
يُحَدِّثُ بِأَدْنَى فَقَالَ عُمَرُ مَلَّ هَؤُلَاءِ أَحَدٌ مِّنَ الْقَدَنِيَّةِ فَنَجَّاهُ ذَاكَ الرَّجُلُ فَقَالَ عُمَرُ إِنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ إِنَّ رَجُلًا يَأْتِيكُمْ مِّنَ الْيَمَنِ يَقُولُ كَلَّا أَوَلَيْسَ لَا يَدْعُ بِالْيَمَنِ
غَيْرِ أَمَّا كَلَّا قَدْ كَانَ بِهِ بَيَاضٌ قَدْ عَاثَهُ فَادَّهَبَهُ عَنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ الذَّنْبَارِ وَإِلَّا لَدَّهَمَ
مَنْ لَقِيَهِ مِنْكُمْ فَلْيَسْتَغْفِرْكُمْ ترجمہ اسیر بن جابر سے روایت ہے کوفہ کے لوگ حضرت عمر کے پاس
آئے اون میں ایک شخص تھا جو اویس سے تھا کیا کرتا (کیونکہ وہ نہیں جانتا تھا کہ یہ اولیاء اسیر

سے بین اور اولیں اپنا حال چہ پاتے تھے نو دسی کہا عارفوں کا یہی طریقہ ہے حضرت عمرؓ نے کہا یہاں قرن کا
 یہی کوئی آدمی ہے وہ شخص آیات حضرت عمرؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری بائیں کھنصر
 آؤ گامین سوا کا نام اولیں ہے اور وہ بین میں سیکو نہ چھوڑے گا (اپنے عزیزوں میں سے) سوا اپنی ماں کے
 اسکو (رجس کی) سفیدی ہو گئی تھی تو اس نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اللہ نے دور کر دی وہ سفیدی اوس کے
 بدن سے مگر ایک یا دو بار باقی ہے جو کوئی تم میں سے اسکو ملے تو اپنے لیے دعا کرو اُس سے **عَنْ**
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِنَّ خَيْرَ التَّائِبِينَ لَجُلٌّ
 يُقَالُ لَهُ اُولَئِىْ وَكَانَ يَدُ بَيَاضٌ مُّزَوَّجَةٌ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ تَرْجُمَةُ حُرَّتِ عَمْرٍ رُوِيَ
 ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے بہتر تائبین میں ایک شخص ہے جسکو اولیں کہتے
 ہیں اوسکی ایک ماں ہے اور اسکو سفیدی نہیں تھی تم اوس سے کہنا کہ تمہاری یہ دعا کے **عَنْ** اُسْتَيْنِ
 حَابِرٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِذَا اَتَى عَلَيْهِ اَمْدَادُ اَهْلِ الْيَمَنِ سَأَلَهُمْ اَفِيَكُمُ اُولَئِىُّ بْنُ
 عَامِرٍ حَتَّى اَتَى عَلَى اُولَئِى فَقَالَ اَنْتَ اُولَئِىُّ بْنُ عَامِرٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مِنْ مُّزَادٍ شَعْرٍ مِنْ قَدَرٍ
 قَالَ نَعَمْ قَالَ تَكَانَ يَدُ بَرْمُزٍ فَبَرْمُزٌ مِنْهُ اِلَّا مُوَضِعٌ دِرْهَمٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ لَكَ وَالِدَةٌ تَاكُ
 نَعَمْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا نَعِي عَلَيْكُمْ اُولَئِىُّ بْنُ عَامِرٍ مَعَ
 اَمْدَادِ اَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ قُرْبٍ شَعْرٍ مِنْ قَدَرٍ كَانَ يَدُ بَرْمُزٍ فَبَرْمُزٌ مِنْهُ اِلَّا مُوَضِعٌ دِرْهَمٍ لَهُ
 وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَوْ اَسْمَعَهُ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَّةً فَاِنْ اَسْتَطَعْتَ اَنْ تَسْتَغْفِرَ لَكَ فَاَفْعَلْ
 فَاَسْتَغْفِرْ لِي فَاَسْتَغْفِرَ لَهُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ ابْنُ زُرَيْدٍ قَالَ اَلَكُوفَةُ قَالَ اَلَا اَكْتُبُ لَكَ اِلَ عَامِلًا
 قَالَ اَكُوْنُ فِي غَيْرِ اَدَاءِ النَّاسِ اَحْبَابًا اِلَ قَالَ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ حَجَّ بَجَلٌ مِنْ اَمْرٍ اَفِيهِمْ
 فَوَافَقُوْهُ مَرَسَاكُهُمْ اُولَئِى قَالَ تَرَكْتُهُ رَتْ اَلْبَيْتِ قَلِيلُ الْمَتَاعِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا نَعِي عَلَيْكُمْ اُولَئِىُّ بْنُ عَامِرٍ مَعَ اَمْدَادِ مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ
 مِنْ مُّزَادٍ شَعْرٍ مِنْ قَدَرٍ كَانَ يَدُ بَرْمُزٍ فَبَرْمُزٌ مِنْهُ اِلَّا مُوَضِعٌ دِرْهَمٍ لَهُ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَوْ
 اَسْمَعَهُ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَّةً فَاِنْ اَسْتَطَعْتَ اَنْ تَسْتَغْفِرَ لَكَ فَاَفْعَلْ فَكَانَ اُولَئِىَّا فَتَالَ اَسْتَغْفِرُ
 قَالَ اَنْتَ اَحَدٌ عَهْدًا اِسْفَرٍ صَالِحٍ فَاَسْتَغْفِرُ لِي قَالَ اَسْتَغْفِرُ لِي قَالَ اَسْتَغْفِرُ لِي اَنْتَ اَحَدٌ عَهْدًا
 اِسْفَرٍ صَالِحٍ فَاَسْتَغْفِرُ لِي قَالَ لَقِيْتُ عُمَرَ قَالَ نَعَمْ فَاَسْتَغْفِرُ لَكَ نَفْعِيَنَ لَهُ النَّاسُ فَاَنْفَعُوْا

عَلٰی وَجْهِہٖ قَالَ اَسْمٰوُ وَاَرْضُہٗ کَبُوْدَةٌ فَکَانَ کُلُّمَا رَاہُ اِنْسَانًا قَالَ مِنْ اَیْنٍ لَا وَیْسَ ہٰذَا
 الْکُبُوْدَةُ ترجمہ اس میں جابر سے روایت ہے حضرت عمر کے باجن سین ہمد کے لوگ آتے (یعنی وہ لوگ جو
 ہر ملک سے اسلام کے لشکر کی مدد کے لیے آتے ہیں جہاد کرنے کے لیے تو وہ اون کے پوچھتے تم میں ادیس بن عامر
 ہی کوئی شخص ہے یہاں تک کہ حضرت عمر خود ادیس کے پاس آئے اور پوچھا تمہارا نام ادیس بن عامر ہے انہوں
 نے کہا مان جن حضرت عمر نے کہا تم مراد قبیلہ سے ہو انہوں نے کہا مان پوچھا قرن میں سے ہو انہوں نے کہا
 مان پوچھا شکو برص تھا وہ اچھا ہو گیا مگر دم برابر باقی ہے انہوں نے کہا مان پوچھا تمہاری مان ہو انہوں
 نے کہا مان تب حضرت عمر نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے تمہاری پاس
 ادیس بن عامر آویگا میں والون کی کمپی فوج کے ساتھ وہ مراد قبیلہ کا ہے جو شاخ ہے قرن کی اسکو برص
 تھا وہ اچھا ہو گیا مگر دم برابر باقی ہے اسکی ایکٹان ہو اسکا یہ حال ہو کہ اگر خدا کے بہرہ پر قسم کہا بیٹھو
 تو خدا اسکو سچا کرے پھر اگر تجھ سے ہو سکے دعا کرنا اس سے تو دعا کر اپنے لیے تو دعا کرو میرے لیے
 ادیس نے حضرت عمر کے لیے دعا کی بخشش کی حضرت عمر نے ادیس کو پوچھا تم کہاں جانا چاہتے ہو انہوں نے
 کہا کوئی میں جن حضرت عمر نے کہا میں ایک خط شکو لکھ دوں کوئی کے حاکم کے نام انہوں نے کہا مجھ کو خاک نہ
 میں ہنا اچھا معلوم ہوتا ہے جب سے سال آیا تو ایک شخص نے کوئی کے رئیسوں میں سے حج کیا وہ حضرت
 عمر سے ملا حضرت عمر نے اسکی ادیس کا حال پوچھا وہ بولا میں نے ادیس کو اس حال میں چھوڑا کہ اوں کے
 گھر میں سب بک رہا تھا اور وہ تنگ تھے (خرج سے) حضرت عمر نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا
 آپ فرماتے تھے ادیس بن عامر تمہاری پاس آوے گا میں والون کے امدادی لشکر کے ساتھ وہ مراد قبیلہ
 ہے بہر قرن میں سے اسکو برص تھا وہ اچھا ہو گیا صرف دم برابر باقی ہے اسکی ایکٹان ہو جس کے
 ساتھ وہ نیکی کرتا ہے اگر اس پر قسم کہا بیٹھو تو اسکو سچا کرے پھر اگر تجھ سے ہو سکے کہ وہ دعا کرے
 تو میرے لیے تو دعا کر اس سے وہ شخص اپنے لشکر ادیس کے پاس آیا اور کہہ لگا میرے لیے دعا کرو ادیس نے
 کہا تو ابھی نیک سفر کر کے آرہے ہیں جیسے اسیر لیے دعا کر پھر وہ شخص بولا میرے لیے دعا کرو
 ادیس نے یہی جواب دیا پھر پوچھا تو حضرت عمر سے ملا وہ شخص بولا مان ملا ادیس نے اس کے لیے دعا
 کی اسوقت لوگ ادیس کا وجہ سمجھ رہے تھے وہ مان ہو سیدھی چلا اپنے کہا ادیس کا لباس ایکٹا تھا
 جب کوئی آدمی انکو دیکھتا تو کہتا ادیس کے پاس یہ چاہتا کہاں سے آیا **باب** وَصِیَّةُ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَهْلِ مِصْرَ وَالْوَلَدِ كَابِيَانِ **عَنْ** ابْنِ ذَرٍّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ سَتَفْتَحُونَ أَرْضًا تُؤْكَلُ فِيهَا أَنْفُسُ طَائِفَةٍ مِمَّنْ تَوَضَّعُوا بِأَهْلِهَا خَيْرًا
 فَإِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَرَحْمًا فَإِذَا رَأَيْتُمْ رَجُلَيْنِ يَخْتَلِمَانِ فِي مَوْضِعٍ كَيْفَةً فَاخْرُجْ مِنْهَا قَالَ
 فَمَرْبُوعَةٌ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شُرَحْبِيلَ بْنِ حَسَنَةَ بَنَاتُ عَدَانَ فِي مَوْضِعٍ كَيْفَةً فَخَرَجَ مِنْهَا
 ترجمہ ابو ذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم فتح کر دو گے ایک ملک کو جہاں قیراط کا
 رواج ہوگا قیراط ایک ٹکڑا ہے دو دم اور دینار کا اور مصر میں اس کا رواج بہت تھا اودمان کے لوگوں سے
 پہلائی کرنا کیونکہ اودمان کا حق ہے تمہارا اور اودمان کا ناما بھی ہے تم سے اس لیے کہ حضرت ہاجرہ سمیلا علیہ السلام
 کی ماں مصر کی تھیں اور وہ ماں میں عرب کی احب تم دو شخص کو دین بجو ایک نیٹ کی جاو پر پڑے ہو
 تو دمان سو بہا گو۔ بہ ابو ذر نے دیکھا کہ ربیعہ اور عبد الرحمن بن عمر صلیب ایک نیٹ کی جاو پر پڑ رہے ہیں
 تو ابو ذر دمان سے نکل گئے **عَنْ** ابْنِ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ سَتَفْتَحُونَ
 مِصْرَ وَهِيَ أَنْفُسُ كَيْفَةٍ فِيهَا الْفِتْرَاطُ فَإِذَا فَتَحْتُمُوهَا فَاتَّخِذُوا إِلَى أَهْلِهَا فَإِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَرَحْمَةً
 نَحِيمًا أَوْ قَالَ ذِمَّةً وَرَحْمَةً فَإِذَا رَأَيْتُمْ رَجُلَيْنِ يَخْتَلِمَانِ فِيهَا فِي مَوْضِعٍ كَيْفَةً فَاخْرُجْ مِنْهَا
 قَالَ كُنَّا بَيْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شُرَحْبِيلَ بْنِ حَسَنَةَ وَرَبِيعَةَ بَنَاتِ عَدَانَ فِي مَوْضِعٍ كَيْفَةٍ
 فَخَرَجْتُ مِنْهَا **ترجمہ** وہی مضمون ہے اس میں اتنا زیادہ ہے کہ اودمان سودا داری کا بھی رشتہ ہے اور وہ
 رشتہ یہ تھا کہ حضرت ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے کی ماں ماریہ بصرہ مصر کی تھیں
باب فضل اہل عمان عمان والون کی فضیلت **عَنْ** ابْنِ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِلَا إِلَى حَجْرٍ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ
 فَمَسَبُوهُ وَصَرَبُوهُ فَجَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّا بَيْنَ أَهْلِ عَدَانَ مَا سَبَّحُوكَ وَلَا خَضَعُوكَ **ترجمہ** ابو زبیر سے روایت ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو بھیجا جو کہ کسی قبیلہ کی طرف اودمان لوگوں نے اس کو برا کہا اور
 مارا وہ آپ پاس آیا اور یہ حال بیان کیا آپ نے فرمایا اگر تو عمان والون کے پاس جاتا تو وہ تجھ پر برا نہ کہتے
 نہ مارتے کیونکہ وہ ان کے لوگ اچھے ہیں **باب** ذکر گدایان فقیران و مہاجرین و غریبوں کی تعظیم
 کے جہوٹے اور ہلکوں کا بیان **ف** تعظیم ایک قبیلہ ہے مشہور عرب میں آپ نے فرمایا تھا کہ اودمان

بڑے بیٹے تھے اور ابو بکر اور ابو بکر سیدی اودن کی کنیت ہی اسلام علیک اباجنبیب
 السلام علیک اباجنبیب (اس سے معلوم ہوا کہ سمیت کو تین بار سلام کرنا مستحب ہے) قسم خدا کی میں تو
 منع کرتا تھا اس سے قسم خدا کی میں تو منع کرتا تھا اس کے (یعنی خلافت اور حکومت اختیار کرنے
 سے) **فائدہ** اور جب گڑے کرنے کو لیکن تم نے نہ مانا اور اس کا یہ نتیجہ ہوا کہ مارے گئے سر جلاوا
 میں جو کہ احمدیث سے سماع موتی اور ان کا شعور ثابت ہوتا ہے ورنہ یہ خطاب بیکار ہوگا **فائدہ**
 خدا کی میں جہاں تک بتا ہوں تم روزہ رکھو والے اور رات کو عبادت کرنے والے اور نائے کو جوڑنے
 والے تھے قسم خدا کی وہ گروہ جسکی برہنہ ہو محمد گروہ ہے (یہ انہوں نے برعکس کہا بطریق طنز کے یعنی بُرا
 گروہ ہو اور ایک ایت میں صاف ہے کہ وہ برا گروہ ہو **ف** نودی نے کہا عبداللہ بن عمر نے عبداللہ
 بن الزبیر کی تعریف بیان کی اور حجاج کے ظلم سے خوف نہیں کیا اس میں عبداللہ بن عمر کی بھی تعریف
 نکلی اور غرض عبداللہ بن عمر کی یہ تھی کہ حجاج نے جو برا کیا ان عبداللہ بن زبیر کی مشہور کی میں وہ غلط میں
 اور لوگوں پر اذیت کی فضیلت ظاہر کی اور اہل حق کا نہ سب ہی ہے کہ عبداللہ بن زبیر ظلم تھے اور حجاج
 اور اس کے رفقا ظالم اور باغی تھے اور اس سے یہ بھی نکلا کہ بعض اہل تائید جو کہتے ہیں کہ عبداللہ
 بن زبیر بخیل تھے یہ غلط ہے کتاب الاجلاد میں انکو سخی کہا ہے **ف** یہ خبر عبداللہ بن عمر کی حجاج
 کو پہنچی اوسنے اذکو سولی پر سے اتر دیا اور یہود کے مقبرہ میں پہنچا دیا اور مردود یہ نہ سمجھا کہ اس
 سے کیا ہوتا ہے انسان کہیں بھی گرے پر اوس کے اعمال اچھے ہونا ضرور ہے) پھر حجاج نے اُمی مان اسما
 بنت ابی بکر کو بلا بھیجا انہوں نے حجاج کے پاس آئے سو انکار کیا حجاج نے پھر بلا بھیجا اور کہا تم آؤ
 ہو تو آؤ ورنہ میں ایسے شخص کو بھیجوں گا جو تمہارا چونڈا پکڑ کر لاوے (خدا سچا اوس مردود سچسے
 ابو بکر صدیق کی بیٹی اور حضرت عائشہ کی بہن سے اسی بے ادبی کی) انہوں نے جب یہی لے سو انکا
 کیا اور کہا قسم خدا کی میں تیرے پاس آؤں گی جب تک تو میرے پاس نہ سکے بیچے جو میرے بال کہیںچے
 مجھ کو لاوے آخر حجاج نے کہا میری جوتیان لاؤ اور جوتیان پکڑ کر آؤ تا ہوا چلا یہاں تک کہ اس کے پاس نہ
 اور کہتے لگا تھے دیکھا قسم خدا کی میں نے کیا کیا اللہ تعالیٰ کے دشمن سے (حجاج نے انہو عقداؤ کے موافق
 عبداللہ بن زبیر کو کہا ورنہ مردود خود خدا کا دشمن تھا) اسار نے کہا میں نے دیکھا تو نے عبداللہ بن زبیر کی
 دنیا بگاڑی اور اسنے تیری آخرت بگاڑی میں نے سنا ہے تو عبداللہ بن زبیر کو کہتا تھا دو کر بند دلی

کا بیٹا بیشک قسم خدا کی میں دو کمر بند والی ہوں ایک کے بند میں قریب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر کا کہنا
 اوتھاتی تھی کہ جانور اس کو نہ کہنا میں اور ایک کے بند وہ تھا جو عورت کو درکار ہی واسما نے اپنی کمر بند کو بپاڑ
 کر اس کے دو ٹکڑے کر لیے تھے ایک کو تو کمر باندھتی تھیں اور دوسرے کا دسترخوان بنایا تھا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم اور ابو بکر کے لیے تو یہ فضیلت تھی اسما کی جس کو حجاج مردود عیب سمجھتا تھا اور عبد اللہ بن الزبیر
 کو ذلیل کرنے کے لیے اون کو دو کمر بند الیکا بٹا کہتا تھا تو خبردار رہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم
 سے بیان کیا تھا کہ نفیق میں ایک جوٹا پیدا ہوگا اور ایک ٹاکہ تو جوٹے کو تو بھنے دیکھ لیا اور ہلا کہ میں
 نہیں سمجھتی تو اس کے کسی کو یہ سنگ حجاج کٹر اموا اور اسما کو کچ جواب نہ دیا **باب فضل فارس**
 فارس والوں کی فضیلت **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ
 الدِّينُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَذَهَبَ بِهِمْ رَجُلٌ مِمَّنْ فَارِسٍ أَوْ قَالَ مِنْ أَهْلِ فَارِسٍ حَتَّى يَتَنَاولَهُ تَرْجُمَهُ
 ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دین فریاریہ ہوتا تو فریاریہ دین کو کہتے ہیں یعنی
 وہ جوٹے جوٹے تار جو کچر کی طرح معلوم ہوتے ہیں وہ زمین کے نہایت دور ہیں اون کے بعد کا اندازہ
 براہین ہندی سے بھی نہیں ہو سکتا تو یہی فارس کا ایک آدمی اور سولے جاتا یا لے لیتا **عَنْ**
 اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ تَرَكْتُ عَلَيْهِ سُورَةَ
 النِّجْمَةِ فَلَمَّا كَرَأَ الْآخِرِينَ مِنْهُمْ كُنَّا يَتَخَفُّوهُمْ قَالَ مَنْ هَؤُلَاءِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكُنَّا يُرَاجِعُهُ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَأَلَهُ مَدَّةً أَوْ مَوَازِينٍ أَوْ قَلَادًا قَالَ وَفِينَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ
 قَالَ فَوَضَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ عِنْدَ
 الثُّرَيَّا لَنَا لَهُ رِجَالٌ مِمَّنْ هَؤُلَاءِ تَرْجُمُهُ ابو ہریرہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
 بیٹھے تھے اتنے میں سورہ جمعا اتری جب آپ پر آیت پڑی **وَالْآخِرِينَ مِنْهُمْ كُنَّا يَتَخَفُّوهُمْ** یعنی بالکل ہر وہ خدا
 جس نے پیغمبر بھیجا عرب کی طرف اور اردن کی طرف جو ابھی عرب نہیں ملے ایک شخص نے پوچھا یہ لوگ
 کون ہیں جو عرب کے سوا ہیں یا رسول اللہ آپ نے اس کو جواب نہ دیا یہاں تک کہ اس نے ایک بار یا دو بار یا تین
 بار پوچھا اس وقت ہم لوگوں میں سلمان فارسی بھی بیٹھے ہوئے تھے آپ نے اپنا ہاتھ اون پر رکھا اور فرمایا
 اگر ایمان فریاریہ ہوتا تو یہی اون کی قوم میں سے کچ لوگ اُس تک پہنچ جاتے **و** سراجہ الونج
 میں ہے کہ بعض حنفیہ نے احمد بن حنبل سے اپنے امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کو فی رحمۃ اللہ علیہ کی فضیلت

یہ استدلال کیا ہے اور یہ استدلال ضعیف ہے کہ کسی حدیث میں اہل فارس کی فضیلت مذکور ہو یعنی مسلمان
 کی قوم کی اور امام کی اصل کا بل سے ہو اور کا بل بلاد فارس میں نہیں ہے علاوہ اس کہ حدیث میں رجال کا
 لفظ مذکور ہے جو صنیعہ جمہر البتہ اس حدیث میں فضیلت ہے کہ حدیث حبیب بن جری اور سلمہ وغیرہ کی کہوں کہ
 اکثر ائمہ حدیث اہل عجم سے ہیں اور انہوں نے تکلیف اٹھائی ایک ایک حدیث کو حاصل کرنے میں ہمیشہ
 کی راہ کا سفر کرنے کی تو کو یادین کو شریا سے انہوں نے لیا جو زمین کو نہایت دور ہے اور فقہاء اور اہل اثر سے
 میں سے کسی نے سنت کو حاصل کرنے کے لیے اتنی مشقت نہیں اٹھائی پس اس حدیث کا مصداق اگر خدا
 جابہ تو ائمہ حدیث ہیں اور جماعت سنت سلف اور خلف رضی ہو اسہ اور ان سے اتنے باب
 قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسُ كَأَيْلٍ مِائَةٍ لَا تُجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً أَوْ مِوَنَ كَيْ مِثَالِ أَوْ مِوَنَ
 كَسَ سَاتِهَ عَنْ أَبِي مُرَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجِدُ فَنَ النَّاسُ كَأَيْلٍ
 مِائَةٍ لَا تُجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا تم آدمیوں کو ایسا پاتے ہو جیسا بونٹ کہ سو اڈٹون میں ایک ہی چالاک عمدہ سواری کے قابل
 نہیں بلکہ اس طرح عمدہ مہذب عاقل نیک شخصیت خوش اخلاق یا صالح اور پرہیزگار یا موصوفہ و مہذب
 سو آدمیوں میں ایک آدمی ہی نظر نہیں آتا

کتاب البر والصلة والآداب

کتاب نیک اور سلوک اور ادب کے بیان میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ
 بِحَسَنِ صَحَابَتِي قَالَ أُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ أُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ أُمُّكَ قَالَ ثُمَّ
 مَنْ قَالَ ثُمَّ أُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ أُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ أُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ
 ابوبہرہ سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ سب لوگوں
 میں کس کا زیادہ حق ہے مجھ پر سلوک کرنے کے لیے آپ نے فرمایا تیری مان کا وہ بولا بہر کون آپ نے فرمایا
 تیری مان کا وہ بولا بہر کون آپ نے فرمایا تیری مان کا وہ بولا بہر کون آپ نے فرمایا تیری مان کا وہ بولا بہر کون
 مان کو مقدم کیا کنس لیے کہ مان بچے کے ساتھ بہت محنت کرتی ہے حمل نہ مہینہ یہ جتنا بہر دودھ پلانا بہر پلانا

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** عبد اللہ بن عمر و بن العاص قال اقبل رجلا الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا ايها علي الحجرة والجماد اتبعني الا جرد من الله قال فقل من ذالديك احد حتى قال نعم بل كلاهما قال فتبعني الا جرد من الله قال نعم قال فانرجع الى والديك فاحسن هذبنا ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا میں آپ سے بیعت کرتا ہوں ہجرت اور جہاد پر اللہ سے اس کا ثواب چاہتا ہوں آپ نے فرمایا تیری ماں باپ میں سے کوئی زندہ ہو وہ بولا دونوں زندہ ہیں آپ نے فرمایا تو اس سے ثواب چاہتا ہے وہ بولا مان آپ نے فرمایا تو لوٹ جا اپنی ماں باپ کے پاس اور نیک سلوک کر اور اس سے **باب** تقدیر پر اہل الذین علی الطلوع بالصلوۃ لعل نماز پر والدین کی اطاعت مقدم ہے **عمرہ** ابن ہریرہ کہتا ہے کہ کان جریج یعبید فوصم معہ فجادت امہ قال حمید فوصف لنا ابو رافع صیفہ ابن ہریرہ لوصفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امہ حیدرہ عنہ کیف جعلت کفھا فوق حاجبھا شعرہ رفعت رأسھا الیہ تدعو فقال یا جریج انا ائمن کلنی فصادقہ یصل فقال اللہم ائمنی وصلاتی قال فاختار صلوتہ فخرجت شعر عادت فی البایۃ فقال یا جریج انا ائمن فکلنی قال اللہم ائمنی وصلوتہ فاختار صلوتہ فقال اللہم ان ھذا جریج دھو ابی و ائمنی و ائمنی قال ان یتکلنی اللہم فلا تؤمنہ حتی یریہ المؤمنات قال ولو بعثت علیہ ان یفتن لفتن قال وكان عمر صابن یأوی الیہم قال فخرجت امرأة من القدریۃ فوقع علیھا السرا علی نعمت فوكدت غلاہ فقیل لھا ما ھذا قالت من صاحب ھذا الذیر قال کجا و ایقوسہم مساحیہم فنادوہ فصادقوہ یصل فلم یکلہم قال فآخذوا یحیدون دیرہ فکما رای ذلک نزل الیہم فقالوا لہ سل ھذا قال کتبتم شعر مسیہ رأس الطیبی فقال من ابوک فقال ابی راعی الضان فکما سمعوا ذلک منہ قالوا انبئی ما ھذا من دیرک بالذھب فی الفضة قال لا و لکن اعید ذہرا اباک کما کان شعر عاکہ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے جریج ایک عابد تھا بنی اسرائیل میں عبادت کرتا تھا عبادت خانہ میں اتنے میں اس کی ماں امی حمید نے کہا ابو رافع نے بیان کیا ابو ہریرہ نے جبریل سے بیان کیا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ اس کی ماں نے

اپنا ہاتھ ابرو پر رکھا اور سر اٹھایا جیسے کچ کو پکارنے کو تو بولی اسے جیسے میں تیری مان ہوں مجھے سو بات کر
 جیسے اس وقت نماز میں تھا وہ بولا اپنے دل میں آیا اے میری مان پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں بہرہ
 اپنی نماز میں ہاں اسکی مان لوٹ گئی دوسرے دن پہرائی اور بولی اے جیسے میں تیری مان ہوں مجھے سو
 بات کردہ کہہ لگا اے رب میری مان پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں آخر وہ نماز پڑھی گئے وہ بولی
 یا اے یہ جیسے ہے اور میرا بیٹا ہے میں نے اُس سے بات کی لیکن اُس نے بات کر نیے انکار کیا یا اے رب
 ماریو اسکو جب تک بدکار عورتوں کو نہ دیکھ لیوے آپ نے فرمایا کہ اگر وہ دعا کرتی جیسے کسی فتنہ میں پڑے
 البتہ پڑ جاتا رہا اُس نے صرف ہتھ پر دعا کی کہ بدکار عورتوں کو دیکھے ایک چرواہا تھا بیٹھ دن کا جو
 جیسے کے عبادت خانہ پاس ٹہر کر رہتا تھا تو گاؤں سے ایک عورت باہر نکل رہی تھی وہ چرواہا اس پر چڑھ بیٹھا اسکو
 بیٹ بہ گیا ایک لڑکا جتنی لوگوں نے اُس سے پوچھا یہ لڑکا کہاں سے لائی وہ بولی اس عبادت خانہ میں جو
 رہتا ہے اُسکا لڑکا ہے یہ سنکر (سب کے لوگ) اپنی کدالین اور بھاڑی لیکر آئے اور جیسے کو آواز دی وہ
 نماز میں تھا (اُس نے بات نہ کی لوگ اُسکا عبادت خانہ گرانے لگے جب اُس نے یہ دیکھا تو اوڑا لوگوں نے اُس
 سے کہا اُس عورت سے پوچھ کیا کہتی ہے جیسے مہنا اور اُس نے لڑکے کے سر پر ہاتھ پھیرا اور پوچھا تیرا باپ
 کون ہے وہ بولا میرا باپ بیٹھ دن کا چرواہا ہے جب لوگوں نے بچے سے یہ بات سنی تو کہنے لگے جتنا عبادت خانہ
 جتنے تیرا گرایا ہے وہ سب جاندی سے بنا تو میں جیسے نے کہا نہیں مٹی ہی ہو درست کرو جیسا پہلے تھا پھر
 چڑھ گیا اُس کے اوپر **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَكُنْ فِي الْعَدِ
 إِلَّا ثَلَاثَةٌ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَصَالِحٌ جُرَيْجٌ وَكَانَ جُرَيْجٌ رَجُلًا عَابِدًا فَإِذَا اخَذَ صَلَوتَهُ
 فَكَانَ فِيهَا نَافِلَتَهُ أُمُّهُ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ فَقَالَ يَا رَبِّ أُمِّي وَصَلَوْتِي فَأَقْبَلَ عَلَيَّ
 صَلَوتِي فَأَنْصَرَفَتْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَدِ أَتَتْهُ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ فَقَالَ يَا رَبِّ أُمِّي
 وَصَلَوْتِي فَأَقْبَلَ عَلَيَّ صَلَوتِي فَأَنْصَرَفَتْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَدِ أَتَتْهُ فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ فَقَالَ يَا
 رَبِّ أُمِّي وَصَلَوْتِي فَأَقْبَلَ عَلَيَّ صَلَوتِي فَقَالَتْ اللَّهُمَّ لَا تُؤْمِسْهُ حَتَّى يَنْظُرَ إِلَى رُجُومِ الْمُؤْمِنِينَ
 نَنْتَنَ أَكْرَبُ نَبِيَّائِ رَبِّكَ جُرَيْجًا وَحَبِيبًا وَكَانَتْ أُمُّهُ تُبْعِي بِمِثْلِ حُسْنِهَا فَقَالَتْ إِنَّ نَبِيَّكُمْ
 لَا تَنْتَنُ لَكُمْ قَالَتْ نَتَعَرَّجَتْ لَهُ لَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيْهَا فَأَتَتْ رَأْسًا كَانَ يَأْوِي إِلَى صَوْمَعَتِهِ
 فَأَمْسَكَتْهُ مِنْ نَفْسِهَا فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَحَلَّتْ لَهَا وَلَدَتْ قَالَتْ هُوَ مِنْ جُرَيْجٍ فَأَتَتْهُ نَافِلَتُهُ

وَهَذَا مَرَاوُصُ مَعْتَهُ رَجَعُوا بِصُرُوبِهِ فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ قَالُوا أَنْزَلْتِ بِهَذَا الْبَغْيَ فَوَلَدَتْ مِنْكَ
 فَقَالَ أَيْنَ الصَّبِيِّ لِحَاظِهِ بِهِ فَقَالَ دَعُونِي حَتَّى أَصْلِيَ نَصْلِي فَلَمَّا انْصَرَفَتْ أَنَّ الصَّبِيَّ قَطَعْنَ
 فِي بَطْنِهِ قَالِ يَا عَلَامُ مَنْ أَبُوكَ قَالَ كَلَانُ الْكَلْبِ قَالَ قَاتِلُوا عَلَى جِرْحِهِ بِقَبُولِهِ وَيَتَمَتَّحُوا
 بِهِ وَقَالُوا لَبْنِي لَكَ صَوْمَعَتِكَ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ لَا أَجْعِدُ وَمَا مِنْ حُلِينِ كَمَا كَانَتْ تَفْعَلُونَ
 بَيْنَا صَبِيٌّ يَرْضَعُ مِنْ أُمِّهِ ثُمَّ رَجُلٌ زَكَاكَ عَلَى دَابَّةٍ قَارِيَةٍ وَشَارِدَةٍ حَسَنَةٍ فَقَالَتْ أَوَلَمْ
 اللَّهُمَّ اجْعَلْ ابْنِي مِثْلَ هَذَا فَتَرَكَ الشُّكَّ وَأَقْبَلَ إِلَيْهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ
 تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى شَدِيدٍ فَيَجْعَلُ يَرْضَعُ قَالَ فَكَانَتْ أَنْظَرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْتَلِي إِرْتِفَاعَهُ بِأَصْبَعِهِ الشَّابَّةَ فِيهِ فَيَجْعَلُ يَمُصُّهَا تَالِدٌ
 مَرَّةً لِحَاظِهِ وَهُوَ يَضْرِبُ رُؤُوسَهُ وَيَقُولُونَ زَيْنَتُ سَرَفَتٍ هِيَ تَقُولُ حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ
 فَقَالَتْ أُمُّهُ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلَ ابْنِي مِثْلَهَا فَتَرَكَ الرِّضَاعَ وَنَظَرَ إِلَيْهَا فَقَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي
 مِثْلَهَا فَتَشَانُ تَرَاجَعَا الْحَدِيثَ فَقَالَتْ خَلْفِي مَرَّ رَجُلٌ حَسَنَ الْهَيْئَةِ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ اجْعَلْ
 ابْنِي مِثْلَهُ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ وَمَرُّوا بِهَذَا الْأَمْرِ وَهُمْ يَضْرِبُونَ رُؤُوسَهُمْ وَيَقُولُونَ
 زَيْنَتُ سَرَفَتٍ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلَ ابْنِي مِثْلَهَا فَقُلْتُ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا قَالَ
 إِنَّ ذَلِكَ الرَّجُلَ كَانَ جَبَّارًا فَقُلْتُ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ وَإِنَّ هَذِهِ يَقُولُونَ لَهَا زَيْنَتُ
 وَكَلِمَةُ زَيْنَتٍ وَسَرَفَتٍ وَلَكِنْ تَسْمَعُ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا ثُمَّ رَحِمَهُ أَبُو بَكْرٍ بِرِوَايَتِهِ
 الصَّلَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَمَا كَوْنِي الرَّكْبُ جِهْلِي مِينَ رَسِيخَةٍ جُنَيْتِي مِينَ انْهِي بُولَاكَ تَمِينَ لَرَكَةِ أَيْكَ تَو
 عَيْهِ عَلَى نَبِيْنَا وَعَالِيهِ السَّلَامُ وَدَسْرَجِيحٍ كَاسَاهِي أَوْ جِيحٍ كَافَضِهِ يَحِي كَدَه أَيْكَتِ بَدَرْدَتَهَا سَوَاوَسْنِي
 أَيْكَ عِبَادَتِ خَانَهُ بَنِيَا أَوْ سِي مِينَ مَسَاهَتَا أَوْ سَكِي مَانَ أَلِي وَهَذَا زُيْرُهُ رَاهَتَا مَانَ نِي بَكَرَا أَوْ جِيحٍ وَهَذَا بُولَا
 اءِي رَسَاكِي مَانَ بَكَرَاتِي هِي أَوْ مِينَ مَنَازِمِينَ هُونِ آخِرُهُ مَنَازِمِي مِينَ رَاهَتَا مَانَ بَكَرَاتِي هِي أَوْ مِينَ مَنَازِمِينَ هُونِ آخِرُهُ
 مَنَازِمِي مِينَ رَاهَتَا مَانَ بُولَا أَسْرَا سَكُوتِ مَارِي حَبِيبَتِكَ جِنَالِ عَوْرَتُونَ كَامَنَهُ نَذِيحِي بِهَرْنِي إِسْرَائِيلَ
 نِي جِيحٍ كَاسَاكِي عِبَادَتِ كَاسَاكِي جِيحِي وَنَعْمَ كِيَا أَوْ مِينَ إِسْرَائِيلَ مِينَ أَيْكَ بَدَكَ عَوْرَتِ هِي جِسْ كِي حَوْلُ صَوْرَتِي
 سِي مَشَالِ تِي تَوْرَهُ بُولِي أَلَا كَرَمُ تَوْمِينَ جِيحِي كَوْبَلَامِينَ وَالدُّونِ بِهَرْدَةِ عَوْرَتِ جِيحِي كَسَلَسَنِي كَلِي لَكِي

جیسے نے اس طرف خیال ہی نہ کیا آخر وہ ایک چہرہ داس کے پاس آئی جو جریج کے عبادت خانہ پاس ٹہر کر مانتا اور اجازت دی اُس کو اپنے سر صحبت کرنے کی اور اس نے صحبت کی وہ پیٹ سو ہوئی جب بچہ جنی تو بولی کہ یہ بچہ جریج کا ہے لوگ یہ سن کر جریج کے پاس آئے اور اُس سے کہا اور تراور سکا عبادت خانہ گرا دیا اور سکا مارنے لگو وہ بولا کیا ہوا کوا انہوں نے کہا تو فرزند کی اس بدکار عورت سے وہ ایک بچہ ہی جنی تجھ سے جریج نے کہا وہ بچہ کہاں ہے لوگ اُس کو لائے جریج نے کہا ذرا مجھ کو چھوڑو میں نماز پڑھ لوں پھر نماز پڑھ ہی اور آیا اوس بچے کے پاس اور اوس کے پیٹ کو ایک ٹھوس دیا اور بولا اب بچہ تیرا باپ کون ہے وہ بولا فلا نا چر داما یہ سن کر لوگ دوڑ کر جریج کی طرف اور سکا چوسنے اور چلنے لگے اور کہنے لگے تیرا عبادت خانہ ہم سونے سے بنائے دیتے ہیں وہ بولا نہیں مٹی سے پھر بنا دو جیسا تھا لوگوں نے بنا دیا تیسرا ایک بچہ تھا جو اپنی ماں کا دودھ پی رہا تھا اتنے میں ایک سوار نکلا احمد جانور پرستہری پوشاک والا اوس کی ماں نے کہا یا امہ میری بیٹے کو ایسا کرنا بچہ یہ سن کر چپاتی چوڑی اور اوس سوار کی طرف دیکھا اور کہا یا امہ مجھ کو ایسا نہ کرنا بھر جپاتی میں جھکا اور دودھ پینی لگا ابو سر پہ لگا گیا میں حضرت کو دیکھ رہا ہوں اور حضرت اس بچے کے دودھ پینے کی نقل کرتے تھیں اس طرح کہ کلمہ کی انگلی اپنے مونہ میں ڈال کر چستے تھے حضرت نے فرمایا ہر لوگ ایک نوٹھی کو لیکر نکلیں جس کو مارتے جاتے تھے اور کہتے تھے تو نے زنا کرائی اور چوری کی وہ کہتے تھے امہ مجھ کو کفایت کرتا ہے اور وہی میرا وکیل ہے بچہ کی ماں یہ دیکھ کر بولی یا امہ میری بچہ کو اس نوٹھی کی طرح نہ کیجیو یہ سن کر بچہ نے دودھ پینا چھوڑ دیا اور اُس نوٹھی کی طرف دیکھا اور کہنے لگا یا امہ مجھ کو اس نوٹھی کی طرح کیجیو اس وقت ماں اور بیٹے میں گفتگو ہوئی ماں نے کہا امہ سر منڈی حبیب کی بخشش اچھی صورت کا نکلا اور میں نے کہا یا امہ میری بیٹے کو ایسا کرنا تو تو نے کہا امہ مجھ کو ایسا نہ کرنا اور یہ نوٹھی کو لوگ مارتے جاتے ہیں اور کہتے جاتے ہیں تو نے زنا کی چوری کی تو میں نے کہا یا امہ میری بچہ کو اس کی طرح نہ کرنا تو کہتا ہے یا امہ مجھ کو اس کی طرح کرنا یہ کیا بات ہے (بچہ بولا وہ سوار ایک ظالم شخص تھا میں نے دعا کی یا امہ مجھ کو اس کی طرح نہ کرنا اور اُس نوٹھی پر لوگ تہمت کرتے ہیں کہتے ہیں تو نے زنا کی چوری کی حالانکہ نہ اوس نے زنا کی ہے نہ چوری کی ہے تو میں نے کہا یا امہ مجھ کو اس کی مثل کرنا **ف** نووی نے کہا جریج کی حدیث سے کسی فائدہ نہ ملے ایک تو دالین کے ساتھ بلی کرنے کی فضیلت دوسرا ان کے حق کی تاکید تیسرے یہ کہ ماں جب بلا دی تو جواب دینا چاہیے چوتھے یہ کہ جب دوا رحیم ہوں تو ضروری کو پہلے کرنا چاہیے پانچویں یہ کہ مصیبت کو وقت اسد تعالیٰ اپنی دوستوں کے

لیے سادہ نکال دیتا ہو اور دعا کے وقت نماز پڑھنا اور نماز سے پہلے وضو کرنا مستحب ہو اور وضو سے پہلے امتون پڑھنا
 بھی تھا اور کلمات اولیا حق ہے اور یہی مذہب ہو اہل سنت کا انتہی مختصر **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ أَنْفُ شَحْرَبِغِمَ أَنْفُ شَحْرَبِغِمَ أَنْفُ مَنْ أَكْرَكَ أَبُو يَكْرِ
 عِنْدَ أَنْ يَكْبِيَا أَحَدَهُمَا أَوْ كَيْفَ يَكْفِيَا كَيْفَ يَكْفِيَا خَلَّ الْجَنَّةُ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خاک اکودہ ہونا خاک او سکی بہر خاک اکودہ ہونا خاک او سکی جو اپنی
 مان بآب کو بوطر پاوی و دونوں کو یا ایک کو اودن میں سے بہر حنبت میں نہ جاوی را اودن کی خدمت گذاری کر کر
عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ أَنْفُ شَحْرَبِغِمَ أَنْفُ
 شَحْرَبِغِمَ أَنْفُ قِيلَ مَنْ قَالَ قَالَ مَنْ أَكْرَكَ وَالِدَيْهِ حِينَ هُوَ الْكَبِيرُ أَحَدَهُمَا أَوْ كَلَهُمَا
 شَحْرَبِغِمَ أَنْفُ خَلَّ الْجَنَّةُ **ترجمہ** وہی مضمون ہے **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ أَنْفُ ثَلَاثًا شَحْرَبِغِمَ أَنْفُ ثَلَاثًا **ترجمہ** وہی جواب دہ گزرا **بَابُ** فَضْلِ صِلَةِ
 الْأَقْرَبِ وَالْأَقْرَبِ بَابُ كُودُ سَتُونَ كُودُ سَتُونَ كُودُ سَتُونَ كُودُ سَتُونَ كُودُ سَتُونَ كُودُ سَتُونَ كُودُ سَتُونَ
 عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَقِيَاهُ بِطَرِيقَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ وَحَمَلَهُ عَلَى حِمَارٍ
 كَانَ يَرْكَبُهُ وَأَعْطَاهُ عِمَامَةً كَانَتْ عَلَى رَأْسِهِ فَقَالَ ابْنُ دِينَارٍ فَقُلْنَا لَهُ أَهْلَكَ اللَّهُ
 الْفَقْرُ الْأَعْرَابُ رَأَيْتَهُ يَرْكَبُونَ بِالْبَيْسِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنَّ آيَاهُنَّ أَكَانَ وَدَا لِعَمْرٍ ابْنِ الْخَطَّابِ
 وَرَأَيْتُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَبْرَأَ الْبَرِّ صِلَةَ الْوَلَدِ أَهْلًا وَدُرَّ
 آيَةٍ **ترجمہ** عباس بن عمر کو ایک گنوار ملا کہ کی راہ میں عبد اللہ اسکو سلام کیا اور جس گدھے پر چڑھ سوا
 ہوئے تھے اوس پر سوار کیا اور اپنے سر کا عمامہ اسکو دیا عبد اللہ بن دینار نے کہا خدا تم سے نیکی کرے گنوار
 تھوٹے میں خوش ہو جاتے ہیں را اسکو مقدور دنیا کیا ضرور تھا عبد اللہ بن عمر نے کہا اسکا باپ دوست تھا
 عمر بن خطاب (امیر) بآب اکا اور میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے بڑی نیکی یہ ہے
 کہ لڑکا اپنے باپ کے دوستوں کے ساتھ سلوک کرے **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ قَالَ أَبْرَأُ الْبَرِّ أَنْ يَصِلَ الرَّجُلُ دُرَّ آيَةٍ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا بڑی نیکی یہ ہے کہ لڑکا اپنے باپ کے دوستوں کے ساتھ احسان کرے **عَنْ**
 ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ كَانَ لَهُ حِمَارٌ يَتَدَوَّعُهُ عَمَلُهُ إِذَا مَلَ دُرَّ كُودِ الرَّاحِلَةِ

وَأَعْلَمُ نَفْسُهُ بِهَا رَأْسَهُ فَبَيَّنَّا هُوَ يَوْمًا عَلَى ذَلِكَ الْحِمَارِ إِذْ مَرَّ بِهِ أَعْرَابِي فَقَالَ أَلَسْتَ ابْنَ مُلَانِ
 ابْنِ مُلَانٍ قَالَتْ بَلَى فَأَعْطَاهُ الْحِمَارَ وَقَالَ أَدَبْتُ هَذَا أَوَّالِ الْعِمَامَةِ قَالَ أَشَدُّ بِهَا رَأْسَكَ
 فَقَالَ لَهُ بَعْضُ أَصْحَابِهِ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ أَعْطَيْتَ هَذَا الْأَعْرَابِيَّ حِمَارًا كُنْتَ تَرُدُّهُ عَلَيْهِ
 وَعِمَامَةً كُنْتَ تُشَدُّ بِهَا رَأْسَكَ فَقَالَ إِنَّهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى
 مِنْ أَكْبَرِ الْأَبْرِيصَةِ التَّجِلَّ أَهْلَ دَرَجَاتِهِ بَعْدَ أَنْ يُؤَلَّى فِيهِ وَإِنْ أَبَاهُ كَانَ مَدِينًا يُقَالُ لَهَا
ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ جب تک کہ کو جانے تو ایک گدہ رکھتے تھے اپنے ساتھ تفریح کے لیے دوسرے چرچے جب
 اونٹ کی سواری سے تنہا جاتے اور ایک عمامہ رکھتے جو سر میں باندھتے ایک دن وہ اس گدے پر چارہ ہی تھے
 اتنے میں ایک گنوار نکلا عبداللہ نے کہا تو فلان کا بیٹا ہے فلان کا پوتا وہ بولا ہن عبداللہ نے اسکو
 گدہ دیدیا اور کہا اس پر چڑھ اور عمامہ بھی دیدیا اور کہا اپنے سر پر باندھ عبداللہ نے بعض ساتھی بولے تم نے
 اپنی تفریح کا گدہ دیدیا اور عمامہ بھی دیدیا جو اپنے سر پر باندھتے تھے اسے ٹکڑے بننے انہوں نے کہا میں نے سنا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے بڑی نیکی ہے یہ کہ آدمی سلوک کرے انہو پر آپ کو دوستوں
 سے بائیکے مرجانے کو بعد اور اس گنوار کا باپ حضرت عمرؓ کا دوست تھا **باب** تَفْصِيلُ الْبَرِّ وَالْإِثْمِ
 بِهَلَامِيٍّ أَوْ رِبَاجِيٍّ كَمَا سَمِعْنَا عَنْ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْبَرِّ وَالْإِثْمِ فَقَالَ الْبَرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْإِثْمُ مَا حَالَكَ فِي صَدْرِكَ وَكَوْهَتْ أَنْ
 تَطْلُعَ عَلَيْكَ النَّاسُ **ترجمہ** نواس بن سمانؓ جو روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
 پوچھا ہلہامی اور رباجی کو اپنے فرمایا ہلہامی حسن خلق کو کہتے ہیں یعنی خوش مزاجی کو ملنا لوگوں
 کی دلہامی اور دلجوئی کرنا حقے المقدور دنیاوی امور میں کسی کو ناراض نہ کرنا اور گناہ وہ ہے
 جو تیرے دل میں چھپے اور نہ نکلا سکے کہ لوگ اس سے مطلع ہوں **ف** بھان اسے کیا عمدہ تعریف
 ہے کہ نام گناہ میں آگئے **عَنْ** النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ أَفْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ سَنَةً مَا يَمْنَعُنِي مِنَ الْحُجَّةِ إِلَّا الْمَسْئَلَةُ كَانَ أَحَدُنَا إِذَا هَاجَبَ الْمَكِّيَّ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قَالَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ الْبَرِّ وَالْإِثْمِ فَقَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْإِثْمُ مَا حَالَكَ فِي نَفْسِكَ وَكَوْهَتْ أَنْ
 تَطْلُعَ عَلَيْكَ النَّاسُ **ترجمہ** نواس بن سمانؓ جو روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

رہا مدینہ میں ایک سال تک اس طرح جیسے کوئی آپ کی ملاقات کو لیے دوسرے ملک سے آتا اور اپنی ملک میں پہنچا
 ارادہ رکھتا تھا اور میں نے ہجرت نہ کی (میں نے اپنی ملک میں جانیکا ارادہ جو قوت نہ کیا) مگر جو سوچا کہ جب کوئی
 ہم میں ہجرت کر لیتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ نہ پہنچتا (وہ ظائف مسافروں کے اُن کو پہنچنے کی
 اجازت تھی) میں نے پوچھا آپ پہلانی اور برائی کو آپ نے فرمایا پہلانی اور نیکی حسن خلق ہے اور گناؤہ ہر
 جدول میں کہنگو اور لوگوں کو اوسکی خبر مونا رہا لگے **تجہ کو باب** مِلَّةِ الرَّحْمٰہِ وَتَحْدِیْمِ
عَنْ اَبْنِ مُرْثِدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
 اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ حَتّٰی اِنْ فَرَعَ مِنْہُمْ قَامَہُ الرَّحْمٰہُ فَقَالَتْ ہٰذَا مَقَامُ الْعٰدِیِّہِ مِنْ الْفَطِیْعِہِ
 قَالَ نَعَمْ اَمَّا تَوَصَّیْنِ اَنْ اَصِلَ مِنْ ذٰلِکَ وَاَقْطَعُ مَنْ قَطَعَلَ قَالَتْ بَلٰی قَالَ فَاِنَّ لَکَ
 لَشَعْرًا کَاَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَقْرَبُوا اِنْ شِئْتُمْ فَعَلَّ عَسِیْمٌ اِنْ کُوْنَتْ کُتْرَاتُ
 تَفْسِیْدُ وَاِنْ اَلْکَرَمِیْنَ وَتَقْطَعُوْا اَرْحَامَکُمْ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فَاَصْحَابُہُمْ وَاجْہِیْ اَبْصَارُہُمْ
 اَفْکَلًا یَتَذَبَّرُوْنَ الْقُرْآنَ اَکْثَرَ عَلٰی قُلُوْبٍ اَفْکَلُہَا تَرَجَمَہُ ابوہریرہ سورہ بیت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا البتہ خدا تعالیٰ نے خلق کو بنایا بہر جب اوکے بننے سے فرغت بائی تو نانا کثر اہو انو بولا بہ مقام کثک
 ہے یعنی زبان حال یا کوئی فرشتہ اور کس طیف سے بولا اور یہ تاویل ہے اور ظاہری معنی ٹھیک ہے کہ خود
 نانا بولا اور کوئی مانع نہیں ہے ملتے کی زبان کچھ سے اوس عالم میں (جب نانا توڑنے سے پناہ چاہے اسہ
 تعالیٰ نے فرمایا مان تو اس بات سے خوش نہیں کہ میں اوس سے ملوں جو تجھ کو ملاوے اور اُس سے کاٹوں
 جو تجھ کو کاٹے نانا بولا میں یہ اصری ہوں اس سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا پس تجھ کو یہ درجہ حاصل ہوا ہر رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمہارا جی چاہے تو اس آیت کو پڑھو خدا تعالیٰ منافقوں سے فرماتا ہے اگر
 تم کو حکومت ہو جاوے تو تم زمین میں نہاد پسلاؤ اور نانا توں کو توڑو یہ لوگ وہ میں جنہر اسہ نے لعنت کی
 اوکھو بہر اگر دیا (حق بات کے سنو سے) اور اکی اکلہوں کو اندھا کر دیا کیا عذر نہیں کرتے قرآن میں
 کیا اوکے دلوں پر قفل پڑے ہیں اخیر تک **عَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
 وَسَلَّم الرَّحْمٰہُ مُعْلَقَہُ بِاَلْعَرْشِ تَقُوْلُ مَنْ وَصَلَنِیْ وَصَلَّہُ اللّٰہُ وَسَنَیْ قَطَعَنِیْ قَطَعَّہُ اللّٰہُ
 ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ سورہ بیت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نانا عرش سے لٹکا
 ہوا ہے کہتا ہے جو مجھ کو ملاوے اسہ اسکو اپنے سے ملاوے گا اور جو مجھ کو کاٹے اسہ اسکو اپنے سے کاٹے گا

دن تک چوڑ دینا معاف ہوا اس سے زیادہ درست نہیں اور بعضوں نے کہا نہیں دن تک ہی چوڑنا درست
 نہیں اور جب سلام علیک پہنچے تو چوڑنا جاتا رہا بشرطیکہ اسکو ایذا نہ دی سیطرہ اگر اسکو خطا لکھ ہو یا
 بیچے تب ہی چوڑنے کا گناہ جاتا رہیگا (نودی مختصر) **عَنْ** الزُّهْرِيِّ يَرْسُدُ مَالِكٍ وَمِثْلُ حَدِّ
 الْأَقْوَالِ يُعْرِضُ هَذَا وَيُعْرِضُ هَذَا فَإِنَّهُمْ جَمِيعًا قَالُوا فِي حَدِيثِهِمْ غَيْرُ مَالِكٍ فَيَصُدُّ هَذَا
 وَيَصُدُّ هَذَا **ترجمہ** وہی جو گذر **عَنْ** عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ لَا يَحِلُّ لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يُخَفِّجَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں حلال ہے مومن کو چوڑ دینا اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ **عَنْ**
 ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا هَجْرَةَ بَعْدَ ثَلَاثِ **ترجمہ** ابو ہریرہ
 سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین کے بعد چوڑنا نہیں **بَابُ**
خَرَجِ الظَّنِّ وَالْحَسَنِ وَاللَّئِيسِ وَاللَّنَاجِشِ وَخَوَاصِّ بَدَنِ الْبَغَانِ اور ٹوہ لگانا اور رشک کرنا
 اور لاڑ پائیاں حرام ہے **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّكُمْ
 وَالظَّنُّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَحْسَبُوا وَلَا تَحْسَبُوا وَلَا تَحْسَبُوا وَلَا تَحْسَبُوا
 وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ أَخَوَانًا **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم بدگمانی سے کیونکہ بدگمانی بڑا جھوٹ ہے اور ست کان لگاؤ کسی کی باتوں پر
 اور ست ٹوہ لگاؤ اور ست رشک کرو (دنیا میں لیکن دین میں درست ہے) اور ست حسد کرو اور ست بغض
 رکھو اور ست دشمنی کرو اور سہو جاؤ اسے بندہ بھائی بھائی **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَكْجُرُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا تَحْسَبُوا وَلَا تَحْسَبُوا بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ وَكُونُوا
 عِبَادَ اللَّهِ أَخَوَانًا **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ست چوڑو ایک
 دوسرے کو اور ست دشمنی کرو اور ست کان لگاؤ کسی کا رائے سننے کو اور ست بیچو ایک دوسرے کی بیع پر اور
 سہو جاؤ اسے بندہ بھائی بھائی **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَلِّمُوا لَأَخْسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحْسَبُوا وَلَا تَحْسَبُوا وَلَا تَحْسَبُوا عِبَادَ اللَّهِ أَخَوَانًا **ترجمہ**
 ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ست حسد کرو اور ست بغض کرو اور ست ٹوہ لگاؤ
 ست کان لگاؤ کسی کا بنید سنو کہ اور ست لاڑ پائیاں حرام ہے کہ اور سہو جاؤ اسے بندہ بھائی بھائی **عَنْ**

الْاَعْمَشُ بِهَذَا الْاِسَادِ لَا تَقَاطَعُوا وَلَا تَدَابِرُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَخَاسَدُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ اِخْوَانًا
 كَمَا أَمَرَ كُمْ اللَّهُ **ترجمہ** پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قطع نہ کرو اور دشمنی نہ کرو اور بغض نہ کرو اور حسد
 نہ کرو اور جس طرح اس نے حکم دیا ہے اس کے بندہ بن جاؤ **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
 سَلَّمَ قَالَ لَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابِرُوا وَلَا تَقْسُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ اِخْوَانًا **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بغض نہ کرو اور مت دشمنی نہ کرو اور مت رشک نہ کرو ایک دوسرے
 سے اور نہ جو جاؤ اس کے بندہ بنو بہائی **عَنْ** الْاَعْمَشِ بِهَذَا الْاِسَادِ لَا تَقَاطَعُوا وَلَا تَدَابِرُوا وَلَا تَبَاغَضُوا
 وَلَا تَخَاسَدُوا وَلَا تَقْسُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ اِخْوَانًا **ترجمہ** مت کاٹو نہ مے یاد دہشتی اور مت دشمنی نہ کرو
 مت بغض نہ کرو مت حسد نہ کرو جو جاؤ اس کے بندہ بنو بہائی **بَابُ** حَرِّمِ ظُلْمَ الْمُسْلِمِ وَظُلْمَ
 مُسْلِمٍ بِظُلْمِ كَرَامَا اَوْ سَوْفِيلِ كَرَامَا **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَخَاسَدُوا وَلَا تَتَاجَسَرُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابِرُوا وَلَا يَبِغْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ
 بَعْضٌ وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ اِخْوَانًا الْمُسْلِمُ اِخْوَانُ الْمُسْلِمِ لَا يَظْلُمُهُ وَلَا يَحْدُلُهُ وَلَا يَحْقِرُهُ الْقَوِيُّ
 هَاهُنَا وَلَيْشِيرُ اِلَاصِدٍ رَهْ تَلَاكَ مَرَارِجُ حَسْبِ اَمْرِ مِّنَ الشَّرِّ اَنْ يَحْقِرَ اَحَاةَ الْمُسْلِمِ كُلُّ الْمُسْلِمِ
 عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَمَالُهُ وَعَيْرُهُ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا مت حسد نہ کرو مت لڑائی نہ کرو مت بغض نہ کرو مت دشمنی نہ کرو کوئی تم میں سے دوسرے کی بیع پر بیع نہ کرے
 اور نہ جو جاؤ اس کے بندے بنو بہائی **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ لَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابِرُوا وَلَا تَقْسُوا
 وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ اِخْوَانًا **ترجمہ** مت بغض نہ کرو اور نہ جو جاؤ اس کے بندے بنو بہائی ہے نہ اوپر ظلم نہ کرے نہ اس کو ذلیل نہ کرے
 نہ اس کو حقیر جانے تقویٰ اور پرہیزگاری یہاں ہے اور اشارہ کیا اپنے اپنے سینے کی طرف تین بار الخیر
 ظاہر میں عمدہ اعمال کرنے سے آدمی متقی نہیں ہوتا جب تک سینہ اس کا صاف نہ ہو کافی ہے آدمی کو یہ
 برائی کہ اپنے بہائی مسلمان کو حقیر سمجھے مسلمان کی سب چیزیں دوسرے مسلمان پر حرام ہیں اس کا خون
 مال عزت اور ابرو **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَرِهْتُ
 حَدِيثُ دَاوُدَ وَرَدَّادُ وَنَقَصَ دِمْتَاذَادُ فِيهِ اِنْ اِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ اِلَى الْجَسَادِ كَمَا اِلَى صُورَتِهِ
 وَكَيْفَ يَنْظُرُ اِلَى قُلُوبِكُمْ وَاشَارَ بَا مَلِيحَةٍ اِلَى صَدْرِهِ **ترجمہ** وہی جو گندہ اتن یہ کہ اسد تعالیٰ تمہارا
 جسموں کو نہیں دیکھتا بلکہ تمہارے دل کو دیکھتا اور اشارہ کیا اپنے اپنی انگلیوں سے انہی سینے
 کی طرف **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ اِلَى صُورَتِهِ

وَأَمَّا الْكُفْرُ فَكَانَ مُبْطِلًا ۚ إِنَّ اللَّهَ لَوَكِيدٌ وَاعْتَدِلُكُمْ تَرْجِمُهُ أَبُو بَرِيرَةَ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَرَمَا بِالسَّعْدِيِّ تَهَارِي صَوْتُونَ وَتَهَارِي مَوْلَانِ كُونَيْنِ ۚ يَكْنَى كَالْمَكِينِ تَهَارِي مَوْلَانِ وَرَأَى أَعْمَالَ كُودِي كَيْفَا

بَابُ التَّحْنُوتِ كَيْفَ رَكْنَةٍ كِي مَانُوتِ **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ نَفَعَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُغْفَرُ

بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا رَجُلٌ كَانَتْ بَيْتُهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحَاءً فَيَقَالُ أَظْهَرَ هَٰذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا أُنْظَرُ هَٰذَيْنِ

حَتَّى يَصْطَلِحَا تَرْجِمُهُ بَرِيرَةَ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَمَا بِجَنَّتِ كُودِي كَيْفَا جَانِي مِينِ بَرِيرَةَ

جَمْعُ عَرَاتِ كَيْ دَانِ بِرِيرَةَ كَيْ مَغْفَرَتِ هَوْتِي بِرِيرَةَ جَوَابِ تَعَالَى كَيْ سَاهَنَةِ مَرْكَ نَهْنِ كَرَامَا كَرَامَا مَغْفَرَتِ

كَيْفَ رَكْنَةٍ كِي مَانُوتِ كِي مَغْفَرَتِ نَهْنِ هَوْتِي أَوْ كَرَامَا مَغْفَرَتِ كِي مَانُوتِ كِي مَغْفَرَتِ مَرْكَ نَهْنِ كَرَامَا

أَمَّا وَنَزَلَتْ كُودِي كَيْفَا جَانِي مِينِ بَرِيرَةَ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَمَا بِجَنَّتِ كُودِي كَيْفَا

عَرَاتِ كِي مَانُوتِ كِي مَغْفَرَتِ نَهْنِ هَوْتِي أَوْ كَرَامَا مَغْفَرَتِ كِي مَانُوتِ كِي مَغْفَرَتِ مَرْكَ نَهْنِ كَرَامَا

أَمَّا وَنَزَلَتْ كُودِي كَيْفَا جَانِي مِينِ بَرِيرَةَ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَمَا بِجَنَّتِ كُودِي كَيْفَا

عَرَاتِ كِي مَانُوتِ كِي مَغْفَرَتِ نَهْنِ هَوْتِي أَوْ كَرَامَا مَغْفَرَتِ كِي مَانُوتِ كِي مَغْفَرَتِ مَرْكَ نَهْنِ كَرَامَا

أَمَّا وَنَزَلَتْ كُودِي كَيْفَا جَانِي مِينِ بَرِيرَةَ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَمَا بِجَنَّتِ كُودِي كَيْفَا

عَرَاتِ كِي مَانُوتِ كِي مَغْفَرَتِ نَهْنِ هَوْتِي أَوْ كَرَامَا مَغْفَرَتِ كِي مَانُوتِ كِي مَغْفَرَتِ مَرْكَ نَهْنِ كَرَامَا

أَمَّا وَنَزَلَتْ كُودِي كَيْفَا جَانِي مِينِ بَرِيرَةَ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَمَا بِجَنَّتِ كُودِي كَيْفَا

عَرَاتِ كِي مَانُوتِ كِي مَغْفَرَتِ نَهْنِ هَوْتِي أَوْ كَرَامَا مَغْفَرَتِ كِي مَانُوتِ كِي مَغْفَرَتِ مَرْكَ نَهْنِ كَرَامَا

أَمَّا وَنَزَلَتْ كُودِي كَيْفَا جَانِي مِينِ بَرِيرَةَ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَمَا بِجَنَّتِ كُودِي كَيْفَا

عَرَاتِ كِي مَانُوتِ كِي مَغْفَرَتِ نَهْنِ هَوْتِي أَوْ كَرَامَا مَغْفَرَتِ كِي مَانُوتِ كِي مَغْفَرَتِ مَرْكَ نَهْنِ كَرَامَا

أَمَّا وَنَزَلَتْ كُودِي كَيْفَا جَانِي مِينِ بَرِيرَةَ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَمَا بِجَنَّتِ كُودِي كَيْفَا

عَرَاتِ كِي مَانُوتِ كِي مَغْفَرَتِ نَهْنِ هَوْتِي أَوْ كَرَامَا مَغْفَرَتِ كِي مَانُوتِ كِي مَغْفَرَتِ مَرْكَ نَهْنِ كَرَامَا

أَمَّا وَنَزَلَتْ كُودِي كَيْفَا جَانِي مِينِ بَرِيرَةَ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَمَا بِجَنَّتِ كُودِي كَيْفَا

عَرَاتِ كِي مَانُوتِ كِي مَغْفَرَتِ نَهْنِ هَوْتِي أَوْ كَرَامَا مَغْفَرَتِ كِي مَانُوتِ كِي مَغْفَرَتِ مَرْكَ نَهْنِ كَرَامَا

خلیفہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کو دن فرما دیگا
 کہاں ہیں وہ لوگ جو میری زیرگی اور اطاعت کر لیے ایک دوسرے محبت کرتے تھے آج کے دن میں ادا
 گواہ بنے سائے میں رکھوں گا اور آج کے دن کوئی سایہ نہیں ہے سوا اس کے سائے کے **ف** یعنی میری
 بناء کو یا میری نعمت کو یا میرے عرش کے سائے کے اس جل جلالہ کے لیے محبت وہ جو اسکی تعمیل حکم اور
 اسکی رضا مندی کے لیے ہو وی جیسے محبت بہکنا دینداروں سے عالموں سے پرہیزگاروں سے **عَنْ**
 ابْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا ذَا رَأْيٍ أَخَالَهُ فِي قَدْرِيَةِ أَهْلِكَ فَأَرَادَ
 اللَّهُ لَهُ عَلَى مَدْرَجَتِهِ مَلَكًا فَلَمَّا أَتَى عَلَيْهِ قَالَ آيُنُ عُزَيْدُ قَالَ أُرِيدُ أَخَالَ فِي هَذِهِ الْقَرْيَةِ
 قَالَ هَلْ لَكَ عَلَيْكَ زَنْجَعَةٌ تَرُدُّهَا قَالَ لَا غَيْرَ آيُنُ أَحَبُّتُهُ فِي اللَّهِ قَالَ كَا فِي رَسُولِ اللَّهِ
 بِكَ اللَّهُ قَدْ أَحَبَّكَ كَمَا أَحَبُّتُهُ فَبَيَّنَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص اپنے بہائی کی ملاقات کو ایک دوسرے کو اُن کی طہارت کیا اللہ تعالیٰ نے اسکی
 راہ میں ایک فرشتے کو کھڑا کر دیا جب وہ وہاں پہنچا تو اس فرشتے نے پہچا کہاں جاتا ہے وہ بولا اس
 کاؤن میں میرا ایک بہائی ہے اس کے دیکھنے کو جاتا ہوں فرشتے نے کہا اُس کا تیرا اور کونسی حسان ہے
 جب کو سنبھالنے کے لیے تو اس کے پاس جاتا ہے وہ بولا نہیں کوئی حسان اُسکا جو سپر نہیں ہے صرف اسے
 لیے میں اسکو جاتا ہوں فرشتہ بولا تو میں اللہ تعالیٰ کا ایچی ہوں اور اسے سمجھ کو جاتا ہے جیسے تو اس کی
 راہ میں اپنے بہائی کو جاتا ہے **بَابُ** فَضْلِ عِيَادَةِ الْمَرِيضِينَ بِمَا رُپَرَسِي كَرْنِ كَا ثَوَابِ
عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ الْمَرِيضِينَ فِي حُرْفَةِ الْجَنَّةِ
 حَتَّى يَبْجَ **ترجمہ** ثوبان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیمار کا پوچھنے والا اس کے رکنا
 پر جا کر جنت کرنا میں جو جب تک کہ لوٹے **عَنْ** ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَزَلْ فِي حُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَبْجَ
ترجمہ وہی جو کذا **عَنْ** ثَوْبَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ ابْنُ الْمُسْلِمِ إِذَا عَادَ
 أَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِي حُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَبْجَ **ترجمہ** وہی جو کذا **عَنْ** ثَوْبَانَ مَوْلَى
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ ابْنُ الْمُسْلِمِ إِذَا عَادَ مَرِيضًا
 لَمْ يَزَلْ فِي حُرْفَةِ الْجَنَّةِ قَبْلَ يَارَسُولَ اللَّهِ وَمَا حُرْفَةُ الْجَنَّةِ قَالَ جَمَاهَا **ترجمہ** وہی ضمیر

عَنْ عَامِرِ الْأَحْوَلِ بِطَرِيقِ الْأَسْنَادِ تَرْجُمَهُ وہی جو گندرا **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا ابْنَ آدَمَ مَرَحْنِي فَلَمْ تَعُدْ لِي قَالَ
 يَا رَبِّ كَيْفَ أَعُوذُ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ أَمَاعَلَيْتَ أَنْ عَبْدِي فَلَا تَأْمُرِيضَ فَلَمْ تَنْتَهِ
 أَمَاعَلَيْتَ أَنْتَ لَوْ عُدَّتْهُ لَوْ جَدَّتْ حَيْ حَتَّى يَأْتِيَ ابْنَ آدَمَ اسْتَطَعْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِي قَالَ يَا رَبِّ
 أَطْعَمَكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ أَمَاعَلَيْتَ أَنْتَ اسْتَطَعَكَ عَبْدِي فَلَا أَنْ فَكَلَمْ تُطْعِمَهُ أَمَا
 عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ أَطْعَمْتَهُ لَوْ جَدَّتْ ذَلِكَ عَبْدِي يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَغْفِرُكَ فَلَمْ تَسْقِني قَالَ يَا رَبِّ
 كَيْفَ اسْقِيكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ اسْتَقْفَاكَ عَبْدِي فَلَا أَنْ فَكَلَمْ تَسْقِهِ أَمَا أَنْتَ لَوْ اسْقَيْتَهُ
 وَجَدْتَهُ ذَلِكَ عَمَلُكَ تَرْجُمَهُ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرما دیگا
 قیامت کے دن اے آدم کے بیٹے میں بیمار ہوا تو نے میری خبر نہ لی وہ کہے گا اے پروردگار میں تیری کیونکر خبر
 لیتا تو تو ماک ہر سا کر جہاں کا پروردگار فرما دیگا تجھ کو معلوم نہیں میرا فلان بندہ بیمار ہوا تھا تو نے اسکی
 خبر نہ لی اگر تو اسکی خبر لیتا تو مجھ کو پاتا اوس کے نزدیک ہے آدم کے بیٹے میرے تجھے سو کہنا مانگا تو نے مجھ کو کہنا
 نہ دیا وہ کہیگا اے رب میں تجھے سو کیسے کہلاتا تو تو ماک ہر سا کر جہاں کا پروردگار فرما دیگا کیا تو نہیں جانتا
 میرے فلان بندے تجھے سے کہنا مانگا تو نے اسکو نہ کہلایا اگر تو اسکو کہلاتا تو اسکا ثواب میرے پاس پاتا اے
 آدم کے بیٹے میرے تجھے سو پانی مانگا تو نے مجھ کو پانی نہ پلایا بندہ بے گامین تجھے کیونکر پلاتا تو ماک ہر سا کر
 جہاں کا پروردگار فرما دے گا میرے فلانے بندے سے تجھے سو پانی مانگا تو نے اسکو نہیں پلایا اگر پلایا تو اسکا
 ثواب میرے پاس پاتا **بَابُ ثَوَابِ الْمُؤْمِنِ فِيمَا يُصْنَعُ مِنْ مَرَمِ الْأَوْحَادِ سَمْنِ الْأَوْحَادِ بِمَا يَأْتِي**
بِالتَّكْلِيفِ يَنْجُو لَوْ اسکا ثواب عَنْ عَالِيَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَجُلًا اسْتَدْعَاهُ الْوَجْعُ مِنْ رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي رِوَايَةِ عُثْمَانَ مَكَانِ الْوَجْعِ وَجَعًا تَرْجُمَهُ اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةُ
 رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّئَ مَرْمِ بِنْتِ بَارِي كِي سَخِي نَبِيْنِ وَكَبِي حَسَنَ الْأَعْمَرِ
 بِإِسْنَادٍ حَرِيْبٍ مِثْلَ حَلَانِيَةٍ تَرْجُمَهُ وہی جواب دہ گندرا **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ قَالَ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوعَكُ فَمَسَسَهُ بِيَدِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَكُحْكُ
 شَدِيدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَلُ رَأْيِ أَوْعَكَ كَمَا يُوعَكَ رَجُلًا رَمَنُكُمْ
 قَالَ فَقُلْتُ ذَلِكَ إِنْ لَكَ أَجْرَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَلُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

الشُّوْكَرُ الْأَقْصَى بِمَا مِنْ خَطَايَاكَ أَوْ كَفَرٍ بِمَا مِنْ خَطَايَاكَ لَا مَكْرِي يَزِيدُ أَيُّهَا مَا كَانَ عَزْوَةً
ترجمہ ہی جو گندہ **عن** عائشہؓ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
 مَا مِنْ شَيْءٍ يُهَيِّئُ الْمُؤْمِنَ حَتَّى الشُّوْكَرَةِ فَهِيَ لَكَ أَكْثَبُ إِلَهًا لَكَ بِهَا حَسَنَةٌ أَوْ حُطَّتْ
 عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ **ترجمہ** ہی جو گندہ **عن** ابی سعیدؓ اِنِّیْ هَرِيْرَةٌ اَنْهَمَا سَمِعَا رَسُولَ اللّٰهِ
 صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا یُصِیْبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ وَصِيْفَةٍ لَا تَنْصِبُ وَلَا تَسْقِیْ وَلَا حَزَنٌ
 الْفَصِيحَةُ اَلَا کُفِّرَ بِہِ مِنْ سَيِّئَاتِہِ **ترجمہ** ابوسعید اور ابوسریہ سہ روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا مومن کو جب کوئی تکلیف یا اذہا ہو یا بیماری ہو یا رنج ہو یا تنگ کہ فکر جو اس کو
 ہوئی ہے تو اس کے گناہ مٹ جائے ہیں **عن** اسی حدیث کہ کہ لَمَّا نَزَلَتْ مِنْ تَعْلِی السُّوْدِ فَجَزَّ
 بِہِ نَائِلٌ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ مَبْلُغًا اَشَدَّ یَذُنُّ اَنْفَالَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَارِئُوْا
 سَدِّدًا فِیْ كُلِّ مَا یَصَابُ بِہِ الْمُسْلِمُ دَفَاعًا حَقَّ التَّكْبَةُ یُنَادِیْہَا اَوِ الشُّوْكَرَةُ لِنَاكُهَا
 قَالَتْ لَمْ یُؤْمَرْ بِرُجْعِہِ اِلَیْہِمْ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ **ترجمہ** ابوسریہ سہ روایت ہو جب
 یہ آیت دہری جو کوئی برا نبی کرے گا اس کا سکودہ ہوگا تو مسلمانوں پر بہت سخت گندہ اگر گناہ
 کے بدلہ نہ غور عذاب ہوگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میانہ روی اختیار کرو اور ہنسنا
 ڈھنسنا اور مسلمان کو ہر ایک صیبت کفارہ ہے یہاں تک کہ شوکر اور گناہی تو بہت ہو گناہوں کا بدلہ
 دینا یہاں ہر وجہ ہوگا اور مسیبت کہ آخرت میں ہو اخذ نہ ہو **عن** حاکم بن عبد اللہ اللہ اَنَّ رَسُولَ
 اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰی اُمِّ السَّائِبِ اُمِّ السَّيِّدِ فَقَالَ مَا لَكَ يَا اُمَّ السَّائِبِ یَا
 اُمَّ سَيِّدٍ تُرَوِّفِیْنِ نَالَی اَلْحَمْدُ لَا بَارَكَ اَللّٰہُ فِیْہَا فَقَالَ لَا شَيْءَ اَلْحَمْدُ مَا تَعَاذَتْ ذٰہِبُ
 خَطَا اَبْنِیْ اَدَمَ كَمَا یَذْہِبُ اَلْبَیْنُ خَبِثَ الْحَدِیْدُ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سہ روایت ہو رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُم السائب یا اُم السید کے پاس گئے تو پوچھا اُم السائب یا اُم السید نے لرز رہی ہے
 کیا اس کا ہمارے بولے بجا ہے خدا اس کو برکت نہ دی ہے فرمایا است برا کہہ بجا کر کیونکہ وہ دوسرے دیتا
 ہے اور میں نے گناہوں کو جیسے بہی رہے کامیل دوسرے دیتی ہے **عن** عطاء بن ابی رباح
 قَالَ قَالَ اَبْنُ عَبَّاسٍ اَلَا اَرَیْتَ اَمْرًا مِّنْ اَهْلِ الْمَسْجِدِ عَلَیْكَ بَلَّ قَالَ هَذِهِ الْمَرْءَةُ السُّوْدَانُ
 اَتَتْهُنَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَمَّالَتْ اِنِّیْ اُحْمَرُّ وَرَیْتُ اَنْ تَكْشَفَ نَادَمَ اللّٰہُ لَیْ قَالَ اِنِّیْ نَدَمْتُ

ای بند و سیر تم سب کچھ ہو مگر جسکو میں کہلاؤں تو مجھ سے کہانا مانگو میں نہ کہو کہلاؤں گا اے بند و سیر تم سب
 ننگے ہو مگر جسکو میں کہناؤں تو کپڑا مانگو مجھ سے میں کہناؤں گا تمکو اے بند و سیر تم رات دن گناہ کرتے ہو اور
 میں سب گناہوں کو بخشتا ہوں تو بخشش جاہو مجھ سے میں بخشوں گا تمکو اے بند و سیر تم میرا نقصان نہیں کر سکتے
 اور نہ مجھکو فائدہ پہنچا سکتے ہو اگر تمہاری اگلے اور پچھلے اور آدمی اور جنات سب کچھ ہو جاوین مجھ سے تم میں
 بڑا پرہیزگار شخص تو میری سلطنت میں کچھ افزائش نہ ہو گی اور اگر تم میں کچھ اگلے اور پچھلے اور آدمی اور جنات
 اور سب کچھ ہو جاوین جیسے میں کا تباہ کار شخص تو میری سلطنت میں کچھ کم نہ ہو گا اے بند و سیر اگر تمہارا
 اگلے اور پچھلے اور آدمی اور جنات سب ایک سید ان میں کبڑے ہوں پھر مجھ سے مانگنا شروع کریں اللہ میں
 ہر ایک کو جو مانگے سو دوں تب ہی میرے باوجود کچھ ہے وہ کم نہ ہو گا مگر اتنا جیسے دریا میں سوئی ڈبو کر نکال لو
 تو دوبا کا جتنا پانی کم ہو جاتا ہے اتنا ہی میرا خزانہ کم نہ ہو گا اس لیے کہ یہ بات ہے ہی بڑا ہو آخر محمد
 ہے اور میرا خزانہ بے انتہا ہے پر یہ صرف مثال ہی اے بند و سیر یہ تو تمہاری ہی اعمال میں جسکو تمہارا
 لیے شمار کرتا رہتا ہوں بھگوان اعمال کا پورا بدلہ دوں گا سو جو شخص بہتر بدلہ پاوے تو چاہیے کہ خدا کا شکر
 کرے کہ اوسکی کمائی بیکار نہ گئی اور جو برابر بدلہ پاوے تو اپنے ہی تئیں برا سمجھے کہ اُس نے جیسا کیا تو
 پایا **ف** قرآن میں آیت الکرسی اور احادیث میں یہ حدیث خداوندعالیجاہ بے پرواہ کی عظمت اور
 ودیہ کے بیان میں بے مثل ہے اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ خدا کی بادشاہی بندوں کی سی بادشاہی
 نہیں بلکہ خداوند کریم محض بے پرواہ ہو اور کس کو کسی سورتی برابر ہی ڈر اور خوف نہیں ہے کوئی کیسا ہی
 مقبول بندہ ہو اور کیسا ہی غرت اور درجہ والا ہو مگر اُس کی درگاہ میں سوا اگر گرانے کی اور عاجزی کرنے
 کے کچھ نہیں کر سکتا سب بند اوس کے غلام ہیں وہ شہنشاہ بے پرواہ دنیا میں ہی وہی کہلاتا پلاتا ہے اور
 آخرت میں ہی وہی چاہے تو پٹیرا ہار ہو اوس کے سوا نہ کوئی مالک ہو نہ کوئی مددگار اوسکی سلطنت اور بے
 پرواہی اس درجہ پر ہے کہ اگر تمام جہان پیغمبروں کی طرح متقی ہو جاوے تو اوسکی حکومت کی کچھ رونق نہ
 بڑھے گی اور جو تمام جہان فرعون اور نمان کی طرح بدکار ہو جاوے تو اوسکی سلطنت میں کچھ نقصان نہ ہو گا
 یہ حدیث میں آیا ہو کہ اچھے بند خدا کی درگاہ میں سفارش کریں گے مراد اوس سفارش سے وہی سفارش ہے جو
 غلام بادشاہ کی مرضی پر اوس کی اجازت اور حکم سے کسی گنہگار کی سفارش کرتا ہے نہ وہ سفارش جو
 دنیا کے بادشاہوں پاس نہ دیا لکر کیجاتی ہے یا جس میں بادشاہ کو لحاظ ہوتا ہے کہ اگر میں یہ سفارش

قبول دکر وہ گاموں میں غل آجائے گا مگر خدا تعالیٰ پر کسی کا اندر نہیں چلتا اور کسی
 حکم میں کسی کی مجال نہیں ہے کہ چون و چرا کرے کسی کی مخالفت یا غفلت کی اسکو رتی برابر یہی بردہ نہیں
 تمام جہان کے پیغمبروں پر ملائکہ اور اولیاء اسے اگر بغیر من محال خدا کے خلاف ہو جاوین تو ایک ہی برابر
 اسکی سلطنت میں کچھ فتور نہیں کر سکتے وہ ایک دم میں اُن سب کو فنا کر کے خاک میں ملا سکتا ہے **عَنْ**
سَيِّدِ بْنِ عُبَيْدٍ الْعَمَرِيِّ يَرْفَعُ الْاِسْمَاءَ وَخَدِيعَةَ مَرْوَانَ اَلَمْ يَكُنْ اَحَدُهُمَا قَالَا اَبُو اَسْحَقَ حَدَّثَنَا
 يَهُدَا اَلْحَدِيثُ لِلْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ ابْنَا اَبِيهِمْ وَكَانَ يَحْكُمُ بَيْنِي قَالَا وَكُنَّا اَبُو سَهْلٍ فَكُنَّا
 الْحَدِيثُ بِطَوْلِهِ تَرْجُمَهُ دِي جَوَادُ بَرْكَدَرِ **عَنْ** اَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فِيمَا يَرْوِي عَنْكَ رَجُلٌ اِنْ حَرَمْتُ عَلَى نَفْسِي الظُّلْمَ وَعَلَى عِبَادِي فَلَا تَقْضُوا لِي سَاعَ
 الْحَدِيثِ يَخُوفُ وَخَدِيعَةُ ابْنِ اَبِي رَيْسٍ الدُّمِّيُّ ذَكَرَ كُنَاهُ اَنَّهُ تَرْجُمَهُ دِي جَوَادُ بَرْكَدَرِ
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَقْعُوا الظُّلْمَ فَإِنَّ الظُّلْمَ
 ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَاتَّقُوا الشُّرَّ فَإِنَّ الشُّرَّ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَمَلَكُمْ عَلَى أَنْ
 سَكَنُوا دِي مَاءَهُمْ وَاسْتَحْلَوْا حَمَلَهُمْ تَرْجُمَهُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ انصاری سرودہ ہر رسول
 اسے صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تم ظلم سے کیونکہ ظلم تاریکیاں میں قیامت کو دن (ظلم کو) نہ ملے گی
 قیامت کے دن بوجہ تاریکی اور اندھیرے کے اور جو تم بخیلی سے کیونکہ بخیلی نے تم سے پہلے لوگوں کو تباہ
 کیا بخیلی کی وجہ سے مال کی طمع ہوئی انہوں نے خون کی اور حرام کو حلال کہا **عَنْ** اَبِي خَمْرٍ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمٌ لِّرَبِّ يَوْمَ الْقِيَمَةِ تَرْجُمَهُ عَبْدِ اللَّهِ بَرْ
 عمر سے روایت ہر رسول اسے صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظلم سے تاریکیاں ہوگی قیامت کے دن **عَنْ**
 اَبِي خَمْرٍ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَقْعُوا الظُّلْمَ لَا يَخْلُفُ وَلَا يُبْلِغُ مَنْ
 كَانَ فِي حَاجَةٍ اِلَيْهِ كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ رَمَنْ كَذَبَ عَنْ شَرِّهِ كَذَبَ تَوَجَّهَ اللَّهُ عَنْهُ
 يَهَاكَ كَذَبَ مَنْ كَذَبَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَمَنْ سَكَنَ مَسْجِدَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ تَرْجُمَهُ عَبْدِ
 بن عمر سے روایت ہر رسول اسے صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان بہائی ہے مسلمان کا نہ اس پر ظلم کرے
 نہ اسکو تباہی میں نہ اسے جو غصہ اپنے بہائی کے کام میں لگے اسکا خدا تعالیٰ اس کے کام میں رہے گا اور جو غصہ
 کسی مسلمان پر ہو کوئی مصیبت دور کرے گا خدا تعالیٰ اور سب سے قیامت کی مصیبتوں میں یہ ایک مصیبت

دور کرے گا اور جو شخص مسلمان کی برہہ پرشی کر لگا اسے تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا
عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انکرون ما للفلان قالوا للفلان
 یتیم من لا ورہ صلاہ ولا متاع فقال ان الفلانی من امتی یاتے یوم القیمۃ یصلوہ وصیام
 ولا کوفہ ویتا قتل شتم ہذا وقدک ہذا واکل مال ہذا وسفلک دم ہذا وخریہ فیطعک
 من حسناتہ وھذا من حسناتہ کان ذنبت حسناتہ قبل ان یفقی ما حکمہ اخذ من حسناتہ
 فطرح حکمہ ثم طرہ فی النار ترجمہ ابو ہریرہ سورت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جا
 ہو مفسر کوں ہے لوگوں نے عرض کیا مفسر ہم میں وہ ہے جس کے پاس دبیہ اور اسباب نہ ہو اپنے فرمایا
 مفسر میری امت میں قیامت کو دن وہ ہوگا جو نماز لا دوگا اور روزہ اور زکوۃ لیکن اس نے دنیا میں ایک
 کو گالی دی ہوگی دوسرے کو بدکاری کی تہمت لگائی ہوگی تیسری کا مال کہا لیا ہوگا چوتھے کا خون کیا ہوگا
 پانچویں کو مارا ہوگا پھر ان لوگوں کو لینے جنکو اس نے دنیا میں تسایا اس کی نیکیاں مجا وین گی اور جو
 اس کی نیکیاں اس کے گناہوں پر ختم ہو جائیں گی تو ان لوگوں کی برائیوں اور سب ڈالی جاوے گی
 آخر وہ جہنم میں ڈال دیا جاوے گا **عن ابی ہریرۃ** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
 لتؤذنن الخنوق الی اھلہا یوم القیمۃ حتی یقاد للیشاء الجلیاء من الشاء القدرنا ترجمہ
 ابو ہریرہ سورت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم حقہ اردن کے حق ادا کرو گے قیامت کے
 دن یہاں تک کہ بے سنگ الی بکری کا بدلا سنگ الی بکری سے لیا جاوے گا رگوں جو زون کو غذا
 و نواب نہیں برقصا ضرور ہوگا **عن ابی موسیٰ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ان اللہ عز وجل یمیل للنظار کذا اخذہ لم یقلۃ کھرقہ وکذلک اخذ ربک اذا اخذ
 القکم وھو ظالم ان اخذہ الیم شدید ترجمہ ابو موسیٰ سورت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا بے شک اس جل جلالہ ہدایت دیتا ہے ظالم کو (اس کی باگ ڈوبی کرنا ہے تاکہ خراب شرارت کرے
 اور عذاب کا مسخ ہو جاوے) بوجہ پڑتا ہے اسکو تو نہیں چوڑتا بعد اس کے اپنے یہ آیت پڑھی
 اسی طرح تیرا ب پڑتا ہے جب پڑتا ہے بستیوں کو لینے ان بستیوں کو جو ظلم کرتی ہیں بیشک اس
 کی پکڑ کو کہہ والی ہے سخت **باب** بھڑکنا غلام اور غلاموں سے بیائی کی مدد ظالم ہو یا
 مظلوم ہر حال میں کہنے کو کیا مراد ہے **عن جابر** قال اقبل غلامان غلام من غلامین

وَعَلَّامٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ قَتَادَى الْمُهَاجِرِينَ يَأْكُلُهُمْ جَرِينٌ وَكَادَى الْأَنْصَارُ يَأْكُلُ الْفَتَى
نُخِجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هَذَا دَعَوَى أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنَّا أَنْ غُلَامَيْنِ أَتَيْنَاكَ فَكَسَمَ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَقَالَ لَكَ بَأْسٌ وَلِيَحْجِرَ الرَّجُلُ أَخَاهُ ظَالِمًا أَوْ
مَظْلُومًا إِنَّكَ أَنْ ظَالِمًا فَلْيَكْمَهُ فَإِنَّهُ لَهُ نَصْرٌ وَإِنْ كَانَ مَظْلُومًا فَلْيَنْصُرْهُ تَرْجَمَهُ جَابِرُ
رَدِيتِ ہر دو لڑکے کے لیے ایک مہاجرین میں سے تھا ایک انصار میں سے مہاجر نے اپنی مہاجرین کو پکارا اور
انصار نے انصار کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے اور فرمایا یہ تو جاہلیت کا سا پکارنا ہے کہ
ہر ایک اپنی قوم میں سے مدد لیتا ہے اور دوسری قوم سے لڑتا اسلام میں سب مسلمان ایک ہیں لوگوں نے
عرض کیا یا رسول اللہ اگرچہ بڑا مقدسہ نہیں (دو لڑکے کے لیے ایک سے دوسرے کی سرین پر مارا آپ فرمایا تو
کچھ نہیں (میں تو سمجھا تھا کوئی بڑا فائدہ ہے) چاہیے کہ آدمی اپنے بہائی کی مدد کرے وہ ظالم ہو یا
مظلوم اگر ظالم ہے تو اس کی مدد یہ ہے کہ اس کو ظلم سے روکے اور اگر مظلوم ہے تو اس کی مدد کرے اور
ظالم کے نیچے سے خبر آوے **عَنْ** جَابِرٍ يَقُولُ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَعَدَا
فَكَسَعَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ يَا لَ الْأَنْصَارِ وَقَالَ الْمُهَاجِرُ
يَا لَ الْمُهَاجِرِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ دَعَوَى الْجَاهِلِيَّةِ قَالُوا
يَا رَسُولَ اللَّهِ كَسَمَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ دَعَوْهَا فَإِنَّمَا مَنَتُهُ
فَسَمِعَهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي نَعْلٍ فَقَالَ قَدْ فَعَلُوهَا وَاللَّهِ لَكِن رَّجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لِكُفْرَانِ
الْأَعْرَابِ مِنْهَا الْآنَ قَالَ عُمَرُ دَعَوْنِي أَضْرِبَ حُنُقَ هَذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ نَعَمْ لَا يَتَحَدَّثُ
النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ أَهْلًا بَكَ **تَرْجَمَهُ** جَابِرُ رَدِيتِ ہر دو اب سے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
تھے جہاں میں تو ایک مہاجر نے ایک انصار کی سرین پر مارا (تاہم سوا تمہارے) انصار نے آواز دی
اور انصار دوڑے اور مہاجر نے آواز دی اسے مہاجرین دوڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو جاہلیت
کا سا پکارنا ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ایک مہاجر نے ایک انصار کی سرین پر مارا آپ فرمایا
ہیوڑو اس بات کو یاد دینی بات ہر خبر عبد اللہ بن ابے کو پہونچی (جو منافق تھا) وہ بولا مہاجرین نے
ایسا کیا قسم خدا کی اگر ہم مدینہ کو لوٹیں گے تو ہم میں کا عزت والا شخص ذلیل شخص کو دھن سے لگا لینگا
(معاف اس منافق نے اپنی تین عزت والا قرار دیا اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ذلیل کہا)

حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہؐ اس منافق کی گردن اس نے پھیر لی ہے فرمایا جانے دو اسے عمر لوگ یہ کہیں
محمدؐ اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہیں رگودہ مرد و اسی قابل تہذیب اپنے مصلحت سے اسکو مرنادے **عَنْ**
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَسَعَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُطَّاعِينَ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ الْفُؤَادَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَوْهَا فَإِنَّهَا مُنْتَلَقَةٌ قَالَ
ابْنُ مَسْئُودٍ فِي رِوَايَةٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا مَرْجُومًا فِي جَوَادٍ كَذَرًا تَأْزِيدُهُ هَبْ كَالْضَارِكِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَيِّ أَدْرَعِضْ كَيْفَ مَجْهُدُ قِصَاصٍ دَلَايَةِ **بَابُ** تَرْجُومَةِ الْمُؤْمِنِينَ
وَتَعَاصِدِهِمْ مَوْمِنُونَ كَأَنَّهُمْ فِي التَّحَادِ أَوْ رَأَى كَذَرًا مَرْجُومًا **عَنْ** أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ يَلْمُؤُومِنُ كَالْيَتِيمِ يَلْمُؤُومِنُ بَعْضُهُ بَعْضًا مَرْجُومًا
سے رویت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن جو مومن کے لیے یا ہو جسیر عمارت میں ایک اینٹ
دوسری اینٹ کو تھامے رہتی ہے (اسی طرح ہر ایک مومن کو لازم ہے کہ دوسرے مومن کا مددگار رہے)
ف گودہ مومن گنتا ہی دور ہو اور دوسرے ملک میں رہتا ہو مگر جان تک پہنچے اسکی مدد کرنا چاہیو
خصوصاً اس حالت میں جب کافر اسکو تارین تو ایک مومن کے لیے نام دنیا کے مومنوں کو لڑنا چاہیو
عَنْ الثَّعْلَانِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ فِي
تَوَاضُعِهِمْ وَتَوَاضُعِهِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاخَلَ لَهُ سَائِرُ
الْجَسَدِ يَا لَشَمِّهِ وَالْجَمْلِي مَرْجُومًا نَعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَفْرَا
مُؤْمِنُونَ كِي مَثَالِ اِدْنِ كِي دُوسْتِي اور اتحاد اور شفقت میں ایسی ہے جیسا اب بدن کی (یعنی سب
مومن ملکر ایک قالب کی طرح ہیں) بدن میں جس جگہ کوئی عضو درد کرتا ہے تو سارا بدن اس میں
مشرک ہو جاتا ہے نیند نہیں آتی بخار آجاتا ہے (اسی طرح ایک مومن پر آفت اور خصوصاً وہ آفت
جو کافروں کی طرف سے ہو پونے تو سب مومنوں کو بے چین ہونا چاہیے اور اسکا علاج کرنا چاہیے)
عَنْ الثَّعْلَانِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحُجُومِ مَرْجُومَةٍ هِيَ جَوَادٌ كَذَرًا
عَنْ الثَّعْلَانِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُونَ كَرَجُلٍ
وَاحِدٍ إِنْ اشْتَكَى رَأْسَهُ تَدَاخَلَ لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ يَا لَشَمِّهِ وَالْجَمْلِي **عَنْ** الثَّعْلَانِ بْنِ كَثِيرٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُونَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ إِنْ اشْتَكَى شَرَكِيَّةً كَلَّ دَارُ الْاِتِّكَلِ

رَأْسُهُ اسْتَلْكُ لَكَ **عَنْ** الثُّمَامِ بْنِ عُرَيْشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ تَرْجُمَهُ
 حَبْرًا **بَابُ** التَّجَرُّعِ فِي السَّابِ كَالِي دِينَ كِي مَانَعْتَ **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْتَبَانِ مَا قَالَا فَعَلَا الْيَادِي مَا لَمْ يَسْتَدِ لِمَطْلُومٍ تَرْجُمَهُ
 ابوسريه سہ روايت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو شخص جب کالی گلوچ کریں تو دونوں کا گناہ ہی
 پر ہو گا جو ابتدا کرے جب تک ظلم زیادتی نہ کرے **ف** یعنی ابتدا کرنے والے کو دوسرے نہ زیادہ سخت
 نہ سادہ اگر اوتنا ہی جواب دیو تو جائز ہے بعض قرآنی دلائل انفس بعد ظہر کا دلائل کا علیہم من سبیل اور
 وَالَّذِينَ إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَغْيُ ثُمَّ يظْهَرُونَ لیکن فضل یہ کہ صبر کرے اور معاف کر دیو فرمایا اللہ تعالیٰ
 نے وَلَكِنْ حَسْبُ وَغُفْرَانٍ ذَاكَ لِمَنِ الْحُمُومُ اور سلمان کو ناحق کالی دینا حرام ہے اور جس کو کالی دیجاو
 وہ اوتنا ہی جواب دے سکتا ہے بشرطیکہ کذب بافدت یا دوسرے بزرگوں کو کالی نہ ہو تو مباح یہی ہے
 کہ ظالم یا احمق یا جھٹکا کہی اور جب جواب دیدیا تو اسکا حق جاتا رہا اور ابتدا کرنے والے پر ابتدا کا گناہ
 رہا اور بعضوں کے نزدیک اس کا بھی گناہ جاتا رہا (نودی) **بَابُ** اسْتِحْبَابِ الْعُقُودِ وَالْغُفْرِ
 عَفْوٍ اور عاجزی کی فضیلت **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا
 نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَمَا سَأَلَ اللَّهُ عِبْدًا أَنْ يَعْفُوَ إِلَّا عَزَّ وَ مَا تَوَاصَعُوا أَحَدٌ لِلَّهِ إِلَّا
 دَفَعَهُ اللَّهُ تَرْجُمَهُ ابوسريه سہ روايت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ دینے سے کوئی مال
 نہیں گھٹا اور جو بندہ معاف کر دیتا ہے اللہ اس کی عزت بڑھاتا ہے اور جو بندہ اللہ تعالیٰ کے لیے عاجزی
 کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند کر دیتا ہے **بَابُ** تَحْرِيمِ الْغَيْبَةِ غَيْبَتِ حَرَامٌ
عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنْتَدُونَ مَا الْغَيْبَةُ قَالُوا
 اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قِيلَ أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِي أَخِي مَا أَقُولُ
 قَالَ إِنْ كَانَ فِيهِ مَا أَقُولُ فَقَدْ اغْتَابْتَهُ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ فِيهِ فَقَدْ بَغَيْتَهُ تَرْجُمَهُ ابوسريه
 روايت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جانتے ہو غیبت کیا ہے لوگوں نے کہا اللہ تعالیٰ اور تم
 رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا غیبت یہ کہ تو اپنے بھائی کا ذکر کرے اس طرح کہ (اگر وہ سامنے ہو)
 اور سب کو ناگوار ہو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اگر ہمارے بھائی میں وہ عیب جو ہو آپ نے فرمایا جب ہی تو غیبت
 ہوگی نہیں تو بہتان اور افتراء ہے **ف** نودی نے کہا غیبت غرض شرعی ہو درست ہے

اور وہ چہ سبب ہوتی ہے ایک تو ظلم تو مظلوم کو ظالم کی غیبت کرنا بادشاہ یا قاضی کے سامنے درست ہے یعنی یہ بیان کرنا کہ فلان نے مجھے ظلم کیا دوسرے کسی گناہ اور خلاف شرع کام کو بیٹھنے کے لیے دوسرے سے فریاد کرنا اور جسکو قدرت ہو اور اس کے کہنا کہ فلان شخص ایسا کام کرتا ہے ہنگو باز رکھو اس کے تیسرے فتویٰ لینے کے لیے اگرچہ بہترین ہو کہ نام نہ لیں یا فرضی نام بیان کرے پر نام بیان کرنا بھی درست ہے کیونکہ مہند نے اپنی خاوند ابو سفیان کا نام لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا تھا کہ وہ بخیل ہے چونکہ مسلمانوں کو بچانے کے لیے شریعت سے جس حدیث کو راویوں اور گواہوں کی حرج اور صنفین کی اور یہ جائز ہے بالاجماع بلکہ وجہ و حفظ شریعت کے لیے یہ سطور نکاح کے شوکر میں عیب بیان کرنا یا کوئی شخص کوئی چیز عیب دار رسول کرنا ہو یا چور غلام یا زانی غلام خرید کر رہا ہو تو مشتری کی خیر خواہی کے لیے نہ دوسرے کی ایذا و فساد کی نیت ہو اسکا عیب بیان کر دینا اور ہی میں داخل ہے کسی عہدہ دار اور صاحب حکومت کا عیب بیان کرنا حاکم اعلیٰ کو سامنے تاکہ وہ دھوکہ نہ کھاوے یا بچوین یہ کہ وہ شخص علانیہ فسق کرتا ہو جیسو علانیہ شراب پیتا ہو یا بدعت کرتا ہو لوگوں کو حیرانہ لیتا ہو ظلم کرتا ہو تو جو بات علانیہ کرتا ہو اسکو بیان کر دینا نہ اور باتوں کو چھپتی یہ کہ وہ مشہور ہو گیا ہو کسی لقب ہو مثلاً اعمش اعرج ازرق قصیر اعمیٰ قطع وغیرہ سے تو بغرض تعریف اسکا لقب بیان کرنا درست ہے نہ بغرض تو ہین اور جو اور طرح سے تعریف کرے تو بہتر ہے (نودی) **باب** بَشَارَةُ مَنْ سَلَّمَ عَلَى مُسْلِمٍ مُسْلِمَانِ کی پردہ پوشی کی فضیلت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسْتُرُ اللَّهُ عَلَى عَبْدٍ فِي الدُّنْيَا إِلَّا سَكَّرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی شخص دنیا میں کسی بند کو عیب چھپاویگا اللہ تعالیٰ اسکا عیب چھپا دیگا **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسْتُرُ عَبْدٌ عَبْدًا فِي الدُّنْيَا إِلَّا سَكَّرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **باب** مَدَارَةُ مَنْ يَتَّقِ خُشَّةَ جَبَلٍ رَابِئِي کا ڈر ہو اور اس کے ظاہر میں خاطر داری کرنا **عَنْ** عَائِشَةَ أُمِّ النَّبِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسْتُرُ عَبْدٌ عَبْدًا فِي الدُّنْيَا إِلَّا سَكَّرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُونُ فِي شَيْءٍ إِلَّا كَانَتْهُ وَلَا يُدْرَعُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا كَانَتْهُ
 ترجمہ ام المؤمنین جناب عائشہ صدیقہ سروریت کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رخصت ہونے پر
 ہوجائی ہو اور جب نبی نکل جائے تو عیب جاتا ہو **عَنْ** مُقْدَامِ بْنِ مُسْرَبٍ عَنْ هَانِئِ بْنِ أُبَيْدٍ الْأَسَدِيِّ عَنْ
 فِي الْحَدِيثِ كَيْتَ عَائِشَةَ بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ بِالرِّفْقِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمَثَلِهِ **ترجمہ** وہی جو گندرا اتنا زیادہ کہ حضرت عائشہ رضی
 اللہ عنہا نے چڑچڑاہی کہ منہ زور تھا اسکو برا سے لگین تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی تھو کہ
 نرمی کرنا چاہیے **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ
 اسفارہ ومراۃ من الانصار على ناقه ففجرت فلعنتها فسمعه ذلك رسول الله صلى الله
 عليه وسلم فقال خذوا ما عليها ودعوه فانها ملعونه قال عماران ككافى اراها الا ان
 فكشيت في الناس ما يعرفون لها احد **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ایک غریب تھے اور ایک انصاری عورت ایک اونٹنی پر سوار تھی وہ ٹپڑ عورت تھی اوسے لعنت کی رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا اور فرمایا اس اونٹنی پر جو کچھ ہے وہ اوتار لو اور اس کو چھوڑ دو کیونکہ وہ ملعونہ
 عمران کہہ میں اس اونٹنی کو گویا اس وقت دیکھ رہا ہوں وہ پہر تاتھا لوگوں میں کوئی اس سے نہ بولتا
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ عِمْرَانُ فَكَانَ يُنْظَرُ
 إِلَيْهَا نَاقَةً وَرَفَارَةً فِي حَدِيثِ الشَّقِيقِ فَقَالَ خُذْ مَا عَلَيْهَا وَادْعُوهَا فَإِنَّهَا مَلْعُونَةٌ **ترجمہ**
 وہی جو گندرا اس میں یہ ہے کہ عمران نے کہا میں اس اونٹنی کو دیکھ رہا ہوں وہ خاک کی رنگ کی اونٹنی
 تھی آپ نے فرمایا جو کچھ اوس پر ہے اوتار لو اور اس کو نہ گارو کیونکہ وہ ملعونہ **عَنْ** بَرْدَةَ الْأَسَدِيَّةِ
 قَالَتْ بَيْنَمَا جَارِيَةٌ عَلَى نَاقَةٍ عَلَيْهَا بَعْضُ الْقَوْمِ إِذْ بَصُرْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَتَضَائِبَتِ بِهِمْ الْجَبَلُ وَقَالَتُ حَلَّ اللَّهُمَّ أَعْنَاهَا قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 لَا تَصْلَحُنَا نَاقَةً عَلَيْهَا لَعْنَةٌ **ترجمہ** ابوبرہہ سلمیٰ سے روایت ہے ایک نابہ ایک چوکری اونٹنی
 پر سوار تھی اوسے لوگوں کا اسباب بھی تھا ایک ایک اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور
 رستہ میں پہاڑ کی راہ تنگ تھی وہ چوکری بولی حل ریا اواز ہے اونٹ مانگنے کی آیا اللہ لعنت
 کر اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے ساتھ وہ اونٹنی نہ رہے جس پر لعنت ہے ❖

صحیح حدیث میں ہے کہ مومن پر لعنت کرنا گویا اوسکو قتل کرنا ہے پس ایسا شخص جو مومنوں کو ایسی عداوت کرے
قیامت کو دن اول کا شفیع اور شہنشاہ کیونکر ہو سکتا ہے **عَنْ** زَيْدِ بْنِ اسْلَمَ فِي هَذَا الْاِسْنَادِ
مِثْلَ مَعْنَى حَدِيثِ حَفْصِ بْنِ مَيْسَرَةَ **ترجمہ** وہی جواب پر گزرا **عَنْ** اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْعَاقِلِينَ لَا يَكُونُونَ سُتْهًا وَلَا شَفْعًا
يَوْمَ الْقِيَمَةِ **ترجمہ** وہی جواب پر گزرا **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اُدْعُ عَلَيَّ
الْمَشْرُكِينَ قَالَ اِنِّي لَمُؤْتَبِعٌ لَكُمْ اَوَّامًا وَآيَمًا بَعْلَتُ رَحْمَةً **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے لوگوں
نے کہا یا رسول اللہ بد دعا کیجیے مشرکوں پر آپ نے فرمایا میں اس لیے نہیں بھیجا گیا کہ لعنت کروں لوگوں
پر بلکہ میں بھیجا گیا رحمت کرنے کے لیے (تو میرے آنے سے خدا کی رحمت لوگوں پر زیادہ ہوگی لعنت
اسے تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ) **باب** سَنَ لَعْنَةِ النَّبِيِّ
وَلَكِنَّهُ هُوَ اَهْلًا لَهَا فَنَحَىٰ لَهَا زَكَاةً وَاجْرًا **ترجمہ** لعنت کی اور وہ لعنت کرنا نہیں تو اس پر رحمت
ہوگی **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ فَكَلَّمَاهُ
يَسْتَعِذُّ لَنَا اَوْ رِئِی مَا هُوَ فَاَغْضَبَانَا فَمَلَعْنَهُمَا دَسَبَهُمَا نَاكِلًا خَرَجَا فُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمَنْ
اَصَابَ مِنَ الْحَيِّینَ شَيْئًا مَّا اَصَابَهُ هَلْ اِنْ قَالَ وَمَا ذَا لَی قَالَ قُلْتُ لَعْنَتُهُمَا وَسَبَبْتُهِمَا
قَالَ اَوْ مَا جَلَدَ مَا شَارَطْتُ عَلَيْهِ رَجُلٌ قُلْتُ اَللّٰهُمَّ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ دَاوِی الْمُسْلِمِیْنَ لَعْنَتُهُ اَوْ
سَبَبْتُهِ فَاَجْعَلْهُ لَكَ زَكَاةً وَاجْرًا **ترجمہ** اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
روایت ہے دو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے معلوم نہیں آپ نے کیا باتیں کیں آپ کو
غصہ آیا آپ نے اون دونوں پر لعنت کی اور اون کو سزا کہا جب وہ باہر نکلے تو میں نے عرض کیا
یا رسول ان دونوں کو کچھ فائدہ نہ ہوگا آپ نے فرمایا کیوں میں نے عرض کیا اس وجہ سے کہ آپ نے اون پر
لعنت کی اور اون کو سزا کہا آپ نے فرمایا تجھے معلوم نہیں میں نے جو شرط کی ہے اپنے پروردگار سے
میں نے عرض کیا ہے اے مالک میرے مین آدمی ہوں تو جس مسلمان پر میں لعنت کروں یا اوسکو برا
کہوں اوسکو پاک کر اور ثواب دے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو خواص اور لوازم بشری
میں وہ آپ میں ہی موجود ہے جیسے غصہ وغیرہ پر آپ غصہ میں سوا حق کے اور کچھ نہ فرماتے اور یہ آپ
کی کمال شفقت ہے اپنی اہم پر کہ لعنت کو بھی اون کے حق میں رحمت کروایا **یَا دِیْتُ صَلَّی وَسَلَّم**

دَاعِيَا ابْنَا عَلَى نَبِيِّكَ خَيْرَ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ **عَنْ** الْأَعْمَشِ بِعَنْدِ الْأَسَدِ بْنِ كُحَيْدٍ نَيْبِ جَرِيرٍ
 وَقَالَ فِي حَدِيثٍ عَلَيْهِ تَحْوِيلٌ نَسَبُهُمَا رَأْسُهُمَا تَرْجُمُهُ وَهِيَ جَوْدُ رَأْسٍ مِنْ يَدِهِ
 كَمَا وَهَبَتْ تَهْنَأِي كِي أَتَى سَاهِي أَتَى كَوْبَرُ أَكْبَاهَا أَوْ رَأْسُ بَعْنَتِ كِي أَوْ أَلْمُو كَالِدِيَا **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ آتَا بَشَرًا قَائِمًا رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ سَبَبَتْهُ
 أَوْ لَعَنَتْهُ أَوْ جَلَدَتْهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ زَكَاةً وَرَحْمَةً تَرْجُمُهُ أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعَ رَوَايَتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فِي مَا يَأْتِي مِنْ أَدَمِي هُوَنٍ تَوْجِسُ سَلْمَانُ كَوْمِينَ الْكُهُونِ يَلْعَنُ كَرُونَ يَأْمُرُونَ نَسْكَو بَاكٍ كَرَمِي أَوْ
 أَسِي بِرَحْمَتِ كَرَفِ يَسْلَمَانِ وَخَاصٌ بِهِنَّ كَافِرٍ أَوْ رَسَانِقٍ كَا يَكْمُ هُنَّ هِيَ أَوْنِ كَيْ لِيَةِ أَتَى
 لَعْنَتِ حَمَتِ هُنَّ هِيَ أَوْ لَعْنِ يَسْلَمَانِ بِرَسَبِ بَلِي بِرَحَالِ كَيْ هِيَ كِيُونَكُ دَلِ كَا حَالِ سَمْعَالِي خَوْجَانِ
 هِيَ يَاعَادَةُ هِيَ جَيْسَةُ هُنَّ تَرْبُتُ يَتِيكَ يَأْخُذُ بِأَعْقَرِي يَالَا كَبَرُتِ رُسُكُ يَالَا شَبَعُ اللَّهِ بَطْنُ جَيْسَا سَاعَا
 يَحْدِثُ فِي هُنَّ كِيُونَكُ أَنْ كَلَمَاتِ حَقِيقَةٍ بِدَوْعَانِ مَنُظُونِينَ هُوَنِي (نَوْدِي مَخْضَرًا) **عَنْ** جَابِرِ بْنِ
 السَّمِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنْ فِيهِ زَكَاةٌ وَاجْرَأَ تَرْجُمُهُ جَابِرُ سَمِعَ رَوَايَتِ هُوَنِي
عَنْ الْأَعْمَشِ بِسَانِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ مِثْلَ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ فِي حَدِيثِ عَلَيْهِ جَعَلَ دُجْلًا
 فِي حَدِيثِ ابْنِ هُرَيْرَةَ وَجَعَلَ وَرَحْمَةً فِي حَدِيثِ جَابِرٍ تَرْجُمُهُ وَهِيَ جَوْدُ رَأْسٍ مِنْ يَدِهِ **عَنْ** ابْنِ
 هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَخَذْتُ عِنْدَكَ عَهْدًا أَنْ تَخْلُقَ لِي
 قَائِمًا آتَا بَشَرًا فَكَانَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَذِيَّتُهُ شَتَمَتْهُ لَعْنَتْهُ جَلَدَتْهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ صَلَوةً وَزَكَاةً
 وَقُرْبَةً تُقَرِّبُهُ بِهَا إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ تَرْجُمُهُ أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعَ رَوَايَتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَمَا يَأْتِي مِنْ تَجْمِيهِ سَمِعَ رَوَايَتِ هُنَّ جَا تَوْخَلَاتِ نَكْرِي كَامِينَ أَدَمِي هُوَنٍ تَوْجِسُ مَسْنِ كَوَانِدَا دُونَ كَالِي
 دُونَ يَالْعَنَتِ كَرُونَ يَأْمُرُونَ تَوَاوَسَ كَيْ لِيَةِ رَحْمَتِ كَرَا بَاكِي أَوْ زَوْدِي كِي لِيَةِ سَاهِي قِيَارَتِ دُونَ **عَنْ**
 ابْنِ الزَّكَادِ بِعَنْدِ الْأَسَدِ بْنِ كُحَيْدٍ قَالَ أَوْ جَلَدَتْهُ قَالَ أَبُو الزَّكَادِ وَهِيَ لَعْنَةُ ابْنِ هُرَيْرَةَ وَ
 أَلْمُو جَلَدَتْهُ **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنْ الشَّيْبَانِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخِيَامِ **عَنْ**
 ابْنِ هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنَّا نَحْنُ وَبَشَرُ
 بَعْضُ كَمَا يَعْصِبُ الْبَشَرُ وَإِنِّي قَدْ أَخَذْتُ عِنْدَكَ عَهْدًا أَنْ تَخْلُقَ لِي قَائِمًا مُؤْمِنًا أَذِيَّتُهُ
 أَوْ سَبَبَتْهُ أَوْ جَلَدَتْهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ بَعَاءً وَقُرْبَةً تُقَرِّبُهُ بِهَا إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ تَرْجُمُهُ

تیسے ہجرتی طبری نہ ہوئے مگر اُمّ سلیم جلدی سے لکھیں اپنی اور مہنی اور تہمتی ہوئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم سے ملین اپنے فرمایا گیا ہے اُمّ سلیم وہ بولیں لے بنی امیہ کے اپنے بدو عادی میری تیم لڑکی
 کو اپنے پوچھا کیا بدو عادی اُمّ سلیم بولیں وہ کہتی ہے اپنے فرمایا اوسکی یا اوسکی ہجرت کی عمر دراز نہ ہوئے مگر
 اپنے ہجرت اور فرمایا اُمّ سلیم تو نہیں جانتی میں نے شرط کی ہر اپنے پروردگار سے میری شرط یہ کہ میں نے
 عرض کیا اے پروردگار میں ایک آدمی ہوں خوش ہوتا ہوں جیسے آدمی خوش ہوتا ہے اور غمی ہوتا ہوں
 جیسے آدمی غم سے ہوتا ہے تو جس کیسے پرہیز دعا کروں اپنی اُست میں سے ایسی دعا جس کے وہ لائق نہیں تو
 اوس کے لیے پاکی کرنا اور طہارت اور قربت اپنی قیامت کروں **عَنْ** اَبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ اَلْعَبَسَ
 مَعَ الصَّبِيَّانِ فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فَتَوَارَيْتُ نَحْلًا قَالَ فَجَاءَ فَخَطَا
 حَطَاةً وَقَالَ اَذْهَبْ اَدْعُ لِيْ مُعَاوِيَةَ قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ هُوَ يَأْكُلُ قَالَ ثُمَّ قَالَ لِيْ اِذْهَبْ فَاَدْعُ
 لِيْ مُعَاوِيَةَ قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ هُوَ يَأْكُلُ فَقَالَ اَسْبِغْ اللّٰهُ يَغْتَسِلُ قَالَ اَبْنُ الْمُثَنَّى قُلْتُ
 يَكْمِيَّةٌ مَا حَطَا اَنِيْ قَالَ فَقَدَرْتُ فَقَدَرْتُ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے میں بچوں کے ساتھ کہیں رہا
 ہوا تھے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میں ایک روز سے کہ بچے چپ گیا اپنے ہاتھ سے
 بچہ تھپکا (پیار سے) اور فرمایا جا معاویہ کو بلا لا میں گیا پھر لوٹ کر آیا اور میں نے کہا وہ کہا نا کہا تھے میر
 اپنے پھر فرمایا جا اور معاویہ بلا لا میں پھر لوٹ کر آیا اور کہا وہ کہا نا کہا تھے میں اپنے فرمایا خدا اسکا پیٹ
 نہ بہرے **ف** یہ اپنے عادی فرمایا جیسے اوپر لکھا چکا یا حقیقت میں عقوبت کے لیے کیونکہ انہوں نے
 انے میں دیکھی اور چاہیے یہ تھا کہ کہا نا چھوڑ کر آتے کیونکہ قرآن مجید میں صاف موجود ہے یا ایہا الذین
 آمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰہِ وَلِرَّسُوْلِہِ اِذَا دَعَاکُمْ لِمَا تُحْیِیْہُمْ اَوْ اَمَّا مَسْلَمٌ نے یہ خیال کیا کہ معاویہ بدو عادی کے لائق
 نہ تھے اس طرح یہ حدیث اس باب میں لائے اور بعضوں نے اسکو منافی معاویہ میں ذکر کیا ہے کیونکہ فی
 الحقیقت یہ دون کے لیے دعا ہوئی بموجب آپ کے فرمانے کے کہ میں جس کے لیے بدو عادی کو تو اسکو قربت
 اور اجر کروں اس کے لیے امام نسائی نے حواج کے ہاتھ سے اسی حدیث پر مار کہا میں جب انہوں نے منبر پر
 کہا کہ معاویہ کی فضیلت میں کوئی حدیث صحیحہ نہیں ہوئی سوا اس حدیث کہ لا اَشْفَعُ اللّٰہَ لَہٗ **عَنْ**
 اَبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ اَلْعَبَسَ مَعَ الصَّبِيَّانِ فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فَخَطَا
 مِنْہُ فَذَكَرَ **بِمَثَلِہٖ** **ترجمہ** وہی جواب دہ **بَابُ** ذَمِّ زِيَادِ بْنِ اَلْحَكَمِ

دو سو نہوا لکی مذمت **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ارْتَبَ
 مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الْجَوَاحِلِينَ الَّذِي يَأْتِيَهُ هَوْلًا يَبْجُهُ وَهَوْلًا يَبْجُهُ تَرْجُمُهُ أَبُو هُرَيْرَةَ
 روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے برا لوگوں میں تم اس کو پاتے ہو جو دوسرے کے پاس
 ان لوگوں پاس ایک سو نہ ہنکر آتا ہے اور ان لوگوں کے پاس دوسرا سو نہ لیکر جاتا ہے **ف** اس
 حدیث کی تفسیر اور پرکری مراد وہ شخص ہے جو منافق ہو جہاں جاوے وہیں کی سی بات کہے ہر ایک طرف
 ملتا ہو مگر عا اور اخلاقاً یہ صفت نہایت مذموم ہے اور انسانیت کا مقتضی رہتباری اور دیانت داری کی
 یہ صفت اس کے بالکل برخلاف ہے اس لئے کہ میں نے جو بے وقوف دنیا دار اس صفت کو نہر اور چالاک کی سمجھتے ہیں
 حالانکہ اگر غور کریں تو سراسر حماقت اور بیوقوفی ہے کہ کسی نے کہ خوشامدی آدمی کا جب حال معلوم ہو جاتا ہے
 تو وہ ذلیل ہو جاتا ہے اور اس کا اعتبار بالکل نہیں رہتا اور کوئی فریق اس پر ہر دس انہیں کرتا ہر فرقہ یہ
 کہتا ہے کہ وہ تو ہر چائی اور رکابی مذہب ہو اس کا کیا اعتبار ہے آخر وہی مثل صادق آتی ہے وہ بھی
 کا کدہ نہ گھر کا نہ گھاٹ کا جو اخلاق پیغمبروں اور اگلے حکیموں نے مدتوں غور کر کے بڑے تجربہ کو
 بعد قائم کیے ہیں وہی عمدہ ہیں اور انہی پر چلنے میں عزت اور بہتری ہے ان دنیا دار بیوقوفوں کی بات
 پر چلن سراسر نادانی ہے فقط **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
 ارْتَبَ النَّاسُ ذَا الْجَوَاحِلِينَ الَّذِي يَأْتِيَهُ هَوْلًا يَبْجُهُ وَهَوْلًا يَبْجُهُ تَرْجُمُهُ ابْنُ هُرَيْرَةَ
عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجِدُ فِتْنًا مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا
 الْجَوَاحِلِينَ الَّذِي يَأْتِيَهُ هَوْلًا يَبْجُهُ وَهَوْلًا يَبْجُهُ تَرْجُمُهُ ابْنُ هُرَيْرَةَ
باب تحريم الكذب و بيان ما يبله منه جهل حرام ہے لیکن کس جا پر درست ہو اس کا بیان
عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْنٍ أَنَّ أُمَّهُ أُمَّ كَلْثُومٍ بِنْتُ عَقْبَةَ بِنْتِ ابْنِ مُعَيْطٍ
 وَكَانَتْ مِنَ الْمُتَأَخِّرَاتِ الْأُولَى الَّتِي كَانَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْ أَنَّهَا
 سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ لَكِنَّ الْكَذَّابَ الَّذِي يُعْلِي وَيَكْثُرُ
 وَيَقُولُ خَيْرًا وَيَنْهَى خَيْرًا قَالَ ابْنُ تَيْهَابٍ لَمْ أَسْمَعْ يَرْجُحُ فِي شَيْءٍ مِمَّا يَقُولُ النَّاسُ كَذِبًا
 إِلَّا فِي ثَلَاثٍ الْخُبْرُ وَالْأَمْلَاحُ بَيْنَ النَّاسِ وَحَدِيثُ الرَّجُلِ إِيمَانَهُ وَحَدِيثُ الْمَرْأَةِ
 ذَوُجَهَا تَرْجُمَةُ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْنٍ أَنَّ أُمَّ كَلْثُومٍ بِنْتُ عَقْبَةَ بِنْتِ ابْنِ مُعَيْطٍ

اول میں تہمین جنہوں نے بیعت کی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو ہٹا وہ نہیں ہے جو لوگوں میں صلہ کرے اور بہتر بات کہو یا لگاؤ یا اس نے نہایت
 نے کہا میں نے کہیں سنا کسی جو ہٹ میں حضرت دی گئی ہو مگر تین مقاموں میں ایک تو لڑائی میں دوسرے
 لوگوں میں صلہ کرانے کو تیسرے خاوند کو بی بی سے اور بی بی کو خاوند سے **ف** قاضی نے کہا ان
 صورتوں میں بالاتفاق جو ہٹ بولنا جائز ہے اور ان کے سوا بھی بعضوں نے مطلقاً مصلحت کو لیے جائز
 رکھا ہے اور یہ کہا ہے کہ کذب مذموم وہ ہے جس سے ضرر ہو اور دلیل ادن کی قول ہے حضرت ابراہیم کا۔ بل
 فَعَلَهُ كَيْفَ يَشَاءُ اور انہی نے یوسف کا قول انھم لست رفقون انہوں نے کھا اس میں
 کسی کا خلافت نہیں ہے کہ اگر کوئی ظالم کسی کو قتل کرنا چاہے اور وہ چھپا ہوا ایک شخص کے پاس تو چھپا
 والہ کو جو ہٹ بولنا واجب ہے کہ وہ نہیں جانتا وہ شخص کہاں ہے اور بعض علماء نے کہا ادن میں سے میں طبری
 کہ جو ہٹ بولنا مطلقاً کسی حال میں درست نہیں اور یہ جو ہٹ مذکور ہوئے بطریق توریہ میں اور تعریض
 کذب صریح اور صلاح کے لیے جو ہٹ یہ کہ ہر فرق کی طرف سے دوسرے فرق کو عمدہ باتیں پہنچا دے
 اس طرح لڑائی میں مثلاً یون کہے تمہارا سردار مر گیا اور مراد سردار سے کوئی اگلے زمانے کا سردار ہے
 اور زنج زدہ کا وہ جو ہٹ درست ہے جو ازو یا محبت کو وسط کیا جاوے نہ مکر و فریب جس سے کسی کی حق
 نفی ہو وہ تو حرام ہے بالاجماع (رووی **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ شُعَابٍ
 يَهْدِي إِلَى سَنَدٍ مِثْلَهُ عَنِ ابْنِ فَرْخَانَ يَشْرِي صَالِحٍ وَقَالَ لَمْ أَسْمَعْهُ يُرْخَصُ فِي شَيْءٍ مِمَّا
 يَقُولُ النَّاسُ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ بِئْسَ مَا جَعَلَهُ يُؤْنَسُ مِنْ قَوْلِ ابْنِ شُعَابٍ **عَنْ** الزُّهْرِيِّ
 يَهْدِي إِلَى سَنَادٍ إِلَى قَوْلِهِ رَوَى خَيْلًا لَمْ يَكُنْ كَرَمًا بَعْدَهُ مَرْجُومًا وَهِيَ جَوَابُ رِكَدَرٍ
بَابُ تَحْرِيمِ الْيَمِينَةِ جَمْعُ غُرَى حَرَامٌ **عَنْ** عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ
 مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا أُبَيِّنُكُمْ مَا الْعَصَةُ هِيَ الْيَمِينَةُ الْفَالَاةُ بَيْنَ النَّاسِ
 وَكَرَنَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ يَصْدُقُ حَتَّى يَكْتَبَ صِدْقًا وَيَكْذِبَ
 حَتَّى يَكْذِبَ كَذَّابًا مَرْجُومًا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ رَوَى عَنْهُ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَوَى عَنْهُ أَنَّ
 أَكْثَرَهُ هُوَ مِمَّنْ كُتِبَ عَلَيْهِ هُوَ كَذَّابٌ مِمَّنْ كُتِبَ عَلَيْهِ هُوَ كَذَّابٌ مِمَّنْ كُتِبَ عَلَيْهِ هُوَ كَذَّابٌ
 كَذَّابٌ مِمَّنْ كُتِبَ عَلَيْهِ هُوَ كَذَّابٌ مِمَّنْ كُتِبَ عَلَيْهِ هُوَ كَذَّابٌ مِمَّنْ كُتِبَ عَلَيْهِ هُوَ كَذَّابٌ

کے نزدیک جہوٹا مکہ لیا جاتا ہے **باب** فِی الْکَذِبِ وَحُسْنِ الصِّدْقِ وَفَعْلِهِ جِهَتْ
 بولتا ہے اور سچ بولنا اچھا ہے سچائی کی فضیلت اور جہوٹ کی مذمت **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ وَارٍ إِلَى
 يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتَّى يَكْتَبَ صِدْقًا كَانَ الْكَذِبُ يَهْدِي إِلَى
 الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى الْمَأْرُورِ الرَّجُلُ لَيَكْذِبُ حَتَّى يَكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ كَذًّا أَبَا
 ترجمہ عبد اللہ بن مسعود روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سچ نیک کی طرہ راہ دکھاتا ہے اور
 نیک جنت کو لے جاتی ہے اور آدمی سچ بولتا ہے یہاں تک کہ خدا کے نزدیک سچا مکہ لیا جاتا ہے اور جہوٹ
 راہی کی طرہ راہ دکھاتا ہے اور برائی جہنم کو لے جاتی ہے اور آدمی جہوٹ بولتا یہاں تک کہ خدا کے
 نزدیک جہوٹا مکہ لیا جاتا ہے **ف** یعنی چون اور جہوٹوں کی فہرست میں اسکا نام داخل کیا
 جاتا ہے یا لوگوں کے دل پر اوس کا اثر ہوتا ہے **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَحَرَّى
 الصِّدْقَ حَتَّى يَكْتَبَ صِدْقًا كَانَ الْكَذِبُ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى الْمَأْرُورِ وَإِنَّ الْعَبْدَ
 لَيَسْهَى الْكَذِبَ حَتَّى يَكْتَبَ كَذًّا أَبَا قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي رِوَايَةٍ عَنْ الرَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** وہی جواب پر گزرا **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا
 يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتَّى يَكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ صِدْقًا وَإِنَّا كُفْرًا وَالْكَذِبَ
 فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى الْمَأْرُورِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ
 وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى يَكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ كَذًّا أَبَا **ترجمہ** وہی جواب پر گزرا **عَنْ** الْأَعْمَشِ
 بِهَذَا الْأَسْنَادِ وَكَهْ يَذْكُرُ فِي حَدِيثِ عِيسَى وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ مَا
 فِي حَدِيثِ ابْنِ مَسْرُوحٍ حَتَّى يَكْتَبَهُ اللَّهُ **ترجمہ** وہی جواب پر گزرا ابن مسعود کی روایت میں
 ہے کہ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسکو مکہ لیتا ہے تو وہی نے کہا ہمارے شہر میں جو بخاری مسلم کے نسخہ میں
 ہیں اور میں یہ حدیث اسی قدر پہلے اور ایسا ہی نقل کیا اسکو قاضی اور حمیدی نے لیکن ابو مسعود
 نے اتنی زیادتی نقل کی ہے کہ کثیرا لوقایا رَوَايَا الْكَذِبَ إِنَّ الْكَذِبَ لَا يَصْلُحُ مِنْهُ جَدُّ

لَا هَؤُلَاءِ وَلَا يَعِدُ الرَّجُلُ صَبِيحَهُ ثُمَّ يَخِيْلُهُ مَعْنَى رَبِّي تَقَلُّ كَرْمِيَا لَسُوهُ هِيْنَ جَوْجُوْثًا تَقَلُّ كَرْتَمِيْنَ اُوْر
 جَوْجُوْثًا جَائِزٌ نَهِيْنٌ سِيْطَرٌ لِّىْ سَوِيْجًا دَلَّ لِّىْ سَوِيْجًا اَوْىْ اِبْنِيْ لَرَكِيْ سَوِيْجًا وَوَعْدُهُ نَدُوْىْ (جَوْثًا) اِبْرًاوِيْ سَتَرَمُ كَمَاوِيْ
بَابُ فَضْلِ مَنْ يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ غَضُوْكَ بَابُ عَنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ
 قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَعُدُّ ذَاتَ الرُّقُوْبِ فِيْكُمْ قَالُوا فُلَانًا الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَهُ
 كَهْ قَالَ لَيْسَ ذَاكَ بِالرُّقُوْبِ لَيْكُمُ الْكُحْلُ الَّذِيْ لَمْ يُعِدِّمْ مَرِيْقًا وَلَدِيْمْ نَشِيْئًا قَالَ كَمَا تَعُدُّوْنَ
 الصُّرَعَةَ فِيْكُمْ قَالُوا فُلَانًا الَّذِيْ لَا يَصْرَعُهُ الرَّجُلُ قَالَ لَيْسَ بِذَلِكَ وَلَيْكُمُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهُ
 عِنْدَ الْغَضَبِ تَرْجَمَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ رَوٰى عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرًا يَأْكُلُوْنَ اَنَابًا رُبِّيْ (اولا)
 تَمَّ كَسْ كَوْجَهْتُمْ هُوَ لَوْ كُنْ نَعْرِضُ كَمَا اسْكُوْجِسْ كِيْ اَوَّلًا نَهِيْنٌ هُوَلِيْ (يعني جيتي نہيں) آپ نے فرمایا وہ کھوڑا ناٹھا
 نہيں ہے (او سکی اولاد تو آخرت میں او سکی مدد کرنے کو موجود ہے) اگھوڑا ناٹھا حقیقت میں دیکھئے ہے جس
 نے اپنی اولاد میں سے اپنے آگے کچھ نہ بھیجا یعنی جس کے روبرو کوئی اسکا ٹوکنا نہ مرے آپ نے فرمایا ہر پہلوان
 تم اپنے درمیان کس کو شمار کرتے ہو مجھے کہا پہلوان وہ ہے جسکو مرد نہ بھپاڑ سکیں آپ نے فرمایا
 وہ کچھ نہيں پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنی سبکیں نہ ہالے (یعنی زبان نہ کوی بات
 مصلحت کے خلاف نہ کہے) **ف** یعنی ہر چند ظاہر میں بے اولاد اور پہلوان اسی کو کہتے ہیں جو جتنے
 کہا لیکن خدا کے نزدیک حقیقت میں بے اولاد اور پہلوان وہ ہے جو حضرت نے فرمایا ہر سحر کو اولاد سو یہ
 غرض ہے کہ مصیبت کے وقت کام آوی تو اگر کسی کا لڑکا مر گیا اور اس نے صبر کیا تو وہ صبر کرنا قیامت میں
 اوس کے کام آویگا اور اگر چوٹا لڑکا تھا تو وہ خدا سے اپنی ماں باپ کی خفاغت بھی کرے گا تو ہر صورت
 اولاد کام آئی اور جب کا لڑکا نہيں مرا او سکو یہ فائدہ حاصل نہيں تو گویا وہ بے اولاد ٹھہرا اگر چہ ظاہر میں
 اولاد ہوئی تو اس کا کام کی طرح پہلوان حقیقت میں وہی ہے جو غصی کو اپنے اوپر بیجا غالب
 نہ ہونے دیوے اگر چہ ظاہر میں کمزور ہو اس قسم کے پہلوان بہت کم نکلیں گے اور سو پہلوان جو ڈیڑھ
 سیر کہا نیوالے میں ہزاروں میں **عَنِ** اَلْاَعْشَشِ بَطْنِ الْاَسْتَدَامِثِلِ مَعْنَا تَرْجَمَهُ وَہی جو
 اوپر گذرا **عَنِ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ اِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ تَرْجَمَهُ اَبُوْ بَرٍّ
 سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلوان وہ نہيں ہے جو کشتی میں غالب آئے پہلوان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب پتلا بنایا خدا نے آدم کا بہشت میں تو اس کو پڑا ہنود و جتنی مدت
 اس کا پڑا رکھنا چاہا تو شیطان نے اس کو گرد گھونس اور اس کی طواف دیکھنا شروع کیا پھر جب اس کو غالی بیت
 دیکھا تو پہچان گیا کہ یہ اس طرح پیدا کیا گیا ہے جو تم دو سکیگا (یعنی شہوت اور غضب میں اپنے تئیں سنبھال
 نہ سکیگا یا دوسو سو دن کے تئیں بچانہ سکیگا (نودی) **عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي حَسَدٍ** **عَنْ**
 وہی جو گذرا **بَابُ** **الَّتِي عَنْ ضَرْبِ الْوَجْهِ** سو نہ بار بارنے کی ممانعت **عَنْ**
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُجَنِّبِ الْوَجْهَ **ترجمہ**
 ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے اپنے بہائی سے لڑے تو
 اس کے منہ سے بچا رہے **ف** یعنی منہ پر نہ مارو اس لیے کہ منہ کی مار سے بعض وقت عقل میں فتور
 آجاتا ہے اور کبھی عیب ہو جاتا ہے جو ہر وقت نمایاں ہوتا ہے اس طرح کچھ بایا بی یا غلام لڑائی کو مارا
 وقت منہ پر نہ مارنا چاہیے (نودی) **عَنْ** **ابْنِ الزُّبَيْنِ** **عَنْ** **أَبِي حَسَدٍ** **عَنْ** **أَبِي حَسَدٍ**
عَنْ **أَبِي هُرَيْرَةَ** **عَنْ** **النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** قَالَ إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيُجَنِّبِ الْوَجْهَ
ترجمہ وہی جو ابوبکر گذرا **عَنْ** **أَبِي هُرَيْرَةَ** **عَنْ** **رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** **عَنْ**
عَنْ **أَبِي هُرَيْرَةَ** **عَنْ** **رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** **عَنْ** **أَبِي هُرَيْرَةَ** **عَنْ**
 بڑا ناچہ نہ مارے **عَنْ** **أَبِي هُرَيْرَةَ** **عَنْ** **رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** **عَنْ** **أَبِي هُرَيْرَةَ**
عَنْ **النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** قَالَ إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيُجَنِّبِ الْوَجْهَ فَإِنَّ اللَّهَ خَلَقَ دَمْرَ عَلَى
صُورَتِهِ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے اپنے بہائی
 سے لڑے تو اس کے منہ سے بچا رہو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے آدمی کو اپنی صورت پر بنایا ہے **ف**
 نودی نے کہا یہ حدیث احادیث صفات میں ہے اور اس کا حکم کتاب الایمان میں وضاحت سے بیان ہو چکا
 اور بعض علماء ایسی احادیث کی تاویل نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ ان پر ایمان لاتے ہیں کہ وہ حق ہیں
 اور ان کا ظاہر ہی معنی مراد نہیں ہے بلکہ ایسا معنی مراد ہے جو لائق ہے خدا کے صفت ہو نیکو اور یہی
 مذہب ہے جو محمد و سلف کا اور اسی میں احتیاط ہے اور سلامتی ہے اور بعض ان کی تاویل کرتے ہیں جیسے
 لائق ہے اللہ تعالیٰ کی تعزیر کے کیونکہ اس کی مثل کوئی شے نہیں ہے ماضی نے کہا یہ حدیث اس لفظ
 سے ہے اور بعض نے کہا یہ مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم کو رحمان کی صورت پر بنایا اور یہ لفظ

الحديث كذا وكذا ثبت نہیں ہوا شاید غلط نقل بالمعنی سے پیدا ہوئی یا نہ کیلئے کہا ابن قتیبہ نے اس حدیث میں غلطی کی اور سہ کو ظاہر چلایا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ کی ایک صورت ہو لیکن دو صورتوں کی طرح نہیں اور یہ قول ظاہر الفاظ میں ہو سکتا ہے کہ صورت ہو ترکیب لازم آتی ہے اور ہر مرکب حادث ہے اور اسے غرض جل حادث نہیں ہے نہ صورت دار ہے نہ ہوگا اور یہ قول لکناً مجسّم کی طرح ہے کہ اللہ تعالیٰ جسم ہو اور اجسام کی طرح انہوں نے کہا کہ اہل سنت کہتے ہیں اللہ تعالیٰ شے ہے نہ اور نہ کیا کی طرح تو بڑا دیا اور کہنے لگا وہ جسم ہے نہ اور اجسام کی طرح حالانکہ شے اور جسم میں بڑا فرق ہے شے حدوث کو مقتضی نہیں ہے اور جسم وحدت ترکیب کو مقتضی ہیں اور ترکیب کے حدوث لازم آتا ہے اور تعجب ہے کہ ابن قتیبہ کو کہ انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ کی صورت ہے نہ اور صورتوں کی طرح حالانکہ ظاہر حدیث کا اذن کی رائے پر یہ مضمون ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم کو اپنی صورت پر بنایا تو دونوں صورتیں نظیر ہوئیں ایک دوسرے کی یہ کہنا کہ اس کی صورت اور صورتوں کی طرح نہیں تھی متناقض ہے اور اذن کا کہا جاوے گا کہ صورت ہو نہ اور صورتوں کی طرح اس کی کیا مراد ہے اگر یہ غرض ہے کہ وہ مرکب نہیں ہو تو صورت نہ ہوئی حقیقتہً اس صورت میں یلفظ ظاہر پر درنا اور تکرار ہو گئی اور اختلاف کیا ہو علمائے اسکی تاویل میں بعض کہتے ہیں ضمیر صورت میں اس شخص کی طرف ہوتی ہے جسکو ماہی پڑی تو مصلحت صاف ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو اسی شخص کی صورت پر بنایا تھا اور حضرت نے کہا آدم علیہ السلام کی طرف ہوتی ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے آدم کو بنایا اور اسکی صورت پر بنیو آدم کی صورت پر اور یہ تاویل ضعیف ہے اور بعض نے کہا کہ ضمیر اللہ تعالیٰ کی طرف ہوتی ہے اور اضافت تشریف اور اختصاص کیلئے ہے کہتے ہیں انہ اللہ تعالیٰ کا اور کعبہ کو بیت اللہ کہتے ہیں واللہ اعلم بالصواب ترجمہ کہتا ہے کہ حدیث میں ظاہر مجمل ہے جیسے اور احادیث صفات اور اس کے ظاہری معنی پر ہمارا ایمان ہے اور ہم تاویل نہیں کرتے سلف کا یہی نہیں ہے اور امام نووی نے جو ظاہری معنی کی نفی سلف کو نقل کی اس کے ظاہر معارف کی نفی منظور ہے جو مخلوقات کو خاص ہے نہ ظاہر یعنی لغوی ورنہ یہ نقل غلط ہے اور انتہائی الاستدلال میں جتنے ائمہ سلف کے بہت نقل کیے ہیں جو کہتے ہیں احادیث صفات اپنے ظاہر پر مجمل ہیں اور ماری کا اعتراض ابن قتیبہ پر غلط ہے اسلئے کہ وہ صورت جو پروردگار کی ہے یہی ہے جس پر پروردگار خود یا اسکا سمیع یا البصر یا ماہیہ یا قدم جیسے ان شیاؤں کی ترکیب لازم نہیں آتی دوسری صورت کو بھی لازم نہیں آتی اور جسم کا اطلاق خداوند تعالیٰ پر احادیث میں نہیں آیا پس ہم کیونکر اپنے

دل سے اطلاق کرینگے اور جسم کی نفی ہی نہیں کرتے اس لیے کہ جو صفت پروردگار کے لیے نہیں آئی اور اسکا اثبات اور اسکی نفی دونوں بے دلیل ہیں اور جسم کی نفی اگر اسوجہ سے ہے کہ اس سے حدوث یا ترکیب لازم آتی ہے تو اور صفات سے بھی صبر اور تباہی چڑھنا بات کرنا آنا جانا سننا دیکھنا ان صفات سے بھی لازم آتی ہے حالانکہ ان صفات کے ثبوت پر اہل سنت کا اجماع ہے ایسے اعتراض مازری کا کہ جب صورت اللہ تعالیٰ کی لاکھ لاکھ ہوئی تو آدم اس کی صورت پر کیونکر ہوں گے نا سمجھی سے ہے کس لیے کہ یہ تشبیہ صرف اطلاق لفظ میں ہے نہ مراد اور حقیقت میں جس پر کوئی کہے اس پر ہی سنتا ہے آدمی ہی سنتا ہے اس کا بھی ناتہ ہے آدمی کا بھی ناتہ ہے اور یہ تشبیہ درحقیقت تشبیہ نہیں ہے بلکہ صرف اشتراک لفظ ہے حدیث میں مجازاً اسکا کاف تشبیہ و تعبیر کیا ورنہ یہ حدیث لیس کثیلہ کے مخالف ہو جاوے گی امام شوکانی نے یہ حدیث میں صوریہ کی ضمیر آدم کے طرف پھیری ہے اور ایک قول یہ بھی کہا ہے کہ صورتیہ سے صفتیہ اس سے پر تیاوہل کچھ نہیں ہے کس لیے کہ ایسے تاویلات و حدیث کا مضمون خراب ہوتا ہے اور وجہ پڑھارنے کی کوئی وجہ نہیں نکلتی سراج الوناج میں علامہ ابو الطیب نے فرمایا کہ اگرچہ طریقہ سلف سے پیٹنے جاری کرنا ان احادیث کا اپنے ظاہری معنی پر بغیر تاویل اور تعطیل اور تکلیف اور تشیل کے اور اس میں کوئی قباحت نہیں ہے و اما **اعلم عن** اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ اِذَا قَاتَلَ اَحَدُ کُمْ اَخَاهُ یُکْتَلِبُ الْوَجْہَ تَرْجَمَہُ اَوْ یَرِیْہُ یُرْدِیْہُ یُرْسِلُ اللّٰہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَفْسًا لِّیُکْتَلِبَ الْوَجْہَ

انچہ بہائی سے لڑے تو اس کے منہ سے بچا رہے (یعنی منہ پڑھ مارے) **بَاب** الْوَعْدِ الْمُشَوَّہِ

یَرْکَبُ سَدَبِ النَّاسِ یُعْطِیْ حَوْجَ خَوْفٍ لِّکُلِّ حَوْجٍ سَاوٍ اَوْ سَاکَا عَذَابِ **عَنْ** هِشَامِ بْنِ حَکِیْمٍ عَنْ خِرَاجِ قَالَ مَرَّ بِالْغَامِ عَلٰی اُنَاسٍ وَکَانَ اَقْبَمُوْا فِی التَّشْمِیْنِ حَتّٰی رُوْیَ سَہْمُ النَّبِیِّ فَقَالَ مَا هٰذَا

قِیْلَ یُعَذِّبُوْکُمْ فِی الْخِرَاجِ فَقَالَ اَمَّا اَنْ تَسْمَعُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ یُعَذِّبُ الَّذِیْنَ یُعَذِّبُوْنَ النَّاسَ فِی الدُّنْیَا تَرْجَمَہُ ہِشَامُ بْنُ حَکِیْمٍ عَنْ خِرَاجِ قَالَ مَرَّ بِالْغَامِ عَلٰی اُنَاسٍ وَکَانَ اَقْبَمُوْا فِی التَّشْمِیْنِ حَتّٰی رُوْیَ سَہْمُ النَّبِیِّ فَقَالَ مَا هٰذَا

لوگوں پر گنڈرے وہ وہ پھینک رہے کیونکہ تھے اور اس کے سرور پر تیل ڈال گیا تھا انہوں نے پوچھا یہ کیا ہے لوگوں نے کہا اس کا یہی حصول دینے کے لیے انکو مرادی جاتی ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ عذاب کرے گا ان لوگوں کو جو دنیا میں لوگوں کو عذاب کرتے ہیں (یعنی ناحق تو اس میں وہ عذاب داخل نہیں ہے جو عذاباً یا تعزیراً ہو) **عَنْ**

هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرَّ هِشَامُ بْنُ حَكِيمٍ بِنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مِنَ الْأَنْبَاءِ بِالنَّامِ قَدْ
 أُقِيمُوا فِي الشَّخْصِ فَقَالَ مَا نَأْتَانَهُمْ قَالُوا أَحْبَبُوا فِي الْحِزْمَةِ فَقَالَ هِشَامُ أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا تَرْجِمُهُ
 فِي جَوْكَدَرِ اسْمِ يَسْمُوهُ جَوْكَدَرُ وَهُوَ عَجْمٌ كَمَا تَسْمُوهُ رَتَبَةٌ أَوْ تِلْكَ دَانِي لَنْ كَاذِبِينَ هِيَ عَنْ هِشَامٍ يَهْدِي
 الْأَسْنَادُ وَذَكَرَ فِي حَدِيثِ جَبْرِ قَالَ وَأَمِيرُ هُمْ يَوْمَئِذٍ عُمَيْرُ بْنُ سَعْدٍ عَلَى الْفَسْطِينِ فَدَخَلَ
 عَلَيْهِ فَنَحَلَ كَتَمَ مَرَّ بِهِمْ فَنَحَلُوا تَرْجِمُهُ فِي جَوْكَدَرِ اتنا زیادہ ہے کہ اون دنوں حکم وہاں کا عُمیر
 بن سعد تھا جو دالی تھا فلسطین کا فلسطین کہتے ہیں بیت المقدس اور اس کے اطراف کو شہر ون کو انشا
 بن حکم اس کے پاس گئے اور یہ حدیث بیان کی اس نے حکم یا وہ لوگ جوڑ دیے گئے عَنْ عُدْوَةَ
 ابْنِ التَّيْمِيِّ أَنَّ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ وَجَدَ رَجُلًا وَهُوَ عَلَى حِمَصٍ يُسَمُّونَ نَاسِئَةً التَّيْمِي فِي
 أَدَاةِ الْحِزْمَةِ فَقَالَ مَا هَذَا الرَّقِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ يُعَذِّبُ
 الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا تَرْجِمُهُ فِي اسْمِ يَسْمُوهُ جَوْكَدَرُ وَهُوَ عَجْمٌ كَمَا تَسْمُوهُ رَتَبَةٌ
 دیکھا جو حمص کا حکم تھا وہ کاشنکارون کو وہوہ بن عذاب دے رہا تھا خیر دینے کے لیے **بَابُ**
مَنْ مَرَّ بِسَلَاةٍ فِي مَسْجِدٍ أَوْ سُوقٍ أَمْسَكَ بِنِصَالِهَا مجمع میں تہا سارے جاوے تو اسکی احتیاط
 رکھے **عَنْ** حَبَابٍ يَقُولُ مَرَّ رَجُلٌ لَيْسَ بِهَامٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَلِّمْ أَمْسَكَ بِنِصَالِهَا تَرْجِمُهُ جَابِرٌ رَوَيْتُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَمَا يَا أَوَّلِي بِرِيكَ نُونٍ كَوْبُطٌ فَنَافَا كَسِي كَوَصْدَمَهُ بِرِيكَ نُونٍ كَوْبُطٌ فَنَافَا كَسِي
 ضرر کا احتمال ہوا اسکا یہی حکم ہے۔ ہمارے زمانے میں بدوق یا تفنگچہ مجمع میں بہر نہ لیجا نا چاہیے۔
عَنْ حَبَابِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلًا مَرَّ بِالسُّجْدِ فِي الْمَسْجِدِ قَدْ أَبْدَى نِصْلَهُ كَأَمْرٍ أَنْ
 تَأْخُذَ بِنِصْلِهِ كَأَنَّكَ تَسْتَلِمْ تَرْجِمُهُ ابْنُ حَكِيمٍ مَرَّ بِرَجُلٍ يَأْخُذُ بِرِيكَ نُونٍ كَوْبُطٌ فَنَافَا كَسِي
 آپ نے فرمایا اون کی پیکانین تہا مے تاکہ کسی سلمان کو چر نہ لگے **عَنْ** حَبَابِ بْنِ سُوْدٍ
 اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَمَرَ رَجُلًا كَانَ يَتَصَدَّقُ بِاللَّيْلِ فِي الْمَسْجِدِ أَنْ لَا يَسْرُبَ بِهَا كَأَنَّ
 وَهُوَ أَخَذَ بِنِصْلِهِ وَقَالَ ابْنُ رُجْجَانَ كَانَ يَتَصَدَّقُ بِاللَّيْلِ تَرْجِمُهُ جَابِرٌ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
 صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ایک شخص کو تیر بانٹا تھا مسجد میں کہ تیر لیکر جب نکلے تو اون کی

عَلَى الطَّرِيقِ فَكَفَّرَهُ فَشَكَكَ اللَّهُ لَهُ أَخْضَرَ لَهُ تَرْجُمَهُ ابُو بَرِيرَةَ سُرُوَيْتٌ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَرَمَا بِأَيِّكَ شَخْصٍ مِنْ جَاهِلِيَّةٍ تَمَاتِ الْأَشْخَافُ بِرَأْسِهَا بِأَيِّكَ شَخْصٍ وَكَيْفَى كَانَتْ نَوْنُ كِي تَوَادُّ سَكُو سَرَكَا دِيَا
 لِقَالِي نِي اس كِي كُو تَبُول كِيَا اُوْر سَكُو خَفِيْدِيَا رَنُوِي نِي كِيَا سَلَامَنُون كُو سَرَايِكِ طَرَح فَا نَدِيْنِي مِيْن
 بِسِي تَوَابِي سِي **عَنْ** اِيْنِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ مَرَّ رَجُلٌ بِغُصْنٍ فَنَجَّاهُ عَنْ خَلْعِهِ طَرِيقًا فَقَالَ وَشَرُّ الْأَخْيَارِ هَذَا عَنِ الْمُسْلِمِينَ لَا
 يُوْزَنُ بِهَيْئَةٍ كَانَتْ فِيهَا نَجْوَى تَرْجُمَهُ اِيْنِي فَرَمَا بِأَيِّكَ شَخْصٍ سَرَاهِيْن كَانَتْ نَوْنُ كِي وَالِي دِي كِي تُو
 تَمَاتِ مَرْنِي اَكِي مِيْن اِسْكُو مَادُوْن كَا مَسْلَامَنُون كِي اِنِي جَانِي كِي سَاهِي سِي تَا كَا دُوْن كُو تَكْلِيْف نَهِيْدِي اِسِي
 تَوَالِي نِي اِسْكُو حَبْت مِيْن دَا خَل كِيَا **عَنْ** اِيْنِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ
 لَقَدْ سَأَلْتُ رَجُلًا يَتَّقِي رَجُلًا فِي الْحَبْتِ فِي شَيْءٍ فَطَعَنَهُ فَنَجَّاهُ عَنْ خَلْعِهِ طَرِيقًا كَانَتْ تُؤْذِي
 النَّاسَ تَرْجُمَهُ ابُو بَرِيرَةَ سُرُوَيْتٌ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَمَا بِهَيْئَةٍ مِيْن اِيْنِي
 شَخْصٍ كُو مَرِي اُوْر اَتِي دِي كِيَا حَبْت مِيْن اِيْنِي كَا ث دِيَا تَمَاتِ حَبْت مِيْن اِيْنِي تَكْلِيْف مَرِي
 تَمَاتِ اُوْر كُوْن كُو **عَنْ** اِيْنِي هُرَيْرَةَ اَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ شَهِدْتُ كَا نَكِي
 تُوْذِي الْمُسْلِمِيْنَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَطَعَهَا فَكَدَّ خَلَّ الْحَبْتِ تَرْجُمَهُ حَضْرَت ابُو بَرِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهُ سُرُوَيْتٌ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَمَا بِأَيِّكَ حَبْت مَسْلَامَنُون كُو تَكْلِيْف دِيَا تَمَاتِ اِيْنِي
 شَخْصٍ يَا اُوْر وَه دِي حَبْت مِيْن اِيْنِي كَا ث دِيَا وَه دِي حَبْت مِيْن اِيْنِي كَا ث دِيَا وَه دِي حَبْت مِيْن اِيْنِي
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ شَيْئًا أَنْتُمْ بِهِ قَالَ اَعْزَلِي اَكَا دِي عَنِ طَرِيقِي الْمُسْلِمِيْنَ +
 تَرْجُمَهُ ابُو بَرِيرَةَ سُرُوَيْتٌ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِيْن عَرَض كِيَا اِيْنِي اِسِي كِي مَجْهُو كُو
 بَات اِيْنِي بِلَا يِي حَبْت مِيْن اِيْنِي اُوْر اَتِي دِي كِيَا مَسْلَامَنُون كِي اِيْنِي سَكُو كُو اِسْطَا دِي **عَنْ**
 اِيْنِي بُوْرَدَةَ اَلْاَسِي كِي اَنْ اَبَا بُوْرَدَةَ قَالَ قُلْتُ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اِنِّي لَا دَرِي
 لَعَسَى اَنْ يَخْبِيَنَّ وَاقْبِي بَعْدَكَ تُوْذِي شَيْئًا يَفْعَلُنِي اللَّهُ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اِفْعَلْ كَذَا اِفْعَلْ كَذَا اَبُو بَكْرٍ لَيْسَ بِهِ وَاقْبِي اَكَا دِي عَنِ الطَّرِيقِ تَرْجُمَهُ ابُو بَرِيرَةَ سُرُوَيْتٌ هُوَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَمَا بِأَيِّكَ شَخْصٍ سَرَاهِيْن كَانَتْ نَوْنُ كِي وَالِي دِي كِي تُو
 كُوِي بَات اِيْنِي بِلَا يِي حَبْت مِيْن اِيْنِي اُوْر اَتِي دِي كِيَا مَسْلَامَنُون كِي اِيْنِي سَكُو كُو اِسْطَا دِي

اور حکم کیا ایذا دینے والی چیز کو راہ سہانے کا **باب** تحریر تَعَذُّبُ الْحَمْرِ وَخَوَّهَا مِنَ
 الْحَيَوَانِ الَّذِي لَا يُؤْذِي جَوَانِزَ تَمَانَهُ هُوَ لَكُلِّفَ دِينًا حَرَامٌ هِيَ صَبْرٌ عَلَى كَوْنِ
 عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَذَابُ بَيْتِ امْرَأَةٍ فِي هَرْقَةٍ سَجَنَتِهَا حَتَّى
 مَاتَتْ قَدْ خَلَّتْ فِيهَا النَّارَ لَاهٍ أَطْعَمَهَا وَسَقَمَهَا إِذْ هِيَ جَبَسَتْهَا دَلَاهٍ تَرَكْنَاهَا نَاكِلٌ
 مِنْ خَشَائِشِ الْأَرْضِ ترجمہ عبد البر بن عمر سے روایت ہے ایک عورت کو عذاب ہوا ایک بلی کے لیے
 جبکہ اوس نے قید کیا تھا یہاں تک کہ وہ مر گئی بہرہ عورت جہنم میں گئی اُس عورت نے اوس بلی کو نہ کُنا
 دیا نہ باہی قید میں اور نہ جوڑا کہ زمین کے کیڑوں کو کہا تی **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ عَنْ حَدِيثِ جَوْبِرِ بْنِ جَرَّادٍ رَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَذَابُ امْرَأَةٍ فِي هَرْقَةٍ أَذْنَقَهَا فَكَلَمَتْ نَظْعَهَا دَلَمَتْ تَسْقِيهَا دَلَمَتْ تَدْعِيهَا نَاكِلٌ
 مِنْ خَشَائِشِ الْأَرْضِ ترجمہ وہی جو کہلنرا اس میں یہ کہ اوس بلی کو باندھ دیا تھا **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ ترجمہ وہی جو ابوبکر نے **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنِ رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَلِكَ أَحَادِيثُ مِنْهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَتْ
 امْرَأَةٌ النَّارَ مِنْ جَرَاءِ هَرْقٍ لَهَا أَوْ هِيَ رُبَطَتْهَا دَلَاهٍ أَطْعَمَهَا دَلَاهٍ أَرْسَلَهَا تَرْفَعُ مِنْ
 خَشَائِشِ الْأَرْضِ حَتَّى مَاتَتْ هَذَا ترجمہ ابوبکر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 ایک عورت دوزخ میں گئی ایک بلی کے سبب جبکہ اوس نے باندھ دیا تھا پھر نہ اوس کو کہا نہ دیا نہ جوڑا کہ
 وہ زمین کے کیڑے چباتی یہاں تک کہ وہ بلی ہو کر مر گئی **باب** تَحْرِيرُ الْيَكْبَرِ غُرُورًا حَرَامًا
عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 الْيَكْبَرُ إِذَا دُهِقَ وَالْيَكْبَرُ إِذَا دُهِقَ فَصَحَّ يُنَادِي عَذَابُ بَيْتِ امْرَأَةٍ ترجمہ ابوسعید خدری اور ابوبکر سے
 سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غرور پر دروغار کی ازار ہے اور بزرگی اوس کی چادر ہے
 ایسے یہ دونوں اوس کی صفتیں ہیں ابھر پر دروغار فرماتا ہے جو کوئی یہ دونوں صفتیں نہ پائے گا
 اوس کو عذاب دہوکا (نودی) نے کہا اس حدیث سے غرور بچنے کا وعید لکلی اور یہ ثابت ہوا کہ غرور حرام ہے
 اور یہ صفت خاص یہ دروغار کی ہے **○** مراد اس کے بار و سنی کہ ملکش قدیم است و دشمنی
باب النَّبِيُّ عَنْ تَفْصِيلِ الْأَنْسَانِ مِنْ تَحْمِيهِ اللَّهِ تَعَالَى اس کی محبت سے کسی کو ناسید کرنا

**عَنْ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللَّهِ لَا
يَغْفِرُ اللَّهُ لِفُلَانٍ وَكَأَنَّ اللَّهَ قَالَ مَنْ ذَا الَّذِي يَتَّكِلُ عَلَى كَذَا غَيْرِ الْفُلَانِ يَا نَبِيَّ قَدْ غَمَرْتُ
الْفُلَانِ وَاحْتَبَطْتُ عَمَلَكَ أَوْ كَمَا قَالَ تَرْجُمُهُ جُنْدُبٌ سُرُوْدِيَتْ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَرَمَا يَافِيكَ شَخْصٌ بَوْلًا تَسْمِ اسْمُكَ اللَّهُ تَعَالَى كَوْنِيْنِ بَحْثُ كَا اللَّهُ تَعَالَى فَرَمَا يَافِيكَ كَوْنِ بَرُوْدِيَتْ جَوْدِيَتْ كَمَا
هِيَ كَرَمِيْنِ فَلَانِي كَوْنِيْ بَحْثُ كَا مِيْنِ اُسْكُوْ بَحْثُ دِيَا اُوْرُ هُوْ كَلَا جِيْنِيْ تَسْمِ كَمَا لِيْ تَبِيْ اَعْمَالِ لَعُوْ كَرَمِيْ
ف اَبِيْكَارِ نَزَوِيْ نِيْ كَمَا اَحَدِيْثِ سَوَالِ سِنْتِ كَا مَذْهَبِ بَاتِ تَرَمَا هِيَ كَا اللَّهُ تَعَالَى اِغْرَ جَابِيْ تَوْبِيْ
تَوْبِيْ كِيْ هِيْ كَنَاهِ مَعَانِ هُوْ سَكْتِيْ هِيْنِ اُوْرِ مَعْتَزَلِيْ نِيْ اَحَدِيْثِ سَوَالِ سِنْتِ كَا مَذْهَبِ بَاتِ تَرَمَا هِيَ كَا اللَّهُ تَعَالَى اِغْرَ جَابِيْ تَوْبِيْ
هُوَ جَابِيْ هِيْنِ اُوْرِ مَعْتَزَلِيْ نِيْ اَحَدِيْثِ سَوَالِ سِنْتِ كَا مَذْهَبِ بَاتِ تَرَمَا هِيَ كَا اللَّهُ تَعَالَى اِغْرَ جَابِيْ تَوْبِيْ
هِيَ كَا اُوْسْ كِيْ نِيْ كِيَانِ بَرَا مِيُونِ كِيْ سَاخُوْ كَرَمِيْنِ يَا اُوْرِيْ كَوِيْ كَامِ اِيْ كَا مِيْ هُوْ كَا جِيْ سِيْ وَهْ كَا فَرَمُوْ كِيَا
هُوَ كَا يَا يَحْكُمُ اَكْثَرُ اُمْتُوْنِ كِيْ لِيْ تَرَمَا اَتِيْ **بَابُ** فَضْلِ الصُّعْفَاءِ وَالتَّحَا مِلِّيْنِ مَا تَوَانُوْنِ اُوْرِ
كَمَا نَمُ خَضُوْنِ كِيْ فَضِيْلَتِ **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَبِّ اَشْعُرْ
مَدُّ فَوْجِيْ بِاَلَا كَوِيْ كُوْ اَقْسَمُ عَمَّا اَشْعُرُ تَرْجُمُهُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ سُرُوْدِيَتْ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نِيْ فَرَمَا يَافِيكَ لُوْ كِيْ بَرِيْشَانِ بَالِ غُبَارِ اَوْدِيْ دَرُوْدِيْ اُوْرِ نِيْ سِيْ دِيْ كِيْلِ سَوِيْ كِيْ هِيْنِ كَا اِغْرَ خَا كِيْ اَعْمَادِ
بَرَكِيْ سِيْبَاتِ كِيْ تَسْمِ كَمَا مِيْطِيْنِ تَوَضُّعِ اُوْرِ نِيْ كِيْ تَسْمِ كُوْ سَا كَرَمِيْ **ف** اَبِيْ هُرَيْرَةَ سُرُوْدِيَتْ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كِيْ تَوْبِيْ دِيْ لِيْ اُوْرِ بَرِيْ هِيْنِ كَا كَوِيْ دَرُوْدِيْ سِيْ كِيْ كَثَرِ اُوْرِ نِيْ سِيْ اُوْرِ بَاطِنِ كِيْ لِيْ صَافِيْ هِيْنِ كَا خَا
جَلِ جَلَالِ كُوْ اُوْرِ نِيْ خَا طَرِ دَارِيْ مَنْظُوْرِ سَتِيْ هِيَ اَحَدِيْثِ سَوَالِ سِنْتِ كَا مَذْهَبِ بَاتِ تَرَمَا هِيَ كَا اللَّهُ تَعَالَى اِغْرَ جَابِيْ تَوْبِيْ
كُوْ خَيْرِ نِيْ جَابِيْ **ف** خَا كَرَانِ چِمَانِ رَا اَحْقَا قَتِ مَنَكِرِ تَوْبِيْ دِيْ اُوْرِ نِيْ كُوْ دَرِيْنِ كُوْ دِيْ سَوَارِ يَافِيْكَ
مَكْرِيْ سِيْ نِيْ چَابِيْ هِيَ كَا خَلَا فِ شَرَعِ فَعِيْرِ نِ كُوْ لِيْ اُوْرِ قُطْبِ عَوَامِ كِيْ طَرَفِ اَعْتِقَا دَرِيْ هُوْ سَطَرِ كَا جِيْ نِيْ
اَحَدِيْثِ مِيْنِ لِيْ صَعْبِيْ بَرِيْشَانِ مَوْخَا كَرَمِ نِ كُوْ مَقْبُوْلِ فَرَمَا يَافِيْكَ اُوْرِ نِيْ سِيْ اُوْرِ نِيْ سِيْ اُوْرِ نِيْ سِيْ اُوْرِ نِيْ سِيْ
چِيْنِيْ دَالِيْ دَرِيْ مَنَدِيْ هِيْ اِيْ سِيْ هُوْ مِيْنِ دُوْ سَرَا فَا مَدِيْ كِيْ اِيْ بَانِ كِيْ سَاهَتِيْ خَا كَرَمِ سَارِيْ اُوْرِ كَمَا مِيْ
حَقِّقَالِ كُوْ پَسَنَدِيْ (تَحْفَةُ الْاَخِيَارِ) **بَابُ** النَّهْيِ عَنْ قَوْلِ هَلْكَ النَّاسُ بِمَا كَمَا نَمُوعِ هِيَ
كَا لُوْ كِيْ تَبَاهِ هُوْ **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الرَّجُلُ
هَلْكَ النَّاسُ هَلْكَ هُوْ قَالَ اَبُوْ اَيُّهَا النَّاسُ لَا اُوْرِيْ اَهْلَكَ مُمْرًا بِالنَّصِيْبِ اَوْ اَهْلَكَ مُمْرًا بِالْاَمْرِ**

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی یہ کہے تو گاہک ہرگز تجارت سے اپنے تئیں غمہ جانکر اور جو منوس یا بیع سے دین کی خرابی پر کہی تو منع نہیں ہے) تو وہ خود سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہے **عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي خَالَةَ الْأَسَدِيِّ عَنْ** ترجمہ وہی جو گذر **بَابُ** الْوَصِيَّةِ بِالْحَارِيسِ بِمَا يَحَقُّ **عَنْ** عَائِشَةَ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِيَنِي بِالْحَارِيسِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ لَيُورِثُنِي ترجمہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبریل علیہ السلام مجھ کو وصیت کرتے رہے ہیں اس کے ساتھ سلوک کرنے کی یہاں تک کہ میں سمجھا وہ میرا یہ کو دارث بنا دیں **ف** یعنی یہاں تک میرا کے ساتھ احسان کرنے کی تاک یہ کہ میں سمجھا ایک میرا یہ دوسرے میرا یہ کو دارث ہو جاویگا احمد بن حنبلہ **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِيَنِي بِالْحَارِيسِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُورِثُنِي ترجمہ ابن عمر سے یہی روایت ہے **عَنْ** ابْنِ دُرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَا دُرٍّ إِذَا جَلَسْتَ مَرَقَةً فَأَكْثِرْ مَاءَهَا وَتَعَاهِدْ جِيرَانَكَ ترجمہ ابوذر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے ابوذر جب گوشت پکا کر تو شوربا بہت رکھ کر اور خیال رکھ کہ اپنے ہمایوں کا **عَنْ** ابْنِ دُرٍّ قَالَ خَلِيفَةُ الْأَوْصَاءِ إِذَا جَلَسْتَ مَرَقًا فَأَكْثِرْ مَاءَهَا لَتَحْدُثَ أَهْلُ بَيْتِكَ مِنْ جِيرَانِكَ فَأَكْثِرْ مِنْهَا بِمَعْرُوفٍ ترجمہ ابوذر سے روایت ہے کہ جبریل جانی دوست مجھ کو وصیت کی کہ جب گوشت پکا کر تو شوربا بہت رکھ کر اور اپنے ہمایوں کے والدین کو دیکھ کر انکو اُس میں سے بھیج کر جانی دوست و مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں **بَابُ** اسْتِخْبَارِ طَلَبَةِ الرُّجْعَةِ عِنْدَ اللِّقَاءِ مَا تَأْتِي كِبَرُوتَ كِتَابِهِ بِشَيْءٍ **عَنْ** ابْنِ دُرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا وَلَوْ أَنَّ سَلَفَهُ أَحَالَ رُجْعَهُ طَلَبِي ترجمہ ابوذر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احسان اور نیکی کو کم مت سمجھو (یعنی تو اسے خالی نہیں) اور یہ بھی ایک احسان ہے کہ اپنے بھائی سے ملے کٹا وہ پیشانی کے ساتھ **بَابُ** اسْتِخْبَارِ الشَّفَاعَةِ فِيهَا لَكِنَّ عِدَّةً مِنْ مَنَافِعِهَا مِمَّنْ يَسْأَلُهَا كَرَامَةً **عَنْ** ابْنِ مَوْسَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اِذَا اَتَاهُ طَالِبٌ حَاجَةً اَقْبَلَ عَلَيْهِ كَمَا يَنْبَغُ فَقَالَ اَشْفَعُوا فَلْتَوْجَرُوا وَادْلِقُمْ نَارَ الشَّيْطَانِ عَلَى لِسَانِ
 نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا احْبَبَ تَرْجُمَهُ ابُو بَرْزَاءُ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاسْمِ
 كَوْنِ حَاجَتِ لَيْدَا اَتَا تَوَابَ اِيْنِي سَاهِيُوْنِ فَرَمَانِي سَفَارِشِ كَرْدَمَكُو تَوَابِ هُوْكَ اَوْر اَمْر تَعَالٰی تَوَابِيْ بِمَغْمِرِ
 كِي زَبَانِ بِرُوِيْ حُكْمِ كَرْسِيْ كَا جَوَابِ تَهَا هِيْ **ف** اِيْنِي مِيْنِ لَوْدِيْ كَرْدِيْنِ كَا جَوَاقِيْ هِيْ لِيْكِيْنِ تَمِ اِيْثَا لَوْدِيْ
 مَتِ كِهَو سَفَارِشِ كَرْدُوْدِيْ نِيْ كِهَا فِشَا حَاجَتِ اِيْنِيْ سَفَارِشِ بِاَدِشَا اَوْر حَاكَمِ اَوْر سِرْ شَخْصِ كِيْ بِاسْمِ رُسْتِ
 هِيْ اَكْرَجِيْ ظَلَمِ رُو كِنِيْ كِيْ لِيْ يَاسِرِ اَكُو مَعَانِ كَرْنِيْ كِيْ لِيْ يَاسِيْ كُو كِيْچِ دِلُو اَنِيْ كِيْ لِيْ هُو لِيْكِيْنِ جِدُو دِيْمِيْنِ
 سَفَارِشِ حَرَامِ هِيْ سِيْطَرِ نَاقِ كَرْنِيْ كِيْ لِيْ **بَابُ** اِسْتِخْبَابِ مُجَالَسَةِ الصَّالِحِيْنَ
 نِيْكَ صَحْبَةِ اَكْلِ حُكْمِ **عَنْ** اِيْنِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا مَثَلُ حَلِيْسِ
 الصَّالِحِ وَحَلِيْسِ الشُّوْبِ كَمَثَلِ الْمَيْلِ وَكَانَ فِيْ اَكْلِيْ خَمَلِ الْمَيْلِ اِمَّا اَنْ يُّجْنِدَ يَكْ وَ اِمَّا
 اَنْ يُّكْتَبَعَ مِنْهُ وَ اِمَّا اَنْ يُّجَدَّ مِنْهُ رِيْعًا طَلِبًا وَ تَاَفِيْ اُنْ كِيْنِيْ اِمَّا اَنْ يُّجَرَّ وَ تَاَفِيْ اُنْ
 اَنْ يُّجَدَّ رِيْعًا خِيْنَةً تَرْجُمَهُ ابُو بَرْزَاءُ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِيْ فَرَمَا يَاسِيْكَ حَضَا
 اَوْر بِدِ صَاحِبِ كِيْ شَالِ اِيْسِيْ هِيْ جِيْسِيْ شَكِ بِجِيْزِ وَاَلِيْ اَوْر بِهِيْ دِهَو نِيْكَنِيْ وَاَلِيْ اُنْ شَكِ وَاَلَا يَآ
 تُو بِيْجِيْ يُوْنِ هِيْ دِيْكَ اَخْفِيْ كِيْ طُوْرِ سُوْكَوْ كِيْ لِيْمِ يَآ تُو اَدِسْ خَرِيْ لِيْكَ اَوْر بِهِيْ هِيْ نِيْكَنِيْ وَاَلَا يَآ تُو
 نِيْ كِيْ بِيْطِيْ جِلَادِيْكَ يَآ بَرِيْ بُو بِيْجِيْ كُوْ نُوْ كِهَا پَرِيْ كِيْ **ف** اِيْنِيْ عِطَارِ كِيْ بِاسْمِ جُو كُوْلِيْ بِيْطِيْ تُو
 فَامَكِيْ سُو خَالِيْ نِيْمِيْنِ اَكْر عِطَرِيْ خَرِيْدِيْ تُو خُوْشَبُوْ هِيْ هِيْ بِهِيْ شَالِ نِيْكَ شَخْصِ كِيْ هِيْ كِيْ عَالَمِ يَآ
 وَرِيْشِيْنِ يَاحَكِيْمِ كِيْ صَحْبَتِ مِيْنِ كِيْچِيْ كِيْچِيْ فَامَكِيْ خَرُوْرِ هُوْرِ تَهَا هِيْ اَوْر بِهِيْ هِيْ نِيْكَنِيْ وَاَلَا بِشَخْصِ كِيْ طِيْرِ
 هِيْ بِدِيْ صَحْبَتِ مِيْنِ نَفَقَا نِ ضرُوْرِ هُوْرِ تَهَا هِيْ اَكْر بِدِيْ شِيْ بِكُوْ جِيْ هِيْ اَوْر كَا اَفْ ضرُوْرِ هُوْرِ تَهَا هِيْ اَوْر
 اَوْنِيْ وَرْجِيْ هِيْ كِيْ نِيْكَ اَوْر عِبَادَتِ كِيْ لَذَتِ كَمِ مَوْجَاتِيْ هِيْ - تُوْدِيْ نِيْ كِهَا اَحْدِيْثِ سُو يَرِ لُكَلَا كِه شَاكِ
 پَاكِيْ هِيْ اَوْر سِيْرِ اِجْمَاعِ هِيْ عِلْمَا كَا لِيْكِيْنِ شِيْعِيْ هِيْ اَوْر كِيْ نَجَاسَتِ مَنقُولِ هِيْ اَوْر اُنْكَ اَقُوْلُ بَاطِلِ هِيْ
 حَدِيْثِ هِيْ اَوْر اِجْمَاعِ هِيْ اَوْر مِيْنِ شِيْ مَسْلَانِ شَاكِ لُكَلَا تِهَوْ كِيْ آئِيْ اَوْر بِجِيْجِيْ هُوْ كِيْ اَنْتِيْ مُخَضَّرِ
بَابُ فَضْلِ الْاِحْسَانِ اِلَى النَّبَاتِ نَبِيُوْنِ كِيْ بِاِنْسِيْ نَفِيْصَتِ **عَنْ** عَائِشَةَ
 رَوَيْتُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلَتْهُ حَاكَمِيْ اِمْرَاةٌ وَ مَعَهَا اَبْنَتَانِ لَهَا مَسَاكِنُ
 فَلَمْ يَجِدْ عِنْدِيْ شَيْئًا غَيْرَ مُتَكْرَرٍ وَ اَحَدَةٍ كَا عَطِيْتُهُمَا اِيْآ هَا فَ اَخَذَتْهُمَا نَفْسُهُمَا بَيْنَ

اَنْبَتَهَا وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا شَيْئًا لَعَنَّا مَنَ فَخَرَجَ مِنْهَا نَارٌ وَابْتَدَاَهَا فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَدَّ بِيْتَهُمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتَدَا مِنَ الْبَنَاتِ
 بِشَيْءٍ فَاحْسَنَ إِلَيْهِمْ كُنْ لَدُنِّي مِنَ النَّارِ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سرودیت ہر میری پاس
 ایک عورت آئی اوسکی دو بیٹیاں اوسکے ساتھ تھیں اوسنے مجھ سے سوال کیا میرے پاس کچھ نہ تھا ایک
 کھجور تھی وہی میں نے اُسکو دیدی اوسنے وہ کھجور لیکر دو ٹکڑے کی اور ایک ایک ٹکڑا دو نون بیویوں
 کو دیدیا اور آپ کچھ نہ کہا یا پھر اوٹھی اور چلی بعد اوس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے
 میری اوس عورت کا حال آپ کو بیان کیا آپ نے فرمایا جو مبتلا ہو بیٹیوں میں (یعنی اوسکی بیٹیاں ہونے
 پر وہ اون کے ساتھ نکلی کرے) اون کو پائے دین کی تعلیم کرے نیک شخص سے نکاح کر دے (تو وہ
 قیامت کے دن اوسکی آڑ میں لگی جہنم سے **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ جَاءَتْ نِثْنِي مِنْكِتَةً تُحْمِلُ
 ابْنَيْنِ لَهَا فَاطْعَمَتْهُمَا ثَلَاثَ ثَمَرَاتٍ فَاعْطَتْ كُلَّ رَاحِدَةٍ مِنْهُمَا ثَمَرَةً وَدَرَعَتْ اِلَى
 فِيْهَا ثَمَرَةً لِّمَا كَلَمَها فَاسْتَحَمَها اَبْلَتَاها فَشَقَّتْ، الثَّمَرَةُ الْاُخْرَى كَانَتْ تُرِيدُ اَنْ تَاْكُلَها
 بَيْنَهُمَا فَانْجَبَنِي نَسَاُها فَذَكَرْتُ الَّذِي صَنَعْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
 اِنَّ اللَّهَ قَدْ اَوْجَبَ لَهَا بِهَا الْجَنَّةَ اَوْ اَحْتَقَقَها مِنَ النَّارِ ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ سرودیت
 ہے ایک فقیرنی میری پاس آئی اپنے دو نون بیویوں کو لیے ہوئی میں نے اُسکو تین کھجوریں دیں اوسنے ہر ایک
 بیٹی کو ایک ایک کھجور دی اور میری کھجور کھانے کے لیے مرنے لگی اتنے میں اُسکی بیٹیوں نے (وہ کھجور
 ہی ناگلی کھانے لگا اوسنے اوس کھجور کے جسکو خود کھانا چاہتی تھی دو ٹکڑے کیے مجھ کو یہ حال دیکھ کر تعجب
 ہوا میں نے جو اوسنے کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس سے
 سے اوسکے لیے جنت وجب کر دی یا اوسکو جہنم سے آزاد کر دیا **عَنْ** الْكُنْزِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَالَ جَارَ بَيْتَيْنِ حَتَّى تَبْتَاعَا جَارَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ اَنَا وَهُوَ وَصَمَّ
 اصَابَهُمَا ترجمہ انس بن مالک سرودیت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دو گریوں کو
 پالے اُن کے جوان ہونے تک قیامت کے دن میں اور وہ ہر طرح سے اوپر لگے اور اپنے اپنی اونگلیوں کو
 دبا یا (یعنے میرا اسکا ساتھ ہو گا قیامت کے دن مسلمان کو چاہیے کہ اگر خود اوسکی اڑکیاں ہوں تو خیر
 در نہ دیتیم اگر کیوں کو پالے اور جوان ہو جائے اُن کا نکاح کر دیوے تاکہ حضرت صلعم کا ساتھ اوسکو نصیب

نفوذ
 ۶

باب فضیل من یموت لہ وکذا فی حبسہ جس شخص کا بچہ مرے اور وہ صبر کرے **عن ابی ہریرۃ**
 عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یموت لاحد من المسلمین نکتۃ من الولد فتمتۃ
 النار الا تحکۃ القسم ترجمہ ابو ہریرہ روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان
 کے تین بچہ جاوین اسکو جہنم کی آگ نہ لگے گی مگر قسم اقرار نے کے لیے یعنی اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا کہ تو
 میں کوئی ایسا نہیں ہے جو دو فرخ پر غم گزے ہو جو ہر ایک کا بھی گزر دو فرخ پر ہے ہر گاہ پر اور کسی طرح کا
 عذاب نہ ہو گا **عن** الزہری یا سناد مالک ومعنی حدیثہم الا ان فی حدیث سفیان فیہ
 النار الا تحکۃ القسم ترجمہ وہی جو اور گزرا **عن** ابو ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم قال لیسوہ من لا نصار لا یموت احدا من نکتۃ من الولد فیکسبہ
 الا تحکۃ لجنۃ فقالت امراۃ فینھن او ثنان یا رسول اللہ قال اول ثنات ترجمہ
 ابو ہریرہ روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی عورتوں سے فرمایا تم میں جو جس کے تین
 لڑکے مر جاوین اور وہ خدا کی رضا سندی کے وسط صبر کرے تو جنت میں جاوے گی ایک عورت بولی
 یا رسول اللہ اگر دو بچے مرین اپنے فرمایا وہی سی **عن** ابی سعید الخدری قال حکایت امراۃ
 ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا رسول اللہ ذہب الرجال یحذینک فاجعل
 لنا من فیک یوما نائیک فیہ نعلمکنا مما حکمک اللہ قال اجتمعن یوم کذا وکذا
 فاجتمعن کا تاھن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاجتمعن مما علیہ اللہ ثم قال
 ما من کمن امراۃ تقدیم بین یدیکما من ولیدھا ثلاثۃ الا کاناوا لھا حجابا
 من النار فقالت امراۃ واثنتین واثنتین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 واثنتین واثنتین واثنتین ترجمہ ابو سعید خدری روایت ہو ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کے پاس آئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ساری بائین آپ کی مردھی سنا کرتے ہیں تو ہمارے لیے بھی
 ایک دن مقرر کیجیے جس دن ہم آپ کو پاس آیا کریں اور آپ ہکو وہ باتیں کہیں جن جو اللہ تعالیٰ نے
 آپ کو سکھلائی ہیں اپنے فرمایا اچھا فلاں دن تم جمع ہونا وہ جمع ہوئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کچھ پاس
 تشریف لائے پھر فرمایا تم میں سے جس عورت نے اپنے آگے تین بچے بھیجے (یعنی تین بچے اسکو
 مر گئے) تو وہ اس کی آٹھ مر جاوین گہنم سے ایک عورت بولی اور دو بچہ دو بچے دو بچے اپنے

ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کیا یا رسول اللہ میری اس بیٹی کے لیے دعا فرما۔
وہ بیمار ہے اور میں ڈرتی ہوں کہ میں مر جاؤں میں تین بچوں کو گارڈجی ہوں آپ فرمایا تو نے تو ایک
مضبوط روک کر لی جہنم کی **باب** اِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا أَحَبَّ أَهْلَ السَّمَاءِ حُبًّا
کریم کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو آسمان کے فرشتے بھی اس سے محبت کرتے ہیں **عَنْ**
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا أَعْلَجَ بِرَيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
فَقَالَ إِنْ أَحَبُّ فَلَانًا فَاحْبِبْهُ قَالَ كَيْفَ حُبُّهُ جِبْرِيلُ ثُمَّ يَأْتِي فِي السَّمَاءِ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ
يُحِبُّ فَلَانًا فَاحْبِبُوهُ يُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ قَالَ ثُمَّ يُوَضِّعُ لَهُ الْقَبُولَ فِي الْأَرْضِ وَإِذَا ابْنُ
اللَّهِ عَبْدًا أَعْلَجَ بِرَيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُولُ إِنْ أَحَبَّ عَبْدًا فَاحْبِبْهُ فَلَانًا فَاحْبِبْهُ قَالَ فَيُبْعِثُ
جِبْرِيلُ ثُمَّ يَأْتِي فِي أَهْلِ السَّمَاءِ إِنَّ اللَّهَ يُبْعِثُ فَلَانًا فَاحْبِبْهُ قَالَ فَيُبْعِثُ وَكَذَلِكَ
تُوضَعُ لَهُ الْبَعْضُ فِي الْأَرْضِ ترجمہ ابوسریہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک
اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبریل کو بلاتا ہے اور فرماتا ہے میں محبت کرتا ہوں فلاں سے
بندے کو تو بھی اس سے محبت کر کہ جبریل علیہ السلام محبت کرتے ہیں اس کو اور آسمان میں منادی کہ تو میرا
اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے فلاں سے تو میری محبت کر اس کو آسمان والے فرشتے اس سے محبت کرتے ہیں بعد
اوس کے زمین والوں کے دلوں میں وہ مقبول ہو جاتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ دشمنی رکھتا ہے کسی شخص سے تو
جبریل کو بلاتا ہے اور فرماتا ہے میں فلاں کا دشمن ہوں تو بھی اس کا دشمن ہو پھر وہ بھی اس کا دشمن ہو جاتا
ہے پھر منادی کہ تو میرا آسمان والوں میں کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے دشمنی رکھتا ہے تو بھی اس
دشمنی رکھو وہ بھی اس کے دشمن ہو جاتے ہیں بعد اوس کے زمین والوں کے دلوں میں اس کا دشمن
جاتی ہے (یعنی زمین میں بھی جو اللہ کے نیک بندے یا فرشتے ہیں وہ اس کے دشمن رہتے ہیں پھر اسے
عَنْ اِذَا أَحَبَّ الشَّيْءُ حُبًّا حُبًّا اِذَا أَحَبَّ الشَّيْءُ حُبًّا حُبًّا اِذَا أَحَبَّ الشَّيْءُ حُبًّا حُبًّا
بِطَرَاكِ الْإِسْنَادِ عَمْرَانُ حَدَّثَنَا الْعَلَاءِيُّ السَّيِّبُ لَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ الْبَعْضِ ترجمہ
وہی جو گذر **عَنْ** اِذَا أَحَبَّ الشَّيْءُ حُبًّا حُبًّا اِذَا أَحَبَّ الشَّيْءُ حُبًّا حُبًّا اِذَا أَحَبَّ الشَّيْءُ حُبًّا حُبًّا
الْمُسْتَحْبَبَاتُ النَّاسُ يُنْظَرُونَ إِلَيْهِ وَقُلْتُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَا أَبَتِ اِذَا أَحَبَّ الشَّيْءُ حُبًّا حُبًّا اِذَا أَحَبَّ الشَّيْءُ حُبًّا حُبًّا
قَالَ وَمَا ذَاكَ قُلْتُ لِأَنَّ مِنَ الْحُبِّ فِي قُلُوبِ النَّاسِ قَالَ يَا بَنِيَّ أَنْتَ اِذَا أَحَبَّ الشَّيْءُ حُبًّا حُبًّا اِذَا أَحَبَّ الشَّيْءُ حُبًّا حُبًّا

مُحَمَّدٌ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُخَّرَ دُكْرَانِ بِشَيْلٍ حَدِيدٍ بِخَيْرِ رِيْعٍ عَنْ شَيْلٍ تَرْجُمَةُ ابُو بَاسِجٍ
 سے روایت ہے کہ عمر بن عبد العزیز جو جلیوں کے سردار تھے لکھ لوگ کھڑے ہو گئے اور ان
 کے کچنہ کو مین نے اپنی باپ سے کہا اے با جین بھتا ہوں اسد قتالی دوست کہتا ہے عمر بن عبد العزیز کو
 باپ نے پوچھا کیوں مین نے کہا اس سبطی کہ لوگوں کے دلون مین اکی محبت پر گئی ہے او نہوں نے کہا تم
 تیرے باپ کی شہرہ سنا ہے وہ حدیث بیان کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہر بیان کیا اوس طرح
 جیسے اوپر لکھا **بَابُ الْاَدْوَامِ جُنُودُ مُحَمَّدٍ رَحُونَ جَهَنَّمَ مِّنْ عِلَقٍ اِنِّ هُمُ مَّرْدَةٌ**
 اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاَدْوَامُ جُنُودُ مُحَمَّدٍ كَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا اُتَشَكَّفُ
 وَمَا تَشَاكَرَ مِنْهَا اُخْتَلَفَ تَرْجُمَةُ ابُو بَرِيْرٍ سُوْرُوِيْتِ ہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روجو
 کے جہنم جہنم مین بہر جنہوں نے ان مین سو ایک دوسر کی پہچان کی تھی وہ دنیا مین ہی دوست مین اور
 جو دہان الگ تہن بیان ہی الگ تہی مین **ف** پہچان کی غرض کہ ایک صفات کی تہن یا
 سعادت اور شقاوت مین موافق تہن غرض یہ کہ اچھی رو صین دنیا مین ہی آپس مین دوست مین
 اور بری بدی کی **عَنْ اِنِّ هُمُ مَّرْدَةٌ بِحَدِيثٍ يَرْفَعُهُ قَالَ النَّاسُ مَعَادِي كَمَعَادِي الْفَضْلِ**
 وَالَّذِي جِيَارُهُمْ فِي الْحَا اَهْلِيَا قِيَارُهُمْ فِي الْاِسْلَامِ اِذَا فُقُصُوا وَالْاَدْوَامُ جُنُودُ مُحَمَّدٍ
 كَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا اُتَشَكَّفُ وَمَا تَشَاكَرَ مِنْهَا اُخْتَلَفَ تَرْجُمَةُ ابُو بَرِيْرٍ سُوْرُوِيْتِ ہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کی بہی مثال ایسی ہے جیسے کانون کی سونے اور چاندی کی جاہلیت کے زمانے
 مین جو لوگ بہتر تھے اسلام کے زمانے مین ہی وہی بہترین یعنی جو اُسوقت مین شریف اور نیک فائز
 اور خوش خلق تھے یا شجاع اور بہادر تھے وہ اسلام مین ہی ایسے مین جب سجدہ رعون اور روجو کے
 جہنم جہنم الگ مین بہر جن روجو کو ایک دوسرے دہان پہچان تھی دنیا مین ہی اون مین الفت
 ہوئی اور جو دہان غیر تہن وہ یہاں ہی غیر مین **بَابُ الْمَرْءِ مَعَ مَنْ اَحَبَّ اَوْ مَنِ اَوْسَى**
 ساتھ ہوگا جس سے دوستی رکھے **عَنْ النَّبِيِّ قَالَ اَنْ اَعْرَابِيًا قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
 وَاسْكُرْهُ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَعَدَدْتَ لَهَا قَالَ حُبُّ
 اللَّهِ وَرَسُولِهِ قَالَ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحَبَّيْتَ تَرْجُمَةُ انس بن مالک سُوْرُوِيْتِ ہ ایک گنوا نے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا قیامت کب ہوئے تو نے قیامت کے لیے کیا سامان کیا ہے وہ بولا

[illegible]

يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَهَدَنِي لِمَا كَثُرَ صَلَوةٌ وَلَا مِيَامٌ وَلَا صَدَقَةٌ لَكُنِّي أَحَبَّ إِلَيْكَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ
 قَالَ فَأَنْتَ مَعَ مَنْ أَحَبَّكَ تَرْجُمُهُ اس بن مالک سر روایت کر میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں
 مسجد بن کر نکل رہے تھے اتنے میں ایک شخص ہر گھوڑا مسجد کے سامان کے پاس اور بولا یا رسول اللہ قیامت کب
 ہوگی آپ نے فرمایا تو نے کیا سامان طیار کیا ہے قیامت کرلیے یہ نکر وہ شخص وہ گیا ہر بولا یا رسول اللہ میں نے
 تو کچھ بہت نماز اور روزہ اور صدقہ طیار نہیں کیا البتہ میں محبت رکھتا ہوں اس سے اور اس کے رسول
 سے آپ نے فرمایا پس تو اوسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھو **عَنْ** النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 تَرْجُمُهُ دہی جو اب پر گزرا **عَنْ** النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَلْحَةَ بْنِ
 تَرْجُمُهُ دہی جو گزرا **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا رَجُلٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ أَحَبَّ قَوْمًا وَلَا يَكُونُ بِهِ صِحَّةٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ تَرْجُمُهُ عبد اللہ بن مسعود سر روایت کر میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 پاس ایک شخص آیا اور بولا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہیں اس شخص کے باب میں جو محبت رکھو ایک قوم سے
 اور اس قوم سے عمل نہ کرے آپ نے فرمایا آدمی اوسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت کرے **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَمِئَةَ تَرْجُمُهُ دہی جو گزرا **عَنْ** أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَذَكَرَ بِسَمِئَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ تَرْجُمُهُ ابو موسی دہی ایسے
 ہی روایت کر **باب** التَّكَاوُلِ عَلَى الصَّلَاةِ لَا تَصْرُفُ نِيَاكُ آدَمِي كِي تَعْرِيفِ دُنْيَا مِینِ اَوْ سَكُو خَوْشِ
عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ يَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنْ
 الْخَيْرِ وَيُحْمَدُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ قَالَ تِلْكَ عَلَاجِلُ الْفُتُورِ الْمَوْتِ تَرْجُمُهُ ابو ذر سر روایت کر میں اور
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کیا آپ کیا فرماتے ہیں اس شخص کے باب میں جو اچر اعمال کرتا ہے اور
 لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں آپ نے فرمایا یہ بالفعل خوشخبری ہے مومن کو دینے آخرت میں جو ثواب اور
 اجر ہے وہ تو الگ ہے یہ دنیا ہی میں خوشی ہے اس کے لیے کہ لوگ اس کی تعریف کرنے میں **عَنْ**
 أَبِي عَمْرِو بْنِ الْحَكَمِ يَأْتِي سَارِحًا وَرَبَّنْ ذَكَرَ قِيلَ حَدَّثَنَا عَنْ كُرَّانَ فِي حَدِيثِهِ عَنْ عَنْ شُعْبَةَ
 عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ وَيُحِبُّهُ النَّاسُ عَلَيْهِ وَفِي حَدِيثِهِ عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ وَيُحِبُّهُ النَّاسُ كَمَا قَالَ حَمَّادُ

ترجمہ دہی جو اب پر گزرا

کتاب القدر

کتاب تقدیر کے بیان میں

عن عبد اللہ قال حدثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ هو الصادق المصدوق ان احدکم یجمع خلقه فی بطن امه اربعین یوما ثم ینزل فی ذلک عکلت تمیل ذلک ثم ینزل فی ذلک مصنفه ثم ینزل ذلک ثم یرسل الملك فینفخ فیہ الریح ویومس بامرہ کلینک ینکتہ لقمہ و عملہ و اجلہ و شفقی او سعید کو الذی لا الہ غیرہ ان احدکم لیعمل بعمل اهل الجنة حتی ما ینزل ما ینزل بیتہ و ینکحہا الا نذاع فیسمی علیہ الکتاب فیعمل بعمل اهل النار فیذلکھا و ان احدکم لیعمل بعمل اهل النار حتی ما ینزل ما ینزل بیتہ و ینکحہا الا نذاع فیسمی علیہ الکتاب فیعمل بعمل اهل الجنة فیذلکھا ثم یرسل الله روحہ علیہم و یرویہا
 ہر حدیث یا کسی حدیث پر جو اصل اسے علیہ وسلم نے اور آپ سچ پر مین سچے کیے ہوئے پیشک تم مین سے ہر ایک آدمی کا نقطہ اسکی جان کے پیش پہنچا لیس دن جمع رہتا ہے ہر چالیس دن مین لوہو کی پیشگی ہو جاتا ہے ہر چالیس دن مین گوشت کی بوٹی بن جاتا ہے ہر خدا تعالیٰ اس کی طیرت فرشتے کو بھیجتا ہے وہ اس مین روح پہنچتا ہے اور چار ہاتھوں کا اسکو حکم ہوتا ہے کہ اسکی روزی کھتا ہے یعنی محتاج ہوگا یا مالدار اور اسکی عمر لکھتا ہے کہ کتنا جیے گا اور اس کے عمل کتنا ہے کہ کیا کیا کرے گا اور یہ لکھتا ہے کہ نیک یا بد بخت ہوگا یا بد بخت (دو خیاں ہوگا سو مین قسم کہتا ہوں اسکی کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ بیشک تم لوگوں مین سے کوئی بہشتیوں کے کا کلمہ کرتا ہے یہاں تک کہ اس مین اور بہشت مین نہ تہہ بہر کا فرق رہ جاتا ہے یعنی بہت قرب ہو جاتا ہے ہر تقدیر کا لکھا اُس پر غالب ہو جاتا ہے سودہ و درخون کے کام کرنے لگتا ہے ہر دوزخ مین جاتا ہے اور مقرر کوئی آدمی عمر ہر دوزخون کے کام کیا کرتا ہے یہاں تک کہ دوزخ مین اور اُس مین سولے ایک تہہ بہر کے کچھ فرق نہیں رہتا ہے ہر تقدیر کا لکھا اُس پر غالب ہوتا ہے سو بہشتیوں کے کام کرنے لگتا ہے ہر بہشت مین جاتا ہے **ف** احدیث مین انسان کی اتہار انتہا اور تقدیر کا بیان ہے عوام لوگ اسکو مطلب خصوصاً تقدیر کا بہید نہیں سمجھ سکتے اس کے بوجہ کو بہت علم اور صاف ذہن چاہیے لیکن آنا دریافت کیا چاہیے کہ حبیب خاتمہ پر دار ٹھہرا تو کوئی اپنی عبادت اور بندگی کو پسند نہ کرے ہر طرح کے خاتمے

کا حال کیا معلوم ہے کہ کیا ہوگا اور کسی گنہگار کو یقینی دوزخی نہ جانتا چاہیے شاید کہ مرتے وقت
 اسکا خاتمہ بخیر ہو بعض نادان کہتی ہیں کہ حرب خاتمہ پر بات رہی تو جو انی میں عیش کیا چاہیے ضعیفی میں
 توبہ کر لین گے سو شیطان نے اُنکو دھوکا دیا ہے ہوسط کو ضعیفی تک صبر کا کہاں سولہ قین ہوا شاید جو انی
 میں موت آجادی بلکہ ہر دم موت سر پر کٹھری ہے عاقل آدمی اگر غور کرے تو اسکو کیسے وقت خدا ہو غافل ہونا
 لازم نہیں ہوسط کہ شاید یہیں نفس نفس اسپین بود الہی اپنے کرم سے ہکو نفس اور شیطان کے جال سے
 نکال اور ہمارا خاتمہ بخیر کر آمین (تحفۃ الاخیار) **عن** الأعمش یحییٰ بن الکسناد قال فی حدیث
 وکیع ان خلقا کثر یجمعون بطن امیہ اربعین لیکلہ قال فی حدیث معاذ بن شعبہ اربعین
 لیکلہ اذ اربعین یوما ما فی حدیث جریر وعلی اربعین یوما ترجمہ وہی جو کذا **عن**
 حدیثہ بن اسید یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یدخل الملک علی الطغفہ بعد
 ما تستقر فی حجرہ اربعین اوحمسہ اربعین لیکلہ فیقول یارب اشفی اوسعیب
 فیکتب انی رب اذکر اواننی فیکتب ان ینکب عملہ واثرہ واجلہ ویرد فی
 شمر تطوی العظم فلا یداد فیہا ولا ینقص ترجمہ حدیث بن اسید روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا فرشتہ نطفہ کے پاس جاتا ہے جبہ بچہ دان میں جم جاتا ہے چالیس یا پتالیس دن کے
 بعد اور کہتا ہے اور باسکو بچت کہوں یا نیک بت بہ جو پروردگار کہتا ہے ویسا ہی کہتا ہے بہ کہتا
 ہے مرد کہوں یا عورت بہ جو پروردگار فرماتا ہے ویسا کہتا ہے اور کہا عمل او سم اور روزی کہتا ہے بہ
 کتاب بیٹ دی جاتی ہے نہ اوس کے کوئی چیز بڑھتی ہے نہ گھٹتی **عن** عبد بن مسعود **رضی اللہ عنہ** یقول الشیخ
 من شیخ بنی بطن امیہ والسعیب من قحط بخیرہ کانی رجلا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم یقال لہ حدیثہ بن اسید العفاری تحدتہ یدلک من قول ابن مسعود فقال
 وکیف یشفی رجل بغیر عمل فقال لہ النجل اتعجب من ذلک فانی سمعت رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم یقول اذا مرنا الطغفہ اثنان واربعون لیکلہ بعث اللہ الیہما مکا فصورھا
 وخلق سمعھا وبعرھا یجلدھا وحمھا وعظماھا شمر قال یارب اذکر اواننی فیقصر
 ربک ما شاء ویکتب الملک فیقول ربک ما شاء ویکتب الملک ثم
 یقول یارب اذکر فیقصر ربک ما شاء ویکتب الملک ثم یخرج بالصحیفۃ فی یدہ فلا ینزل

[illegible]

اس نے ٹھکانا نہ لکھ دیا جو بت میں یا دوزخ میں اور یہ نہ لکھ دیا ہو کہ نیک نیک است یا بد بخت است؟ ایک شخص بولا
 یا رسول اللہ! ہم اپنے کچے پر کیوں بہرہ و ساندہ کر رہے ہیں اور عمل کو چھوڑ دین (یعنی تقدیر کے روبرو عمل کرنا
 بے فائدہ ہے جو قسمت میں ہو وہ ضرور ہوگا) آپ نے فرمایا جو نیک بختوں میں سے ہے وہ نیکوں کا کام ثوابی کرے گا
 اور جو بد بختوں میں سے ہو وہ بدوں کا کام جلدی کرے گا اور فرمایا عمل کرو ہر ایک کو آسانی دے گی
 کسی سے لیکن نیکوں کو آسان کیا جاوے گا لیکن نیکوں کے اعمال کرنا اور بدوں کو آسان کیا جاوے گا بدوں
 کے اعمال کرنا ہر ایک سے یہ آیت پڑھی سو جس نے خیرات کی اور ڈرا اور بہتر دین (یعنی اسلام کو سچا جانا)
 سوا دس چہرہ آسان کر دیں گے نیکی کرنا اور بخیریل ہوا اور بے پرواہ بنا اور نیک نیکوں کو اوس چہرہ
 جانا تو اوس چہرہ آسان کر دیں گے کفر کی سخت راہ **ف** اصحاب یہ سمجھ رہے تھے کہ تقدیر کے روبرو
 عمل بے فائدہ چیز ہے حضرت نے فرمایا کہ تم غلط سمجھے ہو عمل کرنا تقدیر کے مخالف نہیں ہو سکتے
 کہ خدا نے عالم میں چیزوں کو پیدا کیا اور ایک کو دوسرے سے ربط دیا اور موافق اپنے حکمت کو
 بعضی چیز کے بعضی چیز کا سبب ٹھہرایا جیسے اکنہ سبب بنائی کا اور کان سبب ہر شنوائی
 کا اور زہر سبب ہر موت کا اسی طرح نیک عمل سبب بہشت کا اور بد عمل سبب دوزخ کا تو معلوم
 ہوا کہ عمل کرنا مخالف تقدیر کے نہیں اسی طرح رزق بقدر ہے اور کسب کرنا اس کا سبب ہے اور کوئی اس
 کو مخالف تقدیر کے نہیں جاتا غرض کہ ان احادیث کو روئے الی سنت کا عقیدہ ثابت ہوتا کہ تقدیر
 حق ہے اور پھر ایمان لانا واجب ہو اور اس میں بخت اور گفتگو کرنا حرام ہے کہ آدمی کی ضعیف
 عقل تقدیر کا بہید سمجھ نہیں سکتی اکثر بیک جا ہے کسی حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے پوچھا
 تقدیر کو آپ نے فرمایا کہ اندھیری رات میں سمندر میں مت گہس یعنی تقدیر کا بہید دریافت کرنا
 آدمی کا مقدور نہیں۔ احادیث سے یہ بھی نکلا کہ تقدیر کے بہرہ و پر کوشش اور محنت کا چھوڑ دینا
 دین اسلام کے برخلاف ہے کیونکہ آپ صحابہ کو کوشش اور عمل کرنے کا حکم فرمایا دین اسلام کی تعلیم
 یہ ہے کہ سبب کے حاصل کرنے میں جہاد تک ممکن ہو اور جائز ہو کوشش کرے اور باوجود اس
 کوشش کے اپنے تدبیر پر غور نہ ہو اور اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر بہرہ و سار کہی ہمارا تو یہ عفتاد ہے کہ
 دین اسلام کی تعلیم میں خوشی ہی خوشی ہے دیکھو اسی مسئلہ قدر میں مخالف فرقوں کو حرب
 نامہ کام ہوتے ہیں کتنا لال ہوتا ہے اور اپنے اسباب کے خراب ہو جانے پر کیا رنج کرتے ہیں پر

مومنوں کو کچھ رنج نہیں دے جانتے ہیں کہ صرف کوشش ہے کامیابی نہیں ہوتی بلکہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر یہی
 ضرور ہو اور جو لوگ تقدیر کو نہیں مانتے ہم اون کو یوں بحث کرتے ہیں کہ پہلا اگر تقدیر نہ ہو تو سب سب پر
 مسبب ہو جانا چاہیے حالانکہ کسی سبب کا دنیا میں یہ حال نہیں کہ ہمیشہ مسبب اس کے بعد ہوا کرے نہ
 کہلے میں پر نہیں مرتے ہمیشہ ہوتا ہے پر نہیں مرتے نقص ہوتا ہے پر ہمیشہ نہیں ہوتا باقی خراب ہوتا
 ہے پر وہاں نہیں ہوتی باقی اور ہوا دونوں ایچے ہوتے ہیں پر ہمیشہ ہوتا ہے کوئی دو کسی اثر کا ہمیشہ
 سبب نہیں مثلاً کونین سے ہمیشہ بخار نہیں جانا کا فور سے ہمیشہ و با کو فائدہ نہیں ہوتا بلکہ ہم یہ کہتے
 ہیں کہ جو سبب عوام کی نظر میں بہت یقینی ہیں وہ بھی ہمیشہ سبب کو مستلزم نہیں ہیں مثلاً انگا
 ہمیشہ نہیں جلاتے جیسو ایک تم کار و غن لگا لیتے ہیں یا بیگی کلڑی کو جلاتین تو نہیں جلاتے
 وہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہاں ایک سٹن موجود ہو ہم یہ جواب دیتے ہیں کہ سوا اس مانع کے اور بھی سٹن
 موانع لکھتے تھے ہیں پھر اکیلی نار جلاتے کے سبب کیونکر ٹھیری اور موانع اس قدر غیر محصور ہیں کہ انکا
 مضبوط کرنا اسی طرح تسلسل اسباب پر علم کا محیط ہونا دشوار ہے اور جو صرف سبب کا مچلے تو چاہے
 کہ کوئی مسبب بالفعل موجود نہ ہو اس لیے کہ اسکا ہونا موقوف ہو اس کے سبب کے ہونے پر پھر اس کا
 ہونا اس کے سبب کے ہونے پر پس ایک ذرا سی بات کا ہونا موقوف ہو اسباب اور امور غیر متناہیہ
 کے ہونے پر اور امور غیر متناہیہ زمان متناہی میں کیونکر پائے جاسکتے ہیں اب اگر زمانہ ازل میں جنم
 متناہی ہے تو ہر ایک سبب واجب بالغیر ہے اور ہر سبب ہی واجب بالغیر ہوگا کیونکہ وہ سبب کا دوسرا
 سبب اور اسباب غیر متناہی ہیں اس لیے کہ زمانہ غیر متناہی فرض کیا ہے پس واجب بالغیر یا ایگیا
 بدون واجب بالذات کو اور یہ محال ہے کہ ما بالغیر یا ما بالعرض بدون ما بالذات کو پایا جاوے اور جب
 ما بالذات کرنا تو تسلسل اسباب جاتا رہا اور مسبب میں ما بالذات کی تافیر سے کوئی مانع نہ رہا اور
 سارے اسباب کی تاثیر اسی ما بالذات کی مرضی کے تابع رہی اور یہی عین ایمان ہے **عَنْ** مُحَمَّدٍ
 بْنِ إِسْمَاعِيلَ فِي مَعْنَاهُ قَالَ قَالَ خَدَّ عَوْدًا وَلَمْ يَقُلْ مُحَمَّدٌ قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي حَدِيثِهِ
عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ شَرَفَ قَدَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَجَمَهُ وَرِجَالُهُ وَرِجَالُهُ
عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ جَالِسًا فِي بَيْتِهِ
 عَوْدًا يَنْتَظِرُ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ مَا مَيِّكُم مِّنْ نَّفْسٍ إِلَّا وَقَدْ عَلِمَتْ مَزَلْجَاجَ مِنَ الْجَحِيمِ

وَالنَّارِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلْيَهْ تَعْمَلْ أَفَلَا تَبْكُلُ قَالَ لَا عَمَلُوا فَعَلَّ مُنْشَرِّهَا خَلْقُكُمْ شَرُّكُمْ
فَمَا مَنِ اعْطَى وَاتَّقِ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى إِلَى قَوْلِهِ فَسَنَسِيرُهُ لِلْمُسْرَى ترجمہ حضرت علیؓ فرماتا
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ن مٹیو تھے آپ کے ہاتھ میں ایک بکری تھی جس کو زمین پر بکیرین
کر رہے تھے آپ نے اپنا سر اٹھایا اور فرمایا تم میں سے کوئی جان ایسی نہیں ہے جس کا ہڈ کا نام معلوم ہو گیا ہو
(یعنی اللہ تعالیٰ کے علم میں) کہ جنت میں ہو یا جہنم میں لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم پر عمل کدین
کرین ہر وسانہ کر لیں آپ نے فرمایا نہیں عمل کرو ہر ایک کو آسان کیا گیا ہے وہ جس کے لیے پیدا کیا
گیا ہے ہر آپ نے یہ آیت پڑھی فَا مَاتَنَ اعْطَى وَاتَّقَى (جبکہ ترجمہ درپند کور ہوا) **عَنْ** مَعْنُو
وَالْأَعْمَشِ أَنَّهُمَا سَمِعَا سَعْدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلْمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخُوضُ ترجمہ وہی جو گذرا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ جَبْرٍ قَالَ سَرَقَتْهُ بَنُو
مَالِكِ بْنِ جُعْشَمٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَيِّنْ لَنَا دِينَنَا كَمَا تَنَاطَلْنَا الْآنَ فِيمَا الْعَمَلُ الْيَوْمَ أَيْمًا
جَفَّتْ بِهِ الْأَفْئَامُ وَجَرَتْ بِهِ الْمَقَادِيرُ فِيمَا لَسْتُ قَبِيلُ قَالَ لَا بَلْ فِيمَا جَفَّتْ بِهِ الْأَفْئَامُ
وَجَرَتْ بِهِ الْمَقَادِيرُ قَالَ فَنَقِمَ الْعَمَلُ قَالَ لَهَيْتُمْ لَكُمْ أَيْوَالًا بَيْنَ بَيْنِي لَكُمْ أَنَّهُمْ
فَسَاكَتْ مَا قَالَ فَقَالَ اعْمَلُوا فَعَلَّ مُنْشَرِّهَا خَلْقُكُمْ ترجمہ جابر و روایت ہر سراقہ بن مالک بن جشم رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ہمارا دین بیان کیجیے گویا ہم اب پیدا
ہوئے ہم جو عمل کرتے ہیں تو اس مقصد کے لیے کرتے ہیں جس کو لکھ کر قلم سوکھ گئی اور تقدیر جاری ہو گئی
یا اس مقصد کے لیے جو آگے ہونے والا ہے اور پہلے سے اس کی نسبت کچھ نہیں قرار پایا آپ نے فرمایا
نہیں بلکہ اس مقصد کے لیے عمل کرو جس کو لکھ کر قلم سوکھ گئی اور تقدیر جاری ہو چکی سراقہ نے کہا
ہر عمل سے کیا فائدہ ہے زہیر نے کہا ابو الزبیر نے کچھ بات کہی جس کو میں نہیں سمجھا میں نے پوچھا لوگوں
سے کیا کہا انہوں نے کہا عمل کرو ہر ایک شخص کے لیے آسان کیا گیا ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْمَعْنَى وَفِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كُلُّ عَامِلٍ مُنْشَرِّ لِعَمَلِهِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ ہر ایک کام کرنے والے کے لیے
اس کا کام آسان کیا گیا ہے **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَهْلُ
الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ قَالَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ قِيلَ فَنَقِمَ الْعَمَلُ فَقَالَ الْعَامِلُونَ قَالَ كُلُّ مُنْشَرِّ لِمَا خُلِقَ لَهُ

ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے کہ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا جنت النون کا اور دوزخ دالون کا علم ہو گیا ہے (خداوند تعالیٰ کو) آپ نے فرمایا ان لوگوں نے کہا یہ عمل کرنے والی عمل کیوں کرتے ہیں آپ نے فرمایا یہ شخص کس لیے وہی کام آسان کیا گیا ہے جس کے لیے پیدا ہوا اب اگر اس کے ہاتھ سواچے کام ہو یہ زمین تو اسید ہوتی ہے کہ اس کی تقدیر میں جنتی ہونا لکھا گیا ہے اور جو بُرے کام ہو یہ زمین بھیال ہوتا ہے کہ اس کی تقدیر میں جہنمی ہونا لکھا ہے ہرگز تقدیر کا علم نہیں حاصل رہے کہ ہمارے اعمال کی تقدیر سے خارج ہیں وہ بھی بہ تقدیر الہی ہیں اور عذاب و ثواب اور اختیار پر ہے جو بعالم اسباب سے دیا گیا ہے اور چونکہ تقدیر تک ہمارا علم نہیں ہو چتا اس لیے ہم سارے کام اپنے اختیار سے کرتے ہیں اور اس کی جزا اور سزا پانے کے متحق ہیں **عمران** یَزِيدُ الرَّشِيكَ فِي هَذَا الْأَسْنَدِ بِمَعْنَى حَدِيثِهِ حَسَنًا وَفِي حَدِيثِهِ عَكِيدُ الْقَارِثِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَرْجِمُهُ وَهِيَ حُرٌّ وَابْنُ كِنَانٍ **عمران** ابْنُ الْأَسْوَدِ الدِّلِيِّ قَالَ قَالَ لِعُمَيْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَرَأَيْتَ مَا يَعْلَمُ النَّاسُ الْيَوْمَ وَيَكْذِبُونَ فِيهِ شَيْءٌ فُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضَى عَلَيْهِمْ مِنْ قَدَرٍ مَاسِقٍ أَوْ فِيهِمَا يَسْتَقْبِلُونَ بِهِ مِمَّا أَنَا هَاهُنَا نَبِيَّهُمْ وَثَبَّتَ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ فَقُلْتُ بَلْ شَيْءٌ فُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضَى عَلَيْهِمْ قَالَ فَقَالَ أَفَلَا تَكُونُ ظُلَمًا قَالَ فَفَزَعْتُ مِنْ ذَلِكَ فَدَعَا شَدِيدًا وَقُلْتُ كُلُّ شَيْءٍ خَلَقَ اللَّهُ وَمِلْكُ يَدِهِ فَلَا يُسْرَأُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ فَقَالَ لِي بِحَمْدِ اللَّهِ إِنَّ لِمَ أُرِدَ بِمَا سَأَلْتُكَ إِلَّا لِأَحْذَرُ عَقْلَكَ إِنَّ بَعْضَ كَلِمَةٍ مِنْ مُدْنَةِ أَتْيَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ مَا يَعْلَمُ النَّاسُ الْيَوْمَ وَيَكْذِبُونَ فِيهِ شَيْءٌ فُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضَى فِيهِمْ مِنْ قَدَرٍ مَاسِقٍ أَوْ فِيهِمَا يَسْتَقْبِلُونَ بِهِ مِمَّا أَنَا هَاهُنَا نَبِيَّهُمْ وَثَبَّتَ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لَا بَلْ شَيْءٌ فُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضَى فِيهِمْ وَصَدِّيقُ ذَلِكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَنَفْسِي وَمَا سَأَلْتُهَا كَالْهَمَّهَا أَجْوَرَهَا وَتَقَوَّاهَا **ترجمہ** ابوالاسود دہلی سے روایت ہے مجھے عمران بن حصین نے کہا کیا جنت ہے آج جس کے لیے لوگ عمل کر رہے ہیں اور محنت اٹھا رہے ہیں آیا وہ بات فیصلہ پا چکی اور گزر گئی اگلی تقدیر کے روتے یا آگے ہو نیوالی ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے اور حجت سے میرے کہا وہ بات فیصلہ پا چکی اور گزر گئی عمران نے کہا تو یہ ظلم لازم آیا اس لیے کہ خدا تعالیٰ نے جب کسی کی تقدیر میں جہنمی ہونا لکھ دیا تو یہ وہ اوس کے خلاف کیونکر عمل کر سکتا ہے

یہ نکر میں بہت گہرا پایا اور میں نے کہا ظلم نہیں ہو سوجہ سو کہ ہر ایک چیز اس کی بنائی ہوئی ہے اور اسی
 حالت میں اس کے کوئی بوجہ نہیں سکتا اور لوگوں سے العین بوجہ سکتی ہیں عمران نے کہا خدا تجھ پر رحم کرے
 میں نے یہ اس پر بوجہ کیا تیری عقل کو آزمادوں و شخص فریاد کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے
 اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہیں آج جس کے لیے لوگ عمل کر رہے ہیں اور محنت اٹھا رہے
 ہیں آیا اس کا فیصلہ ہو چکا اور تقدیر میں وہ بات گزر چکی یا آئندہ ہونے والا ہے اس حکم کے رد و حکم کو نہیں
 لکھا آئے اور اگر حجت ثابت ہو چکی آپ نے فرمایا نہیں بلکہ اس بات کا فیصلہ ہو چکا اور اس کی تصدیق
 اللہ کی کتاب ہی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا قسم ہے جان کی اور قسم ہے اس کی جس نے بنایا اس کو سب
 بتا دی اس کو برائی اور بھلائی **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 لَأَنَّ التَّحِلَّ لِكَيْلَعِ الطَّوِيلِ يَعْمَلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ شَوْخَتَهُمْ كَمَا عَمَلُهُ يَعْمَلُ أَهْلُ النَّارِ
 وَأَنَّ التَّحِلَّ لِكَيْلَعِ الطَّوِيلِ يَعْمَلُ أَهْلُ النَّارِ شَوْخَتَهُمْ كَمَا عَمَلُهُ يَعْمَلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ
 ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی مدت تک اچھ کام کیا کرتا ہو
 یعنی جنتیوں کے کام پر اس کا خاتمہ دوزخیوں کے کام پر ہوتا ہے اور آدمی مدت تک جہنمیوں کے
 کام کیا کرتا ہے پھر اس کا خاتمہ جنتیوں کے کام پر ہوتا ہے **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ التَّحِلَّ لِكَيْلَعِ عَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ نِيْمًا يَبْدُو
 لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّ التَّحِلَّ لِكَيْلَعِ عَمَلِ النَّارِ نِيْمًا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ
 أَهْلِ الْجَنَّةِ ترجمہ سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی
 لوگوں کی نظر میں جنتیوں کے کام کرتا ہے اور وہ جہنمی ہوتا ہے اور آدمی لوگوں کی نظر میں جہنمیوں
 کے کام کرتا ہے اور وہ جنتی ہوتا ہے **بَابُ** حَجَّاجِ أَدَمَ وَمُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَضْرُ
 آدَمَ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مباحثہ **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْتَبَيْتُمُ أَدَمَ وَمُوسَى فَقَالَ مُوسَى يَا أَدَمُ أَنْتَ أَبُو نَاخِثَ بَنَاتٍ وَأَخُوجَتَنَا مِنْ
 الْجَنَّةِ فَقَالَ لَهُ أَدَمُ أَنْتَ أَصْطَفَاكَ اللَّهُ بِكَلَامِهِ وَخَطَّ لَكَ بِمِدِّهِ الْكَلِمَةَ عَلَى الْخُرْقَةِ قَدْ دَرَسَ
 اللَّهُ عَلَى نَبِيِّكَ أَنْ يَخْلُقَنِي بِأَرْبَعِينَ سَنَةً فَقَالَ نَحْنُ أَدَمُ وَمُوسَى فَخَيَّرَ أَدَمُ مُوسَى وَفِي عِدَّةٍ
 ابْنِ أَبِي مُعْرٍ وَأَبْنِ عِيَادَةَ قَالَ أَحَدُهُمَا خَطَّ وَقَالَ الْآخَرُ كَتَبَ لَكَ التَّوْرَةَ بِمِدِّهِ **ترجمہ**

ابو ہریرہؓ کو روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت آدمؑ اور حضرت موسیٰؑ بحث ہوئی حضرت موسیٰؑ نے کہا اے آدمؑ تم ہمارے باپ ہو تم نے سب کو محروم کیا اور جنت کو نکالا اگر کیوں کہا کہ حضرت آدمؑ نے کہا تم موسیٰؑ ہو تم کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کلام سے خاص کیا اور توراۃ تمہاری واسطیٰ اپنے ہاتھ سے لکھی تم مجاہد کو طعنہ دیتے ہو اور اس کلام پر جو اللہ تعالیٰ نے میری قسمت میں میری پیدائش سے چالیس برس پہلے لکھ دیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو آدمؑ علیہ السلام بحث میں غالب آئے موسیٰؑ علیہ السلام پر **ف** اللہ تعالیٰ توراۃ شریفہ کو اپنے ہاتھ سے لکھا اس مقام پر الحدیث کا یہ مذہب ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ میں اور دونوں دستانے میں اور ہاتھ اپنے ظاہری معنی پر مجہول ہے امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فقہ اکبر میں کہا کہ ہاتھ کی تاویل نعمت اور قدرت سے نکلیں گے کیونکہ یہ قدریہ اور معتزلہ کا قول ہے۔ امام نووی نے جو کہا کہ اس کا ظاہر مراد نہیں ہے تو ظاہر سے ظاہر متعارف مقصود ہے یعنی جسمانی ہاتھ جیسا ہمارا ہاتھ ہے یہ بیشک مراد نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفت کسی مخلوق کی ذات اور صفت کو مشابہ نہیں ہو سکتی اور یہ طلب نہیں کہ ظاہر سے لغوی مراد نہیں ہے اس لیے کہ اگر ظاہر معنی لغوی مراد نہ ہو تو تاویل کرنے والوں میں اور اہل حدیث میں کوئی فرق باقی نہیں رہتا اور بہت ائمہ حدیث نے تصریح کر دی ہے کہ تمام صفات الہی اپنے ظاہر پر مجہول ہیں تو یہ کہ ترجمہ ہاتھ سے اور وجہ کامنہ سے اور عدین کا اکنبہ سے اور قدم کا باؤن سے کر سکتے ہیں یہ نہیں جانتا کیا اس میں مگر اس جاہل نے جو معاند ہے اور غور نہیں کرتا سلف علیہ الرحمۃ کا احوال میں اور سمجھنے اس مسئلہ کو مفصل کتاب الانتماء فی الاستواء میں بیان کیا ہے قاضی عیاض نے کہا کہ یہ مباحثہ اپنے ظاہر پر مجہول ہے اور شاید یہ دونوں پیغمبر ایک جگہ جمع ہوئے ہوں اور حدیث معراج میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات پیغمبرین سے ثابت ہے آسمان میں اور بیت المقدس میں تو یہ امر بعید نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انکو زندہ رکھا ہو جیسے شہداء کے باب میں آیا ہے اور احتمال ہے کہ یہ مباحثہ حضرت موسیٰؑ علیہ السلام کی زندگی میں ہوا ہو اور انہوں نے خدا سے دعا کی ہو کہ ادن کو حضرت آدمؑ سے ملا دوں۔ اور یہ جو حضرت آدمؑ نے کہا کہ چالیس برس پہلے میری پیدائش سے میری قسمت میں لکھا گیا تو یہ تورات شریف میں لکھا ہے کیونکہ توراۃ حضرت آدمؑ علیہ السلام کی پیدائش سے چالیس برس پہلے اللہ تعالیٰ نے اپنے مقدس ہاتھ سے لکھی اور تقدیر کا لکھنا مراد نہیں ہے اس لیے کہ تقدیر جو حکم الہی میں ہی وہ نازل ہے ہر نووی **عن** ابی ہریرۃؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نحاجہ آدمؑ و موسیٰ علیہما السلام فخرجہما آدمؑ و موسیٰ فقال لہم موسیٰ

وسلم سے سنا آپ فرماتے ہیں ہر چیز تقدیر سے گھمانیگ کے عاجزی اور دانائی ہی رہنے بعض آدمی ہوشیار اور
 عقلمند ہوتے بعض بیوقوف کامل یہی تقدیر سے ہے **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ مُشْرِكُو قُرَيْشٍ
 يُخَاصِمُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَدْرِ فَذَكَرَتْ يَوْمَ يُصْعَقُونَ فِي الْمَسَارِعِ عَلَى وُجُوهِهِمْ
 ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ آدَمَ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا لَهُ بِقَدْرِ مَرَجْمَةٍ ابْوَسْرِيَهُ وَرَوَيْتُ هُوَ قُرَيْشٍ كَيْسُ شَرْكَ
 جہگڑتے ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تقدیر میں تو یہ آیت اور ترمی جس دن کہ سیدھا جاویں
 اوندھوئے جہنم میں اور کہا جاویگا جہنم کا گناہ نے پیدا کیا ہر چیز کو تقدیر کے ساتھ (احمدیہ)
 معلوم ہوا کہ اس آیت میں قدر سے یہی تقدیر مراد ہے اور بعضوں نے اس کے معنی یہ کیے ہیں کہ ہمارے ہر چیز
 کو اور اس کے انداز پر پیدا کیا یعنی جتنا مناسب **بَابُ** فَذَكَرَ عَلِيُّ بْنُ آدَمَ حَقَّهُ مِنَ الزَّيْنَةِ
 انسان کی تقدیر میں نونا کا حصہ لکھا جانا **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَشْبَهَ بِاللَّحْمِ
 مِمَّا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَى آدَمَ حَقَّهُ
 مِنَ الزَّيْنَةِ أَدْرَكَ ذَلِكَ لَا حَافَةَ فَوَازَا الْعَيْنَيْنِ النَّظْرُ وَزَنَا اللَّسَانَ النَّطْقُ وَالنَّفْسُ تَمَنَّى وَ
 تَشْتَهَى وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذَلِكَ أَوْ يَكْذِبُهُ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْوَلِيدِ فِي رِوَايَاتِهِ أَنَّ عَزْرَابَةَ سَمِعَتْ
 ابْنَ عَبَّاسٍ تَرْجُمُهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَوَيْتُ هُوَ جِوَسْرِيَهُ جِوَسْرِيَهُ جِوَسْرِيَهُ جِوَسْرِيَهُ جِوَسْرِيَهُ
 سے اور لحم میں گرفتار ہو جاتے ہیں تو خدا تعالیٰ بڑی بخشش والا ہے میں سمجھتا ہوں لحم کے معنی وہ
 ہیں جو ابوسریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ شر ایک آدمی کے لیے زنا میز
 سے لکھا حصہ لکھ دیا ہے جو ضرور ہو نیوالا ہے تو زنا انکھوں کیا دیکھنا ہے (اجنبی عورت کو شہوت سے)
 اور زنا زبان کی باتیں کرنا ہے (اجنبی عورت کو شہوت کو ساتھ) اور زنا نفس کی خواہش کرنا ہے
 اور فرج انکھوں کا کڑی ہے یا چھوٹا **ف** یعنی اگر فرج حرام فرج میں داخل کی تو یہ زنا میں ہی
 ثابت ہو گئیں اور جو جماع نہ کیا صرف یہی باتیں ہوئیں تو وہ حقیقہ زنا نہیں ہیں بلکہ مجاز ہیں اور
 یہ باتیں لحم میں داخل ہیں جن سے انسان بہت کم بچ سکتا ہے اور اگر بڑے گناہوں کو بچے تو اللہ
 تعالیٰ اس لحم کو بخش دے اور بعضوں نے کہا لحم سے گناہ کا غم مراد ہے یعنی دل میں گناہ کا خیال آوے
 لیکن خدا سے ڈر کر نہ کرے تو یہ خیال سماعت ہو جاویگا واللہ اعلم **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَتَبَ عَلَى آدَمَ نَصِيبُ الْفَيْحِ مِنَ الزَّيْنَةِ لَا حَافَةَ فَالْعَيْنَانِ

زَنَا هُمَا النَّظَرُ وَالْأَذْنَانِ زَنَا هُمَا الْإِسْتِمَاعُ وَاللِّسَانُ زَنَا هُمَا الْكَلَامُ وَالْيَدُ زَنَا الْبَطْشُ وَالْجُلْدُ
 زَنَا هُمَا الْخَطُّ وَالْفَكَدُ يَكْوَى وَيَمْتَنِي وَيَصْدُقُ ذَلِكَ الْفَرْجُ وَكَذَلِكَ تَرْجِمُهُ ابوسریرہ تورود
 ہے رسول امیر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کی تقدیر میں اسکا حصہ ناکا لکھ دیا گیا ہے جسکو وہ خواہ
 مخواہ کر لیا تو اٹکھوں کی زنا دیکھنا ہے اور کانوں کی زنا سننا ہے اور زبان کی زنا بات کرنا ہے اور
 ہاتھ کی زنا کھڑکنا اور چونا ماری اور پاؤں کی زنا جانا ہے (فاحشہ کی طرف) اور دل کی زنا خواہش اور
 تمنائے اور غمزدگی گاہ ان باتوں کو چھوڑ کر رہی ہے یا جوٹ **باب** حُكْمُ كَذِبِ الْغُلَّالِ بِحَدِّ
 کا بیان کہ وہ جنتی ہیں یا دوزخی اور فطرت کا بیان **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُؤَلَّدٍ إِلَّا يُؤَلِّمُ عَلَى الْفِطْرَةِ أَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ
 وَيَجَسَّسَانِهِ كَمَا تُنْتِجُ الْبَيْهَمَةُ بَيْهَمَةً جَمْعًا هَلْ تُحْسِنُونَ فِيهَا مِنْ جَدِّ عَدَا فَرَقُّوهُ
 أَبُو هُرَيْرَةَ وَأَقْرَبُوا أَنْ تَسْلُكُمُ فِطْرَةَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ أَكْذَابُ

ترجمہ ابوسریرہ روایت ہے رسول امیر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک بچہ پیدا ہوتا ہے فطرت پر
 یعنی اس عہد پر جو روحن ہو لیا گیا تھا یا اس سعادت اور نقاوت پر جو خاتمہ میں ہونے والی ہو یا
 اسلام پر یا اسلام کی قابلیت پر اپنا اس کے مان باپ اور کو بیوی بناتے ہیں اور نصرائی بناتے ہیں
 اور مجوس بناتے ہیں جس پر جانور چار پاؤں والا وہ ہمیشہ سالم جان رہتا ہے کسی کو تم دیکھتے ہو کان گٹا
 ہوا پیدا ہوا ہوا ابوسریرہ کہتے تھے تمہارا جی چاہے تو اس آیت کو پڑھو فِطْرَةَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا
 لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ یعنی اللہ کی پیدائش جس پر نیا لوگوں کو اللہ کی پیدائش نہیں بدلتی **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ
 وَهَذَا الْأَسْنَدُ وَقَالَ كَمَا تُنْتِجُ الْبَيْهَمَةُ بَيْهَمَةً وَلَمْ يَذْكُرْ جَمْعًا تَرْجِمُهُ وہی جو گڈرا

عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُؤَلَّدٍ إِلَّا يُؤَلِّمُ عَلَى
 الْفِطْرَةِ ثُمَّ يَقُولُ اقْرَأُوا فِطْرَةَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ذَلِكَ
 الَّذِي الْقَيْمُ تَرْجِمُهُ وہی جو گڈرا **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَا مِنْ مُؤَلَّدٍ إِلَّا يُؤَلِّمُ عَلَى الْفِطْرَةِ نَأْبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ وَيَجَسَّسَانِهِ فَقَالَ
 رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ لَوْ مَاتَ قَبْلَ ذَلِكَ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ تَرْجِمُهُ
 ابوسریرہ روایت ہے رسول امیر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر اس

مان باپ اوسکو یہودی بناتے ہیں بھڑائی بناتے ہیں شرک بناتے ہیں ایک شخص بولایا رسول اللہ اگر وہ بچا اس
 پہلے مر جاوے آپ نے فرمایا خدا جانے وہ کیا کام کرتا **ف** تو اللہ تعالیٰ کی مرضی چاہئے اس حجت میں
 لیجاوے چاہئے جہنم میں بچوں کے باب میں جو مبلغ سے پہلے مر جاوے علماء کا اختلاف ہو نووی نے کہا
 مسلمانوں کے بچے تو اجماعاً جنتی ہیں اور مسفر کون کے بچوں میں تین مذہب ہیں اکثر کا یہ قول ہے کہ وہ
 اپنے مان باپ کے ساتھ جہنم میں جاویں گے اور بعض نے تو قف کیا ہے اور صحیح جسیہ محققین میں
 یہ ہے کہ جنتی ہیں اور محدث کا یہ جواب دیا ہے کہ اس میں جہنم میں جانیکا ذکر نہیں ہو بلکہ اسکا مطلب
 یہ ہے کہ اگر وہ جوان ہوتے تو اللہ کو معلوم ہے کیا عمل کرتے لیکن وہ جوان نہیں ہو تو جنتی ہیں اور
 حضرت جس لڑکے کو مارا اوس کے مان باپ تو مسلمان تھے اور حدیث میں جو اوسکو مارا فرمایا ہے اسکا مطلب
 یہ ہے کہ اگر وہ بڑا ہوتا تو مارا فرموتا اور مان باپ کو بھی مارا فرموتا **عن** اکثم بن سفيان عن
 حذيث ابن يسير مائين مؤلفه لؤي كذا **اَلَا هُوَ عَلَى الْمَلِكَةِ وَفِي رِوَايَةٍ اِثْنَيْ عَشَرَ مَعَاوِيَةَ**
اَلَا عَلَى هَذِهِ اَلَيْكَةِ حَتَّى يَكُنَّ عَنْهُ لِسَانُهُ وَفِي رِوَايَةٍ اِثْنَيْ عَشَرَ مَعَاوِيَةَ
لَيْسَ مِنْ مَلِكٍ لَوْ دِيْلُو كَذَا اَلَا عَلَى هَذِهِ الْفِطْرَةِ حَتَّى يَكُنَّ عَنْهُ لِسَانُهُ ترجمہ وہی جو گذرا
 اس میں یہ ہے کہ ہر ایک بچہ اسلام کی ملت پر پیدائتا ہے یہاں تک کہ وہ زبان سوا تین کرنے
 لگے **عن** هشام بن مكيه قال هذا ما حدثنا ابو هريرة عن رسول الله صلى الله
 عليه وسلم **فَإِنَّ كَذَلِكَ حَدِيثٌ مِنْهُ** قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **مَنْ يُولَدُ يُولَدُ**
عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ كَمَا تَنْجُبُونَ الْوَيْلَ فَهَلْ يَجِدُونَ فِيهَا
جَدَ عَدَا حَتَّى يَمُوتُوا أَوْ يَكُونُوا أَتْلَمَ يَجِدُونَ عَدَا كَالْوَيْلِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكْرَأَيْتَ مَنْ يَمُوتُ صَغِيرًا
قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا جو پیدائتا ہے وہ فطرت پر پیدائتا ہے پھر اوس کے مان باپ اوسکو یہودی بنادیتے ہیں اور نصرانی
 جیسے وراثت جنتی میں کوئی ادن میں کان کٹا پیدا ہوتا ہے بلکہ تم اوجھ کان کاٹتے ہو لوگوں نے
 عرض کیا یا رسول اللہ جو بچہ چھپڑ میں مر جاوے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جانتا ہے ایسے بچے کیا احوال کرتے
عن ابی هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال **كُلُّ إِنْسَانٍ يُولَدُ أُمَّةً**
عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يمجسانه فَإِنْ كَانَ مُسْلِمًا فَلَهُ

كُلُّ إِنْسَانٍ نَدِيَّةٌ أُمُّهُ كَيْدُكَ الشَّيْطَانُ فِي حُضْنَيْهِ إِلَّا مَرْيَمَ وَابْنَهَا تَرْجِمَهُ هِيَ أَمَّا نَارُ
 ہے کہ اگر اوس کے مان باپ سلمان ہو تو بچہ سلمان رہتا ہے اور ہر ایک بچہ کو جب اسکی مان جنتی ہو تو شیطان
 اوس کے کوکھوں میں بیٹھتا ہے مگر حضرت مریم اور اوجہ بیٹے عیسیٰ علیہا السلام کو شیطان بیٹھنا نہ
 سکا **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ
 فَتَكَانَ اللَّهُ أَحْكَمُ بَيْنَا كَانُوا لَنَا مِلَّةً ثُمَّ بَدَّلَهُمْ أَبُو مَرْيَمَ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 پوچھا گیا مشرکوں کے بچوں کا حال آپ نے فرمایا اور بتلایا کہ یہ بچے ہر روز اپنے باپ سے ملنے کے
عَنْ التَّهْمِيذِيِّ بِإِسْنَادٍ يُوْنُسَ وَابْنِ أَبِي نَجْمٍ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَامَ فَعَلَّ سَمِعَ ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اللَّهُ أَحْكَمُ بَيْنَا كَانُوا لَنَا مِلَّةً تَرْجِمَهُ هِيَ جَوْنَدَر **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 خَلَقَهُ تَرْجِمَهُ ابْنِ عَبَّاسٍ هِيَ رُوِيَ عَنْ **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعِلَادَمَ الَّذِي قَتَلَهُ الْخَضِرُ طَبَعَ كَافِرًا وَكَوْغَاشَ لَا رَهَقَ أَبَوَيْهِ
 طَغْيَانًا وَكَفَرًا تَرْجِمَهُ ابْنِ عَبَّاسٍ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَا يَدَّاهُ لَكَ مَصْر
 کو حضرت خضر نے قتل کیا کافر پیدا ہوا تھا یعنی بڑا ہو کر کافر ہو جاتا اور اگر جیتا تو اپنے مان باپ
 کو شرارت اور کفر میں پہناتا **ف** یہاں یہ نکال ہے کہ جب اوسکی تقدیر میں خداوند تعالیٰ نے
 یہ لکھ دیا تھا کہ وہ چھپن میں مارا جاوے گا تو بڑا ہو کر کافر کیونکر ہوتا اور اسکا جواب یہ ہے کہ تقدیر میں یہ
 ہی لکھا ہوگا کہ اگر یہ نہ مارا جاوے گا تو کافر ہو جاوے گا **عَنْ** عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ
 نَوَقِيَّ صَبِيًّا فَقُلْتُ طَوْبِي لَهُ عَصْفُورٌ مِنْ عَصَائِبِ الْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَسَلَّمَ أَوَلَا تَذَرِينَ أَنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْجَنَّةَ وَخَلَقَ الْمَلَائِكَةَ لِيُطَاعُوا أَهْلَ الْإِسْلَامِ أَهْلًا
 تَرْجِمَهُ اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةُ رُوِيَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
 میں نے ایک چڑیا کو مارا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نہیں جانتی کہ اللہ تعالیٰ نے جنت
 کو پیدا کیا اور جہنم کو اور ہر ایک کے لیے علیحدہ علیحدہ لوگ بنائے **عَنْ** عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ

قَالَتْ دُعِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جَنَازَةٍ صَبِيٍّ مِمَّنْ أَكْثَرُ أَهْلِ نَصَارَةٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ طَبَنِي لِيَهْدِيَ عَنِّي مَنَاسِكَ الْغَيْبَةِ لِكَيْلَ الشُّوْهِدِ لِمَا لَكَ أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ بِأَعَانَتِهِ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ لِكُلِّ
 أَهْلٍ خَلْقَهُمْ لِمَا هُمْ فِي أَصْلَابِهِمْ وَأَنَّهُمْ وَخَلَقَ لِلنَّارِ أَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهَهُمْ أَهْلَابُ آبَائِهِمْ حَرَّمَ
 أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حَضْرَتُ عَائِشَةُ سُرُودِيتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْكَنَ كَيْسَ جَنَازَةٍ بِرَبِّهَا كَيْسَ حَرْبِهَا
 مِيْنَجَ تَهَا مِيْنَجَ كَمَا يَا رَسُولَ اللَّهِ مِشْرِغِي هُوَ اسْكُوِي تَوْحِشَتِ كِي تُجْرِي مِيْنِ سَ اَيْكَنَ جَرْيَا هُوَ كَا نَ اُسْخِ بَرِي
 كِي نَ بَرَايِي كِي عَمَرُكَ سَبْوَ نَجَا اُتْجَ فَرَمَا يَا اُدُرْ كُچْ كَهْتِي هَ اَسَ عَائِشَةُ اَسَ تَعَالَى نَ جَنَّتِ كَوِي لَ اُكُونُ كَو
 بَنَا يَا اُدُنُ كَو جَنَّتِ كَو لِي لَ بَنَا يَا اُدُرْ هَ اُسْ بَاوُنُ كِي اِبْشَتِ مِيْنِ تَوَا اُدُرْ جَنَمُ كِي لَ اُكُونُ كَو بَنَا يَا اُنُ كَو
 جَنَمُ كِي لِي لَ بَنَا يَا اُدُرْ هَ اُسْ بَاوُنُ كِي اِبْشَتُنُ مِيْنِ تَهَ **عَنْ** طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدٍ يَابَسَّادُ كَو كَيْسَ
 نَحْوُ حَدِيثِ **ترجمہ** اِسْی جَو کُذرا **باب** اَلْاَجَلُ وَالزَّيْدُ لَا تَزِيدُ وَلَا تَقُصُّ عَنْ
 اَلْقَدَرِ عَمْرٍ اَوْرُوْنِی تَقْدِیْرُی زِیَادَةُ بَرَبْتِی هَ نَ گَهْتِی هَ **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَتْ
 اُمُّ حَبِیْبَةَ زَوْجُ النَّبِیِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُهْمَرُ اَمْتَعْنِیْ بِزَوْجِیْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَاکِیْ اَبْنِیْ سَفْیَانَ وَبَاکِیْ مَعَاوِیَةَ قَالَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَلِّمْ قَدْ سَأَلْتَ اللَّهَ لِاَحْبَالِ مَضْرُوبَةٍ وَكَأَيَّامِ مَعْدُودَةٍ وَكَأَرْزَاقِ مَقْسُومَةٍ لِّتُجْعَلَ شَيْئًا
 قَبْلَ جِلْدِهِ اَوْ یُوحَلَ شَيْئًا عَرَجِلِهِ لَوَلَّيْتُ سَأَلْتَ اللَّهَ اَنْ یُعِیْدَ لَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ
 اَوْ عَذَابِ فِي النَّفْسِ کَانَ خَیْلًا اَوْ اَنْصَلَ قَالَ وَذُکِرَتْ عِنْدَهُ الْقِرَدَةُ قَالَ مِثْعَدُ رَاوَاهُ
 قَالَ وَالتَّخَنُّزُ یَزِیْدُ مِنْ مِثْنِیْ فَقَالَ اِنَّ اللَّهَ لَ یُجْعَلُ لِمَنْ یَسْلَا وَلَا یَحْقِبُ اَوْ قَدْ کَانَ نَشْرُ الْقِرَدَةِ وَ
 اَلْحَنَّا نَزِیْرُ قَبْلِ ذَٰلِكَ **ترجمہ** عِدِ اِسْی سُرُودِیتِ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ اُمِّ حَبِیْبَةَ كَمَا یَا اَسَ نَجْهَ کَو فَا مَدَّ اُتْجَ
 دَسَ مِیْرَ خَاوندِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَ اُدُرْ مِیْرَ بَابِ اَبُو سَفْیَانَ اُدُرْ مِیْرَ بَہَا مِیْرَ مَعَاوِیَہِ رَسُولِ اللَّهِ
 اَسَ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَمَا تُوْنِ اَسَ تَعَالَى ہُو دَ چَیْرِیْنِ مَلْکِیْنِ خَلْکِیْ مِیْعَادِیْنِ مِیْرَ ہُو چَکِیْنِ اُدُرْ دُنِ مِیْنِ
 مِہْ گَیْ اُدُرْ رُوْزِ یَا نِ بَثْ گَیْنِ کِسی چَیْرِ کُو اَسَ تَعَالَى اوسْ کَ دَقْتِ سُوْپِشْتِ رَہْنِیْنِ کَرْنِے کَا اُدُرْ نَ اوسْ کَ
 دَقْتِ سُوْ دِیْرِ مِیْنِ کَرْنِے کَا اُگَرُ تُو اَسَ سُوْیَہِ مَلْکِیْ کَ تَجْہُ کُو دُوْرُخْ کَ عَذَابِ بَجَا دُوْیَ قَبْرِ کَ عَذَابِ سَ
 تُو بَہْتِ مَوْتَا بَا اَنْصَلَ تُو ہَا اُدُرْ اُسْ کَ سَا مَنِے ذُکْرَ اَیَا بُدُرُوْنِ کَا اُدُرْ سُوْرُوْنِ کَا کَدَہِ اُدُمِیْ مِیْنِ جُو
 مِخْہُ گَیْ تَہَ اُپْ نَے فَرَمَا یَا جُو لُوگَ بُدُرُوْ رُوْزِ مِہْ گَیْ تَہَ اُوکِیْ سَلْ یَا اِلَاہِ دُہْنِیْنِ ہُوکِیْ اُدُرْ بُدُرُوْ

اور سورتاوان سے پہلے ہی موجود تھو **ف** یعنی عمر اور روزی تو مقرر کر گھٹ بڑھ نہیں سکتی اور کسی لیے دعا کرنا
 فضول ہے دعا اپنی مغفرت اور بخشش کے لیے کرنا بہتر ہے اگرچہ مغفرت اور بخشش ہی تقدیر میں لکھی گئی ہے
 لیکن اس کی دعا کرنا عبادت میں داخل ہے اور طول عمر کی دعا کرنا عبادت نہیں ہے اور یہ جو حدیث میں آیا
 کہ مائلا نے سر عمر ٹہری ہے اس کی تاویل اور پگڈنڈی اور شاید وہ عمر ٹہرتی ہو جو لوح محفوظ میں لکھی گئی
 اس دعا کو گھٹا اوڑھتا ہو لیکن جو علم الہی میں ہے وہ گھٹ بڑھ نہیں سکتی۔ یہ جو فرمایا کہ بندہ اور سورتاوان
 یا اون کی اولاد میں نہیں ہیں جو مسیح ہوئے تو مراد اون سے بنی اسرائیل کے لوگ ہیں جن پر عذاب ہوا تھا پر وہ
 سب تین روز میں ہلاک ہو گئے تھے اون کی نسل نہیں چلی اب جو بندہ اور سورتاوان ہیں یہ حیوان ہیں جن
 کی نسل نبی اسرائیل سے پہلو دنیا میں چلی آتی ہے (نووی مختصر) **عَنْ** تَيْمِزِ بْنِ أَبِي اسْتَدِ غَيْثٍ
 أَنَّ فِي حَدِيثِهِ عَنْ ابْنِ بَشِيرٍ وَكَوَيْعٍ جَمِيعًا قَالُوا سَمِعْنَا عَمَّا فِي النَّارِ وَعَدَا فِي الْقَبْرِ رَحْمَةً وَهِيَ جَوْ
 كَمَرُ **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ أَلَمْ تَسْمَعِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِأَبِي سَفْيَانَ رَأَى خَيْرَ مَعَادِيَةٍ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَسَمِعْتَ أَنَّكَ سَأَلْتِ اللَّهَ لِحَالِ مَضْرُوبٍ وَذَاتَا مَوْطُودَةٍ وَذَكَرْدَاقٍ مَقْسُومَةٍ لَا يُعْجَلُ شَيْئًا مِنْهَا
 قَبْلَ حِلِّهِ وَلَا يُؤَخَّرُ مِنْهَا شَيْئًا بَعْدَ حِلِّهِ وَلَوْ سَأَلْتِ اللَّهَ أَنْ يُعَاقِبَكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ
 عَذَابُ فِي الْقَبْرِ لَكَانَ خَيْرًا لَكَ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْقَدَرُ وَالْخِزَانَةُ هُمَا مَعًا
 فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَكِلُكَ تَوَمَّا أَدْبَعَلَتْ تَوَمَّا يُعْجَلُ لَهُمْ
 لَنَسْلًا وَإِنَّ الْقَدَرَةَ وَالْخِزَانَتَيْنِ كَانُوا قَبْلَ ذَلِكَ **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود روایت ہے کہ اُم المؤمنین
 اُم حبیبہ نے کہا یا اللہ تو مجھے کو فائدہ اٹھانے دو میرے خاوند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور میرے باپ ابوسفیان
 سے اور میرے بھائی معاویہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کو فرمایا تو نے اس سے کہا کہ ان باتوں کو لیے کہا جن
 کی یہ عبادتیں مقرر ہیں اور قدم تک چلیں گے ہوئے ہیں اور روزیاں بٹی ہوئیں ہیں اون میں کو کسی چیز کو
 اسے اور کسی وقت سے پہلے یا وقت کے بعد دیر کرنے والا نہیں اگر تو اسے دیر یا کھتی کہ تجھ کو چھوڑ دے عذاب
 سے یا قبر کے عذاب سے تو پھر تو ایک شخص بولا یا رسول اللہ بندہ اور سورتاوان دونوں میں سے میں جو مسخ ہو کر تھے
 آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جس قسم کو ہلاک کیا یا عذاب دیا اون کی نسل نہیں چلائی اور بندہ اور سورتاوان
 دونوں سے پہلے موجود تھے **عَنْ** سَفْيَانَ بْنِ عَمْرٍاءَ الْأَسَدِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ وَذَاتَا مَوْطُودَةٍ قَالَا

ابن معبد دَرَوی بِمَعْنَاهُ قَبْلَ حِلِّهِ اَنْ يَكُوْنُ لَهُ تَرْجُمَهُ وَهُوَ جَوْنَدَار **بَابُ** الْاِيْمَانِ لِلْفَقْه
 تَقْدِيرُ بِرَبِّهِ وَسَارِكُهُمْ حَكَمٌ **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ
 الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَكْبَرُ اِلَّا الشَّدِيدُ مِنَ الضَّعِيفِ فِي كُلِّ خَيْرٍ اِعْوِضْ عَنِّي مَا يَفْعَلُكَ وَاسْتَعِزْ
 بِاللَّهِ وَلَا تَعْجِزْ وَانْ اَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ اَنِّي فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا اَوْ لَوْ اَنِّي فَعَلْتُ كَذَا اَوْ لَوْ اَنِّي فَعَلْتُ كَذَا اَوْ لَوْ اَنِّي فَعَلْتُ كَذَا
 وَمَا شَاءَ فَعَلْتُ لَوْ اَنِّي فَعَلْتُ كَذَا اَوْ لَوْ اَنِّي فَعَلْتُ كَذَا اَوْ لَوْ اَنِّي فَعَلْتُ كَذَا اَوْ لَوْ اَنِّي فَعَلْتُ كَذَا اَوْ لَوْ اَنِّي فَعَلْتُ كَذَا اَوْ لَوْ اَنِّي فَعَلْتُ كَذَا
 نَعْنِي فَرَمَا زَبْرِدِ سَتِ سَلْمَانِ (زَبْرِدِ سَتِ) مُرَادُهُ هُوَ حَسْبُكَ اِيْلَانِ هُوَ اَللَّهُ تَعَالَى بِرَبِّهِ دَسَارُ كَهْتَا هُوَ اخْتِ كَو كَا لَوْ
 مِيْنِ مِهْتِ وَالا هُوَ) اَللَّهُ زَبْدِي كَيْ تَبْرُ اَوْر اَللَّهُ تَعَالَى كَزِيَادَهُ لِسُنْدِ هُوَ تَا نَوَانِ سَلْمَانِ هُوَ اَدْر سِرْ اِيْكَ طَرَحُكَ سَلْمَانِ
 بِهْتَرِ سِهْ حَرْصِ كِرَادُنِ كَا مَوْنِ كِي جَو تَجْهِي كُو مَفِيدِ مِيْنِ (عِنِي اخْتِ مِيْنِ فَا مَدْر دِيْغِي) اَوْر مَدْر دَا نَا كِ اَللَّهُ هُوَ اَوْر
 سَمِيْتِ دَار اَوْر جَو تَجْهِي كُو مِيْ صِيْبِتِ اَوْر تُو يُوْنِ مِتْ كِهْ اَلْغَرِيْنِ اِيْسا كِرْتَا اِيْسا كِرْتَا تُو مِيْ صِيْبِتِ كَا هِيْ كُو اَنِي لِيْغَرِيْنِ
 يُوْنِ كِهْ اَللَّهُ تَعَالَى كِي تَقْدِيرِ مِيْنِ اِيْسا هِيْ تَهَا جَو اَوْر سِيْ جَا مِيْ كَا اِيْسا اَلْغَرِيْنِ كِهْ لِيْ سَا هُوَ رَا هُوَ نَا هِيْ
 رِيْغِيْ سِهْ جَو اِسْ اَعْتِقَادِ سِيْ كِهْ اَوْر اَسْبَابِ كِي تَا ثِيْرِ سَتَقْلِ هِيْ اَوْر اَكْرِيْ سَبِيْ هُوَ تَا تُو مَصِيْبِتِ نَا اَنِي تُو دِهْ اَسْلَامِ
 سِيْ نَكْلِ كِيَا اِسْ لِيْ سِيْ كِهْ سِرْ اِيْكَ كَامِ اَسْكِيْ مَشِيْتِ كُو بَغِيْرِ نَبِيْنِ هُوَ تَا اَوْر جَو اَللَّهُ تَعَالَى كِي مَشِيْتِ بِرَا عْتِقَادِ اَوْر كِهْتَا
 هِيْ اَوْر جَا مَاتَا هِيْ كِهْ اَسْبَابِ كِي تَا ثِيْرِ سِيْ اُسْ كِيْ حَكْمِ سِيْ هِيْ اُسْكُو اَلْغَرِيْنِ كِهْتَا جَا نِيْ سِيْ اَوْر اَوْر اُسْ كِيْ مَشَالِ سِيْ
 كُو مَوْنِ كِهْتَا هِيْ بَارِشِ اِجِيْ هُوِيْ اَبْ كِيْ غِلْمِيْتِ هُوْكَ اَوْر كَا فَرْهِيْ كِهْتَا هِيْ بِرِ مَوْنِ كَا كِهْتَا اَوْر اَعْتِقَادِ
 سِيْ هُوْ اَوْر كَا فَرْ كَا كِهْتَا اَوْر اَعْتِقَادِ سُوْ اَوْر جَو عْتِقَادِ كَا فَرْ كَلْبِ اَدْر اَعْتِقَادِ سِيْ يَكَلْمِ كِهْتَا دَرِ سَتِ نَهِيْنِ اَوْر
 اَوْر مَوْنِ كِيْ اَعْتِقَادِ سِيْ دَرِ سَتِ هِيْ

كِتَابُ الْعِلْمِ

كِتَابُ الْعِلْمِ كِيْ بَيَانِ مِيْنِ

بَابُ النَّوْعِ اِنْ شَاءَ الْمُتَشَابِهِ اَلْقُرْآنِ مِيْنِ جَو مَشَابِهِ اَبَرِيْنِ مِيْنِ اَوْنِ مِيْنِ كِهْ جَو كَرْنَا مَشِيْ
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الَّذِي اَنَّكَ عَلِمْتَ
 اَلْكِتَابَ مِنْهُ اَيَاتٌ مُّحْكَمَاتٌ هُنَّ اَمُّ الْكِتَابِ اُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَاَمَّا الَّذِيْنَ
 فُتُوْهُ بِهَيْمَةِ زَيْعٍ فَيُتْلَوْنَ مَا نَشَأَبَ مِنْهُ اَبْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَاْوِيلِهِ وَمَا يَعْلَمُ

تَاوِيلُكَ اَللّٰهُ وَاللّٰهُ يَخُوْنُ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اَمْتَابَهُ كُلُّ مَرْغَبٍ رَّبَّنَا مَا يَدْعُكَ اِلَّا
 اَوَّلُ الْاَلْبَابِ قَالَتْ قَالَتْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِذَا رَأَيْتُمْ اَلَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَا اُنْشَا
 مِنْهُ فَاُولَٰئِكَ اَلَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَا اُنْشَا مِنْهُ فَاُولَٰئِكَ اَلَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَا اُنْشَا مِنْهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَا اُنْشَا مِنْهُ فَاُولَٰئِكَ اَلَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَا اُنْشَا مِنْهُ
 (محکم) وہ جو خبر میں کتاب کی اور بعضی متشابہ (گول گول) لاچھہ مطلب کی (بہر جن لوگوں کے دل میں گمراہی
 ہے دے کہو) جو کہ ہیں متشابہ آیتوں کا فساد چاہتے ہیں اور اسکا مطلب چاہتے ہیں حالانکہ اسکا
 مطلب کوئی نہیں جانتا اس کے سوا اور جو کچھ علم والے ہیں وہ کہتے ہیں ہم ایمان لائے اور سب
 آیتیں ہمارے پروردگار کے پاس آئیں ہیں اور نصیحت وہی سنتے ہیں جو عقل رکھتے ہیں رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اون لوگوں کو دیکھو جو کہو ج کرتے ہیں متشابہ آیتوں کا تو ان سے کچھ
 وہ وہی لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے بتلایا **ف** متشابہ کے معنی میں علماء کہتے ہیں اقوال میں
 بعض یہ کہتے ہیں کہ متشابہ اور حروف کا نام ہے جو اوائل سورہیں جیسو اتم اور التمر اور کہی بعض ان کا
 علم سوا خدا کے کسی کو نہیں ہے سلف کا یہی قول ہے اور حدیث سے یہی ہی نکلتا ہے اور یہ اصح الاقوال
 ہے اور بعضوں نے کہا کہ متشابہ بقصص امثال میں اور محکم حلال اور حرام اور وعد اور وعید اور بعض
 نے کہا متشابہ بشرک الفاظ میں جیسو قرء اور لم وغیرہ غزالی نے کہا کہ صفات کی آیتیں ہی متشابہ ہیں جیسو
 ظاہری معنی جو حجت یا تشبیہ نکلتی ہے اور وہ تاویل کے محتاج ہیں امام فخر الدین رازی نے کہا کہ
 ہر ایک فرقہ اپنے مفید مذہب آیتوں کو محکم کہتا ہے اور دوسرے کی مفید آیتوں کو متشابہ بتلاتا ہے ہر
 حال محکم اور متشابہ کے تعیین میں بڑا اختلاف ہے اور نیز اسکی تفصیل اتھانی الاستوا میں کی ہے
 اس حدیث کو یہی نکلا کہ اگر امون اور اہل بدعت کو ساتھ ملنا منع ہے اور مراد کہو ج کرنے سے یہ ہے
 جو فساد کے لیے کہو ج کرے لوگوں کو بہکانے کے لیے اور جو سمجھنے کے لیے پوچھے تو وہ کہو ج نہیں ہے پوچھ
 فساد کے لیے پوچھے اسکو جواب ندین بلکہ نہرا دین جیسو حضرت عمر نے صبیح بن عسل کو سزا دی **ع**
 عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَقَالَ هَجَرْتُ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَالَتْ فَسَمِعَ اصْوَاتَ
 رَجُلَيْنِ اَخْتَلَعَا فِيْ اَيِّ قَوْمٍ تَخْرُجُ عَلَيْكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَالَتْ فَسَمِعَ اصْوَاتَ
 فَقَالَ اِنَّمَا هَلَكْتَ مَنْ كَانَ قَبْلَكَ كَمِ بَاخْتِلَاؤِهِمْ فِي الْكِتَابِ تَرْجُمَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ

سے روایت ہو ایک ن مین سو کیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو باسر گیا آپ نے دو شخصوں کی آواز سنی جو ایک ایک
 مین جھگڑ رہے تھے آپ باہر نکلا اور آپ کے چہرے پر غصہ معلوم ہوتا تھا آپ نے فرمایا تم سے پہلے لوگ تباہ ہوئے
 اس کی کتاب مین جھگڑا کرنے سے رجوع نہایت اور فساد کی نیت سے ہو یا لوگوں کو بہکانے کے لیے لیکن
 مطلب کی تحقیق کے لیے اور دین کے حکام نکالنے کے لیے درست ہو اور نوری **عَنْ جُنْدُبِ بْنِ**
عَبْدِ اللَّهِ الْجَلْبَلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأُوا الْقُرْآنَ مَا أَنْتُمْ كَفْتُمْ عَلَيْهِ
قُلُوبُكُمْ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ فَعَرِّبُوا ترجمہ جذب بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا پڑھو قرآن کو حبیب تمہارا دل زبان سے موافقت کریں اور جب تمہارا دل اور زبان مین
 اختلاف پڑے تو اوٹھ کھڑے ہو **ف** یعنی قرآن اس وقت تک پڑھو جب تک دل و لہجہ اور آواز
 جب دل و لہجہ تو خالی زبان سے لطف سے بلکہ خوف سے غلط پڑ جائے **عَنْ جُنْدُبِ بْنِ**
عَبْدِ اللَّهِ الْجَلْبَلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقْرَأُوا الْقُرْآنَ مَا أَنْتُمْ كَفْتُمْ عَلَيْهِ
قُلُوبُكُمْ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ فَعَرِّبُوا ترجمہ وہی جو گذرا **عَنْ ابْنِ عُمَرَ بْنِ**
وَحْشٍ غُلَانٍ بِالْكُوفَةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأُوا الْقُرْآنَ بِمِثْلِ حَالِكُمْ
 ترجمہ ابو عمران نے کہا جذب بنے سم سے بیان کیا اور ہم بچے تھے کوفہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا وہی جو گذرا **عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ ابْنَ**
الرَّجَالِ إِلَى اللَّهِ أَلَا كَلَّا الْخِصْمُ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 سب مردوں مین برابر کے نزدیک وہ مرد ہے جو بڑا لڑکا جھگڑا لڑا ہو **ف** ناحق لوگوں سے لڑے
 اور فساد نکالے دین مین ہو یا دنیا مین لیکن حقیقت دین کی ظاہر کرنا اور حضرت کی سنت پر عمل کرنا جھگڑا
 نہیں ہے بلکہ ثواب ہے اور جو شخص حضرت کی سنت پر عمل کرنے والے سے جھگڑے وہ خود ملعون اور مردود ہے
عَنْ ابْنِ سَعْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتَّبِعُوا سُنَنَ الَّذِينَ
مِنْ قَبْلِكُمْ شَيْئًا لَيْسَ بِأَوْفَرًا يَذَرُ حَتَّى لَوْ دَخَلُوا فِي مَحْرِمَاتٍ لَا تَبْعُوهُمْ قُلْنَا يَا
رَسُولَ اللَّهِ أَيْ هُودٌ وَنَصَارَى قَالَ كَمَنْ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا البتہ تم جلو گے اگلی امتوں کی راہوں پر یعنی گناہوں مین اور دین کی مخالفت پر
 نہ یہ کہ کفر اختیار کرو گے بالشت برابر بالشت کے اور ماتہ برابر ماتہ کے یہاں تک کہ اگر وہ گدہ کے

سوزاں میں کہیں تم ہی اون کے ساتھ گھسکے جتنے عرصہ میں کیا یا رسول اللہ اگلی امتوں کو مراد یہود اور نصاریٰ
ہیں اپنے فرمایا اور کون ہر **ف** نودہی کہا یہ حدیث معجزہ ہے آپ جیسا اپنے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا تم
کہتا ہوں کہ زمانے میں تو یہ حدیث ایسی پوری ہوئی جس میں کسی کو خاک نہ رہے نہ کے مسلمانوں نے خصوصاً
حیدر آباد اور علی گڑھ وغیرہ کے مسلمانوں نے ہر بات میں نصاریٰ کی مشابہت شروع کر دی کیا کہانے
میں کیا پٹنوں میں کیا پہننے میں یہاں تک کہ بعض مسلمانوں کو دیکھ کر دھوکا ہوتا ہے کہ یہ نصرانی تو نہیں ہے
افسوس اس پر ہے کہ اس ہندوئی اور بے حمیت کی ساتھ عقل سلیم سے کام ہی لینا چھوڑ دیا اگر نصاریٰ کی
مشابہت ایسی ہی پسند ہو تو عمدہ باتوں میں ان کی تقلید کرتے اور ان کا سا اتفاق اور ان کی سی الوداعی
اور ان کا سا علم حاصل کرتے یہ تو سب بالکلاطاق رکھا صرف لباس اور وضع اور اکل و شرب میں جو ایک آسان
امر ہے اور ان کی مشابہت کرتے ہیں اور یہ نہیں سمجھتے کہ اپنی قوم کی وضع اپنی قوم کا لباس بد خود ایک قوی
عزت ہو سکتا ہے اور جو پڑنا انتہی درجہ کی بچائی اور بے غیرتی ہے عقلمندی کا تو یہ کام تھا کہ نصاریٰ کی
طرح وہ علم حاصل کرتے جس سے ان کی دنیاوی قوت اور شوکت درست ہوتی اور دین کی عظمت روز بروز
بڑھتی مسجدیں آباد ہوتیں مدرسے بنا کر جاتے قومی اتفاق کو ترقی ہوتی جس پر تمام دنیاوی اور دینی پہلے
کا مدد ہے اور جو کوئی نیا لباس اختیار کرتے تو اپنی راسی سے تمام فائدوں پر نظر کر کے ایک نیا لباس لے لیا
کرتے نہ یہ کہ یہ فوٹوں کی طرح اندھا دھند نصاریٰ کی تقلید کرتے اسد تعالیٰ مسلمانوں کی آنکھ کھولے وہ جلد
جاری ہوں یہ راہ ترقی اور بہبودی کی نہیں ہے ترقی اور ان کی جس زمانہ میں ہوئی تھی اور اسکی تاریخ حدیث
کی کتابوں میں صاف طرح سے موجود ہے پس لازم ہے کہ حدیث پڑھ کرین اور صحابہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی روش اختیار کرین **عَنْ زَيْدِ بْنِ اسْلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَخُوّه عَنِ عَطَايَةَ ذَكْوَانَ**
اَلْحَدِيثُ شَخْصٌ تَرْجَمَهُ رَجُلٌ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
هَكَذَا الْمَتَّبِعُونَ تَالِهَاتُكَافَا تَرْجَمَهُ عَبْدُ اللَّهِ سُرُورٌ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نے فرمایا تباہ
کونوں کی کہاں نکالنے والے اور بیٹے بیفائدہ موفکافی کرنے والے حد سے زیادہ بڑے ہر دے تعصب کرنے
والے آئین بارے فرمایا **بَابُ رَفْعِ الْعِلْمِ فِي الْخَيْرِ الزَّمَانِ** اخیر زمانہ میں علم کی کسی ہونا عرصہ
النَّبِيِّنَ مَا لَيْتَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَكَلَّمَ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَرْفَعَهُ الْعِلْمُ
وَيَنْبُتُ الْجَمَلُ وَلَيْسَ رَبُّ الْخَيْرِ وَيُظَهِّرُ الزَّكَاةَ تَرْجَمَهُ النَّسَبُ بْنُ مَالِكٍ سُرُورٌ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

مِثْلَ حَدِيثٍ وَبَيَّنَّ وَأَبْنَيْتُمْ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمِثْلِهِ **ترجمہ**
 وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی قاتل قال ابی الجاسم مع عبد اللہ وابی موسیٰ وہما یحدثان
 فقال ابو موسیٰ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یبطلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن**
 ابن ہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتقارب الثمان ویقبض العلم ونظیر
 الفتن ویلقی الفتن ینکثر المخرج قالوا ما المخرج قال القتل **ترجمہ** البور پر سورہت ہر
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہو جاویگا زمانہ اور اٹھایا جاویگا علم دینے زمانہ قیامت کے
 قریب ہو جاویگا اور عالم میں فساد پھیلے گا اور دونوں میں بخیلی ڈال دی جاویگی لوگوں کو زکوۃ اور خیرات نہ
 دیں گے اور سب بہت ہو گا لوگوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہے آپ نے فرمایا کشت و خون **عن** ابی ہریرہ
 قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتقارب الثمان ویقبض العلم شذوذاً کثر مثله
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ہریرہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَقَارَبُ
 الثَّمَانُ وَيُقْبَضُ الْعِلْمُ شَذْوَذًا كَثُرَ مِثْلُ حَدِيثِهِمَا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ہریرہ
 كَاهُذَ قَالَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِثِلُ حَدِيثُ الزَّهْرِيِّ عَنِ حُسَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
 غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ وَأَدِيلَقُ الشَّيْخُ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس میں بخیلی کا ذکر نہیں ہے
عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 یقول ان الله لا یقبض العلم انتزاعاً ینتزعہ من الناس والکفر یقبض العلم یقبض
 العلم یرحی اذا لم یتذک عالم انخذ الناس رؤساء جہاکم فکسلوا فافتوا بغير علم
 فکسلوا واصلوا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن عاص یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے
 اللہ تعالیٰ اس طرح علم نہ اٹھاویگا کہ لوگوں کے دلوں سے چسبن لیسے لیکن اس طرح اٹھاویگا کہ عالموں
 کو اٹھا لیا گیا تاکہ جب کوئی عالم نہ رہے کہ لوگ اپنے سردار جاہلون کو بنالین گئے وہ بن جانے
 الفتویٰ دیں گے اور خود گمراہ ہوں گے اور وہ کو بھی گمراہ کریں گے **ف** یعنی علم کا اٹھنا یہ نہیں کہ علموں
 کے دلوں سے سلب ہو جاوے گا بلکہ عالم مر جاویں گے اور جاہل ہو جاویں گے اسلام میں اس سے زیادہ مصیبت کوئی
 نہیں ہے کہ دیدار عالم کا انتقال ہو دے احادیث میں یہ بھی بیان ہے کہ قیامت کو قریب اکثر سردار جاہل
 ہوں گے سو یہی وقت ہے کہ بادشاہ اور نواب اور امیر وہی ہوتے ہیں جو انتہا کے جاہل اور قرآن

وحدیث سنا دانتھو ہین ہندوستان میں تو ایک اور اندھیر چمکہ عالم کے ہوتے ہوئے اوس کی قدر و منزلت
 نہیں کرتے اور جاہلون کو اپنا امام اور مفتی اور قاضی بناتے ہین لاجول ولاقوۃ الفرسجدین میں دیکھا
 گیا کہ عالم اور سولوی موجود ہین لیکن لوگ جاہلون کو آگے کرتے ہین اور اون کے پیچھے نماز پڑھتے ہین حدیث
 کے روسی بکسب گمراہ ہین خدا تعالیٰ انکو ہدایت کرے۔ ہندوستان میں اسوقت امیرون اور نوابون ہین
 کوئی ایک عالم نہیں ہے سوا جناب سید علامہ مولانا نواب سید محمد صدیق حسن خان بہادر کے اندھکا
 اون کی عمر اقبال میں برکت دیوے اُن کی ذات سے ہندوستان میں علم حدیث پھیل رہا ہے صحاح ستہ
 کا ترجمہ ہی انہی کی سعی و کوشش اور تائید سے ہو رہا ہے اور صدائے کائنات میں حدیث اور تفسیر کی تالیف
 نماز شائقین کو مہ تقسیم کر رہے ہین ہند کے مسلمانوں کو اس نعمت عظمیٰ کا شکر گزار ہونا چاہیے اور انکی
 خیر خواہی اور مدد پر ہر وقت مستعد رہنا چاہیے اور اُن کے لیے دعاؤ خیر کرنا چاہیے آمین یا رب العالمین

عن عبد اللہ بن عمر بن عبد الرحمن عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یمثل حدیث جبریل وذا آدنی
 حایتہ عن عمر بن الخطاب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یمثل حدیث جبریل وذا آدنی
 کما حدثت قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول **عن** عبد اللہ بن عمر
 ابن العاص عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یمثل حدیث ہشام بن عروق **ترجمہ** وہی جواب پر
عن عمرہ بن النضر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یمثل حدیث ہشام بن عروق **ترجمہ** وہی جواب پر
 عبد اللہ بن عمر و معاویہ بن ابی سفیان قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یمثل حدیث ہشام بن عروق
 سلم علیہ کفیل قال فکفیلہ عن عائشہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمثل حدیث ہشام بن عروق
 و سلم قال عمرہ بن النضر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یمثل حدیث ہشام بن عروق
 من الناس انزعوا ذکرکم یقیض العلماء فیرفع العلم معہم یرفع فی الناس رؤساکم جہلاً
 یفتنوکم بکفیل یقیض العلم فیضلون ویضلون قال عمرہ بن النضر قال حدیث عائشہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 و انکروہ قال حدیث عائشہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول هذا قال
 عمرہ بن النضر ان کان قایل قال لہ ان ابن عمر و قد قدم قالہ ثم قال لہ حتی سألہ
 عن الحدیث الذی ذکرہ لک فی العلو قال فکفیلہ عن عائشہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمثل حدیث ہشام بن عروق
 وہ فی مرثیہ الاولی قال عمرہ بن النضر قال حدیث عائشہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمثل حدیث ہشام بن عروق

اراہ کمرہ ذیہ شیکا کہ یقیناً ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہو مجھ حضرت عائشہ صدیقہ کہا اے
 بہانجو میری مجھ خبر ہوئی ہے کہ عبد اللہ بن عمر دہماری اور گذرین گجج کے لیے تم اون سے ملو اور علم کی بات
 پوچھو کیونکہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت علم کی باتیں حاصل کی ہیں عروہ نے کہا میں اول
 سے ملا اور بہت سی باتیں پوچھیں جو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیں عروہ نے کہا اون
 باتوں میں میری ایک حدیث تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ علم لوگوں سے ایک ہی دفعہ
 نہیں چھین لیگا لیکن عالموں کو اٹھا لیگا اون کے ساتھ علم ہی اور تہ جاو ریگا اور لوگوں کے سردار جاو
 رہ جاوین گے جو بخل کے فتویٰ دینگے پھر گمراہ ہونگے اور گمراہ کرینگے عروہ نے کہا جب میں نے یہ حدیث حضرت
 عائشہ سے بیان کی انہوں نے اسکو بڑا سمجھا اور حدیث کا انکار کیا اس خیال سے کہ کہیں عبد اللہ بن عمر کو
 شبہ نہ ہوا ہو یا انہوں نے حکمت کی کتابوں میں یہ ضمون پڑھا ہو غلطی سے اسکو حدیث قرار دیا ہو
 اور کہا کہ عبد اللہ بن عمر نے تجھ سے یہ بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے عروہ
 نے کہا جب دوسرا سال آیا تو حضرت عائشہ نے تجھ سے کہا جا عبد اللہ بن عمر کو مل پھر بہانجا کہ پوچھ
 سے وہ حدیث جو علم کے باب میں انہوں نے تجھ سے بیان کی تھی عروہ نے کہا میں یہ عبد اللہ سے ملا اور ان
 سے یہ حدیث پوچھی انہوں نے اسی طرح بیان کیا جیسے پہلی بار مجھ سے بیان کیا تھا عروہ نے کہا جب میں نے
 حضرت عائشہ سے یہ بیان کیا تو انہوں نے کہا میں عبد اللہ بن عمر کو سچا جانتی ہوں اور انہوں نے حدیث
 میں زیادتی کی نہ کہی کی (حضرت عائشہ صدیقہ نے پہلی بار جواب انکار کیا وہ سوچے سوچے ہوتا کہ عبد اللہ بن عمر
 کو جو ماسمجھا بلکہ اس خیال سے کہ شاید انکو مشہور ہو گیا ہو جب دوبارہ ہی انہوں نے حدیث کو اسی طرح بیان
 کیا تو وہ خیال جا بار نام **باب** مَنْ سَنَّ سُنَّةَ حَسَنَةً أَوْ سَيِّئَةً فَهُوَ خَفِضَ جَبِي بَات جَارِی کرے
 یا ربی بات جاری کرے **عن** جَدِّیْزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ حَبَابُ نَاسٍ مِّنَ الْأَعْرَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ فَرَأَى سُوءَ حَالِهِمْ قَدْ أَصَابَتْهُمْ حَاجَةٌ كَثُرَتْ النَّاسُ
 عَلَى الصَّدَقَةِ فَأَبْطَلُوهُنَّ حَتَّى رُبِّيَ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ قَالَ ثُمَّ إِنِّي رَجَلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ بِصَقٍّ
 مِّنْ رَبِّي ثُمَّ جَاءَ آخَرُ ثُمَّ تَابَعُوا حَتَّى عَرَفْتُ السُّرُورَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً تَعْمَلُ بِهَا بَعْدَهُ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ
 مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ هِمَّتْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً تَعْمَلُ بِهَا

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مائیت کی طہارت بلا دوسکھدایت پر چلے والون کا بھی ثواب ملیگا اور چلنے والون کا ثواب کچھ کم نہ ہوگا اور جو شخص گمراہی کی طہارت بلا دوسکھدایت پر چلے والون کا بھی گناہ ہوگا اور چلنے والون کا گناہ کچھ کم نہ ہوگا

کتاب الذکر والدعاء والتوبہ والاستغفار

ذکر الہی اور توبہ اور استغفار کی کتاب

ابوہریرہ سے روایت ہے

باب الْحَدِيثُ عَلَى نُبِيِّ اللَّهِ تَعَالَى اللَّهُ تَعَالَى كَذَا ذَكَرَ كَرْنِي كِي نَفْسِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَا عِنْدَ ظَهْرِ عَصِيٍّ بِي وَأَنَا كَعَمَةٍ حَيْثُ يَذْكُرُونِي أَيْنَ ذَكَرْتَنِي فِي نَفْسِي ذَكَرْتُ فِي نَفْسِي ذَكَرْتَنِي مَلَكٌ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُمْ وَإِنْ تَقَرَّبَ مِنِّي شَيْئًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذَرَأَ فَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذَرَأٌ تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بِأَعْيَانِي إِنْ آتَانِي يَمْشِي أَيْتُهُ هَرَوَكَةً ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندوں کے خیال کے پاس ہوں یعنی اوس کے گمان اور اکل کے ساتھ نوبی نے کہا یعنی جو شخص سے اور قبول سے اوس کے ساتھ ہوں اور میں اپنے بندوں کے ساتھ ہوں رحمت اور توبہ اور ہدایت اور حفاظت سے احب وہ مجھ کو یاد کرتا ہے اگر وہ مجھ کو اپنے جی میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اوس کو اپنے جی میں یاد کرتا ہے اور اگر مجمع میں مجھ کو یاد کرتا ہے تو میں اُس کو اوس مجمع میں یاد کرتا ہوں جو اوس کے مجمع سے بہتر ہے (یعنی فرشتوں کے مجمع میں) **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے معتزلہ نے دلیل پکڑی ہے کہ فرشتے بنیغیرون سے افضل ہیں اور ہماری اصحاب کا مذہب یہ ہے کہ بنیغیرون فرشتوں سے افضل ہیں اور اس حدیث سے نفیدت ملائکہ کی انبیاء پر نہیں نکلتی بلکہ عوام مومنین پر کیونکہ اکثر ذکر انبیاء میں بنیغیرون موجود نہیں رہتے **ف** اور جب بندہ ایک بالشت میری نزدیک ہوتا ہے تو میں ایک شتم اوس کے نزدیک ہوجاتا ہوں اور جب وہ ایک تہ مجھ سے نزدیک ہوتا ہے تو میں ایک بیاع (دو ذون باتہ کے پیلاؤ کے برابر) اوس کے نزدیک ہوجاتا ہوں اور جب وہ میری پاس چلتا ہوا آتا ہے تو میں اس کے پاس دوڑتا ہوا آتا ہوں **ف** نووی نے کہا یا حاشی صفت میں سے ہے اور محال ہے یہاں ظاہری معنی (یعنی متعارف اور مشہور ظاہری معنی جو مخلوق میں سمجھا جاتا ہے) اور مطلب اسکا یہ ہے کہ

جو کچھ نزدیک ہوتا ہے عبادت میں اوس کے نزدیک ہوتا ہوں رحمت اور توفیق اور اعانت سب ہر اگر وہ دنیا
 نزدیک ہوتا ہے تو میں اور رحمت زیادہ کرتا ہوں اور دوسرے کے لئے سے میرا دیکھ کر رحمت کا دیا اور سب ہر ہوتا
 ہوں غرض یہ کہ عبادت میں زیادہ اوس کا اجر دیتا ہوں اتنے نووی نے کہا اس کے ساتھ کہ جسے جو قرآن
 میں آیات دیکھیں کہ اِنَّمَا كُنْتُمْ عِلْمًا اور احاطہ سے ساتھ ہوتا ہے **عَنْ** الْاَشْعَثِ بْنِ اَلِاسَدِ وَ
 كَهْدَنَ كَسْرًا اَنَّ تَقَاتِي اِلٰذَا عَاتَقَتْ بَيْتَ مَيْمَنًا **ترجمہ** وہی جو گندہ اس میں ماتہ اور
 باع کا ذکر نہیں ہے **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رَفَدَ كَرَّ اَحَادِيثَ بَعْضِہَا
 وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِنَّ اللّٰهَ قَالَ اِذَا تَلَقَّيْنَا عَبْدًا يَتْلُو تِلْكَ اَيَّتُہٗ يَذَّارِعُ
 وَاِذَا تَلَقَّيْنَا يَذَّارِعُ تِلْكَ اَيَّتُہٗ يَبَاجُ وَاِذَا تَلَقَّيْنَا يَبَاجُ جَعَلْنٰہُ اَتَيْتُہٗ بِاَسْمَہٗ **ترجمہ** ابو ہریرہ
 سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جل جلالہ و عز شانہ ارشاد فرماتا ہے جب کوئی
 بندہ سیر طین ایک بالشت بڑھتا ہے میں ایک ماتہ اور اس کی طرٹ بڑھتا ہوں اور جب وہ ایک قحہ بڑھتا ہو
 تو میں ایک باغ بڑھتا ہوں اور جب وہ ایک بڑھتا ہے تو میں اور جلدی آتا ہوں اور اس کی طرٹ **عَنْ**
 اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یُسَبِّحُ فِطْرَتِیْ مَلَكًا فَتَمَّتْ عَلٰی جَبَلٍ
 یُقَالُ لَہٗ جُمُکَاتُ فَقَالَ یُسَبِّحُ اِهْدَا جُمُکَاتُ سَبَّحَ الْمُعَرَّدُونَ قَالُوا وَمَا الْمُعَرَّدُونَ یَا
 رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الذَّاكِرُونَ اللّٰهَ کَثِیْرًا وَ الذَّاکِرَاتُ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہر رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ میں جابری تھے آپ ایک سیاہ بڑ گندے جسکو جمدان (جہنم جیم و سکون سیم)
 کہتے تھے آپ نے فرمایا جلدیہ جمدان ہر آگے بڑھ گئے مفرد لوگوں نے عرض کیا سفر و کون میں یا رسول اللہ
 آپ نے فرمایا جو مرد اس کی یاد بہت کرتے ہیں اور جو عورتیں اس کی یاد بہت کرتی ہیں **باب**
 فِي اسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰی اللہ تعالیٰ کے ناموں کا بیان **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ
 عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تِسْعَةٌ وَ تِسْعِیْنِ اِنَّمَا مَن حَفِظْہَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَ اللّٰهُ وَ تَوَاجَّ
 یُحِبُّ النَّوْزَ وَ تَوَاجَّ اَبْنِ اَبْنِ مِّنْ اَصْحَکَا **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہر رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ کے ننانوے نام ہیں جو کوئی انکو یاد کر لے وہ جنت میں
 جاوے گا اور اللہ تعالیٰ طاق ہر دوست رکھتا ہے طاق عدد کو **ف** امام ابو القاسم قشیری نے
 کہا اس میں دلیل ہے کہ اسم عین سب سے پہلے اگر غیر ہوتا تو وہ غیر کے اسم ہوتے اور اللہ تعالیٰ

ترجمہ ہے جنہوں نے جو اور بگڑا **باب** الْعَزْمُ فِي الدُّعَاءِ وَلَا يَقُولُ اِنْ خَرْتُ عَنْ يَدِي وَعَاكِرُكُمْ
 ہے کہ اگر توجاہ ہے تو بخشن مجھکو **عَنْ** النَّبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ
 فَلْيَعِزَّهُمْ فِي الدُّعَاءِ وَلَا يَقُولُ اللَّهُمَّ اِنْ خِلْتُكَ فَاعْطِنِي فَإِنَّ اللَّهَ لَا مُسْتَكْرَهَ لَهُ **ترجمہ** انس سے
 روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے دعا کرے تو قطع طور سے دعا کرے (یعنی یوں
 کہے یا اللہ بخشنے کو توجہ اور یوں کہہ کر اگر توجہ ہے بخشنے کو مجھکو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ ہر کوئی جبر کرنے والا نہیں (تو
 وہ جب کام کرتا ہے اپنی خوشی اور مرضی ہی سے کرتا ہے پس سید کو یہ شرط لگانا کیا ضرور ہو اس میں ایک طرح
 کی بے پروائی نکلتی ہے غلام کو چاہیے کہ اپنے آقا سے گڑگڑا کر مانگے **عَنْ** ابْنِ مَرْثَدَةَ أَنَّ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلَا يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي اِنْ شِئْتَ وَلَكِنْ
 لِيَعِزَّهُمُ الْمُسْكِلَةُ وَلْيُعِزَّهُمُ اللَّهُ لَا يَتَعَاطَى شَيْءٌ أَحَقُّ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے دعا کرے تو یوں نہ کہے یا اللہ بخشنے کو مجھکو اگر چاہے تو بلکہ
 مطلب حاصل ہو گیا یقین رکھ کر مانگے اس لیے کہ اللہ کے نزدیک کوئی بات بڑی نہیں جسکو وہ دے دے **عَنْ**
 ابْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي
 اِنْ شِئْتَ اللَّهُمَّ اَرْحَمِي اِنْ شِئْتَ لِيَعِزَّهُمْ فِي الدُّعَاءِ فَإِنَّ اللَّهَ صَانِعٌ مَا شَاءَ لَا مُسْكِرَ لَهُ **ترجمہ**
 ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے یوں نہ کہے یا اللہ مجھکو
 بخشنے کو اگر توجہ ہے یا اللہ مجھ پر رحم کر اگر توجہ ہے بلکہ صاف طور بلانہ شرط مانگے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے
 کرتا ہے کوئی اور سب زور ڈالنے والا نہیں **باب** كَذَاهَةِ تَمَتَّى لَلْوَيْتِ مَوْتِ كِي اَرْزُو كَرْنَا
 منع ہے **عَنْ** ابْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْتَنِي أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ
 لِيُتْرِكَ بِهِ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ مِمَّنِيَّ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ اَحْيِي مَا كَانَتْ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَ
 كَوْنِي اِذَا كَانَتْ الْوَدَاةُ خَيْرًا لِي **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 کوئی تم میں سے موت کی آرزو نہ کرے کسی آفت کی وجہ سے جو اوپر آوے اگر ایسی ہی خواہش ہو تو یوں
 کہے یا اللہ مجھکو جب تک جینا میرے لیے بہتر ہو اور مار مجھکو جب مرنا میرے لیے بہتر ہو **عَنْ** النَّبِيِّ
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ عَنِ ابْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ لَوْ كَانَتْ الْوَدَاةُ خَيْرًا لِي وَ كَوْنِي اِذَا كَانَتْ الْوَدَاةُ خَيْرًا لِي

وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ لَتَمَنِّيهِ **ترجمہ** نضر بن انس روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موت کی آرزو سے منع نہ کیا ہوتا تو میں سحر کر کے آرزو کرتا (نور موسیٰ علیہ الرحمۃ نے کہا اگر دین کی آفت ہو یا فتنہ میں پڑے گا تو رہو موت کی آرزو کرنا جائز ہے اور ایسا سلف کے بعض لوگوں نے کیا ہے دین کی خرابی کے دوسرے لیکن افضل یہ ہے کہ صبر کرے اور قضا و الہی و رضی رہے **عَنْ** ابی حازم قال دَخَلْنَا عَلَى حَبَابٍ وَقَدْ أَمَّوْا سَبْعَ كَلِمَاتٍ فِي بَطْنٍ فَقَالَ لَوْ مَا أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهَيَّأْنَا أَنْ نَدْعُو بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ **ترجمہ** قیس بن ابی حازم سے روایت ہے کہ حباب بن الارت کو پاس گئے انہوں نے سات دعوے لگائے تھے (کسی بیماری کی وجہ سے) اپنی بیٹی میں تو کہا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہکو منع نہ کیا ہوتا موت کی آرزو کرنے سے تو میں موت کے لیے دعا کرتا **عَنْ** ابی یحییٰ بن یحییٰ عن ابی حازم **ترجمہ** وہی جو گذرا **عَنْ** ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَرِهَ أَحَادُثُ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ وَلَا يَدْعُو بِهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَكُونَتْ لَهُ إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ أَنْفَطَعَ عَمَلُهُ وَارْتَهَ لَا يَزِيدُ الْمُؤْمِنَ عُمْرُهُ إِلَّا خَيْلًا **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی غم میں سے موت کی آرزو نہ کرے اور نہ موت آنے سے پہلے موت کی دعا کرے کیونکہ جو کوئی غم میں سے مر جاتا ہے اسکا عمل ختم ہو جاتا ہے اور مومن کو عمر زیادہ ہونے سے پہلانی زیادہ ہوتی ہے کیونکہ وہ زیادہ نیکیاں کرتا ہے

باب من أحب لقاء الله أحب لقاء الله **ترجمہ** عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اوس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اوس سے ملنا پسند کرتا ہے **عَنْ** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكْرَاهِيَةَ الْمَوْتِ فَقُلْتَ يَكْرَهُهُ

الْمَوْتُ قَالَ لَكِنَّكَ ذَاكَ الْمُؤْمِنُ إِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللَّهِ وَرَحْنَاوَاهُ وَجَلَّتْ أَحَبَّ
 لِقَاءَ اللَّهِ فَأَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللَّهِ وَسَخِطَهُ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ
 كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ **ترجمہ** اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو
 شخص اللہ تعالیٰ سے ملنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ ہی اوس سے ملنا چاہتا ہے اور جو اللہ سے ملنا نہیں چاہتا اللہ ہی
 اس سے ملنا نہیں چاہتا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ موت کو تو ہم میں سے سب سے پسند کرتے ہیں آپ نے فرمایا یہ
 مطلب یہ نہیں بلکہ مومن جب اس کا اخیر وقت آجاتا ہے (خوشخبری دیا جاتا ہے) اللہ کی رحمت اور رضائے
 کی اور جنت کی توفیق اس سے ملنا چاہتا ہے اور بیماری اور دنیا کے کمزوریت سے ملنا خلاص پانا اس
 ہی اوس سے ملنا چاہتا ہے اور کافر کا جب (اخیر وقت آتا ہے) اوس کو خبر دی جاتی ہے کہ اللہ عذاب وغیرہ
 کی توفیق اس سے ملنا پسند نہیں کرتا اس سے غریب ہی اوس سے ملنا پسند نہیں کرتا **عَنْ قَتَادَةَ**
بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ
 لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَالْمَوْتُ قَبِيلُ لِقَاءِ
 اللَّهِ **ترجمہ** وہی جو گذرا اتنا زیادہ ہے کہ موت پہلے موتی ہے پھر اللہ سے ملاقات موتی ہے **عَنْ**
عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِمِثْلِهِ **ترجمہ** وہی جو گذر چکا **عَنْ**
ثُمَّ يَرْفَعُ بَرَّهَانِي عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ
 اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ قَالَ فَأَتَيْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ
 يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَذْكُرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا
 إِنَّ كَانَ كَذَا لَكَ فَقُلْتُ لَكُنَا فَقَالَتْ إِنَّ الْهَالِكَ مِنْ هَالِكٍ يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا ذَاكَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ
 اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَلَيْسَ شَيْءٌ أَحَدٌ إِلَّا وَهُوَ يَكْرَهُ الْمَوْتَ
 فَقَالَتْ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ بِالَّذِي تَذْهَبُ إِلَيْهِ وَذَلِكَ
 إِذَا تَخَصَّصَ الْبَصَرُ وَخَشَرَ حَجَّ الصَّدْرِ وَاقْتَشَعَرَ الْجُلْدُ وَتَشَجَّعَتِ الْأَصَابِعُ فَعِنْدَ ذَلِكَ مَنْ
 أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ **ترجمہ**
شرح بن ابی سے روایت ہے کہ بوسہ ہر یونے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اللہ سے ملنا چاہتا ہے

اسہی اوس سو ملنا چاہتا ہے اور جو کوئی اسے شک سے ملنا پسند کرتا ہو اسہی اوس کے ملنا پسند کرتا ہو میری
 حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت عائشہ باہر گئی اور کہا اے اُم المؤمنین ابوہریرہ نے سمجھ کر وہ حدیث
 بیان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اگر وہ حدیث ٹھیک ہو تو ہم سب تباہ ہو گئے اور انہوں نے کہا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتے جو ہر مال ہوا اس کی حقیقت میں ہلاک ہوا کہ تودہ کیا ہو میری حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو
 اللہ تعالیٰ سو ملنا چاہتا ہے اسہی اوستے ملنا چاہتا ہے اور جو اسہی ملنا نہیں چاہتا اسہی اوس کے
 ملنا نہیں چاہتا اور ہم میں سو تو کوئی ایسا نہیں ہے جو مر نیکو برا نہ سمجھو حضرت عائشہ نے کہا بیشک رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے لیکن اسکا مطلب یہ نہیں ہے جو تو سمجھتا ہے بلکہ جب انہیں یہ چاہیں
 اور دھرم رکھا جو سیدہ میں اور لومین بدن پر کٹری ہو جاوین اور اونگھان ٹیڑھی ہو جاوین یعنی
 نزع کیا حالت میں (اوس وقت جو اسہی ملنا پسند کرے اسہی اوس کے ملنا پسند کرتا ہو اور جو اس کے
 ملنا پسند کرے اسہی اوس کے ملنا پسند کرتا ہے **عَنْ** مَطْلَبٍ يَهْدِي إِلَى الشَّكْرِ وَنَحْوِهَا
عَنْ ابْنِ مَوْسَى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ
 لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ **ترجمہ** ابو موسیٰ کہہ رہی ہیں
 ہی روایت ہر **باب** فضائل الذکیر والتقرب إلى الله تعالى کی یاد اور قرب
 کی فضیلت **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ
 يَقُولُ أَنَا عَبْدٌ ظَنَنْتُ عَبْدِي فِي دَانَا مَعَهُ إِذَا دَعَانِي **ترجمہ** ابوہریرہ کہہ رہی ہیں کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بند کے گمان کے پاس ہوں اور میں اس کے
 ساتھ ہوں (علم اور سمع اور مدد اور توفیق اور احباب سے) جب یہ مجھے بلاوے **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ
عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا تَقَرَّبْتُ عَبْدِي شَبْرًا تَقَرَّبْتُ
 مِنْهُ ذِرَاعًا وَإِذَا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَإِذَا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ
ترجمہ ابوہریرہ کہہ رہی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب کوئی بندہ
 ایک باشت برابر میرے نزدیک ہوتا ہے تو میں ایک ماتہ برابر اوس کے نزدیک ہو جاتا ہوں اور جب
 وہ ایک ماتہ مجھ سے دیک ہوتا ہے تو میں ایک ٹاٹا یا بوع (دونوں ہاتھوں کی پھیلائی) کے برابر اوس کے
 نزدیک ہو جاتا ہوں اور جب وہ میرے پاس چلتا ہوا آتا ہے تو میں اوس کے پاس دوڑتا ہوا جاتا ہوں۔

یہ حدیث سے شرح اور پر گزرجی **عَنْ** مُعْتَمِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَسَدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ إِذَا
 آتَاكَ نَفْسِي تَرَجَّمَهُ دَهِي جَوَادٍ بَرَكْنَا **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّا عِنْدَكَ ظَنُّ عَبْدِي دَانَا مَعَهُ حِينَ يَدُكُ فِي
 كَانِ ذَكَرْتَنِي فَنَفْسِي ذَكَرْتَنِي فِي نَفْسِي دَانِ ذَكَرْتَنِي فِي مَلَا ذَكَرْتَنِي فِي مَلَا خَيْرٌ مِنْهُمْ
 فَإِنْ اقْتَرَبَ إِلَى شَيْءٍ اقْتَرَبْتُ إِلَيْهِ ذَرَأًا فَإِنْ اقْتَرَبَ إِلَيَّ ذَرَأًا اقْتَرَبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا
 وَإِنْ أَتَاكَ يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرَّةً **ترجمہ** حضرت ابو ہریرہؓ روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بند کے گمان کے پاس ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوں جب مجھے یاد کرتا ہے اگر وہ
 مجھ کو اپنے جی میں یاد کرتا ہے تو میں ہی اس کو اپنے جی میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھ کو جماعت میں یاد کرتا ہو
 تو میں اس کو اس جماعت سے بہتر جماعت میں یاد کرتا ہوں اور جو وہ میرے نزدیک ایک بالشت ہوتا ہے اختیرک
عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
 اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ امْتِنَالِهَا وَأَزِيدُ مَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ
 مِثْلُهَا أَوْ أَغْوَرُ وَمَنْ تَقَرَّبَ مَعِيَ شَيْئًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذَرَأًا وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي ذَرَأًا تَقَرَّبْتُ
 مِنْهُ بَاعًا وَمَنْ آتَاكَ يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرَّةً وَمَنْ لَقِيَ نِيَّ بَغَائِبٍ أَلَا تَرْضَى حُطْبَةَ الْيُنُورِ
 فِي شَيْئٍ لَقِيَتْهُ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً **ترجمہ** ابو ہریرہؓ روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ
 فرماتا ہے جو شخص نیکی کرے میں اس کی دس نیکیاں لکھتا ہوں یا زیادہ اور جو برائی کرے اس کی ایک سی
 برائی لکھی جاتی ہے یا معاف کر دیتا ہوں اور جو شخص مجھ سے ایک بالشت نزدیک ہوتا ہے میں اس کو ایک
 ہاتھ نزدیک ہوتا ہوں اور جو مجھ سے ایک ہتھ نزدیک ہوتا ہے میں اس کے ایک باجے نزدیک ہوتا ہوں اور جو میرے
 پاس چپ ہوا ہوتا ہے میں اس کے پاس دوڑتا جاتا ہوں اور جو مجھ سے ملے زمین پر گر گنا ہوں کے ساتھ لیکر
 شکر نہ کرتا ہوں تو میں اتنی ہی بخشش کے ساتھ اس کو ملوں گا **فائدہ** سبحان اللہ مالک عزوجل کی کیا
 عنایت اور پرورش ہے اور کیسی رحمت تو اپنے غلاموں پر اسے میرے مالک میرے سولی میرے آقا میرے سید
 میرے پاس اتنے گناہ ہیں جو زمین سے بھی شاید زیادہ ہوں اور کوئی عبادت ایسی نہیں جو تیری درگاہ
 میں پیش کرنے کے لائق ہو بہر میں کیا کروں میرا بہرہ و ساقی تیری احادیث پر ہر میں تیرا شریک کسی کو
 نہیں کرتا ہوں اور شریک و تیری پناہ مانگتا ہوں میرے خداوند جب میں تیرا غلام ہوں اور تیری غلامی کو اپنی

عزت سمجھتا ہوں بہترین کسی اور غلام کو تیری برابر کیوں کر سکتا ہوں جہاں میں سب کے غلام ہیں تو ہی اکیلا مالک اور آقا ہے میں نے آپ آقا کو چھوڑ کر غلاموں کو کیوں مانگوں غلاموں کی کیوں عبادت کر دوں عبادت کے لائق غلام کسی ہو سکتا ہے عبادت کو لائق تو مالک اور آقا ہوتا ہے اور مالک اور آقا کوئی نہیں ہو سکتی

عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْأَسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ قُلَّةُ عَشْرٍ مِثْلُهَا أَوْ زَيْدٌ تَرْجُمُهُ دِي جَوِ
بَابُ كَرَاهَةِ الدُّعَاءِ بِتَحْجِيلِ الْعُقُوبَةِ فِي الدُّنْيَا دُنْيَا مِثْلُهَا أَوْ زَيْدٌ تَرْجُمُهُ دِي جَوِ
 دُعَا کرنا مکروہ ہے **عَنْ** الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْأَسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ قُلَّةُ عَشْرٍ مِثْلُهَا أَوْ زَيْدٌ تَرْجُمُهُ دِي جَوِ
 رَحْلًا مِنَ السُّبُلَيْنِ كَذَخَفَتْ كَصَارِ مِثْلُ الْقَرْحِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ
 كُنْتُ تَدْعُو شَيْئًا أَوْ سَأَلَهُ رَأْيَاهُ قَالَ تَعْمُرُ أَقُولُ اللَّهُمَّ مَا كُنْتُ مُعَاقِبِي بِهِ فِي الْآخِرَةِ
 فَجَعَلَهُ لِي فِي الدُّنْيَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللَّهِ لَا تَطِيقُهُ أَوْ لَا
 تَسْتَطِيعُهُ أَفَلَا قُلْتَ اللَّهُمَّ إِنِّي فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِيَاهُكَ ابْنُ النَّارِ
 قَالَ قَدْ سَأَلَ اللَّهُ فَتَقَاهُ تَرْجُمُهُ النَّاسُ وَرَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ
 کی جو بیماری سے چورے کی طرح ہو گیا تھا یعنی بہت ضعیف اور ناتوان ہو گیا تھا آپ نے اس سے فرمایا
 تو کچھ دعا کیا کرتا تھا یا خدا تعالیٰ کو کچھ سوال کیا کرتا تھا وہ بول لانا میں یہ کہا کرتا تھا یا اللہ جو کچھ تو مجھ کو آخرت
 میں عذاب کرنے والا ہے وہ دنیا ہی میں کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ جو کچھ تو مجھ کو آخرت
 طاقت کہاں ہو کہ خدا کا عذاب اٹھا سکے دنیا میں اتونے یہ کیوں نہ کہا یا اللہ مجھ کو دنیا میں ہی پہلائی
 دو اور آخرت میں ہی پہلائی دے اور مجھ کو بچا دے جہنم کے عذاب سے پھر آپ نے اس کے لیے دعا کی اس
 عزوجل سے اللہ تعالیٰ نے اس کو اچھا کر دیا **ف** یہ سب کی نادانی ہے کہ مالک ایسا سوال کرے کہ آخرت
 کے بدلے دنیا میں عذاب کر دو بے بندگی بساط کیا وہ مالک کے عذاب کو کیونکر سہہ سکتا ہے اے میرے
 مالک تو جانتا ہے کہ میں کیسا ضعیف اور ناتوان ہوں میرا دل کیسا کمزور ہے میں فی رُوحی بیماری اور دکھ
 درد کا بھی تحمل نہیں کر سکتا تو اپنے فضل و کرم سے اور تو اپنی بادشاہت کو صدقے سے اپنے اس غلام
 کو آزاد کر دے دنیا اور آخرت کی تکلیف سے اسے سیر بادشاہ میں سیر صدقہ مجھ کو بچا دے دنیا اور
 آخرت دونوں کے صدقوں سے اور مجھ کو اپنی پناہ میں کر لے ہر ایک دو کہہ اور درد اور بیماری اور عذاب
 سے تیری پناہ تہایت مضبوط ہو اے میرے مالک تیرے اس غلام کو سوا تیرے اور کسی کی ناکام آتی ہے

کہا آپ اکثر یہ دعا مانگیے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ فِی الدُّنْیَا حَسَنَةٌ وَفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور انس ہی حبیب
 کرنا چاہتے تھے یہی دعا کرتے اور جب دوسری کوئی دعا کرتے تو اُس میں یہی دعا ملا لیتے یہ دعا
 مختصر اور جامع ہے دنیا اور آخرت سے دونوں کی خصل کا سوال اس میں موجود ہے اس وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم اس کو بہت پڑھتے **عَنْ** النَّبِیِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ رَبَّنَا اِنَّا
 فِی الدُّنْیَا حَسَنَةٌ وَفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ ان کے آپ کی
 یہ دعا تھی رَبَّنَا اِنَّا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةٌ وَفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ اسے ماکہ میں بھی حکم دیا میں پہلا بھی
 دے اور آخرت میں پہلا ہی دے اور یہ کو بھی دے اگلے کے عذاب کا **بَابُ** فَضْلِ التَّحْمِیْلِ
 وَالتَّحْمِیْلِ وَالْذَّكَاءِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَوْ سُبْحَانَ اللّٰهِ اَوْ دُعَا فُضِّلَتْ **عَنْ** اَبْنِ مَرْزُوقٍ رَفَعُوْهُ
 اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ
 لَا شَرِیْکَ لَہٗ اَلْمَلٰٓئِکَةُ دَلَّہُ الْحَمْدُ دُھُو عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ فَلَیْزِیْ یَوْمَ مِائَةِ مَرَّةٍ کَانَ لَہٗ
 عَدَلٌ عَشْرِ رِیَاقِیْ کُنْتُ لَہٗ مِائَةَ حَسَنَةٍ وَحُیِّتْ عَنْہُ مِائَةَ سَلَامَةٍ وَکَانَ لَہٗ حِزْبًا
 مِّنَ الشَّیْطَانِ یَوْمَ مَکَذَلِکَ حَقٌّ یُّحِبُّیْ دَلَّہُ یَا بَاحِدٌ اَفْضَلُ مِثْلَاجَاۃِیْہِ اَحَدٌ عَلٰی اَکْثَرِ
 مِیْنَ ذٰلِکَ وَمَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَجَمَعْدِہٖ فِی یَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَاۃُیْہٗ وَکُلُّ مَا کَانَ
 مِثْلُ ذٰلِکَ الْجَبَسِ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو
 شخص کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِیْکَ لَہٗ اَلْمَلٰٓئِکَةُ دَلَّہُ الْحَمْدُ دُھُو عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ فَلَیْزِیْ یَوْمَ مِائَةِ مَرَّةٍ
 اُس کو اتنا ثواب ہوگا جیسے دس ہزار آدمی کے اور سو لیکیان اوسکی بھی جاوین گی اور سو برائیوں اس
 کی مٹ دی جاوین گی اور شیطان سے اوس کو بچاؤ رہے گا دن بہر شام تک اور کوئی شخص اوس دن
 اس سے بہتر عمل نہ لاؤ گا مگر جو اس سے زیادہ عمل کرے یعنی یہی تسبیح سو سے زیادہ پڑھے یا اور اعمال
 خیر سے زیادہ کرے اور جو شخص سُبْحَانَ اللّٰهِ وَجَمَعْدِہٖ دِنِ مِّنْ سُوْبَارِکَہِ اَرْس کے گناہ مٹ دیے جاؤ گے
 اگرچہ پندرہ کے بھی ہوں **عَنْ** اَبْنِ مَرْزُوقٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
 وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حَمْدٌ یُّحْمَدُ وَحَمْدٌ یُّسَبِّحُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَجَمَعْدِہٖ مِائَةَ مَرَّةٍ کَانَ لَہٗ یَا بَاحِدٌ
 یَوْمَ الْقِیَمَةِ اَفْضَلُ مِثْلَاجَاۃِیْہِ اَحَدٌ قَالَ مِثْلُ مَا قَالَ اَوْ زَادَ عَلَیْہِ ترجمہ ابو ہریرہ
 سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کو اور شام کو سُبْحَانَ اللّٰهِ وَجَمَعْدِہٖ سُوْبَارِکَہِ

ہزار نیکان کرے گا اپنے فرمایا سوا بے بھکان شہر کو تو ہزار نیکان اس کے لیے کہی جاویں گی اور ہزار گناہ اس کے
 سینے جاویں گے **باب** مَنْ لَمْ يَجْعَلْ عَلَى تِلَادَةِ الْقُرْآنِ قُرْآنَ كِتَابِهِ اَوْ ذَكَرَ كَيْسَ
 جمع ہونے کی فضیلت **عَنْ** اَبِي مُرَّةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَنْفَسْ
 عَنْ مَوْعِزٍ كَرِيْمٍ مَرَّةٍ كَرَبِ الدُّنْيَا نَفْسُ اللَّهِ عَنْهُ كَرِيْمٌ مَرَّةٍ مَرَّةٍ كَرَبِ يَوْمِ الْقِيَمَةِ وَ
 مَنْ لَيْسَ عَلَيْهِ مَعْسِرٌ تَشَرَّ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ سَكَّرَ مُسْلِمًا سَكَّرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَ
 الْآخِرَةِ وَاللَّهُ فِي هَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي هَوْنِ أَخِيهِ وَمَنْ سَكَتَ طَرَفًا يَكَلِّمُ
 فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ بِهِ طَرَفًا إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللَّهِ يَتْلُونَ
 كِتَابَ اللَّهِ وَيَتَذَكَّرُونَ أَيْدِيَهُمْ إِلَّا أَنْزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةَ وَخَشِيَ عَلَيْهِمُ الرَّحْمَنُ قَا
 حَقَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَذَكَّرَهُمْ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ وَمَنْ بَطَأَ بِعَمَلِهِ لَمْ يَنْزِلْ عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ
 ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مومن پر کبھی سختی نہ
 کی دور کرے تو اللہ تعالیٰ اس پر سب سے سختی میں نہ کرے اور جو شخص سفسک
 مہدت دیکر (یعنی اس پر تقاضا اور سختی نہ کرے اپنے قرض کے لیے) اللہ تعالیٰ اس پر آسانی کرے گا دنیا
 اور آخرت میں اور جو شخص کسی مسلمان کا عیب نہ لے گا تو اللہ تعالیٰ اس کا عیب نہ لے گا اور جو شخص عیب لے گا تو اللہ تعالیٰ بندے
 کی مدد میں ہے گا جب تک بندہ اپنی بہائی کی مدد میں ہے گا اور جو شخص راہ چلے علم حاصل کرنے
 کے لیے (یعنی دین کا علم خالص خدا کے لیے) اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ سہل کر دے گا اور
 جو لوگ جمع ہوں کسی اس کے گھر میں اس کی کتاب پڑھیں اور ایک دوسرے کو پڑھ دین تو ان پر خدا کی رحمت
 اترے گی اور رحمت ان کو ڈھانپ لے گی اور فرشتے ان کو گہر لے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کو لوگوں کا ذکر کرے گا
 اپنے پاس رہنے والوں میں (یعنی فرشتوں میں) اور جب کا عمل کوتاہی کرے تو اس کا خاندان (نسب)
 کچھ کاٹم اور لگا **ف** یعنی پیغمبر دن اور رات گون کی اولاد ہونا کچھ مفید نہیں بلکہ عمل عمدہ کرنا
 چاہیے۔ نووی نے کہا احمد بن حنبل کہ مسحدین قرآن پڑھنے کے لیے جمع ہونا افضل ہے ہمارا اور
 جمہور علماء کا یہی مذہب ہے اور مالک اس کو مذکورہ کہا ہے اور بعض مالکیہ نے امام مالک کے قول کی تاویل
 کی ہے کہ تمہارے جمع ہونا ہے کہ امام مالک کو شاید یہ حدیث نہیں پہونچی یا ان کا مصلحت ہو گا کہ کچھ کار
 کر قرآن پڑھنا اس طرح کہ نمازیوں کو تکلیف ہو مکروہ ہے اور مسجد کا حکم ہے اگر مدرسہ یا باطنین

لوگ جمع ہوں ان ٹپنے کے لیے **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یبطل حدیث معاویۃ عذران حدیث ابی اسامۃ لیس فیہ یقول فی حدیثہ علی ترجمہ دی جو ابو بکر بنی اسرائیل **عن** الاغیر ابی مسلم انا قال استہد علی ابی ہریرۃ و ابی سعید الخدری انہما سہدا علی الشی صلی اللہ علیہ وسلم انا قال لا یقعہ قوم ینکروا اللہ عزوجل لا یحقہم الملائکۃ و غشیہم الرحمۃ و نزلت علیہم السکینۃ و ذکرہم اللہ فیہم عنہ ترجمہ ابوسلم سے روایت ہوا انہوں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں ابوسریرہ اور ابوسعد خدری پر ان دونوں نے گواہی دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ فرمایا جو لوگ بیٹھ کر یاد کریں اسے تنگی دواں کو فرشتے گھیر لیتے ہیں اور رحمت ڈال پڑتی ہے اور سکینہ (اطمینان اور دل کی خوشی) انہیں اترتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں میں ان کا ذکر کرتا ہے **عن** شعبۃ یضد الاہل اسناد یحییٰ ترجمہ دی جو بکر بنی اسرائیل **عن** ابی سعید الخدری قال خرج معاویۃ علی خلق فی المسجد فقال ما اجلسکم قالوا اجلسنا نذکر اللہ قال اللہ ما اجلسکم الا ذاک قالوا واللہ ما اجلسنا الا ذاک قال اما انی کم استخلفکم نعمۃ لکم و ما کان احدکم یمنون لکم من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقل عنہ حدیثا متنی وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج علی خلق فی المسجد فقال ما اجلسکم قالوا اجلسنا نذکر اللہ و نحملم حل ما ہذا نالیلا سلام و من بعد علینا قال اللہ ما اجلسکم الا ذاک قال اما انی کم استخلفکم نعمۃ لکم و لکنی انا فی جہنم فی ان اللہ عزوجل یبایہ یکر الملائکۃ ترجمہ ابوسعد خدری سے روایت معاویہ مسجد میں ایک طبقہ دیکھا (لوگوں کا) بوجہ تم لوگ یہاں کیوں بیٹھو ہو وہ بولے ہم بیٹھے ہیں اللہ تعالیٰ کی یاد کرنے کو معاویہ نے کہا تم اس لیے بیٹھے ہو اور یہی کچھ کام کے لیے وہ بولے نہیں قسم خدا کی صرف خدا کی یاد کے لیے بیٹھے ہیں معاویہ نے کہا میں نے تم کو اس لیے قسم نہیں دی کہ تم کو جو بٹا سمجھا اور میرا جو رتبہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اس رتبہ کے لوگوں میں کوئی مجھ سے کم حدیث کا روایت کرنے والا نہیں دیکھتا میں نے سب لوگوں کو کم حدیث روایت کرتا ہوں (ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کو حلقہ پر بٹھا کر اور بوجہ تم کو بیٹھو ہو وہ بولے ہم بیٹھے ہیں اللہ جل و علا کی یاد کرتے ہیں اور اس کی تعریف کرتے ہیں اور شکر کرتے ہیں کہ

اوسنے ہکلو اسلام کی راہ بتلائی اور ہمارے اور پر احسان کیا آپؐ فرمایا قسم اللہ تعالیٰ کی تم اسلیو بیٹھو ہو یا
اور کسی کام کے لیے وہ بلو قسم اسکی ہم تو صرف سو سو بیٹھے ہیں آپؐ فرمایا میں نے تمکو اس لیے قسم نہیں
دی کہ تمکو جو سامجھا بلکہ میرے پاس حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ تم کو کوئی فضیلت
بیان کر رہا ہے فرشتوں کے سامنے **ف** زہرِ قسمت اون لوگوں کی کہ مالک نے اون کی یاد کی اور ان
کی خوبی بیان کی غلام کو اس سے زیادہ کون سی نعمت ہوگی کہ مالک اس سے خوش اور اسکی ثنا اور صفت
بیان کرے یا اللہ اون لوگوں کی طفیل سے ہماری ہی مغفرت کر گو ہم بڑے گنہگار ہیں پر بری ہیں یا پہلو
تیرے بند اور غلام میں تو اسیر نہ کسی کی عیادت کرتے ہیں نہ کسی کو مراد مانگتے ہیں نہ کسی کو مصیبت
کیوقت پکارتے ہیں نہ کسی کو ہر جگہ اور ہر وقت حاضر اور ناظر جانتے ہیں تو ہی روزی دینے والا
ہے اور تو ہی اولاد دینے والا اور تو ہی جلائی والا اور مارنے والا اور تو ہی بیماری سے چپکا کرنے
والا اور تو ہی درد اور مصیبت کو دور کرنے والا ہمارا نماز اور روزہ اور صدقہ اور خیرات اور دعا
اور عبادتیں تیری ہی لیے اور بچتی سے ہیں سو اتیر کو نہ ہم کسی کو دعا کرتے ہیں نہ اٹھتے بیٹھتے سو
تیرے اور کسی کا نام لیتے ہیں پس رحمرائے مالک اور امواتا اور اموشاہنشاہ اور اسے مری
اور اسے سولی اپنے قصور وار غلاموں پر تیرے لیے چھے غلاموں کے پاس تو اچھے عمل ہی ہیں اور
ہمارے پاس تو ایک عمل ہی ایسا نہیں جسکو ہم تیری درگاہ عالیہ میں پیش کریں ہم خالی ہاتھ ہیں بچا کر
گناہوں کے مارے قصور وار میں رہے ہو خطاؤں کو لدی ہوئے ہمارا بیڑا پار کرنے والا کون ہو سوا
تیرے اور ہمارا ماتہ پکڑنیوالا اور ہمارا سنبھالنے والا کون ہو سوا تیرے تو ہی اگر ہماری بچا رگی پر
رحم کرے تو ہمارا اٹھکانا لگے ورنہ سمجھئے جو کام کیے ہیں تو اون کو خوب جانتا ہے ہم جانتے ہیں کہ
وہ کام نہایت بری ہیں اور ہکلو سوا شرمندگی اور عاجزی اور اقرار کے اور کیا جواب ہو اسے مالک
ہمارے ہم سراسر تقصیر وار اور قصور وار ہیں اور ہماری پاس کچھ پوچھی نہیں ہے پھر اسو محتاج
بے سامان انگے غلاموں کا اٹھکانا کہاں ہو اور کون اوکو پوچھتا ہے سو اتیر تو ہی رحم کرنے والا
ہے تو ہی مالک ہے **بَابُ اسْتِغْفَارِ الْاَسْتِغْفَارِ مِنْ مِّنْهُ مَغْفِرَةٌ**
مانگنے کی فضیلت **عَنْ اَبِي الْمُرَدِّثِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَكَانَتْ لَهُ مَحَبَّةٌ اَتَتْ**
لَمُؤَلَّاهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّهُ كَيْفَانُ عَلَيَّ لَبَّيْ بَرَقَ لَكَ اسْتِغْفَارُ اللهِ فِي الْيَوْمِ

مائتہ مائتہ ترجمہ اغر زنی سے روایت ہے کہ صحابی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری دو لہر پر وہ جاتا
 (یعنی خدا کو بھی غافل ہو جاتا ہوں) اور میں خدا سے ہر روز سو بار مغفرت مانگتا ہوں **ف** تو دوسری نے
 کہا آپ کی نشان دہی کہ ہر خطہ خدا کی یاد میں رہیں اور اس میں کہی غفلت ہو جاتی تو آپ کو سکو گناہ سمجھتے
 اور اس سے استغفار کرتے اور بعضوں نے کہا کہ آپ اس کے فکر میں مصروف ہو جاتے یا جہاد کے فکر اور سامان
 میں یا دشمن کے ملانے کی تدبیر میں اگرچہ یہی بڑی عبادتیں ہیں پر آپ کے بند مرتبہ میں بہ نزول سے
 آپ استغفار کرتے اور یہ سہل کہا گیا ہے **حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَيِّئَاتُ الْمُفْسِدِينَ** اور بعضوں نے کہا اس
 پر وہ سہل کیلئے مراد ہے اور استغفار راظهار عبودیت کر لے جو محاسبی کہا انبیاء اور ملائکہ کا خوف عظمت
 الہی ہے اگرچہ وہ عذاب سے بے خوف ہیں انتہ مختصراً **باب التَّوْبَةِ** باب توبہ کی بیان
 میں **عَنْ** اَبْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ تَوُوبُوا
 إِلَى اللَّهِ فَإِنَّ أَثَوْبَ إِلَى اللَّهِ فِي الْيَوْمِ مِائَتَةَ مَرَّةٍ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا اے لوگو توبہ کرو اور کی طرف کیونکہ میں توبہ کرتا اسے تعالیٰ سے ہر دن میں سو بار **فائدہ**
 دوسری نے کہا اوپر آپ کی استغفار کی وجہ گذر چکی اور وہی توبہ کی وجہ جو ہم لوگوں کو توبہ کی زیادہ احتیاج
 ہے ہمارے صاحب نے کہا کہ توبہ کی تین شرطیں ہیں ایک توبہ کہ گناہ سے باز آوے دوسری
 اوپر نام ہو تیسری عہد کرے کہ بار دیگر نہ کرے گا اور جو گناہ حق العباد ہو تو ایک شرط اور ہے
 وہ یہ کہ اس بندے کو وہ حق ادا کرے یا اس کے معاف کر لے **عَنْ** شُعْبَةَ بْنِ هِلْدَا
 الْأَسَدِ ترجمہ میں جو گند **عَنْ** اَبْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَمَا تَابَ قَبْلَ أَنْ تَعْلَمَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت
 ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص توبہ کرے پہلے اس کے آفتاب کچھ نہ نکلے تو اسے اسکو
 معاف کرے گا (بعد آفتاب کے کچھ سے نکلنے کے توبہ قبول نہ ہوگی) سہل جابان کئی ایسے نزع کی وقت
 توبہ قبول نہ ہوگی نہ اسکی وصیت کا قند ہوگی **باب** اسْتِخْبَابِ خَفِضِ الصَّوْتِ
 بِاللَّيْلِ کہ آہستہ سو ذکر کرنا افضل ہے **عَنْ** اَبْنِ مَوْسَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا
 مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَجْهَرُونَ بِالتَّكْوِينِ فَقَالَ سَمِعْنَا
 قَرِيبًا هُوَ مَعَكُمْ قَالَ وَآنَا خَلْفُهُ وَآنَا اَفْعُولُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللَّهِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ

اَبْنُ قَتِيْرٍ اَلَدُّ اَلْاَمَلُ عَلٰى كَيْفِ مَزِيْرٍ كُنُوْرُ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ بَلٰى يٰرَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ كُلُّ لَاحُوْلٍ وَلَا
 قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ تَرْجِمَہ ابو موسیٰ سرودیت ہر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھو ایک سفر میں لوگ بکا کر
 تجرہ کہتے گئے آپ نے فرمایا اے لوگو نرمی کرو اپنی جانوں پر ایسے آہستہ سو ذکر کرو کیونکہ تم کسی بکیر یا غائب
 کو نہیں بکا کرتے ہو تم بکا کرتے ہو اُسکو جو (ہر جگہ سے) سنا ہو نزدیک ہے اور تمہاری ساقہ ہے تجرہ
 علم اور احاطہ (نووی) ابو موسیٰ نے کہا میں آپ کے پیچھے تھا اور میں لَاحُوْلٍ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہہ رہا تھا
 آپ نے فرمایا اے عبداللہ بن قیس میں تجھ کو جنت کا خزانہ میں دے آیا کہ خزانہ تبارک میں نے عرض
 کیا تھا یہ یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کہ لَاحُوْلٍ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (یکلمہ تفویض کا ہے اور اس میں قمر
 ہے کہ اور کسی کو نہ طاقت ہو نہ قدرت اسوجہ سے خدا تعالیٰ کو بہت پسند **عَنْ** عَاصِمٍ بِهَذَا الْوَسْطَانِ
 خُذُوْہُ تَرْجِمَہ وہی جو اور گندرا **عَنْ** اَبِيْ مُؤَسَّی اَنْھُمْ کَانُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
 وَسَلَّمَ وَھُمْ یَمْعُدُوْنَ فِی ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ قَالَ یَجْعَلُ رَجُلٌ کُلَّمَا عَلَا ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَ
 اللّٰہُ اَکْبَرُ قَالَ فَقَالَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْتُمْ لَا تَدُوْنَ اَحَدٌ وَلَا غَیْرَہَا قَالَ
 فَقَالَ یٰ اَبَا مُؤَسَّی اَوْ یَا عَبْدَ اللّٰہِ بَنَ قَتِيْرٍ اَلَدُّ اَلْاَمَلُ عَلٰى کَيْفِ مَزِيْرٍ كُنُوْرُ الْجَنَّةِ قُلْتُ مَا
 ہِیَ یٰرَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ لَاحُوْلٍ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ تَرْجِمَہ ابو موسیٰ سرودیت وہ لوگوں کے
 ساتھ تھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور چڑھ رہے تھو ایک گھاٹی پر ایک شخص حبشی بکیر
 پر چڑھتا تو آواز سے بکا رہا لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ واللّٰہُ اَکْبَرُ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میرے
 کو یا غائب کو نہیں بکا کرتے ہو ہر آپ نے فرمایا اے ابو موسیٰ یا امیر عبداللہ بن قیس میں تجھ کو ایک کلمہ
 تبارک میں نے عرض کیا وہ کون سا کلمہ ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا لَاحُوْلٍ
 وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ **عَنْ** اَبِيْ مُؤَسَّی قَالَ یٰمُؤَسَّی اَللّٰہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ فِیْہِ
عَنْ اَبِيْ مُؤَسَّی قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَلَمَّا کُنَّا
 حَدِیْثًا عَاصِمٌ تَرْجِمَہ وہی جو گندرا **عَنْ** اَبِيْ مُؤَسَّی رَفَعَنِی اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنَّا
 مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَدَاةٍ کُنَّا کَا کَا دِیْنِیْتُ وَقَالَ فِیْہِہِ وَالَّذِیْ
 تَدْعُوْنَ اَقْدَبُ اِلَیْ اَحَدٍ مِّمَّنْ عُنِیْ رَا حِلْوًا اَحَدِکُمْ وَلَکِنْ فِیْ حَلْوِیْنِہِ دِکْرُہِ
 لَاحُوْلٍ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ تَرْجِمَہ وہی جو گندرا اقلاب

قریب تمہاری اونٹ کی گردن **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ مجاز ہے جس پر اللہ تعالیٰ فرمایا نَحْنُ
 اقْرَبُ الْكُتُبِ مِنْ خَلْقِ الْوَرِيدِ اور مراد یہ کہ وہ سنتا ہے مترجم کہتا ہے کہ اس قسم کی آیات اور احادیث جن
 میں خداوند تعالیٰ کی معیت اور قرب کا ذکر ہے باتفاق سلف اور خلف معیت اور قرب علمی پر محمول
 امین پر وہ جہیوں کی دلیل کیونکر ہو سکتی ہیں جو معاذ اللہ خداوند کریم کو ہر جگہ ذات ہی سمجھتے ہیں۔
 اہلسنت کا عقیدہ یہ ہے کہ خداوند کریم کی ذات مقدس بالائے عرض ہے۔ اور ہر عالم اوسیع اور بصیر
 ہر چیز سے متعلق ہے وہ ہر جگہ حاضر ہے کبھی علمی اور ناظر ہے **عَنْ** ابْنِ مُوسَى الْأَشْجَرِيِّ قَالَ
 قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ مِّنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ أَوْ قَالَ
 عَلَيْكَ نِزْمٌ مِّنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ بَلْ تَقَالَ لَأَحُولُ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ تَرْجُمَهُ ابْنُ مَوْسَى شَعْرِي
 سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کیا میں تجھ کو بتلاؤں ایک کلمہ جنت کو خزانوں
 میں سے یا ایک خزانہ جنت کو خزانوں میں سے میں نے عرض کیا تہلایے آپ نے فرمایا لَأَحُولُ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا
 بِاللَّهِ **بَابُ** الدَّعَوَاتِ وَالتَّحَوُّذِ وَعَاوُنِ اور اعوذ بامد کا بیان **عَنْ** ابْنِ بَكْرِ أَنَّ
 قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ دُعَاءٌ أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي قَالَ كُلُّ اللُّحْمِ
 إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَبِيرًا وَقَالَ تَتَذَكَّرُ كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ مَا غَفَرَ
 مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَأَرْحَمُنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ تَرْجُمَهُ ابْنُ بَكْرٍ سے روایت ہے ابوبکر سے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو ایک دعا سکھلاؤ جس کو میں پڑھا کروں
 اپنی نماز میں اپنے فرمایا یہ کہہ کر یا اللہ میں نے اپنے نفس پر بڑا ظلم کیا ہے یا بہت ظلم کیا ہے اور
 گناہوں کو کوئی نہیں بخشتا سوائے تو مجھ سے مجھ اپنے پاس کی بخشش سے اور رحم کر مجھے بخشش
 والا مخلص رہا ہے **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ قَالَ
 لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ دُعَاءٌ أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي وَفِي
 بَيْتِي ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ الْأَيْدِي عَنِ النَّبِيِّ قَالَ ظُلْمًا كَثِيرًا تَرْجُمَهُ ابْنُ جَوَابٍ
 گند اس میں یہ کہ جس کو میں پڑھا کروں اپنی نماز میں اور اپنے گھر میں **عَنْ** عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو بِهِمْ كَذَلِكَ الدَّعَوَاتِ اللَّهُمَّ يَا أَعُوذُ بِكَ مِنْ قِتْلَةٍ
 الْمَارِدَةِ وَعَنْ أَبِي الْكَبَرِ عَنْ أَبِي الْقَبْرِ مِمَّنْ شَدَّ قِتْلَةَ الْغِيَةِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ أَعُوذُ بِكَ

بِكَ مِنْ شَيْءٍ فَنَتَرِ الْمَيْمَنَ الْجَبَالَ اللَّهُمَّ شَغِرَ غَضًا كَيْ يَمَازِ الشَّيْءَ وَالْبَرْدَ وَنَقُوسَ لَيْلَى
 مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَيْتَ التُّوكَّ الْأَبْيَضَ مِنَ الذَّنَبِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَا كَمَا
 بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَمَمِ وَالْمَنَافَةِ وَالْمَغْرَمِ
 تَعْرِجُكُمْ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حَضْرَتِ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا سُرُودِيتِ ہر رسولِ امیرِ صلوات اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے
 تھے اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ خَيْرَ نَبَأٍ لِيَنِي يَا امِيرِ مِ تِيرِي پناہ مانگتا ہوں جہنم کے فتنے سے اور عذابِ جہنم
 کے اور قبر کے فتنے سے اور قبر کے عذاب سے اور امیری کے فتنے سے اور فقیری کے فتنے کی بوائی سے
ف امیری کا فتنہ یہ کہ مال و دولت میں مشغول ہو کر خدا تعالیٰ کو بھول جاوے مال کا حق ادا
 نہ کرے اور فقیری کا فتنہ یہ ہے کہ تنگ ہو کر ناشکری کرنے لگے **ف** اور پناہ مانگتا ہوں میں
 تیری و جلالِ سیر کے فتنے کے شر سے یا امیرِ گناہوں کو دھو دے برف اور اوسے کے پانی سے اور
 پاک کر دے میرا دل گناہوں سے جیسے تو نے پاک کر دیا سفید کپڑے کو میل کھیل سے اور دور کر دیا گناہوں
 کو مجھ سے جیسے تو نے دور کیا مشرق کو مغرب سے (پورب کو کچھم سے) یا امیرِ پناہ مانگتا ہوں تیری سستی
 اور ڈرناپے اور گناہ اور قرضداری سے **ف** کیونکہ آدمی قرضداری میں جھوٹ وعدہ
 کرتا ہے اور کہی ادا کرنے سے پہلے مرجاتا ہے اور کہی قرضخواہ کو دھوکا دیتا ہے تو میں نے کہا ان
 حدیثوں سے یہ نکلا کہ دعا کرنا اور پناہ مانگنا سب سے زیادہ صحیح ہے اور ایک لفظ زندہ کا یہ قول ہے
 کہ دعا نہ کرنا افضل ہے اور قضا کی رہی رہنا بہتر ہے مترجم کہتا ہے یہ قول غلط ہے خود قرآن
 شریف میں ہُوْا دُعَوْنِي اسْتَجِبْ لَكُمْ اور صدہا حدیثیں دعا کے باب میں اور تمام پیغمبروں کی
 دعا کی ہے بلکہ بہت حدیثوں سے نکلتا ہے کہ دعا قضا کو پیرونی ہے اور اس طائفہ زندہ سے اس پر
 غور نہ کیا کہ خدا کی قضا سے رہی نہ دعا کے مانع نہیں ہے کس لیے کہ خدا کے یہ معنی ہیں کہ خدا
 کریم کرے اوپر شکوہ اور شکایت نہ کرے اور کوئی لفظ خلاف ادب نہ لکھے اور دعا مقتضا ہے عبادت
 ہے اور دعا سربندہ اور مولیٰ میں تعلق زیادہ ہوتا ہے اور مولیٰ اپنے غلام کو گرا کر ڈانے سے بہت خوشتر
 ہوتا ہے بلکہ مجھے ڈر ہے کہ دعا نہ کرنے میں مولیٰ ناراض نہ ہو جاوے کس لیے کہ دعا نہ کرنا اور کچھ نہ مانگنا
 اسکی بار اور غور کی نشانی ہے اور دعا عام ہے کہ دل سے ہو یا زبان سے کیونکہ مالک دل کی باتیں ہی
 خوب جانتا ہے **عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ دَعَا عَنِّي دُعَاءً لَمْ يَكُنْ مِنْ عِبَادِي**

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ
 الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَالْجُبْنِ وَالْعَجْزِ وَأَعُوذُ بِكَ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْحَيَاةِ وَالْمَمَاتِ
 تَرْجِمُهُ انس بن مالك روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ تیری پناہ مانگتا ہوں عاجزی
 اور سستی اور نامردی اور بڑھاپے (اور بچپن) اور بے سوجس میں عقل ہو نہ جاتا رہا اور عبادت نہ ہو سکے اور
 بخیلی ہو اور پناہ مانگتا ہوں تیری قبر کے عذاب اور زندگی اور موت کے فتنوں سے **عَنْ النَّبِيِّ بْنِ مَالِكٍ**
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يَقُولُ مِنْ أَشْيَاءَ دُكَّتْ وَأُجْلِلَ تَرْجِمُهُ
 وہی جو گذرا **عَنْ** النَّبِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهَذِهِ الدَّعَوَاتِ
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَأَذِلَّ الْعَمْرُ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْحَيَاةِ وَالْمَمَاتِ
 تَرْجِمُهُ وہی جو گذرا **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ سُوءِ الْقَصَادَةِ وَمِنْ ذَلِّ الشَّقَاءِ وَمِنْ ثَمَاتَةِ الْأَهْلِيَّةِ وَمِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ قَالُوا
 عَمْرُو فَوَحَّدْنَاهُ قَالَ سُفْيَانُ أَشْكُ أَتَزِدُّ وَاحِدَةً مِنْهَا تَرْجِمُهُ ابو ہریرہ سے روایت ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بری قضا سو پناہ مانگتے تھے اور بخیرتی میں پڑنے سے اور دشمنوں کے خوش ہو
 سے اور بلا کی سختی سے **عَنْ** خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ الشُّكِّيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا تَقُولُ سَمِعْتُ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا تَزَلَّ أَحَدُكُمْ مَقْعِدًا فَلْيَقُلْ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ
 اللَّهِ الثَّامِنَاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَخْزُهُ نَبِيٌّ حَتَّى يَخْلُ مِنْ شَرِّ ذَلِكَ تَرْجِمُهُ خولہ
 بنت حکیم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے جو شخص کسی منزل میں
 اترے بہرے پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کے پورے کلموں کی برائی سے اور اس کے جو اس نے پیدا کیا تو اس کو
 کوئی چیز نقصان نہ پہنچا دے گی یہاں تک کہ وہ کوچ کرے اور منزل سے **عَنْ** خَوْلَةَ بِنْتِ
 حَكِيمٍ الشُّكِّيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
 إِذَا تَزَلَّ أَحَدُكُمْ مَقْعِدًا فَلْيَقُلْ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ الثَّامِنَاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَخْزُهُ نَبِيٌّ حَتَّى يَخْلُ مِنْ شَرِّ ذَلِكَ
 لَمْ يَخْزُهُ نَبِيٌّ حَتَّى يَخْلُ مِنْهُ تَرْجِمُهُ وہی جو گذرا **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 أَنَّهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْقِيْتُ مِنْ عَقْرَبٍ
 لَدَغْتَنِي الْبَارِحَةَ قَالَ أَمَا لَوْ قُلْتَ حِينَ امْسَيْتَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ الثَّامِنَاتِ مِنْ شَرِّ مَا

خَلَقَ لَكَ تَصَوُّرَكَ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہوا کہ شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 باہر اور بولا یا رسول اللہ مجھ پر بی تکلیف پہنچی اور مجھ سے جس نے کل رات کو مجھ کا آٹا اپنے ذریعہ یا
 اگر تو شام کو یہ کہہ لیتا اَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ النَّارُ مَاتِ مِنْ شَرِّ مَا نَقِيَ تَبَجَّهْ صُرْدَكَ تَارَهُ كَلَامَاتِ يَا كَلَامَاتِ تَو
 تَكْلِفُ اَبُو بَرْقٍ **عَنْ** اَبِي مُرَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 لَدَغْتَنِي عَقْرَبٌ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ وَهْبٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **بَابُ الدُّعَاءِ**
 عِنْدَ التَّوَكُّلِ سَمِعْتُهُ وَقْتُ كِي **عَنْ** اَبِي بَرْقٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اخَذْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وَضُوءَكَ لِيُصَلِّوْهُ ثُمَّ اُصْبِغْ عَلَى
 نِقَّتِكَ لَا يَمْنُ ثُمَّ قُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ دُحَى الْيَلِّ وَفَوْضَتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَالْحَيَاتِ
 ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنَاجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ أَمْسَتْ بِكَ اَلدُّنْيَا
 أَنْزَلَتْ بِكَ نَبِيَّتُكَ اَلَّذِي أَرْسَلْتَ وَأَجْعَلْهُنَّ مِنْ الْخَيْرِ كُلِّ امَّا فَإِنْ مِتَّ مِنْ تُبَيِّكَ امَّا مِتَّ
 وَأَنْتَ عَلَى الْفُطْرَةِ قَالَ فَدَرَدْتُ هُنَّ لَا سَمْعًا كَرِهْنَهُ فَقُلْتُ أَمْسَتْ بِرَسُولِ اللَّهِ اَلَّذِي أَرْسَلْتَهُ قَالَ قُلْ أَمْسَتْ بِكَ اَلَّذِي أَرْسَلْتَ
ترجمہ برابر بن عزاب روایت ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو سونے کو جاوے تو وضو کر
 جیسے نماز کے لیے وضو کرتے ہیں پھر دبانے کروٹ پر لیٹ اور کہہ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَخِیرُکَ اِنِّیْ اَخِیرُکَ اِنِّیْ اَخِیرُکَ یا اس میں اپنے
 مونہ پر رکھ دیا نیرے لیے اور اپنا کام سوپ دیا تجھ کو اور تجھ پر ہر سکیا تیرے ثواب کی خواہش سے
 تیرے عذاب سے ڈر کر سوا تیرے کوئی ٹھکانا اور پناہ نہیں تجھ سے ایمان لایا میں تیری کتاب پر جو تو نے
 اوتاری اور تیرے نبی پر جسکو تو نے بھیجا اور اخیر بات یہی دعا ہو پھر اگر تو مر جاوے اُس بات کو تو بھیج اسلام
 پر اور خاتمہ تجھ پر ہوگا (برابر نے کہا میں نے ان کلموں کو دو بار پڑھا یا ذکر کرنے کے لیے تو نے بتایا کہ بدلے
 پر برکت ہوگئی کہا اپنے فرمایا بتایا کہ **ف** کیونکہ ذکر اور دعائیں وہی لفظ کہنا چاہیے جو وارد سے
 اور شائے دعا آپ کو وحی سے معلوم ہوئی ہو اسی کے اپنے لفظ بدن جائز نہ رکھا بعضوں نے اس روایت سے
 یہ دلیل کی ہے کہ حدیث کی روایت بالمعنی درست نہیں جو درست کہتے ہیں وہ جواب تیرے کہ رسول کے
 معنی اور میں تو یہ نقل بالمعنی کہان ہے (نوی مختصر) **عَنْ** اَبِي بَرْقٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ أَنَّ مَنْصُورًا اَللّٰهُمَّ حَدِّثْنَا وَزَادْ فِي حَدِيثِ حَصِينٍ وَارِثِ اَكْبَرِ
 اصَابَ خَيْرًا **ترجمہ** وہی جو گذرا **عَنْ** اَبِي بَرْقٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرٌ جَلَا إِذَا أَخَذَ مَجْبَعًا مِنَ اللَّيْلِ أَنْ يَقُولَ اللَّهُمَّ اسْكُنْ نَفْسِي
 إِلَيْكَ وَرَجِّعْهُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَالْجَنَاتِ ظَهْرُكَ إِلَيْكَ وَقَوِّصْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً
 إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنَاجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ أَمْسَتْ يَكْيَايَاكَ الَّذِي أُنْزِلَتْ وَبُرُؤُوكَ الَّذِي
 أَرْسَلْتَ فَإِنْ مَاتَ مَا عَلَى الْفِطْرَةِ وَلَمْ يَدْكُ كِبَارِي بَشَارِ فِي حَدِيثِهِ مِنَ اللَّيْلِ رَجْمَهُ
 برابری عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم کیا کہ رات کو سو تیوت یہ کہا کر
 اللَّهُمَّ اسْكُنْ نَفْسِي إِلَيْكَ وَرَجِّعْهُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَالْجَنَاتِ ظَهْرُكَ إِلَيْكَ وَقَوِّصْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً
 إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنَاجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ أَمْسَتْ يَكْيَايَاكَ الَّذِي أُنْزِلَتْ وَبُرُؤُوكَ الَّذِي
 أَرْسَلْتَ فَإِنْ مَاتَ مَا عَلَى الْفِطْرَةِ وَلَمْ يَدْكُ كِبَارِي بَشَارِ فِي حَدِيثِهِ مِنَ اللَّيْلِ رَجْمَهُ
 برابری عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا اے فلا نے جب تو اپنے بچپن کے بچہ کو یہ دعا
 پڑھو اور بگنڈی اس میں یہ ہے کہ اگر تو مر جاوے گا مرے گا اسلام پر اور جو صبح کو اٹھے گا تو بہتری پر
 اُوٹھے گا **عَنْ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ
 وَلَمْ يَدْكُ كِبَارِي بَشَارِ فِي حَدِيثِهِ مِنَ اللَّيْلِ رَجْمَهُ **عَنْ** الْبَرَاءِ
 أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَجْبَعًا قَالَ اللَّهُمَّ يَا نَبِيَّكَ أَجَلِي وَيَا مَوْلَايَ
 أَمُوتْ وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا إِلَيْهِ النُّشُورُ **عَنْ**
 برابری روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹے کو فرماتے اللَّهُمَّ يَا نَبِيَّكَ خَيْرُكَ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ
 مَيِّتْ بِهَذَا نَامِ كَيْ سَافِرْ تَمُوتُ وَأَوْجِبْ جَائِزَتِي تَوَفِّئَنِي اللَّهُمَّ خَيْرُكَ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ خَيْرُكَ لِي
 خَدَاكَ جَنِّ سَهْرًا جَلَا بَارَكَ رُسُلَاكَ كَيْ لَا يَكُونَ سَوَابِي أَيْكَ طَرَحَ كِي مَوْتِي أَوْ أَيْكَ طَرَفَ مَرَكِي أَهْلَانَا
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَمْرًا جَلَا إِذَا أَخَذَ مَجْبَعًا قَالَ
 اللَّهُمَّ خَلَقْتَ نَفْسِي وَأَنْتَ تَوَفَّا هَا لَكَ مِمَّا تُهَيَّأُهَا لِي أَنْ أَحْيَيْتَهَا نَاخِظُهَا وَ
 إِنْ أَمَتَهَا نَاغِيْهَا اللَّهُمَّ اسْكُنْ الْعَافِيَةَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ أَمِيتَ هَذَا مِنْ عَمَلِكَ
 فَقَالَ مِنْ خَيْرٍ مِنْ عَمَلِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ نَافِعٍ فِي رِوَايَتِهِ
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ وَلَمْ يَدْكُ كِبَارِي رَجْمَهُ **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
 سَوِيَّتِي يَهْ كَيْ طَرَفِي كَيْ اللَّهُمَّ خَلَقْتَ نَفْسِي خَيْرُكَ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ خَيْرُكَ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ خَيْرُكَ لِي
 خَدَاكَ جَنِّ سَهْرًا جَلَا بَارَكَ رُسُلَاكَ كَيْ لَا يَكُونَ سَوَابِي أَيْكَ طَرَحَ كِي مَوْتِي أَوْ أَيْكَ طَرَفَ مَرَكِي أَهْلَانَا

مار لگا اور تیرے لیے ہی جینا اور مرنا اگر تو جلا و سوا سکو تو اپنی حفاظت میں کہہ اور جو بار تو مجھ سے اس
 کو یا اسہ میں ندرستی چاہتا ہوں تجھ سے ایک شخص اونک بولا تھے یہ دعاء عمر رضی اللہ عنہ کو سنی انہوں نے
 کہا اُن کو سنی جو عمر سے بہتر تو یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **عَنْ سَهْلِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ أَبُو صَالِحٍ**
يَأْمُرُنَا إِذَا أَرَادَ أَحَدُنَا أَنْ يَخْرُجَ أَنْ يُصَلِّحَ عَلَى شِقْوَةِ الْأَكَلِيمِ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ
وَرَبَّ الْأَرْضِ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ يَا فَالِقَ الْخَبِّ وَالنَّوَى وَمُنْزِلَ التَّوْرَةِ
وَالْإِنْجِيلِ وَالْفُرْقَانِ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْأَوَّلُ
فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَ
أَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ اذْفَعْ عَنَّا الذَّيْبَ وَاعْزِدْنَا مِنَ الْفَقْرِ وَكَانَ يَرُدُّ فَوْقَ ذَلِكَ عَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ سہیل سے روایت ہے ابو صالح جب ہم میں سے کوئی سونے لگتا تو
 کہتے دھن کر دھن پر سوؤ اور یہ دعا پڑھو **اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ الْخَيْرِ تَكْ** یعنی اے اللہ مالک آسمانوں کے اور
 مالک زمین کے اور مالک طے عرش کے اے مالک ہمار اور مالک ہر چیز کے چہرے والے دانے اور گٹھلی
 کے (درخت اگانے کے لیے) اور امار نیوالے توراۃ اور انجیل اور قرآن کے پناہ مانگتا ہوں میں تیری
 برحیم کے شر سے جس کی پیشانی تو ہما مو ہو (یعنی تیرے اختیار میں ہے) تو سب پہلے ہے تیرے پہلے
 کوئی شے نہیں تو سب کے بعد ہے تیرے بعد کوئی شے نہیں (یعنی ازلی اور ابدی ہے) تو ظاہر ہو سیکے
 اور پوشی شے نہیں تو باطن ہے (یعنی لوگوں کی نظر سے چھپا ہوا) تجھ سے دور ہے کوئی شے نہیں (یعنی
 تجھ سے زیادہ چھپی ہوئی) ادا کر دے قرض ہمارا اور اسمیر کر دے ہکو محتاجی دور کر کے ابو صالح اس
 دعاء ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے تھے اور ابو ہریرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **فَإِنْ**
نُودِيَ نَعَى کہا احمدیث میں پروردگار غرضانہ کے لیے آخر کالفظ آیا ہے امام ابو بکر با قلا لہ نے کہا
 آخر کے معنی باقی اپنی صفات کو ساتھ علم و قدرت وغیرہ کے جیسو ازل میں تھا اور بعد مخلوقات کو مرنے
 اور علوم اور حواس کے مٹنے اور اون کے اجسام کے جدا ہو جانے کے پروردگار اس حالت میں رہو گا
 اور ستم کرنے اس کے یہ دلیل کی ہے کہ جسم بالکل فنا ہو جاوے گا اور اہل حق کا مذہبیت ہو کہ جسم بالکل
 فنا نہ ہو گا بلکہ وہ جدا جدا ہو جاوے گا اور یہاں مراد اون کی صفات کا فنا ہونا ہے
 متبرجم کہتا ہے کہ ستم نہ کا قول دلیل عقلی کے رو سے ہی مردود ہو کیونکہ حکمت جدید اور قدیم دونوں

کے اتفاق سے ثابت ہو کہ جو اس فرمان میں ہر کلمہ سے صورت میں فنا ہوئی اخلال اور بطلان ترکیب انعام
 صفات مراد ہے جو اہل حق کا مذہب ہے **عَنْ** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ
 ﷺ علیہ وسلم یأمرنا اذا اخذنا مضجعتنا ان نقول بیثیل حدیث جبریل قال من
 یتروکل دابة انت اخذ باصیتها ترجمہ ابوسریہ سرودیت ہو ہی جو اوپر گزری اس میں یہ کہ یہاں
 ہاتھ ہون میں میرا جہاز کے سفر سے جل پٹیاں تو ہماں ہوئی ہے **عَنْ** ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
 قال انتک فاطمۃ النبی ﷺ علیہ وسلم تسالہ خادما فقال لھا قولي اللهم رب السموات
 السبع بیثیل حدیث لیل علی ابن ابیہ ترجمہ حضرت ابوسریہ سرودیت ہو حضرت فاطمہ زہرا رسول امی
 اس علیہ وسلم کے پاس آئیں ایک خدمتگار مانگنے کو اپنے فرمایا یہ دعا پڑھ لیا کہ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ اَخْرِجْ
 اوپر گزری **عَنْ** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ ﷺ علیہ وسلم قال اذا
 ادوی احدکم الریاضۃ فلیاخذ باخلۃ اذا رده فلینفض بها ریاضۃ ولیسیم اللہ ذائۃ لا
 یعلمہ اخلۃ بعلۃ علی فیہ اسمہ فاذا اراد ان یضبط فلیضبط علی نیفۃ الکلمین والیقول
 سبحانک ربی ینک وصنعت جنی وینک اذفعہ ان امسکت نفسی فاعطہا وارن ارسلتھا
 فاحفظھا بما تحفظ بہ عبادک الصالحین ترجمہ حضرت ابوسریہ سرودیت ہو رسول امی اس علیہ
 سلم نے فرمایا جب کسی نرم ہیکل اپنے بچہ نے پر جا کر اپنے تہ بند کاٹ کر اکیسے اور اس کے اپنا بچہ ناجائز
 اور ہم اس کو اس کے وہ نہیں جانتا اس کے بعد اس کے بچہ نے پر کون سی چیز اتنی چلب شینو لگے تو دہن
 کروٹ پر لیٹے اور کہے سبحانک ربی ینک وصنعت جنی وینک اذفعہ ان امسکت نفسی فاعطہا وارن
 ارسلتھا فاحفظھا بما تحفظ بہ عبادک الصالحین یعنی پاک ہو تو اسے پروردگار میرے تیرا نام لیکر میں کروٹ
 زمین پر پڑھتا ہوں اور تیرا نام اٹھاؤں گا اگر تو میری جان روک لوے تو اس کو بخندے اور جو چہرہ روک
 رہے بدن میں اتنے کے لیے) تو اس کو حفاظت کر جس سے حفاظت کرتا ہے اپنے نیک بندوں کی **عَنْ**
 عبید اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قال لیساک و قال ثم لیقل یا نیک ربی وصنعت جنی وینک ان احییت
 نفسی فاحفظھا ترجمہ وہی جو اوپر گزری **عَنْ** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ ﷺ
 علیہ وسلم کان اذا ادوی الریاضۃ قال الحمد لله الذی اعمتنا وسقانا وکفانا وادانا ثم
 عن کافنی لک ولا مؤدی ترجمہ اس سے روایت ہو رسول امی اس علیہ وسلم جب اپنے بچہ نے پر جا

تو فرماتے شکر اور خدا کا جس نے سکو کہلایا اور پلایا اور کافی ہوا سہا لے اور تم کا نادیا کہہ کتنے لوگ ایسی ہی تھے
یہ نہ کوئی کافی ہے نہ کوئی ہکا مہ **باب** فی الکذبیۃ دعاؤں کا بیان **عن** کُذِّدَ بْنَ كُوَيْلٍ
الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَمَّا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهِ اللَّهُ قَالَ كَانَتْ
كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَشَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ ترجمہ فروہ بن نوفل شری
عدایت ہو میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا دعا کرتے تھے اللہ کو انہوں
نے کہا آپ فرماتے تھے یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں بُرائی سے اُس کلمہ کے جو میں نے کیا اور جو میں نے نہیں کیا
عن کُذِّدَ بْنَ كُوَيْلٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ دُعَائِهِ كَانَ يَدْعُو بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَتْ
وَسَيِّئًا مَالَهُ أَعْمَلُ **عن** عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَشَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ ترجمہ وہی جلد ۱ **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ لَكَ اسْلَمْتُ دِيكَ امْسِكْ وَعَلَيْكَ
تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أُنِيبُ دِيكَ خَاصَمْتُكَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ إِنِّي
نُصِّلْتُ أَنْتَ الْخَلْقُ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَالْجَنَّةُ وَالْأَشْرُ يُمُوتُونَ ترجمہ ابن عباس روایت ہو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اَللّٰهُمَّ لَكَ اسْلَمْتُ دِيكَ امْسِكْ وَعَلَيْكَ
تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ اُنِيْبُ اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر ہر دوسا کیا اور تیری طرف رجوع ہوا اور تیری مدد و دشمنوں کو لڑا اے
مالک سیر میں تیری عزت کی پناہ مانگتا ہوں کوئی بحق معبود نہیں سوا تیرے اس بات کو کہ تو ہم کو دلوں سے
جھک کو نوہ زندہ ہے جو کہیں نہیں مڑا اور جن اور آدمی سرتے ہیں **عن** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنْ أَسْحَدِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ وَكَانَ يَسْتَعِزُّ يَقُولُ سَمِعْتُ
جِبْرِيْلَ اللَّهِ وَحُسْنَ بِلَاغِهِ عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبِنَا وَأَفْعَلُ عَلَيْنَا عَائِدًا يَا اللَّهُ مِنَ السَّارِ
ترجمہ ابو ہریرہ روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں ہوتے اور صبح ہوتی تو فرماتے سن
لیا سننے والے نے اللہ کی حمد اور اس کو حسن بلا کو اور بے گناہی کے ساتھ ہمارے (یعنی مدد سے) اور
فضل کر ہم پر پناہ مانگتا ہوں میں تیری جہنم سے **عن** ابْنِ مَوْسَى الْأَشْجَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَ
 جَهْلِي دَأْسِي رَفِيَّ أَمْرِي وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي جَدِّي وَهَزْلِي وَخَطْلِي
 رَعْدِي وَكُلَّ ذَلِكَ عِنْدِي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ
 وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَأَنْتَ عَلَيَّ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ترجمہ ابوہریرہ
 اشعری روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ خَطِيئَتِيْ يٰ اَخِيْرُكَ بَيْنِيْ يٰ اَسْمَ بَخْسِيْ يٰ مِيْرِيْ چوک
 اور میری نادانی کو اور میری زیادتی کو جو مجھے سے اپنے حال میں ہوئی اور بخشیدے اور چیز کو جسکو تو مجھے سے
 زیادہ جانتا ہے یا اَسْمَ بَخْسِیدے میرا دے کے گناہ اور میری ہنسی کے گناہ اور میری بھول چوک اور قصد کو
 اور یہ سب میری طرف ہو اے مالک میری بخشیدے میرے لگے اور بچیلے اور چسپے گناہوں کو اور جسکو تو مجھے سے زیادہ
 جانتا ہے تو اُنکے کرنے والا ہے اور تو بچھے کر نیوالا اور تو ہر چیز پر قادر ہے **ف** نومی نے کہا یہ دعا
 اپنے قاضی کی راہ ہو گی اور کمال کے فوت کو اپنے گناہ قرار دیا یا مراد وہ مخصوص ہے جو آپ کے ہوا یا جو امر نبوت
 سے پہلے واقع ہوئے ہر حال میں آپ کے لگے اور بچیلے گناہ سب سے بڑے ہیں اور یہ دعا تواضع کی راہ کو
 ہے کیونکہ دعا عبادت ہے تختہ الاختیار میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم گناہ سے معصوم تھے لیکن تعبدیہ است
 کے واسطے یا ترک اولیٰ کے خیال سے ایسی عاصیٰ کرتے تھے جتنا قرب زیادہ اتنا خوف زیادہ نسل مشہور ہے
 نزدیکان راہیں بود حیرانی ہی سے میں بندگی کے کہ بندہ اپنے مالک کے رد و روزگار کا پتہ نہ ہو اور اپنی
 قصور کا خواہ ہوا ہو یا نہ ہوا ہوا اقرار کیا کرے **عَنْ** شُعْبَةَ فِيْ هَذَا الْإِسْنَادِ ترجمہ وہی جو
 گذر **عَنْ** إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
 اللَّهُمَّ أَصْلِحْ لِيْ دِينِيْ الَّذِي هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِيْ وَأَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِي فِيْهَا مَعَاشِيْ وَأَصْلِحْ لِيْ آخِرَتِيْ
 الَّتِي فِيْهَا مَعَادِيْ وَأَجْعَلْ الْحَيَاةَ زَيَادَةً لِّيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ وَأَجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّيْ مِنْ كُلِّ
 شَيْءٍ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ
 اخیر تک یعنی یا اللہ میرے دین کو سنوار دو جو میری آخرت کو کام کا حافظ اور نگہبان ہے اور سنوار دے میری
 دنیا جس میں میری زندگی اور زندگی ہے اور سنوار دو میری آخرت کو جس میں میری بازگشت ہو اور کر دو
 زندگی کو میرے واسطے ہر نبی میں زیادتی کا سبب اور کفر سے موت کو میری واسطے ہر ایک برای سو رحمت کا
 سبب رہے دعا یہ طلب کی جامع ہے **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ

پہلی تہی و عاکرتے لیکن بون فرماتے صبح کی پہنے اور صبح کی خدا کے ملک نے اخیر تک (اور بجائے رات
 کے دن فرماتے) **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمْسَى قَالَ أَسْئَلُكَ
 يَا أَمْسَى الْمَلِكُ يَشْهَدُ الْحَمْدُ لِلَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ قَالَ أَرَأَيْتَ قَالَ فَيَقُولُ لَهُ
 الْمَلِكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ رَبِّ اسْأَلْ خَيْرَ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا
 بَعْدَهَا أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَلْبِ وَ
 سُوءِ الْكِبَرِ رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْغَمْرِ إِذَا اصْبَحَ قَالَ ذَلِكَ أَيْضًا أَيْضًا
 وَأَمْسَى الْمَلِكُ لِلَّهِ **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمْسَى قَالَ أَسْئَلُكَ يَا أَمْسَى الْمَلِكُ يَشْهَدُ الْحَمْدُ لِلَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرِ مَا فِيهَا أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَلْبِ وَالْهَمِّ وَسُوءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْغَمْرِ قَالَ الْحَسَنُ
 بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهُ وَرَأَيْتُ فِيهِ زَيْدَ بْنَ عُرَيْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
 رَفَعَهُ أَنَّهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمَلِكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
 ترجمہ وہی جواب پر گزرا **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
 وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ بَعْدَهُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کوئی سچا
 معبود نہیں سوا اللہ تعالیٰ کے وہ اکیلا ہے اور نہ عزت دی اپنے لشکر کو اور مدد کی اپنے بندے کی اور
 مغلوب کیا کافروں کی جماعتوں کو اور نہ کسی کیلئے اوص کے بعد کوئی شے نہیں ہے **عَنْ** عَلِيٍّ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلِ اللَّهُمَّ اهْدِنِي
 سَبِيلَ دِينِي وَادْكُرْ بِالْهُدَى هَذَا يَسِّرُكَ الطَّرِيقُ وَالسَّادَاتُ إِذَا سَدَّ أَدَاةَ السَّامِ ترجمہ حضرت
 علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے کہہ یا اللہ ہدایت کر مجھ کو اور
 سیدہ کو مجھ کو اور فرمایا کہ اس دعا مانگئے وقت ہدایت سے راہ کی ہدایت اور رستی سے تیر کی رستی
 کا وہ بیان کیا کہ **ف** میں نے جسے کہیں جانا منظور ہوتا ہے تو سیدہ کو اور سبطین و اہل بیت
 نہیں کہتے کہ اس طرح خدا سے ہدایت مانگئے راہ رست کا وہ بیان چاہیے کہ منزل مقصود کو پہنچ جاؤ

شرع پر چلنا عبادت و مصلحت اور بدعت کی طرہ سے نہ کرے اور رہتی مانگنے کے وقت تیر کی رہتی کا دہیان کرے
 یعنی جیسو تیر سید یا نشانے پر پہنچتا ہے وہ ہوا میں نہیں جکتا اسی طرح اپنے علم اور عمل پر رہتی کا خیال چاہیو
 کہ باطل داخل نہ پائے اور دوسرا فائدہ اس خیال کا یہ ہے کہ دل کی غفلت دور ہو حاصل دل کا حضور ہو اور تحفہ
 الاحیاء مترجم کہتا ہے کہ اس وقت میں راہِ رست پر قائم رہنا بڑی مشکل ہے مگر اہ کرنے والے اور راہ
 رست پہ کا دینے والے بہت بے مل گئے ہیں پر خداوند تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اس زمانہ میں حدیث شریف
 کی کتابوں کا ترجمہ کرایا اب مسلمان کو چاہیے کہ موضع القرآن اور ترجمہ حدیث کو دیکھیں اور اس پر عمل کریں
 اگر قرآن اور صحیح بخاری پر قائم رہیں تو راہِ رست کو بھی نہ پہنکیں گے **عَنْ** عَامِرِ بْنِ كَثِيرٍ
 يَهْلِكُ إِلَّا سَمَاءُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ اللَّهِ مُخَرَّجٍ إِلَّا الْهَدْيَ
 وَالْمَتَدَّادَ خُذْهُ وَكُفِّرْ بِهِ **ترجمہ** وہی جو اور گنہگار **بَابُ** التَّيْبَةِ أَوَّلُ التَّهَارُحِ عِنْدَ النَّوْ
 اءِ لَوْ زِلْنَا وَرَوَّعَتْ تَبِيعُ كَمَا **عَنْ** جُوَيْرِيَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا
 بَكَّةَ حِينَ صَلَّى الصُّبْحَ وَهِيَ فِي مَسْجِدِهَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ أَنْ أَفْخَى وَهِيَ جَالِسَةٌ قَالَ مَا زِلْتُ
 عَلَى الْحَالِ الْيَوْمَ فَارْتَدَّتْ عَلَيْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكَ
 أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَوْ زِلْتُ بِمَا قُلْتُ مِنْهُ الْيَوْمَ لَوَزَيْتَهُنَّ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ
 عَدَدَ خَلْقِهِ وَدَحَى نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِيزَانَ كَلِمَاتِهِ **ترجمہ** اُم المؤمنین جویریہ سروریت کا
 رسول امیر صلی اللہ علیہ وسلم صبح سویرے اون کے پاس سے نکلے جب آپ صبح کی نماز پڑھیں وہ اپنی نماز کی جگہ میں
 تھیں پھر آپ پاشت کے وقت لوٹے دیکھا تو وہ وہیں بیٹھی ہیں آپ فرمایا تم اسی حال میں رہیں جس کے
 میں نے تمکو چھوڑا جویریہ نے کہا ہاں آپ فرمایا میں نے تمہارے بعد چار کلمے کہے تھیں بار اگر وہ تلو جاویں
 اور کلموں کے ساتھ جو تو نے آج اب تک کہی ہیں البتہ وہی بہاری پڑھیں گے وہ کلمی یہ ہیں سُبْحَانَ اللَّهِ
 وَبِحَمْدِهِ عَدَدُ خَلْقِهِ وَدَحَى نَفْسِهِ وَزِنَةُ عَرْشِهِ وَمِيزَانُ كَلِمَاتِهِ یعنی میں خدا کی باکی بولتا ہوں خوبوں کے ساتھ
 اوس کے مخلوقات کو شمار کے برابر اور اوس کی رضا مندی اور خوشی کے برابر اور اوس کی عرش کے تول کے
 برابر اور اوس کے کلمات کو سیاہی کے برابر یعنی بے انتہا اس لیے کہ خدا کے کلموں کی کوئی حد نہیں سارا
 سمندر اگر سیاہی ہو وہ ختم ہو جاوے اور خدا کے کلمی تمام نہ ہوں **عَنْ** جُوَيْرِيَةَ قَالَتْ مَرَّ بِهَا
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ صَلَّى الْغَدَاةَ أَوْ بَعْدَ مَا صَلَّى الْغَدَاةَ فَذَكَرَ كَوْنَهُ غَيْرَ

اَنَّهُ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِي عَدَدَ خَلْقِهِ سُبْحَانَ الَّذِي رَضِيَ لِنَفْسِهِ سُبْحَانَ الَّذِي زَكَّاهُ عَرَشِهِ سُبْحَانَ
 الَّذِي مَدَّ اَدْكِلَاتِهِ تَرَحُّمَهُ هِيَ جَوَازُ **عَنْ** عَلِيٍّ اَنَّ فَاطِمَةَ اسْتَكْتَمَتْ مَا نَلَقَتْ مِنَ الرَّحْمَنِ
 فِي يَدِهَا وَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبِيًّا نَاطِلًا قَتَلَتْ كُلَّ مَجْدِهِ وَلَعِيَتْ عَالِيَةً فَالْحَمْدُ
 فَلَمَّا حَاكَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْبَرَتْهُ عَالِيَةً فَرَجَعِي فَاطِمَةَ اِلَيْهَا فَحَاكَا النَّبِيُّ صَلَّى
 اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهَا وَقَدْ اخَذَتْ اَمَضًا جَعَلَتْ مَدْبِئًا تَقُومُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَلَيَّ مَكَانِكُمْ لَقَعْدَ يَمْنَحَانِي حَدَّثَ بَرِّقَ دَمِهِ عَلَى صَدْرِي وَقَالَ اَلَا اَعْلَمُكُمْ مَخْزِيَةً
 مِمَّا سَأَلْتُمَا اِذَا اخَذْتُمَا مَصْبُوعًا كَمَا اَنْ تَكْبِرُ اللهُ اَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ وَتُسَبِّحُ اَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ
 وَتُحَمِّدُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُغَيِّرُ لُكْمًا مِنْ خِلَابِهِمْ حَمْدُكُمْ عَلَى سُرُورٍ هِيَ حَضْرَتُ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا
 بِيَارِ سُرُورٍ يَا اَوْهَنُونَ نَفْسَايَتِ كِي اَدَسْ تَكْلِيْفُ كِي جَوَادُونَ كُو بُو تِي هِي حَلِي بِسِي سِي مِيْن اَوْر رَسُوْل اِسْمَعِيْل
 اِسْمَعِيْل سَلَمُ بَا سَ قِيْدِي اَسْءَ وَهْ كَسِيْن تُو اَبْ كُو دُ بَا حَضْرَتِ عَالِيَةِ صَدِيْقِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سَ عِلِيْن
 اَوْنِ سُوِيْ حَالِ بَا يَنْ كِيَا حَبِ رَسُوْل اِسْمَعِيْل سَلَمُ تَشْرِيفُ لَ اُو تُو حَضْرَتِ عَالِيَةِ سَ اَبْ بَا يَنْ
 كِيَا حَضْرَتِ فَاطِمَةَ كَيْ اِيْنَا حَالِ يَسْ مَكْرُ رَسُوْل اِسْمَعِيْل سَلَمُ بَا سَ تَشْرِيفُ لَ اُو سَمِ اَبْ اَبْ بُو
 بَرِ جَا چَكِي تَهْ بِنِي جَا هَ كُتْرَ هُوْنِ اَبْ فَرَا يَا اَبْنِي جَلْبَهْ بَرِ بُو اَبْ جَا سَ بِيْجِ مِيْن بِيْشِي كَسِي رَسُوْلِي سَبَا
 بِلِي بِي كِي سَ بِيْجِ مِيْن اِيْ سَانَا كُ كُ مِيْنِي اَبْ كِي قَدَمُوْنِ كِي اَهْ نَسْ كُ اَبْ سِيْنِي بَرِ بَا يَ اَبْ نِي فَرَا يَا مِرْدُ
 تَمُ دُو نُو كُو وَهْ نَبَا وَنِ جُو بَهْرِي اَوْسْ جَوَا نَا كَا تَحْنُ اِلَيْنِي خَا دَمُ سُو حَبِ تَمُ دُو نُوْنِ لِيْثُو تُو تَمْبِيْرُ كُو بُو تَجِيْشِ
 بَار اَوْر سُبْحَانَ اَلْتَمِيْزِيْسِ بَار اَوْر اَلْحَمْدُ لِمَنْ تَمِيْزِيْسِ بَارِيْهْ تَهَارِيْ لِيْهْ بَهْرِيْ اِيْكَ خَا دَمُ سَ **ف**
 سُبْحَانَ اِسْمِ حَضْرَتِ فَاطِمَةَ زَهْرَا كَا مَرْتَبَةُ اِسْمِ جَلِ جَلَالُ كِي بَا سَ كُنَا مَبْدُ هُوْكَ اَوْهَنُوْنِ دُنْيَا مِيْن كُوْنِيْ حَسْبُ
 نَبِيْنِ اَوْهَنِيْ اَسْمِيْثَةُ مَشَقَاتِ اَوْ تَكْلِيْفُ سُو سَبْرُ كِي اَوْ حَبِ حَضْرَتِ عَلِيٍّ كِي فَرَا خْتِ اَوْر دَوْلَتِ كَا زَا نِ
 اَيَا اَوْسْ پَشِيْرُوْهْ دُنْيَا سَ كَنْدُ كَسِيْنِ اَوْر اَبْ بَرِ بَرْدُ كُو اَرِ سُوْلُ كَسِيْنِ يَا اِسْمِ مَحْبُوْدُ سَمُ كُو حَضْرَتِ فَاطِمَةَ
 زَهْرَا كِي طِفْلُ سَ اَوْر تَهَارَا خَاتَمَةُ نَجِيْرُ كُو اَمِيْن **عَنْ** شُعْبَةَ بَطْنِ اَلْاَسْنَادِ وَفِي حَدِيْثٍ مُّعَاَدٍ
 اِذَا اخَذْتَ مِمَّا مَضَعْتَ كَمَا مِنْ اللَّيْلِ تَرَحُّمَهُ هِيَ جَوَازُ **عَنْ** عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
 اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْ حَدِيْثُ الْحَكُوْمِ عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلَى وَرَا دُ فِي الْحَدِيْثِ قَالَ عَلِيٌّ مَا
 تَرَكْتُكُمْ مِنْذُ سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكْتُكُمْ مِنْذُ سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكْتُكُمْ مِنْذُ سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حَدَّثَنَا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قُلْتُ لَهُ وَلَا لَيْكَلَةَ صَفِيْنٌ تَرْجُمُهُ وَهِيَ جَوْنَدِرٌ اسْمُهَا
 زِيَادَةُ هُوَ كَحَضْرَتِ عَلِيٍّ كَهَامِيْنِ اسْمُهَا صَفِيْنٌ جَوْنَدِرٌ لَوْ كُنُوْنَ لَمْ يَكُنْ لَهَا صَفِيْنٌ كِي رَاتٍ مِثْلُ رَاتِهَا جَوْنَدِرٌ
 بِرِيشَانٍ كِي رَاتٍ هِيَ صَبِيْحٌ كَوَسَادِيْهِ جَنَاحٌ هِيَ اَنْهَوْنَ لَمْ يَكُنْ لَهَا صَفِيْنٌ كِي رَاتٍ مِثْلُ رَاتِهَا هِيَ مِثْلُ يَوْمِطِيفٍ
 نَامَةُ نَهْنِ كِيَا **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنْ قَالَ لَمَّا اَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى تَسْأَلُهُ خَادَةً
 وَتَسْأَلُ الْعَمَلُ فَقَالَ مَا الْغَيْثُ عِنْدَ نَا قَالَ اَكَا اَدْلُكَ عَلَيَّ هُوَ خَادِمٌ لَكَ مِنْ خَادِمِيْ تَسْتَبِيْنُ
 تَلَا نَا وَتَلَا نِيْنٌ وَتَحْمَدِيْنٌ تَلَا نَا وَتَلَا نِيْنٌ وَتَحْمَدِيْنٌ اَرْبَعًا وَتَلَا نِيْنٌ جِيْنٌ نَا خُدِيْنٌ مَعْبُودٌ
 تَرْجُمُهُ اَبُو بَرِيْهٍ سُرُوَيْتٍ هُوَ حَضْرَتُ فَاطِمَةَ رَسُوْلِ اَسْمَاءِ عَلِيٍّ وَسَلَمٍ بِاسْمِهَا اَيُّنَ اِيْكَ خَادِمٌ نَا كُنْ كُوْثَرِيْكَ
 كِي كِي جِيْهِيْ بِيْتٍ كَامٍ كَرَا نَا بِرَاتٍ اِيْجِيْ فَرَا يَا مِيْرِيْ بِاسْمِهَا تَوْخَا دَمِ نِيْنِ هِيَ اَلْبَتَّةُ مِيْنِ نَجْمَةٍ كُوْثَرِيْكَ تَابَا مِيْنِ
 جَوْنَدِرٍ سَبْتَرِيْ سَبْتَرِيْ سَبْتَرِيْ سَبْتَرِيْ سَبْتَرِيْ سَبْتَرِيْ سَبْتَرِيْ سَبْتَرِيْ سَبْتَرِيْ سَبْتَرِيْ سَبْتَرِيْ سَبْتَرِيْ سَبْتَرِيْ سَبْتَرِيْ سَبْتَرِيْ سَبْتَرِيْ
عَنْ سَهْلٍ بَطْنِ الْاَسْنَادِ تَرْجُمُهُ وَهِيَ جَوْنَدِرٌ **بَابُ** اسْتِجَابَةِ الدُّعَاءِ
 عِنْدَ صِلَةِ الذِّكْرِ مَرْغُوبَاتٍ وَفَتْحٌ دَعَا مَانَا **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَلَّمَ قَالَ اِذَا سَمِعْتُمْ صِلَةَ الذِّكْرِ فَسَلُّوْا اللهُ مِنْ فَضْلِهِ فَانْهَارَاتْ مَلَكًا اِذَا رَدَّ سَمِعْتُمْ
 نَحْنُ الْحَسَّارُ نَعُوْذُ يَا اللهُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَانْهَارَاتْ سَلَّمَ تَرْجُمُهُ اَبُو بَرِيْهٍ سُرُوَيْتٍ
 رَسُوْلُ اَسْمَاءِ عَلِيٍّ وَسَلَمٍ لَمْ يَفْرَا يَا جَبِيْ تَمْرُوْ كِي بَابُكَ نُوْا اَسْمَاءُ تَعَالَى سَوَا فَضْلٍ بَانُوْ كِيُوْكَ مَرْغُ
 فَرَشْتِيْ كُوْثَرِيْكَ هِيَ **ف** تُوْفَرَشْتِيْ كِي سَانِيْ دَعَا كَا حَلَمٌ كِيَا اِسْمِيْ سِيْدِيْ كِي فَرَشْتِيْ دَعَا مِيْنِ شِيْرِيْ
 هُوْكَ اُوْرَاسِيْ نَكَلَا كُوْصَالِحِيْنِ دَعَا مَسْتَوْجِيْ (رُزُوِيْ) **بَابُ** دُعَاءِ الْكَرْبِ خَبِيْ
 كِي دَعَا **عَنْ** اَبِيْ عَبَّاسٍ اَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ الْكَرْبِ لَا اِلَهَ
 اِلَّا اللهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ رَبُّ السَّمَاوَاتِ
 وَرَبُّ الْاَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَبِيْرُ تَرْجُمُهُ اَبُو عَبَّاسٍ سُرُوَيْتٍ هُوَ رَسُوْلُ اَسْمَاءِ عَلِيٍّ وَسَلَمٍ
 سَمْعِيْ (اُوْرَاشِكَل) كِي دَقْتُ يَوْمَ دَعَا بِرَاتٍ لَامِ اَلَا اَسْمَاءُ خِيْرَتُكَ مَعْنَى كُوْثَرِيْ سَجَا مَعْبُوْدِيْنِ سَوَا اَسْمَاءُ جَوْنَدِرِيْ
 عَظْمَتِ دَالَا بَرُوْبَارِيْ كُوْثَرِيْ سَجَا مَعْبُوْدِيْنِ سَوَا اَسْمَاءُ جَوْنَدِرِيْ عَرَشُ كَامَاكِيْ كُوْثَرِيْ سَجَا مَعْبُوْدِيْنِ سَوَا
 خَدَا كِي جَوْمَاكِيْ اَسْمَانِ كَا اُوْرَمَاكِيْ اَرْضِيْنِ كَا اُوْرَمَاكِيْ جَوْنَدِرِيْ كَا جَوْنَدِرِيْ دَالَا هِيَ **عَنْ** هِشَامِ
 وَطْنَا اَلَا سَبَا دُحْدِيْكَ مَعَاذِيْ هِشَامِ اَتَتْ تَرْجُمُهُ وَهِيَ جَوْنَدِرٌ **عَنْ** اَبِيْ عَبَّاسٍ

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو بِصَاحِبِ رُبِّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ عِنْدَ الْكَرْبِ فَذَكَرَ بَنِي إِسْرَافِيلَ
 مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ تَرْجُمَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ
 کہایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کلموں کو سختی کے وقت کہتے ہیں بیان کیا حدیث کو اسی طرح حبیر اور بکر بنی
 امین رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ہے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا حَدَّثَهُ أَمْرًا قَالَ فَذَكَرَ بَنِي إِسْرَافِيلَ مُعَاذِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ وَرَدَّادٍ مَعَهُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا
 اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَوْكُبِيِّ تَرْجُمَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ کہایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ جب کوئی بڑا کام پیش آتا
 تو یہی دعا پڑھتے اس میں تا زیادہ ہے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَوْكُبِيِّ **بَابُ** فَضْلِ سُجْدَةِ
 اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُجْدَانَ الشَّهِيدِ وَبِحَمْدِهِ كَيْفَ نَضِيتُ عَنْهُ **عَنْ** ابْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْكَلَامِ أَفْضَلُ قَالَ مَا أَصْطَفَا اللَّهُ لِمَلَائِكَتِهِ وَأُولِيَائِهِ سُجْدَانَ
 اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ تَرْجُمَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 کلام افضل ہے اپنے فرمایا جبکہ اللہ تعالیٰ نے چنانچہ فرشتوں کے لیے یا بندوں کے لیے سُجْدَانَ الشَّهِيدِ
عَنْ ابْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَاخِبُكُمْ بِأَحَبِّ الْكَلَامِ إِلَى اللَّهِ
 ثَلَاثُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبَرَنِي بِأَحَبِّ الْكَلَامِ إِلَى اللَّهِ فَقَالَ إِنَّ أَحَبَّ الْكَلَامِ إِلَى اللَّهِ سُجْدَانَ اللَّهِ
 وَبِحَمْدِهِ تَرْجُمَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ کہایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ وہ کلام جو بہت پسند ہے اللہ کو میں نے عرض
 کیا یا رسول اللہ بتلایے مجھ کو وہ کلام جو اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے آپ فرمایا بہت پسند اللہ تعالیٰ کو یہ کلام
 ہے سُجْدَانَ الشَّهِيدِ وَبِحَمْدِهِ **بَابُ** فَضْلِ الدُّعَاءِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ بِطَيْبٍ وَدَعَاكَ كَيْفَ نَضِيتُ عَنْهُ
 ابْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مَلَاحِظًا لَاحِظًا بِظَهْرِ
 الْغَيْبِ إِلَّا قَالَ الْمَلَكُ ذَلِكَ بِمِثْلِ تَرْجُمَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 کوئی مسلمان ایسا نہیں ہے جو اپنے بہائی کے لیے بیٹھ بیٹھ دے اور اس کے دعا کرے مگر فرشتہ کہتا ہے اور تجھ کو یہی
 ہی ملیگا کہ تو نے بیٹھ بیٹھ دعا کرنا خلاص کی دلیل ہے اور خلاص کا ثواب جیسا ہے **عَنْ** ابْنِ كَعْبٍ
 أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ دَعَا لَاحِظًا لَاحِظًا بِظَهْرِ الْغَيْبِ قَالَ الْمَلَكُ الْمُؤَكَّلُ
 بِهِ أَمِينَ ذَلِكَ بِمِثْلِ تَرْجُمَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ کہایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ اپنے بہائی کے لیے دعا کرے اور اس کی دعا
 بیٹھ تو مل فرشتہ امین کہتا ہے اور کہتا ہے ایسی ہی دعا تجھ کو بھی ملے گی **عَنْ** صَفْوَانَ وَهُوَ ابْنُ

قبول نہ ہوگی یا قبول نہ ہوگی **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَحْدِثَكُمْ مَا لَمْ يَحْدِثْ لَكُمْ قَبْلُ قَدْ دَعَوْتُ رَبِّي فَلَمْ يُجِبْ لِي مَرَجِعُهُ ابُو بَرِہِ سَوَدِہِ
روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ایک کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک طلبی نہ کرے یونہی کہ
کہ میں نے دعا کی اپنے پروردگار سے وہ قبول نہیں ہوئی **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ
السَّيِّدِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ اَنَّهُ قَالَ لَا يَزَالُ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَدْعُ بِاَشْرَافٍ اَوْ قُلُوبَةٍ رَحِمَ
مَا لَمْ يَتَّعِجْ قَبْلَ يَا رَسُولَ اللہِ مَا اسْتَجْبَالَ قَالَ يَقُولُ قَدْ دَعَوْتُ وَقَدْ دَعَوْتُ فَكَلِمَ اسَا
يُجِيبُ لِي فَتُحْصِرُ حَيْثُ ذَلِكَ وَيَدْعُ الدُّعَاءَ **مَرَجِعُهُ** ابو بَرِہِ سَوَدِہِ سَوَدِہِ ابو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ بند کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک وہ گناہ یا نا مانوسنے کی دعا نہ کرے اور طلب
نہ کرے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا معنی اپنے فرمایا یون کہ میں نے دعا کی میں نہیں سمجھتا
کہ وہ قبول ہو بہرنا اسید ہو جاوے اور دعا چھوڑ دے (یہ مالک کو ناگوار ہوتا ہے بہرہ قبول نہیں کرتا بندے
کو چاہیے کہ اپنے مالک سے ہمیشہ فضل و کرم کی اسید رکھی اگر دنیا میں دعا نہ قبول ہوگی تو آخرت میں اسکا
صلہ ملیگا) **بَابُ** اَكْثَرُ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ حَبِيبُونَ اور دو زخیون کا بیان **عَنْ** اَسَامَةَ
بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ عَلَى بَابِ
الْجَنَّةِ فَإِذَا عَامَّةٌ مِمَّنْ خَلَعُوا السَّكِينِ إِذَا أَكْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوسُونَ لَا أَهْوََابُ النَّارِ
فَقَدْ أُمِرَ بِمَعْنَى النَّارِ وَقُتُّ عَلَى بَابِ النَّارِ فَإِذَا عَامَّةٌ مِمَّنْ خَلَعُوا السَّكِينِ **مَرَجِعُهُ** اسامہ
بن زید سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوں جو دیکھا تو اکثر
وہ لوگ اوس کے اندر میں جو دنیا میں اسکین میں اور امیر و مالدار لوگ روکے گئے ہیں (یعنی جو جنتی
ہیں وہ بھی روکے گئے ہیں صاحب کتاب کے لیے) اور جو دوزخی ہیں انکو تو دوزخ میں لے جائیگا حکم
ہو جاوے اور میں دوزخ کے دروازے پر کھڑا ہوں دیکھا تو وہ ان عورتیں زیادہ ہیں **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ
يَقُولُ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ اَطْلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا أَفْقَرًا وَ
اَطْلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْبَشَاءَ **مَرَجِعُهُ** ابن عباس سے روایت ہو حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جنت میں جہانکا تو وہ ان کے لوگ اکثر وہ تہو جو فقیر ہیں (دنیا میں) اور میں نے
دوزخ کو جہانکا تو وہ ان اکثر عورتیں ہیں **عَنْ** أَيُّوبَ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ

فَاللَّيْسَاءُ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَيْسَاءُ كَيْفَ تَكُونُ كَرَجْمِهِ ابْنُ عَبَّاسٍ خَدْرَى ضَعِيفَةً لَعَنَهُ عَنْهُ
 روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ظاہر میں) شیریں اور سبز ہے (جیسے تازہ میوہ) اللہ تعالیٰ
 تمکو حاکم کرنے والا ہے دنیا میں ہر دیکھے گا تم کیسے عمل کرتے ہو **ف** ایسا ہی ہوا کہ مسلمانوں کی حکومت
 مشرق و مغرب تک پھیل گئی بہر اذن کے بڑے اعمال کی وجہ سے اسکو تنزل ہوا اور اللہ تعالیٰ غر جہل نے دوسرے
 قوم کو حکومت دی اب سلمان جابجا خوار اور ذلیل اور غیر قوم کے محکوم ہیں اس سے دین اسلام کی تصدیق
 ہوتی ہے کہ جیسا مخبر صادق نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا اور یہ بھی ثابت ہوا کہ مسلمانوں کا دین حق اور سچ
 ہے جب تک وہ اپنے دین پر قائم تھے اذن کی حکومت اور عزت روز بروز بڑھتی جاتی تھی اور جب سوانہوں
 نے دین چھوڑ دیا باپ دادا کی رسموں کے پابند ہو گئے کافروں کے چال چلن اختیار کی ساری حکومت
 اور عزت خاک میں مل گئی **ف** تو بچہ دنیا سواری بنے ایسی دنیا سے جو خدا تعالیٰ سے غافل کر دیوے اور

بچہ عورتوں سے اس لیے کہ اول فتنہ نبی اسرائیل کا عورتوں سے شروع ہوا **باب قصۃ**

أَخْبَابُ الْفَارِغَارِ وَالْوَلَدَانِ كَيْفَ تَكُونُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ كَيْفَا تَلَاكَ تَفَرِّقُ تَمُوتُونَ أَخَذَهُمُ الْمَطَرُ فَأَوْفُوا الرِّعَاسَ فِي
 جَبَلٍ فَأَخْطَتْ عَلَى نَحْوِ غَارِهِمْ هَضْمَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَأَنْطَبَقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ انْظُرُوا
 أَعْمَالَكُمْ مَوْهَا صَالِحَةً لِلَّهِ فَأَدْعُوا اللَّهَ تَعَالَى لِيَجْعَلَ لَكُمْ يَفْرُجَهَا عَنْكُمْ فَقَالَ أَحَدُهُمْ اللَّهُمَّ
 إِنَّكَ كَانَتْ لِي وَالِدَانِ يَتِيمَانِ كَبِيرَانِ وَأَمْرَاقِي وَلَوْ صَبِيحٌ مُصْعَاوٌ أَرْعَى عَلَيْكُمْ فَإِذَا ارْتَحَمَتْ
 عَلَيْكُمْ حَلَبْتُ قَبْدَ أَنْتَ بِوَالِدَيْهِ فَسَقَيْتُهُمَا قَبْلَ نَبِيِّيَ وَارْتَقَى نَائِي فِي ذَاتِ يَوْمٍ الشَّجَرِ فَلَمْ
 أَرَ حَتَّى أَصْبَحْتُ فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا تَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ أَحَلَبُ فَنَحْتُ بِالْحِلَابِ فَفُتُّ
 عِنْدَ رُؤُوسِهِمَا أَهْكِرُهُ أَنْ أُوقِفَهُمَا مِنْ نَوْمِهِمَا وَأَهْكِرُهُ أَنْ أَسْفِرَ الصَّبِيحَةَ قَبْلَهُمَا وَ
 الصَّبِيحَةُ يَصْطَاغُونَ عِنْدَ قَدْحِي فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ دَائِي وَدَأْبُهُمْ حَتَّى حَلَمَ الْفَجْرُ أَنَّ كُنْتُ
 تَعْلَمُ أَتَى فَفَعَلْتُ ذَلِكَ أَبْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَأَفْرَجَ لَنَا مِنْهَا فُرْجَةً تَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ تَفَرَّجَ اللَّهُ
 مِنْهَا فُرْجَةً فَرَأَوْا مِنْهَا السَّمَاءَ وَقَالَ الْاَحْمَرُ الْمُرَائِي كَانَتْ لِي ابْنَةٌ عَمَّرَ أَحَبَّتُهَا كَأَشَدِّ
 مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النَّيَّاءُ وَكَلَبْتُ إِلَيْهَا نَفْسَهَا فَأَبَتْ حَتَّى آتَيْنَهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ فَبَعَثْتُ
 حَتَّى جَمَعْتُ مِائَةَ دِينَارٍ فَبَعَثْتُهَا بِهَا فَتَلَمَّا وَفَعْتُ بَيْنَ رَجُلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ

زانا اور گھبراہٹ سواشرقیان نہ دیگا میں یہی نہ ہوگی میں نے کوشش کی اور سواشرقیان لگا کر اوس کے پاس لایا
 جب میں نے اوس کی مانگیں اٹھائیں (یعنی جماع کے ارادی سے) اوس نے کہا اے خدا کے بندہ ڈر خدا سے اور
 مت توڑ مہر کو مگر حق سے (یعنی بغیر نکاح کے بکارت مت اٹل کر) تو میں اوٹھ کھڑا ہوا اوس کے اوپر سو آئی اگر
 تو جانتا ہے کہ یہ کام میری تیری رضا سندی کے لیے کیا تو ایک وزن اور کھول دے ہمارے لیے خدا تعالیٰ نے
 اور وزن کھول دیا (یعنی وہ روزن بڑا ہو گیا) تیسرے نے کہا ابھی میں نے ایک شخص سے مزدوری
 لی ایک نئے ق (وہ برتن جس میں تولہ رطل اناج آتا ہے) جانول پر جب وہ اپنا کام کر چکا اوس نے کہا میرا حق
 دے میں نے فرق بھر جانول اوس کے سامنے رکھ دیا اوس نے لیے میں اون جانولوں کو بولتا رہا (اوس میں برکت
 ہوئی) یہاں تک کہ میں نے اوس مال کو گائے بیل اور اون کے چلنے والے غلام اکٹھے کیے بہرہ مزدور سے
 باس آیا اور کہہ لگا اسے ڈر اور میرا حق مت مار میں نے کہا جا اور گائے بیل اور چلنے والے سب تول لے
 وہ بولا خدا جبار سے ڈر اور مجھ سے ہٹنا مت کر میں نے کہا میں ہٹا نہیں کہتا وہ گائے بیل اور چلنے والوں کو
 تول لے اوس نے اذکولے لیا پھر اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میں نے تیری رضا سندی کے لیے کیا تو جتنا باقی
 ہے روزن وہ بھی کھول دے حق تعالیٰ نے اوس کو بھی کھول دیا (اور وہی لوگ اوس غار سے باہر نکلے)
 احدیث میں بہت کام کے نام دی میں اول یہ کہ سخت مصیبت میں اور نہایت بلا میں جب کسی کو یہ تدبیر
 نہ ہو سکے تو اپنے خالص اعمال کو خلاصی کا وسیلہ کرے حق تعالیٰ اوس کو نجات دیگا دوسرے یہ
 کہ مان باپ کا حق اپنی جان اور جو روٹ کون کے حق پر مقدم ہے اور بڑی نیکیوں میں داخل ہے تیسرے
 یہ کہ فاورم کر گناہ سے بچنا اور صرف خدا کے خوف شہوت کو دبا دنا اور خواہش نفسانی کو مٹانا بڑے
 کمال کی بات ہے اور خدا کو نہایت پسند ہے چوتھے یہ کہ حق والوں کا حق ادا کرنا رضائی الہی کا عمدہ پہلو
 ہے پانچویں یہ کہ جو مال کے بدولن اجازت اوسکا اناج بودے تو اوس کے حاصلات کا مالک ہی مالک
 ہے **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما **عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
سَلَّمَ يَمْعَى حَدِيثَ ابْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَحَدِيثَ مَالِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
رَبِّهِمْ وَاسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ انْطَلِقْ فَلَا تَكُنْ رَهْطًا مِّنْهُمْ كَأَن تَبْكُلُ حَتَّى آوَاهُم

اَلَمْ يَكُنْ لَكَ اَنْفَقَسَ الْحَدِيثِ بِمَعْنَى حَدِيثِ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ رَبِّهِمْ
 اَلَمْ يَكُنْ كَانَ لِي اَنْبَاؤُا شَيْخَانِ كَيْدِيَانِ فَكُنْتُ لَا اَعْبُرُ قِبَلَهُمَا اَهْلًا وَلَا مَلَاوِكًا وَقَالَ
 فَامْتَنَعْتَ مِنِّي حَقَّ الْمَتِّ بِهَا سَنَةٌ مِنَ السَّنَيْنِ فَجَاءَنِي فَاَعْطَيْتُهَا عِشْرِينَ دِينَارًا وَبَايَعَهُ
 وَقَالَ فَتَمَرَّتْ اَجْرُهُ حَتَّى كَثُرَتْ مِنْهُ اَلْاَمْوَالُ فَارْتَجَعْتُ وَقَالَ فَخَرَجُوا مِنْ اَلْعَارِ مَمْتُونًا
 ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے تم سو پہلے تین
 کنبے والے چلو یہاں تک کہ اونکو رات ہو گئی ایک غار میں بہر بیان کیا سارا قصہ حبیب اور گدڑ اس میں
 یہ ہے کہ ایک شخص بولا یا اللہ میرا باپ بوڑھا ہے ضعیف ہے میں دن سو پہلے رات کو کسی کو دودھ
 نہ پلاتا نہ گھروالوں کو نہ غلاموں کو اور یہ کہ اس عورت کو میرا کہنا نہ مانا یہاں تک کہ ایک سال قحط
 میں گرفتار ہوئی اور میرے پاس آئی بیچے اسکو ایک سو بیس دینار دیے اور یہ کہ میں نے اس مرد
 کی اجرت کو بایا یہاں تک کہ بہت سوال اس سے حاصل ہوئے اور وہ گڑبڑ کرنے لگے آخر میں یہ جو
 کہ بہرہ نکلے غار میں چلتے ہوئے

کتاب التَّوْبَةِ

کتاب توبہ کے بیان میں

ف نووی نے کہا کتاب الایمان میں گدڑ ہے کہ توبہ کے تین رکن ہیں ایک گناہ سو باز آنا
 دوسرے کیے پر شرمندہ ہونا تیسرے قصد کرنا کہ اب نہ کروں گا اور جو گناہ حق العباد ہو تو ایک کن اور ایک
 کہ اس حق سے چھٹنا اور توبہ تمام گناہوں سے واجب ہو فی الفور خواہ گناہ صغیر ہو یا کبیرہ اور ایک
 گناہ سے توبہ صحیح ہے اگرچہ دوسرے گناہ پر اصرار کرتا ہو اور توبہ کے بعد اگر پہر گناہ کرے تو دوسرا
 گناہ نہ کہاجاوے گا اور توبہ باطل نہ ہوگی (نووی مختصرًا) **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهُ عَنْ سَعْدِ بْنِ سُوَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّا عِندَ ظُلْمِ عِبَادِنَا
 بِي وَاِنَّا مَعَ حَيَاتِهِ يَدُ كُرْنِي وَاَللَّهُ لَئِنْ اَتَمَّ وَتُوبَ عِبْدُهُ مِنْ اَحَدٍ كُمْ يَحْدُ ضَالَّتْ بِالْغَلَا
 وَمَنْ تَوَّابٌ اِنْ شَبَّا تَوَّابٌ اِلَيْهِ ذِرَاعًا قَمْنٌ تَقَرَّبَ اِلَيْهِ ذِرَاعًا تَوَّابٌ اِلَيْهِ بَاهًا
 اِذَا تَوَّابٌ اِلَيْهِ يَكُنْ اَقْبَلُ اِلَيْهِ اَهْرُولُ ترجمہ ابوبہرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوں
 (علم سے اچان وہ میری یاد کرے اور البتہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ کو ایسا خوش ہوتا ہے جیسے تم میں سے
 کوئی حلی زمین میں اپنا گناہوا جا نور پاوے اور جو شخص میری طرف ایک البتہ نزدیک ہو میں اس کی
 طرف ایک ہاتھ نزدیک ہوتا ہوں اور جو ایک ہاتھ نزدیک ہو تو میں ایک باغ (دو نون ہاتھ کا پہلاؤ)
 نزدیک ہوتا ہوں اور جب وہ میری طرف چلتا ہوا آتا ہے تو میں دوڑتا ہوا اس کی طرف آتا ہوں۔
 (احمدی کی شرح اور پگنڈر جکی) **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اللَّهُ أَشَدُّ قَرَحًا بِتُوبَةِ أَحَدِكُمْ بِصَالَتِهِ إِذَا وَجَدَهَا تَرْجُمَهُ ابُو هُرَيْرَةَ يَرْوَاهُ رِوَايَتُ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تم میں سے جب کوئی توبہ کرے تو اُس کو زیادہ خوش ہے جتنا کوئی
 تم میں سے اپنا گناہوا جا نور پاوے سے خوش ہوتا ہے **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتُوبَةِ أَحَدِكُمْ بِصَالَتِهِ إِذَا وَجَدَهَا تَرْجُمَهُ ابُو هُرَيْرَةَ يَرْوَاهُ رِوَايَتُ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **عَنْ** الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ دَخَلْتُ
 عَلَى عَبْدِ اللَّهِ أَعُوذُ بِهِ وَهُوَ مَرِيضٌ فَخَدَّنَا بِحَدِيثَيْنِ حَدِيثًا عَنْ نَفْسِهِ وَحَدِيثًا عَنْ رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ أَشَدُّ قَرَحًا
 بِتُوبَةِ عَبْدٍ أَلُوْمٍ مِمَّنْ رَجُلٌ فِي أَيْمَنِ دَوِيَّةٍ مُمْلِكَةٍ مَعَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهِمَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ
 فَنَامَ فَاسْتَيْقَظَ وَفَدَّ ذَهَبَتْ فَطَلَبَهَا حَتَّى أَذْرَكَهُ الْعَطَشُ ثُمَّ قَالَ أَيْجِعُ إِلَى مَكَانِي
 أَلَيْسَ كُنْتُ فِيهِ وَكَانَ نَامُ حَتَّى أَمُوتَ فَرَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى سَاعِدِهِ لِيَمُوتَ فَاسْتَيْقَظَ وَعِنْدَهُ
 رَاحِلَتُهُ عَلَيْهِمَا أَذْهَبَتْ وَشَرَابُهُ فَاللَّهُ أَشَدُّ قَرَحًا بِتُوبَةِ الْعَبْدِ أَلُوْمٍ مِمَّنْ هَذَا
 وَبَرَّاحِلَتِهِ وَكَأْذِهِ تَرْجُمَهُ حَارِثُ بْنُ سُوَيْدٍ يَرْوَاهُ رِوَايَتُ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ كَيْسَ الْهَاشِمِيِّ كَيْسَ الْهَاشِمِيِّ كَيْسَ الْهَاشِمِيِّ
 بیمار تھے اور ان کے مجھ سے دو حدیثیں بیان کیں ایک اپنی طرف سے ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سے اور ان کے کہنا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے البتہ اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندے
 کی توبہ کو اُس کو زیادہ خوش ہوتا ہے جیسے کوئی شخص ایک پیپر میدان میں (جہاں نہ سایہ ہو نہ پانی)
 چھلا ل کرنے والا ہو سو جاوے اور اس کے ساتھ اُس کا اونٹ ہو جس پر اس کا کہنا اور پانی ہو جب
 وہ جاگے تو اپنا اونٹ پاوے پھر اس کو ڈونڈے یہاں تک کہ پیاسا ہو جاوے پھر کچے مین لوٹ جاؤں
 اُس جگہ جہاں تھا اور سوتے سوتے مر جاؤں پھر اپنا سر اپنے بازو پر رکھ کر مرنے کے لیے پھر جاگے

تو اپنا اونٹ اپنے پاس بیٹھ کر اوس پر اوسکا توشہ موکھا تاہی اور پانی ہی تو اسے تعالیٰ کو موسن بند کی توبہ سے
 اس سے زیادہ خوشی ہوتی ہے جتنی اُس شخص کو اپنے اونٹ اور توشہ ملنے سے ہوتی ہے **عَنْ** الْأَعْمَشِ بْنِ
 الْأَسَدِ أَوْ قَالَ مِنْ رَجُلٍ يَدَّوِي بَيْنَ الْأَرْضَيْنِ **عَنْ** الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ
 حَدَّثَنِي لَحْدُ هُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْبَرَنِي نَفْسِي فَقَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدُّ فَرَحًا بِتُوبَةِ عَبْدٍ الْمُؤْمِنِ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَبْرِ بْنِ تَرْجَمَةَ
 جَوْنَدَر **عَنْ** سِيَّامِكٍ قَالَ خَطَبَ النَّعْمَانُ بَرْنَشِيرَ فَقَالَ اللَّهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتُوبَةِ عَبْدِ اللَّهِ مِنْ
 رَجُلٍ حَمَلَ زَادَهُ وَمَزَادَهُ عَلَى بَعِينٍ ثُمَّ سَارَحَتْهُ كَانَ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ فَادْرَكَهُ الْغَائِلَةُ
 فَتَزَلَّ فَقَالَ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَعَلَبَتْهُ عَلَيْهِ وَأَسْلَبَتْهُ بَعِيرُهُ فَاسْتَيْقَطَ فَسَعَى شَرَفًا فَلَمْ يَرِ شَيْئًا ثُمَّ
 سَعَى شَرَفًا ثَانِيًا فَلَمْ يَرِ شَيْئًا ثُمَّ سَعَى شَرَفًا ثَالِثًا فَلَمْ يَرِ شَيْئًا فَكَانَ قِيلَ حَتَّى آتَى مَكَانَهُ الذِّمَّةُ
 قَالَ فِيهِ فَبَيْنَمَا هُوَ قَاعِدٌ إِذْ جَاءَهُ بَعِيرُهُ يَمْشِي حَتَّى وَضَعَ خَطَامَهُ فِي بَدَنِهِ فَلَهُ أَشَدُّ فَرَحًا
 بِتُوبَةِ الْعَبْدِ مِنْ هَذَا أَحَدَيْنِ وَجَدَ بَعِيرُهُ عَلَى كَالِهِ قَالَ سَعَالٌ فَزَعَمَ الشَّعْبِيُّ أَنَّ النَّعْمَانَ دَفَعَ
 هَذَا الْحَدِيثَ إِلَى الشَّيْبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا أَنَا فَلَمْ أَسْمَعْهُ تَرْجَمَةَ سَمَاعٍ سَرَدَايَ وَنَعْمَانَ
 بن بشير نے خطبہ پڑھا تو کہا البتہ اسے کہ اپنے بند کی توبہ سے اوس شخص سے زیادہ خوشی ہوتی ہے جس کا توشہ اور
 توشہ دان ایک اونٹ نہ پھر وہ چلے اور ایک ایسے سیدان میں پہنچے جہاں کہا نا اور پانی نہ ہو اور وہ پہر کا
 وقت ہو جاوے وہ اوترے اور ایک سخت کے تلو سو جاوے اوس کی آنکھ ٹاٹ جوے اور اونٹ جلد پور
 حرب جائے اور ایک اونچان پر چڑھے تو اونٹ نہ پاوے پھر دوسرا اونچان پر چڑھے کچھ دیکھو پھر تیسرا اونچان
 پر چڑھے کچھ نہ دیکھے پھر لوٹ کر اپنے اسی جگہ میں آوے جہاں سویا تھا اور وہ بیٹھا ہوا تھے میں اُسکا
 اونٹ چلتا ہوا آوے یہاں تک کہ اپنی ٹخیل اوس کے ماتھے میں دیرے البتہ اسے تعالیٰ کو بندے کی توبہ
 سے اُس شخص سے زیادہ خوشی ہوتی ہے جب وہ اپنا اونٹ اوس طرح پاتا ہے سا کہ تم کہا شیعی نے کہا
 نعمان نے یہ حدیث مرفوعہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک لیکن میں نے تو نعمان سے مرفوع کرتے نہیں
عَنْ الْأَعْمَشِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تَقُولُونَ بِفَرَحِ
 رَجُلٍ انْفَلَسَتْ مِنْهُ رَاحِلَتُهُ تَحْزَنُ زَمَامَهَا بِأَرْضٍ فَقَدَرَ لَيْسَ بِهَا طَعَامٌ وَلَا شَرَابٌ وَعَلَيْهَا
 لَهُ طَعَامٌ وَشَرَابٌ فَطَلَبَهَا حَتَّى شَرَعَ عَلَيْهَا ثُمَّ مَرَّتْ بِجَنْدَلٍ شَجَرَةٍ فَتَعَلَّقَتْ زَمَامَهَا

سے جو جانتو ہی اپنا اونٹ دیکھے جو کچھ ہو گیا ہو ایک خشک جنگل میں **عَنْ** النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْعِهِ تَرْجَمَهُ دُحَى جَوْنَدِ **بَابُ** فَمِنْكَ الْإِسْمَاءُ
 مَغْفِرَاتِ مَا نَحْنُ فِي فَضِيلَتِ **عَنْ** أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَالَ جَدِّكَ حَضْرَتُهُ الْوَفَاءُ
 كُنْتُ كَمَنْتُ عَنْكُمْ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْلَا أَنْكُمْ تَذُنُّونَ لَخَلَقَ اللَّهُ خَلْقًا يَذُنُّونَ يَغْفِرُ لَهُمْ تَرْجَمَهُ
 ابواب انصاری کی روایت ہے جب انکی وفات قریب آئی تو انہوں نے کہا میں نے ایک حدیث کو جو رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہنچے سنی تھی تم سے چھپا یا تھا مصلحت ہو کہ لوگ اس پر تکیہ نہ کریں اور گناہ سو
 بے ڈرنے ہو جاویں امین نے سنا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرمانے تھے اگر تم گناہ نہ کرو
 البتہ اللہ تعالیٰ ایسی مخلوق پیدا کرے جو گناہ کریں (پر بخشش مانگیں) اور اللہ تعالیٰ انکو بخشنے **عَنْ**
 أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَوْ
 أَنْكُمْ لَمْ تَكُنْ لَكُمْ ذُنُوبٌ لَغَفِرَ هَا اللَّهُ لَكُمْ لِحَاءَ اللَّهِ يَقُولُ لَهُمْ لَوْ كُنْتُمْ لَغَفِرَ هَا لَكُمْ
 تَرْجَمَهُ دُحَى جَوْنَدِ **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ لَمْ تَذُنُّوا لَذَهَبَ اللَّهُ لَكُمْ لِحَاءَ اللَّهِ يَقُولُ لَهُمْ لَوْ كُنْتُمْ لَغَفِرَ هَا
 فَيَغْفِرُ لَهُمْ تَرْجَمَهُ دُحَى جَوْنَدِ ابواب انصاری کی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس کی جس کے ہاتھ تیر
 میری جان ہے اگر تم گناہ نہ کرو البتہ اللہ تعالیٰ تم کو فنا کر دیے اور ایسے لوگوں کو پیدا کرے جو گناہ
 کریں پھر اس پر بخشش مانگیں اور اللہ تعالیٰ بخشنے انکو ربحان اللہ مالک کے سامنے مقصور کا اقرار کرنا اور
 معذرت کرنا اور توبہ کرنا اور معافی چاہنا کیسی عمدہ بات ہو اور مانگ کیسی پسند ہو کسی بزرگ نے کہا
 کہ وہ گناہ مبارک ہے جس کے بعد عذر ہو اور وہ عبادت مخسوس ہو جس کو غور پیدا ہو **بَابُ**
 فَضْلِ دَوَامِ الذِّكْرِ وَجَوَازِ تَرْكِ ذَلِكَ سَمِعْتُهُ ذَكَرَ كُنْ فِي فَضِيلَتِ اور اسکا ترک جائز ہو نہ
 بایں **عَنْ** حَنْظَلَةَ الْأَسَدِيِّ قَالَ وَكَانَ مِنْ كَثَرَةِ سُؤْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ لَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ كَيْفَ أَنْتَ يَا حَنْظَلَةُ قَالَ قُلْتُ نَافِقٌ حَنْظَلَةُ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَا
 تَقُولُ قَالَ قُلْتُ لَنْ كُونُ حِينَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذُنُّ كَرَامًا يَأْتِيهِ الْجَنَّةُ كَانَا
 رَأَى عَيْنِي بَلْ ذَا حَرْجًا مِنْ حَيْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَافَسَا الْكَافِرَ وَاجِرَ الْأَوْدَادِ

لَا عِبْتُ الْمَرْأَةَ قَالَ فَخَرَجْتُ فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ فَقَدْ كَرِهْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ وَأَنَا قَدْ فَعَلْتُ مِثْلَ مَا تَنْكَرُ فَلَقِينَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَأْفِقُ حَظْلَكَ فَقَالَ مَا فَعَلْتُكَ بِالْحَدِيثِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ قَرَأْنَا قَدْ فَعَلْتُكَ مِثْلَ مَا فَعَلْتُ فَقَالَ يَا حَظْلَكَ سَاعَةً وَسَاعَةً لَوْ كَانَتْ نَكُونُ قُلُوبُكُمْ كَمَا تَكُونُ عِنْدَكَ الذُّكْرُ لَصَافَحْتُمْ الْمَلَائِكَةَ حَتَّى تُسَلِّمَ عَلَيْكُمْ فِي الطَّرِيقِ ترجمہ حظلہ سہ رویت ہر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے آپ نے نصیحت کی اور دوزخ کا ذکر کیا پھر میں گھر میں آیا اور بچوں سے سنا اور نبی بی سے کہیلا پھر میں نکلا تو ابو بکر ملے میں نے ان سے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے بھی ایسا ہی کیا پھر ہم دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ حظلہ تو منافق ہو گیا آپ نے فرمایا کیا کہتا ہے میں نے سدا حال بیان کیا ابو بکر نے کہا میں نے بھی حظلہ کی طرح کیا آپ نے فرمایا اے حظلہ ایک ساعت یاد کی ہے اور ایک ساعت غفلت کی اگر تمہارے دل اسی طرح رہیں جیسے وعظ کے وقت تم سوہن تو فرشتے تم سے مصافحہ کریں یہاں تک راہوں میں ٹھکرا سلام کریں **عَنْ حَظْلَةَ التَّمِيمِيِّ الْأَسَدِيِّ الْكَلْبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ** قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرْنَا الْجَمْعَةَ وَالْمَاءَ فَذَكَرْنَا كَوَحْدَ نِيْهِمَا ترجمہ وہی جو ابو بکر گذرا **بَابُ سَعَةِ رَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى السُّلَى** کی رحمت غصہ سے زیادہ ہے **عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابِهِ قَهْوَعِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي** ترجمہ ابو ہریرہ سہ رویت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کو بنایا تو اپنی کتاب میں لکھا اور وہ کتاب اس کے پاس ہے عرش کے اوپر کہ میری رحمت غصت پر غالب ہوگی **فَاسْمُدِثْ** ترجمہ ابوجہیون کا مذہب باطل ہوتا ہے اور اہل سنت کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ عرش کے اوپر ہے اور یہ حدیث صحیح ہے **عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ سَبَقَتْ رَحْمَتِي غَضَبِي** ترجمہ ابو ہریرہ سہ رویت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میری رحمت میرے غصے سے آگے بڑھ گئی ہے (میں نے رحمت زیادہ ہے) **عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابِهِ عَلَى نَفْسِهِ قَهْوَعِنْدَهُ إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي** ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے مخلوقات

اوس کے بیٹوں نے ایسا ہی کیا اللہ تعالیٰ نے زمین سے فرمایا جو تو نے اوس کی خاک لی ہے وہ اکٹھا کر دے
 پھر وہ (پورا ہو کر) اکٹھا ہو گیا اللہ تعالیٰ نے اوس سے فرمایا تو نے ایسا کیوں کیا وہ بولا تیرے ڈر سے اے
 پروردگار پھر اللہ تعالیٰ نے اوس کو بخش دیا **عَنْ** ابی ہریرۃ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللہِ
 صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ مَخَلَّتْ اُمْرَاؤُہُ النَّارَ فِیْ ہِذِہٖ ذَکَیْمَتِہَا فَلَہِیْ اَطْعَمَہَا وَکَلَّہِیْ
 اَرْسَلَتْہَا کَاکُلُ مِنْ خَشَائِشِ الْاَرْضِ حَتّٰی مَاتَتْ قَالَ الْوُہْرُفُ ذٰلِکَ لِیَلَّا یَتَّکِلَ رَجُلٌ
 وَلَا یُکَلِّمَنَّ رَجُلٌ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت جہنم
 میں گئی ایک بل کے سبب جس کو اوس نے باندھ دیا تھا پھر نہ کہا نا دیا اوس کو نہ چھوڑا اوس کو کہ وہ زمین
 کے کپڑے کہاتی یہاں تک کہ مر گئی۔ زہری نے کہا ان دونوں حدیثوں سے یہ نکلتا ہے کہ انسان کو انہی
 نیک اعمال پر مغرور نہ ہونا چاہیے نہ برائیوں کی وجہ سے یا یوس ہونا چاہیے **عَنْ** ابی ہریرۃ رَضِیَ
 اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یَقُوْلُ اَسْرَفَ عَبْدٌ عَلٰی نَفْسِہٖ
 یُخَوِّدُنِیْ مَعْمِیْ اِلٰی قَوْلِہٖ تَغْفَرَ اللہُ لَہٗ وَلَکُمُ یَذْکُرُ حَدِیْثُ اُمْرَاۃٍ فِیْ قِصَّةِ الْغُرَّةِ وَ
 فِیْ حَدِیْثِ الزَّیْبِیْدِیِّ قَالَ فَقَالَ اللہُ لِکُلِّ شَیْءٍ اَخَذَ مِنْہُ شَیْئًا اَوْ مَا اَخَذَتْ مِنْہُ ترجمہ
 وہی جو گذرا اس روایت میں بل کا قصہ نہیں ہے اور یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرمایا ایک سے کہہ ما جو تو نے اوس کی کہہ
 کا حصہ لیا ہے وہ داخل کر **عَنْ** ابی سعید الخدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ یُحَدِّثُ عَنْ النَّبِیِّ
 صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَنَّ رَجُلًا فِیْ مَمْلُکَہٖ اَنْ تَبْکُوْا رَاۡسَہٗ اللہُ مَا کَانَ ذٰلِکَ اَقْتَالَ لِوَلَدِہٖ
 لَتَفْعَلَنَّ مَا اَمْرُکُمْ بِہٖ اَوَّلًا وَلَیْنِ مِیْرَانِیْ غَیْرُکُمْ اِذَا اَنَامْتُ فَاَحْرِقُوْنِیْ وَاکْتَنُ
 عَلَیْ اَنَہٗ قَالَ ثُمَّ اسْتَحْقَرْتُ نَاذِرُوْنِیْ فِی السَّیْرِ فَاَرٰی لَہٗ اَسْبَحَہُ عِندَ اللہِ خَیْرًا لِّکَانَ اللہُ یَقْدِرُ
 عَلَیْ اَنْ یُعَذِّبَ بَیِّیْ قَالَ فَاَخَذَ مِنْہُ حُرْمِیْنَا وَاقْتَعَمْنَا ذٰلِکَ بِہٖ وَرَبِّیْ فَقَالَ اللہُ مَا حَمَلَا
 عَلٰی مَا فَعَلْتُمْ فَقَالَ فَمَا فَعَلْتُ قَالَ کَمَا تَلَا فَاہُ غَیْرُہَا ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے وہ
 حدیث بیان کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تم سے پہلے ایک شخص تھا کہ جبکہ اللہ تعالیٰ نے
 مال اور اولاد دیا تھا اوس نے اپنی اولاد سے کہا تم وہ کام کرنا جو میں حکم دیتا ہوں ورنہ میں اپنے مال کا
 دارنٹ اور کسی کو کردون گا جب میں ہر جاؤں تو مجھ کو جلانا اور مجھے بہت یاد ہے کہ یہ بھی کہا ہے میرا
 اور ہوا میں اٹا دینا کیونکہ میں نے خدا کے پاس کوئی نیکی لگے نہیں سچیں اور جو اللہ تعالیٰ مجھ پر قدرت

پاویگا تو مجھ کو عذاب کب تک پہنچاؤں اس بات کا اقرار اپنی اولاد سے لیا انہوں نے ایسا ہی کیا حربہ ہ
 مر گیا قسم میری رب کی اسد تعالیٰ نے فرمایا تو نے ایسا کیوں کیا وہ بولا تیرے ڈر سے اسد تعالیٰ نے اُس
 کو اور کچھ عذاب نہ دیا **عَنْ** فَتَاةٍ ذَكَرَتْ وَلَجَمِيعًا سَمِعَتْهُ شَعْبَةً تَحْوَ حَدِيثَهُ وَفِي حَدِيثِ شَيْبَةَ
 وَابْنِ عَوَانَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ النَّاسِ رَحِمَهُ اللَّهُ مَالًا وَكَدًّا وَفِي حَدِيثِ الشَّيْخِ كَاتِبُهُ لَمْ يَكُنْ يَتَّبِعُ
 عِنْدَ اللَّهِ خَيْرًا أَفَالَ فَتَرَهَا فَتَاةٌ لَمْ يَكُنْ يَخْشَى اللَّهَ خَيْرًا وَفِي حَدِيثِ شَيْبَةَ أَنَّ وَلَدَهُ وَاللَّهُ مَا كَتَبَ اللَّهُ خَيْرًا وَفِي حَدِيثِ
 ابْنِ عَوَانَةَ مَا أَتَى رَأْيَ الْيَمِّ رَحِمَهُ قَدْرُهُ دُوسَرِي وَفِي حَدِيثِ ابْنِ عَوَانَةَ مَا كَتَبَ اللَّهُ خَيْرًا وَفِي حَدِيثِ
 دِيَاثَةَ أَوْ سَوَا سَدِّ تَعَالَى نَعْنِي أَوْ لَمْ يَكُنْ يَتَّبِعُ بَدَلُ لَمْ يَكُنْ يَتَّبِعُ يَعْصِي كَوْنِي نَكِيلِ نَبِيِّنَ جَمِيعِ كِيٍّ أَوْ مَا أَتَى
 أَوْ مَا أَتَى رَأْيَ أَوْ سَوَا سَدِّ تَعَالَى نَعْنِي أَوْ لَمْ يَكُنْ يَتَّبِعُ بَدَلُ لَمْ يَكُنْ يَتَّبِعُ يَعْصِي كَوْنِي نَكِيلِ نَبِيِّنَ جَمِيعِ كِيٍّ أَوْ مَا أَتَى
 تَكْوَرَّتِ الدُّنْيَا وَالتَّوْبَةُ بَارِبَارُ كُنْ هَكَذَا أَوْ بَارِبَارُ تَوْبَةُ تَوْبَةٍ قَبُولِ مَرْكِي **عَنْ** الْبُحْثِ كَرِيَّةٍ
 مَرْغَبِ اللَّهِ تَعَالَى عَنْهُ عَمَّنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَخْلُجُ عَنْ رُبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ
 أَذْنَبَ عَبْدُكَ ذَنْبًا قَالَ اللَّهُ أَغْفِرُ لِي ذَنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَفَنَبَّ عَبْدُكَ ذَنْبًا عَلَيْهِ أَدَا
 لَهُ ذَنْبًا أَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ ذَنْبًا فَقَالَ أَيُّ رُبِّ أَغْفِرُ لِي ذَنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى
 عَبْدُكَ أَذْنَبَ ذَنْبًا فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ ذَنْبًا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ ذَنْبًا فَقَالَ أَيُّ رُبِّ أَغْفِرُ لِي ذَنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى
 أَذْنَبَ عَبْدُكَ ذَنْبًا فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ ذَنْبًا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ ذَنْبًا فَقَالَ أَيُّ رُبِّ أَغْفِرُ لِي ذَنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى
 النَّبِيُّ أَوْ النَّبِيُّ أَعْمَلُ مَا شِئْتُ فَقَدْ غَفَرَ لَكَ قَالَ عَبْدُكَ أَعْلَى أَدْرَى أَقَالَ فِي
 بَارِبَارُ كُنْ هَكَذَا أَوْ بَارِبَارُ تَوْبَةُ تَوْبَةٍ قَبُولِ مَرْكِي **عَنْ** الْبُحْثِ كَرِيَّةٍ
 مَرْغَبِ اللَّهِ تَعَالَى عَنْهُ عَمَّنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَخْلُجُ عَنْ رُبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ
 أَذْنَبَ عَبْدُكَ ذَنْبًا قَالَ اللَّهُ أَغْفِرُ لِي ذَنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَفَنَبَّ عَبْدُكَ ذَنْبًا عَلَيْهِ أَدَا
 لَهُ ذَنْبًا أَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ ذَنْبًا فَقَالَ أَيُّ رُبِّ أَغْفِرُ لِي ذَنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى
 عَبْدُكَ أَذْنَبَ ذَنْبًا فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ ذَنْبًا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ ذَنْبًا فَقَالَ أَيُّ رُبِّ أَغْفِرُ لِي ذَنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى
 أَذْنَبَ عَبْدُكَ ذَنْبًا فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ ذَنْبًا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ ذَنْبًا فَقَالَ أَيُّ رُبِّ أَغْفِرُ لِي ذَنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

سے اللہ تعالیٰ نے اپنی خود تعریف کی اور کوئی خدا سے زیادہ غیرت مند نہیں ہے اسوجہ سے اس نے
 بدکاریوں کو حرام کیا جیسی ہوں یا کبھی **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
لَا أَحَدٌ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ وَلِذَاكَ حَرَّمَ الْقَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا أَحَدٌ أَحَبُّ
إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** ابی ذر ثقیف یقول سمعتُ عبدَ اللہ
 ابن مسعود یقول قال قلتُ لہ اَنتَ سمعتَہ من عبدِ اللہ قال نعم ورفعہ اَنَّهُ قَالَ
 لَا أَحَدٌ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ وَلِذَاكَ حَرَّمَ الْقَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا أَحَدٌ أَحَبُّ
 إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللَّهِ وَلِذَاكَ مَدَحَ نَفْسَهُ ترجمہ وہی جو گذرا **عَنْ** عبد اللہ بن مسعود
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
 مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ وَلَيْسَ أَحَدٌ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ حَرَّمَ الْقَوَاحِشَ وَ
 لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْعُذْرُ مِنَ اللَّهِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ أَنْزَلَ الْكِتَابَ وَأَرْسَلَ الرُّسُلَ ترجمہ وہی جو
 اوپر گذرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ اس سے زیادہ کسی کو عذر کرنا پسند نہیں ہے دیکھئے اس کو یہ بہت پسند
 ہے کہ گناہ کا رند سے اس کے سامنے عذر کریں اپنے گناہ کی معافی جائیں اس واسطے اس نے
 کتاب اور قاری اور پیغمبروں کو بھیجا اور توبہ کی تعلیم کی **عَنْ** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ
 عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَغَارُ وَإِنَّ الْمُؤْمِنَ يَغَارُ وَغِيْرَةُ
 اللَّهِ أَنْ يَحِلَّ فِي الْمُؤْمِنِ مَا حَرَّمَ عَلَيْهِ قَالَ يَحِلُّ وَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ عُمَرَةَ بِنَ السُّدَيْسِ
 حَدَّثَتْ أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا حَدَّثَتْ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْسَ شَيْءٌ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
 سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ غیرت کرتا ہے اور مومن بھی غیرت کرتا ہے
 اور اللہ کو اس میں غیرت آتی ہے کہ مومن وہ کام کرے جس کو اللہ تعالیٰ ہیبر حرام کیا۔ اسماء بنت
 ابی بکر سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرمایا کوئی شے اللہ تعالیٰ سے
 زیادہ غیرت مند نہیں (بخاری کی روایت میں شخص ہے احمد بن حنبل سے معلوم ہوا کہ شے اور شخص کا اطلاق
 ہر دو کا پر درست ہے **عَنْ** ابی ہریرۃ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبِيلِ رِوَايَةٍ
 كَثِيرَةٍ حَدِيثُ ابْنِ مُكْرَمَةَ جَاهِلِيَّةٌ وَنَحْوُهَا كَثِيرٌ حَدِيثُ اسْمَاءَ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے

ہی روایت ہو جس پر اوپر گزری اس میں اسما کی حدیث کا ذکر نہیں ہے **عَنْ** اسْمَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا تَغْتَابُ الْغَائِبَ مِنْكُمْ عَنْ وَجْهِكَ تَرْجُمَهُ اسما ہے روایت ہو رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور تعالیٰ سے زیادہ کوئی چیز غیرت مند نہیں ہے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْمُؤْمِنِ يَغَارُ لِلْمُؤْمِنِ وَاللَّهُ أَشَدُّ غَارًا تَرْجُمَهُ ابوہریرہ
 سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مؤمن غیرت کرتا ہے من کے لیے اور اللہ تعالیٰ کو
 سب سے زیادہ غیرت ہو **عَنْ** الْمَلِكِ بْنِ أَبِي دَاوُدَ الْإِسْطَخْرِيِّ تَرْجُمَهُ وہی جو اوپر گزرا **بَابُ**
قَوْلِهِ تَعَالَى إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبُنَ الشَّرَّاتِ نیکوین سو برائیوں کا بیان **عَنْ**
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَلِكُمْ لَكُمْ أَجْرُ الصَّلَاةِ طَرَفُ الْتَهَارَةِ لَكُمْ مِمَّنْ
 الْيَكِلُ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبُنَ الشَّرَّاتِ ذَلِكَ ذَكَرَ الْأَكْبَرِيُّ قَالَ قَالَ الرَّجُلُ إِلَى
 هَذِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ أُمَّتِي تَرْجُمَهُ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہو ایک شخص
 نے ایک عورت کا بوسہ لے لیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے بیان کیا تب یہ آیت اتری
 اَوْفُوا بِهِنَّ طَرَفُ الْتَهَارَةِ خَيْرٌ لَكُمْ بِعَيْنِي فَأَمَّا كَرَامَةُ كُودُنَ كَيْ دُونَ طَرَفِ الْوَرَاتِ كَيْ سَاعَتِ مِ
 بَيْتِكَ نِيكَانَ دُونَ كَرَامَتِي مِ بَرَّائِيُونَ كَرَامَتِي بَيْتِكَ قَبُولِ كَرَامَتِي دُونَ كَرَامَتِي لِيَكِ شَخْصٌ
 بُولَا يَا رَسُولَ اللَّهِ بِهَذَا اِسْمِي فَفَرَمَا يَا نَبِيَّ جَوْ كَرَامَتِي مِ بَرَّائِيُونَ كَرَامَتِي مِ بَرَّائِيُونَ كَرَامَتِي
 نِيكَانَ كَرَامَتِي مِ بَرَّائِيُونَ كَرَامَتِي مِ بَرَّائِيُونَ كَرَامَتِي مِ بَرَّائِيُونَ كَرَامَتِي مِ بَرَّائِيُونَ كَرَامَتِي
 اِسْمُ الْكَبِيرِ كَرَامَتِي مِ بَرَّائِيُونَ كَرَامَتِي مِ بَرَّائِيُونَ كَرَامَتِي مِ بَرَّائِيُونَ كَرَامَتِي مِ بَرَّائِيُونَ
 وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَنَّهُ أَصَابَ مِنْ امْرَأَةٍ امَّا فَبَلَكَ اَوْ مَسَّ يَدِ اَوْ فَنِيكَ كَا كَا يَكْتَلُ عَنْ
 كَا فَا رِيحًا قَالَ فَكَذَّلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ ذَكَرَ بِمَثَلِ حَدِيثِ بَزِيدٍ تَرْجُمَهُ وہی اس میں
 ہے کہ اوس شخص نے اوس عورت کا بوسہ لیا تھا یا نہ تہہ سے مس کیا تھا یا کچھ اور کیا تھا اور اس نے اسکا
 کفارہ پوچھا تب یہ آیت اتری **عَنْ** سُلَيْمَانَ التَّحْمِيذِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ أَصَابَ رَجُلٌ مَرْ
 امْرَأَةً شَيْئًا دُونَ الْفَاحِشَةِ فَكَانَ عَمْرُو بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَعَظَّمَهُ عَلَيْهِ خَمْرُ
 الْإِبْرَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَعَظَّمَهُ عَلَيْهِ خَمْرُ الْإِبْرَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَكَانَ مِثْلَ حَدِيثِ

یَزِيدُ وَالْمُعْتَمِرِ تَرْجَمَهُ سِلْيَانُ نَحْيِي سِرْدَابُتِ هُوَ هِيَ جَوَازِي اس مین یہ کہ ایک شخص ایک عورت کے
 ترجمہ ہوا سب ابون کا سوا نام کے وہ حضرت عمر باس آیا انکو یہ کام بہت بڑا معلوم ہوا پھر ابوبکر باس آیا
 ان کو بھی بڑا معلوم ہوا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باس آیا پھر بیان کیا ویسا ہی جیسو اور پر گذرا۔
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عَالِجَتُ امْرَأَةٍ فِي الْقُبْرِ الْمَدِينَةِ وَإِنِّي أَصَبْتُ مِنْهَا مَا دُونَ أَنْ أَسْهَى
فَكَانَ هَذَا فَاخْضِرْ فِي مَا شِئْتَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ لَقَدْ سَتَرَكَ اللَّهُ لَوْ سَتَرْتَ نَفْسَكَ قَالَ
فَلَمْ يَرُدَّ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَقَامَ الرَّجُلُ فَاخْضَرَ فَاتَّبَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا دَعَا وَتَلَا عَلَيْهِ هَذِهِ الْآيَةَ أَوْحَى الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّعَامِ وَدَوْلَا مَيْنَ
الْبَيْتِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ الشَّيْئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرُ الَّذِينَ كَرِهُوا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ يَا نَبِيَّ
اللَّهُ هَذَا كَخَاصَّةٌ قَالَ بَلَى لِلنَّاسِ كَافَّةً ترجمہ عبد اللہ بن مسعود روایت ہوا ایک شخص رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے ایک عورت کو مرہ اٹھا یا مدینہ کے کنارے
 اور میں نے سب باتیں کہیں سوا جماع کے اب میں حاضر ہوں جو چاہئے میرے باب میں حکم دیجیے حضرت عمر نے
 کہا اللہ نے تیرا کونہ ڈھانپا تو بھی اگر ڈھانپتا تو بہتر ہوتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ جواب نہ دیا تب
 وہ شخص کھڑا ہوا اور چلا اپنے اوس کے پیچھے ایک شخص کو بھیجا اور بلایا اور یہ آیت پڑھی اقم الصلوة
 طَرَفِي النَّعَامِ وَدَوْلَا مَيْنَ الْبَيْتِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ الشَّيْئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرُ الَّذِينَ كَرِهُوا۔ ایک شخص بولا
 یا رسول اللہ کیا حکم خاص اُس کے لیے ہے آپ نے فرمایا نہیں سب لوگوں کے لیے ہے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ**
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي الْأَحْوَصِ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ فَقَالَ مُعَاذُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا لِحَدَا خَاصَّةٍ أَوْ لِنَا عَامَّةٍ قَالَ بَلَى لَكُمْ عَامَّةً ترجمہ وہی جو گذرا
 اس میں یہ ہے کہ معاذ نے عرض کیا یا رسول اللہ حکم خاص آپ کے لیے ہے یا ہمارے سب کے واسطے ہے
 آپ نے فرمایا نہیں سب کے لیے ہے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمَهُ عَلَيَّ قَالَ وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّ
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا آيَةَ الصَّلَاةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا
فَلَمْ يَرُدَّ فِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَ هَلْ حَضَرَتْ مَعَنَا الصَّلَاةُ قَالَ نَعَمْ قَالَ قَدْ عُفِيَ لَكَ ترجمہ

انس بودایت ہر ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے حد کا کام
 کیا تو مجھ پر حد قائم کیجیے اور نماز کا وقت آیا تھا ہر اور نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
 جب نماز پڑھ چکا تو عرض کیا یا رسول اللہ میں نے حد کا کام کیا اللہ تعالیٰ کی کتاب کے موافق مجھے حد لگا
 آپ فرمایا تو نماز میں ہمارے ساتھ تہادہ بولامان آپ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر حد لگا کر فرمایا
 اِنَّ اِمَامَةً قَالَتْ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَنَحْنُ مُقَوِّدُونَ مَعَهُ اِذْ حَاكَا
 نَجْلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اِنَّ اَصْبَتُكَ حَدًّا فَاَقِمْتُهُ عَلَيْكَ فَكُنْتُ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَعَادَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اِنَّ اَصْبَتُكَ حَدًّا فَاَقِمْتُهُ فَكُنْتُ عَنْهُ
 وَقَالَ ثَالِثَةٌ وَاَقِمْتُمُ الصَّلَاةَ كُلَّهَا اَنْصَرَفَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو اِمَامَةٍ
 فَاَتَتِجَ الرَّجُلُ رَسُولَ اللَّهِ حِينَ اَنْصَرَفَ وَاتَّبَعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْظُرْ
 مَا يَرُدُّ عَلَيْكَ الرَّجُلُ فَلَاحِ الرَّجُلُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اِنَّ
 اَصْبَتُكَ حَدًّا فَاَقِمْتُهُ عَلَيْكَ فَقَالَ أَبُو اِمَامَةٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَأَيْتَ
 حِينَ خَرَجْتَ مِنْ بَيْتِكَ اَلَيْسَ قَدْ تَوَضَّأْتَ تَحَسَّنْتَ الْوُضُوءَ قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ
 ثُمَّ شَهِدْتَ الصَّلَاةَ مَعَنَا قَالَ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ اِنَّ اللَّهَ قَدْ عَفَرَ لَكَ حَدَّكَ اَوْ قَالَ ذَنْبَكَ ترجمہ ہوا امامہ بودایت ہر رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم مسجد میں تھے اور ہم لوگ بھی بیٹھے تھے آپ کے ساتھ اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا
 یا رسول اللہ مجھ پر حد کا کام ہوا ہے تو حد لگائیے مجھ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر چپ ہو رہے
 اور نے پھر کہا یا رسول اللہ میں نے حد کا کام کیا تو حد لگائیے مجھ پر آپ چپ ہو رہے اور سو تفسیری بار
 بھی ایسا ہی کہا اتنے میں نماز کھڑی ہوئی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو وہ شخص رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چلا جب آپ فارغ ہوئے اور
 میں ہی آپ کے پیچھے چلا یہ دیکھنے کو کہ آپ کیا جواب دیتے ہیں اس شخص کو پھر وہ
 شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے حد کا کام کیا تو مجھ کو حد لگا کر
 ابو امامہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو وقت تو اپنے گھر سے نکلا تھا تو نے اچھی طرح
 سے وضو نہیں کیا یہ بولا کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا پھر تو نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی

وہ بولا ہاں یا رسول اللہ آپ فرمایا تو ہم بخشد یا تیری حد کو یا تیرے گناہ کو **بَابُ قُبُولِ تَوْبَةٍ**
الْقَاتِلِ خُونِ كَرْنِ والے کی توبہ قبول ہوگی **عَنْ** ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہما **أَنَّ**
رَبِّيَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ فِي مِمْكَانٍ تَبَنُّكُمْ رَجُلٌ قَتَلَ سِتْعَةَ ذُرِّيَعَيْنِ
نَفْسًا فَسُئِلَ عَنْ أَهْلِ الْأَرْضِ قَدْ لَعَنَ أَهْلُهَا فَكَانُوا قَتَلُوا سِتْعَةَ ذُرِّيَعَيْنِ
نَفْسًا فَقَالَ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ لَا تَقْتُلُهُ زَكَّيْلُ بِهِ مِائَتَةُ شُرْطَلٍ عَنْ أَهْلِ الْأَرْضِ
قَدْ لَعَنَ عَلَى رَجُلٍ عَالِمٍ فَقَالَ إِنَّهُ قَتَلَ مِائَةَ نَفْسٍ فَقَالَ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ نَعَمْ وَمَنْ يَجْعَلُ بَيْنَهُ
وَبَيْنَ التَّوْبَةِ انْطَلِقْ إِلَى الْأَرْضِ كَذَا وَكَذَا فَإِنَّ بِهَا أَنْسًا يَعْبُدُونَ اللَّهَ عَالِي قَاعٍ
اللَّهُ تَعَالَى مَعَهُمْ وَلَا تَرْجِعْ إِلَى الْأَرْضِ فَإِنَّهَا أَرْضٌ سُوءٌ فَانْطَلِقْ حَتَّى إِذَا انْصَفَ الطَّرِيقَ
أَتَاهُ الْمَوْتُ فَانْخَضَ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ جَاءَ
نَايِبًا مَقْبِلًا يَقْلِبُكَ إِلَى اللَّهِ وَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ إِنَّهُ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ فَأَنَاهُمُ مَلَكٌ
فِي صُورَةِ آدَمَ يَجْعَلُهُمْ يَكْنُزُهُمْ فَقَالَ قِيلُوا مَا بَيْنَ الْأَرْضَيْنِ قَالَ أَيْتِيهَا كَانَ آدَمُ نَهْوًا لَهَا
فَقَالُوا فَوَجَدُوهُ آدَمُ إِلَى الْأَرْضِ أَيْتِي أَرَادَ تَقْبِضَتُهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ قَالَ تَنَادَوْا فَقَالَ
الْحَسَنُ ذِكْرُنَا إِنَّهُ لَمَّا أَتَاهُ الْمَوْتُ نَامَ بِصَدْرِهِ **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے ایک شخص تھا جس نے تانے سے خون کیسے تھے اوس نے دریافت کیا کہ
زمین کے لوگوں میں سب سے زیادہ عالم کون ہے لوگوں نے ایک اسب کو بتایا (اسب بھاری کے پادری)
وہ بولا میں نے تانے سے خون کیسے ہیں میری توبہ قبول ہوگی یا نہیں اسب نے کہا تیری توبہ قبول نہ ہوگی اور
اوس اسب کو بھی مار ڈالا اور تانے سے خون پورے کر لیے پھر اوس نے لوگوں سے پوچھا سب سے زیادہ زمین میں کون
عالم ہے لوگوں نے ایک اسب کو بتایا وہ اوس کے پاس گیا اور بولا میں نے سو خون کیسے ہیں میری توبہ قبول
ہے یا نہیں وہ بولا ہاں ہو سکتی ہے اور توبہ کرنے سے کون سی چیز مانع ہے تو فلا نے ملک میں جاوے
کچھ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں تو یہی جا کر اون کے ساتھ عبادت کر اور اپنے ملک میں
جاوے برائے پیر وہ چلا اوس ملک کو جب آدمی دور پہنچا تو اوس کو موت آئی اب عذاب کے فرشتوں اور
رحمت کے فرشتوں میں جھگڑا ہوا رحمت کے فرشتوں نے کہا یہ توبہ کر کے اللہ کی طرف متوجہ ہو کر آ رہا ہوتا
عذاب کے فرشتوں نے کہا اس نے کوئی نیکی نہیں کی آخر ایک فرشتہ آدمی کی صورت بن کر آیا اور انہیں

اوسکو مقرر کیا یہ جگہ فیصلہ کرنے کے لیے اوس نے کہا دونوں ملکوں تک باپ اور جس ملک سے قریب ہو وہ ہیز
 کا ہے باپا تو وہ اُس ملک سے قریب پہنچان کا ارادہ رکھتا تھا آخر رحمت کر فرشتے اوسکو لے گئے۔ قتادہ
 نے کہا جس نے کہا ہم سے بیان کیا لوگوں نے کہ جب ہمرنے لگا تو اپنے سینہ کے بل بڑھتا کہ اوس ملک
 سے نزدیک ہو جاوے **ف** نووی نے کہا یہ مذہب ہوا اہل علم کا اور ہنس پر اجماع ہے کہ عمرؓ خون
 کرنے والے کی توبہ مقبول ہے اور اس میں کسی غلطی نہیں کیا سو حضرت ابن عباسؓ کے اور بعض سلف
 سے جو منقول ہو کہ توبہ قبول نہ ہوگی تو یہ زجر ہے تاکہ لوگ خون سے باز رہیں اور قرآن میں جو آیا ہے فرما
 جہنم خالدا فیہا اُس توبہ کا بطلان نہیں نکلتا کیونکہ آیت کا مضمون یہ ہے کہ قتل عمد کی یہ سزا ہے اب
 جا ہے وہ سزا اللہ تعالیٰ دیوے جا ہے معاف کر دیوے البتہ اگر قتل کو حلال جانتا ہو تو وہ کافر ہے ہمیشہ
 جہنم میں رہے گا بالاجماع اور بعضوں نے کہا ہمیشہ رہنے سے آیت میں دیر تک رہنا مراد ہے اور یہ
 تاویل ضعیف ہے۔ احمدیث سے یہ نکلا کہ تائب کو وہ ملک جو دنیا مستحب ہے جہان گناہ کی عادت ہو گئی ہو
 اور اہل خیر اور صلاح کی صحبت عمدہ چیز ہے اتھے مختصر **عمر** اِنِّیْ سَعِیْدٌ الْخَلِیْفَہُ رَضِیَ اللہُ
 تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَحْلًا قَتَلَ سَبْعَہٗ وَکَسِیْعَیْنِ نَفْسًا فَجَعَلَ لَیْسًا
 هَلْ لَہٗ مِنْ تَوْبَہٍ فَکَانَ رَاہِبًا فَسَدَّہُ فَقَالَ لَکِیْسٌ لَّکِ تَوْبَہٌ فَقَتَلَ الرَّاهِبَ ثُمَّ جَعَلَ لَیْسًا
 ثُمَّ خَرَجَ مِنْ تَرِیِّہِ اِلٰی تَرِیِّہِ فَبَقِیَ الظُّرَیْنِ اَدْرَکَہُ
 الْمَوْتُ تَنَاوَصَدَرَا ثُمَّ مَاتَ فَاتَّخَذَتْ فِیْہِ مَلٰئِکَۃُ الرَّحْمٰنِ مَلٰئِکَۃُ الْعَذَابِ
 فَعَانَ اِلٰی الْقَبْرِ الصَّالِحَ اَقْرَبُ بِشَہْرِ فَجَعَلَ مِنْ اَهْلِہَا تَرْجَمَہُ اَبُو سَعِیْدٍ مُّذَرِّیٌّ وَرَدَّہٗ
 بِسَیْلِہِ اَصْلِہِ عَلَیْہِ سَلَمٌ فَرَمٰی اِلَیْہِ شَحْصٌ نَّانُوۃٌ اَوْ سِوْنٌ کَرَارٌ اَبُو بَہْرَہُ جَعَلَ لَکَا مِیْرَی تَوْبَہٌ صَحِیْحٌ
 ہوسکتی ہے آخر ایک اہل پاس آیا اوس کو جہادہ بولتا میری توبہ صحیح نہیں اوس نے رہب کو بھی
 رد الا بہر لگا پوچھنے اور ایک گاؤں سے دو سرگاؤں کی طرٹ چلا جہان نیک لوگ رہتے تھے رہتے
 ن اوسکو موت آئی تو اپنا سینہ آگے بڑھایا اور مر گیا پھر جگڑا کہا اُس میں حرکت فرشتوں کا اور عذاب
 فرشتوں نے لیکن وہ اچھے گاؤں کی طرٹ نہ نکلا تو اونہی لوگوں میں کیا گیا **عمر**
 اَدَّوۃً یُّطَلِّکَ الْاَسْنَادُ یُحَدِّثُہُ مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ وَذَا دِیْنِہُ کَا دِحٰی اللہُ اِلٰی ہٰذَا لَیْسَ اَنْ یُّبَاۡعِدَ
 لَہٗ ذٰلِکَ اَنْ تَقْرَی

بھیجا کہ دور ہو جا اور عبادت کی زمین کو حکم ہو کہ تو قریب ہو جا **ف** احدیث کی کئی عمدہ مثال سے ثابت ہوئے ایک کہ گناہ کبیرہ سے توبہ کرنا مقبول ہو دوسرے یہ کہ جہان گناہ کیا ہو وہاں ہر گناہ کی توبہ کرنا مستحب ہے تاکہ بدیادوں کی صحبت بہرہ اور سکون دلاوے نیز یہ کہ فرشتوں کو علم غیب نہیں اگر انکو علم غیب ہوتا تو عذاب کے فرشتے بخت نہ کرتے چوتھے یہ کہ مدعی اور مدعی علیہ کو بیعت کرنا درست ہے باوجودین پر کہ رحمت الہی کی کوئی حد نہیں اور ہر ایک نے خالص دل سے توبہ کی اور دوسری اسے رحمت اور مغفرت جو شہین آیا **تحفۃ الاخیار** **باب** **ف** **قَدْ آمَدَ الْمُسْلِمِينَ بِالْكَافِرِينَ** مسلمانوں کا فدیہ کا فرہنگ ہے۔

ع **ابْنُ مَوْسَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَمَةِ دَفَعَ اللَّهُ إِلَيْكَ مِيزَانًا مِيزَانًا أَوْ كَيْفَ يُؤَدِّيَا أَوْ كَيْفَ يُؤَدِّيَا هَذَا كَيْفَ كَيْفَ مِيزَانًا** ترجمہ ابو موسیٰ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ ہر ایک مسلمان کو ایک یہودی یا نصرانی دے گا اور فرماوے گا یہ تیرا چمکا رہا ہے جہنم سے **ع** **قَادَةُ ابْنُ عَوْنٍ وَسَعِيدُ بْنُ ابْنِ بَرْدَةَ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي بَرْدَةَ جَدِّ ابْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمُوتُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ إِلَّا أَدْخَلَ اللَّهُ مَكَانَهُ الشَّامِ يُصَوِّرُهُ أَوْ كَيْفَ يُؤَدِّيَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَفْتُ لَكَ قَالَ فَلَمْ يَمُوتْ شَيْءٌ سَعِيدُ ابْنُ عَمْرِو بْنِ بَرْدَةَ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي بَرْدَةَ جَدِّ ابْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَفْتُ لَكَ قَالَ فَلَمْ يَمُوتْ شَيْءٌ سَعِيدُ ابْنُ عَمْرِو بْنِ بَرْدَةَ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي بَرْدَةَ جَدِّ ابْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَفْتُ لَكَ قَالَ فَلَمْ يَمُوتْ شَيْءٌ** ابی بردہ اس وقت موجود تھے جب ابی بردہ نے عمر بن عبد العزیز سے حدیث بیان کی اپنے باپ (ابو موسیٰ) اشعری رضی اللہ عنہ سے سن کر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان نہیں مرے گا مگر اللہ تعالیٰ اس کو بجگاہ پر ایک یہودی یا نصرانی کو جہنم میں داخل کرے گا۔ عمر بن عبد العزیز نے ابی بردہ کو قسم دلائی تین بار اس سے کہ جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے کہ تمہارے باپ نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی انہوں نے قسم کھائی۔ سعید نے یہ نہیں کہا کہ عمر بن عبد العزیز نے ابی بردہ کو قسم دی نہ عون کی بات کا انکار کیا (عمر بن عبد العزیز نے ابی بردہ کو قسم دی نہ یہ اطمینان کے لیے کیونکہ اس حدیث میں بشارت عظیمہ ہے مومنوں کے لیے شافعی نے کہا کہ اس حدیث سے مسلمانوں کو بڑی امید ہے **ع** **ابْنُ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَنْ**

قَالَ عَوْنُ بَنِي عَصْبَةَ **ترجمہ** وہی جاو پر گزرا **عن** ابی بردہ عن ابي عبد الله عی صلی اللہ علیہ وسلم
 یوم القیامۃ ناس من المسلمین یدنوبون امثال الجبال فیعقرھا
 اللہ یعقر ویضعھا علی الیھود والنصارى فیما احسب انا قال ابو ریح لا ادری من الشک
 قال ابو بردہ فحدثتہ یہ عمر بن عبد العزیز فقال انہ قال حدیثک ہذا عن رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم قلت نعم **ترجمہ** ابو بردہ سے روایت ہو اوہوں نے سنا اپنے باپ (ابو موسیٰ شمری
 رضی اللہ عنہ) سے اوہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ فرمایا قیامت کے دن مسلمانوں میں سے
 کچھ لوگ پہاڑوں کے برابر گناہ لیکر آئیں گے اللہ تعالیٰ ان کو بخش دے گا اور ان گناہوں کو بیود اور نصار
 پر ڈال دے گا **ف** یعنی اون گناہوں کی مثل جو بیود اور نصاریٰ گناہ کیے ہوں گے وہ معاف
 نہ ہوں گے اور انکی وجہ جہنم میں جاوینگے اور یہ تاویل ضرور ہوگی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ولا تزر
 وازرۃ ووزر اخرے اور یہ جو فرمایا کہ کافر چنگار ہوگا مسلمان کا اسکا مطلب ہے کہ حبیب مسلمانیت
 میں جاوے گا تو ایک کافر جہنم میں جاوے گا تاکہ جہنم بھر جاوے اور اس کے لوگوں کی تعد اوپوری
 ہو یہ مختصر ہے امام نووی کی کلام کا اور ظاہر حدیث یہ ہو کہ کافر مسلمانوں کے فدیہ بنیں گے اور اللہ
 تعالیٰ مسلمانوں کو بخش دے گا اور ان کو جہنم میں ڈالے گا اور یہ آیت کے خلاف نہیں ہے کہ کفر
 تو اپنے اعمال کی وجہ سے جہنم میں چلے جاتے اب اوپر اور بوجہ اوٹاں و حقیقت بوجہ انہیں ہے موجب
 مثل مشہور کے۔ چون اب از سر گذشتہ جو بقدر نیزہ وجہ بکدست **عن** صفوان بن محرز
 قال قال رجل لابن عمر رضى الله تعالى عنه كيف سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
 وسلم يقول في النجوى قال سمعته يقول يدنن المؤمن يوم القيامة من رب حتى يضع
 عليه كفيه فيقره یدنوبہ کیفقرہ هل تعرف فیقول رب اعرف قال وانی قد سئلت
 عليك في الدنيا وانی اغفرها لك اليوم فيعطى حقيقه حسناته واما الكفار والمنافقون
 فينادى بهم على رؤس الخلائق هؤلاء الذين كذبوا على الله **ترجمہ** صفوان بن
 محرز سے روایت ہو ایک شخص نے عبد اللہ بن عمر سے کہا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا سنا
 ہے سرگوشی کے باب میں (سنے خدا سے) جو قیامت کے دن اپنے بند سے سرگوشی کرے گا (انہوں
 نے کہا میں نے آپؐ سنا آپ فرماتے تھے مومن قیامت کے دن اپنے مالک کے پاس لایا جاوے گا تم

کہ مالک اپنا پردہ اوس پر کھدیگا اور اسے اقرار کرا دیا اسکے گنہوں کا اور کہیگا تو پہچانتا ہے اپنے
گنہوں کو وہ کہیگا اسے رب میں پہچانتا ہوں پروردگار فرما دیا تو میں نے چہا دیا ان گنہوں کو تجھ پر دنیا
میں اور اب میں بخش دیتا ہوں انکو آج کے دن تیرے لیے پردہ نکیرین کی کتاب دیا جاوے گا اور کافر اور
منافقوں کے لیے تو مخلوقات کو سامنے منادی ہوگی کہ یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے جھوٹ بولا اسے تعالیٰ

بَابُ حَدِيثِ تَوْبَةِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَصَاحِبِيهِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَوْ رُوِيَ عَنْهُ
بَابُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزْدَةَ تَبُوكَ وَهَوَيْرِيَّةَ
الرُّومَ وَصَالِيَةَ الْعَرَبِ بِالشَّامِ قَالَ ابْنُ شَيْبَةَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْوَكِيلِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ
أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِي عَجِينٍ عَمِي قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ
يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَزْدَةَ تَبُوكَ قَالَ كَعْبُ
ابْنِ مَالِكٍ لَمْ أَتَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَزْدَةَ غَرَاهَا قَطُّ إِلَّا فِي عَزْدَةَ تَبُوكَ
غَيْرَ أَنِّي قَدْ تَخَلَّفْتُ فِي عَزْدَةَ بَدْرٍ لَمْ يُعَاتِبْ أَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْهُ إِلَّا مَخْرَجَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ يُرِيدُونَ غَيْرَ قُرَيْشٍ حَتَّى جَمَعَ اللَّهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلَى غَيْرِ مِيعَةٍ
وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حِينَ نَوَّاتُنَا عَلَى الْإِسْلَامِ
وَمَا أَحْبَبُّ إِلَيَّ بِهَا مَسْجِدَ بَدْرٍ وَارْكُوكَ أَنْتَ بَدْرُكَ فِي النَّاسِ مِنْهَا وَكَانَ مِنْ تَحْتِهَا
حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَزْدَةَ تَبُوكَ أَرَى لَمْ أَكُنْ قَطُّ أَدْوَى
وَلَا أَكْسَرَ مِنِّي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْهُ فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ وَاللَّهُ مَا جَمَعَتْ بَيْنَهُمَا رَاحِلَتَيْنِ قَطُّ حَتَّى
جَمَعَهُمَا فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ فَفَرَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرْبٍ شَدِيدٍ وَاسْتَقْبَلَ
سَفَرًا بَعِيدًا وَمَقَامًا وَاسْتَقْبَلَ عَدُوًّا كَثِيرًا أَجْعَلَ الْمُسْلِمِينَ أَمْرَهُمْ لَيْتًا كَسَبُوا أَهْبَةً
غَرِبَهُمْ فَأَخْبَرَهُمْ بِجَهَنَّمَ الَّذِي يُرِيدُ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَثِيرٌ أَوْ لَا يَجْمَعُهُمْ تَبَاتٍ حَافِظٌ يُرِيدُ بَدْلَكَ الدِّيُونَ قَالَ كَعْبٌ قَتَلَ رَجُلٌ يُرِيدُ الرَّقِيبَ
الْأَيْطَانُ أَنَّ ذَلِكَ سَيُخْفِي لَهُ مَا لَهُ يَزِلُ فِيهِ دُحَى مِنْ أَهْلِ عَمْرٍ وَجَلَّ وَغَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْغَزْوَةَ حِينَ طَابَتِ الثَّمَارُ وَالْإِلْدَلُ قَانَا إِلَيْهَا أَصْعَرُ تَجَمُّعَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ وَطَفِقْتُ أَغْدُوا بَيْنَ أَتَجَمُّعُ مَعَهُمْ فَأَرْجِعُهُمْ وَلَمْ أَقْصِ شَيْئًا

وَأَقُولُ فِي نَفْسِي أَنَا قَادِرٌ عَلَى ذَلِكَ إِذَا أَرَدْتُ فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ يَتِمَّادِي فِي حَقِّ اسْمِهِ بِالنَّاسِ الْجِدِّ
 فَأَمَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَارِيًّا وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ وَكُلُّ أَهْلِ مَرْجٍ أَرَى شَيْئًا ثُمَّ
 غَدَتُ فَرَجَعْتُ لَمْ أَهْضُ شَيْئًا فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ يَتِمَّادِي بِحَقِّ اسْمِهِ ثُمَّ غَدَتُ فَرَجَعْتُ لَمْ أَهْضُ شَيْئًا
 فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ يَتِمَّادِي بِحَقِّ اسْمِهِ ثُمَّ غَدَتُ فَرَجَعْتُ لَمْ أَهْضُ شَيْئًا فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ يَتِمَّادِي بِحَقِّ اسْمِهِ
 رَجُلًا مَقْبُوضًا عَلَيْهِ فِي الشَّهَادَةِ أَوْ رَجُلًا مَقْبُوضًا عَلَيْهِ فِي الشَّهَادَةِ أَوْ رَجُلًا مَقْبُوضًا عَلَيْهِ فِي الشَّهَادَةِ
 بَلَّغْتُ بُولَ فَقَالَ وَهُوَ حَالِي فِي الْقَوْمِ يَتَبَوَّنَ مَا فَعَلَ كَعَبُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ رَجُلٌ مَرَّ بِجَنَّةٍ سَمَّاهُ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ حَبَسَهُ بَرْدًا وَالتَّظَرُّفُ فِي عِطْفِيهِ فَقَالَ لَهُ مَعَاذُ بَرَجِيلٍ بِشَرِّ مَا قُلْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْكَ إِلَّا خَيْرًا فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَبِيَّيْنَاهُمَا هُوَ عَلَى
 ذَلِكَ نَأَى رَجُلًا مُبَيَّضًا يَرُدُّ بِهِ السَّرَابُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْ
 أَبَاحِيَّةً فَإِذَا هُوَ أَبَاحِيَّةٌ الْأَنْصَارِيُّ وَهُوَ الَّذِي تَصَدَّقَ بِصَلْعِ التَّمْجِينِ لَمَرَّةٍ
 الْمُنَافِقُونَ فَقَالَ كَعَبُ بْنُ مَالِكٍ فَمَا بَلَغْتَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَوَجَّهَ
 قَانًا مَرَّ بُولَ حَضَرَ بَنِي مُطَفِّفٍ أَتَدَكَّرُ الْكَذِبَ وَأَقُولُ بِمَا أَخْرَجَ مِنْ سَخَطِهِ غَدًا
 وَاسْتَعِينُ عَلَى ذَلِكَ كُلِّ ذِي رَأْيٍ مِنْ أَهْلِ قَوْمٍ قِيلَ لِي إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَسَلَّمَ قَدْ أَهْلَ قَادِمًا رَاحَ عَنِّي الْبَاطِلُ حَتَّى عَرَفْتُ أَنِّي لَمْ أَجُودْ مِنْهُ يَشْرِي أَبَدًا فَاجْمَعُوا
 صِدْقَهُ وَصَبَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَادِمًا وَكَانَ إِذَا أَقْدَمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالسَّجْدِ
 تَرَكَّ فِيهِ رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ فَلَمَّا قَعَلَ ذَلِكَ جَاءَهُ الْخُلَفَاءُ فَطَفِقُوا يَتَسَدَّدُونَ
 إِلَيْهِ وَيَخْلِفُونَ لَهُ وَكَانُوا يَضَعُونَ رُكْعَتَيْنِ رَجُلًا فَعَلَّ مِنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَسَلَّمَ عَلَانِيَةً وَبِأَعْيُنِهِمْ وَاسْتَعْفَرَ لَهُمْ وَرَكَلَ سَرَّارَهُمْ إِلَى اللَّهِ حَتَّى جَلَسْتُ
 فَلَمَّا سَلَّمْتُ تَبَسَّ بَنِي الْمَغْضِيِّ ثُمَّ قَالَ تَعَالَى لِحُكْمِي أَمْسَيْتُ حَتَّى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ
 لِي مَا خَلَفَكَ أَلَمْ تَكُنْ قَدْ اتَّبَعْتَ ظَهْرَكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي وَاللَّهِ لَوْ جَلَسْتُ
 عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا لَرَأَيْتَ أَنِّي سَاخِرٌ مِنْ سَخَطِهِ يَعْنِي لَقَدْ أُعْطِيتُ جَدًّا
 وَلَكِنِّي وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيثَ كَذِبٍ لَمْ يَزَلْ يَدْعُو لِي بِكَ اللَّهُ
 أَنَّ يُعْطِيكَ عَلَى سَائِرِ حَدِيثِكَ حَدِيثَ حَقٍّ عَلَى نَفْسِي أَنِّي لَا رَجُوعَ فِي عَقْبِي

اللَّهُ وَاللَّهُ مَا كَانَ لِحُذْرُكَ وَاللَّهُ مَا كُنْتُ تَقْأَتُوِي وَلَا أَكْبِرُ مِثْرِي حِينَ تَخْلَقْتُ عَنْكَ تَأَلَّى رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا هَذَا فَقَدْ صَدَّقَ فَقَرَحْتُ بَيْعِي اللَّهُ فَبَيْتُكَ وَتَارِيحُكَ
 مِنْ بَيْعِي سَكْرَةً فَاتَّبَعُونِي فَقَالُوا أَلَيْسَ اللَّهُ مَا عَلِمْنَاكَ أَذْنَبْتَ ذَنْبًا قَبْلَ هَذَا فَقَالُوا عَجَبْتَ فِي
 أَنْ لَا تَكُونُ اعْتَدَرْتَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا اعْتَدَرَ إِلَيْهِ الْمُخَلَّفُونَ فَقَدْ
 كَانَ كَأَنَّكَ ذَنْبُكَ اسْتِغْفَارَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ قَالَ تَوَالَّهُ مَا زَالَ لَوْ
 يُؤَيِّنُونِي حَتَّى أَرُدُّكَ أَنْ أَكْبِرُ إِلَيْكَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكْبَرْتُ لِي نَفْسِي تُعْرَفُ
 لَهْمُ هَلْ لَقِيَ هَذَا مَعِيَ مِنْ أَحَدٍ قَالُوا نَعَمْ لَقِيَكَ مَعَكَ رَجُلَانِ قَالَا مِثْلُ مَا قُلْتَ وَقِيلَ
 لَهْمَا مِثْلُ مَا قِيلَ لَكَ قَالَ قُلْتُ مِنْ هُمَا قَالُوا مَرَارَةُ بْنُ رُبَيْعَةَ الْعَامِرِيُّ وَهَيْلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ
 الْوَارِثِيُّ قَالَا فَذَكَرُوا لِي رَجُلَيْنِ مِنَ الْحَيِّينِ قَدْ شَهِدَا بَدْرًا فِيهِمَا سُوءَةٌ قَالَ فَصَنَعْتُ
 حِينَ ذَكَرُوهُمَا لِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِينَ عَمَّا لَا يَمِينُ أَيْهَا
 الثَّلَاثَةِ مِنْ بَنِي مِخْلَفٍ عَنْهُ قَالَ فَاجْتَنَبْنَا النَّاسَ وَقَالَ تَغَيَّرُوا النَّاحِيَّةَ مِنْ كَرْتِ
 لِي عَنْ نَفْسِي الْأَنْصُ مَسَاهِي بِالْأَنْصِ الْوَقِي أَعْرِفُ تَلَكُّنَا عَلَى ذَلِكَ حَمِيزِينَ لَيْلَةً فَمَا مَا
 صَاحِبَانِي مَا سَكَنَا وَقَعَدَا فِي بَيْتِهِمَا يَبْكِيَانِ وَمَا أَنَا فَكُنْتُ أَشَبَّ الْقَوْمِ أَجْلَدُهُمْ
 تَكُنْتُ أَخْرَجْتُ شَهِدَ الصَّلَاةَ وَأَطُوفُ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يَكْلِمُنِي أَحَدٌ وَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمَ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي مَجْلِسِهِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَأَقُولُ فِي نَفْسِي هَلْ حَوَّلَ شَفَاقِي بِدَرِ
 السَّلَامِ أَمْ لَا ثُمَّ أَصِلُ قَرِيبًا مِنْهُ وَأَسَارِقُهُ النَّظَرَ فَاذًا أَتَيْتُ عَلَى صَلَاتِي نَظَرًا إِلَى
 وَإِذَا التَّمْتُ نَحْوَهُ أَعْرَضَ عَنِّي حَتَّى إِذَا طَالَ عَلَى ذَلِكَ مِنْ حِفْوَةِ الْمُسْلِمِينَ مَشَيْتُ حَتَّى
 لَسُورَتُ جِدَارِ حَارِيطِ ابْنِي قَتَادَةَ وَهُوَ ابْنُ عَمِّي وَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَوَاللَّهِ مَا
 رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا قَتَادَةَ أَشَدُّكَ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُنِي أَنِّي أَحَبُّ إِلَيْكَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ
 قَالَ تَسَلَّمْتُ كَعُدَّتْ تَنَاثَلَتْ سَكْرَتُكَ كَعُدَّتْ تَنَاثَلَتْ فَقَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ
 فَقَامَتْ عَيْنَايَ وَكُنْتُ لَيْتَ حَتَّى لَسُورَتُ الْجِدَارِ فَبَيْنَمَا أَنَا أَشْتِي فِي سَوَاقِ الْمَدِينَةِ إِذَا سَبَّحُ
 مِنْ نَبَطِ أَهْلِ الثَّامِ مِنْ بَنِي كَدِيمٍ بِالطَّعَامِ بِنَيْعَةٍ بِالْمَدِينَةِ يَقُولُ مَنْ يَدُلُّ عَلَى كَعْبِ بْنِ
 مَالِكٍ قَالَ فَطَمِنَ النَّاسُ يُشِيرُونَ لَهُ إِلَى حَتَّى حَيَاتِي نَدَنَمَ إِلَى كِتَابَا مِنْ تَمْلِكِ غَسَانِ

وَكُنْتُ كَاتِبًا فَقَرَأْتُهَا فَوَافَقُوا مَا بَعْدُ فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغْنَا أَنَّ صَاحِبَكَ قَدْ جَعَلَ لَكَ مَجْعَلًا
اللَّهُ يَدَارِهِمْ إِنَّ وَلَا مَضِيعَةٍ فَالْحَرْبُ بَيْنَنَا نَوَاسِكَ قَالَ فَقُلْتُ حِينَ قَرَأْتُهَا وَهَذِهِ أَيْضًا مِنْ
الْبَلَاءِ نَفِيًا مَعَكُمْ بِهَا التَّنَوُّرُ فَجَعَلْتُهَا بِهَا حَتَّى إِذَا مَضَتْ الرَّبْعُونَ مِنَ الْخَمْسِينَ دَأَسْتَلَيْتُ
الْوَحْيَ إِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِينِي فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَعْتَزَلَ أَمْرًا تَكُ قَالَ فَقُلْتُ أَطْلَعْتُهَا أَمْ مَاذَا أَفْعَلُ قَالَ لَا بَلِ
اعْتَزَلْتُهَا فَإِنَّهَا لَا تَقْرَبُهَا تَالِ فَإَرْسَلْ إِلَى صَاحِبِي بِمِثْلِ ذَلِكَ قَالَ فَقُلْتُ لَا مَرَأَتِي الْحَقِيقِي
بِأَهْلِكَ فَكُلُّوْنِي عِنْدَهُ حَتَّى يَغْفِرَ اللَّهُ فِي هَذَا الْأَمْرِ قَالَ نَجَّيْتُ أَمْرًا هِلَالِ أُمِّيَّةَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ هِلَالِ بِنِ أُمِّيَّةَ شَيْءٌ ضَائِعٌ كَثِيرٌ
لَهُ خَادِمٌ تَهْلُ تَكْرَهُ أَنْ تَخْدُمَهُ قَالَ لَا وَكَذَلِكَ لَا يَقْرَبُكَ فَقَالَتْ إِنَّهُ وَاللَّهِ مَا بِهِ حَرَكَةٌ
إِلَى شَيْءٍ وَرَأَيْتُهُ مَا ذَالَ يَكُنْ مُنْذُ كَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ إِلَى يَوْمِهِ هَذَا قَالَ فَقَالَ لِي بَعْضُ
أَهْلِي لَوْ اسْتَأْذَنْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَمْرٍ أَيْكَ فَقَدْ أَذِنَ لِمَرْأَةٍ هِلَالِ بِنِ
أُمِّيَّةَ أَنْ تَخْدُمَ مَرْءًا قَالَ فَقُلْتُ لَا اسْتَأْذِنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا لِي بِبَنِي مَاذَا
يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنْتَ فِيهَا دَأَسْتُ رَجُلًا شَابًّا قَالَ فَلَمَنْتُ
بِذَلِكَ عَشْرَ لَيَالٍ فِي كُلِّ لَيْلٍ خَمْسُونَ لَيْلَةً فَمِنْ حِينَ نَهَى عَمَّ كَلَامِنَا تَالَ شَحَرٌ
صَلَّيْتُ صَلَاةَ الْفَجْرِ صَبَاحَ خَمْسِينَ لَيْلَةً عَلَى ظَهْرِ بَيْتِ مَرْيَمَ بَيْنَ قُبَيْبَتَانَا أَنَا جَالِسٌ عَلَى
الْحَالِ الَّتِي ذَكَرَ اللَّهُ مِمَّا دَأَسْتُ عَلَى نَفْسِي وَصَافَتْ عَلَى الْأَرْضِ بِمَا رَحِيتُ سَمِعْتُ
صَوْتًا صَارَ خِزْ أَوْفَى عَلَى سَلْعٍ يَقُولُ بِأَعْلَى صَوْتِهِ يَا كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ أَبْشِرْ قَالَ فَخَرْتُ
سَاجِدًا وَعَرَفْتُ أَنَّ قَدْ جَاءَ قَوْمِي قَالَ وَأَذِنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ
بِتَوْبَةِ اللَّهِ عَلَيْهِمْ حِينَ صَلَّى صَلَاةَ الْفَجْرِ قَدْ هَبَ النَّاسُ يُبْتَثِرُونَ وَنَا قَدْ هَبَ قِيلَ صَاحِبِي
مُبْتَثِرُونَ وَرَكَضَ رَجُلٌ إِسْفَدَ سَاوَسَعِي سَاعٍ مِنْ أَسْلَمَ قِيلَ وَوَفَى عَلَى الْجَلِ فَكَانَ
الصَّوْتُ أَسْرَعَ مِنَ الْفَرَسِ فَلَمَّا جَلَسَ فِي الدُّعَى سَمِعْتُ صَوْتَهُ يُبْتَثِرُنِي نَزَعْتُ لَهُ ثَوْبِي
فَلَكُسْتُهِمَا أَيَّاهُ بِبِفَارِيهِ وَاللَّهِ مَا أَمْلِكُ غَيْرَهُمَا يَوْمَئِذٍ وَاسْتَعَرْتُ ثَوْبَيْنِ
فَلَبِسْتُهُمَا تَالِ فَقُلْتُ أَنَا مَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَيْتُكَ فِي النَّاسِ فَوَجَّأَ

نَوَاجِيَهُمْ فِي التَّوْبَةِ وَيَقُولُونَ لِمَ تَعْبُدُ اللَّهَ عَلَىٰ حَتَّىٰ رَحَلْتَ الْمَسْجِدَ فَإِذَا رَأَىٰ
 اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَالَهُ فِي الْمَسْجِدِ حَالَهُ النَّاسُ فَقَامَ لَهُ مِنْ عِبِيدِ اللَّهِ يُعْرِوهُ
 حَتَّىٰ صَاحَتِي وَهَنَانِي وَاللَّهُ مَا قَامَ رَجُلٌ مِمَّنْ الْمُهَاجِرِينَ عَلَيْهِ قَالَ فَكَانَ كَعَبٍّ لَا يَسْأَلُهَا
 لِيُطْلَعَنَّ قَالَ كَعَبٌّ كَمَا كُنْتُ عَلَىٰ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ يَبْرُؤُ رَجُلَهُ
 مِنَ الْمَعْدُورِ يَقُولُ الْبَشَرُ يَجْعَلُ يَوْمَ مَرَعَتِكَ مِنْهُ وَلَدَتِكَ أَسْأَلُ قَالَ فَقُلْتُ آمِنْ حَيْدَكَ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ فَقَالَ لَا بَلْ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ نَارَ وَجْهِهِ حَتَّىٰ كَانَ وَجْهُهُ قِطْعَةً قَبِيرٍ قَالَ وَكُنَّا نَقْرُبُ ذَلِكَ قَائِلِينَ
 فَلَمَّا كُنْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَخْلَعَ مِنْ مَالِي مَدَقَةً
 إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمَنِيكَ
 عَلَيْكَ بَعْضُ مَا لَكَ فَخُورٌ لَكَ قَالَ فَقُلْتُ فَإِنِّي أَسْأَلُكَ سَهْمِي الَّذِي لَكَ خَيْرٌ مِنْ مَالِي
 وَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ اللَّهُ إِنَّمَا أَخْلَجَنِي بِالصِّدْقِ وَإِنْ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ لَا أُحْدِثَ
 إِلَّا صِدْقًا ثَابِتِيَّتُ قَالَ تَوَالَّفَ اللَّهُ مَا عَلِمْتُ أَنَّ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَبْلَاهُ اللَّهُ فِي صِدْقٍ
 الْحَدِيثُ مِنْ ذَلِكَ لِيَرْسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ مِمَّا أَبْلَاهُ اللَّهُ وَوَدَّ
 اللَّهُ مَا تَعَمَّدْتُ كَذِبِيَّةً مِنْ ذَلِكَ لِيَرْسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَوْمِ هَذَا
 وَإِنِّي لَا رُجُؤَ أَنْ يَخْطُبَنِي اللَّهُ فِيمَا بَقِيَ قَالَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَكَ تَابَ اللَّهُ عَلَى
 النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ إِنَّهُ
 بِهِمْ رُؤُوفٌ رَحِيمٌ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلَفُوا حَتَّىٰ إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا
 رَحَبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوا أَنْ لَا مَلْجَأَ مِنْ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ
 لِيَتُوبُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ
 قَالَ كَعَبٌ وَاللَّهُ مَا أَسْأَلُكَ عَلَىٰ مَنْ رَجَعَتْ قِطْعَتُكَ إِذَا هَكَذَا لَكَ سَلَامٌ عَظِيمٌ فِي نَفْسِي
 مِنْ صِدْقِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا أَكُونَ كَذِبِيَّةً قَالَهُ كَمَا هَكَذَا
 الَّذِينَ كَذَبُوا إِنَّ اللَّهَ قَالَ لِلَّذِينَ كَذَبُوا حِينَ أَنْزَلَ الْحَقَّ شَرًّا قَالُوا لَا حَيْدَ
 قَالَ اللَّهُ يَسْخَرُونَ بِاللَّهِ لَكُمُ إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ لَتَعْرِضُوا عَنْهُمْ إِنَّهُمْ رَجِسٌ مُدْغَمٌ

جَعَلَكُمْ جَنَّاتٍ يَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ أَصْحَابِهَا يُفْتَنُونَ وَلَهُمْ فِيهَا مَا يَشَاءُونَ خَالِدِينَ فِيهَا ذَلِكَ أَجْرُ الْمُحْسِنِينَ
 عَنِ الْقَوْمِ الْغَافِقِينَ قَالَ كَعْبٌ مِمَّا خَلَفْنَا أَيُّهَا الشَّافِعِيُّ عَنْ أَهْلِ الْقُلَيْبِ الَّذِينَ كُنُوا مِنْهُمْ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَلَفُوا لَهُ كُنَّا يَعْصِمُونَ وَاسْتَفْضَرُوا لَهُمْ أَرْحَامَ رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرْنَا حَتَّى فَضَّ اللَّهُ فِيهِ فَيَلْذِكْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَى الشَّامِ
 الَّذِينَ خَلَفُوا أَوَّلَ النَّبِيِّ فَكَرَّ اللَّهُ مِمَّا خَلَفْنَا لَخَلَفْنَا عَنِ الْعَمْرِ وَدَانَا هُوَ تَحْلِيْفُهُ
 أَيُّهَا كَارِ أَرْحَامَهُ أَمَرْنَا عَنْ شَيْءٍ حَكَمْتُ لَهُ وَأَعْنَدْنَا إِلَيْهِ فَقِيلَ مِنْهُ تَرْجَمَهُ ابْنُ شَهَابٍ
 روایت ہو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ کیا تبوک کا رجب کا ایک مقام کا نام ہے مدینہ و پندرہ منزلیں
 شام کرستہ میں اور آپ کا ارادہ تھا روم اور عرب کے مضافی کو دوہکانے کا شام میں ابن شہاب کہا
 مجھے یہ بیان کیا عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کعب بن مالک نے اون سے بیان کیا عبد اللہ بن کعب جو کعب
 کو بڑا کر چلا یا کرتے تھے اون کے بیٹوں میں سے جب کعب اپنے ہر گئے تھے اونہوں نے کہا میں نے سنا کعب بن
 مالک سے وہ اپنا حال بیان کرتے تھے جب بچہ چورہ گئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ جانے
 تبوک میں کعب بن مالک نے کہا میں کسی جہاد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نہیں رہا سو غزوہ تبوک
 کے البتہ بدر میں بن پیچھے رہا ہر آپ کے لیے ہر غصہ نہیں کیا جو پیچھے رہ گیا تھا اور بدر میں تو آپ مسلمانوں
 کے ساتھ قریش کا قافلہ لوٹنے کے لیے نظر تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اون کے دشمنوں کو ہرا دیا۔
 اور قافلہ کل گیا، بوقت اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا لیلۃ العقبین (لیلۃ العقبہ)
 وہ رات ہو جب آپ انصار سے بیعت لی تھی اسلام آپ کی مدد کرنے پر یہ بیعت حجرہ عقبہ کے پاس جو بنی سدیق
 دو بار ہوئی پہلی بار میں بارہ انصاری تھے اور دوسری بار میں شتر انصاری تھے اور میں نہیں جانتا کہ ہر
 رات کو بے میں جنگ میں شریک ہوتا جو جنگ بدل لوگون میں اس رات کو زیادہ شہرہ ہو رہی تھے لوگ ہسکو
 افضل کہتے ہیں اور میرا قصہ غزوہ تبوک سے پیچھے رہ کر یہ کہ جب یہ غزوہ ہوا تو میں سب زیادہ طاقتدار اور
 مالدار تھا تم خدا کی اُسے پہلے میرے پاس دو اونٹنیاں کہی نہیں ہو میں اور اس لڑائی کی بدولت میرے پاس دو
 اونٹنیاں تھیں آپ اس لڑائی کے لیے چلے سخت گرمی کے دنوں میں اور سفر بھی لمبا تھا اور راہ میں خشک تھے
 اور دراز جہنم پانی کم تھا اور ملاکت کا خوف ہوتا اور مقابلہ تھا بہت دشمنوں کو اس لیے آپ نے مسلمانوں
 سے کہہ کر فرمادیا کہ میں اس لڑائی کو جانتا ہوں حالانکہ آپ کی یہ عادت تھی کہ اور لڑائیوں میں اپنا ارادہ صاف

نہ فرماتے مصلحت تاکہ خبر مشہور نہ ہو تاکہ وہ اپنی طیاری کر لین بہ اوتک کہد یا کہ فلانی طرف گناہ مارے گا
 اسوقت آپ کے ساتھ بہت مسلمان تھے اور کوئی دفتر نہ تھا جس میں اون کے نام لکھے تھے تو ایسے شخص علم تھے جو
 غائب رہنا چاہتے اور گمان کرتے کہ یہ امر پوشیدہ رہیگا جب تک اسد پاک کی طرف سو کوئی دھی نہ اترے
 اور یہ جہاد رسول اسد صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوقت کیا جب پہلے ایک گوتہ تھے اور سایہ خوب تھا اور مجھو ان چیزوں
 کا بہت شوق تھا آخر رسول اسد صلی اللہ علیہ وسلم نے طیاری کی اور مسلمانوں نے بھی آپ کے ساتھ طیاری کی
 مرنے پہی صبح کو نکلنا شروع کیا اس راہ سے کہ میں ہی اون کے ساتھ طیاری کروں لیکن ہر روز زمین لوٹ آتا
 اور کچھ فیصلہ نہ کرتا اور اپنے دلمیں یہ کہتا کہ میں حب چاہوں جا سکتا ہوں رکھوں کہ سامان سفر کا میرا سب جہاد
 تھا یوں ہی ہوتا رہا یہاں تک کہ لوگ برابر کوشش کرتے رہے اور رسول اسد صلی اللہ علیہ وسلم بھی صبح کی وقت
 نکلے اور مسلمان ہی آپ کے ساتھ نکلے اور مرنے کوئی طیاری نہیں کی پھر صبح کو میں نکلا اور لوٹ کر آگیا اور
 کوئی فیصلہ نہیں کیا میرا یہی حال رہا یہاں تک کہ لوگوں نے حلدی کی اور سب بدین آگے نکل گئے ہوقت
 مرنے پہی کوچ کا قصد کیا کہ اون کو ملجاؤں تو کاش میں ایسا کرتا لیکن میری تقدیر میں نہ تھا بعد اوس کہ جب
 میں باہر نکلتا رسول اسد صلی اللہ علیہ وسلم کے جاتے کے بعد تو مجھ کو رنج ہوتا کیونکہ میں کوئی بیرونی کے لائق
 نہ ہوتا مگر ایسا شخص جس پر شافق ہونے کا گمان نہ تھا یا معذور و ضعیف اور ناتوان لوگوں میں سو خیر رسول اسد صلی
 علیہ وسلم نے (راہ میں) میری یاد دہین نہ کی یہاں تک کہ آپ تو کیا میں پہونچے آپ لوگوں میں بیٹھو ہوئے تھے
 اسوقت فرمایا کہ بیت مالک کہاں گیا ایک شخص بولانی سلمہ میں سو بار رسول اسد صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر لٹکی اتر
 کو روک رکھا وہ اپنے دونوں کناروں کو دیکھتا ہے (یعنی اپنے لباس اور نفس میں مشغول اور مصروف ہی)
 معاذ بن جبل نے یہ سن کر کہا تو نے بُری بات کہی قسم خدا کی بار رسول اسد صلی اللہ علیہ وسلم کو کعب بن مالک کو اچھا سمجھتا
 ہیں رسول اسد صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر چپے رہے اتنے میں آپ نے ایک شخص کو دیکھا جو سفید کپڑے پہنے
 ہوئے آ رہا تھا اور بتو کو اڑا رہا تھا (چلو کی وجہ سے) آپ نے فرمایا ابو خثیمہ ہے پھر وہ ابو خثیمہ ہی تھا
 اور ابو خثیمہ وہ شخص تھا جس نے ایک صاع کھجور صدقہ دی تھی جب منافقوں نے اس پر طعن کیا تھا کعب بن
 مالک کے کہا جب کھجور خیر پہونچی کہ رسول اسد صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہو کہ لوٹے مرنے کی طرف تو میرا رنج بڑھ
 گیا مرنے پہی بائیں بنا نا شروع کیں کہ کوئی بات ایسی کہ میں جس سے آپ کا غصہ مٹ جاوے کل
 کے روز اور اس امر کے لیے میں نے ہر ایک غفلتہ شخص سے مدد لینا شروع کی اپنے گھر والوں میں سے

یعنی اُن کو ہی صلاح لی کہ کیا بات بتاؤں جب لوگوں کو مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایاں
 ہو پھر اُس وقت سارا جھوٹ کا فرہو گیا اور میں سمجھ گیا کہ اب کوئی جھوٹ بنا کر میں آپ کو نجات نہیں پانے کا
 آخر میں نے نیت کر لی سچ بولنے کی اور صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور جب آپ سفر سے آتے تو
 پہلے مسجد میں جاتے اور دو رکعتیں پڑھتے پھر لوگوں سے ملنے کے لیے بیٹھتے تھے جب آپ پر کچھ توجہ لوگ پہنچے رہ
 گئے تھے انہوں نے اپنے غصہ بیان کو غصہ شروع کیے اور تین کہانے لگے ایسا ہی پر چند آدمی تھے آپ
 اور انکی ظاہر کی بات کو مان لیا اور اُن کو معیت کی اور انکی لیے دعا کی مغفرت کی اور اُن کی نیت دینی
 دل کی بات کو خدا کے سپرد کیا یہاں تک کہ میں ہی کیا جب میں نے سلام کیا تو آپ نے قسم کیا لیکن وہ تب مجھ پر
 غصے کی حالت میں کرتے ہیں پھر آپ نے فرمایا آمین چلتا ہوا آیا اور آپ کے سامنے بیٹھا آپ نے فرمایا تو کیوں پہنچ
 رہ گیا تو نے تو سواری ہی خرید کر لی تھی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں آپ کے سوا کسی اور شخص کے
 پاس دنیا کے لوگوں میں سے بیٹھتا تو یہ میں خیال کرتا کہ کوئی عذر بیان کر کے اس کے غصے سے نکل جاؤں گا
 اور مجھ کو اللہ تعالیٰ نے زبان کی قوت دی ہے (یعنی میں عمدہ تقریر کر سکتا ہوں اور خوب بات بنا سکتا ہوں)
 لیکن قسم خدا کی میں جانتا ہوں کہ اگر میں کوئی جھوٹ بات آپ کے دہن اور آپ خوش ہو جاؤں مجھ کو
 قریب ہو خدا تعالیٰ آپ کو میرے اور پخصہ کر دے گا یعنی اللہ تعالیٰ آپ کو تلامذہ کا گامیرا عذر عطا کر
 دے گا جھوٹ تھا اور آپ ناراض ہو جاؤں گے اور اگر میں آپ کے سچے کہوں گا تو بیشک آپ غصہ من گے
 لیکن مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا انجام بخیر کرے گا قسم خدا کی مجھے کوئی عذر نہ تھا قسم خدا کی میری
 کہی نہ اتنا طاقتور تھا نہ اتنا مالدار تھا قضا اُس وقت تھا جب آپ پہنچے رہ گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا کہ میں نے سچ کہا پھر آپ نے فرمایا اچھا جا یہاں تک کہ اللہ حکم دیے تیرے باب میں میں کہتا ہوں اور
 چند لوگ بنی سلمہ کے دور کر میرے پیچھے ہو گئے اور مجھ سے کہنے لگے قسم خدا کی ہم نہیں جانتے کہ تم نے اس
 پہلے کوئی قصور کیا ہو تو تم عاجز کیوں ہو گئے اور کوئی عذر کیوں نہ کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کے سامنے جیسے اور لوگوں نے جو پیچھے رہ گئے تھے غصہ بیان کیے اور تیرا گناہ بیٹھنے کے لیے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کا ہتھکڑا کافی تھا قسم خدا کی وہ لوگ مجھ کو ملامت کرنے لگے یہاں تک کہ میں نے غصہ کیا
 پھر لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور اپنے تئیں جو ٹا کر دے اور کوئی عذر بیان کروں پھر
 میں نے اُن لوگوں سے کہا کسی اور کام ہی ایسا حال ہو ہے جو میرا ہوا ہے انہوں نے کہا مان

و شخص اور میں انہوں نے بھی دیکھا کہ جو تو نے کہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکے بھی دیکھی فرمایا جو
 تجھ سے فرمایا میں نے پوچھا وہ دو شخص کون ہیں انہوں نے کہا مرارہ بن مبعہ اور ہلال بن امیہ و قنضی ان لوگوں
 نے ایسے دو شخصوں کا نام لیا جو نیک تھے اور بدر کی لڑائی میں موجود تھے اور پیروی کے قابل تھے جب ان لوگوں
 نے ان دونوں شخصوں کا نام لیا تو میں چلا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو منع کر دیا تھا کہ
 ہم قنیزوں آدمیوں کو کوئی بات نہ کرے اور لوگوں میں سے جو پیچھے رہ گئے تھے تو لوگوں نے ہم سے پرہیز فرما دیا
 کی اور انکا حال ہمارے ساتھ بالکل بدل گیا یہاں تک کہ زمین ہی گویا بدل گئی وہ زمین ہی نہ رہی جسکو
 میں پہچانتا تھا پچاس اتوں تک تک ایسی حال ہمارے دونوں ساتھی تو عاجز ہو گئے اور اپنے گہروں
 میں بیٹھ رہے روتے ہوئے لیکن میں تو سب لوگوں میں کہہ رہا تھا کہ زوردار تھا میں نکلا کرتا تھا اور نماز
 کے لیے بھی آتا اور بازاروں میں بیٹھ کر تاجر کوئی شخص مجھ سے بات نہ کرتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آتا
 اور آپ کو سلام کرتا اور آپ اپنی جگہ میں بیٹھ جاتے نماز کے بعد اور دل میں یہ کہتا کہ اپنے اپنی بعون کر
 ہلایا سلام کا جواب نہ دے کے لیے یا نہیں ہلایا یہ آپ کے قریب نماز پڑھتا اور زبردہ نظر سے (کنکھوں سے)
 آپ کو دیکھتا تو جب میں نماز میں ہوتا آپ میری طرف دیکھتے اور جب میں آپ کی طرف دیکھتا تو آپ ہنس پھیر
 لیتے یہاں تک کہ جب مسلمانوں کی سختی مجھ پر لینی ہوئی تو میں چلا اور بوقتادہ کے باغ کی دیوار پر چڑھا اور بوقت
 میری چڑاؤ بہائی تھے اور سب لوگوں سے زیادہ مجھ کو ان کو محبت تھی میں نے اذکو سلام کیا تو قسم خدا کی کہ انہوں
 نے سلام کا جواب تک نہ دیا سبحان اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع اور عاشق ایسے ہوتے ہیں کہ
 آپ کے ارشاد کے سامنے بہائی بیٹے کی مروت ہی نہیں کرتے جب تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سے ایسی محبت نہ ہو تو ایمان کس کام کا ہے آپ کی حدیث جب معلوم ہو جاوے کہ صحیح ہے تو مجھ پر خدا و رسولوں
 کا قول جو اس کے خلاف ہو دیوار پر مارنا چاہیے اور حدیث پر چلنا چاہیے) میں نے ان کو کہا اے ابوقتادہ
 میں تم کو قسم دیتا ہوں اللہ کی قسم یہ نہیں جانتے کہ میں اللہ اور اس کے رسول کو محبت کہتا ہوں وہ خاموش
 ہو مینور و بارہ قسم دی وہ خاموش ہو پھر بارہ قسم دی تو بول اللہ اور اللہ کا رسول خوب تھا یہی کہتے ہیں کہ بلکہ خود انہیں
 بات کی آخر میری آنکھوں کو آنسو نکل پڑے اور میں بیٹھ بیٹھ کر چلا اور دیوار پر چڑھا میں مدینہ کے بازار میں
 جا رہا تھا تو ایک کان شام کے کسانوں میں سے جو مدینہ میں اناج بیچنے کے لیے آیا تھا کہنے لگا کعب
 بن مالک کا گھر مجھ کو کون بتا دے گا لوگوں نے اوسکو اشارہ فرما دیا کہ یہاں تک کہ وہ میرے پاس آیا اور مجھ کو

ایک خط دیا عسان کے بادشاہ کا میں منشی تھا میں نے اسکو پڑھا اس میں یہ لکھا تھا بعد حمد و نعت کہ کعب کو
 معلوم ہو ہم کو یہ خبر پہنچی ہے کہ تمہارا صاحب نے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنے چٹا لکھا ہے اور
 خدا تعالیٰ نے تم کو ذلت کی گہر میں نہیں کیا نہ اس جگہ جہاں تمہارا حق ضائع ہو تو تم ہم سے مل جاؤ ہم
 تمہاری خاطر داری کریں گے میں نے حضرت خطا پڑھا تو کہا یہی ایک بلا ہے اور اس خط کو میں نے جو ہے میں
 جلادیا جب تک اس دن میں سے چالیس دن گزر گئے اور وحی نہ آئی تو ایک ایک سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
 پیغام لانیوالا میرے پاس آیا اور کہنے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم کو حکم کرتے ہیں کہ اپنی بی بی کو
 علیحدہ رہو میں نے کہا میں اسکو طلاق دیدوں یا کیا کروں وہ بولا نہیں طلاق رست دو صرف الگ ہو
 اور اس سے صحبت مت کرو اور میرے دونوں یا رسول اللہ کے پاس ہی یہی پیام گیا میں نے اپنی بی بی کو کہا تو
 اپنے عزیزوں میں جلی جا اور وہ میں رہو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس باب میں کوئی حکم دیوے ہلال بن امیہ
 کی بی بی یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ہلال بن امیہ ایک بڑا
 بیکار شخص ہے اس کے پاس کوئی خادم ہی نہیں تو کیا آپ برا سمجھتے ہیں اگر میں اس کی خدمت کیا کروں
 آپ نے فرمایا میں خدمت کو برا نہیں سمجھتا لیکن وہ تجھ سے صحبت نہ کرے وہ بولی تم خدا کی اسکو کیسی کام
 کا خیال نہیں اور تم خدا کی وہ اس دن سے اب تک درگاہ میرے گھر والوں کے کھانا کھا کر تم ہی رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی بی بی کے پاس رہو کی اجازت لو کہو کہ آپ نے ہلال بن امیہ کی عورت کو
 اسکی خدمت کرنے کی اجازت کی میں نے کہا میں کہی اجازت نہ لون گا آپ اپنی بی بی کے لیے اور معلوم نہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرماویں گے اگر میں اجازت لون اپنی بی بی کے لیے اور میں جو ان آدمی پر
 بہر دوسرا توں تک میں اسی حال میں رہا یہاں تک کہ پچاس روپے پوری ہو میں اس تاریخ سے جب سے
 اپنے منع کیا تھا جسے بات کرنے سے پہلے پچاسویں رات کو صبح کے وقت میں نے نماز پڑھی اپنے ایک گھر کے
 چبوت پر میں اسی حال میں بیٹھا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارا حال بیان کیا کہ میرا جی تنگ ہو گیا تھا
 اور زمین مجھ پر تنگ ہو گئی تھی باوجودیکہ اتنی کشادہ ہے اتنے میں نے ایک پکارنے والے کی آواز
 سنی جو سلع پر چڑھا (سُلع ایک پہاڑ ہمدیہ میں) اور بلند آواز سے پکارا اے کعب بن مالک خوشتر
 ہو جا یہ سنکر میں مجھ سے میں گرا اور میں نے پہچانا کہ خوشی آئی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو
 کو خبر کی کہ اللہ نے ہکو معاف کیا جب آپ فجر کی نماز پڑھ چکے لوگ چلے ہم کو خوشخبری دینے کے لیے تو

تو میری دونوں بازوؤں کے پاس چند خوش خبری دینے والے گئے اور ایک شخص نے میرے پاس گھوڑا دوڑا اور
 ایک دڑنوالا دوڑا سلم کے قبیلے سے میری طرف اور اسکی آواز گھوڑے سے جلدی مجھ کو پہنچی جب وہ شخص
 آیا جس کی آواز میں نے سنی تھی خوشخبری کی تو میں نے اپنے دونوں کپڑے اتارے اور انکو پہنا دیے اور اسکی
 خوشخبری کے صلہ میں تم خدا کی اور وقت سیر پاس ہی دو کپڑے تھے میں نے دو کپڑے مل گئے کے لیے اور انکو
 پہنا اور چلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ملنے کی نیت سے لوگ مجھ سے ملتے جاتے تھے گروہ گروہ اور مجھ کو
 مبارک باد دیتے جاتے تھے معافی کی اور کہتے تھے مبارک ہو تم کو اللہ کی معافی کی تمہارے لیے
 پہنا تک کہ میں مسجد میں پہنچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھے تھے
 اور آپ کے پاس لوگ تھے طلحہ بن عبید اللہ مجھ کو دیکھتے ہی کھڑے ہوئے اور دوڑے پہنا تک کہ مصافحہ
 کیا مجھ سے اور مجھ کو مبارک باد دی تم خدا کی مہاجرین میں سے اور کہے سوا کوئی شخص کھڑا نہیں ہو تو کعب
 طلحہ کے اس احسان کو نہیں بھولتے تھے کہ نبیؐ نے کہا جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تو
 آپ کا منہ خوشی سے چمکے ہاتھ اپنے فرمایا خوش ہو جا آج کے دن سو جو تیرے لیے بہتر دن ہو جب
 سے میری ماں نے تجھ کو جناب میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی طرف سے یا اللہ جل جلالہ کی طرف سے
 آپ فرمایا اللہ جل جلالہ کی طرف سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خوش ہو جاتے تو آپ کا چہرہ جگ
 جاتا گو یا چاند کا ایک ٹکڑا ہے اور ہم اس بات کو پہچان لیتے (یعنی آپ کی خوشی کو) حبیبین آپ کے
 بیٹھا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اپنے مال کو صدقہ کر دیا اور اللہ اور اسکو
 رسول کے لیے اپنے فرمایا تھوڑا مال اپنا رکھ لے میں نے عرض کیا تو میں اپنا حصہ خیر کا رکھ لیتا ہوں
 اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے مجھے نجات دی اور میری توبہ میں یہی داخل ہے کہ ہمیشہ
 سچ کہوں گا جب تک زندہ رہوں کہ نبیؐ نے کہا قسم خدا کی میں نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی سلطان پر
 ایسا احسان کیا ہو جو بولنے میں جب میں نے یہ ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جیسا عمدہ طرح
 سے مجھ پر احسان کیا تم خدا کی میں نے اس وقت سے کوئی جھوٹ قصداً نہیں بولا حبیب کو یہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آج کے دن تک اور مجھ پر ہر شے کہ اللہ تعالیٰ باقی زندگی میں ہی مجھ کو جھوٹ سے
 بچا دے گا کہ نبیؐ نے یہ آیتیں اور تائید لکھنا اب اللہ علی اللہ ہے خیر تک یعنی شے
 اللہ تعالیٰ نے معاف کیا نہیں اور مہاجرین اور انصار کو جنہوں نے ساتھ دیا نبیؐ کا سفر کے وقت

یہاں تک کہ فرمایا وہ مہربان ہو رحم والا اور اللہ تعالیٰ نے معاف کیا اور تین شخصوں کو جو پیچھے ڈالے گئے
یہاں تک کہ جب تین میں انہیں تنگ ہو گئی باوجود کشادگی کے اور ادن کی جی بھی تنگ ہو گئی اور سمجھ کر اب کی
بچاؤ نہیں اسے سو مگر اسی کی طرف بہرہ معاف کیا انکو تاکہ وہ توبہ کریں بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا
مہربان ہے اے ایمان والو! ڈرو اللہ تعالیٰ سے اور ساتھ رہو سچوں کے کھینچے کہا قسم خدا کی اس قسم
نے اسے بڑھ کر کوئی احسان مجھ پر نہیں کیا بعد اسلام کے جو اتنا بڑا ہو سیکر نزدیک اس بات سے کہ میں نے
نئے سچ بول دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور چھوٹ نہیں بولا ورنہ تباہ ہوتا جیسے جو بڑے تباہ ہوئے
اللہ تعالیٰ نے جو بڑوں کی حبیبی اور تری تو ایسی برائی کی کہ کسی نہ کی تو فرمایا جب تم لوٹ کر آئے تو وہ
قسیم کہا نے لگے تاکہ تم کہ نہ بولو اور نہ سو نہ بولو اور نہ سودہ ناپاک ہیں ادن کا ٹھکانا جہنم ہے یہ بدلہ کر
ادن کی کمائی کا تسخیر کہا ہے میں بتے کہ تم خوش ہو جاؤ ادن ہو سو اگر تم خوش ہو جاؤ ادن ہو تب یہی
اللہ تعالیٰ خوش نہیں ہوگا بدکاروں سے کھینچے کہا ہم پیچھے ڈالے گئے متین آدمی لوگوں سے خبکا عذر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول کیا جب انہوں نے قسم کہا لی تو معیت کی ادن ہو اور استغفار کیا اذکر
لیے اور ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈال رکھا (یعنی ہمارا مقدمہ ڈال رکھا) یہاں تک کہ اللہ
نے فیصلہ کیا اہی سب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ معاف کیا ادن تینوں کو جو پیچھے ڈالے گئے اور اس
لفظ سے (یعنی خلفوا) ہم پر اور نہیں ہے کہ ہم جہاد سے پیچھے رہ گئے بلکہ مراد وہی ہے ہمارے مقدمہ کا
پیچھے رہنا اور ڈال رکھنا آپ کا اسکو پسندت ادن لوگوں کے جنہوں نے قسم کہا لی اور عذر کیا آپ اور
آپ قبل کیا ادن کے عذر کو **عِزُّو النَّصْرِي سَوَاءٌ تَرْحِمُهُ وَهِيَ جَبَلُكُمْ احْسَنُ عَبْدُ اللَّهِ**
كُفِّ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ حِينَ هَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ نَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيثًا
حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَنْزَوْهُ نَبُونَكَ وَسَأَلَ الْحَدِيثَ وَذَادَ
فِيهِ عَلَى يَوْمَئِذٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّ مَا بَرِيدٌ غُرُورًا إِذَا دَرَسَ
يَعْبِدُهَا حَتَّى كَانَتْ تِلْكَ الْغُرُورَةُ وَكَهْ يَدُ كَعْبٍ فَرِحَ حَدِيثًا بِنِ اجْنِ النَّصْرِي أَبَا نَعْبٍ كَعْبُ كَعْبٍ
بِالنَّصْرِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْحِمُهُ وَهِيَ جَبَلُكُمْ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اگر حبس جہاد میں جاتے تو اور جگہ جاننا نظر کرتے رجحوت ہی نہ ہوتا اور مصیحت سوا یہاں
فرماتے اس پر اس مڑائی میں اپنے صاف صاف فرمایا **احسن عبد اللہ بن کعب** اگان قائل

قَدْ عَمِيَ مِنْ قَوْلِ الْبَيْتِ مَا كُنَّا مَسْجُودًا مِنْ قَوْلِ سَوَادِ الْإِنْسَانِ كَمَا شِجْرٌ قَالَنِي كَمَا
 حِينَ رَأَيْتُ وَقَدْ كَانَ بِي قَبْلُ أَنْ يُعْرَبَ الْحَبَابُ عَيْتُكَ كَمَا سَتَيْقَطُّ بِاسْتِجَابِهِ
 حِينَ رَأَيْتُ فَمَنْ كُنْتُ دَهْمِي بِحُلَاكِي وَوَاللَّهِ مَا كُنْتُ كَلِمَةً وَلَا سَمِعْتُ مِنْهُ كَلِمَةً فَكَيْفَ
 اسْتِجَابَهُ حَتَّى أَتَاكَ رَاحِلَتُهُ كَوْنِي عَلَى يَدَيْهَا تَرَكْتُهَا مَا نَطْلُقُ نَقُودِي الرَّاحِلَةَ
 حَتَّى أَتَيْنَا الْبَيْتَ بَعْدَ مَا تَزَلُّوا مُوْغِرِينَ فِي خَيْبِ الطَّاهِيَةِ فَقَالَ مِنْ مَكَالٍ فِي شَأْنِي
 وَكَانَ الَّذِي تَوَلَّى كَيْسَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَيْسٍ بِنُ سُلُوكٍ فَقَدْ سَأَلَ الْمَدِينَةَ فَأَشْتَكَيْتُ
 حِينَ قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ شَهْرًا وَالنَّاسُ يُعْصُونَ فِي قَوْلِ أَهْلِ الْأَنْدَلِ وَكَأَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ
 ذَلِكَ وَهُوَ يُرِيدُنِي فِي رَحْمَةٍ أَنْ لَا أَهْرُكُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْطُفْ
 الَّذِي كُنْتُ أَرَى مِنْهُ حِينَ أَشْتَكَيْتُ أَلَا يَدُ خُلِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَلَيْسَ لَمْ تَقُولْ كَيْفَ تَبْكُمُ قَدْ أَلَّ يُرِيدُنِي وَلَا أَشْعُرُ بِاللَّسِّ حَتَّى خَجْتُ بَعْدَ مَا لَقِيتُ
 خَرَجْتُ مِمَّا أَمَّ مِسْطَرَّ قَبْلُ الْمَتَاعِ وَهُوَ مُتَبَرِّزٌ وَلَا تَعْدُ إِلَّا إِلَيَّ إِلَى الْبَيْتِ وَذَلِكَ تَبْلُ
 أَنْ يَجِدَ الْكُفَّ قَرْنِيَا بَيْنَ يَدَيْهِمَا وَأَمْرًا أَمْرَ الْعَرَبِ الْأَوَّلِ فِي الشَّهْرِ وَكَتَابَتُكَ
 بِالْكَفِّ أَنْ تَجِدَ هَاجِدًا يُؤْتِيْنَا مَا نَطْلُقُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَرَّ وَهِيَ بَيْنَ رَأْيِ رُحْمَةٍ
 الْمُطْلَبِ بَرَعِيدٍ مَنَافٍ وَأُمُّهَا بَيْنَ حَكْرَيْنِ عَامِرٍ خَالَتُهُ ابْنُ كَيْسٍ الصَّوْدِيَّةُ وَأَبْنَاهَا
 مِسْطَرَّ بْنُ أُنَاسَةَ بْنِ عَتَابِ بْنِ الْمُطْلَبِ فَأَتَيْتُكَ أَنَا وَرَبَّتُ ابْنِي رُحْمَةً قَبْلَ بَيْتِي حِينَ
 قَرَعْنَا مِنْ بَنِي كَعْبَرَتِ أُمِّ مِسْطَرَّ فِي مَرْطُهَا فَقَالَتْ تَعْرِ مِسْطَرَّ فَقُلْتُ لَهَا بَيْتُهَا
 قُلْتُ السَّبَبِينَ مَحَلًّا قَدْ شَهِدَ بَدْرًا قَالَتْ أَيْ هَلَنَاهُ أَوْ لَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَتْ قُلْتُ
 وَمَاذَا قَالَ قَالَتْ فَأَخْبَرْتَنِي يَقُولُ أَهْلُ الْأَنْدَلِ قَارِدُونَ مَرَمًا إِلَى مَرَحِي فَلَمَّا رَجَعْتُ
 إِلَى بَيْتِي فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ كَيْفَ تَبْكُمُ
 قُلْتُ أَنَا ذُنُوبِي أَنْ أَرَى أَبَوِي قَالَتْ وَأَنْتِ جُنْدِي أُرِيدُ أَنْ أَسْقِنَ الْخَبْرَ مِنْ قَبْلِهَا
 فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ أَبَوِي فَقُلْتُ لَا مَنِي يَا أُمَّتَاهُ مَا يَجِدُكَ
 النَّاسُ قَالَتْ يَا بَيْتُ هُوَ نِي عَلَيْكَ قَوْلُ اللَّهِ لَقَدْ مَكَانَتْ امْرَأَةٌ فَطُرَ وَصِيَّتُهَا عَيْدًا
 رَجُلٍ لِحَبْلُهَا وَلَهَا امْرَأَةٌ الْأَكْثَرُونَ عَلَيْهَا قَالَتْ قُلْتُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَقَدْ تَحَدَّثَ النَّاسُ

بهذا قالَتِ مَكِّيَّةُ ثَلَاثَ اَلْيَمَّةِ حَتَّى اَصْبَحَتْ لَا يَرَوْنَ لَيْلَةً دَمْعٌ وَلَا اَلْعَمَلُ يَوْمَ ثَمَرِ اَصْحَبَتْ
 اَبُو رَدَّ عَارِسُ اَللّٰهُ صَلَّيَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ بِنْتِ طَالِيٍّ اُسَامَةَ بْنِ كَيْدٍ حِينَ
 اسْتَلَبْتُ النَّحْيَ يَسْتَشِيرُهُمَا فِي ذِي رَجَاءٍ اَمْرًا
 ثَلَاثَ فَاَتَا اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ نَاشِرًا عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّيَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالَّذِي يَعْلَمُ مِنْ بَرَاءَةِ
 اَهْلِهِ وَبِالَّذِي يَعْلَمُ فِي نَفْسِهِ لَهُمْ مِنَ الرَّدِّ فَقَالَ يَا رَسُوْلُ اللّٰهِ هُمُ اَهْلُكَ
 وَلَا نَسْأَلُكَ الْاَخْيَارَ اَوْ اَمَّا عَلِيٌّ ابْنُ اَبِي طَالِبٍ فَقَالَ لَمْ يُضَيِّقِ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَالْيَسَّادُ سِوَاكَ كَثِيْرٌ
 وَارْتَضَيْتُ لِبَارِيَةِ تَعْدُدُكَ قَالَتْ مَدَّ عَارِسُ اَللّٰهُ صَلَّيَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَرِيَّةٍ فَقَالَ
 اَجْمَعِي بَرِيَّةً هَلْ رَأَيْتِ مِنْ شَيْءٍ يَرِيْبُكَ مِنْ عَالِيَةٍ قَالَتْ لَهَا بَرِيَّةٌ وَالَّذِي بَعَثْتَ بِالْحَقِّ
 اِنْ رَأَيْتِ عَلَيْهَا اَمْرًا قَطُّ اَغْمَضْتُ عَلَيْهَا اَكْثَرَ مِنْ اَنْ تَهْجَرَ بِرَأْيِ حَدِيْثَةِ السَّنَنِ تَمَامُ
 عَنْ حُجَّيْنِ اَهْلِيْهَا تَتَاوَلَّ الدَّاجِنُ قَالَتْ فَتَا كُكَلَهُ قَالَتْ فَتَقَامُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّيَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَاسْمُ عَلِيٍّ الْمُنْبِرُ فَاَسْتَعَدَّ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَرْزٍ سَكُوْلٌ قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّيَ
 اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَيَّ الْمُنْبِرُ يَامَقْسِرُ السُّلَيْمِيْنَ مَنْ يَقْدِرُ فِيَّ فِرْعَلٍ قَدْ بَلَغْتِ
 اَذَاهُ فِي اَهْلِ بَيْتِي نَوَا اللّٰهُ مَا عَلِمْتَ عَلَيَّ اَهْلِي الْاَخْيَارَ اَوْ لَقَدْ رَكِدُوا رَجُلًا مَا عَلِمْتَ
 عَلَيْكَ الْاَخْيَارَ اَوْ مَا كَانَ يَدْخُلُ عَلَيَّ اَهْلِي الْاَمَّةِ تَقَامُ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ الْاَنْصَارِيُّ
 فَقَالَ اَنَا اَعْدِيْكَ مِنْهُ يَا رَسُوْلُ اللّٰهِ اِنْ كَانَ مِنْ اَلَدُوْسِ فَهَرَبْنَا عَنْكَ وَاِنْ كَانَتْ
 مِنْ اِخْوَانِنَا الْخَزْرَجِ اَمْرًا فَفَعَلْنَا اَمْرًا قَالَتْ فَتَقَامُ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ سَيِّدُ
 الْخَزْرَجِ وَكَانَ رَجُلًا صَالِحًا وَكَلِمَةً اجْتَهَدْتَهُ الْحَيَّةُ فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ لَعَسَ
 اللّٰهُ لَا تَقْتُلُهُ وَلَا تَقْدِرُ عَلَيَّ قَتْلِهِ تَقَامُ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ
 فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ كَذَبْتَ كَمَا اَللّٰهُ تَقْتُلُكَ فَاَنْتَ مَنَافِقٌ لِحُجَّادٍ مِنْ الْمَنَافِقِيْنَ
 فَتَارَ الْحَيَّانِ الْاَدُوْسُ وَالْخَزْرَجُ حَتَّى هَمُّوا اَنْ يَقْتُلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّيَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَاَتَيْتُ عَلَيَّ الْمُنْبِيْنَ فَلَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّيَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْفِضُهُمْ حَتَّى سَكَنُوا
 سَكَتَ قَالَتْ وَبِكَيْتِ يَوْمِيْ ذَٰلِكَ لَا يَرَوْنَ لَيْلَةً دَمْعٌ وَلَا اَلْعَمَلُ يَوْمَ ثَمَرِ بَكِيَّتِي لَيْلَتِي
 الْمُنْبِيَّةُ لَا يَرَوْنَ لَيْلَةً دَمْعٌ وَلَا اَلْعَمَلُ يَوْمَ اَبَوَايَ يَكْنَانُ اَنْ الْبُكَاءَ مَا لَوْ كَيْدِي

فَبَيْنَا كِبَارُ عَهْدٍ وَأَنَا أَكْبَرُ اسْتَأْذَنْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مِنْ الْأَنْصَارِ فَادْنَيْتُهَا فَجَلَسْتُ مِثْلَ
قَالَتْ بَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ قَالَتْ
وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِي مُنْذُ قِيلَ لِي مَا قِيلَ وَقَدْ لَبِثْتُ شَهْرًا لَا يُوْحِي إِلَيَّ فِي شَأْنٍ يَنْبَغِي أَنْ
فَتَشْهَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ جَلَسَ لَمْ يَقَالَ أَمَا بَعْدُ يَا عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ بَلَّغْنِي
عَنْكَ كَذَا وَكَذَا فَإِنْ كُنْتُ بِرَبِيَّةٍ فَسَيَبْرَأُكَ اللَّهُ وَإِنْ كُنْتُ الْمَمْتِ بِكَ نِفَاسًا فَتَغْفِرْهُ
اللَّهُ وَتُؤْتِي إِلَيْهِ كَانَ الْعَبْدُ إِذَا اعْتَرَفَ بِذَنْبٍ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَتْ فَلَمَّا
قَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهُ فَلَكَ رَمْعٌ حَتَّى مَا أَحْسُ مِنْهُ قِطْرَةً فَقُلْتُ
أَجِبْ عَنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا قَالَ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا أَدْرِي أَأَقُولُ لِرَسُولٍ أَلَمْ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِأَيِّ أَجِبْهُ عَنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا
اللَّهُ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثُكَ السَّهْرَ
لَا أَقْدِرُ كَثِيرًا مِنَ الْفُرَاقِ إِيَّاهُ وَاللَّهُ لَقَدْ عَرَفْتُ أَتَكَلَّمُ قَدْ سَمِعْتُمْ بِهَذَا حَتَّى أَتَى بَعْضُ
فِي أَنْفُسِكُمْ وَصَدَقْتُمْ بِهِ مَا رَفَعْتُ لَكُمْ مِنْ بَرِيَّةٍ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنْ بَرِيَّةٍ لَا تَصْدُقُ
بِذَلِكَ وَلَكِنْ اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِأَمْرٍ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنْ بَرِيَّةٍ لَتَصْدُقُنِي وَإِنَّ اللَّهَ مَا أَجِدُ
لِي وَكَلِمَةً مَثَلًا لَا كَمَا قَالَ أَبُو يُوسُفَ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللَّهُ السَّمْعَانِ عَلَى مَا تَصِفُونَ
قَالَتْ ثُمَّ تَحَوَّلْتُ وَاضْطَجَعْتُ عَلَى فَيْشَى قَالَتْ وَأَنَا وَاللَّهُ حِينَئِذٍ أَعْلَمُ إِنْ بَرِيَّةٍ
وَأَنَّ اللَّهَ مُبْرئِي بَيِّنَاتِي وَلَكِنْ قَوْلُ اللَّهِ مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنْ يَنْزِلَ فِي شَأْنِي وَحْيٌ وَحْدَهُ
وَكُنْتُ إِنْ كَانَ أَحَقُّرٌ فِي نَفْسِي مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي بَرِيَّةٍ وَلَكِنْ كُنْتُ أَرْجُو
أَنْ يَكُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثَّوَمِ رُوِيَ بِرَأْسِي اللَّهُ بِهَا قَالَتْ قَوْلُ اللَّهِ مَا دَامَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ وَلَا خَرَجَ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ أَحَدٌ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
حَلَّ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَهُ مَا كَانَ يَأْخُذُهُ مِنَ الْبُرْحَاءِ وَعِنْدَ الْوَحْيِ
حَتَّى أَنَّهُ لَيَخْذُ مِنْهُ مِثْلَ الْجَلِيلِ مِنَ الْعَرَفِ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي مِنْ تَعْيِلِ الْقَوْلِ الَّذِي
أَنْزَلَ عَلَيْهِ قَالَتْ فَلَمَّا سُرِّي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْضَلُ فَكَانَ أَوَّلُ
كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا أَنْ قَالَ الْبَرِيَّةُ يَا عَائِشَةُ أَمَا اللَّهُ فَقَدْ بَرَأَ لِي فَقَالَتْ يَا أُمِّي قَوْلِي إِلَيْهِ

نے عمل کیا ہے یونس اور زکریا اور محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام نے ابن منذر نے کہا قرعہ کے استعمال پر گویا
 جماع ہے اور جس نے قرعہ کر دیا اور اس کے قول کی کوئی دلیل نہیں ہے اور ابو حنیفہ سے مشہور یہ ہے کہ قرعہ
 باطل ہے اور ایک روایت میں اجازت بھی ہے ابن منذر نے کہا قیاس تو قرعہ کے خلاف ہے پر قیاس کو
 ترک کیا احادیث سے اور سفیرین عورتوں میں قرعہ ڈالنا چاہیے ورنہ ایک کو بیچنا اور دوسرے کو نہ
 بیچنا جائز نہیں ہمارا یہی مذہب ہے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور باقی علماء کا اور یہی مردی ہے مالک
 سے اور ایک روایت میں ہے کہ خاندن کو اختیار ہے جب کو چاہے ساتھ لے جاوے انتہی مختصراً
 مترجم کہتا ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہی ہے جو حدیث صحیحہ سے ثابت ہے اور ان کا حصول
 یہ ہے کہ حدیث اگرچہ ضعیف یا مرسل یا موقوف ہی ہو تو وہ قیاس سے مقدم ہے اور امام ابو حنیفہ کا
 مذہب کبھی حدیث کے خلاف نہیں ہے اور حنفی وہی ہے جو حدیث پر چلے کیونکہ امام ابو حنیفہ کا یہی طریقہ
 اور مذہب تھا اور پھر رحم کرے اور انکو درجات عالیہ نصیب کرے انہوں نے کبھی یہ نہیں کہا کہ
 حدیث کے خلاف ہمارے قول پر چلو بلکہ یہ کہا کہ جب حدیث صحیحہ ہو جاوے تو وہی میرا مذہب ہے
ت حضرت عائشہ نے کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرعہ ڈالا ایک جا کے سفر میں اس
 میں میرا نام نکلا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئی اور یہ ذکر اسوقت کا ہے جب پردے
 کا حکم اور چکا تھا میں اپنے ہودے میں سوار ہوئی اور راہ میں جیسا تو ترقی تو یہی اوسی ہودے میں
 رہتی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد سے فارغ ہوئے اور لوٹے اور مدینہ سے قریب ہو گئے ایک یا
 اپنے رات کو کوچ کا حکم دیا میں کھڑی ہوئی جب لوگوں نے کوچ کی خبر دی اور چلے بیان تک کہ لشکر
 کے آگے بڑھ گئی جب میں اپنے کام سے فارغ ہوئی تو اپنے ہودے کی طرف آئی اور سینہ کو چھوا
 معلوم ہوا کہ میرا رخصتار کے نگینوں کا گر گیا ہے (ظفار ایک گاؤں ہے یمن میں) میں لوٹی اور
 اُس ہار کو ڈھونڈنے لگی اوس کے ڈھونڈنے میں مجھ کو دیر لگی اور وہ لوگ آئے پہنچے جو میرا ہودہ
 اٹھاتے تھے انہوں نے ہودہ اٹھایا اور میرا اونٹ پر رکھ دیا جس پر میں سوار ہوئی تھی وہ پہرہ
 سجھے کہ میں اوسی ہودے میں ہوں اسوقت عورتیں ہلکی (دبلی) تھیں نہ سنڈ ہی تھیں نہ مولی
 کیونکہ تھوڑا کہانا کھاتی تھیں اسلئے انکو ہودے کا بوجھ عادت کے خلاف معلوم نہ ہوا جب انکو
 نے اوسکو اونٹ پر لادا اور اٹھایا اور میں ایک کم سن لڑکی بھی تھی آخر لوگوں نے اونٹ کو اٹھایا اور

چلے اور میرے اپنا مارا سوقت پایا جبکہ لشکر چلے یا میں جہاؤن کر ٹھکانے پر آئی تو وہ دن کیسے سیکر آواز
 ہے نہ کوئی آواز سننے والا ہے میں نے یہ ارادہ کیا کہ جہاں بیٹھی تھی وہیں بیٹھ جاؤں اور میں یہ سمجھی کہ
 لوگ جب مجھ پر نہ پاؤ گئے تو یہیں لوٹ کر آدین گئے تو میں اسی ٹھکانے پر بیٹھی تھی اتنے میں میری
 آنکھ لگ گئی اور میں سو رہی اور صفوان بن معطل سلمیٰ کو کوئی ایک شخص ہتھوڑا آرام کے لیے اخیر
 رات میں لشکر کے پیچھے ٹھہرا تھا جب وہ روانہ ہوا تو صبح کو میرے ٹھکانے پر پہنچا اور سکو ایک آدمی
 کا جتنہ معلوم ہوا جو سو رہا ہے وہ سیکر پاس آیا اور مجھ کو بچان لیا دیکھتے ہی اسی کو کہ میں پردے کا حکم
 ادا کرنے سے پہلے اوس کے سامنے ہوا کرتی میں جاگ اٹھی اور اس کے آواز سن کر جب اپنے سر سے انا شہ وانا الکیہ
 راجعون پڑھا مجھ کو بچا کر میں نے اپنا منہ ڈھانپ لیا اپنی اور بیٹی سے قسم خدا کی اوس نے کوئی بات مجھ
 سے نہیں کی نہ میں نے اوس کی کوئی بات سنی سوا انا شہ وانا الکیہ راجعون کہنے کے پھر اوس نے اپنا اونٹ
 بٹھایا اور اپنا ہاتھ میرے چڑھنے کے لیے بچھلایا میں اونٹ پر سوار ہو گئی اور وہ پیدل چلا اونٹ کو
 کہینچتا ہوا بیانتک کہ ہم لشکر میں پہنچے اور لشکر کے لوگ اتر چکے تھے سخت دواہر کی گرمی
 میں قہر و غصہ میں تباہ ہو کر لوگ تباہ ہو کر بیٹھے جنہوں نے بدگمانی کی اور قرآن میں جس کی نسبت تولی
 کرہ و آیا ہے یعنی بانی مسابئی اُس تہمت کا **ف** اللہ تعالیٰ نے جب حضرت عائشہ کی پاکی اور عصمت
 قرآن میں بیان کی تو فرمایا جس نے اٹھایا اسکا بڑا پوچھلا و سکو بڑا عذاب **ت** وہ عبد اللہ بن
 ابی اسلول (منافق) تھا آخر ہم مدینہ میں آئے اور میں جب مدینہ میں پہنچی تو بیمار ہو گئی ایک مہینہ
 تک بیمار رہی اور لوگوں کا یہ حال تھا کہ بہتان کرنے والوں کی باتوں میں غور کرتے اور مجھے اون کے
 کسببات کی خبر نہ تھی صرف مجھ کو اس امر سے شک ہوا کہ میں نے اپنی بیوا کے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کی وہ شفقت نہ دیکھی جو پہلے میرے حال پر ہوتی جب میں بیمار ہوئی آپ صرف اندر آتے اور
 سلام کرتے پھر فرماتے پھر عورت کیسی ہے سو اس امر سے مجھ پر شک ہوتا لیکن مجھے اس خبر ابی کی خبر نہ تھی
 بیانتک کہ جب میں دہلی ہو گئی بیماری جلنے کے بعد تو میں نکلی اور میرے ساتھ ہاتھ سطح کی مان بھی نکلی
 مناصح کی طرف (مناصح موضع تہ مدینہ کے باہر) اور وہ پانچھانے تھے ہم لوگوں کے (پانچھانے ہنر
 سے پہلے) ہم لوگ رات ہی کو نکلا کرتے اور رات ہی کو چلے آتے اور یہ ذکر اُس وقت کا ہے جب ہم
 گہر دن کے نزدیک پانچھانے نہیں بنے تھے اور ہم اگلے عربوں کی طرح جنگل میں جا یا کرنی پانچھانے

کے لیے) اور گھر کے پاس باجھانے بنانے کو نفرت رکھتے تو میں چلی اور ام سطح میرے ساتھ تھی وہ بیٹھتی تھی
 ابی رہم بن مطلب بن عبد مناف کی اور اسکی ماں صفخر بن عامر کی بیٹی تھی جو خالہ تھی حضرت ابو بکر صدیقؓ
 کی اسکا نام سُلَی تھا (اوس کے بیٹے کا نام سطح بن اُثمٰث بن عباد بن مطلب تھا غرض میں اور ام سطح
 دونوں حبیبہؓ کا کام سے فارغ ہو چکے تھے تو کوئی ہو میں انکو گھر کی طرف آرہیں تھیں اتنے میں ام سطح کا
 باؤن اوجھا۔ اپنی چادر میں اور بولی ہلاک ہو ام سطح میں نے کہا تو نے بری بات کہی تو برا کہتی ہے اس
 شخص کو جو بدی کی لڑائی میں مشرکیت سے وہ بولی اے نادان تو نے کچھ نہیں سنا سطح نے کیا کہا میں نے کہا
 کیا کہا اوس نے مجھ سے بیان کیا جو بہتان والوں نے کہا تھا یہ منکر میرے بیاری دو چند ہو گئی ایک اور
 بیاری بڑی میں جب انکو گھر پہنچی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لائے اور سلام کیا اور
 فرمایا اب اس عورت کا کیا حال ہے میں نے کہا آپ مجھ اجازت دیجئے میں اپنی ماں باپ کو پاس جاؤ گی اور
 سیراؤ سوقت یہ ارادہ تھا کہ میں اپنے ماں باپ کو پاس جا کر اس خبر کو تحقیق کر دوں آخر رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے مجھ کو اجازت دی اور میں اپنے ماں باپ کے پاس آئی میں نے اپنی ماں سے کہا امان یہ لوگ
 کیا بک رہے ہیں وہ بولی بیٹا تو اسکا خیال نہ کر اور نہ کو بڑی بات مت سمجھ قسم خدا کی ایسا بہت کم ہوا
 ہے کہ کسی مرد کے پاس ایک بچہ بصورتِ عورت ہو جو اسکو چاہتا ہو اور اسکی سونکندیں نہ ہوں اور سونکندیں ہوں
 کے عیب نہ لکالین میں نے کہا سبحان اللہ لوگوں نے تو یہ کہنا شروع کر دیا میں ہاری رات روتی رہی صبح تک
 میری آنسو نہ ٹھہرے اور نہ نیند آئی صبح کو ہی میں و رہی تھی اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی
 بن ابیطالب اور اسامہ بن زید کو بلایا کیونکہ وحی نہیں اتری تھی اور اون دونوں کو مشورہ لیا مجھ کو
 جدا کرنے کے لیے (یعنی طلاق دینے کے لیے) اسامہ بن زید نے تو وہی راسے دی جو وہ جانتے تھے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بی بی کے حال کو اور اسکی عصمت کو اور آپ کی محبت کو اوس کے ساتھ انہوں
 نے کہا یا رسول اللہ عائشہؓ آپ کی بی بی ہے اور ہم تو سوا بہتری کے اور کوئی بات اسکی نہیں جانتے
 علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ تعالیٰ نے آپ کے اوپر نگلی نہیں کی اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے سوا
 عمرتین بہت ہیں اور اگر آپ زیدی سے پوچھیے تو وہ آپ سے سچ کہہ دو گی زیدی کو مراد برہ ہے جو حضرت
 عائشہؓ کے پاس رہتی تھیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جو کہا کچھ حضرت عائشہؓ کی دشمنی سے نہیں کہا
 کیونکہ انکو حضرت عائشہؓ سو سوقت تک کوئی ملال نہ تھا بلکہ یہی صدا تھا ان کے حق میں کہ جو اپنے نزدیک

مناسب مجبین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کریں اس لیے کہ آپ کو پریشانی تھی اور آپ کی تسلی اور
تشفی ضرور تھی **ف** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہہ رہی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو بلایا اور
فرمایا اے بریرہ تو نے کہی عائشہ سو ایسی بات دیکھی ہے جس سے تجھ کو اوس کی پاکدامنی میں شک ہے
بریرہ نے کہا تم اوس کے جس نے آپ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا ہے اگر میں ان کا کوئی کام دیکھتی کہی تو میں
عیب بیان کرتی اس سے زیادہ کوئی عیب نہیں ہے کہ عائشہ کم عمر لڑکی ہے آٹا چوڑا کر گھر کا سوجاتی ہے
پھر مکاری آتی ہے اور کھوکھالیتی ہے (مطلب یہ کہ اون میں کوئی عیب نہیں جسکو غم بوجہ ہوتا
اوس کے سوا کوئی عیب جو عیب وہ یہی ہے کہ بہولی بیالی لڑکی ہے اور کم عمری کی وجہ سے گھر کا بندوبست
نہیں کر سکتی) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے
اور عبد اللہ بن ابی بن سلول کو بدلا جائے آپ نے فرمایا منبر پر اے سلمان لوگو کو ن بدلا لیکامیرا اوس مختصر
سے جس کی سخت بات ایذا دینے والی میری گھر والوں کی نسبت مجھ تک پہنچی قسم خدا کی میں تو اپنی
گھر والی کو (یعنی حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا) نیک سمجھتا ہوں اور جس شخص سے یہ لوگ تمہیں
لگاتے ہیں (یعنی صفوان بن محفل سے) اوسکو بھی میں نیک سمجھتا ہوں اور وہ کہی میرے گھر
میں نہیں گیا مگر میرے ساتھ یہ سنکر سعد بن معاذ انصاری (جو قبیلہ اوس کے سردار تھے) گھر کو
ہوئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ میں آپ کا بدل لیتا ہوں اگر تمہیں کرنے والا ہماری قوم اوس میں
سے ہو تو ہم اوسکی گردن مارتے ہیں اور جو ہمارے بہائیوں خنزیر میں کو ہووے تو آپ حکم فرمائیے
ہم آپ حکم کی تعمیل کریں گے (یعنی اوسکی گردن ماریں گے) پھر سعد بن عبادہ کھڑے ہوئے
اور وہ خنزیر قبیلہ کے سردار تھے اور نیک آدمی تھے پراو سو فتانگو اپنی قوم کی بچا لگئی اور کہنے
لگے اے سعد بن معاذ قسم خدا کی بقا کی تو ہمارے قوم کے شخص کو قتل نہ کرے گا نہ کر سکیگا یہ سنکر
اسد بن حضیر جو سعد بن معاذ کے چچا زاد بھائی تھے کھڑے ہوئے اور سعد بن عبادہ کو کہنے لگے
تو نے غلط کہا قسم خدا کی بقا کی ہم اوسکو قتل کریں گے اور تو منافق ہے جب تو منافقوں کی طرف سے
لڑتا ہے غرض کہ دونوں قبیلے اوس اور خنزیر کے لوگ ادھم کھڑے ہوئے اور قریب تھا کہ گشت و
خون مفرور ہووے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے تھے اون کو سمجھا رہے تھے
اور ان کا غصہ فرو کر رہے تھے یہاں تک کہ وہ خاموش ہو گئے اور آپ بھی خاموش ہو رہے تھے حضرت

عائشہ نے کہا میں اوس دن ہی سارا دن دوایکی میرے آنسو نہیں تھمتی تھے اور نہ نیند آتی تھی پھر دوسری رات
 یہی رویا کی نہ آنسو تھمتے تھے نہ نیند آتی تھی اور میری باپ نے یہ گمان کیا کہ روتے روتے میرا کچھ پیٹ
 جاوے گا میرا مان باپ میرا پیٹ پیٹتے تھے اور میں وہی تھی اتنے میں انصار کی ایک عورت نے اجازت
 مانگی بیٹھ اوسکو اجازت دی وہ بھی آن کر رونے لگی پھر ہم اسی حال میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
 سلم تشریف لائے اور سلام کیا اور بیٹھے اور جس وز سوجھ پتھر تھمتی ہوئی تھی اوس وز سے آج تک آپ میرے
 باپس نہیں بیٹھے تھے اور ایک مہینا یوں ہی گذرا تھا میری مقدمہ میں کوئی وحی نہیں اور تری حضرت
 عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تشدد پڑھا بیٹھے ہی اور فرمایا
 اما بعد عائشہ مجھ کو تہذیبی طریقے ایسی ایسی خبر ہو چکی ہے پھر اگر تم پاکدامن ہو تو عنقریب اللہ تعالیٰ
 تمہاری پاکدامنی بیان کر دے گا اور اگر تو نے گناہ کیا ہے تو توبہ کر اور بخشش مانگ اللہ تعالیٰ کو سہو سہو کہ
 بندہ حبیبت گناہ کا اقرار کرتا ہے اور توبہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اوسکو بخشدیتا ہے حضرت عائشہ نے کہا
 جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بات تمام کر چکے تو میرے آنسو بالکل بند ہو گئے یہاں تک کہ ایک قطرہ
 بھی نہ رہا میں نے اپنے باپ کو کہا تم جواب دو میری طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس مقدمہ میں
 جو اپنے فرمایا میرے باپ بولے قسم خدا کی میں نہیں جانتا کیا جواب دوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
 سلم کو سبحان اللہ باپ تو عاشق رسول تھے گو اون کی بیٹی کا مقدمہ تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کے سامنے دم نہ مارا باوجودت زمین آواز نیامد کہ منم بیٹے اپنی مان سو کہا تم جواب دو میری
 طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ بولی قسم خدا کی میں نہیں جانتی کیا جواب دوں رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کو آخر میں نے خود وحی کہا اور میں کم سن لڑکی تھی میں نے کھامیں بہت قرآن نہیں
 پڑھا ہے لیکن میں قسم خدا کی یہ جانتی ہوں کہ تم لوگوں نے اس بات کو یہاں تک کہ تمہارا دل میں جم گئی
 اور مٹنے اوسکو سچ سمجھ لیا یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے غصے سے فرمایا اور نہ سچ کہیں نہیں سمجھا
 تھا بجز نہمت کرنے والوں کے پھر اگر میں نے کہوں میں گناہ ہوں اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ
 میں گناہ ہوں تو یہی تم مجھ کو سچا نہیں سمجھنے کے اور اگر میں ایک گناہ کا اقرار کروں جسکو میں نے
 نہیں کیا ہے اور اللہ جانتا ہے کہ میں اوس سے پاک ہوں تو تم مجھ کو سچا سمجھو گے اور میں اپنی اور
 تمہاری مثل سوا اس کے کوئی نہیں پاتی جو حضرت یوسف علیہ السلام کے باپ کی تھی اور حضرت

یعقوب کی اور حضرت عائشہ کو رنج میں اذیت کا نام یاد نہ آیا تو یوسف علیہ السلام کا باب کہا احباب! وہ ہونے
 کہا تھا فاضل بنی اسرائیل فاضل بنی اسرائیل علیہ السلام یعنی اب صبر بہتر ہے اور تمنا کی اس گفتگو پر خدا ہی کی
 مدد و کار سے ہر مہینے کروٹ موڑ لی اور میں اپنے بچہ کو نے پر لٹ رہی اور میں قسم خدا کی اس وقت
 جانتی تھی کہ میں پاک ہوں اور اللہ تعالیٰ ضرور میرے پاکی ظاہر کرے گا لیکن قسم خدا کی مجھ پر یہ گمان نہ
 ہتا کہ میری شان میں قرآن اترے گا جو پڑھا جو دیکھا (قیامت تک) کیونکہ میری شان خود میرے
 گمان میں اس لائق نہ تھی کہ اسے جل جلالہ عزت اور بزرگی والا میرے مقدمہ میں کلام کرے اور
 کلام ہی ایسا جو پڑھا جو دیکھا ہے البتہ مجھ کو یہ اسید تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں کوئی ایسا
 مضمون دیکھیں گے جس سے اللہ تعالیٰ میری پاکی ظاہر کر دے گا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
 نے کہا تو قسم خدا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ سے نہیں اٹھے تھے اور نہ گھر والوں میں سے
 کوئی باہر گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی بھیجی اور اوتار اقرآن کو آپ کو وحی
 کی سختی معلوم ہونے لگی یہاں تک کہ آپ کے جسم مبارک پر سو سو تھو کی طرح پسینے کے قطرے ٹپکنے لگے چاروں
 کے دونوں ہین اوس کلام کی سختی سے جو آپ پر اوترا (اس لیے کہ بڑے شائستہ شاہ کا کلام تھا) احباب یہ
 حالت آپ کی جاتی رہی (یعنی وحی ختم ہو چکی) تو آپ ہنسنے لگے اور اول آپ نے یکلمہ منہ سے نکالا فرمایا
 اے عائشہ خوش ہو اللہ تعالیٰ نے تجھ کو بے گناہ اور پاک فرمایا میری مان نے کہا اٹھ اور حضرت صلی
 اللہ علیہ وسلم کی تعریف کر اور شکر کر اور آپ کے سر کا بوسہ لے) میں نے کہا قسم خدا کی میں تو حضرت کے نظر
 نہیں اڑھوں لگی اور نہ کسی کی تعریف کروں گی سوا اللہ تعالیٰ کے اسی نے میری پاکی اوتاری حضرت عائشہ
 نے کہا اللہ تعالیٰ نے اوتار اے ان الذین جاؤا بالانبا محضہ تنکم اخیر تک و من اتین کو تو اللہ جل جلالہ
 نے ان اتین کو میرے پاکی کے لیے اوتار ابو بکر صدیق نے جو سطح سے غزیر داری کے وجہ سے سلوک
 کیا کرتے یہ کہا کہ قسم خدا کی اب میں اس کو کچھ نہ دوں گا جب اوس نے عائشہ کی نسبت ایسا کہا تو اس نے
 نے یہ آیت اوتاری و لا یأکل اولو الفضل منکم و انتقمہ اخیر تک حبان بن موسیٰ نے کہا عبد اللہ بن مبارک
 نے کہا یہ آیت بڑی اسید کی ہے اللہ کی کتاب میں رکھو کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے ناتے داروں کے
 ساتھ سلوک کرنے میں بخشش کا وعدہ کیا، اب بکریے کہا قسم خدا کی میں تو یہ چاہتا ہوں کہ اللہ مجھ کو
 بخشے پھر سطح کو جو کچھ دیا کرتے تھے وہ جاری کر دیا اور کہا میں کبھی بند نہ کروں گا۔ حضرت عائشہ

نے کہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُم المؤمنین زینب بنت جحش سے سیر سے باب میں پوچھا جو وہ جاتی
 ہوں یا انہوں نے دیکھا ہوا انہوں نے کہا (حالانکہ وہ سوکن تھیں) یا رسول اللہ میں اپنے کان پر
 انگلی کی احتیاط رکھتی ہوں (یعنی بن سنے کوئی بات سنی ہے نہیں کہتی اور نہ بن دیکھے کو دیکھی کہتی ہوں)
 میں تو عائشہ کو نیک سمجھتی ہوں حضرت عائشہ نے کہا زینب ہی ایک بی بی تھیں جو میرے مقابل کی تھیں حضرت کی
 بی بیوں میں اور اللہ تعالیٰ نے ان کو اس تہمت پر بچا یا ان کی پرہیزگاری کی وجہ سے اور ان کی بہن حمہ بنت
 جحش نے ان کے لیے تعصب کیا اور ان کے لیے ٹرین لوجو لوگ تباہ ہوئے اور میں وہ بھی نہیں بیٹھے
 تہمت میں منفریک تھیں (زہری نے کہا تو ان لوگوں کا یہ اخیر حال ہو جو ہم کو پہنچا **ف** نووی نے
 کہا احمد بن حنبل میں جو حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ سعد بن معاذ کھڑے ہوئے یہ مشکل ہے کہ سعد بن
 معاذ غزوہ خندق کے بعد ہی مر گئے اور یہ واقعہ غزوہ بنی مصلح کا ہے جو ستہ ہجری میں ہوا پس
 سب اہل سیر کا اجماع ہے البتہ واقعہ بنی مصلح کے خلاف نقل کیا ہے قاضی عیاض نے کہا سعد بن
 معاذ کا ذکر اس روایت میں وہم ہے اور صحیح یہ ہے کہ دونوں بابر سعد بن حنظل نے گفتگو کی اور ابن
 نے کہا کہ غزوہ مرسیع مسکندہ ہجری میں تھا اور وہی خندق کا سال ہے تو احتمال ہو کہ یہ غزوہ اور حدیث
 تہمت دونوں غزوہ خندق سے پہلے ہوں اور ہوق سعد بن معاذ زندہ تھے اس صورت میں صحیحین
 میں جو سعد بن معاذ کا ذکر ہے وہ صحیح ہوگا انہے پر نووی نے کہا احمد بن حنبل نے نکلے امین
 حدیث کی روایت ایک جماعت سے درست ہونا اور ہر ایک سے ایک مہم ٹکڑا اور یہ اگرچہ زہری کا نقل ہے
 براجماع کیا مسلمانوں نے اس کے نقل پر ۱۰ دو ستر قرعہ کا صحیح ہونا ۱۱ قرعہ کا وجہ ہونا ۱۲ سفر کے
 وقت جب کسی بی بی کو لے جانا منظور ہو متعدد بی بیوں میں سے ۱۳ قضای سفر مقیم عورتوں کے لیے
 وجہ نہ ہونا ۱۴ سفر میں اپنی بی بی کا ساتھ لے جانا ۱۵ عورتوں کا ہودے میں چڑھنا ۱۶ عورتوں
 کا جہاد میں جانا ۱۷ مردوں کا خدمت کرنا عورتوں کی سفر میں ۱۸ لشکر کا کوچ امیر کے حکم سے ہونا
 ۱۹ عورت کا جائے ضرور کے لیے بغیر اجازت خاندان کے جانا ۲۰ عورتوں کا سفر میں ہار بننا ۲۱
 جو لوگ عورت کو ادنیٰ وغیرہ پر سوار کریں وہ اس کے بائیں اگر محرم نہ ہو ۲۲ کم کہانے کی فضیلت
 عورتوں کے لیے ۲۳ لشکر میں سے بعض لوگ کا پیچھے رہ جانا ۲۴ مدد کرنا اس کی جبرہ جاوے ۲۵ احسب
 ادب اجنبی عورتوں سے بغیر بات نہ کرنا اور ان کے آگے چلنا ۲۶ آپ پیدل چلنا عورت

وَرَأَى أَيْضًا قَالُ عُدُوهُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَاللَّهِ إِنَّ الرَّجُلَ الَّذِي قُتِلَ لَهُ مَا نَبِيلٌ لِكَيْفَ قُتِلَ سُبْحَانَ
اللَّهِ قَوْلَ الَّذِي نَفْسُهُ يَبِيدُهُ مَا كَسَفْتُ مِنْ كَفَمَاتٍ أَنْتَى قَطُّ قَالَتْ ثُمَّ قُتِلَ بَعْدَ ذَلِكَ فِي
سَبِيلِ اللَّهِ شَهِيدًا وَفِي حَدِيثٍ يَعْقُوبُ بْنُ إِدْرِاهِيمَ مُوَعَّرِينَ فِي خَيْرِ الطُّلُوعِ وَقَالَ
عَبْدُ الرَّزَّاقِ مُوَعَّرِينَ قَالَ عَبْدُ بْنُ حُسَيْدٍ قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّزَّاقِ مَا قَوْلُهُ مُوَعَّرِينَ قَالَ
الْوَعْرَةُ شِدَّةُ الْحَرِّ مَرَّجَمَةٌ هِيَ جَوْدَرُ اسْمٍ مِنْ تَنَازُلِهِ هِيَ كَحَضْرَةِ عَائِشَةَ بِرَأْسِهَا تَبِينُ جَسَدُ
رَضَى السَّعْدُ عَنْ كِيِّ بِرَأْسِ كَوْدِهِ كَهْتَى تَبِينُ يَتَعَرَّضُ حَسَنُ كِيِّ فَارَقَ أَبُو وَالدِّقِّيَّ وَخَوَّضَ فِيهِ لِعَرْضِ خَمْدٍ
مُتَلَكِّمٌ وَقَدْ أَرَى بِعَيْنِهِ حَسَنُ كَا فَرُونَ سَوِيَّةً هِيَ بَابُ ارْمَانٍ أَوْ سِيرِي عَزَّتْ يَسْبُ حَضْرَةُ مُحَمَّدٍ كِيِّ
عَزَّتْ كِيِّ لِي بِجَاوِدِينَ - رَطَبٌ بِسَبَبِهِ كَحَسَنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِيِّ مِلْحٍ أَوْ تَنَاوُلِ تَبِينُ
اسْمٍ مِنْ كِيِّ تَبِينُ كَوْدُونِ سَوِيَّةً فَضُولُ كَوْدُونِ كِيِّ وَهِيَ حَضْرَةُ عَائِشَةَ كِيِّ تَبِينُ تَبِينُ تَبِينُ تَبِينُ
دُنْيَا مِنْ كَوْدُونِ كِيِّ حَضْرَةُ عَائِشَةَ كِيِّ كِيِّ تَبِينُ تَبِينُ تَبِينُ تَبِينُ تَبِينُ تَبِينُ تَبِينُ تَبِينُ
مَعْتَلٌ كِيِّ كِيِّ تَبِينُ تَبِينُ تَبِينُ تَبِينُ تَبِينُ تَبِينُ تَبِينُ تَبِينُ تَبِينُ تَبِينُ تَبِينُ تَبِينُ تَبِينُ
كِيِّ رَاهِ مِنْ تَبِينُ تَبِينُ تَبِينُ تَبِينُ تَبِينُ تَبِينُ تَبِينُ تَبِينُ تَبِينُ تَبِينُ تَبِينُ تَبِينُ تَبِينُ
ذِكْرُ مَا عَلِمْتُ بِهِ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَطِيلًا فَتَشَهَّدَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَ
أَتَى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ أَفِيدُوا عَلَيَّ وَأَنَا سِ ابْنُوا أَهْلِي وَآلِيكُمْ أَشْرَ
مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي مِنْ سُوءٍ قَطُّ وَأَبُو بَكْرٍ مِمَّنْ وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُوءٍ قَطُّ وَلَا
دَخَلَ بَيْتِي قَطُّ إِلَّا دَنَا حَاظِرًا وَلَا غَائِبًا رُفِعَ الْأَغَابُ مَعِيَ وَسَأَلَ لِحَدِيثٍ بِقُصَّةِ
وَفِيهِ وَكَلَّمَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتِي فَسَأَلَ جَارِيَّتِي فَقَالَتْ وَاللَّهِ مَا
عَلِمْتُ عَلَيْهَا عَيْبًا إِلَّا أَنَّهَُا كَانَتْ تَرُدُّ حَتَّى تَدْخُلَ الشَّاهُ تَنَاكُلُ عَيْنَيْهَا أَوْ تَنَاكُلُ
خَيْرِيهَا شَكَّ هَسَامٌ فَأَتَتْهَا بَعْضُ أَهْلِهَا بِهِ فَقَالَ أَصْدَقِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَتَّى اسْقَطُوا لَهَا يَدَ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا إِلَّا مَا يَعْلَمُ الصَّائِغُ
عَلَى تَبَرِّ الدَّهَبِ الْأَخْصَرِ وَقَدْ بَلَغَ الْأَمْرُ ذَلِكَ الرَّجُلَ الَّذِي قُتِلَ لَهُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ
وَاللَّهِ مَا كَسَفْتُ عَنْ كَفَمَاتٍ أَنْتَى قَطُّ قَالَتْ عَائِشَةُ وَقُتِلَ شَهِيدًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
وَفِيهِ أَيْضًا مِنَ الزِّيَادَةِ وَكَانَ الَّذِي تَكَلَّمُوا بِهِ مِصْحَرًا وَحَمَنَةً وَحَسَنًا وَأَمَّا الْمُنَافِقُ

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قُحَيْفَةَ كَانَ يَكْتُمُ شَيْئًا وَيَجْمَعُهُ وَهُوَ الَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ وَحَمَلَهُ
 ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا جب لوگوں نے میری نسبت بیان کیا جو بیان کیا اور مجھ پر
 خیر نہ ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطیبہ پرستے کو لہڑے ہوئے اور تشدد پڑا، اللہ کی تعریف کی اور
 اور اسکی صفت بیان کی جیسی اوپر کے لائق ہے کہ انا بعد مشورہ دو چہرہ کو ادن لوگوں میں جنہوں نے تہمت لگائی
 میرے گھر والوں کو قسم خدا کی میں سے تو اپنے گھر والی پر کوئی برائی کہی نہیں جانی اور جس شخص سے انہوں
 نے تہمت لگائی اور سبکی بھی کوئی برائی میں نے کہی نہیں دیکھی ورنہ وہ کہی میرے گھر میں آیا مگر اسی
 وقت جب میں موجود تھا اور جب میں سفر میں گیا وہ بھی میرے ساتھ گیا اور بیان کیا سارا قصہ حدیث
 کا اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں آئے اور میری لونڈی سے حال پوچھا
 اور سننے کہا تم خدا کی میں نے عائشہ کا کوئی عیب نہیں دیکھا البتہ عجیب تو ہے کہ وہ سو جاتی میں پر
 بکری آتی ہے اور اُن کا آٹا کھا لیتی ہے یا خمیر کھا لیتی ہے آپ کے بھنے اصحاب نے اسے جبر کا اور کہا سچ
 کہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہاں تک کہ صاف کہہ دیا، اس سے زیادہ واقعہ تہمت کا یا سخت سست
 کہا اسکو وہ کہنے لگی سبحان اللہ قسم خدا کی میں تو عائشہ کو ایسا جانتی ہوں جیسو سنا خالص سحر سونے
 کی ڈلی کو جاتا ہے (یعنی بے عیب) یہ خبر اس مرد کو پہونچی جس نے تہمت کرتے تھے وہ بولا سبحان
 اللہ تم خدا کی میں نے کیسے عورت کا کپڑا کہی نہیں کہہ لا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
 نے کہا وہ مرد خدا تعالیٰ کی راہ میں شہید ہوا اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ تہمت کرنے والوں
 میں سے سب تہمت تھی اور حسان تھا اور منافق عبد اللہ بن ابی وہ تو کہو کہو وکر اس بات کو لگاتار
 ہر اسکو اکٹھا کرتا اور وہی بابی سابع تھا اور حمد بن جحش **باب** بَرَاءَةُ حَكِيمِ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الرَّيْبَةِ أَتَى ابْنُ لُؤْدِيٍّ ابْنَ بَرَاءَةَ وَأَعَصَمْتَ كَابَانَ عَنْ النَّسَاءِ
 نَحْلَاكَ إِنَّ يَهُدْيَ بْنَ مَرْيَمَ وَكَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَأَمَرَ بِحَقِّهِ عَلَى نَارِ أَهْوَى رَكِبَتْ بَرْدًا فَقَالَ لَهُ عَنِّي أَخْرَجْنَا ذَلِكَ يَدَهُ فَأَخْرَجَهُ فَأَذَا
 هُوَ مَجْبُوبٌ لَكِنَّ لَهُ ذِكْرٌ فَكَفَّ عَنْ عُنُقِهِ ثُمَّ أَقْبَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا
 رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ يَحْبُودُ بِمَا لَكَ ذِكْرٌ ترجمہ انس روایت ہے ایک شخص نے لوگ تہمت لگاتے تھے آپ کی حرم
 کو کہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ام ولد لونڈی کو آپ نے حضرت علی سے فرمایا جا اور اس شخص کی

کر دین اور عبد اللہ بن ابی نے کہا اگر تم مدینہ کو لو گئے تو البتہ غوث الارض و دنیا بنو تین غوث الارض و دنیا نکال دیتا دلت دلت
 (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ذلت والا قرار دیا مردود نے) میں یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر
 آیا اور تبے بیان کیا اپنے عبد اللہ بن ابی کے پاس کہلا ہیجا اور پوچھا یا ادس! ادس نے قسم کھائی کہ میں
 نے ایسا نہیں کہا اور بولا کہ زید نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جھوٹ بولا اس بات کو میرا دل کہت
 رنج ہوا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو سچا کیا اور سورہ اذا جاءک المنافقون دوسری پہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم سے انکو بلایا اور ان کے لیے دعا کرنے کو مغفرت کی لیکن انہوں نے اپنے سر ہٹ لیے (یعنی نہ
 آئے اور اللہ تعالیٰ ان کے حق میں فرمایا ہے **کَاثِمٌ خَشْبٌ مُّسَدَّدٌ** گویا وہ مکڑی بن میں دیوار سے ٹکرائی
 ہوئی زید نے کہا وہ لوگ ظالمین خوب اور اچھے معلوم ہوتے تھے **ف** اللہ تعالیٰ ان کی نشان بین
 فرماتا ہے جب تو انکو دیکھے تو بھجہ کو اچھے لگتے ہیں بدن بدن کے پینے موٹے تارے اور فریب میں
 اس حدیث سے زید کی نفی نکل اور یہی معلوم ہوا کہ عرب میں ہر کوئی ایسے بات سننے میں سبکدوش
 کا ضرر ہو تو امام سے کہہ دے **عمر بن الخطاب** **ع** **جَابِرٌ يَقُولُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبِرَ**
عَبْدُ اللَّهِ بْنِ أَبِي قُحْرَةَ مِنْ قَبْرِهُ فَوَضَعَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ بَقِيَّةِ وَ
الْبَسَةِ فَيُصَلُّهُ وَاللَّهُ اعْلَمُ ترجمہ مابراہ نے اس غم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 عبد اللہ بن ابی کی قبر پر آئے (جب وہ گڑ چکا تھا) اس کو قبر سے نکالا اور اپنے گھٹنوں پر بیٹھا اور
 اپنا تھوک دسپڑا لایا اور اپنا کرتہ اس کو پہنا یا **عمر بن الخطاب** **ع** **جَابِرٌ يَقُولُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
قَامَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قُحْرَةَ مَا دَخَلَ حُفْرَتَهُ فَنَزَلَ فِيهَا حَتَّى رَفَعَ رُكْبَتَيْهِ وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ بَقِيَّةِ
 اور کہہ **عمر بن الخطاب** **ع** **ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَا كُنَّا نَوْبُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قُحْرَةَ**
جَاءَهُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَهُ أَنْ يُعْطِيَهُ
فَيُصَلِّهُ بِكَفِّهِ فَبَدَّ أَبَاهُ فَأَعْطَاهُ ثُمَّ سَأَلَهُ أَنْ يُصَلِّىَ عَلَيْهِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّىَ عَلَيْهِ فَقَامَ عُمَرُ فَاتَّخَذَ ثَوْبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ ائْتِصِلْ عَلَيْهِ وَقَدْ هَكَكَ اللَّهُ أَنْ تُصَلِّىَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّمَا خَيْرِي اللَّهُ فَقَالَ اسْتَغْفِرُ لِعُمَرَ وَلَا تَسْتَغْفِرُ لِي أَنْ تَسْتَغْفِرَ لِي سَبْعِينَ مَرَّةً وَسَأَلَنِي
عَلَى سَبْعِينَ قَالِ إِنَّهُ مَنَّا نَزَلَ فَصَلِّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

معلوم ہوا کہ مٹاپے کے ساتھ دانا کی کم ہوتی ہے ایک شخص اون میں سے بولا گیا تم سمجھتے ہو کہ اللہ تعالیٰ سنتا
 ہے جو ہم کہتے ہیں اور دوسرا یہ بولا اگر ہم پکاریں تو سنیں گے اور چونکہ سے بلین تو نہیں سنیں گے اور تیسرا اگر
 وہ سنتا ہے جب ہم پکار کر بولتے ہیں تو اس سے بلین گے جب یہی سہ گات اب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اُماری
 وَكَانَ لَكُمْ تَسْتُرُونَ اِنَّ اَنْتُمْ عَلَيْنَا لَكُنْتُمْ اَخِيرَ تَكْسِيْنِ تم اس لیے نہیں چھپاتے تھے کہ تمہارے کو اسی دین کے کا
 اور اچھے اور کہا میں تمہاری لیکن تم نے یہ خیال کیا کہ اللہ نہیں جانتا بہت کام جو تم کرتے ہو **عَنْ**
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْجَمَةَ وہی جو اور پکڑا **عَنْ** **زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ** اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 خَرَجَ اِلَى اَحَدٍ فَوَجَعَ نَاسٌ مِمَّنْ كَانَ مَعَهُ فَكَانَ اصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْهَمُ
 فِرْقَتَيْنِ قَالَ بَعْضُهُمْ نَقَطَ لِهَؤُلَاءِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَنْزِلُكُمْ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فَيَقْتُلُونَ
 تَرَجَمَهُ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنَاحَ حَدِّكَ لِيْ نَكْرًا وَجَنَاحَ اَدَمِي
 اَبِيْكَ سَاطِئًا لَكَ لَوْ اَتَيْتُ (وہ منافق تھے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور کچھ مقدمہ
 میں دو فرقے ہو گئے بعض کہنے لگے ہم اون کو قتل کریں گے اور بعضوں نے کہا قتل نہیں کریں گے
 تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اُماری تمہارا کیا حال ہو منافقوں کے باب میں تم دو فرقے ہو گئے
 اخیر تک **عَنْ** **شُعْبَةَ بْنِ اِلَاسَادِ بْنِ مَرْجَمَةَ** وہی جو پکڑا **عَنْ** **ابْنِ سَعْدٍ**
الْحَدِيثُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُنَافِقِينَ رَفَعَ يَدَيْهِ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ كَاَنَّ اِيْذَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْعَدُوِّ وَخَلَفُوا عَنْهُ وَفَرَحُوا بِمَقْعَدِهِمْ
 خِلَافَتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اعْتَدَلُوا اِلَيْهِ وَحَلَفُوا وَاحْتَبُوا اَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا فَتَنَزَّلَتْ لَا تَحْسَبَنَّ الدِّينَ
 يَفْرَحُونَ بِمَا اَدَّوْا وَيُحِبُّونَ اَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا فَلَا تَحْسَبَنَّ لَهُمْ مِقَادَةَ مِرَّةٍ
 الْحَدَّثَ اَبِيْ تَرَجَمَهُ ابُو سَعِيدٍ خُدْرِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ رَوَيْتُ كَيْفَ نَافَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سلم کے زمانے میں ایسے تھے کہ جب آپ اُڑائی پر جاتے تو وہ پیچھے رہ جاتے اور حضرت کے حلال
 گہرے بیٹھنے سے خوش ہوتے بہر جب آپ لوٹ کر آتے تو آپ سے عذر کرتے اور قسم کھاتے اور یہ
 چاہتے کہ لوگ اون کو تعریف کریں اور ان کا سون پر جو اونہوں نے نہیں کیے تب اللہ تعالیٰ
 نے یہ آیت اُماری مرت سجدہ اور لوگوں کو جو خوش ہوتے ہیں اپنے کیے سے اور چاہتے ہیں کہ

چکار دیکو کہ عقبہ کی راہ کوئی نہ آوی اور طبع اوی جبرامیج اور آسان طریق ہو وہاں جاویں سب لوگوں نے حسب ارشاد اکابرین واری
 کارستہ لیا اور آپؐ ہمارا رضیفہ اور حفرہ بن عمر و سلمی کے ساتھ عقبہ کی راہ لی عمار آپؐ کے اگلا تھا اور حذیفہ پیچھے چھوٹا فقون
 نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تعمیل کی اور عقبہ کے رستے سے بارادہ فاسد جاہک پاتا کہ پہونچ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کو انکو پہونچنے کی خبر ہوئی حذیفہ کو ارشاد فرمایا کہ اگلی سواریوں کو منہوں کی مار سے حذیفہ ہاتھ میں لکھ لی اور اگلی سواریوں کو منہوں
 کو مارا اور فرشتہ در در پہونچے دوہو جاوا اسکے دشمنوں نے فقون نے جان لیا کہ ہمارا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہل گیا وہ اس
 ہو کر طبع اوی میں دوسرے صحابہ میں جاہل آپؐ ان منافقوں کے نام اور انکو باون کے نام سوقت حذیفہ کو بتلادے تھے حذیفہ
 چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رازدار تھے ان سب کو پہونچا تھے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا راز افشا نہ کرتے تھے
ت وہ بولا میں کہو خدا کی قسم دیتا ہوں صحابہ عقبہ تک نہ تھے لوگوں کے حذیفہ سے کہا جب پہونچتا ہے تو بلا دو سکو انہوں نے کہا
 کہ خبر دیجائی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ (تیسرے سو) چوڑے آدمی ہیں اگر تو یہی کہتے ہیں تو وہ بندہ میں
 اشارہ نہ سکو سچا دیکھ تو یہی کہتے ہیں لیکن حراۃ نہ کہا کہ انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راز کا افشا ہے
 اور میں یہ کہتا ہوں کہ انہیں سچے بارہ خدا و رسول کے دنیا و آخرت میں دشمن ہیں اور باقی قیوم نے عذر کیا (حساب انہیں چھا
 گیا اور ملاست کی گئی) کہ ہنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی (کہ عقبہ کے رستہ نہ آؤ) کی آواز پہونچ رہی تھی اور نہ
 اس قسم کے اسادہ کی ہم خبر کہتے ہیں اور (سوقت) پیچھے خلد اسل اللہ علیہ وسلم ننگستان میں تھے یہر حل اور فرمایا کہ اگلو براؤ
 میں ہنوز باقی ہو تو مجھ سے پہلے کوئی آدمی باقی پر نہ جاوی (حباب نے ان سے شرب لگو لگو) تو کہہ (منافق) وہاں پہونچ چکے
 تھے آپؐ انہیں کہتے ہیں **عَنْ حَبَابِ بْنِ جَدَا** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَصْعَدُ الْغَيْثَةَ
 ثَلَاثَةَ الْمَرَّاتِ فَانْصَحَ مَا حَاطَ عَلَيْهِ نَبِيُّ إِسْرَائِيلَ فَإِنَّ تَمَّكَانَ أَوَّلَ مَنْ صَعِدَ هَاهُنَا كَيْلَ بَنِي الْخَزَجِ ثُمَّ تَمَّ
 النَّاسُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَلَّمَ مُعْفُورًا إِلَّا صَاحِبَ الْحِلِّ الْأَخْمَرِ فَاثْنَاةً فَقُلْنَا فَقَالَ يَسْتَعْفِفُ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَاشْوَادَانِ ابْجِدَا لَتَنِي أَحَبُّ إِلَيَّ مَنْ أَنْ يَسْتَعْفِفَ لِي صَاحِبُكُمْ قَالَ وَكَانَ
 رَجُلٌ يُشَدُّ خَالَةً لَهُ تَرْحِمُهُ جَارِبْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَوَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَايَا كُنْ خَصْرَ رَأْيِي كَمَا هِيَ حِجْرُهُ جَائِزًا
 كَمَا هِيَ صَافٍ هَجَارِيكَ جَيْبِي إِسْرَائِيلَ صَافٍ كَيْتُ جَابِئُ نَسَبٍ كَمَا تَرَسُّ بِهِيَ كَمَا لِي بِهَا كَمَا تَرَسُّ بِهِيَ خَرَجَ قَبِيلَهُ كَوَلَّوْا
 كَمَا بِرَأْيِي كَمَا رَجَحِيَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَايَا تَمَّ بِرَأْيِي كَمَا تَرَسُّ بِهِيَ كَمَا لِي بِهَا كَمَا تَرَسُّ بِهِيَ خَرَجَ قَبِيلَهُ كَوَلَّوْا
 جَلَّ سَوَالُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي عَفْرَتِي كَمَا كَرِيْنُ بَوْلَا تَمَّضَا كِيْنِ ابْنِي كِيْنِي حَبْرِي وَابْنُ تَمَّضَا يَدِي تَمَّهَارِي حَسَبِ
 كِيْنِ عَسَا جَابِئُ كَمَا تَمَّضَا نَبِي كِيْنِي حَبْرِي وَابْنُ تَمَّضَا يَدِي تَمَّهَارِي حَسَبِ كِيْنِ عَسَا جَابِئُ كَمَا تَمَّضَا نَبِي كِيْنِي حَبْرِي وَابْنُ تَمَّضَا يَدِي تَمَّهَارِي حَسَبِ

ہوئی اور یہ آپ کا سچرہ ہے آپ جیسا فرمایا تھا وہی خاص روپا ہی نکلا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَدَّقَ ثَنِيَّةَ الْمَرَارَةِ بِمِثْلِ حَبِثٍ مَعَاذَ غَيْرِائِهِ قَالَ وَإِذَا هُوَ أَعْرَافُ جَدِّكَ يَنْشُدُ حَالَهُ
 لَمْ تَرْجِعْهُ بِي سَمِينٍ يَكُلُ الْكَلَامَ كَوَدِ كِبَاهُ جَانِبِي مِثْلِي خَيْرٌ مِنْ مِثْلِهِ رَوَاهُ **عَنْ** ابْنِ بِلَالٍ قَالَ كَانَ مِثْلَ حَبِثٍ مِنْ
 بَنِي النَّجَّارِ قَدْ قَسَدَ الْبَقَرَةُ قَالَ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ وَكَانَ يَكْتُبُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْطَلَقَ
 هَارِبًا حَتَّى لَمَّا رَأَى أَهْلَ الْكِتَابِ قَالَ فَرَّعْنِي فَأَلَوْ هَذَا أَقْدُ كَانَ يَكْتُبُ لِحُمَيْدٍ فَأَتَى حُمَيْدًا بِمَا كَتَبَ فَقَالَ لَيْتَ أَنَّ
 اللَّهُ عُنُقَهُ مِنْهُمْ لَحْفَرُوا لَهُ فَأَوَارَوْهُ فَأَصْبَحَتِ الْأَرْضُ قَدْ نَبَذَتْهُ عَلَى وَجْهِهَا لَتَمَّ عَادُوا وَخَفَرُوا فَخَفَرُوا لَهُ فَوَارَوْهُ
 فَأَصْبَحَتِ الْأَرْضُ قَدْ نَبَذَتْهُ عَلَى وَجْهِهَا لَتَمَّ عَادُوا وَخَفَرُوا فَخَفَرُوا لَهُ فَأَصْبَحَتِ الْأَرْضُ قَدْ نَبَذَتْهُ
 عَلَى وَجْهِهَا فَتَرَكْنِي مَنْ بُوذًا **ترجمہ** انس بن مالک نے اسد قلعے عنہ سے روایت ہے
 ایک شخص ہمارے قوم بنی نجار میں رہتا جس نے سورہ بقرہ اور آل عمران پڑھی تھی اور وہ مکہ کرتا
 تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بہر ہال گیا اور اہل کتاب سے مل گیا اونہوں نے اُسکو اٹھایا
 اور کہنے لگے یہ منشی تھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ لوگ خوش ہوئے اُس کے مل جانے سے بہر توری
 دنوں میں اسہ تعالیٰ اُسکو ملاک کیا اونہوں نے اوس کے لیے قبر کھودی اور گاڑ دیا جھکود کہا تو
 اوس کی لاش باہر پڑی ہے بہر اونہوں ک کھودا اور اُسکو گاڑ دیا بہر صبح کو دیکھا تو اسکی لاش باہر
 پڑی ہے بہر کھودا اور پھر گاڑا بہر صبح کو دیکھا تو اوس کی لاش کو زمین نے باہر ہینک دیا ہے آخر
 اُسکو یوں ہی پڑا ہوا چوڑ دیا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَلَّمَ قَدِيمٌ مِنْ سَكْرِ فُلْكَ مَا كَانَ قَدْ بَ الْكَدِيَّةَ هَاجَتْ رِيَّةٌ شَدِيدَةً كَمَا دَأَّ أَنْ تَذْفِنَ
 الرَّكْبَ فَوَعَمَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ هَذِهِ الرِّيَّةُ لِمَوْتِ مُنَافِقٍ
 فُلْكَ قَدِيمَ الْمَدِينَةِ فَإِذَا مُنَافِقٌ عَظِيمٌ مِنَ الْمُتَفَقِّهِينَ قَدْ مَاتَ **ترجمہ** جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے آرہے تھے جب مدینہ کے قریب پہنچے تو زور کی ہوا چل
 ایسے زور سے کہ سوار زمین میں دبنے کے قریب ہو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ہوا کسی
 منافق کے مرنے کو لیے چل ہے جب آپ مدینہ میں پہنچے تو ایک بڑا منافق منافقوں میں سے مر گیا
 یہ آپ کا ایک معجزہ تھا **عَنْ** أَبِي سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا مَعَرُ بْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مَوْعُوجًا قَوْضَعَتْ يَدَايُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ وَاللَّهِ مَا أَرَيْتُكَ كَالْيَوْمِ رَجُلًا

گذرا اس میں یہ ہے کہ میرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ ہنسی بہا تک کہ آپ کی کچیان کہل
 گئیں تعجب سے اس کی تصدیق کر کے پہر آپ فرمایا دُعا قَدْرُوا الشَّخْصَ قَدْرِهِ اخیر تک **عن**
 عَلْقَمَةَ يَقُولُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَقَالَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ إِنَّ اللَّهَ يُمَسِّكُ السَّمَوَاتِ عَلَى أَصْبَعٍ وَأَلَا تُغِيثُنِي عَلَى أَصْبَعٍ وَالشَّيْخُ
 وَالَّذِي عَلَى أَصْبَعٍ وَالْحَلَاكُ لَيْسَ عَلَى أَصْبَعٍ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَنَا الْمَلِكُ قَالَ تَرَأَيْتَ النَّبِيَّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْلُفُ حَتَّى يَدَّ تَنُوكَ جَدُّهُ ثُمَّ قَالَ وَمَا قَدْرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ
 ترجمہ علقمہ سر رویت کہ عبد اللہ بن سعود نے کہا اہل کتاب میں سے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا اے ابوالقاسم اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر رکھ لیگا اور زمینوں
 کو ایک انگلی پر اور رحمت اور ترز میں کو ایک انگلی پر اور تمام مخلوقات کو ایک انگلی پر یہ فرمایا
 میں بادشاہ ہوں میں بادشاہ ہوں عبد اللہ نے کہا میرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ
 ہنسی بہا تک کہ آپ کے دانت کہل گئے یہ فرمایا دُعا قَدْرُوا الشَّخْصَ قَدْرِهِ **عن** الْأَعْمَشِ بِعَدَا
 الْأَسَدِ عَنِ النَّبِيِّ فِي حَدِيثِهِ جَمِيعًا وَالشَّيْخُ عَلَى أَصْبَعٍ وَالَّذِي عَلَى أَصْبَعٍ وَكَانَ فِي
 حَدِيثِ جَرِيٍّ وَالْحَلَاكُ لَيْسَ عَلَى أَصْبَعٍ وَكَانَ فِي حَدِيثِهِ وَالْحَبَالُ عَلَى أَصْبَعٍ وَكَانَ فِي حَدِيثِهِ
 جَرِيرٌ يَصْدِيقًا لَهُ تَعْبِيًّا يَا قَالَ ترجمہ وہی جو گذرا اس میں اتنا زیادہ ہو کہ پھاڑوں کو ایک انگلی
 پر اور جبریل کی رویت میں ہے کہ آپ ہنسی اس کی تصدیق کر کے تعجب سے **عن** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَفَعَنِي
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِضُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى
 الْأَرْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِمِصْبَحِهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ مُلُوكُ الْأَرْضِ
 ترجمہ ابو ہریرہ سر رویت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کو دن زمین کو مٹی
 میں لے گا اور آسمانوں کو داہنے ہاتھ میں لپیٹ لیگا پہر فرما دے گا میں بادشاہ ہوں کہاں ہیں
 زمین کے بادشاہ **عن** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَفَعَنِي اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْوِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ السَّمَوَاتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِبَيْدِهِ الْيَمْنِ
 ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ الْحَبَّارُونَ أَيْنَ الْمَتَكُ يَزُونُ ثُمَّ يَطْوِي الْأَرْضَ يَشْجَلًا ثُمَّ
 يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ الْحَبَّارُونَ أَيْنَ الْمَتَكُ يَزُونُ ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

رہے گا۔ یعنی کوئی عمارت جس پر مکان یا مینار وغیرہ نہ ہے گی صاف چٹیل میدان ہو جاوے گا۔ **عَنْ**
 عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ
 وَجَلَّ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَوَاتُ قَائِنٌ يَكُونُ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ بِرَسُولٍ
 اللَّهُ فَقَالَ عَلَى الصِّرَاطِ ترجمہ اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یہ جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس دن بدل دی جائیگی زمین اس میں کس
 سوا اور آسمان ہی بدلے گا وہاں کس کے ادسوقت لوگ کہاں ہوں گے آپ نے فرمایا پھر صراط پر ہونے والے
عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ تَكُونُ الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ خُبْرَةً وَاحِدَةً يَكْفِيهَا الْخَبْرَةُ رُبِّيذُهُ كَمَا يَكْفِيكُمْ أَحَدُكُمْ
 خُبْرَتُهُ فِي الشَّعْرِ ثُمَّ لَا يَهْلُ الْخَبْرَةُ قَالَ فَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ قَالَ بَارَكَ الرَّحْمَنُ عَلَيْكَ
 أَيَا الْقُسَيْمِ الْآخِذُ بِكَ يُنْزِلُ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ قَالَ بَلَى قَالَ تَكُونُ الْأَرْضُ خُبْرَةً
 وَاحِدَةً كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَظَهَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 إِلَيْنَا ثُمَّ حَوَّلَ حَتَّى يَدَتْ نَوَاجِدُهُ قَالَ الْآخِذُ بِكَ يَا دَائِمُ قَالَ بَلَى قَالَ إِذَا مِمَّ
 بَلَاؤُهُمْ وَكَوْنُ قَالُوا وَمَا هَذَا قَالَ تَوَرُّوْهُ وَكُونُ يَأْكُلُ مِنْ زَائِدَةٍ مَكْبُودَةٍ سَبْعُونَ أَلْفًا
 ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن زمین ایک
 روٹی کی طرح ہو جاوے گی اللہ تعالیٰ اس کو اولٹی پٹی کر دیگا اپنے ہاتھ سے جیسے تم میں سے سفر میں سوئی ہو
 روٹی کو اولٹتا ہے بہشتیوں کی مہمانی کے لیے **ف** یہ امر کچھ غلط عقل نہیں بلکہ عادت کی ہی
 خلاف نہیں ہے اسوجہ سے کہ اب بھی زمین کی مٹی طرح طرح کے پہل اور میوے ہو جاتی ہے پس اگر ساری
 زمین ایسی قدرت سے آتا ہو جاوے تو کیا بعید ہے **ت** پھر ایک شخص یہودی آیا اور بولا برکت
 دیوے رحمان تہم ابو القاسم کیا میں تم کو بتلاؤں بہشتیوں کا کہنا قیامت کو دن آجے فرمایا مان بتلاؤ
 بولا زمین تو ایک روٹی کی طرح ہو جاوے گی جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا یہ نیکر آپ نے
 ہماری طرف دیکھا پھر نہنے یہاں تک کہ آپ کے دہت کھل گئے وہ بولا میں نے کہوں ادن کا سالن کیا
 ہوگا آپ نے فرمایا ہاں وہ بولا ادن کا سالن بالام اور نون ہوگا صبح بے بے پوچھا بالام اور نون کیا ہے
 وہ بولا بلن اور چھل جن کے کلجے کے ٹوٹے میں سو ستر ستر آدمی کہا دیں گے **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَابَعَنِي عَشْرَةٌ مِّنَ الْيَهُودِ لَدَلُّهُ
 يُتَّقَى عَلَى ظَهْرِهَا يَهُودِيٌّ إِلَّا أَكْسَمُكُمْ تَرْجَمَهُ أَبُو بَرِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَ رَوَيْتُ هَذَا رِسَالِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَفْرَمَا إِكَ دَسْ يَهُودِيٌّ مِيرِي يَهُودِيٌّ كَرَلِينَ تَوَسَّارِي زَيْنِ مِينَ كَوِي يَهُودِيٌّ بَاقِي
 نَدْرَهْ جَوَسْلَانِ زَبُو جَاوَسْ (يعني دس عالم يهودی متابعت کریں تو باقی یهودی بھی سلمان ہو
 جادین گے) **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ** بَيْنَمَا أَنَا أَكْمِثُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرْثٍ
 وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلَى عَصِيْبٍ إِذْ مَرَّ بِفَرٍّ مِّنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ سَكُوهُ عَنِ الرَّوْحِ
 فَقَالَ وَمَا رَأَيْكُمْ إِلَيْهِ لَا يَسْتَقْبِلُكُمْ بِشَيْءٍ تَكْرَهُوْنَهُ فَقَالُوا سَكُوهُ فَقَامَ إِلَيْهِ بَعْضُهُمْ
 فَسَأَلَهُ عَنِ الرَّوْحِ قَالَ فَاسْكُتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا فَعَلِمَتْ
 أَنَّهُ يُوصِي إِلَيْهِ قَالَ فَقُمْتُ مَكَانِي فَلَمَّا نَزَلَ الرَّوْحُ قَالَ لِيكَ لَوْنُكَ عَنِ الرَّوْحِ قُلِ الرَّوْحُ
 مِّنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أَوْثَرُ مِّنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا تَرْجَمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَ
 رَوَيْتُ هُوَ مِينَ اِيكْ بَارِ رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَ سَاهَتَهْ جَارُهُ تَهَا اِيكْ كَسِيْتِ مِينَ اِيكْ
 لَكُرِّي بِرِيْكَ دِيْعَ تَهْ اَتَنَ مِينَ جِنْدِ يَهُودِيٍّ لَمْ اَوْنِ سَوَا اِيْكَ دُوْسَرَهْ سَ كَهَا اِنِ سَوِ يَهُودِيٍّ
 كُو دُوْسَرَهْ كَمَا تَهْمِيْنَ كِيَا شَبَهْ سَوِ جَوِ بُوْجِيْتَهْ هُوَا بَسَانَهْ هُوْدَهْ كُوِيْ بَاتِ سِيْ اَكْمِيْنَ جَوِ لَكُوْ بَرِيْ مَعْلُوْمِ
 هُوَ بَرِ اَوْنَهْ نَهْ كَهَا بُوْجُوْ اَخْرَ كُجْ لَوْگْ اَوْنِ مِيْنِ اَوْثَرِ اِيْكَ طَرَفِ اَدْرِ بُوْجُوْ اَرُوْحِ كِيَا هَ اِيْكَ
 سَوْرَهْ اَوْرَ كُجْ جَابْ دِيَا مِينَ سَهْجَا اِيْكَ بِرُوْحِيْ اَسْرِيْ هَ مِينَ اَدِيْ جَكَبَهْ كُثْرَا هُوْرَا حَبِ رُوْحِيْ اَوْتَرِ
 جَلِيْ تَوَابْ نَهْ يِهْ اِيْتِ بَرِيْ وَبِيْكَ لَوْنُكَ عَنِ الرَّوْحِ قُلِ الرَّوْحُ مِّنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَا اَوْثَرُ مِّنَ الْعِلْمِ
 قَلِيْلًا يَنِ بُوْجِيْتَهْ مِينَ تَجَبَهْ سَ رُوْحِ كُو تَوَكُهْ رُوْحِ بِرُوْرُوْكَ اَرَا اِيْكَ حَكْمِ هَ اَدْرِ تَمْلِيْنَ دِيْعَ
 كَهْ عِلْمِ مَكْرَهُوْرَا **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ** كُنْتُ أَكْمِثُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فِي حَرْثٍ بِاللَّيْلِ يَتَوَخَّضُ خَلْفِيْ اَنَ فِيْ حَلِيٍّ وَبِيْكَ مَا اَوْثَرُ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا وَفِيْ حَلِيٍّ
 عَلِيٍّ وَمَا اَوْثَرُ مِّنْ رُوَايَةِ بْنِ خَشْرَمٍ تَرْجَمَهُ وَهِيَ جَوْدَرَا **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ** كَانَ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزَا يَتَوَخَّضُ خَلْفِيْ عَصِيْبٍ لَّجْدٍ وَكَانَ يَتَوَخَّضُ خَلْفِيْ مِّنْ عَنِ
 الْأَعْمَشِ وَقَالَ فِيْ رُوَايَتِهِ وَمَا اَوْثَرُ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا تَرْجَمَهُ وَهِيَ جَوْدَرَا
ف مَارِيْ نَهْ كَهَا رُوْحِ اَوْرَ نَفْسِ كِيْ حَبْتِ نَهَايْتِ بَارِيْكَ اَوْرَا بُوْجُوْ اَسْ كَهْ

اخیر تک (سورہ مريم میں) **عَنْ** الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُنْبَرٍ عَنْ حَكِيمٍ وَفِي حَدِيثٍ
 جَرِيئٍ قَالَ كُنْتُ قَائِلًا فِي الْحِجَابِ هَيْدَةً تَعْمَلُ لِلْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ عَلَا قَاتِكَيْتُهُ أَتَقَامَنَا
 ترجمہ وہی جو گذرا ہمیں یہ ہے کہ خباب نے کہا میں جاہلیت کے زمانے میں لوہر تہا میں نے عاص بن امل
 کا کچھ کام کیا پھر اس سے تقاضا کرنے گیا مزدوری کے لیے **عَنْ** الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُنْبَرٍ قَالَ أَبُو جَهْلٍ
 اللَّهُمَّ إِن كَانَ هَذَا هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حَجَارَةً مِنَ السَّمَاءِ أَوْ إِنَّا بِكَ
 إِلَيْهِمْ فَكَذَلِكَ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ
 يَسْتَغْفِرُونَ وَمَا لَهُمْ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمُ اللَّهُ وَهُمْ يَعُودُونَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى
 آخر الا یہ ترجمہ انس بن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابو جہل نے کہا یا اللہ اگر یہ قرآن سچ ہے
 تیری طرف سے تو ہم پر تیرا آسمان بربا کر دے کہہ کا عذاب بھیج اور سوت یہ آیت اور تیری اس کو
 عذاب کرنے والا نہیں جب تک تو اون میں موجود ہے اور اس کو عذاب نہیں کرنے کا جب تک کہ تنہا
 کرتے ہیں اور کیا ہو اچھا عذاب ذکر سے اون کو وہ روکتے ہیں مسجد حرام میں آنے سے **ف**
 معاذ اللہ مسجد کے کسی مسلمان کو روکنا کہ وہ اُس میں نماز نہ پڑھے کتنا بڑا گناہ ہے یہ گناہ پر اللہ کے
 عذاب اترنے کا ڈر ہے ہمارے وقت میں بعض نام کے مسلمان ایسے دیوانے ہو گئے ہیں کہ ذریعہ
 ذریعہ سی اختلاف پر مسلمانوں کو مسجد میں آنے سے یا نماز پڑھنے سے منع کرتے ہیں اور مسجد کو جو اللہ
 کا گھر ہے اپنے باؤ کی ملکیت خیال کرتے ہیں یہ مسلمان خدا سے نہیں شرماتے کہ یہ وہ نصاریٰ گرجا
 میں نماز پڑھنے سے نہیں روکتے اور یہ اپنے بہا پیوں کو روکتے ہیں خدا کی مار اور **عَنْ** ابْنِ
 هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ أَبُو جَهْلٍ هَلْ يَعْرِفُ مُحَمَّدٌ وَجْهَهُ بَيْنَ أَظْهُرٍ كُفْرَهُ
 قَالَ فَقِيلَ لَهُمْ فَقَالَ دَلَّاهُ الْعُرَى لَنْزَايَةٍ يَفْعَلُ ذَلِكَ لَا طَانَ عَلَى رَقَبَتِهِ أَوْ لَا عَفْرَتَ
 وَجْهَهُ فِي الْقَرَابِ قَالَ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي رَعِمَ لِيَطَأَ عَلَى
 رَقَبَتِهِ قَالَ فَمَا لِيْ بِهِمْ مِنْهُ إِلَّا وَهُوَ يَنْكِبُ عَلَى عَقِبَيْهِ وَيَقْنِي بِيَدَيْهِ قَالَ فَقِيلَ
 لَهُ مَا لَكَ فَقَالَ إِنَّ بَيْنِي وَبَيْنَكَ لَخُذٌّ قَامٍ نَارٍ وَهُوَ لَا وَجْهَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ دَنَا مِنِّي لَخَطَفْتُهُ أَلَا لِيْكَ عَصَا عَصَا قَالَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَنِّي رَجُلًا
 لَا نَدِي فِي حَدِيثِي ابْنِ هُرَيْرَةَ أَوْ شَيْءٌ بَلَنَّهُ كَلَّا إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ أَلِئْسَ

اَرَأَيْتَ الَّذِي يَخُذُ عَبْدًا اِذَا اَحْلَىٰ اَرَأَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰى اَوْ اَمْرًا يَتَّقٰى اَرَأَيْتَ
 اِنْ كَذَّبَ وَتَوَلٰى يَكْفٰى اَبَاجْهِلٍ اَلَمْ يَعْلَمْ بِرَآءِ اللّٰهِ يَرٰى كَلَّا لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ
 نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ كَلَّا لَا تَطْعَمُهُ اَدْعُبِكُمْ اللّٰهُ
 فَيُحْدِثُ فِيْهِمْ قَالًا وَّامْرًا وَّامْرًا بِمَا اَمَرَهُ بِهِ وَرَآدُ بَنٍ عَبْدًا اَلَا اَحْلَىٰ فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ يَكْفٰى قَوْمًا
 ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابو جہل نے کہا کیا محمد اپنا منہ زمین پر رکھتے ہیں نہاری
 سامنے لوگوں نے کہا مان ابو جہل نے کہا قسم لات اور عفری کی اگر میں اُٹھوں حال میں دیکھوں گا عفری
 سجدے میں) میں اون کی گردن روند دوں گا یا منہ میں سٹی لگاؤں گا پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کے پاس آیا آپ نماز پڑھ رہے تھے اس پر اُدے سے کہ آپ کی گردن روندے (کہندے)
 لوگوں نے دیکھا کہ ایک ہی ایک ابو جہل اٹھے پاؤں بہرہ سے اور ماتہ کو کسی چیز سے بچتا ہے
 لوگوں نے پوچھا تجھے کیا ہوا وہ بولا میں نے دیکھا کہ میری اور محمد کے چپ میں انگار کی ایک خندق
 ہے اور جہل ہے اور بازو میں (فرشتوں کے بازو تھے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 اگر وہ میرے نزدیک آتا تو فرشتے اس کی بوٹی بوٹی عضو عضو اُچک لیتو تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت
 اُتاری ہرگز نہیں آدمی شرارت کرتا ہے اس وجہ سے کہ اپنے تئیں امیر سمجھتا ہے آخر میرے رب کے
 طرف تھک جانا ہے کیا تو نے دیکھا اوس شخص کو جو ایک بند کو ناز سے منع کرتا (معاذ اللہ) وہ کسی
 مسلمان کو منع کرے یا مسجد پر روکے وہ ابو جہل ہے) پہلا تو کیا سمجھتا ہے اگر یہ راہ پر ہوتا اور اجبی
 بات کا حکم کرتا تو کیا سمجھتا ہے اگر اُس نے جھٹلایا اور بیٹھ پھری یہ نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ دیکھ رہا
 ہے ہرگز نہیں اگر یہ باز نہ آوے گا (ان بے کاموں پر ہم اوسکو گھسیٹیں گے) ماتہ کے بہل اور اس
 کا ماتہ جو ٹپا ہے گنہگار وہاں وہ بکاوے اپنی قوم کو قریب ہم بکاوین گے فرشتوں کو ہرگز تو ہکا
 کہنا سرت مان۔ نادے سے آیت میں قوم مراد ہے (یا ساتھی اور رفیق جو صحبت میں رہتی ہیں اس
 عَنْ مَرْوَةَ قَالَتْ لَمَّا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ جُلُوسًا اَهُوَ مُضْطَجِعٌ بَيْنَنَا مَا كَانَهُ لِحُلٍّ فَقَالَ يَا
 اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّ قَامًا عِنْدَ اَبَوَاصٍ كُنْدَةً يَقَعُ وَيَبْرُ عُمَرَا اَيَةَ الدُّخَانِ تُحْمِي فَنَأْخُذُ
 بِالنَّفَارِ الْكُفَّارِ وَيَأْخُذُ الْمُؤْمِنِينَ مِنْهُ كَهَيْئَةِ الرَّكَا اَمْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَجَلَسَ وَهُوَ
 غَضَبًا يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ مِنْ عِبَادَتِهِ مَنِكُمْ شَيْئًا نَفَقَلُ بِمَا يَعْلَمُ وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ

عذاب ہی بہا تک کہ فرمایا ہم عذاب کو موقوف کر دیا ہے میں اگر اس آیت میں آخرت کا عذاب مراد ہوتا تو وہ کہیں موقوف ہوتا ہے پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس دن ہم ٹہری پکڑ پکڑیں گے ہم بدل الین گے تو اس پکڑ سے مراد بدر کی پکڑ ہے اور یہ نشانیاں یعنی دھواں اور پکڑ اندر لزام اور روم کی نشانیاں تو گنہگارین

ف تو یہ اس اعظم کی جہالت ہی جو دھواں کو آنے والی نشانی سمجھتا تھا لزام سے مراد وہ ہے جو اس آیت میں ہے منوف کیونکہ لزاماً یعنی عذاب لزام ہوگا اور مراد وہی قتل اور قید ہے جو بروز بدر ہوا اور وہی بطشہ کبر ہے اور روم کی نشانی وہ ہے جو الم غلبت الرُّوم میں مذکور ہے یہ بھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہو چکی جب روم کے نصاریٰ مغلوب ہو گئے تھے اور باہری غالب

مسلمانوں کو اس سو رنج ہوا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے روم کے نصاریٰ کو ایران پر غالب کر دیا **عَنِ** مَسْرُورٍ قَالَ جَاءَنَا عَبْدُ اللَّهِ رَجُلٌ فَقَالَ تَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ وَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ إِنَّكَ مَعَ السُّورَةِ الْآيَةِ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ قَالِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ دُخَانٌ فَمَا تَتَذَكَّرُونَ يَا أَيُّهَا مَنَافِقُ حُمِلَ بَاخُنُ هُمْ مَنَافِقُ كَهَيْئَةِ الزُّكَاةِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ مَرَّ عَلَيَّ عَلِيٌّ فَأَقْبَلْتُ بِهِ وَمَرَّ لَحْمٌ فَلَقِئْتُ اللَّهُ أَحْلَمَ فَإِنْ مِنْ فِقْهِ الرَّجُلِ أَنْ يَقُولَ لِمَا أَحْلَمَ لَهُ بِهِ اللَّهُ أَحْلَمَ مَا كَانَتْ هَذِهِ آتِ تَرْكِي مَا اسْتَعْصَمْتُ عَلَى الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا عَلِيٌّ حُرَيسِينَ كَيْسِي يُوْصَفُ فَاصْبِرْ حُرَيسُ فَخَطَّ وَجْهَهُ حَتَّى جَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ فَنَادَى بَيْتٌ يُكَلِّمُهَا كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ مِنَ الْجَهَنَّمَ وَحَتَّى أَكَلُوا الْعِظَامَ فَكَانَ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِمُخَرَّ فَإِنَّهُمْ قَدْ هَلَكُوا فَقَالَ لِمُخَرَّ إِنَّكَ لَجَرِيئِي قَالَ نَدَعَا اللَّهَ لَهُمْ فَانْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّا كَانَتْ أَعْيُنُكُمْ عَائِدُونَ قَالَ فَمَطُورًا مَلَكًا أَمَّا بَعْضُ الرِّفَاقِيَّةِ قَالَ عَادُوا إِلَى مَا كَانُوا عَلَيْهِمْ فَانْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنْ تَقَبُّ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ يَوْمَ مَطُوشُ الْبَطْشَةِ الْكَبِيرِ لَا يَأْتِيهِمْ قَوْلٌ قَالِ يَتَّقِي يَوْمَ بَدْرٍ مَرَّجْمَةٍ وَهِيَ مَضْمُونٌ وَجَوَابُ كُنْزٍ اس من یہ ہے کہ قریش نے حب آپ کی نافرمانی کی تو آپ نے ان پر قحط پڑنے کی دعا کی جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کے عہد میں قحط پڑا تھا آخر وہ قحط اور تلی میں مبتلا ہوئے آدمی آسمان کی طرف دیکھتا تو ایسا معلوم ہوتا کہ اوس کے اور آسمان کی صبح میں دھوئیں کی طرح ہزار ہا ہے یہاں تک کہ اونہوں نے دھوئیں کو بھی کہا لیا پھر ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ دعا فرمائیے مضر کے لیے وہ تباہ ہو گئے (مضر ایک قبیلہ ہے) آپ نے
 فرمایا مضر کے لیے تو نے بڑی جزا کی (یعنی گستاخی اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں) بہر آئینے اون کے لیے
 دعا کی تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ہم تھوڑے دن کے لیے عذاب موقوف کر دیں گے تم بہر دہی کام
 کرو گے راوی نے کہا آپ ربانی بر صاحب ذرا انکو چین ہوا تو وہی حال ہو گیا اون کا جو پہلے تھا تب
 اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری **فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ** اخیر تک ہم بدلہ لین گے یسے
 بدر کے دن **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَمَسٌ قَدْ مَضَيْنَ الدُّخَانَ وَاللَّحْمُ اللَّزِيمُ وَالْبَطْشَةُ وَالْقَمَرُ**
 ترجمہ عبد اللہ بن مسعود نے کہا پانچ نشانیاں آئیں گے چکین و خان اور لزام اور روم اور بطشہ اور قمر
 (یسے شق قمر) **عَنْ الْأَعْمَشِ يَضِدُ الْأَسْنَادُ مِثْلَهُ** ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ**
أَبِي بَكْرٍ كَعْبٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَكِنَّ يَفْقَهُمُ مِنَ الْعَذَابِ الْأَذَى دُونَ الْعَذَابِ
الْأَكْبَرِ قَالَ مَصَائِبُ الدُّنْيَا وَالرُّومُ وَالْبَطْشَةُ وَالْدُّخَانُ شُعْبَةُ الشَّاتِ فِي الْبَطْشَةِ
 اور اللہ خان ترجمہ ابی بن کعب کہا یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم اون کو چوڑا عذاب دیگا اس مراد
 دنیا کی مصیبتیں مین روم اور بطشہ اور و خان اور شعبہ کو شک ہو بطشہ کہا یا دخان **بَابُ**
اِنْشِقَاقِ الْقَمَرِ شَقِ الْقَمَرِ كَالْبَيَانِ ف قاضی عیاض نے کہا شق القمر مارے پیغمبر خدا صلی
 اللہ علیہ وسلم کے بڑے معجزوں میں سے ہے اور اسکو متعدد صحابہ نے روایت کیا ہے اور ظاہر آیت کلمہ
 کا یہی مضمون ہے کہ چاند بٹ گیا زجاج نے کہا اسکا انکار کیا بعض مبتدعہ نے جبکا دل اللہ تعالیٰ
 نے اندھا کر دیا کیونکہ یہ معجزہ عقل کے خلاف نہیں ہو اسکو قمر اللہ تعالیٰ مخلوق ہے اور اللہ تعالیٰ اس
 میں تصرف کر سکتا ہے جس طرح چاہے جیسا کہ کوفتا اور تار یک کرے گا ایک دن اور بعض بے
 دین جو کہتے ہیں کہ اگر یہ واقعہ ہوا ہوتا تو اسکی نقل مستواتر ہوتی اور تمام زمین کے لوگ اس کو دیکھتے
 مکہ والوں کی کیا خصوصیت تھی اسکا جواب یہ ہے کہ یہ معجزہ رات کو ہوا اکثر لوگ اسوقت غفلت میں
 ہونگے اور دروازے بند ہوں گے اپنے کپڑوں میں لپیٹے ہوں گے اسوقت چاند کا خیال شاذ
 ناوری کسی کو ہوگا اور یہ امر شاید ہے کہ کسوف قمر کو بھی چند ہی آدمی دیکھتے ہیں اور یہ واقعہ
 تو چند خاص آدمیوں کی درخواست پر ہوا تھا علاوہ اس کے یہ کیا حضور ہے کہ اور ملکوں میں بھی
 چاند اسوقت نمایاں ہو بوجہ اختلاف منازل کے شاید چاند اون کو نہ دکھائی دیتا ہو یا

ہلال کی شکل پر ہوا روہ مگر اجودن کو دکھائی دیتا ہے بدست آسمان پر رہا ہوا اور بعض مقاموں میں
 اربہ و اسد علم (نودی معز یادہ) **عَنْ** عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَلْقَمْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَقَاتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدُ
 تَرْجَمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ رَوَيْتُ عَنْ جَدِّهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ زَمَانِي مِثْلَ دَوَابِّ
 أَبِي زُرَّاءَ يَأْكُلُهَا رَهْوُ **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ائْتَلَقَ الْقَمَرُ فَلَقَتَيْنِ فَكَانَتْ فَلَقَهُ دُرُّ أَدَّ الْجَحَلِ فَلَقَهُ قَوْمٌ
 فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدُ تَرْجَمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ زَمَانِي مِثْلَ دَوَابِّ أَبِي زُرَّاءَ يَأْكُلُهَا رَهْوُ **عَنْ** عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ
 أَلْقَمْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقَتَيْنِ فَكَانَتْ فَلَقَهُ قَوْمٌ فَكَانَتْ
 فَلَقَهُ قَوْمٌ فَكَانَتْ فَلَقَهُ قَوْمٌ فَكَانَتْ فَلَقَهُ قَوْمٌ فَكَانَتْ فَلَقَهُ قَوْمٌ فَكَانَتْ
 بِهِيَ كَرَأَيْتُ نِيَّ بِيَارِ كُوْدُنْ كَلِيَا اَوْرَاكِي تَحْطَا بِهَارِ كَرَأَيْتُ نِيَّ بِيَارِ كُوْدُنْ كَلِيَا اَوْرَاكِي تَحْطَا بِهَارِ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذَلِكَ **عَنْ** شُعْبَةَ بْنِ حَكِيمٍ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 أَبِي عَدُوٍّ فَقَالَ أَشْهَدُ تَرْجَمَهُ وَهِيَ جَوَادِرُ كَذَرَا **عَنْ** أَبِي رَنْ أَهْلَ مَكَّةَ
 سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةَ فَادَرَأَهُمُ ابْتِغَاءَ الْقَمَرِ مَرَّتَيْنِ
 تَرْجَمَهُ النَّاسُ رَوَيْتُ عَنْهُ وَهِيَ كَرَأَيْتُ نِيَّ بِيَارِ كُوْدُنْ كَلِيَا اَوْرَاكِي تَحْطَا بِهَارِ
 اَلْمَوْدُوْدُ بَارِجَانْدَا بِيْنَا دَهْمَا **عَنْ** النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذَلِكَ
 النَّبِيُّ قَالَ أَلْقَمْتُ الْقَمَرَ فِرْقَتَيْنِ وَرَحَلْتُ إِيَّاهُ دَاوُدُ أَلْقَمْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْجَمَهُ النَّاسُ رَوَيْتُ عَنْهُ وَهِيَ كَرَأَيْتُ نِيَّ بِيَارِ كُوْدُنْ كَلِيَا اَوْرَاكِي تَحْطَا بِهَارِ
 مِثْلَ ذَلِكَ **عَنْ** أَبِي عَتَّابٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ إِنَّ الْقَمَرَ أَشَقُّ عَلَى زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْجَمَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ هِيَ بِيْسِي رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 فِي الْفَكَارِ كَافِرُونَ كَابِيَانِ **عَنْ** أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَحَدٌ أَصْبَرَ عَلَى أَدَى سَمْعٍ مِنَ اللَّهِ وَحَلَّ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيُجْعَلَ لَهُ الْوَلَدُ ثُمَّ هُوَ

یَعْنِ فِيهِ صِحْرٌ دِيرٌ فَصَحْرٌ **ترجمہ** ابو موسیٰ و روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے جل جلالہ سے زیادہ کوئی ایذا پر صبر کرنے والا نہیں رہا جو دیکھ ہر طرح کی قدرت رکھتا ہے اللہ کے ساتھ لوگ شکر کرتے ہیں اور اس کے لیے بیٹا بتاتے ہیں حالانکہ اسکا کوئی بیٹا نہیں سب اس کے غلام ہیں ابھر وہ اون کو تند رستی دیتا ہے روزی بتا ہے **ف** صبر سے مراد یہاں حلم ہے یعنی انتقام کے لیے جلیجہ نہ کرنا سعدی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے **ص** ضامی بہت سلم بزرگوار سی و علم کہ حرم بید و نان بہ قرار میدارد **عَنْ** ابْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِهُ الْكَافِرُ كَوْنَهُ وَيُجْعَلُ لَهُ الْوَلَدُ فَإِنَّهُ لَيُذَكَّرُهُ **ترجمہ** وہی جو کذرا امین بیٹے کا ذکر نہیں ہے **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَبِيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحَدٌ أَضَلَّ عَلَى أَذَى يَسْمَعُ مِنْ أَشْوَابِهِمْ يَحْكُمُونَ لَهُ يَدًا أَوْ يَحْكُمُونَ لَهُ وَلَكِنَّهُمُ مَعَهُ ذَلِكَ يَذَرُوهُمْ رِيْعًا فِيهِ صِحْرٌ وَيُطِيعُهُمْ **ترجمہ** وہی جو ابور کذرا اتنا زیادہ ہے و تعظیہم یعنی دیتا ہے اون کو **عَنْ** النَّبِيِّ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْاَهْوَوْنَ اَهْلُ النَّارِ عَذَابًا لَوْ كَانَتْ لَكَ الْاَلْبَانِيَا وَمَا فِيهَا اُكُنْتَ مُقْتَدِرًا يَا بَهَا قِيُولُ نَعَمْ قِيُولُ قَدْ اَرَدْتُ مِنْكَ اَهْوَوْنَ مِنْ هَذَا اَوَاَنْتَ فِيْ صُلْبِ اَدَمَ اَنْ لَا تُشْرِكَ اَحْسِبُهُ قَالَ وَلَا اَدْخِلَكَ النَّارَ مَا بَدَيْتَ اِلَّا الْاَلْبَانِيَا **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے تعالیٰ اس شخص سے فرماوے گا جسکو سب ہلکا عذاب ہوگا جہنم میں اگر تیرے پاس دنیا ہو تو اور جو کچھ اس میں ہے کیا تو اسکو دے کر اپنے کو عذاب چھڑا تا وہ بولے کیا مان پروردگار فرماوے گا میں نے تو تجھ سے اس سہل بات چاہی تھی جس میں کچھ خرچ نہ تھا اور تو ہر وقت آدم علیہ السلام کی بیٹی میں تھا کہ شرک نہ کیجیو میں تجھ کو جہنم میں نہ لے جاؤں گا تو نے نہ مانا اور شرک کیا (معاذ اللہ شرک ایسا کن ہے کہ وہ بخشا نہ جاوے گا اور شرک کرنے والا اگر شرک کی حالت میں مرنے تو ابداً جہنم میں رہے گا **عَنْ** ابْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْاَهْوَوْنَ اَهْلُ النَّارِ عَذَابًا لَوْ كَانَتْ لَكَ الْاَلْبَانِيَا وَمَا فِيهَا اُكُنْتَ مُقْتَدِرًا يَا بَهَا قِيُولُ نَعَمْ قِيُولُ قَدْ اَرَدْتُ مِنْكَ اَهْوَوْنَ مِنْ هَذَا اَوَاَنْتَ فِيْ صُلْبِ اَدَمَ اَنْ لَا تُشْرِكَ اَحْسِبُهُ قَالَ وَلَا اَدْخِلَكَ النَّارَ مَا بَدَيْتَ اِلَّا الْاَلْبَانِيَا

مِنْ ذَلِكَ تَرْجَمَهُ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کو دن کا فر
سے کہا جاوے گا اگر تیرے پاس زمین بہر کی سونا ہو تا کیا تو اسکو دیکر اپنے سین چڑا تا وہ بولے گا مان
ہر اس کہا جاوے گا تجھ سے تو اسے آسان کا سوال ہوتا تھا کہ شرک نہ کرنا وہی تجھ سے ہو گا
عن ابن عباس رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَثَلِهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ
فَيُقَالُ لَهُ كَذَبْتَ فَكَذُوبُكَ مَا هُوَ أَكْبَرُ مِنْ ذَلِكَ **ترجمہ** وہی جو گزرا اس میں یہ زیادہ ہے
کہ اس کہا جاوے گا تو جو بڑا ہے تجھ سے تو اس سے سہل بات کا سوال ہوا تھا **عن ابن عباس**
أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يُخْتَمَرُ الْكَافِرُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ قَالَ الْبَكْسُ الَّذِي
أَكْشَاهُ عَلَى رَجُلَيْهِ فِي الدُّنْيَا قَارِئُ عَلَّ أَنْ يُكْتَسِبَهُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ قَالَ قَتَادَةُ
بَلَى وَعِدَّةٌ رَبَّنَا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کافر کا حنجر
قیامت کے سننے کے بل کیسے ہو گا آپ فرمایا کیا جس نے اسکو دونوں پاؤں پر چلا یا وہ اس بات
کی قدرت نہیں رکھتا کہ اس کو منہ کے بل چلاوے قیامت کے دن قتاوہ نے یہ حدیث سن کر کہا بے
شک اے ہمارے رب تو ایسی طاقت رکھتا ہے **ف** کہ کون سی بات ہے ہمارے رب کی طاقت
اور قدرت بجد اور بے حساب ہے وہ آدمیوں کو کیا ساری دنیا کو ایک آن میں منہ کے بل چلا سکتا
ہے اور جو لوگ ایسی باتوں پر شبہ کرتے ہیں وہ عقل سے محذور ہیں **عن ابن عباس** رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
عَنِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَثَلِهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ قَتَادَةُ
مِنْ أَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ يُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ يُكَلِّمُ آدَمَ هَلْ رَأَيْتَ خَيْلَ
قَطَطٍ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيمٌ قَطَطٌ فَيَقُولُ لَا وَاللَّهِ يَارَبِّ رَبُّوْنِي بِأَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ
أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُصْبَغُ صَبْغَةً فِي الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهُ يَا آدَمُ هَلْ رَأَيْتَ بُؤْسًا قَطَطٌ هَلْ مَرَّ بِكَ
شِدَّةٌ قَطَطٌ فَيَقُولُ لَا وَاللَّهِ يَارَبِّ مَا مَرَّ بِي بُؤْسٌ قَطَطٌ وَلَا رَأَيْتُ شِدَّةً قَطَطٌ **ترجمہ** انس بن
مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لایا جاوے گا قیامت کے دن اہل دوزخ سے جو
دنیا و اردن میں آسودہ تر اور خوش ہیش تر ہوا سود و دوزخ میں ایک بار غوطہ دیا جاوے گا پھر اس سے
پوچھا جاوے گا کہ اے آدم کے بیٹے کیا تو نے کبھی آرام دنیا میں دیکھا تھا کیا تجھ پر کبھی چین ہی گزرا
تھا تو وہ کہے گا قسم خدا کی کبھی نہیں اے میرے رب اور اہل جنت سے لایا جاوے گا جو دنیا میں سب لوگوں

سے سخت تر تکلیف میں رہا خاص سے پوچھا جاوے گا اے آدم کے بیٹے تو نے کہیں تکلیف ہی دیکھی ہے کیا تجھے پشندہ اونچ ہی گذر رہا تھا تو وہ کہے گا خدا کی قسم مجھے تو کہیں تکلیف نہیں گذری اور میں نے تو کہیں شدت اور سختی نہیں دیکھی **ف** یعنی دوزخ کی شدت کر دوں دنیا کا آرام بالکل بہول جاوے گا اگرچہ دنیا میں اس نے سلطنت کی ہو اور بہشت کی چین اور آرام کے رد و دنیا کی تکلیف سرگزیادہ ہے گی اگرچہ تمام عمر بیماری اور فاقہ کشی میں گذری ہو (تختہ الاحیاء)

بَابُ جَزَاءِ الْمُؤْمِرِ بِحَسَنَاتِهِ
 فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مَوْسَى كُنْيُوتٍ كَابِلُهُ دُنْيَا أَوْ آخِرَتٍ مِّنْ مَّيْكَانٍ عَنِ النَّبِيِّ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَةً يُّعْطِيَهَا فِي الدُّنْيَا يَجْزِي بِهَا فِي الْآخِرَةِ دَامَا الْكَافِرُ فَيُطْعَمَ حَسَنَاتِ مَا عَمِلَ بِهَا يَبْهَ فِي الدُّنْيَا حَتَّى إِذَا أَنْفَعَكَ فِي الْآخِرَةِ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَةً يُّجْزِي بِهَا تَرْجَمَهُ انس بن مالك سرودیت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کسی مومن پر ایسی نیکی کے لیے ہی ظلم نہ کرے گا اسکا بدلہ دنیا میں دے گا اور آخرت میں ہی دے گا اور کافر کو اس کی نیکیوں کا بدلہ دنیا میں دیا جاتا ہے یہاں تک کہ جب آخرت ہوگی تو اس کے پاس کوئی نیکی نہ رہے گی جسکا وہ بدلہ نہ دے گا **ف** نووی نے کہا ہر علمائے اجماع کیا ہے کہ جو کافر کفر پر رہے اسکو آخرت میں کچھ ثواب نہیں ہو اور دنیا میں جو کوی کام اس نے خدا کے لیے کیا ہو اسکا بھی بدلہ نہ ملے گا اور یہ اس حدیث سے ثابت ہے اور مراد وہ اعمال ہیں جن میں نیت کی احتیاج نہیں ہے جیسے ناما ملانا اور صدقہ اور آزادی اور ضیافت اور خیرات وغیرہ اور مومن کی کل نیکیاں آخرت کے لیے اکٹھا کجائی ہیں اور دنیا میں ہی فائدہ ملتا ہے واللہ اعلم **عَنِ النَّبِيِّ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْكَافِرَ إِذَا عَمِلَ حَسَنَةً أَطْعَمَ بِهَا لَحْمًا مِّنَ الدُّنْيَا وَامَّا الْمُؤْمِنُ فَإِنَّ اللَّهَ يَكْخِرُ لَهُ حَسَنَاتِهِ فِي الْآخِرَةِ وَيُعْقِبُهُ بِهَا فِي الدُّنْيَا عَلَى طَلْعَتِهِ تَرْجَمَهُ انس بن مالك سرودیت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر جب کوئی نیکی کرتا ہے تو اس کو دنیا میں فائدہ ملتا ہے دوسرے فوائد اور مومن کی نیکیاں کہ تو اللہ تعالیٰ رکھ چھوڑتا ہے آخرت کے لیے اور دنیا میں ہی اسکو روزی دیتا ہے انہی طاعت کے بعد **عَنِ النَّبِيِّ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِهِمَا** تَرْجَمَهُ ہی جو گذر **بَابُ مَثَلِ الْمُؤْمِنِ وَالْكَافِرِ مَوْسَى كُنْيُوتٍ كَابِلُهُ دُنْيَا أَوْ آخِرَتٍ مِّنْ مَّيْكَانٍ****

[illegible]

عَنْ يَشِيرٍ وَمِثْلُ الْكَافِرِ كَمِثْلِ الْأُرْدَةِ وَآمَّا ابْنُ حَاصِرٍ فَقَالَ مِثْلُ الْمُنَافِقِ كَمَا
كَانَ زُهَيْرٌ تَرْجِمُهُ هِيَ جَوْنَدَرُ اس میں کافر کے بدلے منافق ہے **عَنْ** مَكْبِ بْنِ مَالِكٍ

عَنِ الشَّيْخِ حَكَمَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَوْصِ حَدِيثِهِمْ وَأَلَا جَمِيعًا فِي حَدِيثِهِمَا عَنْ حَكَمَةَ
وَمِثْلُ الْكَافِرِ مِثْلُ الْأُرْدَةِ تَرْجِمُهُ هِيَ جَوْنَدَرُ **بَابُ** مِثْلُ الْمُؤْمِنِ مِثْلُ الْخَلَّةِ

میں کی مثال کجور کے درخت کی سی ہے **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَارْتِفَاعُهَا مِثْلُ
الْمُسْلِمِ لِحَدِيثِي مَا هِيَ فَوَقَعَ النَّاسُ فِي شَجَرِ الْبَوَادِي قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا
الْخَلَّةُ فَاسْتَحْيَيْتُ شَرًّا قَالُوا حَدِّثْنَا مَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَقَالَ هِيَ الْخَلَّةُ قَالِ
مَنْ كَرِهَ ذَلِكَ لَيْحًا قَالُوا لَنْ نَكُونَ قُلْتِ هِيَ الْخَلَّةُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا

ترجمہ عبد ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درختوں میں ایک
درخت ایسا ہے جس کے پتے نہیں گرتے وہی مثال ہر مسلمان کی محبوبہ و بیان کر وہ کو سنا درخت ہر
لوگوں نے جنگل کے درختوں کا خیال شروع کیا عبد اللہ نے کہا سیر دل میں آیا وہ کجور کا درخت ہر لوگوں
میں نے غم کی (اور نہ کہا) ہر لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ بیان فرمائیے وہ کو سنا درخت ہر
آپ فرمایا وہ کجور کا درخت ہر عبد اللہ نے کہا ہر میں نے یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا انہوں
نے کہا اگر تو کہہ دیا کہ وہ کجور کا درخت ہر (جب آپ نے بچا ہوا) تو مجھے ایسے ایسے چیزوں کے ملنے
سے زیادہ پسند تھا **ف** مسلمان کو تشبیہ دی کجور کے درخت کے ساتھ بیٹھے جیسے کجور

کا کوئی نقصان نہیں ہوتا اسی طرح مسلمان کو کوئی ضرر نہیں اگر مصیبت ہو تو صبر کرتا
ہے نعمت ہو تو شکر کرتا ہے دونوں میں سے اور دونوں میں ثواب **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ

تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاَحْكَابِ اَحْيَوْنِي عَنْ
شَجَرَةٍ مِثْلُهَا مِثْلُ الْمُؤْمِنِ فَجَعَلَ الْقَوْمُ يَدُ كُرُونِ شَجَرًا مِنْ شَجَرِ الْبَوَادِي قَالَ ابْنُ
عُمَرَ وَاللَّهِ فِي نَفْسِي اَوْ رَوَعِي أَنَّهَا الْخَلَّةُ فَجَعَلْتُ اُرِيدُ اَنْ اَكُوْهَا فَاِذَا اَسَانُ الْقَوْمِ
قَالَ مَا بَ اَنْ اَكُلَكُمْ فَاَكَلْتُمْ قَالُوا قَالِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ الْخَلَّةُ

ترجمہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دن آپ نے

بُرِافْتَنَ كَرِ (یعنی لوگوں کو بہت بڑا کر دے) **عَنْ حَاوِیْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** إِنَّ ابْلِیْسَ یَصْعَقُ عَرَسَهُ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ یَجْعَلُ سَرَايَاهُ قَادًا نَاهُ حُرْمَتَهُ مِنْزِلَةً عَظِيمَةً
 بُنْتَهَ یَحْیٰی أَحَدَهُمْ یَقُولُ نَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا فِیْقُولُ مَا صَنَعْتَ شَیْئًا قَالَ ثُمَّ یَحْیٰی أَحَدَهُمْ
 یَقُولُ مَا تَرَكْتُ مَعَهُ فَنَزَعَتْ بَیْتَهُ وَبَیْنَ أَمْرَاتِهِ قَالَ فِیْكَ نَبِیُّهِ مِنْهُ وَیَقُولُ نَعَمْ أَنْتَ
 قَالَ الْأَعْمَسُ أَرَاهُ قَالَ فِیْلَتْرُمُ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا ابلیس اپنا تخت بائیں پر رکھتا ہے پھر اپنے لشکاروں کو عالم میں فساد کرنے کو بھیجتا ہے
 سو اس سے مرتبہ بین زیادہ قریب وہ ہوتا ہے جو بڑا فساد ڈالے کوئی شیطان اودن میں سوا کر رکھتا ہے
 کہ میں نے فسادنا فساد کام کیا (یعنی فلا نے سے چوری کرو) الی فلا نے کو شراب پلو الی تو شیطان کہتا ہے
 تو نے کچھ بھی نہیں کیا پھر کوئی آگے بڑھتا ہے کہ بیچ فلا نے کو نہ چوڑا بیابان کہ جہاں کسی آدمی اوس میں
 اوس کی جو زمین تو اس کو اپنے پاس کر لیتا ہے کہ ان تو نے بڑا کام کیا ہے ہم نے کہا اوس کو چمپا لیتا
 ہے **ف** جو رونا و خوند کی جدا ہی میں بڑے بڑے فساد میں ایک تو اولاد ہونا موقوف ہوا دوسرے
 اگر اولاد ہوئی تو حرام سے ہوئی تو بے برکتی پہلی اسوہ شیطان کو یہ کام پسند ہے مسلمان کو اس میں
 احتیاط لازم ہے ایسا نہ ہو کہ غصے میں طلاق یا اوس کی مانند کوئی اور بات سونہ نہ سونکل جاوے تو پھر
 اولاد حرام سے پیدا ہو (تحفۃ الاخیار) **عَنْ حَاوِیْ أَنَّ سَمِعَةَ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ**
 یَجْعَلُ الشَّيْطَانُ سَرَايَاهُ كَمَا یَفْتَتُونَ النَّاسَ كَمَا عَظَّمَهُ عِنْدَهُ مِنْزِلَةً عَظِيمَةً حُرْمَتَهُ
ترجمہ وہی جو گنہگار **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
 مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ وَكَّلَ بِهِ قَبِيلُهُ مِنَ الْحَقِّ قَالُوا وَإِيَّاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 قَالَ وَإِيَّاكَ اللَّهُ أَهْلًا لِي عَلَيْهِ فَاسْكُمُ فَلَا يَأْمُرُنِي إِلَّا بِخَيْرٍ **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود
 سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی نہیں مگر اوس کے ساتھ ایک شیطان
 اُس کا ساتھی نزدیک ہے نہ والا سقر کیا گیا ہے لوگوں نے عرض کیا کیا آپ کے ساتھ یہی یا رسول اللہ
 شیطان ہے آپ نے فرمایا مان میرے ساتھ یہی ہے لیکن خدا نے اوس پر میری مدد کی ہے تو وہ مسلمان
 ہو گیا ہے اور نہیں بتانا مگر کوئی بات سوانیلی کے **ف** احمدیث و معلوم ہوا کہ حضرت صلی
 اللہ علیہ وسلم کا ہزار شیطان مسلمان ہو گیا تھا انوی نے کہا ہر تے اجماع کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ

وسلم شیطان و معصوم میں اپنے جسم اور دل اور زبان میں **عَنْ** حکایتیں مرقیہ کے لاشعرا عن مرقیہ
یا سناہ جبرئیل حدیثہ غیر اس کے حدیث سفیان وقد وكل به قویۃ من الحجۃ و
قویۃ من المکلف کہ ترجمہ وہی جو گذرا اس میں یہ کہ ہر ایک آدمی کے ساتھ اس کا ساتھی
شیطان اور ساتھی فرشتہ مقرر کیا گیا ہے **عَنْ** عائشہ زوجہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحیحہ مریدہ ہا لیکلا قالت فوہ علیہا

فراہی ما اصنع فقال مالک یا عائشہ اخرجت فقلت وما لی لا یفعل علی میثاک فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقد جازک شیطانک قالت یا رسول اللہ اومعنی شیطانک
قال نعم قلت ومع کل انسان قال نعم قلت ومعک یا رسول اللہ قال نعم ولكن ربی
اعاننی علیہ حتی اسکر ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوکے پاس سے نکلے رات کو اون کو غیرت آئی (وہ یہ سمجھیں کہ آپ اور کسی بی بی کے
پاس تشریف لگے) پھر آپ آئے اور میرا حال دیکھا آپ نے فرمایا کیا ہوا اچھے کو اسے عائشہ کیا تجھے کو
غیرت آئی میں نے کہا مجھے کیا ہوا جو میری سی بی بی (کہ عمر خوب صورت) کو آپ اسیر و خاوند پر شک
نہ آوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تیرا شیطان تیرے پاس آگیا میں نے عرض کیا یا رسول
اللہ کیا میرے ساتھ شیطان ہوا آپ نے فرمایا ہاں ہر آدمی کے ساتھ شیطان ہوا میں نے کہا آپ کے ساتھ
بھی ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا ہاں لیکن میرے پروردگار نے میری مدد کی تو وہ میرا تابع ہو گیا

ف اب سو انیک بات کے بری بات کا وہ حکم نہیں کرنا اور پھر اجماع ہے اُمت کا کہ آپ نبوت
کے بعد گناہوں سے معصوم ہے **باب** کہ ایک شخص نے ایک شخص سے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا
اللہ تعالیٰ کو کسی شخص اپنے اعمال کی وجہ سے جنت میں نہ جاوے گا بلکہ اس کی رحمت سے **عَنْ**

ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا قال لکن یسبح احدًا
منکم علیہ مال رجل ولا ینالک یا رسول اللہ قال ولا یتای الا ان یتعبد فی اللہ مینہ یوحہ
ولکن سکرہ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی
تم میں سے نجات نہ پاوے گا اپنے عمل کی وجہ سے ایک شخص بولا یا رسول اللہ اور آپ اپنے فرمایا میں ہی نہیں مگر
جس صورت میں کہ اللہ تعالیٰ چاہے وہ آپ سے اپنی رحمت سے لیکن تم لوگ مبادہ روی کرو **ف**

یعنی نہ افراط کر نہ تفریط عبادت کرو اچھے اعمال کرو لیکن اعتدال سے جو بقدر سنون ہو اور افراط یہ کہ
 اتنا عبادت میں غرق ہو کہ دنیا کے کاموں سے بالکل غافل ہو جاوے اور اپنی اور اپنے گھر والوں کی حق
 فراموش کرے اور تفریط یہ کہ دنیا کے کاموں میں ایسا غرق ہو کہ وہیب اور ضروری عبادات میں خلل واقع
 ہو یہ دونوں طریقے خوب نہیں ہیں بہتر وہی ہے جو مشروع کا طریقہ ہے کہ جامع ہے معاش اور معاد کی صلحت
 کو۔ نووی نے کہا اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ عقل سے نہ ثواب ثابت ہو تا ہے نہ عذاب نہ عذاب نہ عذاب نہ عذاب
 نہ اور کوئی تکلیف بلکہ ہر تکلیف مشروع سے ثابت ہوتی ہے اور یہی اہلسنت کا مذہب ہے کہ اللہ تعالیٰ پر
 کوئی چیز واجب نہیں ہے بلکہ سارا عالم اوس کی ملک ہے اور دنیا اور آخرت اوسکی بادشاہت میں ہو وہ جو
 چاہے کرے اگر چاہے تو تمام نیک اور صالح بندوں کو عذاب کرے اور جہنم میں لے جاوے اور یہ عدل ہوگا
 اور چاہے تو انکو جنت میں لے جاوے فیصل ہوگا اور چاہے تو کافروں کو جنت میں لے جاوے پر وہ کافروں
 کو جنت میں نہ لے جاوے گا اس لیے کہ اوس خبر دی ہے اور اسکی خبر سچ ہے کہ وہ کافروں کو جنت میں
 نہ لے جاوے گا بلکہ مومنوں کو نہ بخشے گا اور اوس کو اپنی رحمت سے جنت میں لے جاوے گا اور منافقوں اور
 کافروں کو جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ رکھے گا اور یہ اسکا عدل ہے اور معتزلہ اس کے خلاف کہتے ہیں اور
 حکام عقل سے ثابت کرتے ہیں اور اعمال کے ثواب کو واجب جانتے ہیں اور جو بات سب کے حق میں بہتر
 وہ اللہ پر واجب ہے تو میں اور یہ ان کا خطبہ ہے اور یہ حدیث اور حدیث سی احادیث اہل سنت کا مذہب
 ثابت کرتی ہیں اور یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم جنت میں جاؤ اپنے کاموں کی وجہ سے وہ ان حدیثوں
 کے معارض نہیں کس لیے کہ اعمال صالحہ سب میں جنت میں جانے کے پر توفیق ان اعمال کی اور
 اخلاص کی بدہیت اور قبول انکا اللہ کے فضل اور رحمت سے ہے تو صرف عمل علت نہ ہو اور جنت کا
 راستہ ماقال النووی) محدث سے یہ نکلا کہ خداوند تعالیٰ علشانہ پر کسی بند کو کچھ زور نہیں ہے نہ اوس
 حکم کے سامنے کسی کو چوں و چرا کی مجال ہے خواہ نبی ہو یا ولی یا فرشتہ یا اور کوئی اور اسکی قدرت
 سجد اور بے حساب ہو۔ اور یہ بھی نکلا کہ بندے کو اپنے اعمال پر غرہ نہ ہونا چاہیے جب پیغمبروں کو
 اور خصوصاً ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو جو سید الاولین والآخرین میں اپنے اعمال پر کچھ ہر سوا
 نہ تھا اور صرف خدا تعالیٰ کے فضل اور رحمت پر تکیہ تھا تو اور کسی غوث یا قطب یا ولی یا درویش کی
 کیا حقیقت ہو جو اپنے اعمال کی وجہ سے اپنے تئیں جنت کا مستحق خیال کرے یا اور کسی کو جنت میں

لے جا سکے بقول شخص جو خود ورامندہ تا بنفاعت مرید چہ رسد **عن** یحییٰ بن اکثیر عن ابی ہریرۃ قال یرحمۃ منہ وفضل وکم یدک کد و لکن سد ودا ترجمہ وہی جو کہ نہ اپنے
 اپنی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من احد یدخلہ
 عملہ الجنۃ فقیل ولا انت یا رسول اللہ ولا انا الا ان یتعمد فی ربی یرحمہ ترجمہ
 ابوسہرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص ایسا نہیں ہے جس پر
 کوہکا عمل حسنت میں لے جاوے لوگوں نے عرض کیا اور نہ آپ یا رسول اللہ نے فرمایا نہ میں مگر
 یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے مجھ کو ڈھانپ لیوے **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیس احد منکم یحییہ عملہ قالوا ولا انت یا رسول
 اللہ قال ولا انا الا ان یتعمد فی اللہ منہ یغفرہ ورحمۃ وقال ابن عون یدہ ہفکدا
 و اشار علی رأسہ ولا انا الا ان یتعمد فی اللہ یغفرہ منہ ورحمۃ ترجمہ وہی جو
 اوپر گنہگار اس میں یہ ہے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اور مغفرت سے مجھ کو ڈھانپ لیوے ابن عون
 نے اپنے ہاتھ سر پر اشارہ کیا اور کہا اور نہ میں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی مغفرت اور رحمت
 سے مجھ کو ڈھانپ لیوے **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم لیس احد یحییہ عملہ قالوا ولا انت یا رسول اللہ قال ولا انا الا
 ان یتد ارگنی اللہ منہ یرحمہ **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کذب کل احد منکم عملہ الجنۃ قالوا ولا انت
 یا رسول اللہ قال ولا انا الا ان یتعمد فی اللہ منہ یغفرہ ورحمۃ ترجمہ وہی
 جو اوپر گنہگار **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم قاربوا سد ودا وعلوا انہ لیس یحییہ احد منکم بعملہ قالوا یا رسول
 اللہ ولا انت قال ولا انا الا ان یتعمد فی اللہ یرحمہ منہ وفضل ترجمہ وہی جو اوپر
 گنہگار اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میانہ روی کرو اگر یہ نہ ہو سکے تو میانہ
 روی کے قریب رہو یعنی اعتدال کرو اگر اعتدال نہ ہو سکے تو خیر اعتدال کے قریب رہو افراط
 اور تفریط اور غلو اور تعصب نہ کرو **عن** جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مشکہ

عَنْ الْأَعْمَشِ بْنِ إِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا كَرِوَابِ قُرَيْنِ شَيْدٍ **عَنْ** إِبْرَاهِيمَ دُرَيْمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْلِكُهُ دَرَادُ وَابْتِرُّوا ترجمہ وہی جو گذر انا زیادہ ہے
 کہ خوش ہو جاؤ یا خوش کرو **عَنْ** جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ وَلَا يُحْذَرُ مِنَ النَّارِ وَلَا أَنَا إِلَّا بِرَحْمَةِ
 اللَّهِ ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ فرماتے
 تھے تم میں سے کسی کو اسکا عمل جنت میں نہ لے جاویگا نہ انکار سے بچاویگا نہ تک کہ مجھ کو ہی مگر اللہ
 کی رحمت (جنت میں لجاوے یا جہنم سے بچاوے) **عَنْ** عَائِشَةَ زَوْجَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ تَعَالَى تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَدُّ دُورٍ وَأَقَارِبُوْا وَابْتِرُّوْا
 فَإِنَّهُ لَيُتْرَكُ خَلَّ الْجَنَّةِ أَحَدًا أَعْمَلُهُ قَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ
 يَتَّعَدَنِي اللَّهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ وَأَعْلَمُوا أَنَّ أَحَبَّ الْعَمَلِ إِلَى اللَّهِ أَدْوَمُهُ وَإِنْ قُلَّ ترجمہ
 اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا میانہ روی کرو اور جو میانہ روی نہ ہو سکے تو اُس کے نزدیک ہو اور خوش رہو اس لیے
 کہ کسی کو اسکا عمل جنت میں لجاوے گا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اور نہ آپ کو آپ نے فرمایا
 نہ مجھ کو مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ ڈٹاں لے لے مجھ کو اپنی رحمت سے اور جان لو کہ بہت پسند اللہ کو عمل
 ہے جو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ تھوڑا ہو **عَنْ** مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ يَهْدِي الْإِسْنَادَ وَلَمْ يَذْكُرْ
 وَابْتِرُّوا ترجمہ وہی جو اوپر گذر **بَابُ** اكْتِنَارِ الْأَعْمَالِ وَالْاجْتِهَادِ فِي الْعِبَادَةِ
 عمل بہت کرنا اور عبادت میں کوشش کرنا **عَنْ** الْمُؤَدِّدِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَتَّى أَتَفْنِكَ قَدْ مَاتَ فَيُتْلَى لَهُ أَكَلْتُ هَذَا وَقَدْ خَفَرْتُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ
 ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا اشْكُرًا ترجمہ بغیر ابن شعبہ روایت ہے رسول اللہ صلی
 وسلم نے نماز پڑھی یہاں تک کہ آپ کے پاؤں سوچ گئے لوگوں نے کہا آپ کیوں اتنی تکلیف اٹھاتے ہیں
 آپ کے تو اگلے اور پچھلے گناہ سب بخشدیے گئے آپ نے فرمایا کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں
ف یعنی اُس مغفرت کی شکر گذاری نہ کروں معلوم ہو کہ آپ عبادت گناہوں کی مغفرت کو
 لیے نہ کہتے تھے بلکہ خداوند کریم کی رحمت کا انکار ادا کرتے تھے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ

أَنَّا أَخَذْنَا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ مَا لَمْ نَحْصِيهِ أَنَّ أَمْلَكُكُمْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْتَلِفُ بِالْمَوَاضِعِ
فَالْأَيُّمُ كَرَاهِيَّةَ الشَّامَةِ عَلَيْنَا تَرْجُمُهُ أَبُو أُمْلٍ سُرُوْدَايْتُ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ هَكَوْهُ جَمْعَاتِ
كَوْغُظْ سَنَاتِي أَيْكَ شَخْصٌ بُولَا اِسْهُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ رِيكَنِيَّتْ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ كِي اِسْمُ قَهَارِي حَدِيثِ
جَاهِتِي هِيْنِ اِدْرِيْ سَنَدُ كَرْتِي هِيْنِ هِيْمُ يِهْ جَاهِتِي هِيْنِ كِي تَمُّ هِيْ رُوْزِ هَكَوْ حَدِيثِ سَنَا يَا كَرُوْ عَبْدُ اللَّهِ سَنِيْ كِهَامِيْنِ
تَمُّوْ جَوِيْ رُوْزِ حَدِيثِ هِيْنِ سَنَا تَامُوْ هُوْجُوْ سُوْ كِهْ بَرَا جَانَا هُوْنِ تَمُّ كُوْ لَالِ دِيْنَا اِدْرِ رُوْزِ اِسْمُ صَلِيْ اِسْمُ
عَلِيْهِ وَسَلَّمَ كِيْ دُونِ يِنِ كُوْ كِيْ دُنِ مَقْرَرُ كَرْتِي هُوْ سَوَّطُ كِهْ اَبْرَا جَانَتِي هَكَوْ رُوْجُوْ دِيْنَا (يَعْنِيْ بَارِ هُونَا)

كِتَابُ الْجَنَّةِ وَصِفَةِ نَجْمِهَا وَاهْلِهَا

جنت کا اور جنت کے لوگوں کا بیان

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقَّقَتْ
الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحَقَّقَتْ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ تَرْجُمُهُ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ سُرُوْدَايْتُ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِيْ فَرَمَا يَا جَنَّتْ كِهِيْ رِيْ كِيْ هِيْ اِدُنِ بَاتُوْنِ سُوْجُوْ نَفْسِ كُوْ نَا كُوْ اِرْ هِيْنِ اِدْرِ جَنَّمُ كِهِيْ اَكِيَا يِهْ نَفْسِ كِيْ
خُوْ مَشُوْنِ سِيْ ف (يَعْنِيْ يِهْ دُونِ حِجَابِ هِيْنِ جَنَّتْ اِدْرِ دُوْزُخِ كِيْ پَرِ جُوْ كُوْ اِنِ حِجَابِ كُوْ سَاوْ
وَهْ اِدُنِ مِيْنِ جَادِ رِيْكَ نَفْسِ كُوْ نَا كُوْ اِرْ بَاتِيْنِ جِيْ سِيْ رِيَاضَتِ عِبَادَتِ مِيْنِ مَوْطِبَتِ عِبَادَاتِ كِيْ حَمِيْ اِدُنِ
كِيْ مَشَقُوْتِ بَعْضُهُ رُوْ كِنَا عَفُوْ حَلْمُ صَدَقَ جِهَادُ وَغِيْرُهُ اِدْرِ نَفْسِ كِيْ خُوْشِيْنِ جِيْ سِيْ شَرَابِ خَوَارِيْ زَنَا
اِجْنَبِيْ عَوْرَتِ كُوْ كِهُوْ رَا غَيْبَتِ جُوْ كِيْ كِهِيْلِ كُوْ وَغِيْرُهُ اِدْرِ جُوْ خُوْشِيْنِ سَبَاحِ هِيْنِ وَهْ اِدُنِ مِيْنِ دَاخِلِ نِيْزِ
اَكْرَجِيْ كُنُفَرَتِ اِدُنِ كِيْ سَكْرُوْ هِيْ اِسْ فَرَسِيْ كِهْ سَبَادِ اِحْرَامِ مِيْنِ لِيْ جَادِيْنِ يَادُوْلِ كُوْ حَنَّتِ كَرْدِيْنِ يَا عِبَادَتِ
سِيْ خَافِلِ كَرْدِيْنِ (نَوِيْ) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ تَرْجُمُهُ هُوِيْ جَوَادِ رِيْ كُنْدَرَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ اَعْدَاءُ مَنَ لِعِبَادِيِ الصَّالِحِيْنَ مَا كَانُوْا رَأَتْ
وَلَا اُدُنُ سَمِعَتْ وَلَا كَلَّمَتْ عَلَيَّ قَلْبٌ بَقِيْهِ مِصْدَاقُ لِيْ لِيْ فِيْ كِتَابِ اللَّهِ كَلَامُكُمْ لَكُمْ مَنَّا
اُخْفِيْ لَكُمْ مِنْ قُرْآنٍ اَهْلِيْنِ جَنَّةً يَسَاكُنُوْا يَمْلِكُوْنَ تَرْجُمُهُ اِبُوْ هُرَيْرَةَ سُرُوْدَايْتُ هُوَ رَسُولُ
اِسْمُ صَلِيْ اِسْمُ عَلِيْهِ وَسَلَّمَ نِيْ فَرَمَا يَا اِسْمُ تَالِيْ نِيْ فَرَمَا يَا مِيْنِ نِيْ اِسْمُ نِيْ كِهْ بَدُوْنِ كِيْ لِيْ وَهْ خِيْرِيْ طَيَّا

کین میں جنکو نہ کسی آنکھ نے دیکھا (یعنی دنیا میں جو آدمی بہن ادن کی آنکھوں سے نہ کسی کان نے سنا
 نہ کسی آدمی کے دل میں اُنکا تصور آیا اور یہ مضمون اس کی کتاب میں موجود ہے کوئی نہیں جانتا جو چہا یا
 گیا ہے ادن کے لیے آنکھوں کا آرام یہ بدلہ ہو ادن کے کامیوں کا **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ أَهْدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا
 عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ دُخِرَ بَلَهُ مَا أَطْلَعَكُمْ اللَّهُ عَلَيْهِ
 ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے طیار
 کیا اپنے نیک بندوں کے لیے وہ جو آنکھ نے نہیں دیکھا اور کان نے نہیں سنا اور کسی آدمی کے
 دل پر نہیں گذرا یہ سب نعمتیں میں نے اُنہا پر کسی بہن ادن کو چھوڑ جو اللہ نے مکتوب کیا (یعنی نعمتیں
 اور لذتیں معلوم ہیں وہ کیسی عمدہ اور پہلی بہن توحبت کی نعمت اور لذت جبکہ علم خدا ہی تعالیٰ نے
 نہیں دیا وہ کیسی ہنگامی **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَهْدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ
 وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ دُخِرَ بَلَهُ مَا أَطْلَعَكُمْ اللَّهُ عَلَيْهِ ثُمَّ قَرَأَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ
 مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُدْرَةِ أَعْيُنٍ ترجمہ وہی جو گذرا اس میں اتنا زیادہ ہے بہر آپ نے یہ آیت پڑھی
 کوئی نہیں جانتا جو چہا یا گیا ادن کے لیے آنکھوں کی ٹہنڈک سے **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ
 السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ شَهِدْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مَجْلِسًا رُصِفَ فِيهِ الْجَنَّةُ حَتَّى انْتَهَى ثُمَّ قَالَ فِي آخِرِ حِكْمَتِهِ فِيهَا مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ
 وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ خَطَرَ ثُمَّ قَرَأَ هَلْ فِيهِ الْآيَةُ تَجَاوَزَتْهُمْ عَنْ
 الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ
 لَهُمْ مِنْ قُدْرَةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً لِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ترجمہ سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے
 میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مجلس میں موجود تھا آپ نے جنت کا حال بیان کیا یہاں تک
 کہ بے انتہا تعریف کی پھر آخر میں فرمایا جنت میں وہ نعمت ہے جس کو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا نہ کسی
 کان نے سنا نہ کسی آدمی کے ذہن میں گذری پھر اس آیت کو پڑھا جن لوگوں کی کردہ میں بچھونے
 سے جدا رہتی ہیں (یعنی رات کو جاگتے ہیں) اپنے رب کو بچا رہتے ہیں اوس کے عذاب ہو کر اور

اس کے ثواب کی طمع سے اور جو پہنچے انکو دیا اور میں سو خرچ کرتے ہیں تو کوئی نہیں جانتا چہاں کر کسی گئی
 اور کچھ لیے انکو ہوں کی ہند تک یہ بدلہ ہے اور ان کے اعمال کا **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً لَيْسَ فِيهَا لُكَاكِبٌ فِي
 خِلَافِهَا مِائَتَةَ سَنَةٍ تَرْجُمُهُ ابْوَهْرِيه رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مِنْ رُوَيْتِ هِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 نَے فرمایا جنت میں ایک درخت ہے جس کے سائے میں سو برس تک سوار چلتا ہے اور وہ سائے
 ختم نہ ہوا **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بِإِسْنَادِهِ وَزَادَ لَا يَقْطَعُهَا تَرْجُمُهُ
 وہی جو گندرا اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ سو برس تک سوار اور اس کے سائے میں چلے اور انکو
 طے نہ کرے **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 دَسَلَهُ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً لَيْسَ فِيهَا لُكَاكِبٌ فِي خِلَافِهَا مِائَتَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا تَال
 أَبُو حَازِمٍ كُنْتُ حَدِّثُ بِهِ السُّعْمَانُ بْنُ أَبِي عَيَّاشٍ الزُّرْقِيُّ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً لَيْسَ فِيهَا
 لُكَاكِبٌ الْجَوَادُ الْمُضْمَنُ الشَّرِيعَ مِائَتَةَ عَامٍ مَا يَقْطَعُهَا تَرْجُمُهُ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ رُوَيْتِ هِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 نَے فرمایا جنت میں ایک درخت ہے جس کے سائے میں سو برس تک سوار
 چلے اور وہ تمام نہ ہو۔ ابو حازم نے کہا یہ حدیث میں نے نعمان بن ابی عیاش زرقی سے بیان
 کی اور انہوں نے کہا مجھے سوا ابوسعید خدری نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 جنت میں ایک درخت ہے جس کے اچھے طیار کیے ہوئے تیز گھوڑے کا سوار سو برس تک چلے
 تو اس کو تمام نہ کر سکے **عَنْ** ابْنِ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ الشَّيْخَ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ لَا هُلَ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُولُونَ
 كَيْفَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ فَيَقُولُ هَلْ رَضِيتُمْ فَيَقُولُونَ مَا لَنَا لَا
 نَرْضَى بِرَبِّ وَقَدْ أُعْطِينَا مَا لَمْ نُعْطِ أَحَدًا آمِنُ خَلْقِكَ فَيَقُولُ أَلَا أُعْطِيَكُمْ أَفْضَلَ
 مِنْ ذَلِكَ فَيَقُولُونَ يَا رَبِّ ذَاكَ شَيْءٌ أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ فَيَقُولُ أَهْلُ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي
 فَكَلَّا اسْتَخْطَ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا تَرْجُمُهُ ابْوَهْرِيه رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مِنْ رُوَيْتِ هِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ خدا نے تعالیٰ فرمایا لیکن بہشتی لوگوں سے اسے بہشتیو سووے

کہیں گے اے رب ہم حاضر ہیں خدمت میں اور سب ہائی تیرے ہاتھوں میں ہے پروردگار فرما دیگا تم رہی
 ہوئے وہ کہیں گے ہم کیسے رہی نہ ہوں گے ہکو تو نے وہ دیا کہ اتنا اپنی مخلوق میں سے کسی کو نہیں دیا
 پروردگار فرماوے گا کیا میں تم کو اس سے بھی عمدہ کوئی چیز دوں وہ عرض کریں گے اور بس سو عمدہ
 کون سی چیز ہے پروردگار فرما دیگا میں نے تم پر اپنی رضامندی اتاری اب میں اس کے بعد تم پر کبھی غصہ
 نہ ہوں گا **ف** سبحان اللہ مالک کی رضامندی غلام کے لیے ایسی نعمت ہے کہ اسے جنت کی تمام
 نعمتیں زبان میں **عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ شَارِطِ بْنِ رَسُوْلٍ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاؤُنَ الْغُرَفَةَ فِي الْجَنَّةِ كَمَا تَرَاؤُنَ الْكُؤُوبَ فِي
الْتَّمَارِ قَالَ فَكُلُّكُمْ يَذَلِكِ الثَّمَانِ بَنِ ابْنِ حَيَّاشٍ فَقَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعْدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ
كَمَا تَرَاؤُنَ الْكُؤُوبَ الذَّرِيَّ فِي الْأَفْئِ الشَّرْقِيِّ أَوِ الْغَرْبِيِّ ترجمہ سہل بن سعد سرودیت
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کو لوگ ایک دوسرے کو کھڑکیوں میں ایسا جھانکیں گے جیسے
 تم تارے کو دیکھتے ہو اتنا میں (یعنی ایک دوسرے سے اتنے بلند اور دور ہو گئے) بوجہ تفاوت درجہ
 کے ابو جہانم نے کہا میں نے یہ حدیث نعمان بن ابی عیاش سے بیان کی اور انہوں نے کہا میں نے
 ابو سعید خدری سے سنا وہ کہتے تھے جیسے تم بڑے تارے کو جو ہوتی کی طرح جھانکے ہو پر یا پچیم کے
 کنارے پر دیکھتے ہو **عَنْ ابْنِ حَازِمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ حَكِيمِ بْنِ يَعْقُوبَ** ترجمہ
 وہی جو گند **عَنْ ابْنِ سَعْدٍ الْخُدْرِيَّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ**
أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاؤُنَ أَهْلَ الْغَرْبِ مِنْ فُتُوحِهِمْ كَمَا يَتَرَاؤُنَ الْكُؤُوبَ الذَّرِيَّ الْعُكَايَرِ
مِنْ الْأَفْئِ مِنَ الْمَشْرِقِ أَوِ الْمَغْرِبِ لِيَفَاكِلَ مَا بَيْنَهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ تِلْكَ مَنَازِلُ الْأَنْبِيَاءِ
لَا يَلْفُفُهَا غَيْرُهُمْ قَالَ بَلَى وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ رَحَالُكُمْ أَمْثَلُ يَا اللَّهُ وَسَدُّوا الْمَرْسَلِينَ
 ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کو لوگ اور پر کی
 کھڑکی والوں کو جھانکیں گے اپنے اور پر جیسے تارے کو دیکھتے ہیں جو جھانکتا ہوا ہو اور دور ہو ہاتھ
 کے کنارے پر اور ہا میں یا پچیم میں یہ سو جسے ہے کہ اون میں درجن کا فرق ہو گا لوگوں نے
 عرض کیا یا رسول اللہ درجے تو پیغمبروں کے ہوں گے اور ان کو نہیں ملیں گے آپ نے فرمایا کیوں نہیں
 قسم اوس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اون درجن میں وہ لوگ ہوں گے جو ایمان لانے سے پہلے

اور سچا مانا اور نہ ہونے پیغمبروں کو **عَنْ** ابْنِ مَسْرُورَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَشَدِّ أُمَّتِي إِحْسَانًا نَاسٍ يُكُونُونَ بَعْدِي يُوَدُّ أَحَدُهُمْ كَوَدَّائِي بِأَهْلِيهِ وَمَالِهِ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں بہت چاہنے والے میرے وہ لوگ ہونگے جو میرے بعد پیدا ہونگے اور ان میں سے کوئی یہ خیر ہنر رکھیں گا کہ ان اپنے گھر والوں اور مال سب کو صدقہ کرے اور مجھ کو دیکھ لے پوئے **عَنْ** ابْنِ مَالٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوقًا يَا نُوحُهَا كُلُّ جَعْفَرٍ فَهَذَا رَجِيهِ الْعَمَالُ فَكُونُوا وَنُجُوهُ صِدْقِي شَيْئًا بِصِحِّهِ قَدْ دُرِدُونَ حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَرْجِعُونَ إِلَى أَهْلِيهِمْ وَكَذَا دُرِدُوا وَاحْسَنًا وَجَمَالًا فَيَقُولُ لَهُمْ أَهْلُهُمْ وَاللَّهُ لَقَدْ أَرَادَ تَعْمُرُ بَعْدَ نَاحِسًا وَجَمَالًا فَيَقُولُونَ وَآلَكُمْ وَاللَّهُ لَقَدْ أَرَادَ تَعْمُرُ بَعْدَ نَاحِسًا وَجَمَالًا **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک بازار ہے جس میں بہت سی لوگ ہر جمعہ کے دن جمع ہو کر نیچے پہر اور ترکی سوا چلے گی سو وہاں کا گرد اور غبار رجوشک اور زعفران ہے اور ان کے چہروں اور کپڑوں پر بڑے گسا سوا کا حسن اور جمال زیادہ ہو جاوے گا پہر ہلٹ اور ان کے اپنے گھر والوں کی طرف اور گھر والوں کا بھی حسن اور جمال بڑھ گیا ہو گا سو ان سے ان کے گھر والے کہیں گے خدا کی قسم تمہارا حسن اور جمال ہمارے بعد تو بہت بڑھ گیا ہے پہر سے جواب دیں گے کہ خدا کی قسم تمہارا بھی حسن اور جمال ہمارے بعد زیادہ ہو گیا **عَنْ** مُحَمَّدٍ قَالَ إِنَّا تَقْلَعُوا وَآمَاتَنَا أَكْثَرُ الرِّجَالِ فِي الْجَنَّةِ أَكْثَرُ أَمَّا اللَّيْلَةُ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَوْ لَمْ يَقُلْ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلَ دُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَتْرِ لَيْكَةِ الْبَكْرِ وَآلَتِي تَلْبَسُهَا عَلَى أَصْنُودِ كُوكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ لِكُلِّ أَمْرِي مِنْهُمْ رَوْحَتَانِ أُنْتَابَهُ بُولِي مَحْ سَوْفَهُمَا مَيْنَ دُرَادِ اللَّحْمِ وَمَا فِي الْجَنَّةِ عَرَبٌ **ترجمہ** محمد بن ہریرہ روایت ہے کہ لوگوں نے فرمایا کیا ذکر کیا کہ جنت میں مرد زیادہ ہوں گے یا عورتیں زیادہ ہوگی ابو ہریرہ نے کہا کیا ابو القاسم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ البتہ پہلا گروہ جو جنت میں جاویگا وہ جو وہیں رہا کرتا جائیگا کی طرح ہوگا اور جو گروہ اوس کے بعد جاویگا وہ آسمان کے بڑے چمکدار تارنار کی طرح ہوگا ان میں سے

ہر مرد کے لیے دو دینی بیان ہوگی جن کی پند لیون کا گودا گزشت کے پسے نظر آوے گا اور حبت میں کوئی
بے جوہر نہ ہوگا **ف** قاضی نے کہا ظاہر حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ حبت میں عمر تین زیادہ ہونگی اور
دوسری حدیث میں ہے کہ جنہم میں ہی عورتیں زیادہ ہونگی پس دونو حدیثوں سے یہ بات نکلی کہ عورتیں
بہ نسبت مردوں کے خلقت میں زیادہ ہیں اور یہ حدیث آدمی عورتوں سے متعلق ہے ورنہ حوران ہستی
اون کے سوا ہونگی۔ اس زمانہ میں مردم شماری کے نتائج سے بھی اکثر مقامات میں یہی تحقیق ہوا کہ
عورتیں بہ نسبت مردوں کے زیادہ ہیں اور عورتیں بہ نسبت مردوں کے کم مرقی ہیں اور کم ماری
جاتی ہیں پس ہماری شریعت میں جو ایک مرد کو کسی عورتیں جائز ہوئیں وہ فطرت اور مصلحت کو
موافق ہے اور قیاس حضرت آدم علیہ السلام پر درست نہیں کیونکہ اس وقت دوسری کوئی عورت
نہی علاوہ اس کے حضرت حوا میں وہ صفات سے جو اور عورتوں میں نہیں ہیں **عن ابن**
سیرین قَالَ اخْتَصَمَ الرَّجَالُ وَالنِّسَاءُ اَيْهُمْ فِي الْجَنَّةِ اَكْثَرُ فَسَالُوا اَبَاهُمْ يَزِيدَ رَضِيَ
اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ حَدِيثِ ابْنِ عُكَيْتَةَ **ترجمہ**
محمد بن سیرین روایت ہے عورت اور مرد جو جگہ کے کہ حبت میں کون زیادہ ہوں گے تو ابو ہریرہ سے
پوچھا انہوں نے کہا ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے
اور پگدڑی **عن ابی ہریرہ** رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ عَلَى صُوْدَةِ الْقَمَرِ لَيْكَلَةُ الْبَدْرِ وَالَّذِيْنَ
يَكُوْنُهُمْ عَلٰى اَسَدٍ كَزَكِيٍّ فِي السَّمَاءِ اِضَاةً لَا يَبُولُوْنَ وَلَا يَغْوَحُوْنَ وَلَا
يَكْفَلُوْنَ وَلَا يَمُخِطُوْنَ اَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَرَشْمُهُمُ الْمِسْكُ حَجَامَتُهُمُ الْاَلُوَّةُ وَ
اَزْوَاجُهُمُ الْحَوْرُ الْعَيْنُ اَخْلَا قُصَّةً عَلٰى خَلْقِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ عَلٰى صُوْدَةِ اَيْبَحْمِ اَدَمَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ يَتَوْنُ ذِرَاعًا فِي السَّمَاءِ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب پہلے جو گروہ حبت میں جاویگا وہ جو وہیں رات کو
چاند کی طرح ہونگے بہر جو گروہ اون کے بعد جاویگا وہ سب زیادہ چمکتے ہوئے تارے کی طرح ہوگا
اور جنتی نہ پیشاب کریں گے نہ پاخانہ نہ ہو کہیں گے نہ ناک سُنگیں گے اور نہ کہنگیان سونے کی
ہونگی اور پسینہ سے مشک کی خوشبو آوے گی اونکی انگلیاں بیون میں عموں سنگلتا ہوگا اور اونکی بی

حورین ہوگی ہر ایک اللہ والی اور انکی عادتیں ایک شخص کی عادتوں کے موافق ہوں گی یعنی سب اخلاق
کیساں ہوں گے) اپنے باپ آدم علیہ السلام کی صورت پر ہوں گے ساٹھ ہاتھ کا قدم ہوں گے

عَنْ ابْنِ مَرْثَدَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ
صُورَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْكَةِ الْبَدْرِ ثُمَّ الَّذِينَ يَكُونُ نُصْرُهُمْ عَلَى
أَشَدِّ نَجْدٍ فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةٌ شَعْرُهُمْ بَعْدَ ذَلِكَ مَنَادِلٌ لَا يَتَغَطُّونَ وَلَا يَكْبِتُونَ وَلَا
يُخَفِّطُونَ وَلَا يَنْبُذُونَ أَشْطَاهُمْ الدَّهَبُ وَفَجَائِرُهُمْ الْأَكُوَّةُ وَرَشْحُهُمُ الْمَيْسُ
أَخْلَاقُهُمْ عَلَى خُلُقِ رَجُلٍ وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَلَى
صُورَةِ آدَمَ **ترجمہ** وہی جو گندرا اس میں دو گروہ ہوں گے بعد امتا زیادہ ہے کہ ہر ان کے بعد کسی
و جبر ہوں گے **عَنْ** هُتَّاءِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ كَرَّاحًا دِيَتْ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ
زُمَرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ صُورُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْكَةِ الْبَدْرِ لَا يَصْقُونَ فِيهَا وَلَا يَكْبِتُونَ
وَلَا يَتَغَطُّونَ فِيهَا إِنِّي تَرَاهُمْ وَأَمْشَاهُمْ مِنَ الدَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَفَجَائِرُهُمْ مِنَ الْأَكُوَّةِ
وَرَشْحُهُمُ الْمَيْسُ وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ يَرَى مُحْسِنٌ سَوْفَهُمَا مِنْ وَرَاءِ الْحِجْرِ
الْحُسْنِ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ قُلُوبُهُمْ قَلْبٌ وَاحِدٌ يُسَبِّحُونَ اللَّهَ تَبْكَةً
وَعَشِيًّا **ترجمہ** وہی جو گندرا امتا زیادہ ہے کہ ان کے برتن ہی سونے کے ہوں گے اور یہ ہے

کہ جنت والوں میں کوئی اختلاف نہ ہوگا نہ بغض ان کے دل ایک دل کی طرح ہوں گے اور وہ ہاکی
کریں گے اپنے پروردگار کی صبح اور شام یعنی تسبیح کریں گے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَأْكُلُونَ فِيهَا
لَيْسَرَبُونَ وَلَا يَفْلُونَ وَلَا يَبُولُونَ وَلَا يَتَغَطُّونَ وَلَا يَكْبِتُونَ قَالُوا فَمَا بَالُ الطَّعَامِ
قَالَ جَبَأٌ وَتَرْتِجٌ كَرْتِجِ الْمَيْسِ يُلْهَمُونَ الشَّيْءَ وَالْحَمِيدَ كَمَا يُلْهَمُونَ
النَّفْسَ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا
آپ فرماتے تھے جنت کے لوگ کہا دین گے اور پیوین گے نہ تھوکیں گے نہ پیشاب کریں گے نہ پاخانہ
کریں گے نہ کھائیں گے نہ پھینکیں گے نہ عرص کیا بہر کہا تا کہ ہر جا دے گا آپ نے فرمایا ایک ڈکار ہوگی

اور پسینہ آدینکا اوس میں تشک کی خوشبو ہوگی ریس کار اور پسینوں سے کہا نا تحلیل ہو جاوے گا اور تسبیح اور
تحمید ریختے سجان اسد اور الحمد سدا کا اون کو الہام ہوگا جیسے سانس کا الہام ہوتا ہے **ف** نفعی بہت
عالم پاک ہون کے کہانیکا فضلہ اس عالم کی طرح پر نہیں بلکہ وہ ان کا فضلہ کو کار اور خوشبو واپسینہ
ہو کر کھجایا کرے گا اور جیسو اس عالم کی زندگی ہو کہینچنے اور سانس لینے پر موقوف ہو اور اس طرح اس عالم
پاک میں سجان اسد اور الحمد سدا کہنا دم لینے کے قائم مقام ہو کر روح کا رحمت افزا ہوگا **نوروی**
نے کہا اہلسنت اور اکثر مسلمانین کا مذہب یہ ہے کہ جنت کو لال کہا وین گے اور پیوین گے اور تمام مزے
اوپٹا دیں جنت میں اور یغمتیں ہمیشہ رہیں گی کہی ختم نہ ہوں گے اور جنت کی نعمتیں دنیا کی
نعمتوں کے ساتھ شاہ میں صورت اور نام میں اور حقیقت اُملی اور ہے **عَنْ** الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْأَسْنَدِ
إِلَى قَوْلِهِ رَوَاهُ الْمُسْلِمُ **عَنْ** حَابِرِ بْنِ حَبِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا كُلُّ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُحَادِّثُ بَرِّونَ وَلَا يَتَعَوَّطُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ
وَلَا يَبْكُونَ وَلَا يَكْفُكُونَ ذَاكَ جَاءَ كَرَاهِيَةِ الْمُسْلِمِ بِالْمَوْتِ الشَّيْءِ وَالْخَمِيرِ كَمَا لَمْ يَمُوتِ النَّفْسُ قَالَ فِي حَدِيثٍ
مَحَلِّهِمْ ذَاكَ **عَنْ** حَابِرِ بْنِ حَبِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَمْنُ لَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَيَلْمُصُونَ الشَّيْءَ وَالشَّيْءُ كَمَا يَلْمُصُونَ النَّفْسَ تَرْجُمَهُ
جو کہ را اس روایت میں بجائے تحمید کے تحجیر ہے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ يَنْعَمُ لَا يَبْأَسُ لَا تَبْلُغُ نِيَابَهُ
وَلَا يَفْنَى شَبَابَهُ تَرْجُمَهُ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنت
میں جاوے گا چین کرے گا بے عمر رہے گا نہ کہی اوس کے کپڑے گلین گے نہ جوانی نہ اوس کی جوانی بچے گی
بیسے سدا جوانی ہمہ گامی ہوگا کہی بوڑھا نہ ہوگا **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ يَأْدِي مُنَادٍ إِنَّ لَكُمْ أَنْ تَحْكُمُوا أَفَلَا
تَسْمَعُوا أَبَدًا وَإِنْ لَكُمْ أَنْ تَحْيُوا فَلَا تَمُوتُوا أَبَدًا وَإِنْ لَكُمْ أَنْ تَلْبَسُوا أَفَلَا تَلْبَسُوا أَبَدًا
وَإِنْ لَكُمْ أَنْ تَعْمُوا فَلَا تَبْأَسُوا أَبَدًا إِنَّ لَكُمْ قَوْلَهُ عَزَّ وَجَلَّ وَتَوَدُّوْا أَنْ تَلْبَسُوا أَبَدًا
اور یہ تمہوہا یماکے کلمہ تمہوں تَرْجُمَهُ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابو ہریرہ رضی
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بکارے گا بکارے والا جنت کے لوگوں کو ہم قمر

منہا روک دیا مگر یہ کہ تم چنگے رہو گے کہی ہمارے بڑو گے اور مکر تم زندہ رہو گے کہی نہ مرو گے اور
مقرر تم جو ان رہو گے کہی بوڑھے نہ ہو گے اور مقرر تم عیش اور چین میں رہو گے کہی رنج نہ ہوگا اور یہی
سطح خدا کے سقول کا کہ بہشت وہاں آواز دیے جاوین گے یہ تمہاری بہشت ہو جس کے تم وارث ہو
اسوجہ کہ تم نیک اعمال کرتے تھے **ف** یہ فرشتہ بہشتیوں میں منادی کر دیکھنا کہ اول کو کوئی

وغد غنہ ہے **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَلْبُرِ بْنِ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَلْبُرِ بْنِ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَلْبُرِ بْنِ أَبِي النَّضْرِ
فِي الْحَيْثُ الْخَيْمَةِ مِنْ لَوْلَا وَاحِدَةٍ مَجُوفَةٍ طَوْلَهَا سِتُونَ مِيلًا لِلْمُؤْمِنِ فِيهَا أَهْلُونَ يَطُوفُ
عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُونَ فَلَا يَرَى بَعْضُهُمْ بَعْضًا **ترجمہ** عبد اللہ بن قیس نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ

عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کو جنت میں ایک خیمہ ملیگا جو ایک ہی
خوددار موتی کا ہوگا اور اسکی لبنائی ساٹھ میل تک ہوگی اس میں اس مومن کی بی بیان ہونگی اور

وہ اپنے گہوارے کا ہر ایک دوسرے کو نہ دیکھیں گے **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَلْبُرِ بْنِ أَبِي النَّضْرِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْحَيْثُ الْخَيْمَةِ مِنْ لَوْلَا وَاحِدَةٍ مَجُوفَةٍ عَرَضَهَا
سِتُونَ مِيلًا فِي كُلِّ ذَاوِيَةٍ مِثْلُهَا أَهْلُ الْأَخْرُونَ يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُونَ **ترجمہ**

عبد اللہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک خوددار
موتی کا خیمہ ہوگا جس کی چوڑائی ساٹھ میل کی ہوگی اس کے سر کرنے میں لوگ ہوں گے جو دوسرے کو نہ

دالوں کو نہ دیکھتے ہوں گے مومن اپنے دورہ کرے گا (کیونکہ وہ لوگ مومن کے گہوارے ہوں گے) **عَنْ**
أَبِي مُوسَى بْنِ قَلْبُرِ بْنِ أَبِي النَّضْرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَسَلَّمَ قَالَ الْحَيْمَةُ دُرَّةٌ طَوْلَهَا فِي السَّمَاءِ سِتُونَ مِيلًا فِي كُلِّ ذَاوِيَةٍ مِثْلُهَا أَهْلُ الْأَخْرُونَ
لَا يَرَاهُمْ إِلَّا أَخْرُونَ **ترجمہ** ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا خیمہ ایک موتی ہوگا جسکا لبنائی ساٹھ میل کا ہوگا اس کے سر کرنے میں لوگ
کی بی بیان ہونگی جن کو دوسرے لوگ نہ دیکھ سکیں گے (یعنی ایک محل کے لوگ دوسرے محل کے لوگوں کو نہ دیکھیں گے)

بوجہ وسعت اور دوری کے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّحَانٌ وَجِيحَانٌ وَالْقُدَارُ وَالْقُدَارُ كُلُّ مَنٍ أَنْهَارُ الْحَيْثُ **ترجمہ**
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیحان اور جیحان اور

نیل اور فرات جنت کی نہروں میں سے ہیں **ف** نووی نے کہا سیحان اور جیحان سیحون اور جیحون کہ
سواہین یہ سیحان اور جیحان جو حدیث میں مذکور ہیں وہ ارسن کے بلاد میں ہیں تو جیحان صیصہ کی نہر ہے
اور سیحان اذنہ کی اور یہ دونوں بہت بڑی نہریں ہیں ان دونوں میں جیحان بڑی ہے اور جوہری نے
جو صحیح میں کہا کہ جیحان شام میں ایک نہر ہے غلط ہے یا شام سے مراد ارسن کے بلاد میں مجازاً بوجہ قرب
کے حارمی نے کہا سیحان ایک نہر ہے صیصہ کو پاس اور وہ سیحون کے سوا ہے صاحب بنیہ نے کہا
سیحان اور جیحان یہ دونوں نہریں عجم میں صیصہ کے پاس ہیں اور طوس کے اور جیحون وہ ایک نہر
ہے خراسان کے پر سے بلخ کے پاس اور وہ جیحان کے سوا ہے اسی طرح سیحون مغیرہ ہے سیحان کے
اور قاضی عیاض نے کہا کہ یہ چار نہریں بلاد اسلام کی بڑی نہریں ہیں نیل مصر میں اور فرات عراق
میں اور سیحان اور جیحان یا سیحون اور جیحون خراسان میں تو اس میں کئی غلطیاں ہیں ایک تو یہ
فرات عراق میں نہیں ہے بلکہ وہ فاصل ہے درمیان شام اور جزیرہ کے دوسرے سیحان اور جیحان اور یہ
اور سیحون اور جیحون اور تیسرے یہ کہ سیحان اور جیحان شام میں نہیں بلکہ ارسن کے بلاد میں قریب
شام کے اور یہ جو فرمایا کہ جنت کی نہریں ہیں اس کے دو معنی ہیں ایک تو یہ کہ وہ ان اسلام پہل جاوگا
اور ان نہروں کا باقی جن مسلمان کا جسم بنے گا جنت میں جاوے گا دوسری یہ کہ درحقیقت ان
نہروں میں جنت کا ایک مادہ ہے کیونکہ جنت پیدا ہو چکی ہے اور موجود ہے اور اہل سنت کا یہی مذہب
ہے اور یہی معنی صحیح ہے اور کتاب الایمان میں گذرا کہ فرات اور نیل جنت میں نکلے ہیں اور بخاری میں
ہے کہ سدرۃ المنتہی کی چڑھ سے انتہے **عن** ابی ہریرۃ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ
اللہُ عَلَیْہِ رَسَلَتْہِ قَالَ یَدْخُلُ الْجَنَّةُ أَقْوَامٌ أَقْدِدَ فُھُ حُرْمِیلُ أَقْدِدَ الطَّیْرُ تَرْتَجِمُہُ ابْرَہِیْمُ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں کچھ لگ جاویں گے جن کے دل چڑیوں کے
سے ہیں **ف** یعنی نرم اور ضعیف خدا کے خوف سے یا بہت بکل چڑیوں کی طرح **عن** عمار
ابن مَنبِتٍ قَالَ قَالَ ہَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو ہُرَیْرَةَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ رَسُولِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ فَذَکَ أَخَادِیثٌ مِنْہَا وَقَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَلَقَ اللہُ عَجْرَ نَحْلٍ
أَدَمَ عَلَی صُورَتِہِ طُولُہُ سِتُّونَ ذِراً عَاطِلًا خَلَقَہُ قَالَ أَذْهَبَ فَمَلَأَ عَلَی أَدْنِیِّ النِّعْرِ
وَهُوَ کَفَرٌ مِّنَ الْمَلَائِکَةِ یَحْمِلُوسُ لَمَّا سَمِعَ مَا یَحْمِلُوْنَکَ بِرَفَائِہَا لِحَیْثُکَ لَمْ تَحْنُ ذُرِّیَّتُکَ

هَذِهِ الْوَقُوفَاتُ اَدَمَ جُزْءُ مِزْنٍ سَبْعِينَ جُزْءًا مِزْنُ حَرِّ جَهَنَّمَ قَالُوا وَاللّٰهُ اِنْ كُنْتَ لَكَافِيَةً
 يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّهَا لَهِيَ عَلَيْهَا بِسَعَةِ وَتِسْتَيْنِ جُزْءًا كُلُّهَا مِثْلُ حَرِّهَا **ترجمہ**
 ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ آگ تمہاری جیسو آدمی ستر
 کرتا ہے ایک حصہ ہر اوس مین گرمی کا جہنم کی آگ مین ویسے ستر حصے گرمی ہر لوگوں نے عرض کیا تم
 خدا کی یہی آگ کافی تھی رطلانے کے لیے، یا رسول اللہ آپ نے فرمایا وہ تو اس سے ساہمہ ہر نو حصے زیادہ
 گرم ہے ہر حصے مین اتنی گرمی ہے **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی
 اللہ علیہ وسلم یبطل حدیث ابی التیاد غیر انہ قال کُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا **ترجمہ**
 یہی جواب دے گا **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
 عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ سَمِعَ رَجُلًا یَقُولُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَدْرُوْنَ مَا هَذَا قَالَ
 قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُوْا قَالَ هَذَا اَجْحَرُ رُمِیَ بِہِ فِی النَّارِ مِنْ سَبْعِیْنِ خَرِیفًا فَهَؤُلَہِوْ
 فِی النَّارِ اِلَّا اَنْ حَتَّى اُنْتَهَى اِلَى قَعْرِهَا **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کے ساتھ تھے اتنے مین ایک وہما کے کی آواز آئی آپ نے فرمایا تم جانتے ہو یہ کیا کہ ہم نے عرض کیا اللہ
 تعالیٰ اور اسکا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا یہ ایک بہتر ہے جہنم مین بہینکا کیا تھا ستر برس
 پہلے وہ جارہا تھا اب اسکی تہ مین بیونچا رسا ذرا جہنم اتنا گرم ہے کہ اسکی جوڑی سے تہ تک ستر برس
 کی راہ ہے اور یہی اسقدر تیز حرکت سے جیسے پتھر اوپر سے نیچے گرتا ہے **عن** ابی ہریرۃ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ یحدثنا اِلَّا سَدَّ وَقَالَ هَذَا وَقَعَ فِی اَسْفَلِهَا کَمَا مَعْلُومٌ وَجَبَّحَ **ترجمہ**
 ابو ہریرہ سو ویسی ہی روایت ہے جیسے اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ وہ پتھر نیچے گرتے اسکا ذرا ہکا ستر
عن سَمُرَةَ اَنَّہ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ اِنَّ مِنْكُمْ مَنْ تَأْخُذُ النَّارُ اِلَکُمْ مِنْكُمْ مَنْ تَأْخُذُ
 اِلَکُمْ مِنْكُمْ مَنْ تَأْخُذُہُ الْعُقُوبَةُ **ترجمہ** عمرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے
 تھے بعضوں کو بخون تک انکا رکڑے گی اور بعضوں کو ازار بند باندہنے کی جگہ تک اور بعضوں کو
 گرون تک **عن** سَمُرَةَ بِنِ جُنْدَبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْهُمْ
 مَنْ تَأْخُذُہُ النَّارُ اِلَکُمْ مِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُہُ النَّارُ اِلَکُمْ مِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُہُ الْعُقُوبَةُ
 النَّارُ اِلَکُمْ مِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُہُ النَّارُ اِلَکُمْ مِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُہُ الْعُقُوبَةُ **ترجمہ** عمرہ بن جندب سے روایت ہے کہ رسول

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعضوں کو جہنم کی آگ ٹخنوں تک پہنچے گی بعضوں کو گھٹنوں تک بعضوں کو
 کمر بند تک بعضوں کو منہلی تک **عن** سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْأَسَدِ وَجَعَلَ مَكَانَ حُجْرَتِهِ حَقْوَبِيَّةً
 ترجمہ وہی جو کندرا اس میں بجائے حجر کے حقوبہ حقوبہ وہی انداز بندہ بننے کی جگہ **عن**
 ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحْجَتِ النَّارُ
 وَالْجَنَّةُ فَقَالَتْ هَذِهِ يَدْخُلْنِي الْجَبَّارُونَ وَالْمُتَكَبِّرُونَ وَقَالَتْ هَذِهِ يَدْخُلْنِي الضُّعَفَاءُ
 وَالْمَسَاكِينُ فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِيُحْدِثَ أَنْتِ عَذَابِي أُعَذِّبُ بِكَ مَنْ أَشَاءُ وَرَبِّمَا
 قَالَ أُمَيِّتُ بِكَ مَنْ أَشَاءُ وَقَالَ لِيُحْدِثَ أَنْتِ نَحْمِي أَرْحَمُ بِكَ مَنْ أَشَاءُ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ
 مِنْكُمَا مِلَّةٌ هَذَا ترجمہ ابوسہرہ سرورایت سر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت اور دوزخ
 نے جب کڑا کیا دوزخ نے کہا مجھ میں بڑی برزور اور مغرور آدمین گے اور جنت نے کہا مجھ میں ناتوان مسکین لوگ
 آویں گے اللہ جل جلالہ دوزخ سے فرمایا تو میرا عذاب ہو میں جسکو چاہوں گا تجھ سے عذاب کروں گا اور جنت سے
 فرمایا تو میری رحمت ہو میں جسکو چاہوں گا تجھ سے رحم کروں گا اور تم دونوں بہرے جاؤ گے **عن**
 ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحَاجَّتِ النَّارُ وَالْجَنَّةُ
 فَقَالَتِ النَّارُ اذْنُوتُ بِالْمُتَكَبِّرِينَ وَالْمُتَكَبِّرِينَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ فَمَا لِي لَا يَدْخُلْنِي إِلَّا
 مُعَفَّاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهَا وَحُجْرَتُهَا فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْجَنَّةِ أَنْتِ نَحْمِي أَرْحَمُ بِكَ
 مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي وَقَالَ لِلنَّارِ أَنْتِ عَذَابِي أُعَذِّبُ بِكَ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي وَلِكُلِّ
 وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا مِلَّةٌ هَذَا مَا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِكُ فَيَضَعُ قَدَمَهُ عَلَيْهَا تَقُولُ قَطَّ قَطَّ فَمَا لَكَ
 تَمْتَلِكُ وَيُرْوَى بِبَعْضِهَا الْبَعْضُ ترجمہ ابوسہرہ سرورایت سر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 جنت اور دوزخ نے بحث کی دوزخ نے کہا مجھ میں وہ لوگ آویں گے جو تکبر اور زور والے ہیں
 اور جنت نے کہا مجھ میں کیا ہو مجھ میں وہی لوگ آویں گے جو ناتوان ہیں لوگوں میں اور خراب ہیں اور
 عاجز ہیں رہنے اکثر یہی لوگ ہوں گے اتب اللہ تعالیٰ نے فرمایا جنت سے تو میری رحمت ہو میں سے
 ساتھ رحمت کرتا ہوں جسکو چاہتا ہوں اپنے بندوں میں سے اور دوزخ سے فرمایا تو میرا عذاب
 ہے میں عذاب کرتا ہوں تیرے ساتھ جسکو چاہتا ہوں اپنے بندوں میں سے اور تم دونوں بہرے جاؤ گے
 لیکن دوزخ نہ بہرے گی (اور سیر نہ ہوگی) ابوسہرہ سرورایت سر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

تبہر جاوگی اور ایک پر ایک سٹ جاوگی **ف** نووی سنہ کہ یہ حدیث احادیث صفات میں ہو
 اور اور پکڑ چکا کہ ان احادیث میں نہ مذہب میں ایک توجہ ہو سلف نہ اور طائفہ متکلمین کا وہ یہ ہے کہ انکی
 تاویل کریں گے بلکہ ان پر ایمان لاویں گے کہ وہ حق ہیں اور مراد وہ معنی ہے جو اللہ تعالیٰ کے لائق ہے
 اور ظاہری معنی مراد نہیں ہے (یعنی وہ ظاہری جو متعارف ہو اور خاص مخلوقات ہی مراد مراد مذہب
 جمہور متکلمین کہے کہ ان کی تاویل کریں گے جیسے لائق ہے اس مذہب کے موافق احادیث کی تاویل میں
 اختلاف ہو بعض کہتے ہیں قدم سے مراد مقدم ہے یعنی وہ لوگ کہہ بیگا جو آگے سے اللہ تعالیٰ نے ظاہر
 کیے تھے عذاب کر لیے دوسرے یہ کہ قدم سے بعض مخلوقات کا قدم مراد ہے جسے یہ کہ قدم سے کوئی مخلوق
 مراد ہے مگر حجم کہتا ہے کہ یہ سب دیلات فاسدہ ہیں اور قدم سے مراد پروردگار کا قدم مراد ہے اور
 دوسری روایت میں امام مسلم کے جل کا لفظ موجود ہے اور وہ مراد ہے قدم کے اور جل سے جماع کا
 مراد لینا ابطال ہے حدیث کا کس لیے کہ دوسری روایت قدم کی تائید کرتی ہے جل کے معنی ظاہری کو
 اور معلوم نہیں ہوتا کہ ان متکلمین نے ایسی تاویلیں کیوں کیں اور آیات اور احادیث بشمار کو اپنے زعم
 فاسد کیوں بگاڑ کیا خوب ہوتا اگر وہ اپنے زعم کو ان آیات اور احادیث سے بگاڑتے اور جس تنزیہ
 کو انہوں نے اپنے دل سے تراشا ہے اس سے باز آتے خداوند تعالیٰ جن باتوں سے پاک ہو وہ قرآن مجید
 میں بیان کر دی گئیں نہ وہ جنہ سے نہ جانا گیا ہے نہ اس کے جوڑ کا کوئی ہے نہ کوئی چیز اس کے مثل
 ہے اور حدیث میں ہے کہ وہ نہ کہا تا ہے نہ پیتا ہے نہ سوتا ہے نہ اوگھتا ہے اسکی ذات میں کوئی عیب
 نہیں بس یہی تنزیہ شرعی ہے اور جن باتوں کو خداوند تعالیٰ نے اپنی لیے ثابت کیا یا اس کے رسول
 نے ثابت کیا ان سے تنزیہ کرنا حماقت اور یوقوفی ہے جیسے اوڑنا چڑھنا سننا دیکھنا سننا تعجب کرنا
 بیٹھنا اواز دینا بات کرنا آنا جانا تاہم اکلمہ پاؤں منہ قدم یہ سب صفات قرآن اور حدیث سے ثابت
 ہیں اور اس باب میں ہر قدر بے شمار آیات اور احادیث ہیں کہ تاویل اور تحریف کی گنجائش نہیں اس
 لیے صحیحہ اور مسلم ہی چال ہو جو سلف رحمہم اللہ کی چال تھی کہ جو صفات پروردگار کی قرآن و
 حدیث میں آئی ہیں وہ اپنے ظاہر معنی لغوی پر محمول ہیں ان میں تاویل اور تحریف درست نہیں
 نہ تشبیہ انکی مخلوقات کے صفات کے ساتھ کیونکہ اللہ جل جلالہ کی ذات اور صفت دونوں پاک
 میں تشبیہ سے **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہندی والا اپنا قدم اس میں رکھ دو گا تب وہ کہنے لگے گی بس بس تم تیری عزت کی اور ایک میں ایک
 سمت جاؤ گی **عَنْ** النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ شَيْبَانَ **ترجمہ**
 وہی جو کہندے **عَنْ** النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَنَّهُ قَالَ لَا تَمْلِكُ جَهَنَّمُ يُلْقِي فِيهَا وَتَقُولُ لِمَنْ مَرَّ بِهَا حَتَّى يَضَعَ رِجْلَهُ فِيهَا قَدَمَهُ
 فَيَمْزُوجُ بِمَضْجَعِهَا الْبَعْضُ وَتَقُولُ قَطِّ بِعِزَّتِكَ وَكَرَمِكَ وَلَا يَزَالُ فِي الْجَحْشَةِ تَصَلُّو
 حَتَّى يُلْقِيَهُ اللَّهُ لَهَا خَلْقًا فَيَسْكُنُهُمْ تَصَلُّ الْجَنَّةِ **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
 روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ جہنم میں لوگ ڈالے جاویں گے اور وہ یہی کہیں گے
 اور کچھ یہے یہاں تک کہ پروردگار عزت والا اپنا قدم اس میں رکھ دیگا تب سمت کر ایک میں ایک
 رہ جاوے گا اور کہنے لگے گا بس بس تم تیری عزت اور کرم کی اور ہمیشہ جنت میں خالی جگہ رہے
 گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک مخلوق کو پیدا کرے گا اور اسکو اس جگہ میں رکھے گا
عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجْعَلُ مِنَ الْجَنَّةِ مَا شَاءَ اللَّهُ
 أَنْ يَجْعَلَ شُحْرَ يَتْبَعُ اللَّهُ لَهَا خَلْقًا مِثْلًا يَشَاءُ **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں جتنی اللہ تعالیٰ چاہے گا اتنی جگہ خالی رہ جاوے گی
 پھر اللہ تعالیٰ اس کے لیے دوسری مخلوق پیدا کرے گا **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاءُ بِالْمَوْتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
 كَأَنَّهُ كَذِبٌ أَمْحَى زَادَ أَبُو كَذِبٍ يَوْفَقُ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَاتَّفَقَا فِي بَاقِي الْحَدِيثِ
 فَيَقَالُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ هَلْ تَعْرِفُونَ هَذَا فَيَشْرَبُونَ وَيَطْرُقُونَ وَيَقُولُونَ نَعَمْ هَذَا
 الْمَوْتُ قَالَ ثُمَّ يَقَالُ يَا أَهْلَ النَّارِ هَلْ تَعْرِفُونَ هَذَا فَيَشْرَبُونَ وَيَطْرُقُونَ وَيَقُولُونَ
 نَعَمْ هَذَا الْمَوْتُ قَالَ فَيَوْمَرُ بِهِ فَيُذْبَحُ قَالَ ثُمَّ يَقَالُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ خُلُودٌ فَلَا مَوْتَ
 وَيَا أَهْلَ النَّارِ خُلُودٌ فَلَا مَوْتَ قَالَ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنذَرَهُمْ
 يَوْمَ الْحُسْرَةِ إِذْ قُضِيَ الْأَمْرُ وَهُمْ فِي خَفَلَةٍ وَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ فَاثَارَ يَبِيدُ إِلَى الدُّنْيَا
ترجمہ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا قیامت کو دن موت کو لاویں گے ایک سفید مینڈ ہے کی شکل میں اور جنت اور دوزخ

بیچ میں بیچ کر کجاوے کی بہرہ ایک پکارے گا اسے جنت والو اب موت نہیں ہے اور اسے
 دوزخ والو اب موت نہیں ہے جنت والوں کو یہ سن کر خوشی پر خوشی حاصل ہوگی اور دوزخ والوں کو
 رنج پر رنج زیادہ ہوگا **عَنْ** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم خیر من الکافر اذ ناب الکافر مثل الحیدر وغلظ جلدہ مئیدۃ ثلاث
 ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر کا دانت
 یا دوسلی کچلی احد پہاڑ کے برابر ہوگی اور اسکی کھال کی دبازت اور گندگی تین دن کی راہ ہوگی۔
ف یہ ہوا سطر ہوگا تاکہ عذاب زیادہ ہو اور یہ سب باتیں ممکن ہیں اللہ تعالیٰ کو اون پر قدرت ہے
 اور مخبر صادق نے اون کی خبر دی اس لیے ایمان ان پر واجب ہو (نوی) **عَنْ** ابی ہریرۃ رضی
 اللہ تعالیٰ عنہ یروۃ قال ما یکون منکم فی النار مئیدۃ ثلاثۃ ايام للراکب
 المبرور ذلک یندر الکوکب فی النار ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر کے دونوں ہونڈھوں کے بیچ میں تیز رسوا کے تین دن
 کی راہ ہوگی **عَنْ** حارثۃ بن وہب سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اکا خیرکم
 یا اهل الجنة قالوا بئله قال کل ضعیف متضعف لکوا قسم علی اللہ لا بڑہ شحہ
 قال اکا خیرکم یا اهل النار قالوا بئله قال کل علیل جوارح مستکبر ترجمہ
 حارثہ بن وہب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم کو نہ بتلاؤں جنت کو لوگ
 لوگوں نے کہا بتلائیے تم نہ تار ان لوگوں کے نزدیک دلیل اگر قسم کہا لیوے اللہ کے بہرہ سے بالبتہ
 اللہ تعالیٰ اسکو سچا کر دے اور بہرہ فرمایا کیا میں تم کو نہ بتلاؤں دوزخ والے لوگوں نے عرض کیا کہیں
 نہیں بتلائیے آپ نے فرمایا بہرہ جبار لوٹے پیٹ والا مغرور یا بہرہ موٹا مغرور یا بہرہ مال جمع کرنے والا مغرور
عَنْ شعبۃ بن راشد الإسناد مثله غیر آتہ قال اکا اذ لکم ترجمہ وہی جگندہ **عَنْ**
 حارثۃ بن وہب الخ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکا خیرکم یا اهل
 الجنة کل ضعیف متضعف لکوا قسم علی اللہ لا بڑہ اکا خیرکم یا اهل النار کل
 جوارح یدیم مستکبر ترجمہ وہی جگندہ اس میں ہے کہ دوزخ والا بہرہ موٹا حرام غور خلیفہ یا
 دغا بازی سوا ایک قوم میں شریک ہونے والا اگندہ والہ **عَنْ** ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

نام پر چھوڑ دیتے تھے اور سپر کو بی بی نہ لادتے تھے **عَنْ** ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ السَّيِّبِ يَقُولُ
 إِنَّ الْجَزِيرَةَ الَّتِي يُدْعَمُ دَرَّهَا لِلطَّوْأَغِيثِ فَلَا يَكُنْ بِهَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ إِلَّا مَا الشَّيْبَةُ الَّتِي
 كَانُوا يُسَيِّبُونَهَا لَا يَمْتَصِحُ فَلَا يَجْمَلُ عَلَيْهَا شَيْءٌ قَالَ ابْنُ السَّيِّبِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَامِرٍ الْخَزَاعِيَّ يَجْرُ قُبُوبَهُ فِي النَّارِ
 وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ سَبَّ النَّبِيَّ ﷺ ثُمَّ جَمَعَ سَعِيدُ بْنُ السَّيِّبِ كَهْتَمُ تَبِيعَهُ جَمْعُهُ وَهَذَا مَوْقُوفٌ
 كَمَا جَاءَ فِي تَبْوَنَ كَيْلِ لَوْ كَوْنُ آدَمِيٍّ اسْجَلُورَ كَادُودَهُ نَدُهُ سَكَنًا اِدْرَسَانِيَهُ وَهِيَ جَسَكُو اِنْبِيعُورُ
 كَيْلِ نَامِ رِجْوَورِ دِيَتِي تَبِي اِدْرَسِرَ كَوْنِي بُوَجِيَانَهُ لَادَتِي تَبِي اِدْر اِبُو سِرِيهِ رَضِيَ اَللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ نَعْنِي كَمَا رَسُوْلُ
 اَللّٰهُ صَلٰى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعْنِي فَرَمَا اِيْمِيْنُ عَمْرُوْبِنَ عَامِرٍ خَزَاعِيٍّ كُوْدِيْكَهَادَهُ اِبْنِيْ اَتَمِيْنُ جَنِيْمُ مِيْنُ كَسِيْمُ رَمَاتَهَا اِدْر
 سَبَّ اِبْلِيْ سَانِيَهُ اَوْسِيْ نَعْنِي اَدَا لَافِ اسْ حَدِيْثُ سِ مَعْلُوْمُ هُوَا كُوْدُوْرُ خَمِيْدُ اِبُو مِيْلِيْ هِيَ اِدْر اِبْنِيْ
 كَا فَرَسَتِيْ هِي دِهَانُ سَبْجِيْدِيْ جَاتِيْ مِيْنُ **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِنْفَانِ مِنَ أَهْلِ النَّارِ لَكُمْ اَدُهُمَا قَوْمٌ مَّعَهُمْ سَيَاطُورٌ كَذَّابُ الْبَقَرِ
 يُخْرِجُونَ بِهَا النَّاسَ وَيَسْأَلُونَكَ سَيَاطُورُكَ عَارِيَاتُكَ مَعِيْدَاكَ مَا يَلَاكَ رُوْسُخُوكَ سَائِيْمَةُ
 الْبَغِيْمَةُ الْمَا تِلْكَ لَا يَدُ خُلْنُ الْخَيْتُ وَلَا يَجِدُنَ رِيْحَهَا اِرَاكَ رِيْحَهَا اَلْيُوْجِدُ مِنْ مَسِيْرَةٍ كَذَا اَوْ كَذَا
 ثُمَّ جَمَعَ اِبُو سِرِيهِ رَضِيَ اَللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ سِرُو اِيْتِ رَسُوْلُ اَللّٰهُ صَلٰى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعْنِي فَرَمَا يَادُوْشَمِيْنُ مِيْنُ دُخُوْرَانِ
 كِيْ جَسَكُو مِيْنُ نَعْنِي نَعْنِي دِيْكَهَادِيْ دِيْكَهَادِيْ دِيْكَهَادِيْ دِيْكَهَادِيْ دِيْكَهَادِيْ دِيْكَهَادِيْ دِيْكَهَادِيْ دِيْكَهَادِيْ
 كُوْرِيْ مِيْنُ مِيْلِيْ كِيْ دُوْمُوْنُ كِيْ طَرَحِ اِدْر لُوْكَوْنُ كُوْدُوْنُ سَمَارَتِيْ مِيْنُ رَظْمُ سِيْ اِدْر اِيْكَ عَوْرَتِيْنُ مِيْنُ جُوْ
 كِيْ اِبْنِيْ مِيْنُ مِيْنُ مِيْنُ رَايَا تَعَالٰى كَا اِنْبِرَ اِحْسَانُ هُوْ رُوْ سِيْ شَكَرُ نَعْنِي كَرِيْمِيْنُ اَخَا نَدُ كُوْ سِيْدِيْ
 رَا سِيْ
 كَنَدِيْ هُوْنُ كُوَا تَرَاتِيْ هُوْ اِدْر كِيْ سِرْ كُوْ يَاجُنْجِيْ اُوْشُوْنُ كِيْ كُوْدُوْنُ مِيْنُ رَجُوْلُ بَرُ اَكْرَنِيْ دَا لِيَانُ كِيْ
 مَوَابُ لَكَ اَكْر اِيْكَ حَرَفُ جُجَكِيْ هُوْ وَهِيْ جَنَّتُ مِيْنُ نَحَاوِيْنُ كِيْ بَلَكُ حَبَّتُ كِيْ خُوْشُبُوْ هِيْ نَعْنِي سُوْ جُجَكِيْ
 حَا لَكَ حَبَّتُ كِيْ خُوْشُبُوْ اَتَنِيْ اَتَنِيْ دُوْرِيْ سِيْ اَتِيْ هِيَ اِيْ عَوْرَتِيْنُ كَا فَرَسَتِيْ كِيْ اِكْرَانُ مَاتُوْنُ كُوْ حَالُ سَجْكَ
 كَرْتِيْ مَوْنُ دِرْ نَعْنِي مَوْدِيْ سِيْ كَا اِدْلُ دِلْ مِيْنُ اَلْكُوْ حَبَّتُ لَضِيْبِيْ هُوْ كِيْ **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
 تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتِيكَ اِنْ كَالَتْ بِكَ مِثْلُهُ اَنْ تَرَى

قَوْمًا فِي أَيْدِيهِمْ مِثْلُ أَذْنَابِ الْبَقَرِ يُعَذِّبُونَ فِي غَضَبِ اللَّهِ وَيَرْوَحُونَ فِي سَخَطِ اللَّهِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے اگر تو دین تک جیا تو دیکھیں گے ایسے لوگوں کو جن کے ہاتھوں میں بل کی دم کی طرح ہون گے (یعنی کڑے) اور وہ صبح کر کے اللہ تعالیٰ کے غصے میں اور شام کرین گے اللہ کے قہر میں **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ طَلَتْ بِكَ مَدَّةٌ أَوْ شَكَ أَنْ تَزْرَعَ قَوْمًا يُعَذِّبُونَ فِي سَخَطِ اللَّهِ وَيَرْوَحُونَ فِي لَعْنَتِهِ فِي أَيْدِيهِمْ مِثْلُ أَذْنَابِ الْبَقَرِ **ترجمہ** وہی اس میں بجائے قہر کے لعنت ہے **بَاب** كَذَابِ الدُّنْيَا وَبَيَانِ الْحَشْرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ دُنْيَا كَيْ فَمَا وَحْشَرُكَ بَيَانِ **عَنْ** مُسْتَوْدِدِ أَخِي بَنِي فَهْرٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ أَصْبَعَهُ هَذِهِ وَآشَارَ بِحُمْلٍ بِالسَّبَابَةِ فِي الْكَيْمَرِ فَلْيَنْظُرْ بِحَرْجٍ وَفِي حَلَدٍ يَنْصُرُ جَمِيعًا غَيْرَ يَحْيَى سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَلِكَ وَفِي حَدِيثٍ أُسَامَةَ عَنِ الْمُسْتَوْدِدِ بْنِ شَدَادٍ أَخِي بَنِي فَهْرٍ فِي حَدِيثِهِ أَيْضًا قَالَ وَآشَارَ بِمِغِيلٍ يَأْتِيهَا **ترجمہ** مستورد بن شداد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم خدا کی دنیا آخرت کے سامنے ایسی ہے جیسے کوئی تم میں سے یہ اونگلی ڈالے (اور) دیکھے کہ کھلم کی اونگلی سے اشارہ کیا (اور) بائیں ہر دیکھے تو کتنی تری (اور) بائیں سے لاتا ہے (تو) جب بائیں اونگلی میں لگا رہتا ہے وہ گویا دنیا ہے اور دریا آخرت ہے یہ نسبت ہو دنیا کو آخرت سے اور چونکہ دنیا فانی ہے اور آخرت دائمی باقی ہے اس واسطے کہ یہی کم ہے **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَحْشُرُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَفَاةَ عُرَاةٍ عُرَاةٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجَالُ وَالنِّسَاءُ جَمِيعًا يَنْظُرُونَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ قَالَ يَا عَائِشَةُ أَكَمْ أَشَدُّ مِنْ أَنْ يَنْظُرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ **ترجمہ** ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قیامت کو دن لوگ حشر کیے جا دیں گے ننگے پاؤں ننگے بدن بن حشر کیے ہوئے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مرد اور عورت ایک ساتھ ہوں گے تو ایک دوسرے کو دیکھے گا آپ نے فرمایا اسے عائشہ وہاں کی مصیبت ایسی سخت ہوگی کہ کوئی دوسرے کو نہ دیکھ سکے اس نے

گنہگار تھا (اور محکوم انکا علم نہ رہا) اور تو سر حیز پر گواہ ہے (یعنی تیرا علم سب جگہ پر) اگر تو انکو عذاب کرے
تو وہ تیرے بند ہیں اور جو تو ان کو بخشد تو اسے تو تو غالب ہو چکتا والا ہے ہر مجھ سے کہا جاوے گا یہ لوگ
مرد ہو گئے (یعنی اسلام سے پہلے) جب تو ان کو جدا ہوا **عَنْ** ابْنِ مَرْثَدَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُخْشَرُ النَّاسُ عَلَى ثَلَاثٍ هَلَاكُ رَاغِبِينَ لِرَاغِبِينَ
وَأَنْتَازِ عَلَى بَعْدِ ثَلَاثَةٍ عَلَى بَعْدِ وَارْتَبَعًا عَلَى بَعْدِ وَخَشَرَةُ عَلَى بَعْدِ وَخَشَرَةُ بَقِيَّةُكُمْ
النَّارُ تَلِيكُمْ مَعَكُمْ حَيْثُ بَاتُوا وَتَقِيلُ مَعَكُمْ حَيْثُ قَالُوا وَتُعْبِدُ مَعَكُمْ حَيْثُ أَصْبَحُوا
وَتَقْسِي مَعَكُمْ حَيْثُ مَسُوا **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا لوگ تین گروہوں پر اکٹھا کیے جاویں گے (یہ وہ جن سے جو قیامت سے پہلے دنیا ہی میں ہوگا اور سب
نشان دین کے بعد اخیر نشانی ہے) بعض خوش ہونگے بعض ڈرتے ہونگے دو ایک دن پر نو گروہ تین ایک
دن پر ہوں گے چار ایک دن پر ہونگے دس ایک دن پر ہونگے اور باقی لوگوں کو آگ جمع کرے گی جب
رات کو ٹھہریں گے تو آگ ہی ٹھہر جاوے گی اسی طرح جب دو پہر کو سوویں گے تب ہی آگ ٹھہر جاوے گی اور چہا
وہ صبح کو پہنچیں گے انکا رہی صبح کرے گی جہاں سے شام کو پہنچیں گے انکا بھی وہیں ساتھ شام
کرے گی (معرض سب لوگوں کو ٹانگ کر شام کے مکان کو لے جاوے گی) **باب** حِفْظَةُ يَوْمِ الْقِيَامَةِ
تَوْكُنُ كَالْبَيَانِ **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ
يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَ حَتَّى يَقُومَ أَحَدُهُمْ فِي رُشْخَةٍ إِلَى انْصَافِ أَذُنَيْهِ وَفِي
رِوَايَةِ ابْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ يَقُومُ النَّاسُ كَأَنَّهُمْ يُكْرَهُونَ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس آیت کی تفسیر میں جس دن لوگ کھڑے ہوں گے پروردگار کا
عالم کے سامنے بعض لوگ اپنے پسینہ میں ڈوبے کھڑے ہوں گے جو دونوں کانوں کے نصف تک ہوگا
عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ يَجْعَلُ حُلَاثَةً عِيْدُ اللَّهِ
عَنْ تَافِعِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ يَجْعَلُ حُلَاثَةً عِيْدُ اللَّهِ
أَذُنَيْهِ **ترجمہ** وہی جو گند اس میں ہے کہ یہاں تک کہ بعض آدمی اپنے پسینہ میں کانوں کے نصف تک
ڈوب جاوے گا **عَنْ** ابْنِ مَرْثَدَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
إِنَّ الْعَرَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيُذْهِبُنِي الْأَرْضُ سَبْعِينَ بَاعًا وَأَنْتَ لَيَبْلُغُنِي الْفُلُ النَّاسِ أَوَّلَ الْأَنْبَاءِ

يُنْفَكُ كُوْدُ اَيْتَمًا قَالَ تَرْجِمُهُ اَبْرَهِيْمَ سُرُوْدِيْتِ هُوَ رَسُوْلُ اَمْرِ عَلِيٍّ وَسَلَّمٌ لِيْ فَرَايَا بِسِيْنَةِ قِيَامَتِ
 وَنِ شَرَابِ (وَدُوْنِ مَاتِهِ كِي سِيْلِيَانِي) زَمِيْنِ مِيْنِ جَاوِيْكَ اَوْرَ بَعْضِ اَدَمِيُوْنِ كِي مَنَهْ يَاكَ اَنُوْنِ تَاكِ هُوْكَ -
 نَفْكَ هُوْ تُوْكَ (جَوَاوِيْ هِيْ حَدِيْثِيْكَ) **عَنْ** اَلْمَلِكِ اَدِيْنِ اَلْاَسُوْدِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اَللّٰهِ صَلَّيْ
 اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتّٰى تَكُوْنَ مِنْهُمْ كَمِقْدَارِ مِزْلٍ قَالَ
 سَلِيْمُ بْنُ عَامِرٍ قُوْلُ اَللّٰهُ مَا اَدْرِيْ مَا يَكُنِيْ بِاَلْمِزْلِ اَسَافَةُ الْاَرْضِ اَوْ اَلْمِزْلُ الَّذِيْ يَكْحَلُ
 بِهَ الْعَيْنُ قَالَ فَيَكُوْنُ النَّاسُ عَلٰى قَدَرِ اَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَقِ فَيُنْصَحُّ مَنْ يُّكْدُنُ اِلَى الْكُفْيَةِ
 وَمِنْهُمْ مَنْ يُّكُوْنُ اِلَى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُّكُوْنُ اِلَى حَقْوَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُّلْجِجُ
 اَلْعَرَقُ اِلَيْهَا مَا قَالَ وَاشَارَ رَسُوْلُ اَللّٰهِ صَلَّيْ اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمٌ اِلَى فِيْهِ تَرْجِمُهُ مَقْدَادُ بَنِ اسُوْدٍ
 رَضِيَ اَللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ سَرُوْدِيْتِ هُوَ سَيِّدُ سَنَارِ رَسُوْلِ اَمْرِ عَلِيٍّ وَسَلَّمٌ سِيْلِيَانِي تَبِيْ قِيَامَتِ
 كِي وَنِ سُوْرَجِ نَزْدِيْكَ كِيَا جَاوِيْكَ تُوْكَ رُوْنِ سُوْهِيَا تَاكِ كِيَا سِيْلِيَانِي پَرَا جَاوِيْكَ كِيَا سَلِيْمُ بْنُ عَامِرٍ كِيَا تَهْمِ
 خُذَا كِي مِيْنِ نَبِيْنِ جَانِ تَا سِيْلِيَانِي سُوْ كِيَا مَرَاوِيْ سِيْلِيَانِي نَبِيْنِ كِيَا جُوْ كُوْسِ كِيَا بَرَابَرِ مَاتِهِ يَسِيْلِيَانِي سِيْلِيَانِي سَرُوْدِيْتِ
 هِيْ جِيْ سَرُوْدِيْتِ لَكَلْتِيْ هِيْنِ **ف** بَعْضِ لُوْكَ اَحَدِيْثِ مِيْنِ يِيْ شِكَا لِيْ كَرْتِيْ هِيْنِ كِيَا اَنْتَابِ نَبِيْرِ
 سِيْ كِيَا كِيُوْ رُوْ سِيْلِيَانِي پَرِيْ بَا وَجُوْدِ اَسِ كِيَا اَتْنِيْ حَرَارَتِ هُوْ پَرَا اِگَرَا اِيْكَ سِيْلِيَانِي پَرِيْ هُوْوِيْ تُوَاوِ سِ كِيَا شَعْلِ عِ سُوْ
 يَلِكِيَا اَوِ سِ شَعْلُوْنِ سُوْ جِيْ مِيْنِ صَدْرِ اَمِنْ كِيَا تَهْمِ اَوِ رُوْ تِيْ مِيْنِ اِيْكَ دَمِ مِيْنِ سَبِ جَلَكِيَا فَكَ هُوْ جَاوِيْنِ كِيَا
 اَلْكُجَاوِيْ پَرِيْ هُوْ كِيَا يِيْ اَخَرَتِ كَا بِيَانِ هُوْ اَوِ رُوْمَانِ كِيَا اَجْبَامِ اَوِ رُطْحِ كِيَا هُوْ كِيَا تُوَاوِيْ جِيْ كِيَا اَوِيْنِ مِيْرِ
 اَتْنِيْ حَرَارَتِ كَا كَحْلِ هُوْ جِيْ عَطَارُوْدِ اَقْتَابِ هُوْ مَقْدَرِ قَرِيْبِ كِيَا زَمِيْنِ دَالِيْ اِيْكَ مَرَاوِيْ سِيْلِيَانِي نَبِيْرِ
 بَا وَجُوْدِ اَسِ كِيَا اِگَرَا عَطَارُوْدِ پَرَا اَمْرِ كِيَا مَخْلُوْقِ هُوْنِ تُوُوْهُ فَرَحَتِ سُوْ رِيْ هُوْ كِيَا اَوِيْ پَرِيْ جَانِ تِيْ كِيَا اَقْتَابِ مِيْنِ
 اَوِ سِدَنِ اَتْنِيْ حَرَارَتِ نِهْ هُوْ **ف** تُوْ لُوْكَ اِيْ سِيْلِيَانِي اِيْ سِيْلِيَانِي اِيْ سِيْلِيَانِي مِيْنِ دُوْبِيْ هُوْنِ كِيَا
 كُوْ كِيَا تُوْ شَخُوْنِ تَاكِ وَ بَا هُوْ كَا كُوْ كِيَا لَهْمَنِيْنِ تَاكِ كِيَا اِيْ اَدَارِ بِنْدِ مِيْنِيْ كِيَا جَلَبَتِ تَاكِ كِيَا كُوْ بَسِيْنِيْ كِيَا لَكَا مِ
 هُوْ كِيَا اَوِ اَشَارِهْ كِيَا رَسُوْلِ اَمْرِ عَلِيٍّ وَسَلَّمٌ اِيْ سِيْلِيَانِي اِيْ سِيْلِيَانِي اِيْ سِيْلِيَانِي اِيْ سِيْلِيَانِي اِيْ سِيْلِيَانِي اِيْ سِيْلِيَانِي
 هُوْ كَا **بَابُ** صِفَاتِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَ اَهْلِ النَّارِ دُنْيَا مِيْنِ جَنَّتِيْ اَوِ رُوْ زُخْمِيْ لُوْ كُوْنِ كِيَا پَرِيْ
عَنْ عِيَاضِ بْنِ جَارِ الْجَوْدِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اَللّٰهِ صَلَّيْ اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ مِيْنِ
 حُطْبَتِهِ اَلَا اَنْ رُبِّيْ اَمْرِيْ اَنْ اُعَلِّمَكُمْ مَا جِيْءَ لَكُمْ مَعَالِيْ يَوْمِيْ هَذَا كُلُّ مَالٍ نَحْنُ كُهُ

جو توحید کے قائل تھے اور تلمیث (منکر تھے) اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے تجھ کو اس لیے بھیجا کہ تجھ کو آزمائوں
 (صبر اور استقامت میں) کافروں کی ایذا پر) اور ادن لوگوں کو آزمائوں جن کو پاس تجھ کو بھیجا (کہ کون اور کون
 سے ایمان قبول کرتا ہے کون کافر رہتا ہے کون منافق) اور میں نے تجھ پر کتاب اور ناری جس کو پانی نہیں ہوتا
 (کیونکہ وہ کتاب صرف کاغذ پر نہیں لکھی بلکہ سینوں پر نقش ہے تو اس کو پڑھتا ہے سنا اور جانتے اور
 اللہ مجھ کو حکم کیا قریش کے لوگوں کو جلا دینے کا (یعنی ادن کے قتل کا) میں نے عرض کیا اے رب وہ
 تو میرا سر توڑ دالین گے روٹی ٹکیٹھراؤ اس کو مگڑے کر دیں گے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ادن کو نکال دے جیسو
 اوہ لوگ بچنے لگا لا اور جہاد کرو ان کو ہم تیری مدد کریں گے اور خرچ کرتے اور پھر چر کیا جاویگا (یعنی
 نو اللہ کی راہ میں خرچ کر اللہ تعالیٰ تجھ کو دلیگا اور تو لشکر بھیجے ہم ویسے پانچ لشکر بھیجیں گے) (فرشتوں
 کے) اور جو لوگ تیری اطاعت کریں ان کو ملیں گے ادن کو لڑ جو تیرا کہا نہ مانیں اور حسرت والے تین شخص
 ہیں ایک نے وہ جگہ مست رکھتا ہے اور انصاف کرتا ہے سچا ہے نیک کاموں کی توفیق دیا گیا دوسرے
 وہ جو محصر بان ہو نرم دل نہ ملتے والے پادری مسلمان پر تیسرے جو پاک و سن ہو اور سوال نہیں کرتا بال
 بچوں والا اور دوسرے والے پانچ شخص ہیں ایک تو وہ ناتوان جنگجو تیر نہیں (کہ بری بات سوچیں)
 جو تم میں تابعدار ہیں نہ وہ گھر بار چاہتے ہیں نہ مال دینے محض بے فکری حلال حرام سے غرض کرنا
 دوسرے جو چربا و سپر کوئی چیز اگر چہ حقیب ہو کہلے وہ اُس کو جبراً وے تیسرے وہ شخص
 جو صبر اور شام تجھ سے فریب کرتا ہے تیرا گھر والوں اور تیرے مال کے مفقود میں اور بیان کیا آپ کو
 بخیل اور جھوٹے کا کہ وہ بھی دوزخی ہے) اور سن نظیر کا لینے گالیان بکنے والا فحش کہنے والا
عَنْ قَتَادَةَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ وَكَانَ يَذْكُرُ فِي حَدِيثِهِ كُلَّ سَائِلٍ خَلَّتْهُ عَبْدًا حَلَالًا
تَرْجُمَهُ دَهِي جَوْنَدَرُ عَنْ عِيَّادِ بْنِ حَمَّادٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .
خَطَبَ ذَاتَ يَوْمٍ وَسَأَلَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِي الْخَبَرِ قَالَ يَحْيَى قَالَ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ
مُطَرِّفًا فِي هَذَا الْحَدِيثِ تَرْجُمَهُ دَهِي جَوْنَدَرُ عَنْ عِيَّادِ بْنِ حَمَّادٍ أَخْبَى بَنِي مُجَاشِعٍ
قَالَ قَامَ يَوْمًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ خَطَبَا فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي وَ
سَأَلَ الْحَدِيثَ بِمَنْتِلِ حَدِيثِ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ وَذَا دَفِيرَانَ أَنَّ اللَّهَ أَوْحَى إِلَيْنَا أَنْ تَوَاضَعُوا
حَتَّى لَا يَفْخَرُ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ وَلَا يَبْغِي أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ دَهْمُ فِيمَا تَبَعَا

لَا يَكُونُ أَهْلًا وَلَا مَالًا فَغُلَّتْ فَيَكُونُ ذَلِكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ وَاللَّهِ لَقَدْ أَذْرَكْتُهُمْ
 فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَدْعِي عَلَى مَا بِهِ إِلَّا وَيُلْدُهُمْ يَطْهَرُهَا تَرْجَمَهُ دَسِ جَوْنَهُ اسْمِ
 اتنا زیادہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حکم کیا محب کو نواضع کرنے کا اس طرح ہر کوئی فخر نہ کرے دوسرے پر نہ کوئی
 زیادتی کرے دوسرے پر اور اس روایت میں یہ ہے کہ وہ لوگ تم میں سے ہیں تا بعد اس میں نہ گھروا چاہیں مال
 قتادہ نے کہا ایسا ہوگا اے ابو عبد اللہ طرف بن عبد اللہ نے کہا (اُنہی کی کنیت ابو عبد اللہ)
 مان مسم خدا کی میں نے انکو جاہلیت کو زمانہ میں پانچویں قبیلہ کی بحرین میں اپنا دھما کوئی نہ ملتی اوسکو مگر گھر
 والوں کی لونڈی اسی سے جماع کرتا **ف** نودی نے کہا مراد اخیر زمانہ جاہلیت ہے کیونکہ
 مطران کم سن تھا اور اس نے بحالت بلوغ اور عقل جاہلیت کا زمانہ نہیں دیکھا **بَابُ عَوْنِ**
الْمُقْعَدِ عَلَى الْكَيْفِ وَعَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ وَكَوَيْلٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ كَيْلَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَدِّ بْنِ
عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ
 إِذَا مَاتَ عَرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْعَدَاةِ وَالْعُشْيِ إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْحَيَّةِ فَمِنْ أَهْلِ
 الْحَيَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ يَقَالُ هَذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى يَجْعَلَكَ
 اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ تَرْجَمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مِنْ رِوَايَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَامَا تَمَّ مِنْ سَوْجَبِ كَوَيْلٍ مَرَجَاتَا هُوَ صَبِيحٌ أَوْ شَامٌ أَهْلُ الْبُكَانَةِ كَيْ سَانِي لَيَا جَاتَا
 ہے اگر حین والوں میں سے ہے تو حین والوں میں سے اور جو دوزخ والوں میں سے ہے تو
 دوزخ والوں میں سے بہر کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹھکانا ہے بیانک کہ پیچھے گا تجھ کو خدا تعالیٰ اُس
 طرف قیامت کو **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ الرَّبِّيُّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ عَرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْعَدَاةِ وَالْعُشْيِ إِنْ كَانَ مِنْ
 أَهْلِ الْحَيَّةِ فَالْحَيَّةُ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَالنَّارُ قَالَ كُتِبَ يَقَالُ هَذَا مَقْعَدُكَ
 الَّذِي تُبْعَثُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ تَرْجَمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مِنْ رِوَايَةِ رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَامَا تَمَّ مِنْ سَوْجَبِ كَوَيْلٍ مَرَجَاتَا هُوَ صَبِيحٌ أَوْ شَامٌ سَانِي لَيَا جَاتَا
 ہے اگر وہ بہشتی ہے تو بہشت دکھائی جاتی ہے اور اگر دوزخی ہے تو دوزخ دکھائی جاتی ہے بہر
 کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹھکانا ہے جہان تو قیامت کے دن بھیجا جاوے گا **عَنْ** ابْنِ سَعْدٍ

لَعْنَةُ رَجُلٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ وَكَلَّمَ أَشْهَدُهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ
 حَدَّثَنِيهِ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاطِطٍ لِبَنِي النَّجَّارِ عَلَى
 بَعْدَ كَلَّةٍ لَهُ دَخَنٌ مَعَهُ إِذْ حَدَّثَتْ بِهِ نَكَادَتْ تُلْقِيهِ وَإِذَا الْقَبْرُ سَيِّئَةٌ أَوْ خَمْسَةٌ أَوْ أَرْبَعَةٌ
 قَالَ كَذَلِكَ كَانَ يَقُولُ الْجَدِيدِيُّ فَقَالَ مَنْ يَعْرِفُ أَحْصَابَ هَذِهِ الْأَقْبُرِ فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا قَالَ
 فَمَنْ مَاتَ هَهُنَا قَالَ مَا تَوُا فِي الْأَشْرَافِ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ الْأُمَّةُ تَبْتَئِلُ فِي قُبُورِهَا أَفَلَا
 أَنْ لَا تَدْفِنُوا لَدَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يُتِمَّعَكُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ الَّذِي أَسْمَعُ مِنْهُ شَرًّا أَقِيلَ
 عَلَيْكُمَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ فَقَالُوا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ
 فَقَالَ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَقَالُوا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ تَعَوَّذُوا
 بِاللَّهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ فَقَالُوا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا
 بَطَنَ قَالَ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ فِتْنَةِ الدَّخَالِ فَقَالُوا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ فِتْنَةِ الدَّخَالِ **ترجمہ**
 ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سے نہیں بلکہ زید بن ثابت سے سنی وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی نجار کے باغ میں ایک چجر
 پر جا رہے تھے ہم آپ کو ساتھ تھے انہوں نے وہ چجر ٹہرکا اور قریب ہوا کہ آپ کو گرد و بو سے دھان پرچہ
 یا پانچ یا چار قبریں تھیں آپ نے فرمایا کوئی جانتا ہے یہ قبریں کن کی ہیں ایک شخص بولا میں جانتا ہوں
 آپ نے فرمایا ایک مرد بولا شرک کے زمانے میں آپ نے فرمایا اس برکت کا امتحان ہوگا قبروں میں بہر اگر
 تم دفن کرنا نہ چھوڑ دو تو میں خدا تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ عذاب کا عذاب سنا دیتا جو میں سن رہا ہوں بعد
 اوس کے آپ ہمارے متوجہ ہوئے اور فرمایا پناہ مانگو اللہ تعالیٰ کی جہنم کے عذاب سے لوگوں نے
 کہا پناہ مانگتے ہیں ہم اللہ کی جہنم کے عذاب سے بہر اپنے فرمایا پناہ مانگو اللہ کی قبر کے عذاب سے لوگوں نے
 کہا پناہ مانگتے ہیں ہم اللہ کی قبر کے عذاب سے بہر اپنے فرمایا پناہ مانگو اللہ کی جہنم
 اور کھلے فتنوں سے لوگوں نے کہا پناہ مانگتے ہیں ہم اللہ تعالیٰ سے اور کھلے فتنوں سے آپ نے
 فرمایا پناہ مانگو اللہ تعالیٰ کی وجہ کے فتنے سے لوگوں نے کہا پناہ مانگتے ہیں ہم اللہ تعالیٰ کی وجہ کے فتنے
 سے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث کا مذہب یہ ہے کہ عذاب قبر حق ہے اور اس کے دلائل
 کتاب اور سنت میں بہت ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے النَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَعَشِيًّا اور احادیث

صحیح متعددہ اس باب میں وارد ہیں اور یہ عذاب قتل کو خلاف نہیں ہے کس لیے کہ ممکن ہے بدن کے ایک
 خرمین حیوۃ کا پیدا ہونا اور جب عقل کے خلاف نہ ہو اور ضرر سے اس کا ثبوت ہو تو اس کا قبول اور عقائد
 و حرب ہر اور امام مسلم نے اس مقام میں بہت حدیثیں بیان کیں ہیں جن سے قبر کا عذاب اور رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کا سننا اس عذاب کو اور مردوں کا سننا اپنے دفن کرنے والوں کے جوتوں کی آواز
 وغیرہ وغیرہ بہت سی باتیں ثابت ہوتی ہیں اور کتاب الصلوٰۃ اور کتاب الجنائز میں اس کے متعلق
 بہت سی باتیں گذر چکیں اور مقصود یہ ہے کہ اہل سنت عذاب قبر کو ثابت کرتے ہیں اور خواجہ اور معتزلہ
 اور بعض مرجعہ اس کا انکار کرتے ہیں اور اہل سنت کو نزدیک عذاب قبر اسی بدن پر ہے یا اس کے کسی
 جز پر بعد اعادہ روح کے اور محمد بن جریر اور عبد اللہ بن کرام اور ایک طائفہ نے اس میں خلاف کیا ہے
 وہ کہتے ہیں اعادہ روح شرط نہیں ہے ہمارے صحابہؓ کہا کہ یہ غلط ہے کیونکہ الم اور احسان زندہ
 ہی کو ہوتا ہے اور سیت کو اجزا کا تفرق یا جانوروں کا کہا جانا یا مچھلیوں کا نگل جانا اس کو مانع نہیں
 اس لیے کہ جیسے حشر کے دن اللہ تعالیٰ بدن کا اعادہ کرے گا اور وہ ہم پر قادر ہے سیطرح ممکن ہے کہ
 بدن کے اجزا میں سے کسی خرمین حیات کا اعادہ کرے اگرچہ اس کو مردوں یا مچھلیوں نے کہا لیا
 ہو اب اگر کوئی اعتراض کرے کہ ہم مردے کو قبر میں اسی حال میں دیکھتے ہیں جیسے کہ بتا رہے اس کا سوال
 اور بٹھانا اور لوہے کی گرزوں سے مارنا کیسے ہوتا ہے نہ الکا کوئی نشان معلوم ہوتا ہے اس کا جواب یہ ہے
 کہ حادثات کا خلاف نہیں بلکہ اس کی نظیر موجود ہے جو شخص سو جاتا ہے اس کو لذت ہوتی ہے رنج ہوتا
 ہے اور جاگنے والوں کو کچھ نہیں معلوم ہوتا سیطرح جاگنے والا اپنے دل میں الم اور لذت پاتا ہے اور
 جو اس کے پاس بیٹھا ہو اس کو خبر نہیں ہوتی اور جبریل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 پاس آتے تھے اور آپ کو وحی سناتے تھے پھر اور دن کو خبر نہ ہوتی اب رہا سیت کا بٹھانا وہ شاید خاص
 ہو اس شخص سے جو دفن کیا جاوے اور اس کے لیے نہ ہو جس کو جانور کہا لیں سیطرح گرزوں سے مارنا
 بھی ممکن ہے اس طرح کہ قبر وسیع کر دی جاوے مگر حجیم کہتا ہے کہ قبر پہلی منزل ہر آخرت کی منزل
 میں سے اور آخرت کی باتیں دنیا کی باتوں سے صرف نام اور صورت میں ملتی ہیں لیکن ان کی
 حقیقت اور ماہیت اور پس آخرت کی مار اور آخرت کا بٹھانا اور آخرت کا سوال یہ سب میت سے
 سیطرح ہو سکتا ہے کہ دنیا داروں کو مطلق اس کی خبر نہ ہو اور جب دنیا ہی میں قبر کے عذاب کی نظیر ہو

یعنی خواب کی تکلیف اور سختی اور خوشی تو اوس کے انکار کرنے کی کوئی وجہ نہیں اور اصل یہ ہے کہ جس وقت روح انسانی اس جسد فانی سے جدا ہوتی ہے تو کیفیت جسمانی اُس روح پر بالکل طاری رہتی ہے اور روح اپنی تمام حرکات اور سکنت کا تصور اور احساس جسمانی طور سے کرتی ہے بس اُسکا پہنانا اور اُسکا سوال اور اُسکا عذاب روح کو اسی طرح معلوم ہوتا ہے جیسو دنیا میں بدن پر یہ باتیں ہوتیں تھیں اور اس صورت میں جس شخص کو جانور کہا جاوے یا چمپدیاں انھل جاوے اور سب سے عذاب ہونے میں کوئی شکل نہیں بھڑھ حال جب حدیث صحیحہ سے یہ امر ثابت ہو تو گو ہماری عقل میں اچھے طور سے نہ آوے سبکو تسلیم کرنا چاہیے کیونکہ آخرت کی باتیں اچھے طور سے جب ہی سمجھیں آدین کی جب اس دنیا سے جدا ہوگی اور آخرت سے تعلق پیدا ہوگا اور اسی وجہ سے جو لوگ دنیا کی زندگی میں ہی آخرت سے تعلق رکھتے ہیں اور یہ دہان کی باتیں اچھی طرح ظاہر ہوتی ہیں جیسو دنیا اور صالحین اور اولیاء اللہ علیہم السلام **عَنْ** النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَلَّا إِنَّكَ لَا تَدْرِي أَفَنُؤَلِّدُكَ عَوْنُ اللَّهِ أَمْ يُؤْمِرُكَ مَرْءٌ عَذَابِ الْقَبْرِ **ترجمہ** انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم دفن کرنا چھوڑو (قبر کے عذاب کے ڈر سے) البتہ میں دعا کروں کہ اللہ تعالیٰ تم کو قبر کا عذاب نہ دے **عَنْ** أَبِي أَيُّوبَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا خَرَبَتِ الشَّمْسُ لَسْمَعِ صَوْتَا فَقَالَ يَهُودُ تُعَذِّبُ فِي قُبُورِهِمَا **ترجمہ** ابوالیوب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے آفتاب ڈوبنے کے بعد آپ نے ایک آواز سنی تو فرمایا یہودیوں کو عذاب ہوتا ہے ان کی قبروں میں **عَنْ** النَّسَبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وَضِعَ فِي قَبْرِهِ دُكُوِي عَصَا بِيْهِ إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نَفَا الصَّحْرِ قَالَ يَا نَبِيَّهِ مَلَكًا فَيَقْعُدُ اِيْهِ فَيَقُوْلَانِ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِي هَذَا التَّجْلِ قَالَ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنَّكَ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَيَقَالُ لَهُ اَنْظُرْ اِلَى مَقْعِدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ اَبَدَكَ اللَّهُ بِهٖ مَقْعِدًا اَمِنًا **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نبی کے ساتھ اپنے قبر میں رکھا جاتا ہے اور اُس کے ساتھی بیٹھ سڑ کر رٹتے ہیں تو وہ انکی جہتوں کی آواز

سنتا ہے پر دوفرشتے اوس کے پاس آتے ہیں اوسکو ٹہاتے ہیں اور اُس سو کہتے ہیں تو اس شخص کے باب میں
 کیا کہتا تھا (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے باب میں اور آپ کا نام تعظیم سے نہیں لیتے تاکہ وہ سجدہ جاوے)
 مومن کہتا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں اور اس کے رسول ہیں اللہ اپنی رحمت
 پہنچے اور پر اور سلام بہ اوس سے کہا جاتا ہے تو اپنا ٹھکانا دیکھ جہنم میں اللہ تعالیٰ نے اوس کے بدلے
 تجھے جنت میں ٹھکانا دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ اپنے دونوں ٹھکانے دیکھتا ہے۔ قتادہ
 نے کہا انسان نے ہم سے ذکر کیا کہ اوس کی قبر ستر ماہہ چڑھی ہو جاتی ہے اور ستر ہی سو ہو جاتی ہے (یعنی
 باغچہ بن جاتا ہے) قیامت تک **ف** پوری حدیث اور کتابوں میں ہے مومن کا تو حال بیان ہوا
 اور کا فر یا منافق یہ کہتا ہے میں نہیں جانتا کہ یہ شخص کون ہے اور میں بھی وہی کہتا تھا جو اور لوگ کہتے تھے
 بہر فرشتہ اوسکو لوہے کی گزروں سے مارتا ہے اور قیامت تک یہی عذاب ہوتا رہتا ایک روایت میں ہے
 کہ دوفرشتے آتے ہیں ایک کا نام منکر دوسرے کا نخیر اور پوچھتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے تیرا نبی کون ہے
 تیرا دین کیا ہے بہر مومن باہر جواب دیتا ہے اور کہتا ہے میرا رب اللہ ہے اور میرے نبی محمد ہیں اور میرا
 دین اسلام ہے اور کا فر آئین بائین شامین تجھے **عَنْ** التَّيْمَنِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْكَلِمَةَ إِذَا وَضِعَ فِي قَبْرِهِ إِنَّهُ لَيَكْمَرُ خَفَقَ
 نِعَالَهُ إِذَا انْصَرَفُوا رَحِمَهُ السَّنَنُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَرَمَا يَوْمَ حَبِ قَبْرِ مَن رَكَّهَ جَاتَا هُوَ وَأَبْنَاهُ لَوْ كُنَّا لِي حَبِ قَبْرِ مَن كِي أَدَا سَنَتَا هَبِ وَه لَمُتْ مَن
عَنْ التَّيْمَنِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ
 إِذَا وَضِعَ فِي قَبْرِهِ وَقِيلَ لَهُ أَهْبَابُ كَذَلِكَ حَدِيثُ شَيْبَانٍ عَنْ قَتَادَةَ رَحِمَهُمُ اللَّهُ
 جَوَابُ رَجُلٍ رَأَى **عَنْ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ الشَّيْخِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ يُعَلِّمُ اللَّهُ الْكَلِمَةَ أَمْثَلُ الْقَوْلِ الثَّابِتِ قَالَ تَلَكَّ فِي عَدَنِ ابْنِ الْقَبْرِ يُقَالُ مَرَّ بِكَ
 نَقُولُ رَبِّي اللَّهُ وَنَبِيِّنِي مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ يَتْلُو
 اللَّهُ الْكَلِمَةَ أَمْثَلُ الْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ رَحِمَهُمُ اللَّهُ بَارِئِينَ عَذَابٍ
 هَبِ يَأْتِ اللہ تعالیٰ قائم رکھتا ہے ایمان والوں کو کجی بات پر دنیا میں اور آخرت میں قبر کے عذاب
 میں اثری ہے میت پر پوچھا جاتا ہے تیرا رب کون ہے وہ کہتا ہے میرا رب اللہ تعالیٰ ہے اور میرے

نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں یہی مراد ہو کہ اس قول سے کہ قلم رکھتا ہے ایمان والوں کو کبھی بات
 پر اخیر تک **عَنْ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ یُحَدِّثُ اللَّهُ الدِّینَ اَمْنًا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْیَا
 وَفِي الْآخِرَةِ قَالَ تَزَلَّتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ تَرْجَمَهُ دَسِ جَوَابُ رِکْزَا **عَنْ** ابْنِ مَرْثُومَةَ رَضِیَ
 اللَّهُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اِذَا اُخْرِجْتَ رُوحُ الْمُؤْمِنِ قَلَقَهَا مَلَکٌ یُّسَوِّدُ اِیَّهَا قَالَ حَمَّادٌ وَذَکَرَهُ
 مِنْ طَبِیْبٍ رِیْحًا وَذَکَرَهُ اَلِیْسَ قَالَ وَیَقُولُ اَهْلُ السَّمَاءِ رُوحُ طَیِّبَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ قَالَ فِیْقَالُ
 صَلِّ اللّٰهُ عَلَیْکَ وَعَلٰ جَدِّکَ کُنْتَ تَعْمُرُنِیْہُ فَمِنْ طَلَبْتُمْ بِہِ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ یَقُولُ
 اَنْطَلِقُوا بِہِ اِلَی الْاٰخِرِ الْاَجَلِ قَالَ وَرَنَ الْکَافِرُ اِذَا اُخْرِجَتْ رُوحُہُ قَالَ حَمَّادٌ وَذَکَرَهُ مِنْ
 تَنْہَا وَذَکَرَهُمَا وَیَقُولُ اَهْلُ السَّمَاءِ رُوحُ خَبِیْثَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ قَالَ فِیْقَالُ
 اَنْطَلِقُوا بِہِ اِلَی الْاٰخِرِ الْاَجَلِ قَالَ أَبُو ہُرَیْرَةَ کَرَّرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رِیْطَةً
 کَانَتْ عَلَیْہِ عَلَی اَنْفِہِ ہَکَذَا **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے اور انہوں نے کہا کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے جیسے آگے معلوم ہوگا جیسا ایمان اس کی روح بدن سے نکلتی ہے تو
 اُس کے آگے دو فرشتے آتے ہیں اس کو آسمان پر چڑھانے جاتے ہیں حماد نے کہا جو حدیث کا راوی ہے کہ
 ابو ہریرہ نے اس روح کی خوشبو کا اور رشک کا ذکر کیا اور کہا کہ آسمان والے کتنی ہمیں (یعنی فرشتے)
 کوئی پاک روح ہے جو زمین کے طرف سے آئی اللہ تعالیٰ تجھے رحمت کرے اور تیرے بدن پر جب کو تو نے
 اکابر رکھا ہے ہر پروردگار پاس اس کو لے جاتے ہیں وہ فرماتا ہے اس کو لے جاؤ (اپنے مقام میں یعنی علیین
 میں جہان مومنوں کے لئے روح رہتے ہیں) قیامت ہوئی تک (وہیں رکھو) اور کافر کی جب روح نکلتی
 ہے حماد نے کہا جو احمد بن حنبل کا راوی ہے کہ ابو ہریرہ نے اس کی بدبو کا ذکر کیا اور اس پر لعنت کا ذکر کیا
 آسمان والے کہتے ہیں کوئی ناپاک روح ہے جو زمین کی طرف سے آئی ہر حکم تو ماہ ہے اس کو لے جاؤ
 (اپنے مقام میں یعنی جہنم میں جہان کافروں کی روحیں رہتی ہیں) قیامت ہوئے تک ابو ہریرہ
 نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک باریک کپڑا جو آپ اوڑھے تھے اپنے ناک پر ڈالا اور جب
 کافر کی روح کا ذکر کیا اس کی بدبو کی بیان کرنے کو اس طرح سے **عَنْ** اَبْنِ مَلَّاکَ قَالَ کُنَّا
 مَعَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ یَنْ مَلَكَةً وَالدِّیْنَةُ فَتَرَأٰیَا الْاِیْلَانَ وَکُنْتُ نَحْبَلُ حَامِیْدَ الْبَصْرِ
 فَرَأٰیْتُهُ وَلَیْسَ اَحَدٌ یُّرَعِّدُہُ اِنَّہٗ رَاَ عُمَرُیَّ قَالَ بَسَلْتُ اَقُولُ لَیْسَ اَمَّا تَرَا اَوْ یَجْعَلُ لَا یَرَاہُ

سماع موتی ثابت ہوتا ہے عام اس کے کافر مومن یا مسلمان اور دوسرے محدثین بھی اسکی تائید کے لیے
 وارد ہیں اور محدث کا مذہب یہی ہے کہ موتے سنتی ہیں اور یہی وجہ ہے کہ انکو سلام کرنا حکم ہوا امام مازنی
 نے کہا بعض لوگوں نے اس حدیث کو استدلال کیا ہے کہ مردہ سننا ہے بہر انکار کیا مازنی نے سماع موتی
 کا اور دعویٰ کیا کہ یہ سماع خاص تھا اہل بدر سے جیسے قتادہ نے کہا کہ وہ لوگ ایک لحظہ کے لیے زندہ
 کر دیے گئے تھے تاکہ حضرت کا کلام سن لیں اور رو کیا اسکا قاضی عیاض نے اند کہا کہ یہ سماع وہی پر
 محمول ہے جیسے اور احادیث سے سماع موتے ثابت ہے اور کلام قاضی کا ظاہر مختار ہے جسکو سلام کرنے
 کی حدیث مقتضی ہے یہ کلام ہے نووی کا **عَنْ النَّبِيِّ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
وَسَلَّمَ تَرَكَ قَتْلَ بَدْرٍ لَمَّا أَتَاهُمْ فَقَامَ عَلَيْهِمْ فَكَادَ أَهْرَقَهُ لِيَا جَعْفَرُ بْنُ هِشَامٍ
يَا أُمِّيَّةُ بْنُ خَلْفٍ يَا عُلْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ يَا سَكْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ الْكَيْسِ قَدْ وَجَدْتُ شَرَّ مَا دَعَاكُمْ
رَبُّكُمْ حَقًّا فَإِنِّي قَدْ وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِي رَبِّي حَقًّا فَسَمِعَ عُمَرُ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ لَيْسَ مَعَهُ وَأَنِّي يُجِيبُوهُ قَدْ جِئْتُمْ قَالُوا وَالَّذِي نَفْسِي فِيهِ
بِيَدِهِ مَا أَتَيْنَاكُمْ بِأَسْمَعٍ لِمَا أَقُولُ مِنْكُمْ وَكَيْتَمُّكُمْ لَا يَقْدِرُونَ أَنْ يُجِيبُوا أَشْرَ أُمَّةٍ بَعِثَ
فَسَمِعُوا قَالُوا قُلُوبُ فِي قُلُوبٍ بَدْرٍ تَرْجُمُهُ النَّاسُ بْنُ مَالِكٍ فَخَرَّ اَللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَ رُوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اَللَّهِ
 صلے اللہ علیہ وسلم نے بدر کے مقتولین کو تین روز تک یوں ہی پڑا رہنے دیا پھر آپ ان کے پاس
 تشریف لائے اور ان کو آواز دی تو فرمایا اے ابوجہل بن ہشام اور اے اُمیہ بن خلف اور اسی
 عقبہ بن ربیعہ اور اے شیبہ بن ربیعہ کیا تم نے یا یا جو اللہ تعالیٰ نے تم سے سچا وعدہ کیا تھا کیونکہ میں نے
 تو یا یا جو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے سچا وعدہ کیا تھا حضرت عمر نے جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا
 سنا تو عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیا سنتے ہیں اور کب جواب دیتے ہیں یہ تو مردار ہو کر سڑ گئے آپ نے
 فرمایا تم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں جو کہہ رہا ہوں اسکو تم لوگ اون سے زیادہ بڑے
 سنتے البتہ یہ بات میری کہ وہ جواب نہیں دے سکتے پھر آپ نے حکم دیا وہ کہیں گئے اور بدر کو کتبے
 میں ڈال دیے گئے **عَنْ أَبِي طَالْحَةَ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ وَظَهَرَ عَلَيْهِمْ حُرِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِجَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ وَبِعُثْمَانَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ وَبِعُثْمَانَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ وَبِعُثْمَانَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ
بَنِي سَوَادٍ قَدْ لَيْسَ قَالُوا قُلُوبُ فِي قُلُوبٍ بَدْرٍ تَرْجُمُهُ النَّاسُ بْنُ مَالِكٍ فَخَرَّ اَللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَ رُوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اَللَّهِ

و سلم سے آپ کی وفات سو تین دن پہلے آپ فرماتے تھے کوئی تم میں سو نہ مرے مگر اس کے ساتھ نیک گمان
 رکھ کر اپنے خاتمہ کے وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نجات پانے والا ہو بلکہ امید رکھے اپنے مالک کے فضل و کرم پر
 اور گمان رکھے اپنی نجات اور مغفرت کا **عَنْ** الْأَعْمَشِ بِطَلْحَةَ الْأَسَدِ مِثْلَهُ **عَنْ** جَابِرِ
 ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَرَّةٍ بِثَلَاثَةِ
 أَيَّامٍ يَقُولُ يَوْمُنَ أَحَدُكُمْ أَلَا دُهُوَّ حَسَنُ الظَّنِّ بِاللَّهِ **ترجمہ** وہی جواد پر گزرا **عَنْ** جَابِرِ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رُبُّ عِبْدٍ عَلَى مَا
 مَاتَ عَلَيْهِ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
 آپ فرماتے تھے ہر بندہ قیامت کو دن اوس حالت پر اوٹھے گا جس حالت میں مرا تھا رہنے کفر یا ایمان
 پر تو اعتبار خاتمہ کا ہے اور اخیر وقت کی نیت کا ہے **عَنْ** الْأَعْمَشِ بِطَلْحَةَ الْأَسَدِ مِثْلَهُ
 وَقَالَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكُمْ يَوْمَئِذٍ **ترجمہ** وہی جواد پر گزرا **عَنْ**
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
 إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا آتَا أَصَابَ الْعَذَابُ مِنْكَ أَنْ فِيهِمْ حَرٌّ شَرُّ بَعْثُوا عَلَى أَعْمَالِهِمْ
ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ
 فرماتے تھے جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کو عذاب کرنا چاہے جو لوگ اوس قوم میں ہوتے ہیں سب کو عذاب پہنچ
 جاتا ہے (یعنی اچھے اور نیک بھی عذاب میں شامل ہو جاتے ہیں) ہر قیامت کو دن اپنے اپنے اعمال
 پر اوٹھیں گے (یعنی قیامت کو دن لہجہ بردن کے ساتھ نہ ہوں گے) **ف** مطلب یہ ہے کہ جب
 کوئی فتنہ یا عذاب عام جیسے وبا یا طاعون وغیرہ دنیا میں آتا ہے تو بردن کے ساتھ نیک بھی اُس نر
 بہتلا ہو جاتے ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ سَيُؤْتِيهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ لیکن آخرت
 میں ہر ایک کا حشر اوس کے اعمال کے مطابق ہوگا اور ہر ایک اپنی نیت پر اوٹھے گا

كِتَابُ الْفِتَنِ وَأَشْرَاطِ السَّاعَةِ

فتنوں اور قیامت کی نشانیوں کا بیان۔

عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَيْقِظَ

مِنْ تَوْبِهِ وَهُوَ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَبِئْسَ لِلْغَافِلِينَ أَزْجَارٌ
 وَمَأْجُجٌ مِثْلُ هَذَا وَعَقَدَ سَفِيَانُ بِيَدِهِ عَشْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَهْلِكُ وَفِينَا الصَّاحِبُونَ
 قَالَ نَعَمْ إِذَا كُنَّا الْخَبْتُ **ترجمہ** زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سروریت ہر رسول صلی
 اللہ علیہ وسلم فیند سوجاگے اور فرمایا لا الہ الا اللہ خرابی ہر عرب کی اور آفت سر جو نزدیک ہر آج یا جوج اور
 ماجج کی آڑ تہی کھل گئی اور سفیان نے (جو راوی ہے اس حدیث کا) اس کا ہند سہ بنایا یعنی انگڑی
 اور کھلے کی اونگلی سے حلقہ بنایا امین نہ عرض کیا یا رسول اللہ کیا تم تباہ ہو جاؤ گے سب حالت میں
 جب ہم میں نیک لوگ موجود ہوں گے آپ نے فرمایا مان جب بُرائی زیادہ ہوگی رینے نسق و مخور یا زنیما
 اولاد زنیما یا معاصی **عین** الزہری یہذا الْاِسْنَادُ وَزَادُوا فِي الْاِسْنَادِ عَنْ سَفِيَانٍ كَقَالُوا عَنِ
 زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ حَبِيبَةَ عَنْ اُمِّ حَبِيبَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ **ترجمہ** وہی جو
 اوپر گذرا۔ **نووی** نے کہا اس حدیث کے اسناد میں چار صحابی عورتوں نے ایک دوسرے روایت
 کی ہے اور دونوں میں سے اندراج مطہرات میں سر ہیز یعنی ام المؤمنین ام حبیبہ اور ام المؤمنین زینب
 بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہما **عین** زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا ذَوِجَ الثَّيْتِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَالَتْ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَرَعَا مُحَمَّدًا وَجَعَلَا يَقُولُ
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرِّ قَدِ اقْتَرَبَ فَيَتِي الْيَوْمَ مِنْ رَدْمٍ يَأْجُوجُ وَمَأْجُجٌ مِثْلُ
 هَذِهِ وَحَلَزَ بَارِئُ سَعْبِهِ الْاِبْهَامَ وَالتَّتِي تَلِيهَا قَالَتْ كَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَهْلِكُ وَفِينَا
 الصَّاحِبُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كُنَّا الْخَبْتُ **ترجمہ** ام المؤمنین زینب بنت جحش سروریت ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن نکلے ڈرے ہوئے آپ کا چہرہ سُرخ تھا فرماتے تھے لا الہ الا اللہ
 اختیار تک جیسے اوپر گذرا **عین** ابْنُ شَيْخَابٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِاسْنَادِهِ **ترجمہ**
 وہی جو اوپر گذرا **عین** ابْنُ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ الثَّيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ فَيَتِي الْيَوْمَ مِنْ رَدْمٍ يَأْجُوجُ وَمَأْجُجٌ مِثْلُ هَذِهِ وَعَقَدَ وَهَيْبٌ بِإِلَافٍ ثَمَانِينَ
ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سروریت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج یا جوج اور ماجج
 کی آڑ کی دیوار میں سے آتا کھل گیا (یعنی اتار و زن اوس میں ہو گیا) اور بیان کیا وہی ابوی
 نے اسکو نوے کا ہند سہ بنا کر انگلیوں سے (بیدس کے ہند سے چھوٹا تھا شاید یہ حدیث پہلو کی ہو

اور زینب منیٰ اسر عہد کے بعد اور شاید مقصود ثقیل ہونہ متحدہ نودی **عَنْ** عبید اللہ بن القبطیہ
 قَالَ دَخَلَ الْحَارِثُ بْنُ أَبِي رَيْمَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَفْوَانَ دَاكِمًا مَعْصَمًا عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ
 فَسَكَهَا عَنْ الْجَنَاحِ الَّذِي يُخْصِفُ بِهِ وَكَانَ ذَلِكَ فِي أَيَّامِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَتْ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُودُ عَايِدًا بِالْبَيْتِ يُبْعَثُ إِلَيْهِ بَعُوثٌ فَإِذَا كَانُوا بِبَيْدِ أُمِّ
 مِّنَ الْأَمْرِ خُصِفَ بِهِمْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يَمُنُّ كَانَ كَارِهَاً قَالَ يُخْصَفُ بِهِ
 مَعْصَمٌ وَلَكِنَّهُ يُبْعَثُ بِكَوْمِ الْقِيَمَةِ عَلَى نَيْتِهِ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ هِيَ بَيْدَةُ الْمَدِينَةِ **مَرْحُومَةٍ**
 عبید اللہ بن قبطیہ روایت ہو حارث بن ابی ربیعہ اور عبد اللہ بن صفوان دونوں ام المؤمنین ام سلمہ
 کے پاس گھومیں یہی ادن کے ساتھ تھا ادنہوں نے ام سلمہ رضی سے پوچھا اُس لشکر کو جو دھنس جاوے گا
 اور یہ اُس زمانے کا ذکر ہے جب عبد اللہ بن زبیر رضی کے حاکم تھے **ف** قاضی عیاض نے کہا ابوالکلام
 کہنا نے کہا صحیح نہیں ہے اس لیے کہ ام المؤمنین ام سلمہ کی وفات معاویہ کی خلافت میں ہوئی **۵۹**
 میں ادنہوں نے عبد اللہ بن زبیر کی خلافت کو نہیں پایا قاضی نے کہا بعض کہتے ہیں کہ ام سلمہ
 کی وفات زبیر بن معاویہ کے زمانہ میں ہوئی اس صورت میں یہ روایت صحیح ہوگی کیونکہ عبد اللہ بن زبیر
 نے زبیر سے خلافت کیا تھا معاویہ کی وفات کے بعد طبری نے اور ابن عبد البر نے ہتھیاب میں ایسی
 ثابت کیا ہے نودی نے کہا ابوبکر بن خثیمہ نے بھی ایسا ہی ذکر کیا ہے **ف** انہوں نے کہا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پناہ لے گا ایک پناہ لینے والا خانہ کعبہ کی (امرا) امام مہدی علیہ السلام
 (میں) اس کی طرف لشکر بھیجا جاوے گا وہ جب ایک میدان میں پہنچیں گے تو دھنس جاویں گے
 میں نے عرض کیا یا رسول اللہ جو شخص زبیر رضی سے اس لشکر کے ساتھ ہو (ول میں) برا جانکر) آپ
 فرمایا وہ یہی ادن کے ساتھ دھنس جاوے گا لیکن قیامت کے دن اپنی نیت پر اٹھے گا ابو جعفر
 نے کہا امرا و مدینہ کا میدان ہے **عَنْ** عبید اللہ بن رقیع **بَعْدَ** الْأَسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِ
 قَالَ فَكَلِمَتُ أَبِي جَعْفَرٍ فَقُلْتُ إِنَّهَا إِنَّمَا قَالَتْ بِبَيْدَةِ أُمِّ مِّنَ الْأَمْرِ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ كَلَامًا
 وَاللَّهِ إِنَّهَا كَابَيْدَةِ الْمَدِينَةِ **مَرْحُومَةٍ** وہی جو گذرا اس میں یہ ہے کہ میں ابو جعفر سے ملا اور میں نے
 کہا ام المؤمنین ام سلمہ نے تو زمین کا ایک میدان کہا ہے ابو جعفر نے کہا ہرگز نہیں قسم خدا کی وہ مدینہ
 کا میدان ہے **عَنْ** حَفْصَةَ أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْيَوْمَ مَقَرُّ هَذَا

الْبَيْتِ جَيْشٌ يُقَاتِلُكَ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِبَيْدِ الْأَرْضِ خُفِّعَ بِأَوْسُطِهِمْ رِدَاؤُكَ دِرْعًا وَاتَّخَذُوا
 أُخْرَاهُمْ كُنُفَ يُخَفُّونَكَ بِهِمْ فَلَا يُقَاتِلُكَ إِلَّا الشَّيْءُ الَّذِي يَخِفُّ عَنْهُمْ فَقَالَ لَجُلٍّ أَشْهَدُكَ نِكَاحًا
 أَتُكَلِّمُكَ عَلَى حَقِّصَةٍ وَأَشْهَدُكَ عَلَى حَقِّصَةٍ أَتَهَا لَمْ تَكْذِبْ عَلَى الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ ترجمہ ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہوا کہ انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے البتہ مقصد کرے گا ایک لشکر اس خانہ کعبہ کا لڑائی کے لیے جب زمین
 کے صاف میدان میں پہنچیں گے تو لشکر کا قلب و دھن جاوے گا اور مقدمہ یعنی آگے کا لشکر پیچھے
 والوں کو بچا کرے گا ہر سب دھن جاوین گے اور کوئی اون میں سے باقی نہ رہے گا مگر ایک شخص ان
 سے چھٹا ہو گا جو ان کا حال بیان کرے گا۔ ایک شخص یہ حدیث عبد اللہ بن صفوان سے سنی کہ بولامیر
 گوئی یا ہوں کہ تمہیں حفصہ سے جوٹ نہیں پڑتا اور حفصہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جوٹ نہیں پڑتا **عَنْ حَقِّصَةٍ**
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعُونَ بِضْعَ الْبَيْتِ بِعْنِي الْكَعْبَةِ قَوْمٌ لَيْسَ
 لَهُمْ مَنَعَةٌ وَلَا عَدُوٌّ وَلَا عَدُوٌّ يُبْعَثُ إِلَيْهِمْ جَيْشٌ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِبَيْدِ آدِ
 مِنْ الْأَرْضِ خُفِّعَ بِهِمْ رِدَاؤُهُمْ يَوْمَئِذٍ يُكَلِّمُ الْقَوْمَ يَوْمَئِذٍ يُكَلِّمُ الْقَوْمَ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ
 عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَفْوَانَ أَمَّ وَاللَّهِ مَا هُوَ بِطَلَا الْجَيْشِ قَالَ زَيْدٌ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ
 الْعَلَامِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ بَيْنَلِ
 حَدِيثُ يُوْسُفَ بْنِ مَاهَكَ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ الْجَيْشَ الَّذِي ذَكَرَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
 صَفْوَانَ ترجمہ ام المؤمنین سے روایت ہوا کہ انہوں نے نام نہیں لیا اور مراد حفصہ ہیں یا عائشہؓ
 یا ام سلمہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس گھر یعنی کعبہ کی پناہ ایسے لوگ لیں گے جن کے
 پاس روک نہ ہوگی (یعنی دشمن کے روکنے کی طاقت نہ رکھتے ہوں گے) ان کا شمار بہت ہو گا نہ سامان ہو گا
 اور نہ کیطرف ایک لشکر بھیجا جاوے گا حبیبہ زمین کے ایک صاف میدان میں پہنچیں گے تو دشمن
 جاوے گا کہ یوسفؑ نے کہا ان دنوں شام والے مکہ والوں کو لڑنے کے لیے آ رہے تھے (یعنی حجاج
 کا لشکر جو عبد اللہ بن زبیرؓ کو آتا تھا) عبد اللہ بن صفوان نے کہا وہ یہ لشکر نہیں ہے قسم خدا
 کی (جبکہ آپؐ فرمایا کہ وہ دشمن جاوے گا) **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ عَلِمْتُ**
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنَامِهِ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَنَعْتَ شَيْئًا فِي مَنَامِكَ

لَوْ تَكُنْ تَعْمَلُهُ فَقَالَ الْعَجَبُ إِنَّ نَاسًا مِنْ أُمَّتِي يَكُونُونَ الْبَيْتَ بِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَدْ كُنَّا
 بِالْبَيْتِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدِ أَوْ خُسَيْفٍ بِهِمْ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الطَّرِيقَ قَدْ
 جَمَعَ النَّاسُ قَالَ تَعْمَلُهُمْ الْمُسْتَبْعِرُ وَالْمُجْبُورُ وَارِثُ السَّبِيلِ يَهْدِي كَوْنُ مَهْلِكًا
 ذَا حِدَا دَيْصُ رُؤُونٍ مَصَادِرُ رِشْتِي يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ عَلَى نَبَاتٍ تَحْمِلُ رَحْمَةً امَّ الْمُؤْمِنِينَ حَضْرَت
 عَالِفَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سَهِرُ رَيْتِ هَرَاكِبِ بَارِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَعِينُ مِنْ ابْنِ مَاهِدٍ بِأَدْنَى
 مَلَاكَيْ هَمْنٍ عَمِنْ كَيْسَ بَارِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْتِي مِنْ وَهْ كَامِ كَيْسَ جَوْنِ لَيْلٍ كَرْتِي تَهِي أَبْنِي فَرْمَا
 تَعَجُّبِي كَبْ لُوكِ مِيرِي هَسْتِ كَرَاكِبِ شَخْصِ كَلِي لِي كَسْبِ كَافِضِ كَرِينِ كِي جَوْرِ لَيْلِي مِنْ سَهْمِ كَا وَرَبَاهِ
 لِي كَا خَانِ كَسْبِ كِي حَبِ وَهْ بِيْدَارِ مِيْنِ بِهَوْنِ كِيْنِ كِي (بِيْدَارِ مَصَافِ سِيْدَانِ) تُوْدِ مَهْسِ جَاوِيْنِ كِي سَهْمِ
 عَمِنْ كَيْسَ بَارِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِيْنِ تُوْسَبِ تَمِ كِي لُوكِ جَلْتِي هِيْنِ أَبْنِي فَرْمَا مَانِ اَوْنِ مِيْنِ اِسِيْلِ كِ
 هُوْنِ كِي جَوْفِضِ اَسْ كِي هُوْنِ كِي اَوْرِ جَوْمُجُورِ كِي سَ اَسْ كِي هُوْنِ كِي اَوْرِ سَا فَرِي هُوْنِ كِي لِي كِي
 يَسِبِ اِكْبَارِ كِي مَلَاكِ هُوْ جَاوِيْنِ كِي بِهَرِ (قِيَا سَتِ كَرُونِ) مُخْتَلَفِ نِيْتُونِ بِرَا سَا اَوْنِ كُوْ اَشْهَادِ لِي كَا
 (اِسْحَادِ نِيْتِ سَوِيْ كَلَا كِهْ ظَالُمُونِ اَوْرِ فَا سَقُونِ سَ دَوْرِ رَهْنِي مِيْنِ بِجَاوِيْنِ وَرْنَهْ اَوْنِ كِي سَاهْتِ
 مَلَاكِي كَاوْرِي سَ) **عَنْ** اِسْمَاءَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اَشْتَرَفَ عَلَى اَطْحَمٍ مِنْ اَطْحَامِ الْمَدْيَنَةِ شَحْرَةً قَالَ هَلْ تَرَكْتُمْ مَا اَدَى اِثْنِي لَا رِي مَوَاتِقِ
 الْفَيْقِ خِلَالِ بِيُوْتِكُمْ كَسَوَاتِقِ الْقَطْرِ **ترجمہ** اسماء سر رویت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم مدینہ کے محلوں میں سے ایک محل پر چڑھے پہ فرمایا تم دیکھتے ہو جو میں دیکھتا ہوں میں تمہارے
 گھروں میں فتنوں کی جگہیں اس طرح دیکھتا ہوں جیسے بارش گرنے کی جگہوں کو (یعنی بہت ہونگے
 بوندوں کی طرح مراد جل اور صفیں اور حرہ اور فتنہ عثمان اور شہادت امام حسین ہے اور اوند کے
 سوا بہت سرفساد جو مسلمانوں میں نمود ہوئے) **عَنْ** الْأُضْرَبِيِّ وَبُحْدَاكَ الْأَسْنَاءُ وَخَوَاتِمِ **ترجمہ**
 وہی جو گندہ **عَنْ** اِبْنِ مُرَبِّدَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَكَمٌ سَتَكُونُ يَنْتِ الْقَاعِلَةُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِحَةِ الْقَائِحَةُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَائِيْنِ وَالْمَائِيْنِ
 فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّائِيْنِ مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَشَرَّفَ دَمْنٌ وَجَدَ فِيهَا مَلْجَأً نَالِعَةً
یہ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب

ہے کہ فتنے ہون گئے جن میں بیٹھے والا بہتر ہوگا کھڑے ہونے والے سے اور کھڑا رہنے والا بہتر ہوگا چلنے والے سے اور چلنے والا بہتر ہوگا دوڑنے والے سے جو اسکو جہانگے گا تو ہنگو وہ کہیںچ لیکا اور جو کوئی پناہ کا مقام یا بچاؤ کی جگہ پاوے تو چاہیے کہ اس پناہ میں آجاوے **ف** احمدیث میں اشارہ ہے ان فسادوں کا جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ظاہر ہوئے جب حضرت عثمان کی شہادت یعنی اس فساد عالمگیر کی صلاح مقدر بنیں تو کم کوشش کرنیوالا اس میں بہتر ہوگا زیادہ کوشش کرنے والے سے سہو سطر اکثر اصحاب نے فتنہ اور فساد میں گوشہ گیری اختیار کی تھی (تحفۃ الاحیاء) نودی نے کہا احمدیث اور اس کے بعد کی حدیثوں سے لوگوں نے استدلال کیا کہ مسلمانوں کی آپس کے فساد میں لڑنا نہ چاہیے اور انگ رہنا بہتر ہے اور جو اس کے گھر میں اس کے مارنے کو کہیں تو اپنے تئیں بچانا چاہیے یہ ابو بکرہ صحابی کا قول ہے اور ابن عمر اور عمران بن حصیب کے نزدیک انہیں بچانا جائز ہے اور دفع کرنا لازم ہے تو ان دونوں مذہبوں میں فتنے کو وقت کسی جانب شریک ہونا جائز ہے اور اکثر صحابہ اور تابعین اور عامہ علماء کا یہ مذہب ہے کہ جب حق اختیار کرنا چاہیے اور جو حق پر ہو اس کی مدد کرنا چاہیے اور باغیوں سے لڑنا چاہیے اور یہ احادیث اور محال پر محمول ہیں جب حق ظاہر نہ ہو اسوقت گوشہ گیری بہتر ہے **عن** توفیل بن معاویۃ مثیل حدیث ابی ہریرۃ **ہذا الا ان ابابکر یدیرید من العلوۃ صلاۃ من قاتلہ** **فکانتا ویراہلہ و ماکلہ ترجمہ** وہی جو گندہ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ ایک نماز ہے نمازوں میں ہو (عصر کی نماز) جس کی وہ نماز فضا ہو جاوے تو گویا اسکا گھر بار لٹ گیا **عن** ابی ہریرۃ **رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ینکون فیتۃ الناس فیہا خیر من یقظان وایقظان فیہا خیر من القایحہ والقایحہ فیہا خیر من الساعی کمن وحید ملجأ او معاداً فلیستعد** **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک فتنہ ہوگا جس میں سوتا ہوا بہتر ہوگا جاگنے والے سے اور جاگنے والا بہتر ہوگا کھڑے سے اور کھڑا بہتر ہوگا دوڑنے والے سے ہر جو کوئی پناہ یا حفاظت کی جگہ پاوے تو پناہ گیری (اس فتنہ سے) **عن** عثمان بن عفان **قال انطلقت انا وقرقہ الشیبی الی مسلم بن ابی بکر وہو فی ارضہ قد خلنا علیہ فقلنا هل صیفت ابابک یحدث فی الفیتن**

حَدَّثَنَا قَالَ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَةَ يُحَدِّثُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 لَأَتَّهَسَتُكُمْ مِنْ فِتْنٍ أَلَا تُشْعُرُونَ فَيَنْتَحِلُ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَانِي وَالْمَانِي فِيهَا
 خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي إِلَيْهَا أَلَا فَاذْأَنْزَلَتْ أَوْ وَقَعَتْ فَمَنْ كَانَ لَهُ إِبِلٌ فَلْيَلْحِقْ بِإِبِلِهِ وَمَنْ
 كَانَتْ لَهُ نَمَلَةٌ فَلْيَلْحَقْ بِنَمَلِهِ وَمَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَلْحَقْ بِأَرْضِهِ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ مَنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ إِبِلٌ وَلَا غَنَمٌ وَلَا أَرْضٌ قَالَ يَعْمَدُ السِّيفَ فَيَقْدُقُ
 عَلَى حَدِيدِهِ وَيَجْعَلُ شُرُكَيْنِجٍ إِنْ اسْتَطَاعَ الْحَيَاءُ الْخَيْرُ هَلْ بَلَغْتُ أَلَسْتُ هَلْ بَلَغْتُ اللَّهُمَّ
 هَلْ بَلَغْتُ قَالَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ أَكْرَهْتُ حَتَّى يُطْلَقَ بِي
 إِلَى أَحَدِ الصَّفَتَيْنِ أَوْ أَحَدَى الْفِئَتَيْنِ فَضَرَبَنِي رَجُلٌ بِسِيفِهِ أَوْ يَجِدُنِي سَهْمًا يَفْتُلُونِي
 قَالَ يَبْزُو بِأَسْمِهِ ذَلْتُكَ فَيَكُونُ مِنَ الْخُجَّابِ النَّاسِ ثُمَّ حَمَلَهُ غُثْمَانُ شَحَامٍ مِنْ رَوَايَتِ هُزَيْنٍ
 اَوْ فَرَقْدِ سَجِيٍّ وَدُونِ سَلَمِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ كَيْ بَاسٍ كَبُودَهُ ابْنِي زَيْنٍ مِينَ تَبِي سَمِ اِدُنِ كَيْ بَاسٍ كَيْ
 كَهَاتِنِي مُسَابِي اِبْنِي بَابِ سَوَفَتُونِ كَيْ بَابِ مِينَ كَوْنِي حَدِيثِ بَيَانِ كَرْتِي سَوِي اِدُنُونِ نِي كَهَاتِنَا
 مِينَ نِي سُنَابِي اِبْنِي كَرْتِي تَبِي كَيْ رَسُولِ اِبْنِ صَلَمِ نِي فَرَمَا يَانِي كَيْ كَوْنِي مُوْكَ خَبَرِ اِبْنِ
 دَهَانَ كَيْ فِتْنِ مُوْكَ بِيْطِنِي اِلَا اِدُنِ مِينَ بَهْتَرِ مُوْكَ چَلْنِي دَالِي سِي اِدُنِ چَلْنِي اِلَا اِدُنِ مِينَ بَهْتَرِ مُوْكَ
 دَوْرِ نِي اِلَا سِي خَبَرِ دَارِ رِوْجِبِ فِتْنَةٍ اَوْ فِئَةٍ اَوْ تَرِي يَا دَوْرِ مَوْجِبِ كَيْ اِدُنِ مِينَ وَه اِبْنِي
 اِدُنُونِ مِينَ جَابِلِي اَوْ جِسِ كِي بَكْرِي اِيَانِ مَوْدِهِ اِبْنِي مَكْرِيُونِ مِينَ جَابِلِي اَوْ جِسِ كِي زَمِينِ مَوْ (كَيْ مَبْتِي كِي)
 وَه اِبْنِي زَمِينِ مِينَ جَابِلِي اِيَكِ شُخْصِ بُولَا يَا رَسُولِ اِبْنِ جَابِلِي كَيْ اِدُنِ مِينَ وَه اِبْنِي زَمِينِ مِينَ
 كَيْ اِرِي اِبْنِي فَرَمَا يَا وَه اِبْنِي تَلَوَارِ اُتْهَاوِي اَوْ پَتَهَرِي اَوْ سَلِي بَاْهِي كُوْطِ دَالِي (بِيْطِنِي لُطْنِي كِي
 كَوْنِي جِيْرِ بَاتِي نِي رَكَبِي جَوِ صِلَهِي بُولَا اِلِي كَا) بِيْرِ حَلَبِي كَرِي اِبْنِي بِيْجَاوِيْنِ جَبْنِي مَوْ سَكِي اَلْهِي مِينَ
 تِيْرِ اَحْلَمِ بِيْجَاوِيْنِ اَلْهِي مِينَ نِي تِيْرِ اَحْلَمِ بِيْجَاوِيْنِ اَلْهِي مِينَ نِي تِيْرِ اَحْلَمِ بِيْجَاوِيْنِ اَلْهِي مِينَ نِي
 رَسُولِ اِبْنِ تِلَايِي اِغْرِ مَجْهَرِ رِيْ دِسْتِي كَرِيْنِ بِيْهَاتِنَا كِي وَصَفُونِ مِينَ سَوَا يَا دَوْرِ مَوْ مِينَ سِي اِيَكِ
 مِينَ بِيْجَاوِيْنِ بِيْرِ دَهَانَ كَوْنِي مَجْهَرِ كُوْطَاوِيْ مَارِي يَا تِيْرِ اَوْ سِي اَوْ مَجْهَرِ كُوْطَلِ كَرِي اِبْنِي فَرَمَا يَا وَه اِبْنِي
 اَوْ تِيْلِ كِنَاهِ سَمِيْطِ لِيْكَ اَوْ دَوْرِ نَخِ مِينَ جَاوِيْكَ **ف** حَضَرْتُ صَلَّى اِبْنِ عَلِيٍّ وَسَلَّمَ كُوْطَلِ مَتَا
 كُوْطَلِ مَوْجِبِ فِتْنَةٍ اَوْ فِئَةٍ اَوْ تَرِي يَا دَوْرِ مَوْجِبِ فِتْنَةٍ اَوْ فِئَةٍ اَوْ تَرِي يَا دَوْرِ مَوْجِبِ فِتْنَةٍ اَوْ فِئَةٍ اَوْ تَرِي

اور اس وقت میں گوشہ گیری قبلانی اکثر حضرت صلعم کے اصحاب مثل عبد بن عمر رحمہ اللہ اور سعد بن ابی وقاص اور
 ابوبکرہ مسلمانوں کے جنگ میں شریک نہ ہوئے بلکہ جب اسی حدیث کے (تحفۃ الاخیار) **عن عثمان**
التخام بعد الاثنی عشر حدیث ابن ابی عدی کچھ حدیث حکماء الیٰ الخیرہ دانتھی حدیث
 وکیعہ عیند کولہ ان استطاع التکاء وکلم یدک ما بعدہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن**
الاحنف بن قیس قال سمرجت وانا اریذہ ہذا الرجل فلیقینی ابونکرہ فقال ایمن ترید کیا
 احنف قال قلت اریذہ نعم ان عید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی علیا قال فقال
 لی با احنف انیض ناری سمیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا تواجدہ
 المسلمین سیفیہما فالقاتل والمقتول فی النار قال نعم قلت اذ قیل یا رسول اللہ ہذا القاتل
 فکما یال المقتول قال ائکہ قد اراہ قتل صلیہ ترجمہ احنف بن قیس سروریت ہو میں نکلا
 اس ارادے سے کہ اس شخص کا شریک ہوں گا یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بمقابلہ معاویہ کے ارادہ میں مجھ
 سے ابوبکرہ ملے کہنے لگے تم یہاں جاتے ہو اسے حنف میں نے کہا میں چاہتا ہوں مدد کرنا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی کی یعنی حضرت علی کی ابوبکرہ نے کھاتم لوٹ جاوے حنف کیونکہ
 میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے عربیہ و مسلمان اپنی تلواریں لیکر بھڑبھڑ
 مارنے والا اور جو مارا جاوے دونوں جہنمی ہیں پس نے عرض کیا یا کسی اور نے کہا یا رسول
 اللہ قاتل وجہنم میں جاوے گا لیکن مقتول کیونکہ جادو لگا آپ نے فرمایا وہ یہی تو اپنے ساتھی کے قتل
 کے درپے تھا **ف** نووی نے کہا یہ اس صورت میں جو جب لڑائی کی سیدہ شرعی سے نہ ہو اور محض
 تعصب اور عداوت ہی ہو اور طلب ہے کہ وہ دونوں جہنم کے مستحق ہیں پھر کہی انکو بدلہ لے لیا اور یہی
 اللہ عزوجل معاف کر دے گا اہل حق کا یہی مذہب ہے اور یہ ضمون کئی بار اوپر گذر چکا اور صحابہ میں جو
 قاتل ہوئے وہ وعید میں داخل نہیں ہیں اور مہذبت کا مذہب یہ ہے کہ اون کے ساتھ نیک گمان
 کھرنا اور اون کی لڑائیوں سے سکوت کرنا اور اس کی تاویل خیر کرنا کس لیے کہ وہ مجتہد تھے اور انکی
 نیت گناہ یا دنیا کمانے کی نہ تھی بلکہ ہر فرقہ اپنے کو حق پر سمجھتا تھا اور اپنے مخالف کو باغی جانتا تھا
 اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے بموجب اس سے لڑنا واجب جانتا تھا اور جس سے خطا ہوئی وہ معذور تھا کیونکہ
 مجتہد خطا میں مذکور ہے اور اس میں شک نہیں کہ ان تمام لڑائیوں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ پر تھے اہل

کا یہی مذہب، اور بعض صحابہ بوجہ تشبہہ کے دونوں فرقوں سے الگ سے **عَنْ ابْنِ بَكْرَةَ** قَالَ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا التَّمَنَّى الْمُسْلِمَانِ بِيَسْلَمَ بَيْنَهُمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ
عَنْ ابْنِ بَكْرَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوُ حَدِيثِ ابْنِ كَامِلٍ عَنْ حَمَّادٍ إِلَى أَخِيهِ تَرْجُمَهُ
 وہی جہاد پر گذر **عَنْ** ابْنِ بَكْرَةَ عَنْ الشَّيْبَانِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا الْمُسْلِمَانِ حَمَلَا
 أَحَدُهُمَا عَلَى الْآخَرِ السَّلَاحَ نَهْمًا عَلَى جُرْفٍ جَهَنَّمُ فَإِذَا قَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ تَحَلَّى
 جَنِيمًا تَرْجُمَهُ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو مسلمان ایک دوسرے
 پر ہتھیار اٹھادیں تو وہ دونوں جہنم کے کنارے پر پہنچے ہر اگر ایک نے دوسرے کو مار ڈالا تو دونوں
 جہنم میں جاویں گے **عَنْ** هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ
 السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتُلَ نَفَتَانِ عَظِيمَتَانِ يَكُونُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ وَدَعَا هُمَا وَاحِدَةً
 تَرْجُمَهُ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ
 دو بڑے بڑے گروہ لڑیں گے (مسلمان کے) اور ان میں بڑی لڑائی ہوگی اور دونوں کا دعویٰ ایک ہوگا
 (یعنی دونوں کا دین ایک ہوگا اور دونوں یہ دعوے کریں گے کہ ہم خدا کے واسطے لڑتے ہیں **عَنْ**
 ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكْتُلَ الْهَرَجُ قَالُوا
 وَمَا الْهَرَجُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ تَرْجُمَهُ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ ہرج بہت ہوگا لوگوں نے عرض کیا ہرج کیا ہے یا رسول
 اللہ آپ نے فرمایا قتل قتل (یعنی خون بہت ہونگے) **عَنْ** ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ ذَوِي الْأَرْضِ فَرَأَيْتُمْ مَنَافِقَهُ وَمَعَارِبَهَا وَإِنْ أَمْنِي سَيِّبَكُمْ مِنْكُمْ
 مَا ذَوِي لِي مِنْهَا وَأَعْطَيْتُ الْكَذِبَ الْأَحْمَرَ وَالْبَيْضَ وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي لَا تَسْتَبِيحَ
 يَوْمَ لَكُمْ كَهَابَسَةِ عَامَةٍ وَأَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ
 بَعْضُهُمْ وَإِنْ رَبِّي قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءَ قَائِمَةٍ لَا يَرُدُّ وَإِنِّي أَعْطَيْتُكَ
 لَا مَنَافِقَ أَنْ لَا أَهْلِكَكُمْ بَسَنَةِ عَامَةٍ وَلَا أَسْلِطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ
 يَسْتَبِيحُ بَعْضُهُمْ وَلَوْ أَجَمَعَهُ عَلَيْهِمْ مَنْ يَأْخُذُهَا أَوْ قَالَ مَنْ بَيْنَ أَظْفَارِهَا حَتَّى يَكُونَ

بَعْضُهُمْ فِیْهِ لَکَ بَعْضًا وَ لَیْسَ بَیْنَهُمْ بَعْضًا تَرْجُمَہُ ثوبان سہوایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے لپیٹ دیا میرے لیے زمین کو (یعنی سب زمین کو سمیٹ کر میرے سامنے کر دیا) تو میں نے اسکا پورب اور کچھ دیکھا اور میری حکومت وہاں تک پہنچی گی جہاں تک زمین مجھ کو دکھائی گئی اور مجھ کو دوزخا نے لے کر خر اور سفید اور میں نے دعا کی اپنے پروردگار کو کہ میری امت کو عام قحط سے ہلاک نہ کرے اور اُن پر کوئی غیر دشمن ایسا غالب نہ کرے کہ اُن کا جہتا ٹوٹ جاوے اور انکی جڑ کٹ جاوے (یعنی بالکل نہایت اور نابود ہو جاوے) میں (امیر پروردگار نے فرمایا اے محمد میں جب کوئی حکم کر دیتا ہوں پہرہ نہیں پلٹتا اور میں نے تیری یہ دعائیں قبول کیں میں تیری امت کو عام قحط سے ہلاک نہ کروں گا نہ اُن پر کوئی غیر دشمن جو اُن میں سے نہ ہو ایسا غالب کروں گا جو اُنکی جڑ کاٹ دیوے اگرچہ زمین کے تمام لوگ اکٹھے ہو جاوے) (مسلمانوں کو تباہ کرنے کے لیے براؤں کو بالکل تباہ نہ کر سکیں گے) یہاں تک کہ خود مسلمان ایک دوسرے کو ہلاک کر نکلا اور ایک دوسرے کو قید کر نکلا جیسا کہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا، اجتک کہی کفار مسلمانوں پر ایسے غالب نہیں ہوئے کہ اسلام کی جڑ کٹ جاوے اور مسلمانوں کی بالکل قوت نہ رہے اس لئے میں جب چار طرف سے مسلمانوں پر کافروں کا هجوم ہے گو اکثر ملکوں سے جیسے ہندوستان چین اندلس بخارا حلیا کا شغریہ وغیرہ سے مسلمانوں کی حکومت جاتی رہی باوجود اس کے اب بھی مسلمانوں کی حکومت عرب اور روم اور مصر اور سودان اور مغرب اور زنجبار اور ایران اور افغانستان میں موجود ہے اگرچہ ان مقاموں میں بھی مسلمان شیعہ پر نہیں چلتے اور ظلم اور زیادتی کرتے ہیں پر اگر اب بھی ہوشیار نہ ہوں گے اور از سر نو شرع پر قائم نہ ہونگے اور اللہ کی کتاب اور رسول اللہ کی حدیث پر نہ چلیں گے تو ڈر ہے کہ اوچند روز میں کافرباقتی مانہ ملک بھی اُن سے چین لیں گے اور وہ وعدہ پورا ہو کہ اسلام خیر زمانہ میں سمٹ کر بحر مدینہ میں آجاوے گا جیسے ساپ سمٹ کر اپنی سونچ میں چلا جاتا ہے **عَنْ** ثَوْبَانَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهُ ذُو الْإِلَهِمْ حَتَّى تَأْتِيَتْ مَشَارِقُهَا وَمَغَارِبُهَا وَاعْطَاكَ الْكَذْرَيْنِ الْأَحْمَرِ وَالْأَبْيَضِ ثُمَّ دَكَرَ كَحَدِيثِ أَبِي ثَوْبَانَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ تَرْجُمَہُ وہی جواب پر گنڈا۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ ذَاتَ يَوْمٍ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى إِذَا مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِي مُعَاوِيَةَ نَخَلَ فَرَقَعَ فِيهِ رُكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَدَحَارَتْ لَهُ طُيُولُ لُحْيَتِهِ

لَيْسَ قَالَ سَأَلْتُ رَبِّي فَلَا فَا عَطَا فِي الْيُسْتَيْنِ وَمَنْعَنِي وَاحِدَةً سَأَلْتُ رَبِّي أَنْ لَا يَهْلِكَ
 أُمَّتِي بِالسَّنَةِ فَا عَطَا فِيهَا وَسَأَلْتُ أَنْ لَا يَهْلِكَ أُمَّتِي بِالْفَرَقِ فَا عَطَا فِيهَا وَسَأَلْتُ أَنْ لَا
 يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنْعَنِيهَا تَرْجَمَهُ سعد بن ابی وقاصؓ روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم ایک دن عالیہ سو آئے (عالیہ وہ گاؤں جو مدینہ کے باہر ہیں) آپؐ بنی معاویہ کی مسجد پر سے گذرے
 اس میں گئے اور دو رکعتیں پڑھیں سمجھنے ہی آپؐ کے ساتھ نماز پڑھی آپؐ نے بڑی دیر تک ان پر پردہ لگا
 سے دعا کی پھر مارے پاس آئے اور فرمایا میں نے اپنے رب سے تین دعائیں مانگی ہیں لیکن اوس نے دو
 دعائیں قبول کیں اور ایک قبول نہ کی میں نے اپنے رب سے یہ دعا کی کہ میری ہمت کو ہلاک نہ کرے فخط سے
 (یعنی ساری ہمت کو عام فخط سے) تو اللہ تعالیٰ نے یہ دعا قبول کی اور میں نے یہ دعا کی کہ میری ہمت کو
 (یعنی ساری ہمت کو) ہلاک نہ کرے باقی میں ذکر کرتا قبول کی اور میں نے یہ دعا کی کہ مسلمان آپس
 میں ایک دوسرے نہ لڑیں اسکو قبول نہیں **عَنْ** سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ أَنَّهُ أَقْبَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ فَمَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِي مُعَاوِيَةَ فَبَسَّطَ حُلِيَّتَهُ لَهَا ثُمَّ تَرَجَّمَهُ
 سعدؓ روایت ہر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھا اس کے ساتھ پھر آپؐ گذرے بنی معاویہ
 کی مسجد پر پھر بیان کیا حدیث کو جیسے اوپر گذری **عَنْ** ابْنِ أَبِي دُرَيْسٍ الْخَوْلَانِيِّ كَانَ يَقُولُ قَالَ
 حَدَّثَنِي عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا كَانَ فِي بَيْتِ بَنِي مُعَاوِيَةَ
 السَّاعَةِ وَمَا بِي إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْرَأَ لِي فِي ذَلِكَ شَيْئًا لَمْ
 يُحَدِّثْهُ غَيْرِي وَلكِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ يُحَدِّثُنِي مُجَلِّسًا
 أَنَا فِيهِ عَزَّ الْفِتْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَكُونُ الْفِتْنِ مِنْهُنَّ ثَلَاثُ
 لَا يَكُونُ يَذُنُّ شَيْئًا وَمِنْهُنَّ فِتْنٌ كَرِيحِ الصَّيْفِ مِنْهَا صِعَارٌ وَمِنْهَا كِبَارُ
 قَالَ حَدَّثَنِي عَنْهُ فَذَهَبَ أُولَئِكَ الرَّهْطُ كُلُّهُمْ غَيْرِي تَرْجَمَهُ ابو ادریس خلانی سے روایت
 حذیفہ کہتے تھے تم خدا کی میں سب لوگوں کو زیادہ ہر فتنے کو جانتا ہوں جو ہونے والا ہے ورمیان
 میرے اور قیامت کے اور یہ بات نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھپا کر کوئی بات خاص
 مجھ سے بیان کی ہو جو اور دن کی ہو لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مجلس میں فتنوں کا بیان
 کیا جس میں میں ہی تھا تو آپؐ نے فرمایا اور آپؐ شمار کرتے تھے فتنوں کا تین ان میں سے جو

قریب قریب کچھ نہ چوڑیں گے اور بعض اون میں سے گرمی کی آندھیاں کی طرح ہیں بعضے اون میں چھوٹے
 ہیں بعضے بڑے ہیں۔ خدیفہ نے کہا تو اس مجلس میں جتنے لوگ تھے وہ سب گزر گئے ایک میں باقی
 ہوں (اسوجہ سوا ب مجہد سے زیادہ کوئی فتنوں کا جاننے والا باقی نہیں رہا) **عَنْ حَدِیْقَةَ قَالَ**
قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا مَاتَرَلْ شَيْئًا تَكُونُ فِي مَقَامِهِ ذَلِكَ
الْحَدِيثُ السَّاعَةِ الْآخِرَاتِ بِحِفْظِهِ مِنْ حِفْظِهِ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ قَدْ عَلِمَ أَهْلُ
هَؤُلَاءِ وَرَأَتْهُ لِيَكُونُ مِنْهُ الشَّيْءُ قَدْ نَسِيَتْهُ قَدْ رَأَتْهُ قَدْ كَرِهَتْهُ كَمَا يَذْكُرُ الرَّجُلُ وَجَدَ
الرَّجُلَ إِذَا غَابَ عَنْهُ ثُمَّ إِذَا رَأَاهُ عَرَفَهُ ترجمہ خدیفہ سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کہیں کھڑے ہوئے (وعظ سنا نے کو) تو کوئی بات نہ چوڑی ہوقت ہو لیکر قیامت تک ہو نیوالی
 مگر اس کو بیان کر دیا ہر یاد رکھا جس نے یاد رکھا اور بھول گیا جو بھول گیا میری ساتھی اس کو جانتے
 ہیں اور بعضی بات ہوتی ہے جس کو میں بھول گیا تھا بہر حال میں اس کو دیکھتا ہوں تو یاد آ جاتی ہے
 جیسے آدمی دوسرے آدمی کا منہ یاد رکھتا ہے جب وہ غائب ہو جاوے بہر حال اس کو دیکھتے تو پہچان
 لیتا ہے **عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْأِسْنَادِ قَوْلُهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ**
 ترجمہ وہی جو گزر ا جو بھول گیا اس کے بعد کا ذکر نہیں کیا **عَنْ حَدِیْقَةَ أَنَّهَا قَالَتْ أَخْبَرَنِي**
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَيَّ أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ كَمَا مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا
قَدْ سَأَلْتُهُ إِلَّا أَنِّي لَمْ أَسْأَلْهُ مَا يُخْرِجُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ مِنَ الْمَدِينَةِ ترجمہ خدیفہ نے کہا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ہر ایک بات بتادی جو ہونے والی تھی قیامت تک اور کوئی
 بات ایسی نہ تھی جس کو میں نے آپ سے نہ پوچھا ہو البتہ میں نے یہ نہ پوچھا کہ مدینہ والوں کو کون چیز لکھے گی
 مدینہ سے **عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْأِسْنَادِ نَحْوَهُ** ترجمہ وہی جو بلند **عَنْ أَبِي زَيْدٍ**
قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ وَصَوَّادَ الْمُنْبَرِ فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتِ
الظُّهْرُ فَتَنَزَّلَ فَصَلَّى ثُمَّ صَوَّادَ الْمُنْبَرِ فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى ثُمَّ صَوَّادَ
الْمُنْبَرِ فَخَطَبَنَا حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَخَبَّرَنَا بِمَا كَانَ دُبَّهَا هُوَ كَائِنٌ فَاَعْلَمْنَا أَنْ حَفْظَنَا
 ترجمہ ابو زید سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز پڑھی اور منبر پر چڑھے بہر حال
 سنا ہی نہ کہہ سکتا تھا کہ ظہر کا وقت آگیا بہر حال او ترے اور نماز پڑھی بہر منبر پر چڑھے اور وعظ

سنائی کہ کو بیان تک کہ عصر کا وقت آگیا پہراوترے اور نماز پڑھی بہر منبر پر چڑھے اور وعظ سنائی
 ہم کو یہاں تک کہ سورج ڈوب گیا تو خبر دی کہ اودن باتون سے جو ہو چکی تھیں اور جو ہونیوالی ہیں اور
 صبح زیادہ ہم میں عالم وہ ہے جس نے سب سے زیادہ اُن باتون کو یاد رکھا ہو **عَنْ** حَذِيفَةَ مَالِكٍ
 كَمَا عِنْدَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ أَتَيْكُمْ يَحْفَظُ حَدِيثَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فِي الْقِسْمَةِ كَمَا قَالَ قَالَ نَقَلْتُ أَنَا قَالَ إِنَّكَ لَجَرِيحٌ وَكَيْفَ قَالَ قُلْتُ سَمِعْتُ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِتْنَةُ الرَّحُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَنَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَخَارِجِهِ
 يُكْفِرُهَا الصِّيَامُ وَالصَّلَاةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ فَقَالَ
 عُمَرُ لَكِنَّ هَذَا أَرِيدُ إِنَّمَا أَرِيدُ الْغَنَى الْمُؤَبَّجَ كَمَا مَرَّ الْجَرِيحُ قَالَ نَقَلْتُ مَالِكٌ وَكَلَّهَا يَا
 أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابٌ مُفْلَقٌ قَالَ أَتَيْكُمْ سُرُّ الْبَابِ أَفَرُفْتَهُ قَالَ قُلْتُ لَا
 بَلْ يَكْسِرُ قَالَ ذَلِكَ أَحْكَمُ أَنْ لَا يُفْلَقَ أَبَدًا قَالَ فَعَلْنَا الْحَذِيفَةَ هَلْ كَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مِنَ
 الْبَابِ قَالَ نَعَمْ كَمَا يَحْكُمُ أَنْ دُونَ خَدِّ اللَّيْلَةِ إِنِّي حَدَّثْتُكَ كَحَدِيثِنَا لَكِنَّ بَابًا عَالِيًا طِيطِ
 قَالَ فَصَبْنَا أَنْ تَسْأَلَ حَذِيفَةَ مِنَ الْبَابِ فَعَلْنَا لِمَسْرُوفٍ سَلَهُ نَسْأَلُهُ فَقَالَ عُمَرُ **مَرْحُومٌ**
 حذیفہ سرور ایت ہوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھتے تھے انہوں نے کہا تم میں سے کس کو رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کی حدیث یاد ہے فتنے کے باب میں میں نے کہا مجھ کو یاد ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تم بڑے بہادر
 ہو پہلا کہو آپ نے کیا فرمایا میں نے کہا میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے
 آدمی کو جو فتنہ ہوتا ہے اس کے گھروالوں اور مال اور جان اور اولاد اور مہیاہ اسے ہکا کفارہ ہو جاتا
 ہے روزہ اور نماز اور صدقہ اور اجبی بات کا حکم کرنا اور بری بات سے منع کرنا حضرت عمر نے کہا میں
 اس فتنہ کو نہیں پہچانتا میں تو اس فتنہ کو پہچانتا ہوں جو بوجھ مار بگاڑ یا کی بوجھ کی طرح ریغے ہکا اثر سب
 مسلمانوں کو پہونچے گا میں نے کہا اے امیر المؤمنین تمہیں اس فتنہ سے کیا غرض ہو تمہارے اور
 اوس کے درمیان تو ایک بندہ دروازہ ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا وہ دروازہ ٹوٹ جاوے گا یا کھلیا ہوگا
 میں نے کہا نہیں ٹوٹ جاوے گا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ایسا ہو تو بہر کہی بندہ ہوگا کیونکہ جب دروازہ ٹوٹ
 گیا تو بند کیسے ہو سکتا ہے (تحقیق نے کہا ہم لوگوں نے حذیفہ سے کہا کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم تھا کہ یہ
 دروازہ (جس سے فتنہ کی روک ہے) کون ہے حذیفہ نے کہا مان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم تھا جیسے یہ معلوم

تہا کہ کل کے دن کے بعد رات اور میں نے اون سے ایک حدیث بیان کی تھی جو بلغو نہ تھی شقیق نے کہا ہم لوگ ڈرنے خذیفہ کو یہ پوچھنے میں کہ وہ دروازہ کون پر پہنچے مسروق کو کہا تم پوچھو انہوں نے خذیفہ سے پوچھا خذیفہ نے کہا وہ دروازہ حضرت عمرؓ کی ذات تھی **ف** اور اسکا لوثنا اون کا شہید ہونا ہے جس دن سے حضرت عمرؓ شہید ہوئے فتنہ کا دروازہ کھل گیا اور مسلمانوں میں آپس میں رنج و بھڑنے لگا کر رفتہ رفتہ حضرت عثمانؓ کی شہادت کی نوبت پہنچی یہ تو فتنہ سمندر کی موجوں کی طرح اسٹڈنے لگا اور آپس میں کی لڑائیوں کا بازار گرم ہو گیا اور ہوا جو ہوا سجان اسے حضرت عمرؓ کا درجہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسا درجہ کسی صحابی کو نہیں ملا اور ان کی ذات بابرکات پشت بہا تھی مسلمانوں کی عرب تھی کافرون پر بروک تھی تمام بلاؤں اور فتنوں کی مٹی اسے تعالیٰ عنہ **عَنْ الْأَعْمَشِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَسَدِيِّ عَنْهُ حَدَّثَنَا رَأَى مَعَاوِيَةَ فِي حَدِيثٍ عَنْ عِيْسَى بْنِ الْأَحْمَرِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ سَمِعْتُ خُذِيفَةَ يَقُولُ عَنْ خُذِيفَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَا نَعْنِي الْفِتْنَةَ وَأَقْنَصَ الْحَدِيثَ يَنْفُو حَدِيثَهُمْ تَرْجُمَهُ** وہی جواب پر گزرا **عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ جُنْدَبُ بْنُ جُنْدَبٍ يَوْمَ الْحَجْرَةِ قَالَ قَالَ الرَّحْلُ كَلَّا نَقُلْتُ كَلَّا أَقْبَلَ الْيَوْمَ هَهُنَا وَمَا نَقُلُ قَالَ قَالَ الرَّحْلُ كَلَّا وَاللَّهِ قُلْتُ بَلَى وَاللَّهِ قَالَ كَلَّا وَاللَّهِ قُلْتُ بَلَى وَاللَّهِ قَالَ كَلَّا وَاللَّهِ إِنَّهُ لِحَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِيهِ قُلْتُ يَأْتِي الْجَلِيسُ لِي أَنْتَ مُنْذُ الْيَوْمِ تَكْتُمُنِي أَخَالِفُكَ وَقَدْ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَنْجَانِي لِحَقِّ قُلْتُ مَا هَذَا الْغَضَبُ مَا قُبِلْتُ عَلَيْهِ وَأَسْأَلُهُ فَإِذَا الرَّحْلُ حَدَّثَنِي تَرْجُمَهُ محمد سے روایت بخیرین یوم الحجۃ یعنی جس دن جبرہ میں نساہ ہونے کو تہا جبرہ ایک مقام ہے کوفہ میں جہاں کوفہ والے سعید بن عاص ہو لڑنے کے لیے جمع ہوئے تھے جب حضرت عثمانؓ نے انکو کوفہ کا حاکم کر کے بھیجا تھا کو آیا ایک شخص کو دیکھا بیٹھے ہوئے پرچے کہا آج تو بیان کی کئی خون ہوں گے وہ شخص بولا سرگز نہیں متم خدا کی خون نہ ہوں گے میں نے کہا قسم خدا کی ضرور خن ہونگے وہ بولا ہرگز نہیں متم خدا کی خون نہ ہوں گے میں نے کہا قسم خدا کی ضرور خن ہوں گے وہ بولا قسم خدا کی ہرگز خون نہ ہونگے اور میں نے اس باب میں ایک حدیث سنی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو آپ نے مجھ سے فرمائی تھی میں نے کہا تو بڑا سا تھی ہے آج سے اس لیے کہ تو سننا ہو میں تیرا خلاف کر رہا ہوں اور تو نے ایک حدیث سنی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے**

عَنْ جَبَلٍ مِّنْ فَهَبٍ فَإِذَا سَمِعَ بِهِ النَّاسُ سَارُوا إِلَيْهِ فَيَقُولُ مَوْعِدُهُ لَكُنْ تَرَكْنَا النَّاسَ
يَأْخُذُونَ مِنْهُ لِيَذْهَبَتْ بِهِ كَلَامُهُ قَالَ فَبَقَعْتُلُونِ عَلَيْهِ فَيَقْتُلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةً
وَتِسْعُونَ قَالَ أَيُّو كَامِلٍ فِي حَدِيثِهِ قَالَ وَقَعْتُ أَنَا وَأَبِي بَيْنَ كَتَبٍ فِي خِلِّ أُجْبِرِ حَسَّاتٍ
ترجمہ عبدالرحمن بن الحارث ابن نوفل سے روایت ہو میں ابی بن کعب کے ساتھ کھڑا تھا اونہوں نے کہا
ہمیشہ لوگ دنیا کمانے کے فکر میں رہیں گے میں نے کہا ہاں اونہوں نے کہا پیڑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم سے سنا آپ فرماتے تھے قریب ہر کوئی فرات میں ایک سونے کا پہاڑ نمود ہوا لوگ جب یہ سنیں گے تو ہر
طرف چلبلیں گے اور جو لوگ دھان ہوں گے وہ کہیں گے اگر ہم لوگوں کو اس پہاڑ میں سو لینے دیں تو وہ
سارے پہاڑے جا دیں گے آخر زمین گے تو فیصدی ۹۹ آدمی مارے جا دیں گے۔ ابو کمال نے کہا
اپنی روایت میں میں اور ابی بن کعب دونوں حسان کے قلعہ کے سائے میں کھڑے تھے **عَنْ**
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَعَتِ الْوَرَقُ
دِرْهَمًا وَقَفِيزًا وَمَنَعَتِ الشَّامُ مَدْيَنًا وَدَيْنَارًا وَمَنَعَتِ مِصْرُ أَرْدَبًا وَدَيْنَارًا
وَعَدْتُكُمْ مِّنْ حَبِّ بُدْمٍ وَعَدْتُكُمْ مِّنْ حَبِّ بُدْمٍ شَعْرَةً وَعَدْتُكُمْ مِّنْ حَبِّ بُدْمٍ شَعْرَةً
شَهْدَ عَلَى ذَلِكَ الْحَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَدَمَهُ ترجمہ ابوسریہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم نے فرمایا عراق کا ملک اپنی درم اور قفیز کو روکیگا اور شام کا ملک اپنی مدی اور دینار کو روکیگا اور
مصر کا ملک اپنی اردب کو روکے گا اور ہرجاؤ گے تم جیسے آگے تھے اور ہرجاؤ گے تم جیسے آگے تھے
اور ہرجاؤ گے تم جیسے آگے تھے پھر ابوسریہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس حدیث پر گو اسی دیتا ہے ابوسریہ کا
گوشت اور خون (یعنی اس میں کچھ شک نہیں) **ف** قفیز اور مدی پیمانے کا نام ہے جس میں ناج
کوڑا پتے ہیں اور اردب ۶۴ سیر کا ہوتا ہے اس حدیث میں آخر زمانے کے فتنے اور فساد کی خبر
ہے کہ ان ملکوں کا محصول نام کو نہ ملے گا رعیت سردار کی اطاعت نہ کرے گی جیسے اسلام سے پہلے یہ
ملک خود سر تھے ویسے ہی ہرجاؤ گے تو وہی نے کہا حدیث کا معنی یہ ہے کہ ان ملکوں کے لوگ
مسلمان ہو جا دیں گے اور اسلام کی وجہ سے جزیرہ ساقط ہو جاوے گا یا عجم اور روم اخیر زمانے میں
ان ملکوں پر غالب ہو جا دیں گے اور مسلمانوں کی حکومت دھان سے جاتی رہے گی اور بعضوں نے
کہا وہ مرد نہ ہو جا دیں گے تو کوئی مہدین گے اور بعضوں نے کہا وہ ان کے کافر جزیرہ دیتے تھے

قوی ہو کر خبر یہ نہین گے اور یہ جو کہا تم ویسی ہی ہو جاو گے صبر تہے نیو بہر سلام غریب ہو جاو لیگا اور سٹ کر تم
 میں آ جاو لیگا **حجی** ابی ہدیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ
 لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰی قَدْ نَزَلَ الرُّومُ بِالْاَعْمَاقِ اَوْ يَدَ ابْنِ كَعْبٍ اِلَيْہِم جَنَیْفٌ مِّنَ الْمَدِیْنَةِ
 مِّنْ خِیَارِ اَهْلِ الْاَرْضِ یُکْمِلُنِ فَاِذَا تَصَافُّوْا قَالَتْ الرُّومُ خَلَوْا بَیْنَنَا وَبَیْنَ الَّذِیْنَ سَبَّوْا
 مِنَّا نَقَاتِلُہُمْ فَبَقُولُ الْمُسْلِمُوْنَ لَا وَا اللّٰہِ لَا نَحْنُ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ اِخْوَانِنَا فِیْہَا تِلْکَ اَیَّامُہُمْ
 فِیْہِمْ ذَمٌّ ثَلَاثٌ لَا یُؤْتِی اللّٰہُ عَلَیْہِمْ اَبَدًا وَیُقْتَلُ ثَلَاثُہُمْ اَفْضَلُ الشَّہِدَآءِ عِنْدَ اللّٰہِ
 وَبَیْنَہُمْ الثَّلَاثُ لَا یُفْتَنُوْنَ اَبَدًا یَفْقِہُوْنَ فُسْطَاطِیْنِیَّةً لَّیْسَ بِکَاہُمْ یُقْتَلُ مَوْتٌ اَلْغَنَآئِمُ
 قَدْ عَلِقُوا سُبُوکَہُمْ بِالْاَرْتِیُوْنَ اِذَا صَاحَ فِیْہِمْ الشَّیْطَانُ رَانَ الْمَسِیْحُ قَدْ خَلَفَکُمْ فِی
 اَہْلِیْکُمْ فَیَخْرُجُوْنَ وَذَا لَکَ بَاطِلٌ کَاِذَا جَاؤُا الْقَامَ خَرَجَ فِیْکُمْ مَا هُمْ یُعِدُّوْنَ لَیْلَتَا
 یُسَوِّرُوْنَ الصُّفُوْفَ اِذَا فِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فِیْ نَزْلِ عَلَیْہِ بْنِ مَرْیَمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ کَاَمَہُمْ فَاِذَا
 دَاہُ عَدُوِّہِمْ دَاہُ دَابَّ کَمَا یَذُبُّ الْیَلِیْ فِی الْمَا کُلُوْا تَرَکَہُ لَآ نَذَابٌ حَتّٰی تَعْلَمَ وَکُنْ
 یَقْتُلُہُ اللّٰہُ بِیَدِہِ فِیْ رَیْحِہِ دَمَکَ فِیْ حَرِّیْہِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ روم کے نصاریٰ کا لشکر اعماق میں یا داہق میں
 اترے گا کہ وہ دونوں مقام شام میں ہیں حلب کو قریب (پھر مدینہ میں ایک لشکر نکلیگا اور ایک طرف جو
 اور دونوں تمام زمین والوں میں بہتر ہوگا جب صف باندھیں گے وہ دونوں لشکر تو نصاریٰ کہیں گے
 تم آگ ہو جاؤ اور لوگوں کو رہنے اور مسلمان سے اجنبیوں نے ہمارے جو روڑ کے پکڑے اور
 ٹوٹی غلام بنائے ہم اور سے ٹہریں گے مسلمان کہیں گے نہیں قسم خدا کی ہم کہیں اپنے بہائیوں
 سے آگ نہ ہونگے **ف** ہمیشہ نصاریٰ کی یہی حال ہے کہ مسلمان میں پہوٹ ڈالکر اپنا مطلب
 نکال لیتے ہیں بہر جس شخص کے پہلے طرفدار بنتے ہیں جب وہ اکیلا رہ جاتا ہے اور اس کی تو
 ٹوٹ جاتی ہے تو اس کو یہی دبا کر اپنا مطیع کر لیتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یٰۤاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا لَا تَحِبُّوْا
 الْکُفْرَ وَالنَّصَارَیَ فَعَبَدُوْهُمُ اَوَّلَیَّآءُ بَعْضُہُمْ اَوْلَیَّآءُ بَعْضٍ مِّنْہُمْ شَرٌّ لَّکُمْ فَاِنَّہُمْ اَعْمٰیوْا
 اور نصاریٰ کو اپنا دوست اور جو کوی تم میں سے ہو انکی دوستی کرے کہ انہی میں سے جو بہر جو کوی
 مسلمان مسلمان کا ساتھ چوڑ کر کافر سے دوستی کرے وہ بعض قرآنی کافر ہے۔ بعض ہر کہ

مسلمان عقل پر چلتے ہیں نہ اس کی کتاب پر اور نہ اس غلطی کا تجربہ ہو چکا اور کافروں کی دوستی کا
نتیجہ معلوم ہو گیا ہے وہی باز نہیں آتے **ف** پھر لڑائی ہوگی تو مسلمان کا ایک تہائی لشکر باگ سلیکے گا
اور نہ کی تو کبھی اسے تعالیٰ قبول نہ کرے گا اور تہائی لشکر بار اجاڑے گا وہ سب شہیدوں میں فاضل ہو
خدا کے پاس اور تہائی لشکر کی فتح ہوگی وہ عمر بہر کبھی فتنے اور بلا میں نہ پڑیں گے پھر دوسرے قسطنطنیہ
(اسلامبول) کو فتح کریں اور نصار کو قبضہ میں لے لیا ہوگا اب تک یہ شہر مسلمانوں کو قبضہ میں نہ آ سکا وہ لوٹ کر مال کو لوٹا ہوا ہے
ہونگے اور اپنی تلواروں کو زیتون کے درختوں میں ٹانگ دیا ہوگا اتنے میں شیطان آواز کر دے گا کہ
دجال تمہارے پیچھے تمہاری بال بچوں میں آئے تو مسلمان دھان سے لکڑیوں کے حالانکہ یہ خبر جھوٹ ہوگی
جب شام سے ملک میں پہنچیں گے تب دجال نکلیں گا سو جب وقت مسلمان لڑائی کے لیے مستعد ہو کر صغیر
باندھتے ہوں گے نماز کی طہاری ہوگی اوس وقت حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام مین گے
اور مسلمانوں کی امام بنکر نماز پڑھادیں گے پھر جب اس کا دشمن دجال حضرت عیسیٰ کو دیکھے گا تو اس طرح
پڑھائی گھل جاوے گا جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے اور جو عیسے سے اس کو یوں ہی چوڑے تب ہی
وہ خود بخود گل کر ملاک ہو جاوے لیکن اسے تعالیٰ اس کو قتل کرے گا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں
پر اور اُس کا خون لوگوں کو دکھلاوے گا عیسے علیہ السلام کے برہمی میں **ف** احمدیث سے یہ معلوم
ہوتا ہے کہ قیامت کو قریب نصاریٰ شہر قسطنطنیہ کو لے لیں گے ابھی تک یہ بات نہیں ہوئی گو اُس کے
آئنا بہت قریب معلوم ہوتے ہیں اور سلطان روم کی سلطنت بہت ضعیف ہو گئی ہے **عَنْ**
الْقُرَشِيِّ أَنَّهُ قَالَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ تَقُومُ السَّاعَةُ وَالرُّومُ أَكْثَرُ النَّاسِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ وَابْعِزْ مَا تَقُولُ قَالَ أَقُولُ
مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَكُنْتُ ذَاكَ إِنَّ فِيهِمْ لَخِصَالًا أَرْبَعًا
لَهُمْ لَأَحْكَمُ النَّاسِ عِنْدَ فِتْنَةٍ وَأَسْرَعُهُمْ لِفَاقَةٍ بَعْدَ مُصِيبَةٍ وَأَوْشَكُهُمْ كَذْرًا
بَعْدَ كَذْرَةٍ وَخَيْرُهُمْ لِمَسِيرَةِ الْبَيْنِ وَيَتَّبِعُهُمْ ضَعِيفٌ وَخَامِسَةٌ حَسَنَةٌ جَبِيلَةٌ وَامْنَعُهُمْ مِنْ
خُلَاطِئِهِمْ لَمَّا كَانُوا تَرَجُمُهُمْ مَسْتَوْرِدُ قُرَشِيٍّ نَعَى كَبَا عَمْرُو بْنُ عَاصٍ كَيْ رُوِيَ وَكَهْنٌ نَعَى سَارِ سَوْدَةَ
اسم علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قیامت ہوتی ہوگی جب نصاریٰ سب لوگوں سے زیادہ
ہونگے رہنے مند و اور مسلمانوں سے عمرو نے کہا دیکھ تو کیا کہنا ہے مستور نے کہا میں تو یہی

کہتا ہوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا عمر و نے کہا اگر تو یہ کہتا ہے (تو سچ ہے) کیونکہ نصاریٰ
 میں چار خصلتیں ہیں وہ مصیبت کی وقت نہایت بردبار ہیں اور مصیبت کے بعد سب سے جلدی ہوتے یا رہتے
 ہیں اور بہانے کے بعد سب سے پہلے ہر جملہ کرتے ہیں اور بہتر میں سب لوگوں میں سکینہ تیم اور ضعیف کو
 لیے اور ایک با پنجون خصلت ہے جو نہایت عمدہ ہے سب لوگوں سے وہ بادشاہوں کے ظلم کو روکتے ہیں
ف اور ان کے بادشاہ رعیت کو تباہ نہیں کرنے پاتے کیونکہ قانون کے تابع ہیں انہی خصلتوں
 کی وجہ سے نصاریٰ بہت بڑھ گئے اور ان کی تعداد دنیا میں روز بروز بڑھتی جاتی ہے وہ اب بھی مسلمانوں
 سے اور مشرکوں سے تعداد میں زیادہ ہیں اور قیامت کے قریب اور زائد ہو جاویں گے اب دنیا میں تین
 مذہب کا قابل اعتبار ہیں مسلمان نصاریٰ مشرکین باقی یہود اور مجوس وغیرہ بہت کم ہیں نہ ان
 کی کوئی حکومت ہے **عَنْ** اَلْمُسْتَوْدِی الْقُرَشِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَقُومُ
 السَّاعَةُ وَالْزُّمُّ كُنُزُ النَّاسِ قَالَ فَبَلَّغْ ذَلِكَ عُمَرُ بْنُ الْعَاصِ فَقَالَ مَا هَذِهِ الْاَحَادِيثُ
 الَّتِي تَذَكَّرُ عَنْكَ اِنَّكَ تَقُولُهَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ اَلْمُسْتَوْدِی
 قُلْتُ اَلَّذِي سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ وَلَئِنْ قُلْتُ ذَاكَ اَنْتُمْ
 لَا حُكْمُ النَّاسِ عِنْدَ فِتْنَةٍ وَارْجَبُ النَّاسِ عِنْدَ مُصِيبَةٍ وَخَيْرُ النَّاسِ لِسُكْنِ نَحْرِهِمْ وَلِضَعْفِ اَنْفُسِهِمْ
 ترجمہ مستور و روایت میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قیامت ہوتی
 قائم ہوگی جب نصاریٰ سب لوگوں سے زیادہ ہوں گے یہ خبر عمر و بن عاص کو پہونچی اس نے مستور سے
 کہا کیسی حدیثیں ہیں جنکو لوگ کہتے ہیں تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہو مستور نے
 کہا میں تو وہی کہتا ہوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے عمر و نے کہا اگر تو یہ کہتا
 ہے (تو ٹھیک ہے) بیشک نصاریٰ سب لوگوں سے زیادہ بردبار ہیں مصیبت کے وقت اور سب لوگوں سے زیادہ
 مصیبت کے بعد جلد درست ہوتے ہیں اور بہتر میں لوگوں میں اپنے ضعیفوں اور سکینوں کے لیے
ف جب نصاریٰ میں یہ صفات ہوں تو مسلمانوں میں ان سے زیادہ صفات ہونے چاہئیں اس
 لیے کہ مسلمان دین حق پر ہیں اور نصاریٰ سے زیادہ جنت کو طالب ہیں۔ اس حدیث سے مسلمانوں کو ستر
 لینا چاہیے اور غریب اور یتیم اور سکینوں کی خبر گیری کرنا چاہیے مصیبت کی وقت صبر اور شکر اور
 استقلال لازم ہے **عَنْ** یُسَیْرِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ هَاجَتْ رِيَّةٌ حَمْدًا لِمَا لَكَ مِنْ فَخْرٍ رَحِلْ

اوسوقت سخت لڑائی شروع ہوگی مسلمان ایک لشکر کو آگے بھیجیں گے جو مرنے کے لیے آگے بڑھیں گے اور نہ
 لوٹیں گے بغیر غلبہ کے (یعنی اس قصد سے جاویگا کہ یا لڑ کر مر جاویں گے یا فتح کر کر آویں گے بہر دونوں فرمتے
 ٹہن گے یہاں تک کہ رات ہو جاوے گی اور دونوں طرف کی فوجیں لوٹ جاویں گی کسی کو غلبہ نہ ہوگا اور جو
 لشکر لڑائی کے لیے بڑھتا وہ بالکل فنا ہو جاوے گا (یعنی سب لوگ اس کے قتل ہو جاویں گے) دوسرے
 دن بہر مسلمان ایک لشکر آگے بڑھاویں گے جو مرنے کے لیے یا غالب ہونے کے لیے جاویگا اور لڑائی یہی
 یہاں تک کہ رات ہو جاوے گی بہر دونوں طرف کی فوجیں لوٹ جاویں گی اور کسی کو غلبہ نہ ہوگا جو لشکر آگے
 بڑھتا وہ فنا ہو جاوے گا یہ تیسرے دن مسلمان ایک لشکر آگے بڑھاویں گے مرنے یا غالب ہونے کی
 نیت سے اور شام تک لڑائی رہے گی بہر دونوں طرف کی فوجیں لوٹ جاویں گی کسی کو غلبہ نہ ہوگا اور
 وہ لشکر فنا ہو جاوے گا جب چوتھا دن ہوگا تو جتنے مسلمان باقی رہ گئے ہوں گے وہ سب آگے بڑھیں گے
 اوس دن اللہ تعالیٰ کا فزون کو شکست دیگا اور ایسی لڑائی ہوگی کہ ویسی کوئی نہ دیکھیں گے یا ویسی لڑائی
 کیسے نہیں دیکھی یہاں تک کہ پڑھ ادھک اور یا اون کے بدن پر اوڑھ لیا جائے کہ آگے نہیں بڑھیں گے وہ
 مردہ ہو کر گرین گے **ف** احمد بن حنبل میں اشارہ ہے کہ وہ لڑائی نئے قسم کی ہوگی اور آلات حرب
 ایسے تیز ہوں گے کہ چڑیا کے اوڑھنے سے بھی حبلہ لوگ مر جاویں گے یہ توپ اور بندوق کی لڑائی ہے
 گولوں اور گولیوں کی بوجھاڑ ہوگی **ف** ایک حدیث میں جو گنتی میں سو ہوں گے اور میں سو
 ایک شخص بچے گا (یعنی فیصدی ۹۹ آدمی مارے جاویں گے اور ایک بچا دے گا) اسی حالت
 میں کون سی لوٹ ہو خشن ہوگی اور کون سا ترکہ بانٹا جاوے گا بہر مسلمان اسی حالت میں ہوں گے کہ
 ایک اور بڑی آفت کی خبر سنیں گے ایک پکاراؤں کو آئے گی کہ دجال اون کے پیچھے اون کے
 بال بچوں میں آگیا یہ سنتے ہی جو کچھ اون کے ہاتھوں میں ہوگا اسکو چھوڑ کر روانہ ہوں گے اور
 دس سو ارون کو طلحہ و س کے طور پر روانہ کریں گے (دجال کی خبر لانے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا میں اون سو ارون کے اور اون کے باپوں کے نام جانتا ہوں اور اون کے
 گھوڑوں کو رنگ جانتا ہوں دوسرے زمین کے بہتر سو ارون گے اوس دن یا بہتر سو ارون میں سے
 ہوں گے **عَنْ** اَبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
 سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَيَا جُوحَ وَمَا جُوحَ وَكَلِمَةُ تُخْشَوْنَ خَشَفَ بِالْمَكْرِ وَخَشَفَ بِالْمَكْرِ
 وَخَشَفَ بِجُورَةِ الْعَرَبِ اخْذُ الْكَانَ وَخَشَفَ مِنْ السَّيِّئِ نَظَرُ النَّاسِ إِلَى الْخَشَفِ هَيْجَ تَرْجَمَهُ
 حذیفہ بن اسید غفاری روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رہا ہونے اور ہم باتیں کر رہے تھے
 آپ نے فرمایا تم کیا باتیں کرتے تھے ہم نے کہا ہم قیامت کا ذکر کرتے تھے آپ نے فرمایا قیامت نہیں قائم ہوگی
 جب دس نشانیاں اس سے پہلے نہیں دیکھ لو گے پھر ذکر کیا وہ یوں کہ **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے
 اس شخص کی تائید ہوتی ہے جو کہتا ہے مرد موئین سے وہ دھواں جو جس کو کافروں کا دم رک جادو لگا
 مسلمانوں کو زکام کی سی حالت ہو جادو لگی اور یہ دھواں ابھی ظاہر نہیں ہوا قیامت کو قریب ظاہر ہوگا
 اور اوپر سے گلابیاں گزرا اور ابن مسعود کا انکار یہی گذرا انہوں نے کہا یہ دھواں ہو جو قریش پر قحط پڑا
 تھا اور آسمان اور اذن کے بیچ میں دھواں یا معلوم ہوتا تھا اور ایک کثافت علمائے ابن مسعود سے
 اتفاق کیا ہے لیکن حذیفہ اور ابن عمر اور حسن اسکے خلاف میں ہیں حذیفہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم سے روایت کیا کہ یہ دھواں زمین میں چالیں نہ نکے ہیگا اور احتمال ہو کہ مردود ہوئیں ہوں
 انتہی **ت** اور دجال کا اور زمین کے جانور کا **ف** یہ جانور ہے جس کا بیان اس آیت
 کریم میں ہے وَإِذَا فُزِعَ الْقَوْمُ عَلَيْكُمْ أَوْ خَرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِنَ الْأَرْضِ يَنْسِفُ بِهَا الْأَرْضَ يَنْسِفُ بِهَا الْأَرْضَ
 اور صفا پہاڑ پیٹے گا اس میں سے نکلیگا اور ابن عمر اور ابن عباس سے منقول ہے کہ یہ وہی جہا سے
 ہے جس کا ذکر دجال کی حدیث میں ہے (نووی) تحفۃ الاخیار میں ہے کہ مکہ میں زمین سو ایک جانور نکلیگا
 ساٹھ گز لمبا سر اس کا جیسے بیل کا اور اٹکھہ جیسے سور کی اور کان جیسے ہاتھی کے اور سینک جیسے بکری
 بکری کی سینہ جیسے شیر کا اور کو کہ جیسے بلی کی اور دم جیسے سینڈھ کی اور رنگ جیسے چیتے کا ماتھہ پاؤں
 جیسے اونٹ کے اس کے پاس حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور حضرت سلیمان کی انگوٹھی ہوگی مسلمان اور کافر کو
 سونگہ کر تبا دیگا اور کہے گا سلام کا دین سچا ہے اور سب میں جو ٹپے میں **ت** اور آفتاب کو
 نکلنے کا پتھیم سے اور حضرت عیسیٰ کے اترنے کا اور یا جوح ماجوح کے نکلنے کا اور تین جگہ خف ہونا
 یعنی زمین و نہاں ایک مشرق میں دوسرے مغرب میں تیسرے جزیرہ عرب میں اور ان سب نشانوں
 کے بعد ایک انگارہ پیدا ہوگی جو لوگوں کو زمین سے نکالے گی اور مانتی ہوئی محشر کی طریت لیجاوے گی
 محشر شام کی زمین ہے **ع** اِنِّیْ سَرِیْحَةٌ حَآئِثٌ یَّهْدِیْ اِلَیْہِمْ اَلْاَسْیَدِ کَاکُلُ الْاَشْیِیْ مِمَّا مَلَأَ اللّٰہُ

فِي عُرْفِهِ وَحَنُ اسْقَلُ سِنُهُ نَاطِلُهُ الْيَتَامَى مَا تَذْكُرُونَ مُنَا السَّاعَةَ قَالَ إِنَّ السَّاعَةَ
 لَا تَكُونُ حَتَّى تَذُونَ حَضَرَ أَيَّامٍ خَسَفَ بِالشَّرْقِ وَخَسَفَ بِالْمَغْرِبِ وَخَسَفَ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ
 وَاللُّخَانَ وَالذَّحَالَ وَدَايَةَ الْأَرْضِ وَيَا جَوْجَ وَمَا جَبَّحَ وَطُلُوعَ الْقَتَمِ مِنْ قَعْرِهَا وَمَا
 تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنٍ تَحُلُ النَّاسُ قَالَ شُعْبَةُ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ
 عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ مِثْلَ ذَلِكَ لَا يَذْكُرُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَحَدُهُمَا
 فِي الْعَاثِرَةِ نُزُولُ عَلِيٍّ بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَالَ الْأَخَرُ وَيُخْبِرُ شُعْبَةَ النَّاسُ فِي الْحَبَرِ
 ترجمہ البوسریہ خدیفہ بن اسید روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بالا خانہ میں تہ اور
 ہم نیچے بیٹے تھے آپ نے ہر جہان کا اور فرمایا تم کیا ذکر کر رہے ہو مجھے عرض کیا قیامت کا ذکر
 کر رہے ہیں آپ نے فرمایا قیامت نہ ہوگی جب تک اس نشانیاں نہ ہوں گی ایک حنف رزمین کا
 دہشتا مشرق میں دوسری حنف مغرب میں تیسری حنف جزیرہ عرب میں چوتھے دیوان با پنجون
 و جال چھٹے زمین کا جانور ساتویں یا جوج اور ما جوج آٹھویں آفتاب کا لکنا بجھم سے نوین ایک آل
 جو ندن کے کنارے لغو کی اور لوگوں کو نہانک کر بجا دے گی اس روایت میں دسویں نشانی کا ذکر
 نہیں ہے دوسری روایت میں دسویں نشانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اترنا ہے اور ایک روایت میں
 ایک آدمی ہے جو لوگوں کو سمندر میں ڈال دے گی **عَنْ** ابْنِ سَرِيحَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عُرْفِهِ وَحَنُ تَحْتَهَا تَحَدَّثَتْ وَسَاتُ الْحَدِيثِ بِمِثْلِهِ قَالَ
 شُعْبَةُ وَاحْسَبُهُ قَالَ تَنْزِيلُ مَعْصُومٍ إِذَا تَزَلُّوا وَتَقِيلُ مَعْصُومٌ حَيْثُ قَالُوا قَالَ شُعْبَةُ وَحَدَّثَنِي
 رَجُلٌ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ وَلَمْ يَرَفَعَهُ قَالَ أَحَدُ هَذَيْنِ الْوَحْلَيْنِ
 نُزُولُ عَلِيٍّ بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَالَ الْأَخَرُ وَيُخْبِرُ شُعْبَةَ النَّاسُ فِي الْحَبَرِ ترجمہ وہی جو گذرا اس میں یہ ہر
 کہ وہ انکار لوگوں کے ساتھ رہی گی جہان دے اور ترپڑیں گے انکار رہی اور ترپڑے گی اور جب وہ دو
 پہر کو سورہ ہر گے تو انکار رہی ٹھہر جاوے گی **عَنْ** ابْنِ سَرِيحَةَ قَالَ كُنَّا نَحْكُمُ مَا شَرَفَهُ
 صَلَاتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ حَدِيثُ مَعَاذِ وَابِنِ جَعْفَرٍ وَقَالَ ابْنُ مُشْنٍ
 حَدَّثَنَا أَبُو الشَّعْبَانِ الْحَاكِمُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ
 عَنْ ابْنِ الطُّفَيْلِ عَنْ ابْنِ سَرِيحَةَ بِحُكْمِ قَالَ الْعَاثِرَةُ نُزُولُ عَلِيٍّ بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ شُعْبَةُ

وَلَمْ يَكُنْهُ عَبْدُ الْعَزِيزِ تَرْجُمَهُ دَهِي جَوَازُ عَنِ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُوا الْمَسَاعَةَ حَتَّى تُخْرِجَ نَارَ مِرْ أَرْضِ الْحِجَازِ تُضَيِّقُ اعْتِنَاقُ الْأَبِلِ بِصُرْحِي تَرْجُمَهُ أَبُو بَرِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَ رَوَايَتُ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 نے فرمایا قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ نکلے ایک آگ حجاز کے ملک سے روشن کر دیگی بصری کے اوٹوں
 کی گردنوں کو یعنی اوسکی روشنی ایسی تیز ہوگی کہ عرب سے شام تک پہونچگی حجاز مکہ اور مدینہ کا ملک اور
 بصری ایک شہر کا نام ہے (ف) قاضی عیاض نے کہا یہ وہی آگ ہے جو حشر کے لیے لوگوں
 کو لیجا دیگی اور شاہد یہ دو آگ ہوں یا اوس کی ابتداء میں سے ہو اور قوت اوسکی حجاز زمین نووی نے کہا
 سے یہ نہیں نکلتا کہ یہ حشر کی آگ ہے بلکہ یہ قیامت کی نشانی ہے اور یہ آگ ہمارے زمانے میں نکلی
 ۳۵۰ مین اور بہت بڑی آگ تھی مدینہ کے مشرق کی کنارے سحرہ کے پر سی اور اسکی خبر مجھے
 ادن لوگوں نے دی جو سو وقت مدینہ میں تھے۔ تاریخ مدینہ میں مذکور ہے کہ اول چند روز مدینہ میں
 برابر زلزلہ رہا لوگوں نے جانا کہ قیامت آئی پہر ایک طرف زمین پٹ گئی اس میں سے سر بلند آگ
 نکلی چالیس دن قائم رہی لوہا اور پتھر اُس آگ سے جلتا تھا مگر گھاس نہ جلتی تھی سیکڑوں کوس تک
 اوس کی روشنی تھی آخر سلطنت عباسیہ کو یہ ماجر آگندہ چہ سورس سے زیادہ ہوا تو جیسا حضرت
 نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا یہ عجیبہ ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا (تحفۃ الاحیاء) عَنِ ابْنِ هُرَيْرَةَ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْلَغُ الْمَسَاكِينُ رَهَابًا وَطَيْبًا قَالَ زُهَيْرٌ
 قُلْتُ لِسَهِيلٍ وَكَفَرْتُ ذَلِكَ مِنَ الْمَدِينَةِ قَالَ كَذَّاءُ كَذَّاءُ امِينًا تَرْجُمَهُ أَبُو بَرِيرَةَ رَوَايَتُ هُوَ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت کے قریب) مدینہ کے گہرا باب یا بیاب تک پہنچ جاؤ
 زیر نے کہا میں نے سہیل سے کہا اب مدینہ سے کتنے فاصلہ پر ہے اونہوں نے کہا اتنے سیل پر
 عَنِ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوْحُو
 مُسْتَقْبِلَ الْمَشْرِقِ يَقُولُ أَلَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَهُنَا مِنْ حَيْثُ يُطْلَعُ قُرُونُ الشَّيْطَانِ تَرْجُمَهُ
 عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کا منہ پورب کی طرف
 تھا آپ فرماتے تھے آگاہ رہو فتنہ یہاں ہے جہاں شیطان کا قرن نکلتا ہے پورب کی طرف یعنی
 اور مصر کی قومیں سب سے ہیں یہ لوگ اسلام کے بہت خلاف تھے شیطان کے قرن سے مراد اوسکی دونوں

زلفین یا دونوں سینک میں ہو طم کہ جب آفتاب نکلتا ہے تو شیطان اپنا سر اوپر رکھ دیتا ہے تاکہ
 سجدہ کر نیوالوں کا سجدہ اسکو واقف ہو **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ سَنَةٍ بَابٌ لَا تُمْطَرُ فِيهِ وَلَا يَكْرُ السَّنَةُ أَنْ تُمَطَّرُوا
 وَتُمْطَرُوا وَلَا تَكُنْتُ إِلَّا نَحْلٌ شَيْئًا تَرْجُمُهُ الْهَرِيرَةُ سُرُوبٌ هِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَرَمَا بِمُخْطَبٍ لَيْسَ بِهِ كَبَابِي نَبْرَسَةٌ مَخْطُوبَةٌ كَبَابِي بَرَسَةٌ أَوْ بَرَسَةٌ أَوْ زَمِينٌ مَوْكَبَةٌ أَوْ
عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عِنْدَ بَابِ حَفْصَةَ فَقَالَ بَيْدُوهُ
 نَحْوُ الْكُفْرِ وَالْفِتْنَةِ هَهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ قَالَا هَا مَرْكَبَانِ أَوْ قَلَا نَا وَقَالَ
 عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ فِي رِوَايَةٍ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ عِنْدَ بَابِ لَيْفَةَ **ترجمہ عبد السم بن عمر**
 سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام المؤمنین حفصہ کو دروازہ پر کھڑے ہو کر اور مشرق کی
 طرف اشارہ کیا فرمایا انا و سیرط ہر جہان سر شیطان کا قرن نکلتا ہے دو بار فرمایا یا مین
 بار اور عبید اللہ بن سعید رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپ حضرت عائشہ کے دروازہ پر کھڑے تھے
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ
 الْمَشْرِقِ هَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَهُنَا هَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَهُنَا هَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ
 قَرْنُ الشَّيْطَانِ **ترجمہ** وہی جواب دہ گندرا **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْتِ عَائِشَةَ فَقَالَ رَأَيْتُ الْكُفْرَ مِنْ هَهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ
ترجمہ عبد السم بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عائشہ کے گھر سے نکلے اور فرمایا کفر کی
 جڑی اوپر ہے جہاں سر شیطان کی سر نکلتا ہے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَقُولُ هَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَهُنَا هَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَهُنَا هَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ
 هَهُنَا نَا نَا حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ يَعْنِي الْمَشْرِقَ **ترجمہ عبد السم بن عمر** سے روایت ہے
 میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہی جواب دہ گندرا **عَنْ** سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ
 يَقُولُ يَا أَهْلَ الْبَيْتِ مَا أَسْأَلُكُمْ عَنِ الصَّغِيرَةِ وَارْكَبُكُمْ لِكَبِيرَةِ سَمِعْتُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ
 بْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْفِتْنَةَ تَحْيِي مِنْ هَهُنَا
 دَاوَمِي بَيْدُوهُ نَحْوُ الْمَشْرِقِ مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ وَانْتَدَى يَصْرُبُ بَعْضُكُمْ

تعالیٰ نے یہ آیت انارسی امدودہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دیکر بھیجا تاکہ اوسکو غالب کرے سب دینوں پر اگرچہ بڑا مین مشرک لوگ۔ کہ یہ وعدہ پورا ہونے والا ہے اور سوا اسلام کے اور کوئی دین دنیا میں غالب نہ ہوگا آپ نے فرمایا ایسا ہوگا جب تک امدتعالیٰ کو منظور ہے پھر امدتعالیٰ ایک باکیزہ ہوا بیٹے کا جس کی وجہ سے ہم مومن مر جاویگا یہاں تک کہ ہر وہ شخص جس کے دل میں دانے برابر ہی ایمان ہوگا مر جاوے گا اور وہ لوگ سچا دین گے جنہیں پہلائی نہیں ہے ہر دے لوگ اپنے (مشرک) باپ دادا کے دین پر لوٹ جاویں گے **عَنْ** عَمْرِو بْنِ الْعَدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَمُوتَ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ يَقُولُ يَا لَيْتَنِي مَكَانُكَ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ ایک آدمی دوسری آدمی کی قبر پرچہ گدیگا اور کہیگا کاش میں اس کی جگہ قبر میں ہوتا **ف** قرآن خرابیوں اور فتنوں میں نہ پڑتا ایسے فساد اور خرابیاں اور بیدنیان قیامت کے قریب پہلین گی کہ مومن زندگی سے بیزار ہو جاویگا **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَمُوتَ الرَّجُلُ عَلَى الْقَبْرِ فَيَمُرُّ عَلَيْهِ وَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ مَكَانَ صَاحِبِ هَذَا الْقَبْرِ وَلَيْسَ بِهِ الدِّينُ إِلَّا الْبَلَاءُ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے مجھ کے اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے دنیا فنا نہ ہوگی یہاں تک کہ آدمی قبر پر گزیرے گا پھر اوس پر بیٹھے اور کہیگا کاش میں اس قبر والا ہوتا اور نہ ہوگا ساتھ اوسکو دین مگر بلا **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ مَوَانٍ لَا يَذَرِي الْقَاتِلُ فِي أَمْرِ شَيْءٍ قَتَلَ وَلَا يَذَرِي الْمَقْتُولُ فِي أَمْرِ شَيْءٍ قُتِلَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اوسکی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے لوگوں پر ایک زمانہ آویگا کہ قتل کرنے والا نہ جائیگا اُس نے قتل کیوں کیا اور مقتول نہ جائیگا کہ وہ کیوں قتل ہوا ہے (ایسا اندھنہ اور فساد ہوگا لوگ ناحق مارے جاویں گے) **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى

بَاقِيَ عَلَى النَّاسِ يَوْمَ لَا يُدْرَى الْفَاتِلُ فِيهِمُ قَتْلٌ وَلَا الْمَقْتُولُ فِيهِمْ قَتْلٌ فَعِيلٌ كَيْفَ يَكُونُ ذَلِكَ
قَالَ الْمَرْجُ الْفَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّاسِ وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى قَالَ هُوَ يَرِيدُ بَيْنَ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي
إِسْمَاعِيلَ لَمْ يَكُنْ كُرًا أَسْلَحًا **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرور بیت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم نے فرمایا تم اوس کی جس کے ہاتھ میں سیرجان ہے دنیا ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ لوگوں پر ایک دن
اُور لگا کہ مارنیو لانا جانے گا اوس کے کیوں مارا اور جو مارا گیا وہ نہ جائیگا کیوں مارا گیا لوگوں نے کہا
یہ کیونکہ ہوگا آپؐ فرمایا کشت و خون ہوگا قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہیں **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ
يَقُولُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ الْكُفَّةَ ذَوَا السُّوَيْفَتَيْنِ مِنَ الْحَبْشَةِ
ترجمہ ابوہریرہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کعبہ کو خراب کر لگا ایک شخص حبش کا چوٹی
چوٹی پٹھانوں والا راواہی سبیا کے کافرین جو نصاریٰ ہیں یا وسط حبش کے بت پرست اخیر زمانہ
میں اون کا غلبہ ہوگا اور سلمان و نیا سے اُدھ جاوین گے جب یہ مرد و حبشی ایسا کام کرے گا
عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ
الْكُفَّةَ ذَوَا السُّوَيْفَتَيْنِ مِنَ الْحَبْشَةِ **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ ذَوَا السُّوَيْفَتَيْنِ مِنَ الْحَبْشَةِ يُخْرِجُ بَيْتَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ **ترجمہ** وہی جو کعبہ **عَنْ**
ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ
حَتَّى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ نَحْطَانٍ يَسُوقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ **ترجمہ** ابوہریرہ سرور بیت ہر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ ایک شخص نطھان ایک قبیلہ ہر کانٹلیکا
جو لوگوں کو اپنی ٹکڑی سے ہانچے گا **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَذْهَبُ الْأَيَّامُ وَاللَّيَالِي حَتَّى يَمْلِكَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْجَهَّاهُ قَالَ مُسْلِمٌ
هُوَ أَرْبَعَةُ أَجْوَافٍ شَرِيكٌ وَعَبِيدُ اللَّهِ وَغَيْرُهُمْ وَغَيْرُهُمْ الْكَبِيرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ **ترجمہ** ابوہریرہ
سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دن اور رات ختم نہ ہوں گے یہاں تک کہ ایک شخص جہا
ہوگا جسکو جہا کہیں گے **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقَاتِلُوا قَوْمًا كَأَنَّ وَجُوهَهُمُ الْحَبَالُ الْمَطْرُقَةُ وَلَا تَقُومُ
السَّاعَةُ حَتَّى تَقَاتِلُوا قَوْمًا يَأْكُلُونَ الْمَتَاعَ **ترجمہ** ابوہریرہ سرور بیت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ

نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم لڑو گے اس پر لوگوں سر جھکے منہ ڈالوں جیسے ہوں گے اور قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم لڑو گے ایسے لوگوں سر جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقَاتِلُوا قَوْمًا كَانُوا وَجُوهَهُمُ الْجَبَابِثُ الْمُطَرَّقَةُ تَرْجُمُهُ ابُو سَرِيحٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سِرُّهُ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرًا فَرَمَا قِيَامَتِ قَائِمٌ نَهْ هُوَ كِيَا تَنَ كِ تَم لَرُو كِ اِيَسَ لَو كُون سِر جَن كِي سَنَ اِيَسَ هُون كِي جِيَسَ ذَالِيَن تَبَتَه جَمِي هُو مِيَن رِيَسَ سَوُطَ سَنَ كُول كُول مَرَادُ تَرَك لَو كِي مِيَن جَو مِيَن كِي قَرِيَب تَامَا رَكِي رَهْنِ وَالِي مِيَن يَه مِيَن كَرُمِي پُورِي هُو مِي سِلْمَان اُون سِرُطَ **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقَاتِلَكُمُ أُمَّةٌ يَتَّبِعُونَ الشَّعْرَ وَجُوهُهُمْ مِثْلُ الْجَبَابِثِ الْمُطَرَّقَةِ تَرْجُمُهُ ابُو سَرِيحٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سِرُّهُ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرًا فَرَمَا قِيَامَتِ قَائِمٌ نَهْ هُوَ كِيَا تَنَ كِ تَم لَرُو كِ اِيَسَ لَو كُون سِر جَن كِي جَو تَ بَالُون كِي هُون كِي اَو رَاُون كِي سَنَ ذَبَتَه ذَالُون كِي طَرَحَ **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَكُونُ بِهِنَّ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقَاتِلُوا قَوْمًا يَأْتِيَهُمُ الشَّعْرُ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقَاتِلُوا قَوْمًا صِغَارُ الْأَخْيَرِ ذُلْتُ الْأَنْفِ تَرْجُمُهُ ابُو سَرِيحٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سِرُّهُ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرًا فَرَمَا قِيَامَتِ قَائِمٌ نَهْ هُوَ كِيَا تَنَ كِ تَم لَرُو كِ اِيَسَ لَو كُون سِر جَن كِي جَو تَ بَالُون كِي هُون كِي اَو رِيَا تَنَ كِي سِرُطِي مَوَكِلَ **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقَاتِلَ الْمُسْلِمُونَ الْتَرَك قَوْمًا وَجُوهُهُمْ كَالْجَبَابِثِ الْمُطَرَّقَةِ يَلْبَسُونَ الشَّعْرَ وَيَمِشُونَ فِي الشَّعْرِ تَرْجُمُهُ ابُو سَرِيحٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سِرُّهُ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرًا فَرَمَا قِيَامَتِ قَائِمٌ نَهْ هُوَ كِيَا تَنَ كِ تَم لَرُو كِ اِيَسَ لَو كُون سِر جَن كِي جَو تَ بَالُون كِي هُون كِي اَو رِيَا تَنَ كِي سِرُطِي مَوَكِلَ اُون كَا لَبَاس بَالُون كَا مَوَكَا اَو رَوَ سَ چَلِيَن كِي بَالُون مِيَن اِيَسَ جَو تَ بِي بَالُون كِي هُون كِي **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقَاتِلُون بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ قَوْمًا يَأْتِيَهُمُ الشَّعْرُ كَانُوا وَجُوهُهُمْ الْجَبَابِثُ الْمُطَرَّقَةُ حُجْرًا وَجُوهُهُمْ صِغَارُ الْأَخْيَرِ تَرْجُمُهُ ابُو سَرِيحٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سِرُّهُ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرًا

وسلم نے فرمایا تم قیامت کے قریب ایسی لوگوں سے لرزو گے جن کے جوتے بالوں کے ہون گے اور کس سونہ کو یا دھات پر
 ہیں تہ جہرے اور کسے سرخ ہیں انہیں چوٹی ہیں **عَنْ** ابی نضرۃ قال کُنَّا عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ
 فَقَالَ يُوشِكُ أَهْلُ الْعِرَاقِ أَنْ لَا يُجَلِّيَ إِلَيْهِمْ قَفِيزٌ وَلَا دِرْهَمٌ قُلْنَا مِنْ أَيْنَ ذَلِكَ قَالَ مِنْ
 قِبَلِ الْحَجَرِ يَنْعَوْنَ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ يُوشِكُ أَهْلُ الشَّامِ أَنْ لَا يُجَلِّيَ إِلَيْهِمْ دِينَارٌ وَلَا مَدَنِيٌّ
 قُلْنَا مِنْ أَيْنَ ذَلِكَ قَالَ مِنْ قِبَلِ الرُّومِ ثُمَّ سَكَتَ هُنَيْئَةً ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْكَ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِي الْآخِرِ أُمْنِيٌّ خَلِيفَةٌ يَكُونُ الْمَالُ حَنْثًا وَلَا يُعَدُّ عَدًّا أَقَالَ قُلْتُ لَا يَنْصَحُ
 وَأَبِي الْعَلَاءِ أَتَوْا بِيَانًا أَنَّهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَ لَا تَرْحِمُهُ ابْنُ بَرْزَخٍ وَرَأَيْتُ هَذَا جَابِرَ
 بن عبدالمعمر کے پاس تھے انہوں نے کہا قریب ہو کہ عراق والوں پاس قفیز اور درم نہ آویں گے کہ اس
 سبب انہوں نے کہا عجم کے لوگ اس کو روک لیں گے پھر کہا قریب ہو کہ شام والوں پاس دینار اور مدنی
 نہ آسکے مدنی ایک پیمانہ ہے اس طرح قفیز کہنے کا کس سبب ہو انہوں نے کہا روم والے لوگ
 روک لیں گے پھر تھوڑی دیر پہلے پورے بعد اس کے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے
 اخیر امت میں ایک خلیفہ ہوگا جو لب بہر بہر کر مال دیگا (یعنی روپیہ اور اشرفیان لوگوں کو) اور اس کو
 شمار نہ کرے گا جبریری نے کہا میں نے ابوبنصرہ اور ابوالعلاء سے پوچھا کیا تم سمجھتے ہو کہ خلیفہ
 عمر بن عبدالعزیز نے انہوں نے کہا نہیں یہ امام مہدی ہیں جو امت کے اخیر زمانے میں پیدا
 ہونگے عمر بن عبدالعزیز تو اوائل میں تھے **عَنْ** الْجَرِيرِيِّ بِهَذَا الْأَسْنَادِ نَحْوَهُ تَرْجِمَهُ دِهْ
 جوگندرا **عَنْ** ابی سعید قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من خلعا نكلم
 خليفته يجتوا المال حنثا ولا يعدُّه عدداً وفي رواية ابن حجر يحنثي المال تَرْجِمَهُ ابوسعيد
 سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے خلیفوں میں سے ایک خلیفہ ایسا ہوگا
 جو مال کو لب بہر بہر کر دیگا اس کو گنے گا نہیں **عَنْ** ابی سعید وجابر بن عبد الله
 قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يَكُونُ فِي آخِرِ الْأُمَمِ خَلِيفَةٌ يُقِيمُ الْمَالَ وَلَا يُعَدُّهُ
 تَرْجِمَهُ ابوسعيد وجابر بن عبد الله سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اخیر زمانے میں
 ایک خلیفہ ہوگا جو مال کو باندھنے کا اور شمار نہ کرے گا **عَنْ** ابی سعید عن النبي صلى الله عليه وسلم
 بِمِثْلِهِ تَرْجِمَهُ دِهْ جو ابوبکر گندرا **عَنْ** ابی سعید الخدری قال أخبرني من هو بحديثي

اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعِمَارٍ حِينَ جَعَلَ يُخْفِرُ الْخَنْدَقَ جَعَلَ يُنْسِيهِ رَأْسَهُ وَيَقُولُ
 بُؤْسُ بَنِي مُبَيْتَةَ تَقْتُلُكَ فِئَةٌ بَاغِيَةٌ **ترجمہ** ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ جب
 بیان کیا اور شخص نے جو مجھ سے بہتر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ
 وہ خندق کہو رہے تھے اور نکاس ہو چنے لگے اور فرماتے تھے اے سمیعہ بیٹے تجھ پر بڑی مصیبت
 ہوگی تجھ کو باغی گروہ قتل کرے گا **ف** عمار کی ماں کا نام سمیہ تھا عمار حضرت علی کے ساتھی تھے
 صفین کی لڑائی میں اور اسی لڑائی میں شہید ہوئے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفہ تھے
 تھے اور معاویہ کا گروہ خاظمی اور باغی تھا **عَنْ** ابْنِ مُسْلِمَةَ وَمُطَا الْأَسْنَادِ كَحَوْءٍ غَيْرَ أَنَّ فِي
 حَدِيثِ النَّضْرِ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ هُوَ وَخَيْرُ مَنِّي أَبُو قَتَادَةَ وَفِي حَدِيثِ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ
 أَرَاهُ يَكُونُ أَبَا قَتَادَةَ وَفِي حَدِيثِ خَالِدٍ كَقَوْلِ دَلَسٍ أَوْ يَدَلْسٍ بَنِي مُبَيْتَةَ **ترجمہ** وہی جواب دہ
 اس میں یہ ہے کہ وہ شخص ابوقتادہ تھے اور بوس کے بدلے دلس ہے ویس کے معنی خرابی نصبت **عَنْ**
 اُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعِمَارٍ تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ **ترجمہ**
 ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمار سے فرمایا تجھ کو قتل کرے گا
 ایک باغی گروہ (باغی جو امام سے بہر جاوے) **عَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 بِمِثْلِهِ **عَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقْتُلُ عَمَّارًا الْفِئَةُ
 الْبَاغِيَةُ **ترجمہ** قتل کرے گا عمار کو باغی گروہ **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُعْلِكُ أُمَّتِي هَذَا الْحَيُّ مُنْ قُرَيْشٍ قَالُوا قَتَلْتَنِي نَامِدًا
 قَالَ كَوْنُ النَّاسِ اعْتَزَلُوهُمْ **ترجمہ** ابوبریرہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
 ملاک کرے گا لوگوں کو یہ خاندان قریش میں سے (مراد بنی ہاشمہ خاندان ہی) اصحاب نے کہا یہ
 سب کو کیا حکم ہوتا ہے اپنے فرمایا اگر لوگ اور سواک رہیں تو بہتر ہے **ف** اور اون کا ساتھ
 مذہب پر ایسا نہ ہوا اور لوگ بنی امیہ کے شریک ہو اور انہوں نے وہ وہ ظلم کیے کہ خدا کی پناہ اما
 حسین علیہ السلام کو شہید کیا مدینہ منورہ کو تباہ کیا سیکڑوں صحابی نزدیک کے لشکر کے ماتم سے مدینہ
 میں شہید ہو معاویہ **عَنْ** شُعْبَةَ فِي هَذَا الْأَسْنَادِ فِي مَعْنَاهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا
عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ

خفکی ہے اور ایک جانب سمندر ہے اصحاب نے کہا مان یا رسول اللہ منہ سنا ہے (یعنی شطنطینیہ ہے) آپ
 نے فرمایا کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ لڑیں گے اور اس شہر سے ستر ہزار حضرت اسحاق کی اولاد سو
 جب اس شہر کے پاس آئیں گے تو اوڑھ لیں گے سو متیار سے لڑیں گے اور نہ تیرا دین گے لا الہ الا اللہ
 واللہ اکبر کہیں گے تو اس کی امکی طرف جو دریا میں ہے گر پڑے گی بہر دوسری بار لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں گے تو اس کی
 کہیں گے تو اس کی دوسری طرف گر پڑے گی بہر تیسری بار لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں گے تو اس کی
 سے کہیں گے تو اس کا سوا اس شہر میں گھس پھین گے اور لوٹیں گے جب لوٹ کا مال بانٹ رہے ہوں گے
 کہ اچانک ایک چیخ بولا اوسے گا اور کہے گا دجال نکلا تو وہ سہرچیز کو چھوڑ دین گے اور دجال
 کی طرف پھینکے گئے **ف** اس روایت میں بنی اسحاق کا لفظ ہے حالانکہ عرب بنی اسمعیل میں اور
 معروف یہی ہے کہ بنی اسمعیل میں سے یہ لوگ ہوں گے۔ سحدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بدو قتیہ بار چلے
 صرف کلمہ کی برکت سے فتح ہو گئی اور اوپر حدیث گندری کہ وہ بن بڑی لڑائی ہو گئی تو مطلب یہ ہے کہ شہر
 پناہ کلمہ کے زور سے گر پڑے گی **عَنْ** ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدَّيْلَمِيِّ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِإِسْنَادٍ رَحِمَهُ
 وَهِيَ جَوَازٌ **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ الشَّيْبِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ لَمَّا قَاتَلُوا الْيَهُودَ قَاتَلْتُمْ لَهُمْ حَتَّى يَقُولَ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هَذَا الْيَهُودِيُّ قَاتَلْتُمْ فَاَقْتُلُوهُ
 ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لڑو گے
 یہود سے اور مارو گے اون کو یہاں تک کہ پتھر بولے گا اے مسلمان یہ یہودی ہے اور اس کو مارو
 یہ قیامت کو قریب ہوگا **عَنْ** عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ هَذَا يَهُودُ
 وَرَأَيْتُيَ تَرْجَمُهُ وَهِيَ جَوَازٌ **عَنْ** عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ هَذَا يَهُودُ
عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ الشَّيْبِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا قَاتَلْتُمْ الْيَهُودَ حَتَّى يَقُولَ
 الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هَذَا الْيَهُودِيُّ قَاتَلْتُمْ فَاَقْتُلُوهُ ترجمہ وہی جو گندرا اس میں یہ ہے کہ یہودی
 تم سے لڑیں گے پھر تم اوپر غالب ہو گے **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَأْتِيَ الْمُسْلِمُونَ الْيَهُودَ وَيَقْتُلُوهُمْ الْمُسْلِمُونَ حَتَّى يَخْرِبَ

الْيَهُودِيَّةُ مِنْ ذُرِّيَةِ إِبْرَاهِيمَ أَوْ الشَّجَرِ يَقُولُ الْحَبَرُ أَوْ الشَّجَرُ يَا مُسْلِمُ يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا يَهُودِيٌّ
 خَلَفَ فَنَتَمَلَّ نَاقَتُهُ إِلَّا الْفَرَقْدَ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرِ الْيَهُودِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
 روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ مسلمان یہود سے لڑیں
 یہ مسلمان ان کو قتل کر لیں یہاں تک کہ یہودی کسی پہر یا درخت کی آڑ میں چھپے گا تو وہ پہر یا درخت ہلے گا
 اسے مسلمان احوالہ کے بندے یہ میرے پیچھے ایک یہودی ہے ادھر آ اور اس کو مار ڈال مگر غرقہ کا درخت
 نہ بولے گا وہ ایک کانٹے دار درخت ہے جو بیت المقدس کی طرف بہت ہر نہ ہے وہ یہود کا درخت ہے **عَنْ**
 جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَبْنَى يَدْرِ
 السَّاعَةِ كَذَّابُونَ وَفَرَادَى حَدِيثِ ابْنِ الْأَحْوَصِ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ **ترجمہ** جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
 ہے میرے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قیامت کو سامنے چھوٹے پیدا ہونگے ابوالاحول
 کی روایت میں اتنا زیادہ ہے میرے جابر بن سمرہ سے پہچانتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ بولی
عَنْ يَمَالِكٍ يَهْدَى الْأَسَدَ وَمِثْلَهُ قَالَ يَمَالِكُ وَسَمِعْتُ أَخِي يَقُولُ قَالَ حَابِرُكَ فَأَحَدُنَا
ترجمہ وہی جو اور بگڑا جاب بنے کہا اون کو بچو ایسا نہ ہوا دن جو ٹون کے فریب میں آ جاؤ **عَنْ**
 ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى
 يُبْعَثَ دَجَالُونَ كَذَّابُونَ قَدِيمًا مَرَّتْ لَدَيْنِ كُلِّهِمْ رُحْمُ أَنْهَ رَسُولُ اللَّهِ **ترجمہ**
 ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ قریب
 کے دجال چھوٹے پیدا ہوں گے (دجال کے معنی مکار فریبی) ہر ایک یہی گامین اللہ کا رسول ہوں
عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ عَنِ الْأَنْبَاءِ قَالَ حَتَّى يَنْبُعَتْ
ترجمہ وہی جو بگڑا **بَابُ** ذِكْرِ ابْنِ صَيَّادٍ ابْنِ صَيَّادٍ **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَمُرُّ نَا بَعْثِيَابَ فَيَنْهَضُ ابْنُ صَيَّادٍ
 فَقَرَّ الْعَيْنَ بَيْنَ وَجْهِ ابْنِ صَيَّادٍ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِيهًا لِدَاكٍ فَقَالَ
 لَهُ الشَّيْخُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَبَّتْ يَدَاكَ أَنْ تَشْهَدَ أَيْ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ لَا بَلْ لَشْهَدُ
 أَيْ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ هُمُ الَّذِينَ لَطَّابَ ذُرِّيَّ يَارَسُولَ اللَّهِ حَتَّى أَتَيْتُكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ تَكْرِ - الَّذِي تَوَى فَلَمْ يَسْتَطِيعَ قَتْلَهُ ۚ ترجمہ عبد اللہ بن سعد رضی اللہ عنہ
 روایت ہو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو بچھون پر سو گزرے ادن مین ابن صیاد تھا سب لڑکے
 آپ کو دیکھ کر ہلکا گئے اور ابن صیاد کہہ گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا معلوم ہوا (کیونکہ آپ کو
 گمان تھا کہ یقین نہ تھا کہ یہ دجال ہو) آپ نے فرمایا تیرے ہاتھوں کو مٹی لگے تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ
 تعالیٰ کا رسول ہوں وہ بولا نہیں بلکہ تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں حضرت عمر نے
 کہا یا رسول اللہ مجھ کو چوڑے مین لگو قتل کروں آپ نے فرمایا اگر یہ وہ ہے جو تو خیال کرتا ہے (یعنی
 دجال ہو) تو تو اس کو مار سکیگا (اور جو دجال نہیں ہے تو اس کے مارنے کو کیا فائدہ **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ**
 قَالَ كُنَّا مَعَهُ الشَّيْبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَرْنَا بِابْنِ صَيَّادٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَيْبَيْنَا فَقَالَ دُخْرٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اخْسَ فَلَمْ تَقْدِرْ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ دَعْنِي فَأُخْبِرَ عَنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْنَهُ فَإِنْ تَكْر - الَّذِي يُخَافُ أَنْ يَسْتَطِيعَ قَتْلَهُ ۚ ترجمہ عبد اللہ بن سعد
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سر روایت ہو ہم چل رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اتنے مین ابن صیاد
 ملا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے دل مین تیرے لیے ایک بات چھپائی ہو (آپ اس آیت
 کا تصور کیا) فَا رَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ دُخَانٍ مُبِينٍ (ابن صیاد بولا فُخ ہے تمہارے دل مین (یعنی
 دھواں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چل مرو دو تو اپنے انداز سے کہی نہ بڑھ سکیگا (یعنی
 شیطان اور جن کا ہنوں کو تو اتنا ہی بتا سکتے مین کہ ساری جگہ سے ایک آدھ لفظ وہ ہی اولٹ پلٹ
 کر بتا دیتے مین جیسے تو نے پوری آیت مین سے صرف ایک دھواں کا لفظ بتا دیا بس تیرا اتنا ہی مقصد
 ہے بظلاف پیغمبروں کے انکو اللہ تعالیٰ پوری اور صاف بات بتلا دیتا ہے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ
 نے کہا یا رسول اللہ مجھ کو چوڑے مین اس کی گردن مڑو آپ نے فرمایا جانے دے اگر یہ وہ ہے
 جس سے تو ڈرتا ہے (یعنی دجال ہے) تو اس کو مار نہ سکیگا **ف** (نوی نے کہا ابن صیاد یا ابن صیاد
 اوسکا نام صاف ہو علمائے نے کہا کہ اُسکا قصہ مشکل ہے اور اُسکا امر شتبہ ہے کہ وہی دجال تھا یا دجال
 الگ ہو اور اس مین کچھ شک نہیں کہ ابن صیاد دجالوں کو ایک جال تھا علمائے نے کہا ظاہر حریف نہ نکلتا
 ہے کہ ابن صیاد کے باب مین آپ پر وحی نہیں آئی کہ وہ دجال ہو یا دجال نہیں ہے آپ کو دجال کی

صفتیں وحی و معلوم ہوئی تھیں اور ابن صیاد میں بعض صفتیں موجود تھیں اسوجہ سے آپ کو گمان تھا کہ یہ
 نہ تھا کہ شاید یہ دجال ہو اور آپ نے اسکو قتل نہ کیا حالانکہ اس نے نبوت کا دعویٰ کیا اسوجہ سے کہ وہ
 نابالغ تھا یا اس زمانہ میں یہودیوں سے صلہ تھی اور وہ بھی یہود میں سے تھا بہر اختلاف کہ ابن صیاد کہتا
 مرا ابو داؤد میں ایک روایت ہے کہ وہ حرہ کے دن غائب ہو گیا اور جابر قسم کہاتے تھے کہ وہ دجال ہے
 اسطرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اور آپ نے منع نہ کیا واللہ اعلم **عَنْ**
أَبِي سَعِيدٍ قَالَ لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ
فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ هُوَ لَشَهِيدٌ أَنِّي رَسُولُ
اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَنْتُ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ مَا تَرَى
قَالَ أَرَى عَرَسًا عَلَى الْمَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَى عَرَسَ إِبْلِيسَ عَلَى
الْجَبْرِ وَمَا تَرَى قَالَ أَرَى صَادِقَيْنِ وَكَاذِبًا أَوَّكََا ذَيْنِ وَصَادِقَانِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ حَلِكِي دَعْوُهُ تَرْجُمُهُ أَبُو سَعِيدٍ سَمِعَ رُوِيَ عَنْ ابْنِ صَيَادٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ أَوْ عُمَرُ فِي مَدِينَةِ كَرِيعِ بْنِ رَاهُونَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُسَی بُو جَابِ
كَمَا لَوْ كَوَاهِي دِيَا هِيَ اس بَات كِي كَمِنْ اِس كَارَسُولِ مِوْنِ ابْنِ صَيَادٍ نِي كَهَا تَم كُوَاهِي دِي تِي هُو اس بَات
كِي كَمِنْ اِس تَعَالِي كَارَسُولِ مِوْنِ اِنْبِي فرمایا مین ایمان لایا اِس پر اور اس کے فرشتوں پر اور سبکی
کتابوں پر پہلا حجتہ کو کیا دکھائی دیتا ہے وہ بولامین ایک تخت دیکھتا ہوں بانی پر اپنے فرمایا وہ
تو ابلیس کا تخت ہے مسند پر اور کیا دیکھتا ہے وہ بولا دو سحر میرے پاس آتے ہیں اور ایک جیوٹا یا
دو جیوٹے اور ایک سجا آپ نے فرمایا جیوڑا اسکو اور اسکو شک ہے اپنے باب میں کہ وہ سچا ہے یا نہیں
عَنْ حَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَقِيَ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ صَيَادٍ
وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَابْنُ صَيَادٍ مَعَ الْغُلَّانِ فَذَكَرُوا حِكْمَةَ الْجُرَيْرِي تَرْجُمُهُ دِي جَوْرَا
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ صَيَادٍ إِلَى مَكَّةَ
فَقَالَ لِي مَا قَدْ لَقَيْتُ مِنَ النَّاسِ يَزْعُمُونَ أَنِّي الدَّخَالُ الْكَتِّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ لَا يُولَدُ لَهُ قَالَ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَقُلْتُ أَوَلَيْسَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ وَلَا مَلَكَةٌ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَتَقْدُ وَلَيْتُ

بِالْمَكِينَةِ وَمَا أَنَا أُرِيدُ مَكَّةَ قَالَ لَمْ يَقُلْ لِي فِيهِ الْخَرِ قَوْلُهُ أَمَّا دَأْبُهُ إِنْ كَانَ عَمَلُهُ مُؤَلَّفًا
 وَمَسْكَنَةً دَأْبُهُ هُوَ قَالَ فَلْيَكُنْ تَرْجُمَهُ ابوسعید خدری سہ روایت ہو میں ابن صیاد کے ساتھ گیا
 مکہ تک وہ مجھ سے کہنے لگا لوگ مجھے کیا کہتے ہیں میں دجال ہوں کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سے نہیں سنا آپ فرماتے تھے دجال کی اولاد نہ ہوگی اور میری تو اولاد ہے کیا تم نے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا آپ فرماتے تھے وہ مکہ اور مدینہ میں نہ آوے گا میں نے کہا ہاں
 سنا ہے ابن صیاد بولامین تو مدینہ میں پیدا ہوا اور اب مکہ جاتا ہوں ابوسعید نے کہا پھر اخیر میں
 ابن صیاد کہنے لگا البتہ قسم خدا کی میں جاتا ہوں دجال کہاں پیدا ہوا اور اب وہ کہاں ہے
 ابوسعید نے کہا تو مجھ کو اس نے کتبہ میں ڈال دیا (اخیر کی بات کہہ کر گوئی کہ اس سے معلوم ہوتا ہے
 کہ اس کو دجال کے کچھ نہ کچھ تعلق ضرور ہے ورنہ اس کا مقام کیونکر اس کو معلوم ہوا۔ تو دوسری
 نے کہا ابن صیاد کی دلیلین کہ اس کی اولاد ہے اور وہ مدینہ میں پیدا ہوا مکہ میں جاتا ہے کچھ
 کافی نہیں کیونکہ یہ صفات دجال کے ہوتے اپنے بتلا میں ہیں جب وہ فساد کرنے کے لیے
 دنیا میں نکلیگا نہ ہنسیتر کی **عَنْ** ابْنِ سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ صَالِدٍ مَا أَخَذْتُ
 مِنْهُ ذَمًّا مَهْ هَذَا عَدَدْتُ الْمَنَاسَ مَالِي وَكَلَّمْتُ يَا أَحْمَدُ ابْنُ مُحَمَّدٍ أَكْثَرَ يَقُولُ كَيْفَ اللَّهُ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ يَهْوِي وَيَقْدُ اسْمُهُ قَالَ دَلِيلُكَ لَهُ وَقَدْ وُلِدَ لِي وَقَالَ يَا اللَّهُ
 حَرَّمَ عَلَيْهِ مَكَّةَ وَقَدْ حَجَّ قَالَ فَمَا ذَاكَ حَتَّى كَادَ أَنْ يَأْخُذَ فِي قَوْلِهِ قَالَ فَقَالَ مَا
 وَاللَّهِ إِنْ كَانَ عَمَلُهُ إِلَّا أَنْ حَكَيْتُ هُوَ دَأْبُهُ وَأَمَّهُ قَالَ وَقِيلَ لَهُ أَيْسَرُ لَكَ أَنْ
 ذَاكَ الرَّجُلُ قَالَ فَقَالَ كَوْعَرِي عَلَى مَا كَرِهْتُ تَرْجُمَهُ ابوسعید خدری سہ روایت ہو میں ابن صیاد
 نے مجھ سے گفتگو کی تو مجھ کو خرم لگی (اور اس کے برا کہنے میں وہ کہنے لگا کیا ہوا تم کو میرے ساتھ امی
 اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ دجال یہودی ہوگا اور
 میں تو مسلمان ہوں اور آپ نے فرمایا کہ دجال کی اولاد نہ ہوگی میری تو اولاد ہے اور آپ نے فرمایا
 کہ اللہ تعالیٰ نے کہ کو حرام کیا ہے دجال برا اور میں نے تو حج کیا۔ ابوسعید نے کہا وہ برابر ایسی
 گفتگو کرنا کہ قریب ہوا میں اس کو سچا سمجھوں اور اس کی بات میرے دل میں گہٹ ہو کر رہے کہ
 لگا لگا ہجرت خدا کی میں جانتا ہوں کہ دجال اب کہاں ہے اور اس کے باب اور مان کو بھی پہچانتا

میں نے ان کے ساتھ خدا کیا اور کہنے لگا

ہوں لوگوں نے ابن صیاد سے کہا یہاں تک کہ یہ اچھا لگتا ہے کہ تو دجال ہو وہ بولا اگر مجھ کو دجال بنایا جاوے
 تو میں ناپسند نہ کروں **عَنْ** ابی سعید الخدری قال قال خربنا حجاجاً او عماراً ومعاذاً بن
 قنبراً معزلاً ففقرنا الناس ونفقت انا وهو فاستوحشت منه وحشة شديدة مما يقال
 عليه قال وجاء بمناجاة فوضعنا مع مناجاة فقلت ان الحرس شديد فلوضعنا تحت تلك
 الشجرة قال ففعل قال فرفعت لنا غنم فانا نطلق نجي آد بعيس فقال اشرب يا سعيدي فقلت
 ان الحرس شديد واللبن حار ما يذوق الا ابي اكد ان اشرب عن يده اذ قال اخذ عن
 يده فقال يا سعيدي لقد هممت ان اخذ منك انا عليك الشجرة ثم اخذتق مما يقول
 الناس يا ابا سعيدي من كهي عليه حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم ما خفي عليك
 معشر الانصار السكت من اعلم الناس بحديث رسول الله صلى الله عليه وسلم الكين قد
 قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هو عظيم لا يؤلد له وقد تركت ولدك في المدينة
 او كبر قد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يذول المدينة ولا ملكه وقد اتيتك
 من المدينة وانك اريدك منك قال ابو سعيدي حتى كنت ان اخذته ثم قال اما
 والله اني لا اعرفكم ولا اعرف مولده واكن هو الان قال قلت له تتب لك سائر اليوم
 ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ ہم حج کو یا عمر کے کو نکلا اور ہماری ساتھ ابن صاید تھا ایک منتر
 میں ہم اور تیرے لوگ اور اوپر چلے گئے اور میں اور ابن صاید دونوں رہ گئے مجھے اس سخت وحشت
 ہوئی اسوجہ سے کہ لوگ اس کے باب میں جو کہا کرتے تھے کہ دجال ہے ابن صاید اپنا اسباب لیکر آیا اور
 اس کے اسباب کو ساتھ رکھ دیا مجھے اور زیادہ وحشت ہوئی میں نے کہا گرمی بہت ہے اگر تو اپنا اسباب
 اس وحشت کے تلے رکھ تو بہتر ہے اس نے ایسا ہی کیا پھر بیان سکو کہ کھلائی دین ابن صاید گیا اور وہ
 لیکر آیا اور کہنے لگا ابو سعید دودھ پی میں نے کہا گرمی بہت ہے اور دودھ گرم ہے اور کوئی وجہ
 نہ تھی کہ میں دودھ نہ پیوں صرف یہی کہ مجھ کو برا معلوم ہوا اس کے ہاتھ سے پیچا ابن صاید نے کہا ای
 ابو سعید میں نے نقد کیا ہے کہ ایک سے سی لون اور وحشت میں لگا کر اپنے تئیں پہانسی دلوں ان
 باتوں کی وجہ سے جو لوگ میرے حق میں کہتے ہیں اے ابو سعید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث
 اتنی کس سے پوشیدہ ہے جتنی تم انصار کے لوگوں سے پوشیدہ ہے کیا تم سب لوگوں سے پوشیدہ

ہو گا اور ان کا منہ
 اکتس قد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو نہیں جانتے کیا آپؐ یہ نہیں فرمایا کہ دجال کا فرہنگ میں تو مسلمان
 ہوں کیا آپؐ یہ نہیں فرمایا کہ دجال لا ولد ہوگا اور سیری اولاد مدینہ میں موجود ہے کیا آپؐ یہ نہیں
 فرمایا کہ دجال مدینہ اور مکہ میں نہ جاویگا اور میں مدینہ سے آ رہا ہوں اور مکہ کو جارہا ہوں ابوسعید نے کہا
 اُس نے ایسی باتیں کہیں کہ میں قریب تھا کہ اُس کا طرفدار بن جاؤں اور لوگوں کا کہنا اُس کے باب میں
 غلط سمجھوں ابھر کہتے لگا البتہ قسم خدا کی میں دجال کو پہچانتا ہوں اور اُس کے پیدائش کا مقام جانتا
 ہوں اور یہ بھی جانتا ہوں کہ اب وہ کہاں ہو میں نے اس سے کہا خرابی ہو تیرے ساری دن رینی یہ
 تو نے کیا کہا کہ ہر حجہ تیری نسبت شبہ ہو گیا **عَنْ** ابْنِ سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَنَ صَائِدٍ مَا تُرَبُّهُ الْجَنَّةُ فَقَالَ دَرْمَكَةُ بَيْضَاءُ مِينُكَ
 يَا أَبَا الْقَاسِمِ قَالَ صَدَقْتَ **ترجمہ** ابوسعید خدری رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے ابن صیاد سے بوجہ جنت کی مٹی کیسی ہے وہ بولا باریک سے سفید مشک کی طرح خوشبودار **ابو القاسم**
 آپؐ فرمایا سچ کہا تو نے **عَنْ** ابْنِ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ ابْنَ صَيَّادٍ سَأَلَ
 النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَرَبُّبِ الْجَنَّةِ فَقَالَ دَرْمَكَةُ بَيْضَاءُ مِينُكَ خَالِصُ
ترجمہ ابوسعید رضی سے روایت ہے ابن صیاد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بوجہ جنت کی مٹی کیسی
 آپؐ فرمایا باریک سفید خالص مشک کی طرح خوشبودار **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّى قَالَ رَأَيْتُ
 جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَخْلِفُ بِاللهِ أَنَّ ابْنَ صَائِدٍ الدَّجَالَ فَقُلْتُ أَخْلِفْ بِاللهِ قَالَ إِنِّي مِمَّنْ
 عَمَّرَ يَخْلِفُ عَلَى ذَلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ترجمہ محمد بن منکدر سے روایت ہے میں نے جابر بن عبد اللہ کو دیکھا قسم کہتا ہے کہ ابن صائد دجال
 میں نے کہا تم اللہ کی قسم کہتے ہو انہوں نے کہا میں نے حضرت عمرؓ کو دیکھا وہ قسم کہتے تھے اس
 امر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپؐ اُس کا انکار نہ کیا **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ قِيلَ
 ابْنُ صَيَّادٍ حَتَّى وَجَدَهُ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ عِنْدَ أَطْرَافِ نَبِيِّ مُعَالَةٍ وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ
 يَوْمَئِذٍ الْحُلُمَ فَلَمْ يَنْصَرِحْ حَتَّى خَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَظَهَرَ بَيِّدُهُ شَعْرًا قَالَتْ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَنَ صَيَّادٍ الشَّهْدُ إِنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ

فَقَالَ اشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ الْأَمِّيَّةِينَ فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْهَدُ
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَرَفَنَهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ آمَنْتُ يَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ قَالَ
 لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا تَرَى قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ يَا نَبِيَّيَ صَادِقٌ ذَكَرْتُ فَقَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلِطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ ثُمَّ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَسَلَّمَ إِنَّ خِيَابَكَ لَكَ خِيَابٌ فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ هُوَ الَّذِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَسَلَّمَ اخْسَفَنَّ تَعْدُ وَقَدْ رَكَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ذَكَرَنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْرَبَ عَنْكَ
 فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ كُنْتَ فُلَانٌ فَسَلَّطَ عَلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ
 فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ وَقَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ مَعْتُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ انْطَلَقَ بَعْدَ
 ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْبِي بْنُ كَعْبٍ إِلَى الْخَلِجِ لَيْلَةٍ فِيهَا ابْنُ صَيَّادٍ
 حَتَّى إِذَا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَلِجَ طَفِقَ يَتَفَقَّحُ بِجِدْوَعِ الْخَلِجِ وَهُوَ يَجْتَلِي
 أَنْ يَتِمَّعَ مِنْ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ ابْنُ صَيَّادٍ قَرَأَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَلَّمَ وَهُوَ مُطْطِعٌ عَلَى فَرَّاشٍ فِي قُبْلَةٍ لَهُ فِيهَا زَمْزَمَةٌ قَدَاتُ أُمِّ ابْنِ صَيَّادٍ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَفَقَّحُ بِجِدْوَعِ الْخَلِجِ فَقَالَتْ لَابْنِ صَيَّادٍ يَا صَافٍ وَهُوَ
 اسْمُ ابْنِ صَيَّادٍ هَذَا أَحْمَدُ فَتَنَّا ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكْتُمَا
 بَيْنَ قَالِ سَلَّمَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَأَتَيْنِي
 عَلَى لِيَمَاهُوهُ أَهْلُهُ نُحَرِّدُكُمْ الدَّجَالَ فَقَالَ إِنِّي لَا نَذِرُكُمْ مِمَّا فِي سَبِيلِ الْإِفْتَدَاءِ
 أَنْذَرُكُمْ قَوْمَهُ لَعَنَهُ أَنْذَرَهُ نُوْحٌ قَوْمَهُ وَلَكِنْ أَشْغَلُكُمْ فِيهِ تَوَكَّلُوا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيُّ الْقَوْمِ
 تَعْلَمُوا أَنَّهُ أَحْمَدُ وَأَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْكُفْرَ بِأَعْمُورَ قَالَ ابْنُ نَهْأَبٍ وَأَخْبَرَنِي عُمَرُ
 ابْنُ نَابِغَةَ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ أَبَا أَخْبَرَ بَعْضَ أَحْكَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ حَنْدَرِ النَّاسِ الدَّجَالَ إِنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ
 حَيْثُ يَكُونُ قَدْ تَقَدَّرَ مِنْ كَرَمِهِ عَمَلُهُ أَوْ يَفْعَلُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَقَالَ تَعْلَمُوا أَنَّهُ لَنْ يَكُونَ
 أَحَدٌ مِمَّنْ رُبَّكَ حَتَّى يَمُوتَ ثُمَّ رَحِمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَوَاتُ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 كَسَاهُ خَيْبَةَ لَوْ كُنَ مِنْ ابْنِ صَيَّادٍ كَسَاهُ خَيْبَةَ لَوْ كُنَ مِنْ ابْنِ صَيَّادٍ كَسَاهُ خَيْبَةَ لَوْ كُنَ مِنْ ابْنِ صَيَّادٍ

کے قلعہ کے پاس دن دنوں ابن صیاد جوانی کے قریب تھا اور سب کو خبر نہ ہوئی یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی پیٹی پر اپنا ہاتھ مارا پھر آپ نے اُس سے پوچھا کیا تو گواہی دیتا ہے اس بات کی کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں ابن صیاد نے آپ کی طرف دیکھا اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تم رسول ہو اُمّی لوگوں کے (اُمّی کہتے ہیں ان بڑے اور بے تعلیم کو) پھر ابن صیاد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تم گواہی دیتے ہو اس بات کی کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا کچھ جواب نہ دیا یا اُس سے درخواست نہ کی مسلمان ہونے کی رکیونکہ آپ مایوس ہو گئے اور اُس کے اسلام نہ ہوا اور ایک دایت میں مُرُفُصَّہ ہے صادمحلہ سے یعنی آپ نے اُس کو لات سوارا اور فرمایا میں ایمان لایا اللہ پر اور اُس کے رسولوں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے پوچھا تجھے کیا دکھائی دیتا ہے وہ بولا میری پاس کبھی سچا آتا ہے کبھی جھوٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرا کام گڑبڑ ہو گیا (یعنی مخلوط حق و باطل دونوں سے) پھر آپ نے فرمایا میں نے تجھ سے پوچھنے کے لیے ایک بات دل میں چھپائی ہے ابن صیاد نے کہا وہ فرخ ہے (فرخ بمعنی دھان یعنی دھرمین کے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذلیل ہو تو اپنے قدر سے کہاں بڑھ سکتا ہے حضرت عمرؓ نے کہا مجھے چوڑیے یا رسول اللہ میں اس کی گردن مارتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ دہی ہے (یعنی دجال) تو تو اُس کو مار نہ سکیگا اور جو وہ دہنیں ہو تو تجھے اُس کا مارنا بہتر نہیں سالم بن عبد اللہ نے کہا میں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے سنا اُس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابی بن کعبؓ س باغ میں گئے جہاں ابن صیاد رہتا تھا جب آپ باغ میں گئے تو کھجور کے درختوں کی آڑ میں چھپنے لگے آپ کا مطلب تھا کہ ابن صیاد کو دھوکا دین اور اُس کے کچھ باتیں سنیں اس سے پہلے کہ ابن صیاد آپ کو دیکھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صیاد کو دیکھا وہ لیٹا ہوا تھا ایک بچھونے پر ایک کھل اڑ رہے ہوئے کچھ لنگنارہا تھا اوس کی ماں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیا اور آپ چھپ رہے تھے کھجور کے درختوں کی آڑ میں اوس نے ابن صیاد کو لپکارا اوصاف اور صاف نام تھا ابن صیاد کا یہ محمدؐ اُن پہنچے یہ سن کر ہی ابن صیاد اوٹھ کھڑا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کاوش تو اس کو ایسا ہی رہے دیتی (تو ہم اوس کی باتیں سنتے تو معلوم کرتے کہ وہ کاہن ہے یا ساحر) سالم نے کہا عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کی جیسی اُس کو

ثابت ہے پہر و حال کا ذکر کیا اور فرمایا میں تمکو اس سوڈر تا ہوں اور کوئی نبی ایسا نہیں گزر جس نے اپنی قوم
 کو دجال سوڈر یا سوڈر یا تک کہ حضرت نوح نے ہی (جبکہ زمانہ بہت پہلے تھا) اپنے قوم کو ڈرایا اس سے لیکن
 میں تم کو اسی بات بتلائی دیتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتلائی تم جان لو کہ وہ کانا ہوگا اور تمہارا
 اندر رکبت والا بلند کانا نہیں ہے (معاذ اللہ کانا بن ایک عیب ہے اور وہ ہر ایک عیب ہو پاک ہے) ابن
 شہاب نے کہا مجھ سے عمر بن ثابت انصاری نے بیان کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب
 نے بیان کیا کہ جس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو دجال سوڈر یا اور یہی فرمایا کہ اوس کے دونوں
 آنکھوں کے بیچ میں کافر لکھا ہوگا (یعنی حقیقت کی اور ف اور ری حروف لکھو ہوں گے یا اوس کے چہرے
 سے کفر اور شرارت نمایاں ہوگی) جسکو پڑھ لیگا وہ شخص جو اوس کے کاموں کو بُرا جانے لگا یا اوس کی ہر ایک
 مومن پڑھ لیگا اور اپنے فرمایا تم یہ جان رکھو کہ کوئی تم سے اپنے رب کو نہیں دیکھے گا جب تک مر نہ لیگا۔
ف ماری نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ آخرت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا اور یہی مذہب
 ہے اہل حق کا اور اگر خدا کا دیدار محال ہو تا جسے معتزلہ کہتے ہیں تو موت کی قید لگانے سے کیا فائدہ پتا
 اور اس مضمون کی حدیثیں کتاب الایمان میں گذر چکی ہیں اور دنیا میں خدا کا دیدار محال نہیں ہے اہل حق
 کے نزدیک بلکہ ممکن ہے لیکن اختلاف ہے کہ یہ دیدار کسی کو ہوا ہے یا نہیں اس طرح اختلاف ہے اس کو
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج میں اللہ تعالیٰ کو دیکھا نہیں اتھے **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ
 بْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ انْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ رَهْطٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَبِهِمْ عُمَرُ بْنُ
 الْخَطَّابِ وَحَدَّثَ ابْنُ صَبَّاحٍ عَنْ ابْنِ مَرْثَدَةَ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا قَدَّ نَاهَا الْحُكْمُ يَلْعَبُ مَعَ الْعِلْمَانِ عِنْدَ أَطْحَبِ بْنِ مَعَاذٍ
 وَنَاقَ الْحَدِيثَ بِمَنْثِلِ حَدِيثِ يُونُسَ إِلَى مَعْصِي حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ وَفِي الْحَدِيثِ عَنْ يَمْعُوبَ
 قَالَ قَالَ ابْنُ يَكْنُفٍ فِي قَوْلِهِ لَوْ تَرَكْتَهُ بَيْنَ قَالَ لَوْ تَرَكْتَهُ أُمَّةً بَيْنَ أُمَّةٍ تَرْجُمُهُ دِي جَزَاءِ
 اس میں نبی مخالف کی بجائے بنی معاویہ پر اور یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کاش اوسکی ماں اسکو
 اپنے کام میں چڑھ دیتی **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِابْنِ صَبَّاحٍ
 فَنَفَقَ مِنْ أَصْحَابِهِ فَنَفَقَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْعِلْمَانِ عِنْدَ أَطْحَبِ بْنِ مَعَاذٍ وَ
 هُوَ عَلَامٌ بِمَعْنَى حَدِيثِ يُونُسَ وَصَلَّى عَلَيْهِ غَيْرَ أَنَّ عَبْدَ بْنَ حُمَيْدٍ لَمْ يَذْكُرْ حَدِيثَ ابْنِ عُمَرَ
 فِي انْطِلَاقِ الرَّبِّي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ ابْنِ يَكْنُفٍ إِلَى الْخُتْلِ تَرْجُمُهُ وَبِحُجَّةٍ وَأَبْرَ كَذْرَا

حال ہر جو میں دیکھ رہا ہوں وہ بولا مجھے نہیں معلوم میں نے کہا تیرے سر میں آنکھ ہو اور تجھ پر نہیں مبارک
وہ بولا اگر خدا چاہے تو تیری اس لٹھی میں آنکھ پیدا کر دیوے پیر ایسی آواز لگالی جیسے گڑا
زور سے آواز کرتا ہے نافع نے کہا عبد اللہ بن عمر آئے اور ام المومنین حفصہ کے پاس گئے اور
سے یہ حال بیان کیا انہوں نے کہا تیرا کیا کام تھا ابن صیاد سے کیا تو نہیں جانتا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اول جو چیز دجال کو بھیجے گی لوگوں پر وہ اس کا غصہ ہو رہے غصہ
اسکو نکالے گا **بَابُ ذِكْرِ الدَّجَالِ وَحَالِ كَابِيَانِ** عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الدَّجَالَ بَيْنَ ظَهْرِي الثَّانِي فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ
تَبَادَلَ وَتَقَالَى لَيْسَ بِأَعْوَدَ إِلَّا أَنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ أَعْوَدَ الْغَيْنِ الْيُونَنِي كَانَ عَيْنَهُ
عَيْنَةً طَائِفَةً ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال
کا ذکر کیا لوگوں میں اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا نام نہیں ہے اور خبر دار رہو دجال سیح کی دہنی
آنکھ کا نی ہے گویا اس کی آنکھ انگوڑے پہلا ہوا **ف** قاضی نے کہا امام مسلم نے اس
باب میں جو حدیثیں بیان کیں وہ اہل حق کی دلیل ہیں کہ دجال موجود ہے اور اللہ تعالیٰ اسکو
بیجگر اپنے بندوں کو آزمائے گا اس طرح سے کہ وہ اسکو قدرت دیگا بڑے بڑے کاموں کی
جیسے مردوں کو جلانا اور بانی کا برسانا زمین کے خزانے نکالنا یہ سب کام اس کے ہاتھ سے اللہ
تعالیٰ کی مشیت سے ہونگے پھر اللہ تعالیٰ اسکو عاجز کر دے گا اور اسکو قتل کر سکے گا یہاں تک
کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسکو قتل کریں گے اور اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو مضبوط رکھیں گے یہ
نہیب ہر اہل سنت کا اور تمام محدثین اور فقہاء کا اور خواجہ اور جمعیہ اور بعض معتزلہ نے اسکا
انکار کیا ہے اور بعضوں نے یہ کہا ہے کہ دجال کا پیدا ہونا صحیح ہے لیکن جو باتیں وہ دیکھا
وہ نظر بند کی قسم سے ہوں گے اور خیالات کی طرح نے واقعہ اون کا وجود نہ ہوگا کس لیے
کہ اگر دجال کی ایسی باتیں واقعی ہوں تو انبیاء علیہم السلام کے معجزات کا اعتبار جاتا رہے
اور یہ اون کی غلطی ہے اس واسطے کہ دجال نبوت کا دعوے نہ کرے گا تا کہ یہ باقین نبوت کو
تصدیق کریں بلکہ وہ تو معاذ اللہ اُلوہیت کا دعویٰ کرے گا حالانکہ اسکا دعویٰ اس کے صورت
حال سے غلط ہوگا کس لیے کہ وہ کا نام ہوگا اور تمام حدیث کی نشانیاں اس میں موجود ہوں گی

اور وہ عاجز ہو گا خود اپنا عیب دہ کر کے سزا اور اپنی پیشانی کا کھپا (کافر کا لفظ) مٹانے سے اس صورت میں اس کو تابع ذہنی لوگ ہونگے جو عقل سے خالی ہیں یا طماع ہیں یا ڈر لوگ ہیں کیونکہ اس کا فتنہ بڑا ہو گا اور وہ اتنا نہ ٹھہری گا کہ ضعیف عقل لوگ اس کے حال میں غور کریں یہی پیغمبروں نے اس کے فتنہ سے ڈرا دیا اور اس کے چوٹا ہونے کے دلائل بیان کر دیے اور جن لوگوں کو خدا نے نیک توفیق دی ہے وہ کبھی اس کو نہ مانیں گے نہ اس کے فریب میں آویں گے اور وہ شخص جس کو دجال مارے گا پہرہ چلا دیگا ایسے لوگوں میں سے ہو گا وہ کہیگا مجھے ترے مارنے اور جلال سے سزا اور زیادہ یقین ہو گا کہ تو دجال ہے تمام ہو اکلام قاضی عیاض کا مقرر حجم کہتا ہے کہ دجال تو اتنی بڑی بڑی باتیں دکھلا دیگا جیسے مردوں کا جلانا پانی کا برسانا جنت و دوزخ اس کے پاس ہو گا اگر جاہل لوگ تابع ہو جاویں تو قیاس سے بعید نہیں جاہلون کا تو یہ حال ہے کہ دجال سے کم درجہ لوگوں کے جو ایک بات ہی خلاف عادت نہیں دکھلا سکتے تابع ہو جاتے ہیں اور معاذ اللہ اور ان کی الوہیت کو دعویٰ کو سچ سمجھ بیٹھیں ہمارے زمانہ میں آغا خان نمبے میں ایک شخص گذرے اسے جس کو بہت لوگ خدا سمجھتے تھے اور اب تک سمجھتے ہیں ان لوگوں کو خو جے کہتے ہیں ان جاہلون کو اتنا شعور نہیں کہ جو شخص کہاوے اور پیوے اور بندوں کی طرح گئے اور موتے وہ خدا کیسے ہو سکتا ہے اور لطف تو یہ ہے کہ خو جی بچا کہ تو جاہل ہیں آج وہ قوم جو دنیاوی علوم میں اپنا نمانی نہیں رکھتی اور عقل کمال میں انما ولا غیر کا دم بہرتی ہے ایک شجر کی نسبت جو باری طرح ایک آدمی تھا اور آدمی کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا خدا کی کا اعتقاد رکھتی ہے مگر اسے اندوس ہزاری کے علم و معرفت پر تمام چیزوں میں تو وہ عقل سے کام لیتے ہیں اور خاص اپنے عقدا میں ایسی رکیک بے وقوفی کی بات کو بلا تکلف مان لیتے ہیں امید ہے کہ چند روز میں جو عقل مند نصرانی ہیں وہ اس لغو عقیدے سے پہرہ چاویں گے اور اسلام کی سچی بات اختیار کریں گے کہ سوائے ایک خدا کے واحد کے جس نے ہم سب کو پیدا کیا اور کوئی خدا نہیں باقی تمام لوگ اس کے بندے اور غلام ہیں اور خدا اپنے فضل سے نصیب کے دل کہو دل کو اور وہ اس سچی بات کو مان لیں تو دنیا کی بہار ہو جاوے گی اور دوزخ بے بڑ ہو نہ دست مذہب یعنی اسلام اور کرسچیانٹی ایک ہو جاویں گے اور ہر وقت بمشترکون کا زیر کرتا اور انکو یہی توحید کی راہ پر لانا بڑا آسان ہو گا یا اللہ تو اپنے بندوں پر رحم کر اور ان کو یہی سیدی سجدے اور ان کو

تصعب اور باپ دادا کی راہ چلنے پر سے گودہ عقل اور دین کے خلاف ہو چاہے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ **عَنْ** تَرْجَمَهُ هِيَ جَوَابُ بَرْكَدَارِ **عَنْ** النَّبِيِّ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَجَسٍ إِلَّا قَدْ أَتَتْهُ الْأَعْوُرُ الْكَذَّابُ إِلَّا
 إِنَّهُ أَعْوُرٌ وَإِنْ رَتَبْتُمْ عَزْرًا وَجَلَّ لَكِنَّ يَأْخُذُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَ ف ر
 ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی نبی ایسا نہیں گزرا
 جس نے اپنی امت کو کلمے جوڑے سے نہ ڈرایا ہو خبردار یہود کا یہی اور تمہارا پڑ گار کا ناہنیں ہے اس کے
 دونوں آنکھوں کے بیچ میں ک ف رکھا ہے **عَنْ** النَّبِيِّ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ الدُّخَالُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَ ف ر آتَى كَافِرٌ تَرْجَمَهُ انس بن مالک
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال کے دونوں آنکھوں کے
 درمیان یہ لکھا ہوگا ک ف ر یعنی کافر **عَنْ** النَّبِيِّ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّخَالُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ
 كَافِرٌ لَمْ تَعْبَأْهَا كَ ف ر يَقْرَأُ كُلُّ مُسْلِمٍ تَرْجَمَهُ انس بن مالک سے روایت رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال کی ایک آنکھ اندھنی ہے (سہو سطر) اس کو سچ کہتے ہیں اس کے
 دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہے پھر اس کے سچے کی یعنی ک اور ف اور ر ہر مسلمان
 اس کو پڑھ لے گا **ف** نووی نے کہا ایک روایت میں ہے کہ ہر مومن اس کو پڑھ لیگا خواہ کہنے والا
 ہو یا نہ ہو اور صحیح قول جسے محققین میں یہ ہے کہ حقیقتاً اس کی پیشانی پر یہ حروف لکھے ہوں گے
 اور یہ اللہ تعالیٰ نے ایک نشانی اس کے کذب کی رکھی ہے اور اللہ تعالیٰ اس نشانی کو ظاہر کر دیگا
 ہر ایک مسلمان کے لیے خواہ وہ کچھ بڑا ہو یا نہ ہو اور جس کو گمراہ کیا جا ہیگا اس کے لیے ظاہر نہ
 کرے گا اور بعضوں نے کھایا یہ مجاز ہے اور مراد یہ ہے کہ کفر اور شرارت اس کے چہرے پر نمود ہوگی اور
 یہ قول ضعیف ہر انتہے **عَنْ** حَدِيثِهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّخَالُ
 أَعْوُرُ الْعَيْنِ الْيُسْرَى جَعَلَ الشَّعْرَ مَعَ جَنْبِهِ وَنَارٌ فَمَادَهُ جَنْبُهُ وَجَنْبُهُ نَارٌ تَرْجَمَهُ
 حذیفہ سے روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال بائیں آنکھ کا کانا ہوگا اور بائیں عمر کج ریت
 میں گزرا کہ وہی آنکھ کا کانا ہوگا اور دونوں میں سے ایک روایت سہو ہے غرض ایک آنکھ اس کی

کافی ہوگی اگر ہوں بالوں والا اوس کے ساتھ باغ ہوگا اور آگ ہوگی سوا اوس کی آگ تو باغ ہے اور اسکا
 باغ آگ سے جلنے والے کہا یہی ایک آزمائش ہے خدا پاک کی اپنے بندوں کے لیے تاحق کو حق کرے
 اور جھوٹ کو جھوٹ پہ اوس کو رسوا کرے اور لوگوں میں اوس کی عاجزی ظاہر کرے **ف**
 مراد یہ ہے کہ حقیقت میں آگ اوسکی باغ ہو جاوے گی مومنوں کے لیے اور باغ اسکا آگ ہو جاوے گی
 اوس کے تابعداروں کے لیے اور اسکا کارخانہ سارا نظر بند ہی ہو **عَنْ** حَدَّثَنَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَمَلَّكَ
 عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَأْكُلُوا مِمَّا مَلَكَ النَّجَالُ مِنْهُ مَعَهُ نَهَارًا
 تَجْرِيَانِ أَحَدُهُمَا رَأَى الْعَيْنِ مَا أَرَى ابْصِلُ وَلَا تَخْشَرُ رَأَى الْعَيْنِ نَارًا تَأْتِيهِ مِمَّا أَدْرَكَتْ
 أَحَدًا فَلْيَأْتِ النَّهَارَ الَّذِي يَرَاهُ نَارًا وَلْيَغْمِضْ لَشْرَ لَيْطًا طَلِبُ رَأْسَهُ كَيْفَ شَرِبَ مِنْهُ فَإِنَّهُ
 مَاءٌ بَارِدٌ وَإِنَّ النَّجَالَ مَسْسُورُ الْعَيْنِ عَلَيْهَا ظَفَرُهُ عَلَيْهِ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ
 كَأَنَّهُ يَقْرَأُ كُلُّ مُؤْمِنٍ كَاتِبٍ أَوْ غَيْرِ كَاتِبٍ ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا میں خوب جانتا ہوں دجال کو ساتھ کیا ہوگا اوس کے ساتھ دھنن ہوں گی
 بہتی ہوں گی ایک دیکھنے میں سفید پانی معلوم ہوگی اور دوسرے دیکھنے میں بڑھتی ہوئی آگ معلوم
 ہوگی یہ جو کوئی یہ موقع پاوے وہ اس نہر میں چلا جاوے جو دیکھنے میں آگ معلوم ہوتی ہو اور اپنی
 آنکھ بند کرے اور سر جھکا کر اوس میں سوچے وہ ٹھنڈا پانی ہوگا اور دجال کی ایک آنکھ بالکل چلی
 ہوگی اور سپر ایک ٹپلی ہوگی سوئی اور اسکی دونوں آنکھوں کے بیچ میں کافر لکھا ہوگا جسکی ہر مومن بڑے
 لے گا خواہ لکھنا جانتا ہو یا نہ جانتا ہو **عَنْ** حَدَّثَنَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَمَلَّكَ
 تَمَلَّكَ فِي النَّجَالِ إِنَّ مَعَهُ مَاءً وَنَارًا فَتَأْكُلُهُ مَاءُ بَارِدٌ وَمَاءُهُ نَارٌ فَلَا تَهْلِكُوا قَالُوا
 أَبُو مَسْعُودٍ وَآتَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ دجال کے ساتھ پانی
 اور آگ ہوگا لیکن آگ کیا ہے ٹھنڈا پانی اور پانی آگ تو ہست ہلاک کرنا اپنے تئیں راوس کے پانی
 میں گھسکرے ابو مسعود نے کہا سچ ہی یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے **عَنْ** عَقْبَةُ
 بْنِ عَمْرِو بْنِ مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ ابْنِ الْحَدَّادِ بْنِ الْيَمَانِ فَقَالَ لَهُ عَقْبَةُ
 حَدَّثَنِي مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّجَالِ قَالَ إِنَّ النَّجَالَ يَخْرُجُ
 دُونَ مَعَهُ نَارًا وَأَمَّا الَّذِي يَرَاهُ النَّاسُ مَاءً فَتَأْكُلُهُ نَارٌ وَأَمَّا الَّذِي يَرَاهُ النَّاسُ

الثَّوَالِيسُ بْنُ سَمْعَانَ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَالَ ذَاتَ عَدَاةٍ وَخَطَرٍ
 فِيهِ رَدْفٌ حَتَّى ظَنَّنَاهُ وَطَائِفَةُ النَّحْلِ فَمَا رُحْنَا إِلَيْهِ عَرَفَتْ ذَلِكَ فَيُنَادِي فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ
 قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَكَرْتَ الدَّجَالَ عَدَاةً فَخَفَضَتْ فِيهِ وَرَدَفَتْ حَتَّى ظَنَّنَاهُ فِي طَائِفَةِ
 النَّحْلِ فَقَالَ غَيْرِ الدَّجَالَ أَخَوْفِي عَلَيْكُمْ إِنْ تَخْرُجُوا وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا حَيِّجُكُمْ دُونَكُمْ
 وَإِنْ تَخْرُجُوا وَلَسْتُ فِيكُمْ فَأَمْرٌ وَحَيِّجُكُمْ نَفْسُهُ وَاللَّهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ إِنَّهُ شَابِكٌ
 قَطِطٌ عَلَيْهِ هَافَةٌ كَأَنِّي أَشْبِيهَا بِعَبْدِ الْعُرَى بْنِ قَطِطٍ فَمَنْ أَدْرَكَ مِنْكُمْ
 فَلْيَهْرُغْ عَلَيْهِ فَوَاحِشُ سُورَةِ الْكُحُوفِ إِنَّهُ خَارِجٌ حَالَةً بَيْنَ النَّاسِ وَالْعِيَارِ قَتَلْنَا مِائَتًا
 دَعَا ثِيْمَالًا يَا عِبَادَ اللَّهِ فَأَنْبَتُوا قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا لَبِئْتَهُ فِي الْأَمْرِ قَالَ أَرْبَعُونَ
 يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشَهْرِ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ أَيَّامٍ كَأَيَّامِكُمْ
 قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَذَالِكَ الْيَوْمِ الَّذِي كَسَنَةٍ أَتَكْفِينَا فِيهِ صَلَوةٌ يَوْمٌ قَالَ لَا
 أَقْدَرُ أَلَهُ قَدَرُهُ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا إِسْرَاحُهُ فِي الْأَمْرِ قَالَ كَالْعَيْشِ
 اسْتَقْدَرَتْهُ الرِّيحُ فَيَأْتِي عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوهُمْ فَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَلَيْسَ يَحْيَبُونَ لَهُ نِيَامًا
 الشَّمَاةُ تَنْفَعُهُ وَالْأَرْضُ تَنْتَنِيَتْ فَتَرْدُّهُمْ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ أَهْلُهَا كَانَتْ دُرُوقًا سَبْعَةً
 مَرُوعًا وَامَّةً كَوَا حَرِثُهَا فِي الْقَوْمِ فَيَدْعُوهُمْ فَيَدْعُونَ عَلَيْهِ قَوْلُهُ فَيَصْرِفُ
 عَنْهُمْ فَيَحْيَبُونَ مُجْعَلِينَ لِكَيْ يَأْتِيَهُمْ نَعْمٌ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَيَهْدِيَهُمْ لِحَرْبَةٍ فَيَقُولُ
 لَهَا أَخِيرُ كُنُوزِكَ فَتَتَّبِعُهُ كُنُوزُهَا كَيْفَا يَسِيبُ النَّحْلُ ثُمَّ يَدْعُو أَرْحَلًا مُسْتَلِيمًا
 شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُ جُزْأَتَيْنِ رَمِيَةً أَعْرَضَ ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيُقْبِلُ وَيَتَهَلَّلُ
 وَجْهُهُ وَيَتَحَلَّى فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ الْمُسَيَّبَ بْنَ مَرْثَدَةَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 فَيَقْبِلُ حِينَئِذٍ النَّارُ الْيَمِينُ شَرْقِيٍّ وَمَشْجِقٍ بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ وَارْتَضَاعًا نَفْسِيَةً عَلَى أَخِيَّةٍ
 مَلَكَيْنِ إِذَا طَاطَرَتْ أَسَةُ فَمَكَرَ مَا ذَا رَمَعَهُ تَحْدَرُ مِنْ حُجْبَانٍ كَاللُّؤْلُؤِ وَلَا يَحِلُّ لِكَاوِرٍ
 يَجِدُ رِيحَهُ نَفْسُهُ إِلَّا مَا تَكَلَّفَتْ بَلْتَهِي حَيْثُ يَنْتَهِي طَرَفُهُ فَيَطْلُبُهُ حَتَّى يَدْرِكَهُ
 بَابٌ لَدَيْهِ فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يَأْتِي عَلَى عِلْسِي عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ قَوْمٌ قَدْ عَمَّ مَهْمُهُمْ
 فَيَسْخَرُونَ مِنْهُمْ وَهُمْ يَسْخَرُونَ مِنْهُمْ فَيَجِدُ نَفْسَهُ رَجَا نَفْسِهِ فِي الْحَجَرِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ أَدْعَى

اللَّهُ اعْلِيَّ عَلَيْكَ السَّلَامُ اَنِّي كُنْتُ اَحْبَبُ عِبَادًا اِلَى كَلِمَاتٍ لِاحَدٍ بِقِيَامِهِمْ حَزْرًا عِبَادِي
 اِلَى الطُّورِ وَيَبْتَئُ اللَّهُ يَا جُوجَ وَمَا جُوجَ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ فَيَمُرُّ اَوَّلُ الْمُرُورِ
 بِحَيْرَةِ طَبْرِيَّةٍ فَيَشْرَبُونَ مَا فِيهَا وَيَمُرُّ اٰخِرُهُمْ فَيَقُولُونَ لَقَدْ كَانَ بِهَذِهِ مَرَّةً
 مَا كُنَّا نَحْصِرُ نَبِيَّ اللَّهِ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاهْطَأَبَهُ حَتَّى يَكُونَ رَأْسُ الطُّورِ لِاحَدِهِمْ
 خَيْرًا مِنْ مِائَةِ ذِيَارٍ لِاحَدٍ كَمَا لَيُومُ فَيَرْجِعُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَاهْطَأَبَهُ كَيْدُ بَيْتِ اللَّهِ
 عَلَيْهِمُ السَّقْفُ فِي رِقَابِهِمْ فَيَقْبَحُونَ قُرْسِي كَمُوتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ تُشَدُّ بِهَيْطٍ
 نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاهْطَأَبَهُ اِلَى الْأَرْضِ فَلَا يَجِدُونَ فِي الْأَرْضِ مُؤْمِنَةً شَيْئًا
 إِلَّا مَلَائِكَةً سَاحِمُهُمْ وَلَهُمْ كَيْدٌ عَبِي نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاهْطَأَبَهُ
 اِلَى اللَّهِ فَيُرْسِلُ طَائِفًا كَاغْنَانِي الْجَنَّةِ فَيَعْلَمُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ يُرْسِلُ
 اللَّهُ مَطَرًا لَا يُكْرِمُ مِنْهُ بَيْتٌ مَدْرٍ وَلَا وَبَرٍ فَيَعْمَلُ الْأَرْضُ حَتَّى يَتَرَكَّهَا كَمَا اَلْفَتَرُ
 ثُمَّ يَقَالُ لِلْأَرْضِ اَنْتِي كَسَرْتِكِ وَرُدِّي بَرَكَتِكِ فَيَوْمَئِذٍ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ
 مِنَ السُّمَانَةِ وَتَسْتَطْلِقُونَ يُخَفِّضُهَا وَيُبَارِكُ فِي الزُّبُلِ حَتَّى اَنْتِ اللَّفْحَةُ مِنَ الْأَيْلِ لَتَكْفِي
 النَّيَّامَ مِنَ النَّاسِ وَاللَّفْحَةُ مِنَ الْبَحْرِ لَتَكْفِي الْقَيْلَةَ مِنَ النَّاسِ فَبَيَّمَا هُمْ كَذَلِكَ
 اِذْ بَعَثَ اللَّهُ رِيحًا طَلِيَّةً فَتَأْخُذُ هُمْ تَحْتَ اَبَاطِهِمْ فَتَقْطَعُ رُوحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ
 وَكُلِّ مُسْلِمٍ وَيَبْقَى لِيَوْمِ الرَّثِيسِ بَيْتَاهُ رَحُونَ فَيَجْأُ نَهَارُجُ الْحُمُرِ فَعَلَيْهِمْ نَقُومُ
 السَّاعَةِ ثُمَّ جَاءَهُ نَاسٌ مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ وَرَدَّ رَسُوْلُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا كَالْأَيْدِي
 صَبَحَ كَوْدُ كَرِيهٍ تَوَكَّبِي اَوْ سَكُوْ كُتَّهَا يَا اَوْ كَبِي بَرْهًا يَارِغِي كَبِي اَوْ سَ كِي خُفِي كِي اَوْ كَبِي اَوْ سَ كِي
 فَتَنِي كَوْبُرُ كَبِي اَوْ كَبِي بَلْدَ اَوْ رَسِي كُفْتُ كُو اَوْ كَبِي بِلْتِ اَوْ رَسِي اَبِيَانَتِكُ كَسَمْنِي كَمَان
 كَمَا كَوْدَالِ اِنْ دَرِخْتُوْنَ كَسَمْنِي اَيْنَا حَبِي سَمِي بِرَآبِ بَاسِ شَامُ كَرُكِي تَوَآبِي سَمَارِي
 حَبِي وَنِ بَرَا سَا اَوْ مَعْلُوْمُ كَمَا رِغِي وَرَا حُفَا اَبِي نِي فَرَا يَانَهَارُ كَمَا حَالُ بَرَسَمِي نِي
 عَرَضُ كَمَا يَارَسُوْلُ اَبِي دَجَالُ كَا ذُكُرُ كَمَا اَوْ اَوْ سَكُوْ كُتَّهَا يَا اَوْ رَسِي اَبِيَانَتِكُ كَسَمْنِي كَمَان
 مَوْكِيَا كَوْدَالِ اِنْ دَرِخْتُوْنَ مِيْنُ كَجُورِي مَوْجُوْدِي رِغِي اُسَا اَنَا بَهْتُ قَرِيْبُ رَسُوْلُ
 اَسَدُ صَلَّى اَسَدُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِي فَرَا يَا مَجْ كَوْدَالِ كَسَمَا اَوْ رَسُوْلُ كَا حُفَا مَسْمَرُ زِيَادِي هِي رَفْتُوْنَ

کا آپس کی لڑائیوں کا اگر دجال نکلا اور میں تم لوگوں میں موجود ہوا تو تم سے پہلے میں اوس کو الزام دوں گا اور
 تمکو اوس کے شر سے بچاؤں گا اور اگر وہ نکلا اور میں تم لوگوں میں موجود نہ ہوا تو ہر مسلمان اپنی طرف سے
 اوس کو الزام دیگا اور جنتی مہر خلیفہ اور نگہبان ہے ہر مسلمان پر البتہ دجال تو جو ان کو ننگر بال والا
 ہے اوسکی آنکھ میں ٹیٹ ہو گیا کہ میں اوس کے مشابہت دیتا ہوں عبد الغزی بن قطن کے ساتھ اعداء الغز
 ایک کا قریباً سو شخصیں تم میں دجال کو پاوے اوسکو چاہیے کہ سورہ کہف کو سرے کی آیتیں اوس پر پڑ
 مقرر وہ نکلیگا شام اور عراق کے درمیان کی راہ سے تو خرابی ڈالے گا دہنہ اور فساد اوٹھا لیگا
 بائیں اے خدا کے بند و ایمان پر قائم رہنا اصحاب بکریا رسول اللہ وہ زمین پر کتنی مدت رہیگا اپنے فرمایا
 چالیس دن تک ایک دن ان میں کا ایک سال کے برابر ہوگا اور دوسرا ایک مہینہ اور تیسرا اکیچھفتہ کو
 اور باقی دن جیسے یہ تمہاری دن ہیں (تو ہمارے دنوں کے حساب سے دجال ایک برس دو مہینے ۱۴
 دن تک رہیگا) اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ جو دن سال بہر کے برابر ہوگا اوسدن ہکو ایک ہی دن
 کی نماز کفایت کریگی آپ نے فرمایا نہیں تم اندازہ کر لینا اوسدن میں بقدر اوس کے یعنی جتنی دیر کے بعد
 ان دنوں میں نماز پڑھتے ہو اسی طرح اوسدن بھی اٹھل کر کے پڑھ لینا ادب تو کٹر ہاں ہی موجود ہیں
 اوس وقت کا انداز بخوبی ہو سکتا ہے تو وی نے کہا اگر آپ یوں صاف نہ فرمائے تو قیاس یہ تھا کہ
 کہ اوسدن صرف پانچ نمازیں پڑھنا کافی ہوتیں کیونکہ ہر دن رات میں خواہ کتنا ہی بڑا ہو اللہ تعالیٰ
 نے پانچ نمازیں فرض کیں ہیں مگر یہ قیاس نص سے ترک کیا گیا ہے متبرحم کہتا ہے کہ عرض تسعین
 میں جو خط استوا سے نوے درجہ پر واقع ہے اور جہان کا افق معدل النہار ہے چیمہ ہینو کا دن
 اور چیمہ ہینو کی رات ہوتی ہے تو ایک دن رات سال بہر کا ہوتا ہے پس اگر بالفرض انسان دن پانچ
 خادے اور چیمہ تو سال میں پانچ نمازیں پڑھنا ہوگی) اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ اوس کی چال
 زمین میں کیونکر ہوگی اپنے فرمایا جیسے وہ مینہ جبکہ ہوا پیچھے سے اوڑھائی ہے سو وہ ایک قوم پاس
 آویگا تو اوکو کفر کی طرف بلاوے گا دے اوس پر ایمان لا دیں گے اور اوسکی بات مانیں گے تو آسمان
 کو حکم کرے گا وہ بانی برساویگا اور زمین کو حکم کرے گا وہ انکی گہائیں اور اناج اوکاوے گی تو شام کو گور
 (جانور) آویں گے پہلے سے زیادہ انکی کوٹان لٹنی ہوں گے تہن کشادہ ہونگے کو کہیں تہی ہو میں نے
 خوب سوئی جو کہ اہر دجال دوسری قوم کے پاس آوے گا اون کو بھی کفر کی طرف بلاویگا لیکن دے اوسکی

بات کو نہ مانیں گے تو اُن کی طرف سے بڑا جادو لگا اُن پر چھٹا سالی اور خنکی ہوگی اُن کے ہاتھوں میں اُن کے مالوں میں سو کچھ نہ رہے گا اور دجال میرا زمین پر نکلیگا تو اسے کہیں گا اے زمین اپنے خزانے نکال تو اُن کے مال اور خزانے نکل کر اُس کے پاس جمع ہو جاویں گے جیسے شہد کی مکھیاں بڑی سکھی کے گرد جمع کرتی ہیں بہر دجال ایک ابن مرد کو بلادے گا اور اس کو تلوار سے ماریگا اور دو ٹکڑے کر ڈالے گا جیسا نشانہ دو ٹکڑے ہو جاتا ہے پھر اس کو زندہ کر کے پکارے گا سو وہ جو ان سامنے آویگا چہرہ دیکھتا ہوا اور منہ ہوا تو دجال اسی حال میں ہو گا لگنا تھا کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجے گا حضرت عیسیٰ علیہ السلام سفید مینار کے پاس اتریں گے دمشق کے شہر میں مشرق کی طرف زر و رنگ کا جوڑا پہنچے رہے اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے بازوؤں پر رکھے ہوئے جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنا جہیز نکالے تو پسینا ٹپکیگا اور جب اپنا سر اٹھا دیں گے تو موتی کی طرح بوندیں بہیں گی جس کا فرے پاس حضرت عیسیٰ علیہ السلام اتریں گے اُس کو اُن کے دم کی بہا پ لگی وہ مر جاوے گا اور اُن کے دم کا اثر دمان تک پہنچے گا جہاں تک اُن کی نظر پہنچے گی پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو تالاش کریں گے یہاں تک کہ بادینگے اُس کو باب لدر پر لکھنا میں ایک پہاڑ کا نام ہے اس کو قتل کریں گے پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کے پاس آجیے جب کو خدا نے دجال سے بچا یا سو شفقت سے اُن کے چہروں کو سہلا دیں گے اور اُن کو خبر کریں گے اُن درجن کی جو بہشت میں اُن کے لیے رکھے گئے ہیں وہ سب حال میں ہوں گے کہ ان سے حضرت عیسیٰ پرچی بھیجے گا کہ میں نے اپنے ایسے بند نکالے ہیں کہ کسی کو اُن کو ٹھٹھنے کی طاقت نہیں تو نبیہ میں لے جاوے مسلمان بندوں کو طور کی طرف اور خدا بھیجے گا یا حج اور ماجج کو اور وہ سے ہر ایک اونچاں کو نکل پڑیے اُن میں کے پہلے لوگ طبرستان کو دریا پر گذریں گے اور قنبا پانی ہر میں ہو گا سب پی لیں گے پھر اُن میں کے پچھلے لوگ حبشہ میں آویں گے تو کہیں گے کہ یہی اس دریا میں پانی ہی تھا پھر چلیں گے یہاں تک کہ اُس پہاڑ تک پہنچیں گے جہاں درختوں کی کثرت ہے یعنی بیت المقدس کا پہاڑ تو وہ کہیں گے البتہ ہم زمین والوں کو قتل کر چکے آؤ اب آسمان والوں کو بھی قتل کریں تو اپنے تیر آسمان کی طرف چلاویں گے خدا تمہارے اُن تیروں کو خون میں بہ کر لوٹا دیگا دے سمجھیں گے کہ آسمان کے لوگ بھی مارے گئے تھے مضمون اس وایت میں نہیں ہے اس کے بعد کی روایت سے لیا گیا ہے اور خدا کا پیغمبر عیسیٰ علیہ السلام اور اُن کے اصحاب گھر سے رہیں گے چنانچہ کہ لوگ

نزدیک پیل کا سر فضل ہوگا سو ہٹنی سے آج تمہارے نزدیک بیٹھے کہانے کی نہایت نگی ہوگی اب خدا کا پیغمبر عیسیٰ اور اون کے ساتھی دعا کرینگے سو خدا تعالیٰ یا حوج اور ماجوج کے لوگوں پر خدایت بھیجے گا اور انکی گردنوں میں کڑا پیدا ہوگا تو صبح تک سب مر جا دیں گے جیسے ایک آدمی مرنے پر خدا کا رسول عیسیٰ اور اون کے ساتھی زمین پر اتریں گے تو زمین میں ایک لہشت برابر جگہ اور ان کی مٹا مٹا اور گندگی سے خالی بنا دیں گے یعنی تمام زمین پر اون کی سٹری لاشیں پڑی ہوں گی اب خدا کا رسول عیسیٰ اور اس کے ساتھی خدا سے دعا کریں گے تو حق تعالیٰ چڑیوں کو بھیجے گا بڑے اونٹوں کی گردنوں کے برابر وہ اون کو اٹھالے جا دیں گے اور اون کو پھینک دیں گی جہاں خدا کا حکم ہوگا اب خدا تعالیٰ ایسا پانی برسا دے گا کہ کوئی گھر مٹی کا اور پالو کا اور اس پانی سے باقی نہ رہے گا سو خدا زمین کو دھو ڈالے گا یہاں تک کہ زمین کو مثل حوض یا باغ یا صاف عورت کے کر دے گا پھر زمین کو حکم ہوگا کہ اپنے پیل جما اور اپنی برکت کو پیہر دے اور اسدن ایک انار کو ایک گردہ کہاویگا اور اوکلی چیکہ کو بیکہ سا بنا کر اس کے سائے میں بیٹھیں گے اور دودھین برکت ہوگی یہاں تک کہ دودھ مارا دھنسی آدمیوں کے بڑے گردہ کو کفایت کرے گی اور دودھ مار گائے ایک بوری کے لوگوں کو کفایت کرے گی اور دودھ مار بکری ایک صبی لوگوں کو کفایت کرے گی سو اسی حالت میں لوگ ہونگے کہ یکا یک حق تعالیٰ ایک پاک ہوا بھیجے گا کہ انکی غلوں کے نیچے نیگی اور انکو کھادیگی تو ہر مومن مسلمان کی روح کو قبض کرے گی اور برے بد ذات لوگ باقی رہ جاویں گے آپس میں بٹریں گے گدہوں کی طرح اور پھر قیامت قائم ہوگی **ف** دجال اور ماجوج اور ماجوج کو خدا اتنی طاقت دیگا کہ اہل ایمان کو ہتھ کے واسطے کہوں اور ان کے داؤن میں آتا ہے اور کون ایمان پر ثابت رہتا ہے اہل ایمان کو لازم ہے کہ جب کسی کافر یا خلافت شرع فقیر سے خرق عادت دیکھو تو اسکا سرگز اعتقاد کرے اور سکو دجال کا نائب جانے ایمان اور تقویٰ پر نظر رکھے شعبہ بازی پر خیال نہ کرے کرامات اور سکانات نام ہے جو ولی نبی متقی مومن سے ہوا اور جو کافر بدین فاسق سے ہوا سکو استدراج کہتے ہیں **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ بْنِ حَبْرَةَ بْنِ الْإِسْنَادِ لِحُمَاذَ كَرْنَا وَذَادَ بَعْدَ قَوْلِهِ لَقَدْ كَانَ بِهَذَا مَرَّةً مَا كُنَّا نَعْلَمُ بِدُونِ حَتَّى يَذْهَبُوا الرَّجُلُ الْخَمْرُ وَهُوَ جَبَلٌ بَيْتِ الْقُدْسِ فَيَقُولُونَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي الْأَرْضِ هَلُمَّ فَلَنَقْتُلَ مَنْ فِي السَّمَاءِ كَذِبٌ مَوْنٌ يَنْتَابُ بَعْضُهُم إِلَى السَّمَاءِ فَيُرْذَلُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ لَنَا بَعْضُهُمْ فَخْصُوبَةٌ وَمَا وَفَى بِوَعْدِهِمْ حَبْرَةَ كَانَتْ قَدْ كُنْتُ عِبَادًا لَكَ كَذِبِي لَكَ حَبْرَةَ بَقِيَّتُهُمْ تَرْجَمُهُمْ وَهِيَ جَوَابُ رَجُلٍ

فَيَقُولُ أَنْتَ الْمَسِيحُ الْكَذَّابُ قَالَ فَيَوْمَرِيهِ فَيُؤْتِيهِ بِالْبَيْتِ شَارِمْ مَضْرُوبٍ حَتَّى يُفْتَدِيَ بَيْنَ
 رَجُلَيْهِ قَالَ ثُمَّ يَمْشِي الدَّجَالُ بَيْنَ الْفِطْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ فُحْرٌ فَيَسْتَوِي قَائِمًا قَالَ ثُمَّ
 يَقُولُ لَهُ أَنْتُمْ مَرْبِي يَقُولُ مَا أَرَدْتُ فَيَكُ الْإِلْبَصِيرَةُ قَالَ ثُمَّ يُؤْتِيَهُمَا النَّاسُ إِنَّهُ لَا يَفْعَلُ
 بَعْدًا بِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَيَأْخُذُ الدَّجَالُ لِيَذْبَحَهُ فَيَجْعَلُ مَا بَيْنَ رَقَبَتِهِ إِلَى تَرْقُوتِهِ
 نُحْاسًا فَلَا يَسْتَطِيعُ إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالَ فَيَأْخُذُ بِيَدَيْهِ وَرَجُلَيْهِ فَيَقْدِفُ بِهِ فَيَحْسِبُهُ النَّاسُ
 إِمْنًا فَذَكَرَ إِلَى التَّارِكِ أَوْ تَأْتِيهِ فِي الْحَجَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا
 أَعْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ ترجمہ البسمید خدای ہر روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا دجال نکلیگا سمنان میں سو ایک شخص اس کی طواف چلیگا راہ میں اسکو دجال کے ہتھ پڑ
 لوگ ملیں گے وہ اس سو بچہ میں گے تو کہاں جاتا ہے وہ بولیگا میں اسی شخص کے پاس جاتا ہوں جو نکلا ہے وہ
 کہیں گے تو کیا ہمارے مالک پر ایمان نہیں لایا وہ کہیں گے ہمارا مالک چپا ہوا نہیں ہے دجال کے لوگ کہیں گے
 اس کو مار ڈالو ہر آپس میں کہیں گے ہمارے مالک نے تو منع کیا ہے کسی کو مارنے سے جب تک اس کے سامنے
 نہ لے جاوے گا دین گے دجال کو پاس جب وہ دجال کو دیکھے گا تو کہے گا اے لوگو یہ تو دجال
 ہے جس کی خبر دی تھی جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال حکم دیا کہ اپنے لوگوں کو اس کا سر ہٹا دیا
 گا اور کہیں گے اسکو بکڑا اسکا سر ہٹا دیا اس کے پیٹ اور پیٹھ پر بھی مار پڑے گی پھر دجال اس کو بچہ لگا تو
 میرے اور یقین نہیں کرتا (یعنی میری خدائی پر) وہ کہیں گے تو جو تاسیخ ہے پھر دجال حکم دیا کہ وہ چپا ہوا
 آئے سے سر لے کر دونوں پاؤں تک پٹا نکال کہ دو ٹکڑے ہو جاوے گا پھر دجال اون دونوں ٹکڑوں
 کے بیچ میں جاوے گا اور کہیں گے اوٹھ کھڑا ہو وہ شخص (زندہ ہو کر) سیدنا اوٹھ کھڑا ہو گا پھر اس کے
 پوچھ گا اب تو میرے اوپر ایمان لایا وہ کہیں گے تو اور زیادہ یقین ہو کہ تو دجال ہو پھر لوگوں سے کہیں گے
 اے لوگو اب دجال میری سو کسی اور سو یہ کام نہ کرے گا (یعنی اب کسی کو نہیں جلا سکتا) پھر دجال اسکو بکڑ لگا
 دینج کرنے کے لیے اس کے گلے سے لکڑی منسلک تاک تا بنو کا بن جاوے گا وہ دینج نہ کر سکے گا پھر اس کے ماتھے
 پاؤں بکڑ کر پینکڑے لگا لوگ سمجھیں گے کہ اڑکا زمین اسکو پینک دیا حالانکہ وہ جنت میں ڈالا جاوے گا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سب لوگوں سے بڑا شہید ہے رب العالمین کے نزدیک **عَنْ**
 الْمُخْتَلَفِينَ عَنْهُ قَالَ مَا سَأَلَ أَحَدًا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَالِ أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ

قَالَ وَمَا يُصْبِلُ مِنْهُ إِنَّهُ لَا يَضُرُّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَيْتُمْ يَقُولُونَ إِنَّ مَعَهُ الطَّعَامَ
 وَالْأَنْهَارَ قَالَ هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ ذَلِكَ **ترجمہ** غیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
 سلم کے سینہ و جال کا حال اتنا نہیں بوجہا جتنا میں نے پہچا آپ نے فرمایا تو کہیں فکر کرتا ہے و جال تجھے کہ
 نقصان نہ پہنچا دے گا میں نے کہا یا رسول اللہ لوگ کہتے ہیں اس کے ساتھ کہا نا ہوگا نہ میں ہوگی آپ
 نے فرمایا ہوگا بر اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ ذلیل ہے یعنی جو اس کے پاس ہوگا اس سے وہ مومنوں کو گمراہ
 نہ کر سکے گا ریدیت کا حاصل ہے اور یہ حدیث اور گزرجلی ہے **عَنِ** الْخَيْثَرِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ مَا
 سَأَلَ أَحَدٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَالِ أَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتَهُ قَالَ وَمَا سَأَلْتُكَ
 قَالَ أَتَيْتُمْ يَقُولُونَ مَعَهُ جَبَلٌ مِّنْ خُبْرٍ وَخَمِيرٌ مَّاءٍ قَالَ هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ ذَلِكَ
ترجمہ وہی جو گزرا اس میں یہ کہ اس کے ساتھ پہاڑ ہوں گے روٹیوں کے اور گوشت کا اور پانی کی
 نہر ہوگی **عَنِ** ابْنِ عِيْلٍ بِهَذَا الْأَسْنَادِ وَنَحْوِ حَدِيثِ أَبِي رَاهُيْمٍ بْنِ حُمَيْدٍ أَوْ رَدَّ فِي حَدِيثِ
 بَزِيدٍ فَقَالَ لِي أَسْأَلُ نَبِيَّ **ترجمہ** وہی جو گزرا **عَنِ** تَيْقُوبَ بْنِ عَاصِمٍ بْنِ عَمْرَةَ بْنِ مَسْعُودٍ
 الثَّقَفِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو وَجَّاهُ رَجُلٌ فَقَالَ مَا هَذَا الْحَدِيثُ الَّذِي تُحَدِّثُ
 بِهِ تَقُولُ إِنَّ النَّاسَ يَقُومُونَ إِلَيْكَ وَكَذَلِكَ أَفَقَالَ سُجَّانُ اللَّهِ أَوْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَوْ كَلِمَةً
 نَحْوَهَا لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أُحَدِّثَ أَحَدًا شَيْئًا أَبَدًا إِنَّمَا قُلْتُ إِنَّمَا سَتَرْتُمْ بَعْدَ
 قَلِيلٍ أَمْرًا عَظِيمًا أَحَدُ النَّبِيِّ وَيَكُونُ وَيَكُونُ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 خُذْ الدَّجَالَ فِي أَمْتِي فَيَمُوتُ أَرْبَعِينَ لَا أَدْرِي أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ أَرْبَعِينَ شَهْرًا أَوْ
 أَرْبَعِينَ عَامًا فَيَبْعَثُ اللَّهُ عَلِيَّ بْنَ مَرْيَمَ كَاتِبَهُ عَمْرَةَ بْنِ مَسْعُودٍ فَيُطْلِقُهُ فَيُحَالِلُهُ
 ثُمَّ يَمُوتُ النَّاسُ سَبْعَ سِنِينَ لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عِدَاوَةٌ ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ رِيحًا بَارِدَةً
 مِنْ قِبَلِ الشَّامِ فَلَا يَبْقَى عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ أَوْ
 إِيْمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ حَتَّى لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ نَخَلَ فِي كَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْهُ عَلَيْهِ حَتَّى
 تَقْبِضَهُ قَالَ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَيَبْعَثُ شِرَارَ النَّاسِ فَيُخْفِيهِ
 الظُّلُمِ وَأَحْلَامِ الشَّيَاطِينِ لَا يَرَوْنَ مَعْرُوفًا وَلَا يَكْفُرُونَ مِنْكَ لَوْ أَنَّكَ لَمْ تَمُوتْ لَمْ يَمُوتْ الشَّيْطَانُ
 يَقُولُ لَا تَسْتَحْيُونَ يَقُولُونَ لَمَّا نَا مَرْنَا نِيًّا مَرُّهُمْ بِعِبَادَةِ الْأَوْثَانِ وَهُمْ فِي ذَلِكَ دَائِرٌ

اوٹھا لیگا (یعنی بیہوش ہو کر گر پڑے گا) اور سب پہلے صور کو دہنیہ کا جو اپنے اونٹوں کے حوض پر گلا وہ کرتا
 ہوگا وہ بیہوش ہو جاویگا اور دوسرے لوگ بھی بیہوش ہو جاویں گے پس اللہ تعالیٰ بانی ربا و یگا جو لطفہ کی طرح ہوگا
 اوس لوگوں کے بدن اوگ آدین گے پھر صور پوزکا جاویگا تو سب لوگ کھڑے ہوئے دیکھ رہے ہوں گے
 پھر یکا جاویگا اے لوگو اپنے مالک کے پاس آؤ اور کھڑا کرو ان کو ان سوال ہوگا پھر کہا جاویگا ایک لشکر
 لکا لود ورنخ کے لیے پوجا جاویگا کتنے لوگ حکم ہوگا کہ ہر ایک سے نوسو نانوے نکا لود ورنخ کے لیے لے لے اور
 ایک ہزار چوبیس ہوں گے آپ فرمایا یہی وہ دن ہے جو بچوں کو بوڑھا کر دیگا (سبت اور صیت سو یا راکہ
 سے) اور یہی وہ دن ہے جب پٹلی کہلے گی یعنی سختی ہوگی **عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ
 مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَأَيْتُكَ تَقُولُ إِنَّ السَّاعَةَ تَقُومُ إِلَيَّ كَذَا
 وَكَذَا فَقَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أَحْذَرَ تَكْمُرُ بَيْتِي إِنَّمَا قُلْتَ إِنَّكُمْ تَرَوْنَ بَعْدَ قَلِيلٍ أَمْرًا
 عَظِيمًا فَكَانَ حَرِيُّوُ الْبَيْتِ قَالَ شُعْبَةُ هَذَا أَوْ كُنْهُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ الدَّخَالُ فِي أَمْتِي وَسَاقِ الْحَدِيثِ يَنْتَهِلُ حَدِيثُ مُعَاذٍ قَالَ فِي
 حَدِيثِهِ فَلَا يَكُنْ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ إِيْمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ
 حَدَّثَنِي شُعْبَةُ بِهَذَا الْحَدِيثِ مَرَّاتٍ عَرَفْتُهُ عَلَيْهِ تَرْجُمَهُ وَهُوَ جَوَادُ بَرَكْرَا **عَنْ
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا لَمْ أَسْأَلْهُ بَعْدَ سَمْعِهِ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَوَّلَ آيَاتِ خُرُوجِ طُلُوعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا
 خُرُوجُ الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ حُكْمٌ وَآيُهُمَا مَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتَيْهَا فَلَا أُخْبِرُ عَلَى أَنْتَ هَاتِرِي
 تَرْجُمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو ضَعِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَوَادُ بَنِي مَرْثِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَأْذُرُ كَيْ جَبُورِيْن كَيْسِيْ نَهْ بُولَا اِيْ ذِمَاتِيْ تَبِيْ مِيْنِيْ سَنَاسِ نَشَانِيُون مِيْنِ بِيْلِيْ قِيَامَتِيْ اَوْتَابِ كَا
 بِيْجَمِيْ كِيْ طَرَفِيْ سَوْنَكُنْ هِيْ اَوْرَجَانَتِيْ كِرَوَقَتِيْ زَمِيْنِيْ كِيْ جَانُورِيْ كَالْكُنْ لَوْنِيْ بَرِ اَوْرَجَانَتِيْ اَوْنِ دُونِ
 مِيْنِيْ سَوِيْلِيْ هُوْ تُوْ دُوْ سَرِيْ هِيْ اَوْرَسِيْ بَعْدَ جَلْبِ ظَاهِرِيْ **عَنْ اَوْزُرْعَةَ قَالَ جَلَسَ اِلَهِيْ مَرْوَانَ بْنَ
 الْحَكَمِ بِالْمَدِيْنَةِ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَسَمِعُوْهُ دَهْوٌ يُحَدِّثُ عَنْ اَلْآيَاتِ اَنْ اَوَّلَ مَا خُرُوجُ
 الدَّخَالِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو لَمْ يُعَلِّ مَرْوَانَ شَيْئًا قَدْ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا لَمْ أَسْأَلْهُ بَعْدَ سَمْعِهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَدَأَ مِثْلُ******

ترجمہ البوزرعمی روایت ہمدین میں مروان کے پاس ترین مسلمان بیٹھے تھے و مقبارت کی نشانیاں بیان
کر رہا تھا اور کہتا تھا سب نبیوں سے پہلے نشانی و جال کا کلکان ہے عبداللہ بن عمرو نے کہا مروان کی بات
کچھ نہیں چن رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اور میں یہ حدیث نہیں بہلا سہ بیان کیا
ادبی طرح جیسے اور پھر گذرا **عَنْ** اَبِي ذَرٍّ عَنِ اَبِي اَكْرَدٍ وَ السَّاعَةِ عِنْدَ مَرْوَانَ فَقَالَ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِثْلَ حَدِيثِهِمَا وَلَمْ يَكُنْ
خَفِيَ تَرْجَمَهُ مَرْوَانَ كَسَانِي قِيَامَتِ كَاذِبٌ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو نَعْنِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ تَهْ بِهَذَا كَمَا دِيَا هِيَ جِيءَ اَوْ بَرَّكَزَا اس مِّنْ جَابَتْكَ وَتَ كَابِيَانِ نَهِيْنِ
بَابُ قِصَّةِ الْحَسَّاسَةِ وَ جَالِ كَسَا سَوَسَرِ كَابِيَانِ **عَنْ** عَامِرِ بْنِ شَرَاهِيلَ الشَّعْبِيِّ
شَعْبٌ هَٰذَا أَنَّهُ سَأَلَ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَلْبِ أَخِي التَّحَالِ بْنِ قَلْبِ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ
الْأُولَى فَقَالَ حَدَّثَنِي حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَيِّدِي إِلَى
أَحَدٍ غَيْرِهِ فَقَالَتْ لَكُنْ شَيْئًا لَا تَفْعَلُ فَقَالَ لَهَا أَجَلٌ حَدَّثَنِي فَقَالَتْ تَكُنْتُ ابْنُ الْمُغِيرَةِ
وَهُوَ مِنْ خِيَارِ شَبَابِ دَيْشِ يَوْمَئِذٍ فَأَصِيبَ فِي أَوَّلِ الْجِهَادِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَلَمَّا تَأْتَيْتُ حَظْبِي عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فِي كَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَحَظْبِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَوْلَاةٍ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ كُنْتُ قَدْ حَدَّثْتُ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحْبَبَنِي فَقَلْبِي أَسَامَةُ فَلَمَّا كَلِمَتِي رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ أَمْرِي بِكَ فَأَنْتَ لِي مَنْ شَيْئًا فَقَالَ أَنْتَ لِي إِلَى أَمْرٍ شَرِيكَ وَ
أَمْرُ شَرِيكِ أَمْرُ غَيْبَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَظِيمَةٍ التَّفَقُّةُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُنْزِلُ عَلَيْهَا الضَّيْفَانُ فَقُلْتُ
سَأَفْعَلُ قَالَ لَا تَفْعَلِي إِنَّ أَمْرَ شَرِيكِ أَمْرُ أَهْلِ كَثِيرَةٍ الضَّيْفَانِ فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ لِيَقْطَعَ عَنِّي
خَيْرًا لَوْ أَوْفَيْتُكَ الثَّوْبَ عَنْ سَائِلٍ فَيَرَى الْقَوْمُ مِنْكَ بَعْضَ مَا تَكْرَهُينَ وَلكِنْ أَنْتَ لِي
إِلَّا ابْنُ عَمَلٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي نَضِيرٍ فَيَرَى قُرَيْشٍ وَهُوَ مِنْ الْبَطْنِ
الَّذِي هُوَ مِنْهُ فَأَنْتَ لِي إِلَيَّ لَكُمَا انْقَضَتْ عِدَّتِي سَمِعْتُ نِدَاءَ الْمُنَادِي مُنَادِي رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا دَرِي الضَّلُوءَةُ جَامِعَةٌ فَخَرَجْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَصَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ وَفِيهِ النِّسَاءُ الَّتِي يَكُنَّ يَوْمَ ظُهُورِ الْقَوْمِ فَلَمَّا تَضَى رَسُولُ اللَّهِ

عَنْهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلُوتُهُ جَلَسَ عَلَى الْمَنَابِرِ وَهُوَ يَتَخَذُ فَقَالَ لِبَلَدِهِ كُلُّ إِنْسَانٍ مُصَلٍّ
 ثُمَّ قَالَ أَتَدْرُونَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمَ قَالَ إِنْ وَاللَّهِ مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَ
 لَا لِرَهْبَةٍ بَلْ كُنْتُ جَمَعْتُكُمْ لِأَنِّي تَعَيَّمَا الدَّارَ كَانَ رَحَلًا تَصْرِيًّا نَجَاءً فَبَايَعُوا وَاسْمُهُ وَحَدَّثَ
 حَدِيثًا دَانَقَ الَّذِي كُنْتُ أَحَدًا تَكَلَّمَ عَنْ مَسِيحٍ الدَّخَالِ حَدَّثَنِي أَنَّهُ رَكِبَ فِي سَفِينَةٍ
 جَرِيَّةٍ مَعَ ثَلَاثِينَ رَحَلًا مِنْ الْجَرِيَّةِ وَحَدَّثَ إِدْرِ كُلُّوْبَ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِي الْبَحْرِ ثُمَّ ارْتَفَعُوا
 إِلَى الْجَرِيَّةِ فِي الْبَحْرِ حِينَ تَغْرُبُ حَيْثُ مَغْرِبُ الشَّمْسِ فَجَلَسُوا فِي أَقْرُبِ السَّفِينَةِ فَدَخَلُوا
 الْجَرِيَّةَ فَلَقِيَهُمْ دَابَّةٌ أَهْلَبُ كَثِيرِ الشَّعْرِ لَا يَدْرُونَ مَا قُبْلُهُ مِنْ دُورٍ مِنْ بَرٍّ مِنْ كَثَرَةِ
 الشَّعْرِ فَقَالُوا وَبَلَدُكَ مَا أَنْتَ قَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ قَالُوا وَمَا الْجَسَّاسَةُ قَالَتْ يَأْتِيهَا الْقَوْمُ
 أَنْطَلِقُوا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ فَإِنَّهُ إِلَى خَبَرِكُمْ بِالْأَشْوَارِ قَالَ لَمَّا سَمِعَتْ لَنَا رَحَلًا
 فَرَقْنَا مِنْهَا أَنْ تَكُونَ شَيْطَانًا فَقَالَ فَانْطَلَقْنَا سِرًّا حَافِي دَحَلْنَا الدَّيْرَ فَوَازَ فِيهِوَ اعْظَمُ
 إِنْسَانٍ رَأَيْنَاهُ قَطُّ خَلَقْنَا وَاشْدُّهُ وَنَاقًا مَجْمُوعَةً تَدَاهُ الْعُنُقُ مَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى
 كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيدِ قُلْنَا وَبَلَدُكَ مَا أَنْتَ قَالَ قَدْ دُرْتُ عَلَى خَبَرِي فَأَخْبِرُونِي مَا أَنْتُمْ
 قَالُوا أَخْبِرْنَا مَنْ مِنَ الْعَرَبِ رَكِبْنَا فِي سَفِينَةٍ جَرِيَّةٍ قَصَادُنَا الْبَحْرَ حِينَ اغْتَمَرَ كُلُّوْبُ
 بِنَا الْمَوْجُ شَهْرًا ثُمَّ ارْتَفَعْنَا إِلَى الْجَرِيَّةِ هَذَا فَجَلَسْنَا فِي أَقْرَبِهَا فَدَخَلْنَا الْجَرِيَّةَ فَلَقِينَا
 دَابَّةً أَهْلَبُ كَثِيرِ الشَّعْرِ لَا يَدْرِي مَا قُبْلُهُ مِنْ دُورٍ مِنْ بَرٍّ مِنْ كَثَرَةِ الشَّعْرِ فَقُلْنَا وَبَلَدُكَ مَا
 أَنْتَ فَقَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ قُلْنَا وَمَا الْجَسَّاسَةُ قَالَتْ اعْبُدُوا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ
 فَإِنَّهُ إِلَى خَبَرِكُمْ بِالْأَشْوَارِ قَالُوا قُبْلَنَا إِلَيْكَ سِرًّا وَنَاقًا مَجْمُوعَةً تَدَاهُ الْعُنُقُ مَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى
 كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيدِ قُلْنَا مَنْ مِنَ الْعَرَبِ رَكِبْنَا فِي سَفِينَةٍ جَرِيَّةٍ قَصَادُنَا الْبَحْرَ حِينَ اغْتَمَرَ كُلُّوْبُ
 فَقَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ بَحْلِ يَمْسَانِ قُلْنَا عَنْ أَيِّ شَأْنٍهَا تَسْتَحْذِرُ قَالَ أَسَأَلْتُكُمْ عَنْ تَهْلِيهَا مَلُ
 يُشِيرُ قُلْنَا لَهُ نَعَمْ قَالَ أَمَا لَهَا يُوشِدُ أَنْ لَا تَهْمُرَ قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ مَجِيئَةِ طَبَرِيَّةٍ قُلْنَا
 عَنْ أَيِّ شَأْنٍهَا تَسْتَحْذِرُ قَالَ هَلْ فِيهَا مَاءٌ قَالُوا هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ قَالَ أَمَا إِنْ مَادَهَا بِوَيْشِدُ
 أَنْ يَذْهَبَ قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ عَيْنِ رُغْرَ قَالُوا عَنْ أَيِّ شَأْنٍهَا تَسْتَحْذِرُ قَالَ هَلْ فِي الْعَيْنِ
 مَاءٌ وَهَلْ يَزِدُّ أَهْلُهَا بِمَاءِ الْعَيْنِ قُلْنَا لَهُ نَعَمْ هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ وَأَهْلُهَا يَزِدُّونَ مِنْ
 مَادَهَا قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ عَرَبِ سَبِيحِ الْأَمِّيِّينَ مَا فَعَلَ قَالُوا قَدْ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَتَرَنَ يَتَرَبَّ

آتے ہیں اور مجھے برا معلوم ہوتا ہے کہ مہین تیری اور مہینہ گرجاوسی یا تیری پڈلیوں پر سو کپڑا مٹ جاوے اور لوگ تیرے بدن میں سو وہ دیکھیں جو تجھ کو برا لگے لیکن چلی جا اپنے چچا کے بیٹے عبدالعزیز بن عمرو بن ام مکتوم پاس اور وہ ایک شخص تھا بنی فہرین سے اور فہریش کی ایک شاخ اور وہ اس قبیلے میں سے تھا جس میں سے فاطمہ بھی تھی پہ فاطمہ نے کہا میں ادن کے گھر میں چلی گئی جب میری عدت گزر گئی تو میں نے پکارنے والے کی آواز سنی وہ پکارنے والا منادی تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پکا زانا تھا نماز کے لیے جمع ہو جاؤ میں یہی مسجد کعبہ کی طرف نکلی اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھا میں اس صف میں تھی جس میں عورتیں تھیں لوگوں کے پیچھے جب آپ نے نماز پڑھ لی تو منبر پر بیٹھے اور آپ نے ہے تھے آپ نے فرمایا ہر ایک آدمی اپنی نماز کی جگہ پر رہے پھر فرمایا تم جانتے ہو میں نے تم کو اکٹھا کیا وہ بولے اللہ اور تمہارا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا قسم خدا کی میں نے تم کو عنبت اللہ یا ڈرانے کے لیے جمع نہیں کیا بلکہ اس لیے جمع کیا کہ تم میری ایک نصرت لائی تہا وہ آیا اور اس نے بیعت کی اور مسلمان ہوا اور مجھ سے ایک حدیث بیان کی جو موافق ٹپسی اور حدیث کر جو میں تم سے بیان کیا کرتا تھا و حال کے باب میں اس نے بیان کیا کہ وہ شخص یعنی تم سوار ہو اسمندر کے جہاز میں تیس آدمیوں کے ساتھ جو بخم اور جذام کی قوم سے تھے سو ادن کو ایک مہینہ بھر نہ کہیلا کی سمندر میں یعنی شدت موج سے جہاز تباہ رہا پھر دے لوگ جاتے سمندر میں ایک ٹاپو کعبہ کی طرف مروج ڈو تے پھر وہ جہاز سے پلوار (یعنی چوٹی نکلتی) میں بیٹھے اور ٹاپو میں داخل ہوئے وہاں انکو ایک بڑا بہار سی دم بہت بالوں والا ملا کہ اسکا آگاہیچھا دریافت نہ ہوتا تھا بالوں کے سپرد سے تو لوگوں نے اس کو کہا اے کعبہ تو کیا چیز ہے اس نے کہا میں جاسوس ہوں لوگوں نے کہا جاسوس کیا اس نے کہا اس دے کے پاس چلو جو درمیں ہے ہو سطر کہ وہ تمہاری خبر کا بہت مشتاق ہو تم نے کہا جب اس نے مرو کا نام لیا تو ہم اور جاننے سے ڈرے کہ کعبہ شیطان نہ ہو تم نے کہا پھر ہم چلے دوڑے یہاں تک کہ درمیں داخل ہوئے دیکھا تو وہاں ایک شجر قد کا آدمی ہے کہ معنی آنا بڑا آدمی اور دوبا سخت جکڑا ہوا کبھی نہیں دیکھا جکڑا ہوئے ہیں اس کے دونوں ہتھ گردن کے ساتھ درمیان دونوں انوکے دونوں ٹخنوں تک لوہے سے ہم نے کہا اے کعبہ تو کیا چیز ہے اس نے کہا تم قابو پا گئے میری خبر پر یعنی میرا حال تو تم کو اب معلوم ہو جاؤ تم اپنا حال بتلاؤ کہ تم کون ہو لوگوں نے کہا کہ ہم عرب لوگ ہیں جو سمندر میں سوار ہوئے تھے جہاز میں لیکن

جب ہم سوار ہو تو سمندر کو جو شہنشاہ میں پایا یہ ایک مہینہ کی مدت تک لہر سے پہنچتی رہی بعد اوس کے آگے اس ٹاپیز
 بہر ہم بیٹھے جو کئی کشتی میں اردو داخل ہوئے ٹاپیز میں سولہا ہم کو ایک بہاری دم کا جانور بہت بالوں والا ہم
 نہ جانتے تھے اوسکا آگاہ چچا بالوں کی کثرت سے ہم نے اوس سے کہا اسکو بھرت تو کیا چیز ہے سوا اوس نے کہا میں
 جاسوس ہوں مجھے کہا جاسوس کیا اوس نے کہا چلو اس مرد کے پاس جورو میں ہے کہ البتہ وہ بہاری خبر کا
 مشتاق ہو سو ہم تیر بطرف دوڑتے آئے اور ہم اوس سے ڈرے کہ کہیں بہت پریت نہ ہو پھر اوس نے
 کہا کہ مجھ کو خبر دو بیان کے نخلستان سے ہم نے کہا کہ کون سا حال اسکا تو پوچھتا ہے اوس نے کہا کہ میں اوس کے
 نخلستان کو پوچھتا ہوں کہ پہلے ہے ہم نے اوس سے کہا کہ مان پہلے ہے اوس نے کہا خبر دو کہ ہر کوئی مقرر غرض
 ہے کہ وہ پہلی گاہ اوس نے کہا کہ تھلاؤ مجھ کو طبرستان کا دریا مجھے کہا کون سا حال اوس دریا کا تو پوچھتا
 ہے وہ بولا اس میں پانی ہے لوگوں نے کہا اوس میں بہت پانی ہے اوس نے کہا البتہ اوس کا پانی
 عنقریب جاتا رہے گا پھر اوس نے کہا خبر دو مجھ کو زغر کے چشے سے لوگوں نے کہا کیا حال اوسکا پوچھتا
 ہے اوس نے کہا اس چشہ میں پانی ہے اور وہ ان کے لوگ اوس کے پانی سے کہیں کرتے ہیں مجھے
 اوس سے کہا مان اوس میں بہت پانی ہے اور وہ ان کے لوگ کہیں کرتے ہیں اوس کے پانی سے اس
 کہا مجھ کو خبر دو عرب کے پیغمبر سے انہوں نے کہا کیا لوگوں نے کہا وہ کسے سے نکلے اور مدینے
 میں گئے اوس نے کہا کیا عرب کے لوگ اون سوڑے ہم نے کہا مان اوس نے کہا کیونکر انہوں نے خبر دو
 کے ساتھ کیا ہم نے کہا وہ غالب ہوئے اپنے گرد پیش کے عربوں پر اور انہوں نے اطاعت کی انکی
 اوس نے کہا یہ بات ہو چکی مجھے کہا مان اوس نے کہا خبر دو یہ بات اون کے حق میں بہتر ہے کہ پیغمبر
 کے تابع رہوں اور البتہ میں تم سے اپنا حال کہتا ہوں کہ مسیح ہوں یعنی وہاں تمام زمین کا پتہ
 والا اور البتہ وہ زمانہ قریب ہے جب مجھ کو اجازت ہوگی نکلنے کی سو میں نکلوں گا اور سیر کروں گا
 اور کسی سبکی کو نہ چوڑوں گا جہاں نہ جاؤں جا لیس رات کو اندر سواؤں کہ اور طیبہ کے وہاں جا نا مجھ پر
 حرام ہے یعنی منع ہے جب میں جاؤں گا ان دو بستیوں میں کو کسی کے اندر جانا تو میرے آگے بڑھ
 آؤں گا ایک فرشتہ اور اوس کے ہاتھ میں ننگی تلوار ہوگی وہ مجھ کو مان جانے سے روک دے گا
 اور البتہ اوس کے ہر ایک ناکہ پر فرشتے ہوں گے جو اوسکی چوکیداری کریں گے پھر حضرت صلح نے انہو
 لبتہ نام کو منبر پر رکھو اور دیا اور فرمایا کہ طیبہ یہی ہے طیبہ یہی ہے یعنی طیبہ کو مراد دینے

منورہ ہے خبر دار ہو بہذا میں تم کو اس حال کی خبر دے چکا ہوں تو اصحاب نے کہا کہ ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو اچھی لگی تبسم کی بات جو موافق پڑے اس جنبہ کے جو میں تم کو دجال اور مدینہ اور مکہ کے حال فرمادیا کرتا تھا خبر دار ہو کہ البتہ دریا شام یا دریائے یمن میں نہین بلکہ وہ پورب کی طرف ہے اور پورب کی طرف ہے اور پورب کی طرف ہے

بکر منہ ہے شام دجال بکر منہ کے کسی جزیرے میں ہوا اور اپنے اشارہ کیا پورب کی طرف

اول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا مقام دریائے شام یا دریائے یمن فرمایا پھر شام اور یمن کی وحی سے معلوم ہوا کہ مشرق کی طرف ہے سو اس طرح میں بار اس مضمون کو تاکید سے فرمایا چنانچہ اس کے سوا ایک حدیث میں صاف ہے کہ دجال مشرق سے آویگا بیسان اور نغزہ دوشہر میں شام کے ملک میں اور طبرستان شام کے پاس ہی معلوم ہوا کہ دجال موجود ہے بالفعل اور قید ہے قیامت کے قریب باذن خدا نکلیگا اور عیسیٰ مسیح علیہ السلام کے ہاتھ سے مارا جائیگا (تحتہ الاختیار) یہ تو بڑا دجال ہے جو قیامت کے قریب نکلیگا اور جبکہ فتنہ عالمگیر ہوگا لیکن اسکے سوجھوٹے دجال بہت ہیں امت میں ہو گئے ہیں جنہوں نے لوگوں کو بہرہ کیا اور راہِ راست دگمگادیا ہمارے زمانے میں علی گڑھ میں ایک شخص ظاہر ہوا جو اپنے تئیں سید کہتا ہے اس نے وہ گمراہی پہلانی کہ معاذ اللہ فرعون کا اور قیامت کا اور حنبت اور دوزخ اور تمام معجزات کا اس نے انکار کیا مسلمانوں کو نصار کی طرح پر چلنے کی ترغیب دی حدیث شریف کا تو بالکل انکار کیا کہ قابل اعتبار نہیں ہے اور قرآن کی ایسی تاویل کی جو تحریف سے بدتر ہے خدا اس کے شر سے سچے مسلمانوں کو بچا دے اور راہِ راست پر شریعت کو قائم رکھے

عَنْ الشَّعْبِيِّ قَالَ مَخَلْنَا عَلَى نَاطِقَةٍ مِنْتِ قَلْبِيسٍ فَأَخْفَقْنَا بِرُطْبٍ ثِقَالٍ لَهُ رُطْبِيٌّ بَنِي طَابٍ وَسَقَتْنَا سَوِيْقَ سُلَيْمٍ فَسَاَلْنَا عَنْهَا الْمُطَلِقَةَ فَلَا تَأْكُلُ أَيْنَ تَعْتَدُ قَالَتْ طَلَقْتِ بَعْلِي فَلَا تَأْكُلُ أَيْنَ تَعْتَدُ فِي أَهْلِي قَالَتْ فَنَوَدِي فِي النَّاسِ إِنْ الصَّلَاةَ جَامِعَةً قَالَتْ فَاَنْطَلَقْتُ فِيمَنْ انْطَلَقَ مِنَ النَّاسِ قَالَتْ فَكُنْتُ فِي الصَّفِّ الْمَقْدَمِ مِنَ النَّبَاِ وَهُوَ يَلِي الْمَوْحَدَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَتْ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يُخِطُّ فَقَالَ إِنَّ بَنِي عِمْرَةَ لَيَمِيْمٌ الدَّارِيُّ رَكِبُوا فِي الْبَحْرِ وَسَأَلِ الْحَدِيثَ وَرَدَّ فِيهِ قَالَتْ فَكَاَمَّا أَنْظَرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دَاوُودُ يَخْصُرُ تَبَرُّا لِيَاكُ رَضٍ دَقَالَ هَذِهِ طَبِيبَةٌ يَكْنَى الْمُدِيَّةُ مَرْجُمَةٌ شَجِي سُرُوَايْتِ سُرُومِ فَطَمَ
 مَبْنَتِ قَيْسَ كَيْسَ يَسْ كُنْ اَوْنُونِ نَعْمَ كَمُو تَحْفَ دِيَا رَطَبُ كَبُو ابْنِ طَابُ كَبُو مَبْنَتِ مَبْنَتِ رَدَهْ اِيَاكُ عَمَدَهْ مَسْمُومِ مَبْنَتِ
 كَمُو كَمُو كَمُو (اور جو کے سوتو کھو پلائے پھر مین تے اون سو پوچھا کہ جس عورت کو تین طلاقی دیئے جاوین وہ
 کہاں عدت کرے اونہون نے کہا یعلیٰ نے مجھو تین طلاقی دیئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھو
 اجازت دی اپنے میکے مین عدت کرنے کی پھر لوگوں مین منادی کی گئی نماز کے لیے جمع ہو مین ہی جلی
 اون لوگوں کے ساتھ جو چلے اور عورتوں کی پہلے صف مین تھوہر دون کی آخِ صف کو بعد تھی مین سنا رسول اللہ صلی اللہ
 منبر پر خطبہ پڑھتے تھے تو فرمایا کہ تم مین دارمی کے چچا زاد بہانی سمندر مین سوار ہو کے پھر بیان کیا وہی
 قصہ جو گذرا اتنا زیادہ ہے کہ فاطمہ نے کہا گویا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ نہی ہون اپنے
 اپنا پشت خار زمین پر بار اور فرمایا طیبہ ہی ہے یعنی مدینہ **عَنْ** فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
 عَنْهَا قَالَتْ قَدِمَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوْنِيمُ الدَّارِيِّ فَأَخْبَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَكِبَ الْبَحْرَ فَتَاهَتْ بِهِ سَفِينَتُهُ فَسَقَطَ إِلَيَّ حِزْبَةٌ خُزَّجَتْ إِلَيْهَا ثَلَاثُ عَشْرَ
 الْمَاءِ فَلَقَى إِنْسَانًا يَجْرُ شَعْرُهُ وَأَقْبَعَلُ أَحَدُنِي دَقَالَ فِيهِ شُعْرٌ قَالَتْ أَمَا إِنَّهُ لَوْ قَدْ أُذِنَ لِي
 فِي الْخُرُوجِ قَدْ وَطِئْتُ الْبِلَادَ كَلِمًا غَيْرَ طَبِيبَةٍ فَأَخْرَجَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 إِلَى النَّاسِ فَخَذُّهُمْ قَالَتْ هَذِهِ طَبِيبَةٌ وَذَلِكَ الدَّخَالُ مَرْجُمَةٌ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ سُرُوَايْتِ
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باپس تمیم دارمی آئے اور آپ کو خبر دی کہ سمندر مین سوار ہو کے تھو انکا
 جہاز راہ سوٹ گیا اور ایک جزیرہ سے جا لگا وہ اوس کے اندر گئے باپ کی تلاش مین وہاں ایک آدمی
 دیکھا جو اپنے بال کمینچر دھاتا اور بیان کیا سارا قصہ حدیث کا پھر کہا کہ وہاں نے کہا اگر مجھ کو اجازت
 ملتی نکلنے کی تو مین سب شہر و مین ہوتا سوا طیبہ کے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمیم کو لوگوں
 کے سامنے نکالا اوس نے سارا قصہ بیان کیا اپنے فرمایا طیبہ ہی مدینہ ہے اور وہاں وہی شخص ہے
عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقَعَّدَ عَلَى الْمَنْبَرِ فَقَالَ أَيُّهَا
 النَّاسُ حَدِّثْنِي تَوْنِيمُ الدَّارِيِّ أَنَا سَأَتُنْ قَوْمَهُ كَانُوا فِي الْبَحْرِ فِي سَفِينَةٍ لَهُمْ ثَلَاثُ عَشْرَ
 بِعْثُهُمْ تَكْرِبَ بَعْضُهُمْ عَلَى الْوُجْهِ مِنَ الْعَوَاجِ السَّيْفِيَّةِ فَخُزَّجُوا فِي الْبَحْرِ وَسَاقَى الْحَدِيثِ
 مَرْجُمَةٌ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ رَوَايْتِ سُرُوَايْتِ سُرُومِ فَطَمَ مَبْنَتِ مَبْنَتِ رَدَهْ اِيَاكُ عَمَدَهْ مَسْمُومِ مَبْنَتِ

مجھ سے بیان کیا یتیم داری نے کہ اون کی قوم کے لوگ سمندر میں تیرا ایک شتی مین وہ کشتی ٹوٹ گئی بعض
لوگ اون مین کے ایک تخت پر سوار ہو رہے اور ایک جزیرہ مین گئے پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح
میں اور گزرا **عَنْ** بَقِيَّةٍ مِّنْ أَحَادِيثِ الدَّخَالِ دَجَالِ كُوبَابِ مِّنْ بَاقِي حَدِيثُونِ كَابِيَانِ
عَنْ النَّبِيِّ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُنَّ مِّنْ بَكْدٍ إِلَّا سَيِّئًا
الدَّخَالِ إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ وَلَكِنَّ نَفْسًا مِّنْ نَّفَائِهَا إِلَّا هَلِكَةً الْمَلَكُ كَمَا مَاتَ
نَحْمُهَا فَيَكُونُ بِالسَّجَةِ فَتَرْجَعُ الْمَدِينَةُ ثَلَاثَ رَجَعَاتٍ تَخْرُجُ إِلَيْهِ مِنْهَا كُلُّ كَافِرٍ
وَمُنافِقٍ ترجمہ انس بن مالک روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شہر ایسا نہیں
جس میں دجال نہ جاوے سوا کہ اور مدینہ کے مدینہ کے ہر راستہ پر فرشتے صیغہ باندھے کھڑے ہوں گے
اور جو کیداری کریں گے پھر دجال اور سرزمین مین اترے گا مدینہ کے قریب اور مدینہ مین بارگاہ
کا (یعنی تین بار اس مین زلزلہ ہوگا) اور جو اس مین کافر یا منافق ہوگا وہ دجال کے پاس جلا جادینگا
عَنْ أَنَسِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ كَرَّ نَحْوُ خَيْرِ آيَةٍ قَالَ فَيَأْتِي
سَبْعَةَ الْجَوْرِ فَيَضْرِبُ رِوَاكَهُ وَقَالَ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ كُلُّ مُنافِقٍ وَمُنافِقَةٍ ترجمہ ہی جو
گزرا اس مین یہ ہے کہ دجال اپنا خیمہ جوف کی سوز زمین مین لگاوے گا اور ہر منافق مرد اور عورت
اوس کے پاس چلے جاویں گے **عَنْ** أَنَسِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُ الدَّخَالِ مِثْلَ يَهُودٍ أَصْبَحَانِ سَبْعُونَ أَلْفًا عَلَيْهِمْ حِمَامُ الطَّيْلِ لِسَةٍ
ترجمہ انس بن مالک روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال کو ساتھ تباوین کے صفہ
کے ستر ہزار یہودی سیاہ چادرین اوڑھے ہوئے **عَنْ** أَنَسِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيُغْزِيَنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّخَالِ فِي الْجِبَالِ قَالَتْ أُمُّ ثَوْرٍ يَا
رَسُولَ اللَّهِ كَايَنَّ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ قَالَ هُمْ قَلِيلٌ ترجمہ ام شریک روایت ہر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ دجال سے ہبا گئیں گے پہاڑوں مین ام شریک نے کہا یا رسول اللہ عرب کے
لوگ اوس دن کہاں ہوں گے (یعنی وہ دجال سے مقابلہ کیوں نہ کریں گے) آپ فرمایا عرب اون دنوں
تہوڑے ہوں گے (اور دجال کے ساتھی کروڑوں) **عَنْ** أَنَسِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ہی جو گزرا **عَنْ** دَهْطٍ مِّنْهُمْ أَبُو الدَّهْمَاءِ وَابْنُ قَتَادَةَ قَالُوا كَيْتَا مَعْرُوعًا حِشَامِ

مگر اون پر جو بڑے ہون کے **بَابُ قُرْبِ السَّاعَةِ** قیامت کا قریب ہونا **عَنْ** سَمْعَانَ بْنِ مَرْثَانَ
 السَّيِّئِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ يَرْوَاهُ مُصَنِّعُ النَّبِيِّ قُلُوبُ الْأَنْبَاءِ وَالْوَسْطَى وَهُوَ يَقُولُ بُعِثْتُ
 أَنَا وَالسَّاعَةُ هَكَذَا **ترجمہ** سہل سرور اب میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انشارہ کرتے تھے
 اس اور انگلی سے جو بڑا ایک ہوا انگلی ہونے کے اور بیچ کی اور انگلی سے اور فرماتے تھے میں قیامت کو ساتھ ساتھ
 بھیجا گیا ہوں **ف** غرض یہ ہے کہ عجیب میں اور قیامت میں کسی اور نبی کی شریعت فاضل نہیں ہے
 جیسے بیچ کی اور انگلی اور اس اور انگلی کے بیچ میں کوئی اور انگلی نہیں ہے اس طرح سہری شریعت بھی سب
 شریعتوں سے اخیر ہے اور میرا دین سب دینوں کے بعد ہے اس کے بعد یہ قیامت ہی ہے **عَنْ**
 ابْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ قَالَتْ
 شُعْبَةُ وَسَمِعْتُ قَتَادَةَ يَقُولُ فِي قَصَصِهِ كَقَضَلِ أَحَدِ هَمَاحِلِ الْأَخْرَاءِ فَلَا أَدْرِي أَذْكَرُهُ عَنْ أَكْثَرِ
 أَوْ قَالَهُ قَتَادَةُ **ترجمہ** ابن مالک سرور اب میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور قیامت
 اس طرح بھیجا گیا جیسے یہ دونوں انگلیاں سننے کے لیے کہتا ہے سنا وہ اپنے مقصود میں کہتے تھے جتنے ایک
 اور انگلی دوسری اور انگلی سے بڑی ہے اب میں نہیں جانتا کہ قتادہ نے یہ اس سے سنا یا اپنے دل سے کہا
عَنْ ابْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ هَكَذَا
 وَقَدَرَنَ شُعْبَةُ مَبْنًى اصْصَعْبِيَّةَ الْمُسَبَّحَةِ وَالْوُسْطَى بِحِكْمَةٍ **عَنْ** ابْنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدَّثِ **عَنْ** ابْنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ حَدِيثِهِمْ **عَنْ**
 ابْنِ رَجَاءٍ رَفِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ
 كَهَاتَيْنِ قَالَ وَحَمَّ السَّابِغَةُ وَالْوُسْطَى **ترجمہ** وہی اس میں یہ ہے کہ آپ نے ملا یہاں کلمہ کی اور انگلی
 اور بیچ کی اور انگلی **عَنْ** عَائِشَةَ رَفِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ الْأَعْرَابُ إِذَا قَدِمُوا عَلَى
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوهُ عَنِ السَّاعَةِ مَتَى السَّاعَةُ فَقَطَّلَ إِلَى الْحَدِيثِ
 الْإِنْسَانِ مَرَّضُهُ فَقَالَ إِنَّ يُبْعَثُ هَذَا الْكَرْدُ رَكْعَةُ الْهَرَمِ قَامَتْ عَلَيْكُمْ سَاعَتُكُمْ **ترجمہ**
 ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہو گئی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لانا
 تو قیامت کو پوچھتے آپ ان میں سے کم عمر کو دیکھتے اور فرماتے اگر بیچے گا تو بڑا نہ ہو گا یہاں تک کہ
 تمہاری قیامت ہو جاوے گی (کیونکہ تمہاری قیامت یہی ہے کہ تم مر جاؤ مگر اوقیامت صغریٰ ہے

اور وہ موت ہو **عَنْ** اَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَى تَقُومُ السَّاعَةُ
وَعِنْدَكَ عِلْمٌ مِنْ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ مُحَمَّدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ يَشِئَنَّ
هَذَا الْعَلَامُ نَعْنَى أَنْ لَا يَذُرُكَ إِلَّا اللَّهُمْ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ ترجمہ انس سورت ہوا ایک
شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا قیامت کب آوے گی اور وقت آپ کے پاس کیا نصاریٰ اور کما
موجود تھا جس کو نوحہ کرتے تھے آپ فرمایا اگر یہ جیسے گا تو شاید بوڑھا نہ ہونے پادے کہ قیامت آجاوے
ف مراد قیامت سورتی قیامت صغریٰ ہے یعنی موت کیونکہ قیامت کبرے کا وقت سوا خدا
کے کسی کو معلوم نہیں **عَنْ** الثَّوْبَانِ مَالِكِ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَى تَقُومُ
تَقُومُ السَّاعَةُ قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُنَيْيَةً ثُمَّ نَظَرَ إِلَى
عَلَامٍ بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ أَنْ دَسْنُوهُ فَقَالَ إِنْ عَجِرَ هَذَا الْكَمِيدُ رَكَعُ اللَّهُمْ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ
قَالَ قَالَ النَّاسُ ذَاكَ الْعَلَامُ مِنْ أَنْ تَرَانِي يُؤْمِدُنَا ترجمہ انس بن مالک سورت ہوا ایک شخص نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا قیامت کب ہوگی آپ ٹھوڑی دیر تک خاموش ہو رہے پھر آپ نے
سامنے ایک بچہ بیٹھا تھا قبیلہ ازکا جو شہودہ میں رہتے تھے اس کی طرف دیکھا اور فرمایا اگر اس بچہ کو عمر
موسیٰ تو بوڑھا ہوگا کیا تم کہہ سکتی ہو قیامت ہو جاوے گی انس نے کہا یہ لڑکا میرے ہم سنوں میں ہوتا تھا اور سن
عَنْ اَنَّ قَالَ مَرَّ عَلَامٌ لِلْمُعَذِّبَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَكَانَ مِنْ أَقْدَانِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ يُؤَخَّرَ هَذَا فَلَنْ يُبْدِيَكَ اللَّهُمْ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ ترجمہ انس سورت
ہوا ایک لڑکا نکلا مغیرہ بن شعبہ کا وہ میرے بھائیوں میں ہوتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اگر یہ جیسا تو بوڑھا نہ ہوگا کہ قیامت آجاوے گی **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَكْلَمُ
بِهِ قَالَ تَقُومُ السَّاعَةُ وَالرَّجُلُ يَحْلِبُ اللَّفْخَةَ كَمَا يَعْمَلُ الْوَلَانَاءُ إِلَى الْفَيْحَةِ حَتَّى تَقُومَ
الرَّجُلَانِ يَتْبَعَانِ التَّوْبَ كَمَا يَتَّبِعَانِ بَعْدَهُ حَتَّى تَقُومَ فَالرَّجُلُ يَلْطِفُ فِي حَوْضِهِ فَمَا
يَصْدُرُ حَتَّى تَقُومَ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت
قائم ہو جاوے گی اور حالانکہ مرد اور عورتی دو تھیں ہوں گے سونے پہنچا ہوگا برتن اس کے منہ تک کہ قیامت
آجاوے گی اور دومر و خرید اور فروخت کرتے ہوں گے کپڑے کے سودے خرید و فروخت نہ کر چکے
ہوں گے کہ قیامت آجاوے گی اور کوئی مرد اپنا حوض درست کر رہا ہوگا سوا سکو درست کر کے نہ پہر ہوگا

کہ قیامت آجائے **باب** مَا بَيْنَ النَّفْثَيْنِ صَوْرَکے دونوں ہونیک میں کتنا فاصلہ ہوگا **ع**
 اَبْنُ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ النَّفْثَيْنِ
 اَرْبَعُونَ قَالُوا يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اَرْبَعِينَ يَوْمًا قَالَ اَبَيْتُ قَالُوا اَرْبَعِينَ شَهْرًا قَالَ اَبَيْتُ
 قَالُوا اَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ اَبَيْتُ ثُمَّ يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءٌ فَيَنْبُتُونَ كَمَا يَنْبُتُ الْبَقْلُ
 قَالَ وَلَكِنَّ مِنَ الْاَنْسَانِ شَيْئًا اَلَا يَكِلِيهِ اَلْاَعْظَمُ اَوْ اَلْاَوْجَدُ وَهُوَ عَجَبُ الدَّانِيَةِ وَمِثْلُهُ
 يَرْكَبُ الْخُلُقُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 صو کے دونوں ہونیکوں کے بیچ زمین چالیس کا فرق ہوگا لوگوں نے کہا اے ابو ہریرہ چالیس دن
 کا ادھون نے کہا میں نہیں کہتا ہر لوگوں نے کہا چالیس مہینے کا ادھون نے کہا میں نہیں کہتا
 ہر لوگوں نے کہا چالیس برس کا ادھون نے کہا میں نہیں کہتا یعنی مجھے اسکا اتنی معلوم نہیں
 ہر آسمان سے ایک بانی بر سے گا اوس سے لگ ایسے اوگ آوین گے جیسے سبزہ اوگ آتا ہے ادھون نے
 کہا آدمی کے بدن میں کوئی چیز ایسی نہیں جو گل نہ جاوے مگر ایک ہڈی وہ ریڑھ کی ہڈی ہے اسی
 ہڈی سے قیامت کو دن لوگ پیدا ہون گے (نودوی نے کہا اس میں سے پیغمبر مستثنیٰ ہیں اون کو
 بدنوں کو اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے **ع** اَبْنُ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ ابْنِ آدَمَ يَأْكُلُهُ الدَّانِبُ اِلَّا عَجَبَ الدَّانِبِ
 مِنْهُ خَلْقٌ وَفِيهِ يَرْكَبُ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 تمام آدمی کے بدن کو زمین کہا جاتی ہے سوائے ڈھڈی کی ہڈی کے اس سے آدمی پہلے بنا یا گیا
 ہے اور اسی سے ہر جوڑ جاوے گا **ف** عَجَبُ الدَّانِبِ اُس ہڈی کو کہتے ہیں جہاں سوجاؤں
 کی دُم جتی ہے آدمی کے بدن میں اوسکو ڈھڈی کہتے ہیں سو فرمایا کہ آدمی کا بدن تمام مٹی میں
 گل جاتا ہے مگر ڈھڈی نہیں گلتی آدمی کی پیدائش بیٹ میں اول زمین سے شروع ہوتی ہے اور
 قیامت میں ہی اوس ہڈی سے ترکیب شروع ہوگی سب بدن کی خاک و مٹی متصل ہو کر جیسا بد
 ہوا و بیا طیار ہو جاوے گا یہ جو فرمایا کہ ڈھڈی نہیں گلتی یا تو سب نہ گلتی ہوگی یا اوس کے باریک
 اجڑائے اصل یہ نہ گلتی ہو گئے اگر پیغمبر صلی جزا رکھل جاوین (تحتہ الاخبار) **ع**
 هَسَامُ بْنُ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَكَّيْتُمَا اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِرَارَ نَسَاكَ عَظَمًا لَا تَأْكُلُهُ إِلَّا جُرْأَتُهُ يَوْمَ الْهَيْمَةِ قَالُوا أَيْ عَظِيمٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ عَجَبٌ الَّذِي تَرْجَمُهُ ابوبهرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کے بدن میں ایک ہڈی جو جکڑ میں نہیں کہاتی اسی کو جڑا جاویگا قیامت کو دن کو کوئی شخص عرض کیا وہ کون سی ہڈی ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا ڈنڈی کی

کتاب الزہد

کتاباؤں حدیثوں کے بیان میں جو دنیا سو نفرت دلاتی ہیں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا سِجْنٌ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةٌ الْكَافِرِ ترجمہ ابوبہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا قید خانہ ہے مسلمان کا اور جنت ہی کا فرکی **ف** مسلمان کی سو ہی عیش میں ہو مگر کافر کی طرح عیش نہیں کر سکتا کافر کے نزدیک حرام حلال کچھ نہیں عاقبت کی فکر اوسکو نہیں عبادت کی شفقت اوسکو نہیں مسلمان کو یہ سب نعمتیں ہیں اوس پر جنت کا قبر کا دغدغہ ہے یہاں فکر معیشت کے دامن دغدغہ شر البتہ مسلمان جب دنیا سے خلاص کر قبر اور حشر سے پار ہو کر جنت میں جاویگا اور موت اطمینان حاصل ہوگا اس لیے دنیا مومن کا قید خانہ ہے اور جہان تک ایمان قوی ہوگا وہ میں تک دنیا کا رہنا بڑا معلوم ہوگا اور آخرت کا شوق زیادہ ہوگا **عَنْ** سَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِالشُّوْقِ دَاخِلًا مِنْ بَعْضِ الْعَالِيَةِ وَالنَّاسُ كَتَفِيهِمْ فَمَرَّ بِجَدِي أَسْكَ مَيْتٍ فَنَادَاهُ فَادْنُ يَا ذَنبِي ثُمَّ قَالَ أَيْتُكُمْ يُعِيبُ أَنْ هَذَا لَهُ يَدْرُهُمْ فَقَالُوا مَا حَبَّبَ إِلَهُ لَنَا لَشَيْءٍ وَمَا لَصَنَعَهُ بِهِ قَالَ يُخَيِّتُونَ أَنَّهُ لَكُمْ قَالُوا وَاللَّهِ لَوْ كَانَتْ حَيَاتُكَ عَيْنًا فِيهِ لَا تَهْلِكُ أَفْكَ فَنَكَيْتَ وَهُوَ مَيْتٌ فَقَالَ كَوَاللَّهِ لَكُلُّنَا أَهْوَى عَلَى اللَّهِ مِنْ هَذَا عَلَيْكُمْ ترجمہ جابر بن عبد اللہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں سے گزرے آپ مدینہ میں آ رہے تھے کسی عالم کی طرح سورا عالیہ وہ گاؤں میں جو مدینہ کے باہر مدینہ پر واقع ہیں اور لوگ آپ کے ایک طرف باد و دنوں طرف تہی آپ ایک بیڑ کا بچہ چوٹے کان والا

مردہ دیکھا اوسکا کان پکڑا ہر فرمایا تم میں کون یہ لیتا ہے ایک روم کو لوگوں نے عرض کیا ہم ایک
 وٹری کو بھی اسکو لینا نہیں چاہتے لیکن کسی چیز کے بدلے اور ہم اوسکو کیا کریں گے آپ نے فرمایا تم چاہتے
 ہو کہ یہ تم کو ملجاوے لوگوں نے کہا تم خدا کی اگر یہ زندہ ہوتا تب ہی اس میں عیب تھا کہ کان اس
 کے بہت چھوٹے ہیں ہر مرے پر اوسکو کون لے گا آپ نے فرمایا تم خدا کی دنیا اسد جل جلالہ کے نزدیک
 اس سے ہی زیادہ ذلیل ہے جیسے یہ تمہارے نزدیک **عَنْ** جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنْ وَحَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ فَلَوْ كَانَ حَيًّا كَانَ هَذَا السَّاتِرُ بِهِ حَبِيبًا
 ترجمہ وہی جو گزرا **عَنْ** مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ
 يَقْرَأُ أَلْهَافُ الْكَافِرَاتِ يَقُولُ ابْنَ آدَمَ مَالِي مَالِي قَالَ وَهَلْ لَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مِنْ مَالٍ
 إِلَّا مَا أَكَلْتَ فَأَنْتَ أَوْ لَيْسَتْ فَأَبْلَيْتَ أَوْ تَصَدَّقْتَ فَأَمْضَيْتَ ترجمہ مطرف سے روایت
 ہے انہوں نے سنا اپنے باپ سے وہ کہتے تھے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ ابکم الکافرات
 پڑھتے تھے آپ نے فرمایا آدمی کہتا ہے مال میرا مال میرا اور اسے آدمی تیرا مال کیسا ہے تیرا مال وہی جو
 جو تو نے کھایا اور فنا کیا یا پینا اور پرانا کیا یا صدقہ دیا اور چھٹی کی **ف** اور جو کہ چھوڑا
 تیرا مال نہیں ہے بلکہ تیرے وارثوں کا ہے یا اگر وارث نہیں تو الفتون کچھ ہے انوس ہے کہ انسان
 مال کماوے اتنی محنت کرے مشقت اٹھاوے اور حظ دوسرے اڑاویں لازم ہے کہ آپ خوب
 کہاوے اور پیوے پیئے اور لے دیوے دوستوں اور عزیزوں کو کھلاوے اس پر بھی جو کچھ بچ
 رہے وہ اگر وارث لے لیں تو خیر **عَنْ** مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَفَدَكَ كَرِيمٌ حَدَّثَنَا عَنْكَ **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ الْعَبْدُ مَالِي مَالِي رَحِمَ اللَّهُ مَالِي
 ثَلَاثَ مَا أَكَلْتُ مَا فَتَنِي أَوْ لَيْسَ فَأَبْلَيْتَ أَوْ أَعْطَيْتَ فَأَفْتَنَنِي مَا يَسُوئِي ذَلِكَ فَعَوَّذُ أَهْلًا وَ
 نَارًا **ك** لثلاثیں ترجمہ ابوسریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ کہتا
 ہے مال میرا مال میرا حالانکہ اسکا مال تین چیزیں ہیں جو کھایا اور فنا کیا اور جو پینا اور پرانا کیا اور
 جو خدا کی راہ میں دیا اور حرمہ کیا اس کے سوا تو وہ جانے والا ہے اور جو بڑ جانے والا ہے لوگوں
 کے لیے **عَنْ** الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْأَسَدِ مِثْلَهُ ترجمہ وہی جو ابورکبہ گزرا

عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِثَتُهُ
 الْمَيْتَةُ ثَلَاثَةٌ فَيَرْجِعُ أَثَرُهُ وَيَبْقَى وَاحِدٌ يَتْبَعُهُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُهُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ
 وَيَبْقَى عَمَلُهُ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردے کے ساتھ
 تین چیزیں جاتی ہیں بہر دولت آتی ہیں اور ایک رہ جاتی ہے اس کے ساتھ اس کے گھر والے اور
 مال اور عمل تو گھر والے اور مال تو لوٹ جاتے ہیں اور عمل اس کے ساتھ رہ جاتا ہے (پس رفاقت
 پوری عمل کرتا ہے اس کے لیے انسان کو کوشش کرنا چاہیے اور لڑکے بالے بال بچے مال دولت
 یہ سب جیتی تک کے ساتھ ہیں مرنے کے بعد کچھ کام کے نہیں ان میں دل لگانا بے عقلی ہے) **عَنْ**
 عُمَرَ بْنِ عَرْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثْتُ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَدْرِ إِلَى الْجَدْرِ
 بَابِي حِزْبِي هَذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَاحِبُ أَهْلِ الْجَدْرِ وَكَرَّ عَلَيْهِمْ
 الْأَمَانَةُ بْنُ الْحَضْرَمِيِّ فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْجَدْرِ فَمِيعَتُ الْأَنْصَارِ يُحْدِثُ وَابْنُ
 عُبَيْدَةَ فَوَاقُوا مَلُوءَةً الْفَجْرِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا حَضَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْصَرَفَ فَتَعَرَّضُوا لَهُ فَتَبَسَّحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ
 رَأَوْهُ ثُمَّ قَالَ أَطْلَقْتُكُمْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ مِنَ الْجَدْرِ فَقَالُوا أَجَلُ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قَاتِلُوا قَاتِلُوا مَا سَرَّكُمْ قُوا اللَّهَ مَا الْفَقْرُ أَخَشَى عَلَيْكُمْ وَلَكِنَّ
 أَخَشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُنْسَبَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ كَمَا لُبِطَتْ عَلَيَّ مَنْ كَانَ تَبْدَلَكُمْ تَنَافُسُوا
 كَمَا تَنَافَسُوا هَذَا تَلِكُمْ كَمَا أَهْلَكْتُمْ **ترجمہ** عمر بن عوف سے روایت ہے کہ جبکہ بدر میں رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو عبیدہ بن الجراح کو بحرین کی طرف
 بھیجا وہاں کا خبر یہ لائے کہ وہاں آپ صلح کر لی تھی بحرین والوں سے اور انہیں حاکم کیا تھا عبد بن حضرمی
 کہ پہلے ابو عبیدہ وہ مال لیکر آئے بحرین سے یہ خبر انصار کو پہنچی انہوں نے فجر کی نماز رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو انصار آپ کے سامنے آئے آپ نے
 انکو دیکھ کر قسم فرمایا کہ یہ فرمایا میں سمجھتا ہوں تم نے سنا کہ ابو عبیدہ بحرین کو کچھ مال لیکر آئے ہیں
 راہ میں اسی خیال سے آج جمع ہوئے کہ مال ملیگا انہوں نے کہا بیشک یا رسول اللہ آپ نے فرمایا خوش

ہو جاؤ اور امید رکھو اور سنائی جس سے خوش ہو گئے تو قسم خدا کی فقیری کا مجھے تم پر ڈر نہیں لیکن مجھے
 اسکا ڈر ہے کہ کہیں دنیا تم پر کشادہ ہو جاوے جس سے تم سے پہلے لوگوں پر کشادہ ہوئی تھی بہر ایک دوسرے
 سے حسد کرنے لگو جسے اگلے لوگوں نے حسد کیا تھا اور ہلاک کر دے تم کو جیسے انکو ہلاک کیا تھا ۔
عَنْ الزُّهْرِيِّ يَاسَنًا دِيُونَسَ وَمِثْلَ حَدِيثِهِ عَنَّا أَنَّ فِي حَدِيثِ صَالِحٍ وَتَلَوْنَاهُ كَمَا
عَنْ تَرْجَمَهُ دِيُونَسَ اس میں یہ ہے کہ غافل کر دے تم کو جیسے اگلے لوگوں کو غافل کر دیا تھا
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَامِرِ حَتَّى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا لُجِئَتْ عَلَيْكُمْ فَارِسُ وَالرُّمُّ أَيْ قَوْمٌ أَنْتُمْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
 عَوْفٍ نَقُولُ كَمَا أَمَرَنَا اللَّهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْيِزْ ذَلِكَ تَلَا فُسُونُ
 ثُمَّ تَعَا سَدُّونَ ثُمَّ تَمَّتْ أَبْرُونَ ثُمَّ تَلَا عَصُونُ أَوْ تَحْذَرُ ذَلِكَ ثُمَّ تَكَلَّفُونَ فَمَسَاكِينُ
 الْمُهَاجِرِينَ فَتَجْعَلُونَ بَعْضُهُمْ عَلَى رِقَابِ بَعْضٍ **تَرْجَمَهُ** عبد الله بن عمرو بن عاصٍ سُرُوَيْتٍ هُوَ رَسُولُ
 الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَمَا يَحِبُّ فَارِسَ أَوْ رُومَ فَخَرَّ هُوَ جَاوِينَ كَيْ تَقْرَأَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ لَوْ
 كَمَا سَمِعَ دِيُونَسَ كَيْ هُوَ السَّرُّنَةُ بِمَكْمَلٍ كَمَا (بِغْلٍ) اسکا شکر کریں گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 اور کچھ نہیں کہتے رشک کرو گے بہر حسد کرو گے بہر لگاؤ گے دوستوں سے بہر دشمنی کرو گے یا اسبابی کچھ
 فرمایا بہر مسکین مہاجرین پاس جاؤ گے اور ایک کو دوسرے کا حاکم بناؤ گے **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
 تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلَى مَنْ قُتِلَ عَلَيْهِ فِي
 الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلُ مِنْهُ مِمَّنْ قُتِلَ عَلَيْهِ **تَرْجَمَهُ** ابُو هُرَيْرَةَ سُرُوَيْتٍ هُوَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَمَا يَحِبُّ كَوْنِي تَمَّ مِّنْ سُرُوَيْتٍ كَوْنِي حَتَّى جَوَابُنِي سَوْزِيَادَةَ هُوَ مَالٍ أَوْ صَوْرَتِ
 مِّنْ تَوَاسُكُوَيْتٍ جَوَابُنِي سَوْزِيَادَةَ هُوَ مَالٍ أَوْ صَوْرَتِ مِّنْ تَوَاسُكُوَيْتٍ جَوَابُنِي سَوْزِيَادَةَ هُوَ مَالٍ أَوْ صَوْرَتِ
 مِّنْ تَوَاسُكُوَيْتٍ جَوَابُنِي سَوْزِيَادَةَ هُوَ مَالٍ أَوْ صَوْرَتِ مِّنْ تَوَاسُكُوَيْتٍ جَوَابُنِي سَوْزِيَادَةَ هُوَ مَالٍ أَوْ صَوْرَتِ
عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلَى مَنْ قُتِلَ عَلَيْهِ فِي
 الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلُ مِنْهُ مِمَّنْ قُتِلَ عَلَيْهِ **تَرْجَمَهُ** ابُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
 تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْظَرُوا إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلُ مِنْكُمْ
 وَلَا تَنْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَهُوَ أَحَدٌ أَنْ لَا تَزْدَرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ
تَرْجَمَهُ ابُو هُرَيْرَةَ سُرُوَيْتٍ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَمَا يَحِبُّ اس شخص کو دیکھو جو

کم ہے مال اور دولت میں اور حسن و جمال میں اور بال بچوں میں اور اس کو مست دیکھو جو تم سے زیادہ
 اگر ایسا کرو گے تو اللہ تعالیٰ کی نعمت کو حقیر سمجھو گے اپنے اور **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ تِلْكَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ أَبْرَصَ وَأَقْرَعَ
 وَأَعْمَى فَأَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ تِلْكَ فَأَتَى الْكَابِرَ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ
 إِلَيْكَ قَالَ لَوْ كُنْتُ حَسَنٌ وَجِلْدٌ حَسَنٌ وَرَبِّتُهُمْ عِنِّي الَّذِي مَدَّ قَدْرِي النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهُ
 فَنَدَاهُ عَنْدَهُ قَدْ رَأَى وَأَعْطَى لَوْ نَاحِصًا وَجِلْدًا حَسَنًا قَالَ فَأَتَى الْمَالَ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ
 الْإِبِلُ أَوْ قَالَ الْبَقَرُ تِلْكَ رَحِمَتِي الْإِبِلُ الْكَابِرُ أَوْ الْأَقْرَعُ قَالَ أَحَدُهُمَا الْإِبِلُ وَقَالَ الْأَقْرَعُ
 الْبَقَرُ قَالَ فَأَعْطَى رَاقَةَ عَشْرَةَ فَقَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِيهَا قَالَ فَأَتَى الْأَقْرَعُ فَقَالَ أَيُّ
 شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ فَقَالَ شَعْرٌ حَسَنٌ وَبَيْتٌ هَيَّجَتْنِي هَذَا الَّذِي مَدَّ قَدْرِي النَّاسُ قَالَ
 فَمَسَحَهُ فَنَدَاهُ عَنْدَهُ قَالَ وَأَعْطَى شَعْرًا حَسَنًا قَالَ فَأَتَى الْمَالَ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْبَقَرُ
 قَالَ عَطَى بَعْرَةً حَامِلًا قَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِيهَا قَالَ فَأَتَى الْكَابِرَ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ
 قَالَ أَنْ يَرُدَّ اللَّهُ إِلَيَّ بَصَرِي فَأَبْصُرَ بِهِ النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهُ كَرَدَّ اللَّهُ إِلَيْهِ بَصَرَهُ قَالَ فَأَتَى
 الْمَالَ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْغَنَمُ فَأَعْطَى شَاةً وَالِدًا فَأَتَتْهُ مِلْدَانٌ وَوَلَدَ هَذَانِ مِلْدَانٌ
 وَادِ مِزَ الْإِبِلَ وَلِهَذَا إِذَا مِزَ الْبَعْرَ وَلِهَذَا إِذَا مِزَ الْغَنَمَ قَالَ فَخَرَّتْهُ أَتَى الْكَابِرَ وَرَاحَ
 صَوْرَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مَسِيكٌ يُرِيدُ أَنْ يَقْطَعَ فِي الْجَبَالِ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَاغَ
 لِي الْيَوْمَ إِلَّا بِأَنْ تَحْمِلَ شَعْرَتِكَ بِالدِّمِيِّ اعْطَاكَ اللّٰهُنَّ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ
 بَعِيرًا أَتَبْلُغُ عَلَيْهِ فِي سَفَرِي فَقَالَ الْحَسَنُ كَثِيرٌ فَقَالَ لَهُ كَاتِبِي أَعْرِضْكَ أَلَمْ تَأْنِ أَبْرَأَ
 يَقْدِرُكَ النَّاسُ فَعَيَّرَ فَأَعْطَاكَ اللَّهُ فَقَالَ إِنَّمَا وَرِثْتُ هَذَا الْمَالَ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ فَقَالَ
 إِنْ كُنْتُ كَابِرًا فَصَلِّكَ اللَّهُ إِلَيَّ كُنْتُ قَالَ وَأَتَى الْأَقْرَعُ فِي صَوْرَتِهِ فَقَالَ لَهُ مِثْلُ مَا قَالَ
 لِهَذَا أَوْ رَدَّ عَلَيْهِ مِثْلُ مَا رَدَّ عَلَى هَذَا فَقَالَ إِنْ كُنْتُ كَابِرًا فَصَلِّكَ اللَّهُ إِلَيَّ مَا كُنْتُ تَابِرًا
 وَأَتَى الْكَابِرَ فِي صَوْرَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مَسِيكٌ وَابْنٌ سَيِّئٌ الْقَطْعَتِ فِي الْجَبَالِ
 فِي سَفَرِي فَلَا بَلَاغَ لِي الْيَوْمَ إِلَّا بِأَنْ تَحْمِلَ شَعْرَتِكَ بِالدِّمِيِّ رَدَّ عَلَيْهِ بَصَرَهُ فَشَاةٌ
 أَتَبْلُغُ بِهَا فِي سَفَرِي فَقَالَ قَدْ كُنْتُ أَعْمَى كَرَدَّ اللَّهُ إِلَيَّ بَصَرِي فَخُدْ مَا شِئْتُكَ رَدَّ عَلَيْهِ مَا شِئْتُكَ

فَوَاللّٰهِ لَا جَهْدَ لَكَ الْيَوْمَ شَيْئًا اخَذَكَ رَبُّكَ مَا لَكَ اَمْسِكَ مَا لَكَ مَا تَمَّا اَبْلَيْتُمْ فَقَدْ رُحِنِي
 عَنْكَ وَخَطَا عَلَى صَاحِبَيْكَ ثُمَّ جَمَعَ أَبُو سَرِيحٍ وَرَدَّ رَسُوْلَ الْمَدِيْنَةِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَمَا يَنْبِيْ سُرَّ
 كے لوگوں میں تین آدمی تھے ایک کڑھی سفید داغ والا دوسرا گنچا تیسرا اندھا سو خدا نے چاہا کہ اون کو
 آزمائے تو اون کے پاس فرشتہ پہنچا سو وہ سفید داغ والے پاس آیا پھر اوس نے کہا کہ تجھ کو کون چیز بہت
 بیماری ہے اوس نے کہا کہ اچھا رنگ اور اچھی کہاں اور مجھے سو یہ بیماری دور ہو جاوے جس کو سب لوگ
 مجھ سے گھن کرتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ فرشتے نے اوس پر ہاتھ ملا سو اوس کی گھن دور ہوئی اور اوس کو
 اچھا رنگ اور اچھی کہاں دی گئی فرشتے نے کہا کون مال تجھ کو بہت پسند ہے اوس نے کہا اونٹ یا گائے
 اسحاق بن عبد اللہ اس حدیث کو ایک راوی کو شک پڑ گئی کہ اوس نے اونٹ مانگا یا گائے لیکن سفید
 داغ والے یا گئے نے ان میں سے ایک اونٹ کہا دوسرے نے گائے سو اوس کو دس مہینے کی گاہ بن
 اونٹنی دی پھر کہا خدا تعالیٰ تیرے واسطے اس میں برکت دے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر
 فرشتہ گئے پاس آیا سو کہا کون چیز تجھ کو بہت پسند آتی ہے اوس نے کہا کہ اچھے بال اور یہ بیماری جاتی
 رہے جس کے سبب سو لوگ مجھ سے گھناتے ہیں پھر اوس نے اوس پر ہاتھ ملا سو اوس کی بیماری دور ہو گئی
 اور اوس کو اچھے بال ملے فرشتے نے کہا کہ کون مال تجھ کو بہت بہانا ہے اوس نے کہا گائے سو اوس کو
 گاہ بن گائے ملی فرشتے نے کہا کہ خدا تیرے مال میں برکت دے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 کہ پھر فرشتہ آئے پاس آیا سو کہا کہ تجھ کو کون چیز بہت پسند ہے اوس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ میری
 آنکھ میں روشنی دے تو میں اس کے سبب لوگوں کو دیکھوں حضرت نے فرمایا پھر فرشتے نے اوس پر
 ہاتھ ملا سو اوس کو خدا نے روشنی دی فرشتے نے کہا کہ کون سا مال تجھ کو بہت پسند ہے اوس نے
 کہا بیٹر بکری تو اوس کو گاہ بن بکری ملی پھر اونٹنی اور گائے یا مٹی اور بکری یہی جی پھر مہوتے ہوتے
 سفید داغ والے کے جنگل بھر اونٹ ہو گئے اور گنچے کے جنگل بھر گائے بیل ہو گئے اور اندھے
 کی جنگل بھر بکریاں ہو گئیں حضرت نے فرمایا بعد مدت ہی فرشتہ سفید داغ والے پاس اپنی
 اگلی صورت اور شکل میں آیا سو اوس نے کہا کہ میں محتاج آدمی ہوں سفر میں میرے تمام اسباب
 کٹ گئے (یعنی تدبیریں جاتی رہیں اور مال اور اسباب نہ رہا) سو آج منزل پر پہنچا مجھ کو ممکن
 نہیں بدون خدا کی مدد کے پھر بدون تیرے کرم کے میں تجھ سے مانگتا ہوں اوس کے ظلم پر جس نے

تجھ کو ستر اڑک اور ستر فی کمال دی اور مال اونٹ دیو ایک اونٹ جو میرے سفر میں کام آوے اسے کھانا
 لوگوں کے حق میں بہت بہن یعنی قرصندار ہوں یا گھر بار کے خرچ سے مال زیادہ نہیں جو تجھ کو دونوں بہن فرشتے
 نے کہا البتہ میں تجھ کو بچانا ہوں پہلا کیا تو محتاج کوڑھی نہ تھا کہ تجھ سے لوگ گھناتے تھے بہر خدا نے اپنے
 فضل سے تجھ کو یہ مال یا اس نے جواب دیا کہ میں نے تو یہ مال اپنے باپ دادا سے پایا ہے جو کسی پشت سے
 بڑے آدمی تھے فرشتے نے کہا اگر تو چھوٹا ہو تو خدا تجھ کو دیسا ہی کر ڈالے جیسا تو تھا حضرت نے فرمایا
 بہر فرشتہ گنجے کے پاس آیا اسی اپنی صورت اور شکل میں بہر اس سے کہا جیسا سفید دندو والے سے کہا
 تھا اس نے بھی وہی جواب دیا جو سفید دندو والے نے دیا تھا فرشتے نے کہا اگر تو چھوٹا ہو تو خدا تجھ کو
 دیسا ہی کر ڈالے جیسا تو تھا حضرت نے فرمایا اور فرشتہ اندھریاں پاس گیا اپنے اسی صورت اور شکل میں
 بہر فرشتے نے کہا کہ میں محتاج آدمی اور مسافر ہوں میرے سفر میں سب وسیلے اور تدبیریں کٹ گئیں سو
 مجھ کو آج منزل پر پہنچنا بغیر اس کی مدد اور تیرے کرم کے مشکل ہے سو میں تجھ سے عرض اے کہ نام چر بنے
 تجھ کو انکھ دی ایک بکری مانگتا ہوں کہ میرے سفر میں وہ کام آوے اس نے کہا کہ بیشک میں مانڈا
 تھا خدا نے مجھ کو انکھ دی تو لے جاں بکریوں میں سو جتنا تیرا جی چاہے اور چوڑا بکریوں میں سو جتنا تیرا
 جی چاہے تم خدا کی آج جو چیز تو خدا کی راہ میں لیوے گا میں تجھ کو مشکل میں نہیں ڈالوں گا یعنی
 تیرا ماہتہ نہ بیکڑو لگا سو فرشتے نے کہا اپنا مال بہنے دی تم تینوں آدمی صرف آزمائے گئے تھے سو تجھ
 سے تو البتہ خدا راضی ہوا اور تیرے دونوں ساتھیوں سے ناخوش ہوا **ف** اس حدیث میں شکر گزار
 اور ناحق شناس نبی کا بیان ہو بلکہ اگر غور کیجیے تو یہ حدیث ساری عالم کے حال میں ہو بیٹے ہم سب لوگ
 اول کچھ حقیقت نہ تھے جان مال صحت علم حکومت محض اس کرم کو سب کو ملی سوجو ہوشت یار ہو وہ تھا
 حقیقت اور خدا تعالیٰ کا کرم بوجہ شکر گزار ہے اور جو حق ہو وہ اپنی حقیقت اور خدا کے کرم کو سب کو
 اپنے سلیقی اور تدبیر اور خاندانی ریاست پر مغرور ہے وہ خدا سے دور ہے (تحفۃ الاخیار) **ع**
 عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ كَانَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي إِبِلِهِ فَنَجَّاهُ رَبُّهُ عَمَّا كَانُوا سَعْدُ قَالَ
 اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هَذِهِ النَّارِ كَيْفَ تَكُنْ فَقَالَ لَهُ اَنْزَلْتُمْ فِي اِبِلِكُمْ وَغَنَمِكُمْ ذِكْرُكَ النَّاسِ يَتَنَاقَضُونَ
 الْمَلِكَ يَكْتُمُونَ فَصَدَّقَهُ فَقَالَ اَنْتُمْ سَمِعْتُمْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
 اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّائِبَ الْعَنِیَّ النَّحْفَ مَرْحَمَةُ غَامِرِ بْنِ عَبْدِ بْنِ دَقَاسٍ وَرَوَيْتُ عَنْ عَبْدِ

شَفَاعَتِهِمْ فِيهِمَا سَبْعِينَ عَامًا لَا يُدْرِكُ لَهَا قَعْرُ أَرْضِ اللَّهِ كَلِمَاتُهَا أَفْجَيْتُمْ وَ
 لَقَدْ ذُكِّرْنَا أَنْ مَا بَيْنَ مِقْصُوعَيْنِ مِنْ مَقَارِعِ الْجَنَّةِ مَسِيرَةُ أَرْبَعِينَ سَنَةً وَلَكِنَّ نَبِيَّ
 عَلَيْهَا يَوْمٌ وَهُوَ كَظِيضٍ مِنَ الرِّحَامِ وَلَقَدْ رَأَيْتَنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا دُرٌّ نَخِيرُ حَتَّى فُرِحَتْ أَشْدُّ أَفْنَا فَالْتَقَطْتُ بَرْدَةً فَشَقَقْتُهَا لِكَيْتُمْ
 وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَالْتَزَدْتُ رِيْعَتُهَا وَانْتَزَعْتُ مِنْهَا فَمَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ مِثْلَ أَحَدٍ إِلَّا
 أَصْبَحَ أَمِيرًا عَلَى مِقْصَرٍ مِنَ الْأَمْصَارِ وَإِنَّهُ هُوَ ذِي اللَّهِ أَنْ أَكُونَ فِي لَقَمَتِي عَظِيمًا وَعَيْدًا لِلَّهِ
 صَغِيرًا وَإِنَّهَا لَمْ تَكُنْ مُبَوَّاةً قَطُّ إِلَّا كُنَّا نَحْتِ حَتَّى تَكُونَ أَخْرَجَ عَائِشَتُهَا مَلَكًا فَسَخَّرَ بَرْدُونَ
 وَخُجْرُونَ الْأَمْرَ أَنْ يَجِدَنَا تَرْجُمَهُ خَالِدُ بْنُ عَمِيرٍ عَدُوِّي سَهِرًا رَوَيْتُ عَنْهُ بِنِ غَزْوَانِ (حِوَالَةِ
 بَصْرَةَ كَيْسَكُو خُطْبَتُهُ سَأَلَهُ تَعَالَى كَيْ تَعْرِفُ كِي أَوْشَانِي بِهَرِ كَمَا بَعْدَ حَمْدِ صَلَوةٍ كَيْ مَعْلُومٍ هُوَ كَيْ دُنْيَا
 نِي خَبَرِي خَتْمِ مَوْنِي كِي أَوْ دُنْيَا مِينَ كِي كُجْ بَاتِي نِي نَرْمَا كَرِ جِي بَرْتَن مِينَ كِي كُجْ بِجَا بُهْ بَا بَانِي رَجَا تَا هِي جَس كُو
 اَوْسَا صَا حِي كَا رَهْتَا هِي اَوْ رَم دُنْيَا سِي اِيَسِي كَهَر كُو جَانِي دَالِي هُو جَكُو زَوَال نِينَ تُو اِنْسِي سَا مَنِي كِي
 كَام كِي جَاؤ اِس لِي كِي هَم سِي بِيَان كِي اِيَا كِي كِي تَهَر اِيَا كِي سَارِي سِي جَنَم كِي دَالَا جَاوِي كَا اَوْ رَسْتَرِي رَسْتَرِي
 اَوْس مِينَ اَوْ رَتَا جَاوِي كَا اَوْ اِس كِي تُو نِي هُو نِي كِي كَام خَدَا كِي جَنَم بَهَر اَجَاوِي كَا كِي تَام تَعْبِي كَرْتِي هُو
 اَوْ رَم سِي بِيَان كِي اِيَا كِي كَرْتِي كِي اِيَا كِي سَارِي سُو لِي كُو سَارِي كِي سَارِي سَارِي سَارِي سَارِي سَارِي
 اَوْ اِيَا كِي دُنْيَا اِيَا اِيَا كِي كَرْتِي لُو كُون كِي هُو م سِي بَهَر اَبُو كَا اَوْ تُونِي دِي كَا هُو تَامِينَ سَا تُوَان تَهَا سَا
 شَخْصُونَ مِينَ سُو حُو رَسُوْل اِلَهِي صَلَّي اِلَهِي عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي سَا تَه تَهِي اَوْ رَهْمَا اَرَا كِي نَا كِي نَه تَهَا سُو اَوْ رَسْتَرِي
 جُون كِي بِيَان كِي كِي هَر مَو كِل بَرْتَنِي هَر كِي رُو جِي تُون كِي حَرَارَت اَوْ رَسْتَرِي كِي اِيَسِي نِي اِيَا جَاوَر
 بَانِي اَوْ اِس كُو بَهَر اَر كُو دُو كُو كِي اِيَا كِي كَرْتِي كِي يِنِي تَر بَد بَانِي اَوْ دُو سَر كُو كِي سَعْدِ بْنِ مَالِك
 نِي اَب اَج كِي رُو كُو كِي هَم مِينَ سِي اِيَا نِينَ هِي كِي كِي شَهَر كَا حَا كَم هُو اَوْ رَمِينَ نَاه مَانِكَا هُون اِلَهِي كِي
 اِس بَات سُو كِي مِينَ اِنْسِي تَمِينَ ثَر اِسْجَهُون اَوْ رَم كِي نَزْدِي كِي چُوْ ثَا هُون اَوْ رَمِي كِي كِي بِيَانِي كِي نُبُوْت (دُنْيَا
 مِينَ) هَمِيَسَه نِينَ سِي بَلَكِي نُبُوْت كَا اَثَر (تَوْرِي مَدَت مِينَ) جَا تَار نَاهِيَان تَا كِي اَخْرِي اِنْجَام كَا
 يَه هُو اَكُو دِه سُلْطَنَت هُو كِي تُو مَقْرِب خَبَر اُو كُو اَوْ رَجَرِي بَر كُو كِي اُون اَمِيرُون كَا جُو هَارِي بَعْد اَوِيْن كِي رَا
 كِي اُون مِينَ دِينَ كِي بَاتِينَ جُو نُبُوْت كَا اَثَر سِي نَر مِينَ كِي اَوْ رُو دِه بِالْكُل دُنْيَا دَار هُو جَاوِيْن كِي عَيْن

خالد بن عمار و قد اذکر الجاهلیة قال خطب عبث بن غزوان وكان اميرا على البصرة فذکر
 نحو حدیث شیبان ترجمہ خالد بن عمار سے روایت ہے اور انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا اور وہ حاکم
 تھے اہل کفر کے بہر بیان کیا اور سیرج جیسے اور گندرا **عن** خالد بن عمار قال سمعت عبث بن
 ابن غزوان ان يقول لقد رايتني سابع سبعة مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ما طعنا
 الا درر الحبيكة حتى قرحنا اشد اذنا ترجمہ خالد بن عمار سے روایت ہے میں نے سنا عبث بن
 غزوان سے وہ کہتے تھے تو مجھے دیکھتا میں ساتواں شخص تھا سات آدمیوں کا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کے ساتھ تھے اور ہمارا کہا نا کچھ نہ تھا سوا حبلہ ایک درخت ہے کے پتوں کے **عن** ابی ہریرہ
 رضى الله تعالى عنه قال قالوا يا رسول الله هل نرى ربنا يوم القيامة قال هل نضادون في
 رؤيتهم الفهم في الظهور كليس في حجاب قالوا لا قال هل نضادون في رؤيتهم القبر ليلك
 البدر لير في حجاب قالوا لا قال فوالذي نفسي بيده لا نضادون في رؤيتهم ربكم الا
 كما نضادون في رؤيتهم احد هما قال فيلقى العبد فيقول اى فل اكرمك و
 اسودك و اذ وجك و اسخر لك الخيل و الابل و اذرك ترأس و ترجع فيقول بل قال فيقول
 افطننت انتك ملاقي فيقول لا فيقول فاني انسان كما نسيبتني ثم يلقى الثاني فيقول
 اى فل اكرمك و اسودك و اذ وجك و اسخر لك الخيل و الابل و اذرك ترأس و ترجع
 فيقول بل يارب فيقول افطننت انتك ملاقي قال فيقول لا فيقول فاني انسان كما
 نسيبتني ثم يلقى الثالث فيقول له مثل ذلك فيقول يارب انت بك و بكيايك و
 برسلك و صليت و عمت و صدقت و بيني و غير ما استطاع فيقول ههنا اذا قال ثم
 يقال له الان تبعنا شاهدنا عليك يتفكر في نفسه من ذا الذي يشهد على فيحتم
 على فيه و يقال للغير و الحكم و عظامه انطق فتطير فخذ و حكمه و عظامه يعلم و
 ذلك ليعلو من قلبه و ذلك المتكفر و ذلك الذي يحط الله عليه ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ سے روایت ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم اپنے پروردگار کو دیکھنے کے قیامت کو دن
 آپ فرمایا یا تم کو شک پڑتا ہے آفتاب کو دیکھنے میں نہیں دو پہر کو جب کہ بدلی نہ ہو اصحاب نے کہا کہ
 نہیں حضرت فرمایا سو کیا کمزور دو پہر تا ہے چاند کے دیکھنے میں جو دو پہر میں رات کو جب کہ بدلی نہ ہو

اصحاب نے کہا کہ نہیں آپ نے فرمایا سو قسم ہے اور کسی جس کے ہاتھ میں میری جان ہو کہ تم کو اپنے رب کے دیدار میں کچھ نہ
اور اختلاف نہ ہوگا مگر جیسے سورج یا چاند کے دیکھنے میں اپنے جیسے چاند سورج کی رویت میں اشتباہ نہیں
ویسے ہی خدا تعالیٰ کی رویت میں اشتباہ نہ ہوگا بہر حق تعالیٰ حساب کر لگا بندے سے سو کہیگا اے فلا نے
بندہ پہلا بیچنی تجھ کو عزت نہیں دی اور تجھ کو سردار نہیں بنایا اور تجھ کو تیرا جوڑا نہیں دیا اور گھوڑوں اور
اوستوں کو تیرا تابع نہیں کیا اور تجھ کو چوڑا کہ تو اپنی قوم کی ریاست کرتا تھا اور جو تہہ لیتا تھا تو بندہ کہو
کہ سچ ہے آپ نے فرمایا تو حقیقتاً فرماوے گا پہلا تجھ کو معلوم تھا کہ تو مجھ سے ملے گا سو بندہ کہیگا کہ نہیں تو
حق تعالیٰ فرماوے گا کہ اب ہم ہی تجھ کو بولتے ہیں رہنے تیری خبر نہ لین گے اور تجھ کو عذاب و عذرا چاہیے
جیسے تو ہم کو بولا ہے خدا تعالیٰ دو سر بندے سے حساب کر لگا تو کہے گا اے فلا نے پہلا بیچنی تجھ کو عزت
نہیں دی اور تجھ کو سردار نہیں بنایا اور تجھ کو تیرا جوڑا نہیں دیا اور گھوڑوں اور اوستوں کو تیرا تابع
نہیں کیا اور تجھ کو چوڑا کہ تو اپنی قوم کی ریاست کرتا تھا اور جو تہہ لیتا تھا تو بندہ کہے گا کہ سچ ہے اے
میرے رب بہر خدا تعالیٰ فرماوے گا پہلا تجھ کو معلوم تھا کہ تو مجھ سے ملیگا تو بندہ کہیگا کہ نہیں بہر خدا تعالیٰ
فرماوے گا سو مقرر میں ہی اب تجھ پہلا دیتا ہوں جیسے تو مجھ کو دنیا میں بولا تھا بہر تیرے بندے
سے حساب کر لگا اوس سے بھی اس طرح کہیگا بندہ کہیگا اے رب میں تجھ پر ایمان لایا اور تیری کتاب پر
اور تیرے رسولوں پر اور میں نے نماز پڑھی روزہ رکھا صدقہ دیا اس طرح اپنی تعریف کرے گا جہاں تک
اوس سے ہو سکے گی حق تعالیٰ فرماوے گا دیکھ یہ ہیں تیرا جوڑا کہلا جاتا ہے حضرت ص نے فرمایا بہر حکم
ہوگا اب ہم تیرے اوپر گواہ کہہ کر تے ہیں بندہ اپنے جی میں سوچے گا کہ کو مجھ پر گواہی دے لگا بہر اوس کے
منہ پر مہر ہوگی اور حکم ہوگا اوس کی ران سے کہ بول تو اوس کی ران اسکا گوشت اور اوس کی ہڈیاں اوس کے
اعمال کی گواہی دے گی اور یہ گواہی اس طرح ہوگی تاکہ اوسکا عذر باقی نہ رہے اوس کی ذات کی گواہی
سے اور یہ شخص منافق یعنی جہوٹا مسلمان ہوگا اور اسی پر خدا تعالیٰ غصہ کر لگا اور پہلے دونوں کافر
تھے معاذ اللہ جب تک دل کو خالص خدا کے لیے عبادت نہ ہو تو کچھ فائدہ نہیں لوگوں کو دکھانے کی نیت
سے نماز یا روزہ کرنا اور وبال ہو اس سے نہ کرنا بہتر ہے **عَنْ** النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخُذَ نَقَالٌ هَلْ تَدْرُونَ مِمَّا أَفْضَلُ قَالَ
قُلْنَا اللَّهُ رَسُولُهُ أَكْمَلُ مَا لَمْ يَخْلُقْ الْعَبْدَ رَبُّهُ يَقُولُ اللَّهُ خَيْرٌ مِنْ الْعِلْمِ قَالُوا يَقُولُ بَلَى قَالُوا يَقُولُ لَا أَحْيَا صَلَّيْنَا اللَّهُ

شَهِدَ رَجُلٌ قَالَ يَقُولُ كُفْرًا يَفْسِدُ الْيَوْمَ عَلَيْكَ شَهِيدُكَ وَبِالْكَرَامِ الْكَاتِبِينَ شُهُودًا قَالُوا
 فَيُخْتَمُ عَلَيْهِ فِيهِ فَيُقَالُ كَذِبًا كَانِهِ انْطَقَ قَالَ فَتَنْطَلِقُ بِأَعْمَالِهِ قَالَ ثُمَّ يُخَالِ بِكَيْفِهِ وَبَيْتِ
 الْكَلَامِ قَالَ يَقُولُ بَعْدَ الْكُنْ وَصَحَّفَا نَعْنُكَ كُنْ كُنْجَ أَنَا صِلُ ترجمہ انس بن مالک روایت
 ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے اتنے میں آپ ہنس رہے فرمایا تم جانتے ہو میں کس واسطے
 ہنستا ہوں ہم نے کہا کہ اسد اور اسکا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا میں ہنستا ہوں بندہ کی گفتگو پر
 جو وہ اپنے مالک سے کرے گانبدہ کہہ گا اے مالک سیر کیا تو مجھ کو پناہ نہیں دی چکا ہے ظلم سے یعنی
 تو نے وعدہ کیا ہے کہ ظلم نہ کروں گا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا تعالیٰ جواب دے گا کہ ہاں ہم ظلم
 نہیں کرتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پر بندہ کہے گا کہ میں جائز نہیں کہ کہتا کسی کی گواہی اپنی
 اور برہو اپنی ذات کی گواہی کے پروردگار فرماوے گا اچھا تیری ہی ذات کی گواہی تجھ پر آج کے
 دن کفایت کرتی ہے اور کرام کا تین کی گواہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پر ہر گواہی دو گلی
 بندہ کے منہ پر اور اس کے ہاتھ پاؤں کو حکم ہوگا بولو وہ اس کے سارے اعمال بول دیں گے پھر
 بندے کو بات کرنے کی اجازت دیا دے گی بندہ اپنے ہاتھ پاؤں سے کہہ گا چلو دور ہو جاؤ خدا
 کی مارتی میں تو تمہارے لیے جگہ کر رہا تھا یعنی تمہارا ہی بچاؤ دوزخ سے مجھ کو منظور تھا سو تم
 آپ ہی گناہ کا اقرار کر چکے اب دوزخ میں جاؤ **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ رِزْقِي أَلِ مُحَمَّدٍ قُوَّتًا ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
 عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ محمد کی آل کو بقدر کفایت روزی دی
 یعنی بہت زیادہ دنیا دے ضرورت کو سوائے دے تاکہ دے تیری یاد سے غافل نہ ہو جاوین
عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اللَّهُمَّ اجْعَلْ رِزْقِي أَلِ مُحَمَّدٍ قُوَّتًا وَفِي رِوَايَةٍ عَمْرِو اللَّهِ مَخْرَجُ رِزْقِي **عَنْ** عُمَارَةَ
 ابْنِ الْقُعْقَاعِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ كَفَاءًا ترجمہ وہی جو ابورکند **عَنْ** عَائِشَةَ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ مَا شَبَّحَ أَلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ قَدِيمِ الْمَدِينَةِ
 مِنْ كَلَامٍ وَبِثَلَاثَ لَيْلٍ تَبَاعَا حَقُّ قُبَيْنَ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ
 عنہا سے روایت ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل جب آپ مدینہ میں تشریف لائے کہ یہی

عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا كَانَتْ تَقُولُ وَاللَّهِ يَأْتِيَنَّ أَخْرَجَنِي إِنْ كُنَّا كُنْظُرُ إِلَى الْهَيْلَةِ لَيْسَ
 الْهَيْلَةُ لَمْ يَهْلِكْ لَكُلِّ هَيْلَةٍ فِي أَنْصَارِهِنَّ وَمَا أُقَدِّدُ فِي كِبَايَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَارَةً
 قَالَتْ قُلْتُ يَا خَالَه نَمَّا كَانَ يُعَاشِرُكُمْ قَالَتْ أَلَا سَوْدَانُ التَّمْرُ وَالْمَاءُ وَكَأَنَّهُ قَدْ كَانَ
 لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَّرَانُ مِنَ الْأَنْصَارِ وَكَانَتْ لَهُمْ مَنَاقِبُ تَكَادَتْ
 يُرْسِلُونَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَايَعَاتِ فَكَيْفَ يَنْبَئُهُ تَرْجَمَهُ عَرُودَهُ سَوْدِيَّةٌ
 هِيَ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَهْتَى تَهْنِئُ تَمَّ خُذَاكِ أَسَ بَهَا نَجَّى مِيرَ سَمِ أَيْكَ جَانِدٌ وَبِكَيْتُ دُوسَرُ
 وَبِكَيْتُ تَسِيرُ وَبِكَيْتُ دُوسَرُ مِينَ مِينَ تِينَ جَانِدٌ وَبِكَيْتُ أَوْرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَهْدُونِ مِينَ سِرْ
 مَدَتْ نَمَّ أَلْ زَجَلَتِي مِينَ نَسَ كَهَا أَسَ خَالَهُ بَرْتَمَ كَيْهَا تِينَ اَوْنُونِ نَسَ كَهَا كَجُورِ اَوْرِبَانِي اَلْبَتَّةَ رَسُولِ
 اَللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَهْ كُجْ مَسَاءَ تَهْ اَوْنِ كَهْ جَانُورْتَهْ دُودَهْ وَالَ وَهْ جَنَابِ رَسُولِ اَللَّهِ صَلَّى
 اَللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَهْ لِيَهْ دُودَهْ بَهْجَتَهْ تَوَاطُ بَكُوْهْ دُودَهْ پِلَا تَهْ **عَنْ** عَائِشَةَ زَوْجَةِ النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَقَدْ مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا شَيْئٌ مِنْ خَلْدٍ
 وَزَيْتٍ فِي يَوْمِهِ إِحْدَى ثَوْنَيْنِ تَرْجَمَهُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةُ صَدِيقَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا سَوْرُوْتِ
 هِيَ رَسُولِ اَللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي وَفَاتِ مَوْكِي اَوْرَاطِ سِيرِ نَهْنِ بَوَّسَ رُوْثِي اَوْرَازِيُونِ كَهْ تِلْ
 سَهْ اَيْكَ وَنِ مِينَ دُوبَارِ رِيْنَهْ طَهْمُ اَوْرَ شَامِ دُونُونِ وَوَقْتُ سِيرِ مَوْكِرِ نَهْنِ كَهَا يَمَّ **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ
 قَالَتْ ثَوْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ شَرِبَعَ النَّاسُ مِنَ الْأَسْوَدِيْنَ التَّمْرُ
 اَلْمَاءِ تَرْجَمَهُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حَضْرَتِ عَائِشَةُ صَدِيقَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَوَاتِ هُوَ رَسُولِ اَللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي
 وَفَاتِ مَوْمِي اَوْرَ مَسِيرِ تَهْ پَانِي اَوْرَ كَجُورِ سَهْ **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ ثَوْنِي
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ شَيْعْنَا مِنَ الْأَسْوَدِيْنَ اَلْمَاءِ وَالتَّمْرِ تَرْجَمَهُ مِي
 حَرَكْدَرِ **عَنْ** سَفْيَانِ بْنِ اَلْأَسْنَادِ عَنِّي أَنَّ فِي حَدِيثِهِمَا عَنْ سَفْيَانَ وَمَا شَيْئٌ مِنَ الْأَسْوَدِيْنَ
 تَرْجَمَهُ مِي حَرَكْدَرِ اِسْ مِينَ يَهْ كَهْ سِيرِ نَهْنِ مَوَّسَ كَجُورِ اَوْرِبَانِي سَهْ **عَنْ**
 اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ دَلَّيْنِي نَعْنِي بِمَدِّهِ وَقَالَ اَبِي عُبَادَةَ اَلَّذِي نَعْنِي
 اَبِي هُرَيْرَةَ بِمَدِّهِ مَا أَشْبَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ تَبَا عَا
 مِنْ خُبْرٍ حِطَّةٍ حَتَّى قَارَى الدُّنْيَا تَرْجَمَهُ اَبُو بَرٍّ نَسَ كَهَا تَمَّ اَوْكِي حَسْبُ كَهْ مَتَهْ مِينَ اَبُو بَرٍّ

کی جان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گہروالوں کو سیر نہیں کیا تین دن بے درپے گہروں کی روٹی
 سے بہانہ کہ آپ تشریف لگے دنیا سے **عَنْ** ابی حارث قال رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهُ يُشِيرُ بِأَصْبَعَيْهِ مِرَارًا يَقُولُ وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ مَا شَبِعَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُهُ ثَلَاثَ أَيَّامٍ تَبَاهَا مِنْ حُبِّ حِنْطَةٍ حَتَّى قَادَى الدُّنْيَا **ترجمہ**
 ابو حارث سے روایت ہے کہ میں نے ابو ہریرہ کو دیکھا وہ اپنی دونوں انگلیوں سے اشارہ کرتے بار بار اور کہتے
 قسم اوس کی جس کے ہاتھ میں ابو ہریرہ کی جان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے گہروالے کہہ ہی
 تین دن بے درپے گہروں کی روٹی سے سیر نہیں ہوئے یہاں تک کہ آپ تشریف لگے دنیا سے
عَنْ الثَّعْلَانِ بْنِ بَشِيرٍ يَقُولُ أَلَسْتُ فِي طَعَامِهِ وَشَرَابٍ مِمَّا شَبِعْتُمْ لَقَدْ رَأَيْتُ نَبِيَّكُمْ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَجِدُ مِنَ الذَّكْلِ مَا يَمْلِكُ بِهِ بَطْنَهُ وَفُتْيَبُهُ لَمَّا بَدَأَ كَرِيهَ **ترجمہ**
 نعمان بن بشیر کہتے ہیں تم نہیں کہاتے اور پیتے جو چاہتے ہو میں نے تمہارا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو
 دیکھا ہے انکو خراب کھجور بی پرٹ بہر کر نہیں ملتی تھی **عَنْ** سَيَّاحٍ مِمَّنْ لَا اسْتِثْنَاءَ وَخَوَّاهُ وَزَادَ
 فِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ وَمَا تَرَوْنَ دُونَ الْكَلْبِ وَالْزُّبْدِ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس میں یہ
 کہ تم بغیر کھجور اور رسک کے طرح طرح کے کھانوں کے رہنی نہیں ہوتے **عَنْ** سَيَّاحٍ مِمَّنْ حَرَّابٍ
 قَالَ سَمِعْتُ الثَّعْلَانَ يَخْطُبُ قَالَ ذَكَرْتُمْ مَا أَصَابَ النَّاسُ مِنَ الدُّنْيَا فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَيَّطَ الْيَوْمَ يَلْتَوِي مَا يَجِدُ وَقَلَّ يَمْلِكُ بِهِ بَطْنُهُ **ترجمہ** ساک بن حرب
 سے روایت ہے میں نے سنا نعمان کو خطبہ پڑھتے ہو وہ کہتے تھے حضرت عمر نے ذکر کیا دنیا کا جو لوگوں کے حامل
 کی بہر کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ سارا دن بغیر اس کے کہ سو آپ کو خراب کھجور
 تلے جس سے اپنا پیٹ بہر رہتا **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ وَسَأَلَهُ دَجَلٌ فَقَالَ أَلَسْنَا
 مِنْ نَحْلِ أَوَّلِ الْمُحَلِّجِينَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ أَلَاكَ امْرَأَةٌ تَأْوِي إِلَيْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ أَلَاكَ
 مَسْكِينٌ كُنْتُ قَالَ نَعَمْ تَاكَ قَالَ فَاثْنَتَيْنِ مِنَ الْأَخْيَارِ قَالَ فَإِنَّ إِحْدَاهُمَا قَالَ ثَاثَتَيْنِ مِنَ
 الْمَلُوكِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَحَدَّثَهُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ وَأَنَا عِنْدَهُ
 فَقَالُوا لَهُ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ وَاللَّهِ مَا نَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ لَا نَفَقَةٍ وَلَا دَارَةَ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ لَهُمْ
 مَا لَكُمْ أَنْ تَوْتُمْ رَجَعْتُمْ إِلَيْنَا فَأَعْطَيْنَاكُمْ مَا يَكْفُرُ اللَّهُ لَكُمْ دَارَ فَيْتُمْ دَكْبَرْنَا

أَمْرُكُمْ لِلتَّسْلُطَانِ وَإِنْ شِئْتُمْ صَدِّقْهُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
 إِنَّ قُرْآنَ الْمُهَاجِرِينَ يَنْبَغُ أَنْ لَا غَلِيَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى الْجَنَّةِ يَا رَبِّعِينَ خَرُفًا قَالُوا
 فَإِنَّا نَصْبِرُ لَا نَسْأَلُ نَيْكًا **ترجمہ** عبدالسبن عمرو بن عاص سے ایک شخص نے پوچھا کیا ہم مہاجرین
 فقیر وین میں سے ہیں عبدالسبن نے کہا تیری جو رو ہے جس کے پاس تو رہتا ہے وہ بولا مان عبدالسبن نے کہا
 تیرا گھر ہے جس میں تو رہتا ہے وہ بولا مان عبدالسبن نے کہا تو تو اسیرین میں سے ہو وہ بولا میرے پاس ایک خادم
 بھی ہے عبدالسبن نے کہا پھر تو تو بادشاہوں میں سے ہے۔ ابو عبدالرحمان نے کہا تین آدمی عبدالسبن
 عمرو بن عاص کے پاس آئے میں ان کے پاس موجود تھا وہ کہنے لگے اے ابو محمد تم خدا کی ہیکو کو کسی چیز
 سیر نہیں نہ خرچ ہے نہ سواری نہ اسباب عبدالسبن نے کہا تم جو چاہو میں کروں اگر چاہتے ہو تو ہمارے
 باجی آؤ ہم تم کو وہ دینگے جو اس کے تمہاری تقدیر میں لکھا ہے اور اگر کہو تو ہم تمہارا ذکر بادشاہ سے
 کریں اور جو چاہو تو صبر کرو اس لیے کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے
 تھے مہاجرین محتاج مالداروں سے چالیس برس آگے جنت میں آجاویں گے وہ بولے ہم صبر کرتے ہیں
 اور کچھ نہیں مانگتے **باب** النَّبِيُّ عَنِ النَّحْلِ عَلَى أَهْلِ النَّحْلِ إِلَّا مَنْ يَدْخُلُ بَاكِيًا
 قوم منود کے گہروں میں جانے سے مانعت مگر جو رہتا ہوا جاوے **عن** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ
 يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَصَابَ النَّحْلَ لَا تَدْخُلُوا عَلَى هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ
 الْمُعَذِّبِينَ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ كَانَ لَكُمْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْكُمْ أَنْ
 يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَهُمْ **ترجمہ** عبدالسبن عمرو سے روایت ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے اصحابِ حجر یعنی منود کے لوگ جو رب کے رنے فتر کے چہنگاڑ سے ہلاک ہو گئے اگر نشان
 میں فرمایا غزوہ تبوک میں یہ قوم کے گہرا دوسری تھی است جاؤ ان عذاب الے لوگوں پر ایسے ان
 گہروں میں اگر روتے ہوئے (خدا کے خوف سے اور پناہ مانگتے ہوئے) اور اس عذاب سے اگر تم روتے
 نہ ہو تو وہ ان سے جاؤ ایسا نہ تو تم کو وہ عذاب آلو جو ان پر آیا تھا **عن** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّحْلِ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِينَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ حَدَّثَنَا أَنْ يُصِيبَكُمْ
 مِثْلُ مَا أَصَابَهُمْ ثُمَّ دَجَرَ نَا سَمِعَ حَتَّى خَلَفَا **ترجمہ** عبدالسبن عمرو سے روایت ہے

ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجر پر سے گزرے آپ نے فرمایا میں جاؤں گا لمون کے گھروں میں مگر
 روتے ہوئے اور بچہ کہیں تکو یہی وہ عذاب نہ ہو جو اون کو سہا تھا پھر آپ نے اپنی سواری کو ڈانٹا اور
 جلدی چلا یا یہاں تک کہ حجر پیچھے رہ گیا **عَنْ** عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّاسَ نَزَلُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْخَجَرِ أَرْضِ ثَمُودَ فَاسْتَقُوا مِنْ آبَارِهَا وَعَجَّوْا بِهَا الْعَجِينَ فَأَخْرَجَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُصْرِقُوا مَا اسْتَقُوا وَيَعْلَقُوا كَالِإِبِلِ الْعَجِينَ وَأَمَرَهُمْ
 أَنْ يَسْتَقُوا مِنَ الْمَيْثِرِ الَّتِي كَانَتْ تَرُدُّهَا النَّاقَةُ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت
 ہے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اترے حجر میں اپنے ثمود کے ملک میں (میں) اونہوں
 نے وہاں کے کنوؤں کا پانی لیا پینے کے لیے اور اس پانی سے آٹا گوندہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے آٹو حکم دیا اس پانی کے بہا دینے کا جو پینے کے لیے لیا تھا اور آٹے کو حکم دیا کہ اونہوں کو
 کہلا دیں اور حکم دیا کہ پینے کا پانی اس کنوے سے لیں جس پر پانی نہیں صالح کی **ف** نودی نے کہا
 اس سے معلوم ہوا کہ ظالمین کے دیار میں جحش ضموہ اور مراقبہ سے جاوے اور بہتر یہ ہے کہ جلد وہاں سے
 نکل جاوے اور وہاں کا کھانا اور پانی استعمال نہ کرے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جو کھانا آدمی کھاتا
 سکے وہ جانور کو کہلا دینا چاہیے (انتہی) **عَنْ** عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّاسَ نَزَلُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْخَجَرِ أَرْضِ ثَمُودَ فَاسْتَقُوا مِنْ آبَارِهَا وَعَجَّوْا بِهَا الْعَجِينَ فَأَخْرَجَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُصْرِقُوا مَا اسْتَقُوا وَيَعْلَقُوا كَالِإِبِلِ الْعَجِينَ وَأَمَرَهُمْ
 أَنْ يَسْتَقُوا مِنَ الْمَيْثِرِ الَّتِي كَانَتْ تَرُدُّهَا النَّاقَةُ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جو شخص بیوہ کے لیے
 کماوے اور محنت کرے یا سکیں کے لیے اور سکا درجہ ایسا ہو جس پر جہاد کرنے والے کا اللہ تعالیٰ راہ
 میں اور میں سمجھتا ہوں یہ بھی فرمایا جس پر اس کا جو نماز کے لیے کھڑا ہے اور نہ تہکے اور حیر اور روزہ
 کا جو روزہ نافذ ہو **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ كَانُوا يَلْبَسُونَ لَهَ الْأَوَّلِ كَيْسًا وَكَانُوا يَلْبَسُونَ لَهَ الْآخِرِ مَالِكًا بِالسَّابِكَةِ وَ
 الْوَسْطَى **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور

یتیم کی خبر گیری کر نیوالا خواہ اور سکا غریب یا غیر جو حنت میں اس طرح ساتھ ہوں گے صبر و ہمت
 اور مالک فرما اشارہ کیا کہ یہ کی اونگل اور بچہ کی اونگل سے **باب** فضل بنیاد المساجد مسجد بنا
 فضیلت **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 حِينَ تَقُولُ النَّاسُ فِيهِ وَحِينَ بَنَى مَسْجِدَ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ قَدْ أَكْثَرْتُمْ
 وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا أَقَالَ بِكَبِيرٍ وَحَسْبُكَ
 قَالَ يَكْفِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ بَنَى اللَّهُ لَهُ مِنْهُ فِي الْجَنَّةِ وَفِي رِوَايَةٍ هَارُونَ بَنَى اللَّهُ لَهُ
 فِي الْجَنَّةِ **ترجمہ** عید المسجولانی روایت ہے جب حضرت عثمان نے مسجد نبوی کو توڑ کر بنایا تو لوگوں
 نے اس کی سختی میں باتیں کیں کہ حضرت عثمان نے کہا تم نے بہت باتیں بنائیں اور میں نے سننا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص بناوے ایک مسجد یا عمارت اللہ تعالیٰ کے لیے (نام کے لیے اور اس
 کی دلیل یہ ہے کہ اپنا نام اوس پر کندہ کرے اور اگر برائی مسجد موجود ہو تو اسی کی تعمیر کرے نئی
 نہ بناوے کہ دونوں مسجدیں (اجڑ ہوں) اللہ اس کے لیے ویسا ہی ایک گھر بناوے گا حنت میں
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَبِيدٍ أَنَّ عُمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَرَادَ بِكَاءَ الْمَسْجِدِ
 فَكَرِهَ النَّاسُ ذَلِكَ وَاحْتَبُوا أَنْ يَدَّعَاهُ عَلَى هَيْئَتِهِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا لِلَّهِ بَنَى اللَّهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ مِثْلَهُ **ترجمہ** محمد بن لبید
 سے روایت ہے حضرت عثمان نے مسجد نبوی کے بنانے کا ارادہ کیا لوگوں نے اس کو برا جانا اور
 پسند کیا کہ وہ مسجد اسی شکل میں ہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھے انہوں
 نے کہا میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے ایک
 مسجد بناوے اللہ تم کے لیے حنت میں ایک گھر بناوے گا **عَنْ** عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ
 وَهَذَا الْإِسْنَادُ غَيْرُ آتٍ فِي حَدِيثِهِمَا كَيْفَ اللَّهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ **ترجمہ** وہی جگہ **باب**
 فضل الإنفاق على المساكين دأب السبل مسکین اور مسافر پر خرچ کرنے کا ثواب
عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ يَفْلَحُ
 مِنَ الْأَرْضِ فَمَسَمَحَ صَوْتًا فِي مَحَابَةِ آتَى حَدِيثَهُ فَلَدَانِ كَتَمَتْ ذَلِكَ السَّحَابُ نَازِعَةً
 مَاءَهُ فِي الْحَقَّةِ نَادَا أَمْرَجِيكَ مِنْ تِلْكَ الشَّرَاحِ قَدْ اسْتَوْعَبْتَ ذَلِكَ الْمَاءَ كُلَّهُ فَتَتَّبِعْ الْمَاءَ

مَا دَرَجُلٌ كَاتِبٌ فِي حَقِّهِ يُجَوِّلُ الْمَاءَ بِسَحَابَةٍ فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللَّهِ مَا اسْمُكَ قَالَ
 فَلَانُ لِلَّهِ سِحْرُ الَّذِي سَمِعَ فِي السَّحَابَةِ فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللَّهِ لِمَ سَأَلْتَنِي عَنْ اسْمِي قَالَ
 إِنَّ سَمْعِي صَوْتَانِي السَّحَابُ الَّذِي هَذَا مَا كَرِهَ يَقُولُ اسْتَحْدِثْتُ فَلَانُ لَا يَمْلِكُ نَمَّا
 تَصْنَعُ فِيهَا قَالَ أَمَّا إِذْ قُلْتَ هَذَا فَإِنِّي أَنْظُرُ إِلَيْكَ مَخْرُجًا مِنْهَا فَأَنْصَدُكَ بِمِثْلِكَ وَ
 أَكُلُ أَنَا وَعِيَالِي ثُلُثًا وَآرِدُ فِيهَا ثُلُثًا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا ایک بار ایک مرد نہا میدان میں اس نے بادل میں ایک آواز سنی فلانے باغ کو سپنچ دے اس آواز
 کے بعد ہے بادل ایک طرف چلا اور ایک تہریلی زمین میں پانی برسایا ایک نامی دھان کی مانند
 میں سے بالکل لبالب ہو گئی سو وہ شخص بستے پانی کے پیچھے پیچھے گیا ناگاہ ایک مرد کو دیکھا کہ اپنی
 باغ میں کھڑا پانی کو اپنے پیادے سے اوپر اودھرتا ہے سو اس نے باغ والے مرد سے کہا اے خدا کو
 بندے تیرا کیا نام ہے اس نے کہا فلانا نام ہے وہی نام جو بادل میں سنا تھا مگر باغ والے نے اس شخص
 سے کہا اے خدا کے بندے تو نے میرا نام کیوں پوچھا وہ بولا میں نے بادل میں ایک آواز سنی جس کا یہ پانی
 ہے کوئی کہتا ہے فلانے کے باغ کو سپنچ دے تیرا نام لیکر سو تو اس باغ میں خدا کے احسان کی کیا
 شکر گزاری کرے گا باغ والے نے کہا جب کہ تو نے یہ کہا تو اب میں البتہ دیکھتا رہوں گا اسکو جو اس
 باغ سے پیدا ہوگا ایک تہائی اسکی خیرات کروں گا اور ایک تہائی میں اور سیرے بال بچے کہا دیجے
 اور ایک تہائی اس باغ کی مرمت میں خرچ کروں گا حدیث سے معلوم ہوا کہ مال کا تہائی حصہ خدا کی راہ
 میں صرف کرنا بہتر ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ فرشتے خدا تعالیٰ کے حکم موافق پانی برساتے ہیں ایک
 مقام میں ایک جگہ زیادہ اور ایک جگہ کم **ترجمہ** **عَنْ** وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ بِهَذَا الْأَسْنَادِ عَنِ
 أَنَسٍ قَالَ دَرَجُلٌ كَاتِبٌ فِي حَقِّهِ يُجَوِّلُ الْمَاءَ بِسَحَابَةٍ فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللَّهِ مَا اسْمُكَ قَالَ
 فَلَانُ لِلَّهِ سِحْرُ الَّذِي سَمِعَ فِي السَّحَابَةِ فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللَّهِ لِمَ سَأَلْتَنِي عَنْ اسْمِي قَالَ
 إِنَّ سَمْعِي صَوْتَانِي السَّحَابُ الَّذِي هَذَا مَا كَرِهَ يَقُولُ اسْتَحْدِثْتُ فَلَانُ لَا يَمْلِكُ نَمَّا
 تَصْنَعُ فِيهَا قَالَ أَمَّا إِذْ قُلْتَ هَذَا فَإِنِّي أَنْظُرُ إِلَيْكَ مَخْرُجًا مِنْهَا فَأَنْصَدُكَ بِمِثْلِكَ وَ
 أَكُلُ أَنَا وَعِيَالِي ثُلُثًا وَآرِدُ فِيهَا ثُلُثًا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس تعالیٰ فرماتا ہے میں بہ نسبت اور بیش کیوں کے محض بے پروا ہوں سبھی

جس کوئی ایسا عمل کیا جس میں سیر ساتھ میسرے غیر کو ملایا اور ساجی کیا تو میں اوسکو اور اوس کے ساجی
 کے کام کو چھوڑ دیتا ہوں (یعنی جو عبادت اور عمل دکھانے اور شہرت کروا سٹے ہو وہ خدا کے نزدیک
 مقبول نہیں مردود ہو خدا اسی عبادت اور عمل کو قبول کرتا ہے جو خدا ہی کے واسطے خالص ہو دوسرے
 کا اوس میں کچھ بھی لگاؤ نہ ہو) **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ سَمِعَ اللَّهُ بِهِ مَنْ رَأَى رَأَى اللَّهُ بِهِ **ترجمہ** عبد بن عباس رضی
 سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لوگوں کو سنانے کے لیے نیک کام کریگا
 اللہ تعالیٰ ہی قیامت کے دن اوس کی ذلت کو لوگوں کو سناوے گا اور جو شخص ریاکارے گا اللہ تعالیٰ
 ہی کا کہلاوگا اور جو صرف ثواب کے لیے نیک کام کرے گا صرف حسرت ہی رہے گی **عَنْ** جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ سَمِعَ اللَّهُ بِهِ مَنْ رَأَى رَأَى اللَّهُ بِهِ **ترجمہ** جندب بن ابی حنیفہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لوگوں کو
 اپنی نیکی سنانا چاہیگا اللہ اوس کی باری یا سکا عذاب کو لوگوں کو سناوے گا اور جو شخص دکھانے کے لیے نیک کام کرے گا اللہ تعالیٰ
 قیامت کے دن اسی عیب کو لوگوں کو دکھایگا یا صرف ثواب کو لوگوں کو دکھایگا اور نیک کام کے نہیں خاتم **عَنْ** سَعِيدِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ
 رَوَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ابن سعد **ترجمہ** ابی جندب **باب** حفظ اللسان زمان کو روکنے کا بیان **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 رَوَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ يَنْزِلُ بِهَا فِي
 النَّارِ أَوْ يَنْجُو بِهَا مِنَ النَّارِ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 اللہ تعالیٰ نے فرمایا بندہ ایسی بات کہہ بیٹھتا ہے جس کو جس سے انگار میں اتنا اور تر جاتا ہے جیسے مشرق
 سے مغرب تک (جیسے کسی مسلمان کی شکایت یا غیبت یا غیبت کا حکم وقت کو سامنے یا تہمت یا گالی یا کفر کا
 کلمہ بے ادبی کا کلمہ خدا یا رسول خدا یا قرآن یا شریعت کو ساتھ پس انسان کو چاہیے کہ زبان کو قائل
 میں رکھے بے ضرورت بات نہ کرے) **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ يَنْجُو بِهَا مِنَ النَّارِ أَوْ يَنْجُو بِهَا مِنَ النَّارِ
 فِي النَّارِ أَوْ يَنْجُو بِهَا مِنَ النَّارِ **ترجمہ** بندہ ایک بات کہتا ہو اور تین جانتا ہو میں
 کتنا نقصان ہو اوس کے سبب انگار میں گرے گا اتنی دور تک جیسے مشرق سے مغرب **باب**

مَنْ يَكْفُرْ وَلَا يَفْعَلْ دِينَهُ وَلَا يَتَّقِي شَيْئًا مِنْهُ فَهُوَ كَافِرٌ وَرَوْنٌ كَوْنُهُ نَصِيحَةٌ كَرِهَ أَوْ خُذَ عَمَلٌ لَهُ كَرِهَ مُهْمًا
عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قِيلَ لَهُ أَكَانَ تَدْخُلُ عَلَى عُمَانَ فَنُتَكَلِّمُهُ فَقَالَ أَتُرَوْنَ
 إِنِّي لَا أَكَلِمُهُ إِلَّا لِمَا يَحْكُمُ اللَّهُ لَقَدْ كَلَّمْتُهُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ مَا دُونَ أَنْ أَقْتَبِحَ أَمْرًا أَلَكُلُّ
 أَنْ أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ فَتَحَهُ وَلَا أَقُولُ لِأَحَدٍ يَكُونُ عَلَيَّ أَمِيرًا إِنْكَ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُؤْتَى بِالْحَجَلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ فَتَنْكَلِي
 أَتَابَ بَطْنُهُ فَيُدْورُ بِهَا كَمَا يَدُورُ الْحِمَارُ بِالرَّحْلِ فَيَجْتَمِعُ إِلَيْهِ أَهْلُ النَّارِ فَيَقُولُونَ
 يَا ذُلَّانِ مَا لَكَ أَلَمْ تَكُنْ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ فَيَقُولُ بَلَى قَدْ كُنْتُ أَمُرُ

بِالْمَعْرُوفِ وَلَا أُنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَآيَةُ تَرْجُمُهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَيْدٍ سَمِعَ رَوَايَتَ عَمْرِو بْنِ سُو
 كَمَا كَانَتْ تَمُوتُ حَضْرَتِ عُمَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كَيْسَ بَاسِ نَهْنِ جَابَتِے اور اودن سے گفتگو نہین کرتے انہوں
 نے کہا کیا تم سمجھتے ہو کہ میں اودن سے گفتگو نہین کرتا میں تم کو سناؤں تم خدا کی میں ان سے باتیں کر چکا جو
 جھکوا اپنے اور اودن کے بیچ میں کرنا تہین البتہ میں نے یہ نہین چاہا کہ وہ بات کہوں جس کا کہولنے والا
 پہلے میں ہی ہوں اور میں کسی کو جھجھہ پر جا کم ہو یہ نہین کہتا کہ وہ سب لوگوں میں بہتر ہے میں نے
 سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قیامت کے دن ایک شخص لایا جاویگا پھر وہ
 جہنم میں ڈالا جاوے گا اوس کے پیٹ کی آنتیں باہر نکل آویں گی وہ اٹکولے ہوئے گدھے کی طرح
 جوجلی پیتا ہے چکر لگا دے گا اور جہنم والے اوس کے پاس آکھٹا ہونگے اوس سے پوچھیں گے اے
 فلا نے کیا تو اچھی بات کا حکم نہین کرتا تھا اور بُری بات سے منع نہین کرتا تھا وہ کہیگا میں تو ایسا
 کرتا تھا لیکن میں دوسروں کو اچھی بات کا حکم کرتا اور خود نہ کرتا اور دوسروں کو بُری بات سے

منع کرتا اور خود اوس سے باز نہ رہتا **عَنْ** أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَأَلْتُ إِسْمَاعِيلَ بْنَ زَيْدٍ فَقَالَ
 رَجُلٌ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَدْخُلَ عَلَى عُمَانَ فَنُتَكَلِّمُهُ فِيمَا بَيْنَهُمَا وَنَأَى الْحَدِيثِ مِنْهُ
 تَرْجُمَةُ دِسِّ حَمَزٍ **بَابُ** الَّذِي عَنْ هَذَا الْأَمْرَانِ سَتَرْتَنَسِبَ الْإِنْسَانُ كَوَابِرَهُ
 کہوں منع ہے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ أُمَّتٍ مُعَاوَاةٌ إِلَّا الْجَاهِلِينَ وَإِذَا مِنْ الْأَجْهَارِ أَنْ يَمْلِكُ
 الْعَبْدُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحُ قَدْ سَتَرَ رُبَّهُ فَيَقُولُ يَا ذُلَّانِ قَدْ جِئْتُكَ الْبَارِحَةَ كَذِبًا

وَمَكَانًا وَقَدْ بَاتَ لَيْسَ مَعَهُ دُرْبَةٌ فَيَكُونُ يَكْفُرُهُ رَبُّهُ وَيُصْبِحُ يَكْفُرُهُ قَالَ كُفِّرَ
 وَأَنَّ مِنْ أَلْبَحَارٍ تَرْجُمُهُ أَبْرَهُ صَنِىُّ الْمَدَنِىِّ عَنْهُ سَئِدُ اللَّهِ عَنْهُ قَالَ كُفِّرَ
 تَحْتِ مِيرِى تَامَمَ اسْتَكْمَلَتْ جَانِبُهَا مَكْرَادِنَ لُكُونِ كَسْ جَوَابِى كُنَّا هُونِ كُفَّاشِ كَرْتِى مِىنْ اَوْر
 وَهَیْ هِیْ كَ اَدَمِ رَا ت كَوَاكِبِ كُنَّا كَا كَامِ كَرِى بِهَرِ صَبْحِ هُو اَوْر بِرُورِ دُكَارِ نِى اسْكَانِ هَ پُشِيدِ هَ كُنَّا
 هُو دُو دُوسَرِى سَی كِهَوِ اِى فَلَائِى مِیْنِ كُزْشَتِ رَا ت كَوَاكِبِ اِیسا اِیسا كَامِ كِیَا رَا ت كُو تُو بِرُورِ دُكَارِ
 نِى اُسْكَو چِیَا یَا اَوْر رَا ت بِهَرِ چِیَا تَارِ صَبْحِ كُو اَو سَخِ بِرُودِ كِهَوِ لَدِیَا **ف** پُشِيدِ هَ كُنَّا هُونِ كُو
 لُكُونِ سُو ظَا هِرْ كُنَّا اِیسا سَحْنِ كُنَّا كَبِیْرِ هِیْ كِهَوِ كِهَوِ كِهَوِ كِهَوِ كِهَوِ كِهَوِ كِهَوِ كِهَوِ كِهَوِ كِهَوِ
 بِرُودِ اِیسا ثَابِتِ هُو تِى هِیْ اَوْر صَا فِ ظَا هِرْ هُو تَا هِیْ كِهَوِ كِهَوِ كِهَوِ كِهَوِ كِهَوِ كِهَوِ كِهَوِ كِهَوِ
 جُو بَحْضِى نَا دَانِ كِهَوِ مِیْنِ اَو صَا حِ جِ كَا خُذَا سَی بِرُودِ هِنِیْنِ اَو سْكََا اَدَمِى سَی بِرُودِ كُنَّا كِهَوِ
 سُو غُلَطِ سَچِیْ هِیْ كِهَوِ كِهَوِ كِهَوِ كِهَوِ كِهَوِ كِهَوِ كِهَوِ كِهَوِ كِهَوِ كِهَوِ كِهَوِ كِهَوِ كِهَوِ Kِهَوِ
 اَو سَخِ سِجِیَا مِیْنِ كِهَوِ خُودِ پَانَا بِرُودِ فَا شِ كِیَا تُو مَغْفِرَتِ اَوْر بِرُودِ پُوشِى كِهَوِ لَاقِ نِی رُئَا اَوْر حَدِیْثِ مِیْنِ اِیسا هِیْ
 كِهَوِ پُشِيدِ هَ كُنَّا كِی پُشِيدِ هَ تُو بِرُودِ اَوْر ظَا هِرْ كُنَّا كِی ظَا هِرْ هُو كِهَوِ تُو بِرُودِ كِهَوِ كِهَوِ كِهَوِ كِهَوِ
 اَو سْكََا تُو بِرُودِ كِهَوِ كِهَوِ كِهَوِ Kِهَوِ اَو سْكََا دِ كِهَوِ كِهَوِ تُو بِرُودِ پُشِيدِ هُونِ (تَحْتِ اَلْاِخْبَارِ) **بَابِ**
 تَشْمِیْتِ الْعَاظِمِ ذِكْرُهَا تَلَا وَبِ جَمِیْنِ مَوْلَا كَا جَوَابِ اَوْر حَا بِی كِی كَا مِیْتِ **عَنْ** اَلْاَنْبِیِّ
 اَبْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عَطَسَ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ فَتَمَثَّلَ
 اَحَدُهُمَا وَكَمْ یُتَمَثَّلُ الْاٰخَرُ فَقَالَ الَّذِیْ لَمْ یُتَمَثَّلْ عَطَسَ فَلَا اَنْ فَتَمَثَّلَ وَكَمْ یُتَمَثَّلُ اَسَا
 فَكَمْ یُتَمَثَّلُ نَحْنُ قَالَ اِنَّ هَذَا حَمْدُ اللّٰهِ وَانْ اَنَّ كَمْ یُتَمَثَّلُ اللّٰهُ تَرْجُمُهُ اَلْسِنُ بِنِ مَالِكِ سُو رُو یَیْ
 رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كِهَوِ سَا مِیْنِ دُو اَدَمِیُونِ نِی چِیْنِ كَا اَبِیْ اِیكِ كَا جَوَابِ دِیَا اَوْر دُوسَرِیْ كَا
 جَوَابِ دِیَا جِسْ كُو جَوَابِ نِی دِیَا وَهَلَا كِهَوِ اِسْ چِیْنِ كَا اَوْر اَبِیْ جَوَابِ دِیَا لَكِنِ مِیْنِ نِی چِیْنِ كَا اَوْر اَبِیْ نِی
 جَوَابِ نِی دِیَا اَبِیْ فَرَمَا یَا اَوْر نِی (سِیْنِیْ جِ كَا جَوَابِ دِیَا) اَسْمَا كَا شُكْرِ كِیَا اَوْر تُو نِی حُذَا اَلْقَا لِی كَا شُكْرُ نِی كِیَا
ف نُو دِیْ نِی كِهَوِ كُنَّا بَا اَلْسَلَامِ مِیْنِ اَو سْكََا بَحْثِ كُزْشَتِ جِیْ اَوْر اِیْلِ ظَا هِرْ كِهَوِ تُو بِرُودِ چِیْنِ كِ
 كَا جَوَابِ دِیَا وَجِبِ هِیْ اَوْر اَمَّا لَكِمِ كِهَوِ تُو بِرُودِ كِهَوِ كِهَوِ كِهَوِ كِهَوِ كِهَوِ كِهَوِ كِهَوِ كِهَوِ
 سُنْتُ **عَنْ** اَلْاَنْبِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُتَمَثَّلُ تَرْجُمُهُ هِیْ جَوَابِ دِیَا كِهَوِ

عَنْ

ابْنِ بُرْدَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى ابْنِ مُوسَى دَهَوْنِي بَيْتِ ابْنَةِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ بَعَثَ
 اللَّهُ تَعَالَى إِلَيْهِ نَفْطَسَتْ فَلَمْ يَلْمِثْنِي وَعَطَسَتْ فَشَمْتَهَا فَرَجَعْتُ إِلَى ابْنِ مُوسَى فَأَخْبَرْتُهَا فَلَمَّا جَاءَهَا
 قَالَتْ عَطَسَ عِنْدَكَ ابْنِي فَلَمْ تَلْمِثْنِي وَعَطَسَتْ فَشَمْتَهَا فَقَالَ إِنَّ ابْنَكَ عَطَسَ فَلَمْ يَلْمِثْكَ اللَّهُ
 فَلَمْ تُلْمِثْهُ وَعَطَسَتْ فَجَدَّكَ اللَّهُ فَشَمْتَهَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
 إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَحَمْدُ اللَّهِ فَشَمْتُهُ فَإِنَّ لَهُ حَمْدَ اللَّهِ فَلَمْ تَلْمِثْنِي وَترجمہ ابو بردہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو میں ابو موسیٰ کے پاس گیا وہ فضل بن عباس کی بیٹی کے گھر میں تھو۔
 رام کھنوم اون کا نام تھا پہلے امام حسن علیہ السلام کے نکاح میں تھیں جب انہوں نے طلاق دیدیا تو
 ابو موسیٰ نے اون کو نکاح کر لیا میں چہنیکا تو ابو موسیٰ نے جواب نہ دیا (یعنی یہ حکم اسد نہ کہا) پھر وہ
 چہنیکین تو اون کو جواب دیا میں اپنی ماں کے پاس گیا اور اون کو یہ حال بیان کیا جب ابو موسیٰ اون
 کے پاس آئے تو میری ماں نے اون کو کہا میرا بیٹا چہنیکا تو تم نے جواب نہ دیا اور وہ عورت چہنیکی تو
 تم نے جواب دیا ابو موسیٰ نے کہا تیرا بیٹا چہنیکا تو اوس نے الحمد للہ نہیں کہا اس لیے میں نے جواب نہیں
 دیا اور وہ عورت چہنیکی اوس نے الحمد للہ کہا تو میں نے جواب دیا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سے آپ فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی چہنیکو بہر اسد کا شکر کرے (یعنی الحمد للہ کہے) تو اس کو جواب
 دے اور جو الحمد للہ نہ کہے تو اس کو جواب مت دے **عَنْ** سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَطَسَ لَجُلٍ عِنْدَهُ فَقَالَ لَهُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ شَمْرُ عَطَسَ أُخْرَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ مَزْكُومٌ **ترجمہ سلمہ بن اکوع سے روایت ہو ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کے سامنے چہنیکا اپنے فرمایا یہ حکم اسد بہر وہ چہنیکا اپنے فرمایا اس کو زکام ہو گیا **عَنْ**
 ابْنِ هُرَيْرَةَ نَصَحَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّاذِبُ مِنَ الشَّيْطَانِ
 فَإِذَا تَنَافَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَكْظَمْ مَا اسْتَطَاعَ **ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمالی شیطان کی طرے ہو ہے (کیونکہ وہ سستی اور نقل کی نشانی
 ہے اور امتلاء بدن کی) بہر جب تم میں سے کسی کو جمالی آوے تو اس کو روکے جہاں تک ہو سکے (یعنی
 منہ پکڑے رکھے) **عَنْ** ابْنِ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَنَافَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَمْسِكْ يَدَيْهِ عَلَى فَمِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفُثُ****

ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سو جائی لیو تو اپنا
 ماتم اپنے منہ پر رکھے اس لیو کہ شیطان رکھی یا کثیرا وغیرہ بعض وقت اندر گھس جاتا ہے (یا وحقیقت
 شیطان گھستا ہے اور یہی صحیح ہے) **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ إِذَا تَنَازَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ بِمِידِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ تَرْجَمَهُ فِي حُجْرٍ أَوْ بَرَزَةٍ
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَنَازَلَ أَحَدُكُمْ
 فِي الصَّلَاةِ فَلْيَكْ ظُهُرَ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ تَرْجَمَهُ فِي تَمَنٍّ مِنْكُمْ سَوْكِيُو نَارِيزِ
 جائی آوے تو اس کو روکے جہاں تک ہو سکے اس لیو کہ شیطان اندر گھسے (دل میں وسوسہ
 ڈالنے کے لیے اور نماز بیلانے کے لیے) **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْبَغِي حَدِيثُ بَشِيرٍ وَعَبْدِ الْعَزِيزِ تَرْجَمَهُ فِي حُجْرٍ أَوْ بَرَزَةٍ
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ
 أَحَادِيثُ مُتَّفَرِّقَةٍ مُتَّفِقَةٍ حَدِيثُونَ كَيْفَ بَيَانِ مِنْ **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُورٍ وَخُلِقَ الْجَانُ مِنْ
 مَارِجٍ مِنْ نَارٍ وَخُلِقَ آدَمُ مِنْ مَاءٍ وَصِيفَ لَكُمْ تَرْجَمَهُ امَّ الْمُنِينِ حَضْرَتِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
 عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے نور سے بنائے گئے اور جن اگلی کو
 سے اور حضرت آدم اس سے جو قرآن میں بیان ہوا یعنی مٹی سے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْتُ أُمَّةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ
 لَا يُدْرَى مَا فَعَلَتْ وَلَا أُنَاسُهَا إِلَّا الْفَارَسَ أَكْثَرُ مَعَهَا إِذَا وَضِعَ لَهَا الْبَأْسُ الْوَيْلُ لِمَنْ تَشْرُفُ
 وَإِذَا وَضِعَ لَهَا الْبَأْسُ الْمَقَادِيرُ تَبَرُّبَتْ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ حَدَّثْتُ هَذَا الْحَدِيثَ كَقِسْفَةٍ قَالَ
 أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ذَلِكَ مَرَّارًا قُلْتُ أَقْرَأُ
 التَّوْرَةَ قَالَ إِنْخَأَى فِي رِوَايَتِهِ لَا تَدْرِي مَا فَعَلَتْ تَرْجَمَهُ ابُو بَرزہ سے روایت ہے رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل کا ایک گروہ گم ہو گیا تھا معلوم نہ ہوا وہ کہاں گیا میں
 سمجھتا ہوں وہ گروہ چاہے ہیں (سرخ ہو گئے) کیا تم نہیں دیکھتے جب بچہ ہون کے لیے اونٹ
 کا دودھ رکھو تو وہ نہیں پیتے اور جب بکری کا دودھ رکھو تو پی لیتے ہیں (گویا یہ قرینہ ہے کہ
 جب وہ بنی اسرائیل کے لوگ ہو گئے جو سرخ ہوئے تھے اگرچہ وہ زندہ نہ ہے ہون اس لیے کہ

۱ اسرائیل کی شریعت میں اونٹ کا گوشت اور اونٹ کا دودھ حرام تھا (ابو ہریرہ نے کہا یہ حدیث
 میں نے کعب بن ربیع کی انہوں نے کہا تھے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا میں نے کہا ہاں ہاں ہاں
 یہ چچا پہ چچا کی بار چچا میں نے کہا کیا میں توراة پڑھتا ہوں (جو اس میں) یہ کہ یہ روایت میں نے حاصل کی
 ہوگی میرا تو سارا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوا ہے **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 قَالَ أَمَّا قَائِلُهُ ذَلِكَ أَنَّهُ يُؤْخَذُ بَيْنَ يَدَيْهَا لَكِنَّ الْغَنَمَ فَتَشْرَبُ وَيُؤْخَذُ بَيْنَ يَدَيْهَا لَكِنَّ
 الْإِبِلَ فَلَا تَذُرُّهُ فَقَالَ لَهُ كَعْبٌ أَسَمِعْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَأَنَّا نَرُوكَ
 عَلَى التَّوْرَةِ ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا جو آدمی جو سوخ ہو گیا اور اسکی دلیل یہ کہ جو ہر کے سامنے مگر ہی کا
 دودھ کہہ تو پئی لیتا ہے اور اونٹ کا کہہ تو چکھتا تاکہ نہیں کھے کعب نے کہا کیا تھے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سے سنا ابو ہریرہ نے کہا بہ نہیں تو کیا مجھے توراة اوتری تھی **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَكْدُخُ الْمُؤْمِنُ مِنْ خَيْرٍ وَاحِدٍ مِمَّنْ تَرَى ترجمہ ابو ہریرہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا مومن کو ایک سو رانہ سود و بارگاہ نہیں لگتا رہنے مومن کو ہوشیاری لازم ہے اور وہ یہ کہ جب
 کسی معاملہ میں ایسا بظلم اٹھا دے تو دوبارہ اسکو نہ کرے من جب بالمعجب عدت بالندامت کا یہی مضمون
 ہے اور بعضوں نے کہا یہ حدیث آخرت کو کاموں میں ہے اور یہ حدیث اپنے اسوقت فرمائی جب ایک شاعر کو جواب
 کی بھجوا کر کہتا تھا قید کیا ہے احسان کہہ کر اسکو مفت چھوڑ دیا اس شرط کے دوبارہ آپ کو نہ ستاؤ لیکن
 اسے چھوڑنے کے بعد بدوی شرارت شروع کی بہرے لڑا گیا اسنے بہرہ و جنت کی مفت چھوڑ دی کی تب آپ نے
 یہ حدیث فرمائی اس شاعر کا نام ابغہ تھا **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 ترجمہ جو گذر **عَنْ** مَهَبِيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَّابًا لَا مَرَأٍ الْمُؤْمِنِ إِنَّ
 أَمْرَهُ كُلَّهُ لَهُ خَيْرٌ وَلَكِنَّ قَالِ الْوَاحِدِ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ إِنَّ أَصَابَتُهُ سَرَّاءٌ وَكَفَرَتْكَ كَانَ خَيْرًا لَهُ وَإِنْ
 أَصَابَتْهُ ضَرَاءٌ أَصَابَتْكَ كَانَ خَيْرًا لَهُ ترجمہ صحیح روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 مومن کا یہی عجیب حال ہے اور کائنات کو کہیں نہیں گیا یہ بات کسی کو حاصل نہیں ہے اگر اسکو خوشی ہوگی تو وہ شکر
 کرتا ہے مین ہی ثواب ہے اور جو اسکو نقصان پہنچا تو صبر کرتا ہے مین ہی ثواب ہے **بَابُ** النَّهْيِ عَنِ الْبَحْ
 لَذَا كَانَ فِيهِ إِفْرَاطٌ وَخِفَ فُتْنَةً عَلَى الْمَدِينَةِ بِمَنْ تَعْرِيفُ كَرِيكِي **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ
 رَوَاهُ أَحْمَدُ عَنِ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ مَارِحًا اَخَاهُ لَا تَحَالَةَ فَلْيَقُلْ اَحْسِبْ فَلَا تَاوِ اَللّٰهُ حَسْبُكَ وَلَا اَرْضِيْكَ عَلٰى اَللّٰهِ
اَحَدًا اَحْسِبْ اِنْ كَانَ يَسْمَعُ اَنَّكَ كَذَبًا وَكَذًا **ترجمہ** ابوبکرہ سورہت ہر ایک شخص نے ایک شخص کی
تعریف کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپ نے فرمایا کہ تو نے انہو بہائی کی گردن کاٹی انہو بہائی کی گردن
کاٹی کھئی بابر اپنے یہ فرمایا جب کوئی تم میں ہوا انہو بہائی کی خواہ مخواہ تعریف کرنا چاہے تو یوں کہے میں سمجھتا
ہوں اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اور میں دلکا حال نہیں جانتا یا عاقبت کا علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہو میں سمجھتا ہوں
کہ وہ ایسا ہو ایسا ہی اگر اس بات کو جانتا ہو **ف** نووی نے کہا امام سلم نے اس باب میں کئی حدیثیں بیان کیں
میں جن سے تعریف کرنے کی ممانعت نکلتی ہے اور صحیحین میں بہت سی حدیثیں ہیں جن سے پر تعریف کرنا جائز
معلوم ہوتا ہے اور مجمع یوں ہے کہ ممانعت جب تعریف میں مبالغہ اور افراط کرے یا جس کی تعریف کرے
اوس کے غور اور سمجھ میں آجائے کا ذکر ہو تو گویا اس کو تباہ کیا اور یہی مراد ہے گردن کاٹنے سے البتہ جو شخص نیک
اور پرہیزگار ہو اور یہ ڈرنے ہو کہ تعریف اوس کو غور پیدا ہو جاوے گا اوس کی تعریف کرنا منع نہیں بشرطیکہ بیش
نہ ہو بلکہ اگر اس نیت سے تعریف کرے کہ وہ کبھی زیادہ کرے یا اور ورنہ اسیے کام کر لینی تعریف ہو تو سخت بہتر
ترجمہ کہتا ہوں کہ ہمارے زمانے میں کوئی تعریف کر نیوالا ایسا نہیں الا ماشاء اللہ جس کی منہ پر خاک نہ ڈالی جاوے
یہ لوگ تعریف میں اتنا مبالغہ کرتے ہیں کہ معاذ اللہ جو بٹ کاٹا یا بندہ دیکھ کر ایک ایک گاؤں کے حاکم کو جس کی کوئی
وقت نہیں بادشاہ اور نفل اللہ و سلطان اور مرجع عالم اور چہان پناہ اور معلوم نہیں کیا کیا لغویات کہتے ہیں
اور بادشاہ کو تو نہ پوچھیے نہ ہنسا گیتی پناہ وہ وہ القاب کہتے ہیں اور کچھ تو ہیں جو سوا خدا تعالیٰ کے کسی کو
لائق نہیں ہیں انکی زبان پر خدا کی ہیکار۔ سبط ح وہ لوگ بھی ہیں جو خط خطوط اور عرائض میں مکتوب الیہ
کے سجد القاب کہتے ہیں وہ بھی جو بٹے اور گنہگار ہیں اور قیامت کو دن اور ن سو اس جو بٹ پر مواخذہ ہوگا۔
عن اَبْنِ بَكْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ ذَكَرَ عِنْدَهُ رَجُلٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ مَا مَرُّ
رَجُلٍ بِكَ زَوْجَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ مِنْهُ فِي كَذَا وَكَذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَيَحْتَاطُ بِكُلِّ مَرَّادٍ اَيَقُولُ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِنْ كَانَ اَحَدُكُمْ مَارِحًا اَخَاهُ لَا تَحَالَةَ فَلْيَقُلْ اَحْسِبْ فَلَا تَاوِ اِنْ كَانَ يَرْضَى اَنَّهُ يَكْذِبُ
وَلَا اَرْضَى عَلَيَّ اَللّٰهُ اَحَدًا **ترجمہ** ابوبکرہ سورہت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص کا ذکر
ایک ایک شخص ہوا یا رسول اللہ رسول کے بعد کوئی شخص اس سے بہتر نہیں فلان فلان کام میں رسول اللہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا میں سو اکر رہا ہوں تو دو شخص مجھ کو کہنے لگے ایک بڑا
 تھا اور دوسرا چوٹا میں نے چوٹے کو سو اکر دی مجھ سے کہا گیا ہے کہ وہ (معلوم ہوا کہ بڑے کی عظمت کرنا چاہتا ہے
 اور یہ ادب میں داخل ہو) **بَابُ التَّحْقِيقِ فِي الْحَدِيثِ وَحُكْمُهُ كِتَابَةُ الْعِلْمِ بِاتِّبَاعِ مَا يَحْكُمُ بِهِ**
لِكُنْهَاتِهِ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ أَسْمَعِي يَا رُبَّةُ الْحَجْرَةَ أَسْمَعِي يَا
رُبَّةُ الْحَجْرَةَ وَعَالِيَةَ تُصَلِّيَ فَمَا تَقْنَطُ صَلَاتُهَا قَالَتْ لَعَزَّةُ أَلَا تَسْمَعُ الْهَذَا وَمَعَالِيَهُ إِنَّمَا
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ حَدِيثَنَا لَوَعَدَهُ الْعَادُّ لَأَخْصَاهُ ترجمہ عروہ روایت ہے
 ابو ہریرہ حدیث بیان کرتے ہیں اور کہتے ہیں سن ای حجرے دل سن حجرے دل اور حضرت عائشہ نماز پڑھتی
 تھیں جب نماز پڑھ چکیں تو اونہوں نے عروہ سے کہا میں نے ابو ہریرہ کی باتیں سنیں انہی میں انہوں نے کتنی حدیثیں
 بیان کر دیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح روایات کرتے ہیں کہ گنتوں والا اس کو چاہتا تو گن لیتا ایسے
 شہیر شہیر کر اٹھتے اور یہی تہذیب ہے چتر چتر اور جلدی جلدی باتیں کرنا عقل مندی اور دانا ملی کا شیوہ
نہیں اسحاق ابی سعید الخدری اَنْ يَسْأَلَ النَّبِيَّ اَنْ يَسْأَلَ النَّبِيَّ اَنْ يَسْأَلَ النَّبِيَّ اَنْ يَسْأَلَ النَّبِيَّ اَنْ يَسْأَلَ النَّبِيَّ
كُتِبَ عَنِّي عَنِ الْقُرْآنِ فَلَمْ يَكُنْ وَحَدَّثُوا عَنِّي وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ قَالَ هَذَا أَحْسَنُ
قَالَ مَتَّعَهُمُ اللَّهُ بِمَقْعَدِهِ مِنَ النَّارِ ترجمہ ابو سعید خدری روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا میں نے کہا کہ جو میرا کلام اور جس نے کہا کہ مجھ سے منکر تو وہ اس کو میٹ ڈالو مگر قرآن کو نہ میٹو البتہ میری حدیث
 بیان کر داس میں کچھ خیر اور جو شخص قصد امیر اور چوٹ باندہ اوہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لو **فَاتَّخَذَ**
 عیاض نے کہا سلف صحابہ اور تابعین میں بڑا اختلاف تھا علم کے کچھ زمین بہتوں نے اس کو مکرہ رکھا لیکن
 اکثر نے جائز رکھا ہر اوس کے بعد اجماع ہو گیا اوس کے جواز پر اختلاف جاتا رہا اور حدیث میں جو ممانعت ہو وہ
 معمول ہو اوس شخص سے جو اچھا حافظ رکھتا ہو لیکن کہنے میں اس کو ڈر ہو کتابت پر اعتقاد کر نیکا اور جس کا حافظہ
 اچھا نہ ہو اس کو کہنے کی اجازت ہو اور حکم یا حضرت نے ابو شاہ کو لیے لیکن اس کا اور اسی قسم میں صحیفہ حضرت
 علی کا اور کتاب عمر بن حزم کی اور کتاب صدقہ کی اور زکوة کی اور ابو ہریرہ نے روایت کیا کہ عبداللہ بن عمر کو
 تھے اور میں کہتا تھا اور بعض نسخے کہا کہ یہ حدیث نسخہ ہے ان حدیثوں سے اور یہ ہفت کی حدیث ہے جب
 اب کو ڈرتا کہ کہیں قرآن اور حدیث نہ لجا دو جب پاس ہو اطمینان ہو گیا تو آپ نے اجازت دی کتابت کی اور بعض نسخے
 نے کہا مطلب حدیث کا یہ ہے کہ قرآن اور میری حدیث ایک کتاب میں ملا کر نہ لکھو تاکہ پڑھنے والے کو شبہ نہ ہو اور نہ

قِصَّةُ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ وَصَاحِبِ الْخُذُودِ كَافُصَةٍ اَعَدَّ وَكُلَّ مَعْنَى خُنْدَقِ اَوْ سِكِّ حِجَابِ اَحَادِيثِ
 قُرْآنِ مِنْ مَعْنَى بَرُوجِ مَعْنَى اَوْ اَنْ خُنْدَقِ اَوْ اَنْ خُنْدَقِ اَوْ اَنْ خُنْدَقِ اَوْ اَنْ خُنْدَقِ اَوْ اَنْ خُنْدَقِ
 اَلْوُجُوهِ اَحَدِثِ مِنْ اَوْ كَسَا قِصَّةَ مَذْكُورٍ عَنْ حَنِيبِ بْنِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ
 مَلِكٌ يُقْرَبُ اَنْ قَبْلَكَ دَكَانَ لَهُ سَلْحَرٌ وَكَلَّمَ كَثِيرًا قَالَ لِيْلِكَ اِنْ قَدْ كَثُرَتْ قَابَعَتُ اِيْسَ غَلَامًا اَعْلَمُ
 اَلْحَيَّةَ نَبَعَتْ اِلَيْهِ غُلَامًا يَعْلَمُ فَكَانَ فِي طَرِيقِهِ اِذَا سَلَكَ رَاهِبٌ فَقَعَدَ اِلَيْهِ وَسَمِعَ كَلَامَهُ فَانْحَبَا
 فَكَانَ اِذَا اَلْاَسَاحِرُ مَرَّ بِالرَّاهِبِ فَقَعَدَ اِلَيْهِ فَاِذَا اَلْاَسَاحِرُ صَرَبَتْ نَشَكَ ذَلِكَ اِلَى الرَّاهِبِ فَقَالَ اِذَا اخْشَيْتُ
 اَلْاَسَاحِرَ فَقُلْ حَبْسَنِي اَهْلِي وَاِذَا اخْشَيْتُ اَهْلَكَ فَقُلْ حَبْسَنِي اَلْاَسَاحِرُ فَبِكَيْمَا هُوَ كَذَلِكَ اِذَا اُنِيَ عَلَى
 دَابَّةٍ عَظِيمَةٍ قَدْ حَبَسَتْ اَلْاَسَاحِرُ فَقَالَ الْيَوْمَ اَعْلَمُ اَلْاَسَاحِرُ اَفْضَلُ اَمْ اَلرَّاهِبُ اَفْضَلُ فَاَخَذَ حَجْرًا فَقَالَ
 اَللّهُمَّ اِنْ كَانَ اَمْرُ الرَّاهِبِ اَحَبَّ اِلَيْكَ مِنْ اَمْرِ اَلْاَسَاحِرِ فَاقْتُلْ هَذِهِ الدَّابَّةَ حَتَّى يَمُتَ اَلْاَسَاحِرُ
 فَمَرَّهَا فَاقْتُلَهَا وَمَضَى اِنْسَانٌ فَاَتَى الرَّاهِبَ فَاخْبَرَهُ فَقَالَ لَهُ الرَّاهِبُ اَمْ يَكُنَّ اَنْتَ الْيَوْمَ اَفْضَلُ
 مَتَى قَدْ بَلَغَ مِنْ اَمْرِكَ مَا اَرَى اَنْكَ سَتُبْتَ اِنْ اُبْلِيَتْ فَلَا تَدُلَّ عَلَى رِيْكَ اَلْعُلَامُ يَمُرُّ اَلْاَسَاحِرُ
 وَاَلْاَبْرَصُ وَيَدْرِي اَلنَّاسُ سَائِرُ الْاَدْوَاءِ تَمِيعُ جَلِيْسٍ لِّلْمَلِكِ كَانَ قَدْ عَمِيَ فَاَتَاهُ بِهَذَا يَكْتُمُ
 فَقَالَ مَا هَذَا اَلْاَجْمَعُ اِنْ اَنْتَ تَقِيْتُ رَيْي قَالَ اِنْ لَمْ يَشْفِ اَحَدًا اِنَّمَا يَشْفِي اللهُ اِنْ اَمِنْتَ
 بِاللهِ دَعَوْتُ اللهَ فَشَفَاكَ فَاَمِنْ بِاللهِ فَشَفَاكَ اللهُ فَاَتَى الْمَلِكُ فَخَبَّرَ اِلَيْهِ كَمَا كَانَ يَجْلِسُ فَقَالَ
 لَهُ الْمَلِكُ مَنْ رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ قَالَ رَيْي قَالَ وَكُلَّ رَبِّ غَيْرِي قَالَ رَيْي وَرَبُّكَ اللهُ فَاخَذَهُ فَكَلَّمَ
 بَرًّا يُعَذِّبُهُ حَتَّى دَلَّ عَلَى الْعُلَامِ فَنَجَّى بِالْخُلَامِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ اَمْ يَكُنَّ قَدْ بَلَغَ مِنْ سَجَرِ مَا تَبْرِي
 الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَتَفْعَلُ وَتَفْعَلُ فَقَالَ رَيْي لَا اَشْفِي اَحَدًا اِنَّمَا يَشْفِي اللهُ فَاخَذَهُ فَكَلَّمَ بَرًّا يُعَذِّبُهُ
 حَتَّى دَلَّ عَلَى الرَّاهِبِ فَنَجَّى بِالرَّاهِبِ فَقَالَ لَهُ اَرْجِعْ عَنْ رَيْي فَاَبَى اِلَّا اَلْمِيْشَارَ فَوَضَعَ الْمِيْشَارَ فِي
 مَفْرَقِ رَاسِهِ فَشَفَاهُ حَتَّى وَفَعَّ شِفَاهُ شَدَّ جَنْبِي بِجَلِيْسِ الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ اَرْجِعْ عَنْ رَيْي فَاَبَى فَوَضَعَ
 الْمِيْشَارَ فِي مَفْرَقِ رَاسِهِ فَشَفَاهُ بِحَتَّى وَفَعَّ شِفَاهُ شَدَّ جَنْبِي بِالْعُلَامِ فَقَالَ لَهُ اَرْجِعْ عَنْ رَيْي
 فَاَبَى فَدَفَعَهُ اِلَى اَصْحَابِهِ فَقَالَ اَنْهَبُوْهُ اِلَى الْجَبَلِ كَذَلِكَ اَوْ كَذَلِكَ اَوْ كَذَلِكَ اَوْ كَذَلِكَ اَوْ كَذَلِكَ اَوْ كَذَلِكَ
 بَلَّغْتُمْ دُرُوْثَهُ فَاِنْ رَجِعَ عَنْ رَيْيهِ وَاِلَّا فَاطْرَحُوْهُ فَدَهَبُوْا بِهِ فَصَعِدَ رَاسَهُ الْجَبَلُ فَقَالَ اَللّهُمَّ
 اَكْفِنِيْهُمْ بِمَا هُنْتُ فَرَجَهُ بِهِمْ الْجَبَلُ فَسَقَطُوا وَجَاءَ يَتِيْمِي اِلَى الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَا تَعْلَمُ

وہ جلوس نہ گیا اور لوگ چلنے پہلے گئے پھر وہ لڑکا رہ گیا پاس آیا اوس سے یہ حال کہا وہ بولا بیٹا تو مجھ سے بڑھ گیا مقرر تیرا
 رتبہ یہاں تک پہنچا جو میں دیکھتا ہوں اور تو قریب آنا یا جاؤ لگا پیر اگر تو آنا یا جاؤ تو میرا نام نہ بتلانا اوس لڑکے
 کا یہ حال تھا کہ اندھے اور کورہی کو چنگا کرتا اور ہر قسم کی بیماری کا علاج کرتا یہ حال بادشاہ کے ایک مصاحب
 سنا وہ اندھا ہو گیا تھا وہ بہت سے تحفے لیکر لڑکے کے پاس آیا اور کہنے لگا یہ مال تیرا ہے اگر تو مجھ کو چنگا کر دیو
 لڑکے نے کہا میں کسی کو چنگا نہیں کرتا چنگا کرنا تو خدا تعالیٰ کا کام ہے اگر تو خدا پر ایمان لگاؤ تو میں خدا
 سے دعا کروں وہ چنگا چنگا کر دیوے گا وہ مصاحب خدا پر ایمان لایا اس نے اوس کو چنگا کر دیا وہ بادشاہ کو
 پاس گیا اور اس کو پاس بیٹھا جیسا کہ بیٹھا کرتا تھا بادشاہ نے کہا تیری آنکھ کس نے روشن کی مصاحب نے لایا
 مالک نے بادشاہ کو کہا میرے سوا تیرا کون مالک ہے مصاحب نے کہا میرا اور قیام دو نو کا مالک اس نے بادشاہ نے
 اس کو بٹرا اور مارنا شروع کیا اور مارتا رہا یہاں تک کہ اوس نے لڑکے کا نام لیا وہ لڑکا بلا گیا بادشاہ نے اوس
 کو کہا اسی بیٹا تو جا دو میں ہر رجب پر پہنچا کہ اندھے اور کورہی کو چنگا کرتا ہے اور بڑے کام کرتا میرے بولا میر
 تو کسی کو چنگا نہیں کرتا خدا چنگا کرتا ہے بادشاہ نے اس کو بٹرا اور مارتا رہا یہاں تک کہ اوس نے رجب کا نام بتلایا
 وہ رجب پکڑا ہوا آیا اوس کو کہا گیا اپنی دین سے پہلے جا اوس نے مانا بادشاہ نے ایک آہ منگوایا اور رجب کی چند یا پر کہا
 اور اس کو چیر ڈالا یہاں تک کہ وہ ڈکڑی ہو کر گر اس پر وہ مصاحب بلا گیا اوس کو کہا تیرا اپنی دین سے پہلے جا اوس نے بھی مانا
 اوس کی چند یا پر بھی رہ رہا اور چیر ڈالا یہاں تک کہ وہ ڈکڑی ہو کر گر اس پر وہ لڑکا بلا گیا اوس کو کہا اپنی دین سے پہلے جا
 اوس نے بھی نہ مانا بادشاہ نے اوس کو اپنی چند صاحب کو حوالہ کیا اور کہا کہ اوس کو نلے پہاڑ پر لپکا کر جو بیڑ چڑھاؤ
 جب تم جو بیڑ پہنچو تو اس لڑکے سے پوچھو اگر وہ اپنی دین پہ چاؤ تو خیر نہیں تو اس کو مکمل دو دو اوس کو لے گئے
 اور پہاڑ پر چڑھا لیا لڑکے نے دعا کی اہی تو جس طرح سے چاہے مجھ کو ان کے شر سے بچا پہاڑ بٹلا اور وہی لوگ گر پڑے وہ
 لڑکا بادشاہ پاس چلا آیا بادشاہ نے پوچھا تیرے ساتھی کدہ لگے اوس نے کہا خدا نے مجھ کو ان کے شر سے بچا یا پہاڑ بٹلا
 نے اس کو چند اپنی صاحب کو حوالے کیا اور کہا اس کو لپکاؤ ایک بیڑ چڑھاؤ اور دریا کے اندر لیجاؤ اگر اپنے دین سے
 پہلے جاؤ تو خیر نہ اوس کو دریا میں بھیج دو دو لوگ اوس کو لینگے لڑکے نے کھا اہی تو مجھ کو جس طرح چاہے ان کو
 شر سے بچاؤ وہ ناؤ او نہی ہو گئی اور لڑکے کے ساتھی رشتہ بگئی اور لڑکا زندہ بچکا بادشاہ کے پاس آیا بادشاہ
 نے اس سے پوچھا تیرے ساتھی کہاں گئے وہ بولا اے تعالیٰ اس سے مجھ کو بچا یا پہاڑ بٹلا لڑکے نے بادشاہ سے کہا تو مجھ کو نہ مار چنگا
 یہاں تک کہ میں جو بتلاؤں نہ کرے بادشاہ نے کہا وہ کیا اس نے کہا تو سب لوگوں کو ایک سیدان میں جمع کر اور ایک

وَآخَذَتْ مُعَاوِيَةَ وَأَعْطَيْتَهُ بِرَدِّكَ فَكَانَتْ عَلَيْكَ حَلَةً وَعَلَيْهِ حَلَةٌ ثُمَّ رَأَى وَقَالَ اللَّهُمَّ
 بَارِكْ فِيهِ يَا ابْنَ آخِرِ بَصَرٍ عَيْنَيْنِ هَاتَيْنِ وَتَمَعُ أَنْتَ هَاتَيْنِ رَدَّاهُ قَلْبِي هَذَا وَأَشَارَ إِلَى مَنْطَلِ
 قَلْبِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ أَطْعَمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ وَالْبُسُومُ مِمَّا تَلْبَسُونَ
 وَكَانَ أَنْ أَعْطَيْتَهُ مِنْ مَتَاعِ الدُّنْيَا أَهْوَنَ عَلَيْهِ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ حَبَاتِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ ثُمَّ مَضَى
 حَتَّى أَتَى جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فِي مَسْجِدِهِ وَهُوَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ أَحَدِ مَقْسَمَيْهِ تَقَطَّعَتْ الْقَوَمُ
 حَتَّى جَلَسَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقَبِيلَةِ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ أَتُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَرَدَّ إِلَيَّ الْجَبِيلُ
 قَالَ فَقَالَ بِيَدِهِ فَرَضَ رَأَى هَكَذَا أَوْ قَرِيبَ ذَلِكَ أَصَابِعُهُ وَكَوَسَ حَارِثُ أَنْ يَدْخُلَ عَلَى الْأَخِي
 بِمِثْلِكَ نَزَلَ بِيَدِي كَيْفَ أَصْنَعُ مِثْلَهُ أَتَاكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسْجِدٍ كَاهَذَا
 وَفِي يَدِهِ عُرْجُونُ ابْنِ كَلْبٍ قَرَأَ فِي قَبِيلَةِ السَّيِّدِ نَحْمًا مَعَهُ كَلْبًا بِالْعُرْجُونِ شَمْرًا أَمَّلَ عَلَيْكَ
 فَقَالَ أَتَيْكُمْ يُحِبُّ أَنْ يُعْرِضَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فَخَشَعْنَا ثُمَّ قَالَ أَتَيْكُمْ يُحِبُّ أَنْ يُعْرِضَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
 فَخَشَعْنَا ثُمَّ قَالَ أَتَيْكُمْ يُحِبُّ أَنْ يُعْرِضَ اللَّهُ عَنْهُ قُلْنَا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنْ أَحَدُكُمْ إِذَا
 قَامَ يُصَلِّي فَإِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ تَعَالَى الْقَبِيلَ وَجْهَهُ فَلَا يَصْفُقُ قَبْلَ وَجْهِهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلَا يَبْصُرُ
 يَسَارَ مَحْتَجٍّ بِجِلْدٍ أَلْيَسَ فَإِنْ عَجَلَتْ بِهِ بَادِرَةٌ فَلْيَقْلُ بِثَوْبِهِ هَكَذَا ثُمَّ طَوَى ثَوْبَهُ بَعْضُهُ
 عَلَى بَعْضٍ فَقَالَ أَرُونِي عَيْدًا فَتَارَ كَتَمَ مِنَ الْحَيِّ لَيْسَ تَدُلُّ إِلَّا أَهْلَهُ نَجَاءً يَخْلُوفُ فِي رَأْسِهِ نَأْخُذُهُ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَهُ عَلَى رَأْسِ الْعُرْجُونِ ثُمَّ لَطَمَ بِهِ عَلَى أَسْرِ النُّخَامَةِ فَقَالَ
 جَابِرُ بْنُ نُمَيْرٍ هُنَاكَ جَعَلْتُمُ الْخُلُوفَ فِي مَسَاجِدِكُمْ سِرًّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
 غَزْوَةِ بَطْنِ بُوَاطٍ وَهُوَ يُطَلِّبُ الْمُجَدِّيَّ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْجُهَيْنِيِّ وَكَانَ النَّاسُ فِيهِ يَعْظُمُ مَنَا الْخُمْسَةَ وَالْ
 السِّتَّةَ وَالسَّبْعَةَ فَدَارَتْ عُقْبَةُ بَجَلٍّ مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى نَاحِيَةٍ لَهُ فَنَازَحَهُ فَرَكِبَهُ ثُمَّ بَعَثَهُ
 فَتَلَدَّنَ عَلَيْهِ بَعْضُ الشُّكْدَانِ فَقَالَ لَهُ تَمَاءُ لَعَنَكَ اللَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مِنْ هَذَا اللَّعْنِ يُعْيِيهِ قَالِ أَتَاكَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ أَنْزَلَ عَنْهُ فَلَا تَقْعَبُنَا بِمَلْعُونٍ لَأَنْدَعُوهُ أَعْلَى
 أَنْفُسِكُمْ وَلَا تَدْعُوهُ عَلَى الْإِرْكَمِ وَلَا تَدْعُوهُ عَلَى أَمْوَالِكُمْ لَأَتُوا بِقَوْمٍ مِنْ اللَّهِ سَاعَةً لِيُثَلِّمَ
 فِيهَا عَطَاؤُكُمْ فَيَسْتَحْيِيكُمْ كُلُّكُمْ سِرًّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ عَشِيرَتُهُ
 وَدَعَوْهُ مَا مَعَهُ مِنْ مَتَاعٍ الْعَرَبُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَجُلٌ يَتَّقِدُ مِنْ أَهْلِ الْحَوْصِ

فَيَسْرُبُ وَيُسْقِينَا قَالَ جَابِرٌ فَقَعْتُ فَقُلْتُ لَهَذَا رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ رَجُلٍ مَعَ جَابِرٍ نَقَامُ جَبَّارُ بْنُ مُحَمَّدٍ مَا نَطَلَقْنَا إِلَّا الْبَيْتَ فَتَزَعْنَا فِي الْحَوْضِ سَحَابًا أَوْ سَجَلَيْنِ ثُمَّ مَدَرْنَاهُ ثُمَّ تَزَعْنَا فِيهِ حَتَّى انْفَعَقْنَا وَكَانَ أَوَّلُ طَالِعٍ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنَا ذُنَانٌ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَسْرَعَ نَاقَتُهُ فَشَرِبَتْ فَشَقَّتْ لَهَا فَشَجَّتْ فَمَاتَتْ ثُمَّ عَدَلْنَا بِهَا فَأَنَا حَمَلًا ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْحَوْضِ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ ثُمَّ قَرَأَ قُرْآنًا مِنْ مِثْقَلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَذْهَبْ جَبَّارُ بْنُ مُحَمَّدٍ يُقِضِي حَاجَتَهُ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ وَكَانَتْ عَلَى بُرْدَةٍ ذَهَبَتْ أَنْ يُخَالِفَ بَيْنَ طَرَفَيْهَا فَكَمْ يَبْكُ فِيهَا إِلَى وَكَانَتْ لَهَا ذُبَابٌ فَكَلَسَتْهَا ثُمَّ خَالَفَتْ بَيْنَ طَرَفَيْهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ فَصَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ حَبَسَتْ حَتَّى قُتِلَتْ عَنْ يَسَارِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ بِيَدِي فَكَادَ رُبِّي حَتَّى أَقَامَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ثُمَّ جَابَ جَبَّارُ بْنُ مُحَمَّدٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ جَاءَ نَقَامُ عَنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَأْسِي فَأَجْمَعُ مَا نَدَّ فَعَنَّا حَتَّى أَقَامْنَا خَلْفَهُ فَعَجَّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمُقُنِي فَأَنَا لَا أَشْعُرُ شَيْئًا فَنُظِنْتُ بِهِ فَقَالَ هَلْ كُنَّا بِيَدِهِ بَعْنِي شُدَّ وَسَطُكَ نَكَارَةً رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا جَابِرُ قُلْتُ كَيْتُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِذَا كَانَ دَسْعًا فَخَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ وَإِذَا كَانَ ضَيْقًا فَأَشَدُّهُ عَلَى حَقْوِكَ يَرْنَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مُوتٌ كُلُّ رَجُلٍ مِثْلَ كَلْبٍ مَرَّةً فَكَانَ يَمُصُّهَا ثُمَّ يَعْرِضُهَا فَيَتَوَقَّيْهِ وَكُنَّا نَحْتَبِطُ بِعَيْنَيْنَا وَنَاكُلُ حَتَّى فَرِحَتْ أُمُّهُ أَفْنَا نَأْتِيهَا رَجُلٌ مِثْلَ كَلْبٍ مَا نَطَلَقْنَا بِهِ شَعْبَةً فَشَمِدْنَا لَهُ أَنَّهُ لَمْ يُعْطَهَا فَأَعْطِيهَا فَقَامَ فَأَخَذَهَا يَرْنَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَزَلْنَا وَادِيًا أَفِيرًا فَذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْعُهُ حَاجَتَهُ فَاتَّبَعْتُهُ بِإِدْرَافَةٍ مِنْ مَاءٍ فَنَظَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرِ شَيْئًا يُسْتَنْزِيهِ وَإِذَا شَجَرَانِ بِشَاطِئِي الْوَادِي نَاظِلَتَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الرُّحْدِ مِمَّا نَأْخُذُ بِغَضَنِ مِزْ أَعْمَاسِنَا فَقَالَ انْقَادِي عَلَيَّ يَا ذُنَانُ اللَّهُ مَا نَقَادَتْ مَعَهُ كَالْبَهْمِ لِلْخُشُوشِ الَّذِي يُصَانِعُ قَائِدٌ فَحَتَّى أَنَّ الْفَجْرَةَ الْآخِرَى نَأْخُذُ بِغَضَنِ مِزْ أَعْمَاسِنَا فَقَالَ انْقَادِي عَلَيَّ يَا ذُنَانُ اللَّهُ مَا نَقَادَتْ مَعَهُ كَذَلِكَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالنِّصْفِ مِثْلًا بَيْنَهُمَا لَمْ يَكُنْ جَمْعًا فَقَالَ انْتِمَاعِي يَا ذُنَانُ مَا نَأْخُذُ جَابِرٌ فَخَرَجْتُ أَحْدَرُهَا

أَنَّ يُحْيِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغَيْرِ قَبْرِ بَعْدَ قَالَ ابْنُ عَسَا وَفِيكَتَعْدِلُ لِحَدَّثَتْ أَحَدًا
 نَفْسِي كُنْتُ مَرِيئًا لِقَتَّةٍ فَاذًا أَنَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا وَرَأَى الشَّجَرَتَانِ قَدْ افْتَرَقَا
 نَقَامَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا عَلَى سَائِرِ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَتْ رَقْفَةً فَقَالَ بِرَأْسِهِ
 هَكَذَا وَأَشَارَ أَبُو سَمْعِيلَ بِرَأْسِهِ يَمِينًا وَشِمَالًا ثُمَّ أَقْبَلَ نَكَمًا أَنَّهُ لَنْ قَالَ يَا جَابِرُ هَلْ رَأَيْتَ
 مَقَامِي قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ كَانَتْ لِي الشَّجَرَتَانِ فَاقْطَعُ مِنْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا خُصْنًا
 فَأَقْبِلْ بِهِمَا حَتَّى إِذَا قُمْتَ مَقَامِي فَأَرْسِلْ خُصْنًا عَنْ يَمِينِكَ وَخُصْنًا عَنْ شِمَالِكَ قَالَ جَابِرُ فَقُمْتُ
 فَاخْتَدْتُ شَجَرًا فَكَسَرْتُهُ وَحَسَرْتُهُ فَأَنْدَلْتُ لِي فَأَتَيْتُ الشَّجَرَتَيْنِ فَقَطَعْتُ مِنْ كُلِّ وَاحِدَةٍ
 مِنْهُمَا خُصْنًا ثُمَّ أَقْبَلْتُ أَجْرُهُمَا حَتَّى قُمْتُ مَقَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلْتُ خُصْنًا
 عَنْ يَمِينِي وَخُصْنًا عَنْ شِمَالِي ثُمَّ لَحِقْتُهُ فَقُلْتُ قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَعَمْ ذَاكَ قَالَ
 إِنَّ مَرَّةً دُتْ بِقَبْرِ بْنِ يَعْدَانَ بَانَ فَاحْبَبْتُ شِفَاعَتِي أَنْ يَرْنَهُ عَنْهُمَا مَا دَامَ الْغُصْنَانِ طَلِبِينَ
 قَالَ فَأَتَيْتُ الْعُسْكَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا جَابِرُ نَادِ بَوَاحُشِي فَقُلْتُ أَلَا
 وَصُودَ الْأَوْصُودَ الْأَوْصُودَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا وَجَدْتُ فِي الرَّكْبِ مِنْ قَصْدَةٍ وَكَانَ دُخْلُ
 مِنَ الْأَنْصَارِ يَمِيرُ دُرُوسُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاءُ فِي الْأَشْجَابِ لَهُ عَلَى حِمَارَةٍ مِنْ جَرِيدٍ
 قَالَ فَقَالَ لِي الظَّلِيلُ لِي فَلَانِ بْنِ فَلَانِ الْأَنْصَارِي نَظَرْتُ هَلْ فِي الْأَشْجَابِ مِنْ شَيْءٍ قَالَ فَانْظُرْتُ
 إِلَيْهِ فَنَظَرْتُ فِيهَا فَفَكَرْتُ أَحَدٌ فِيهَا إِلَّا قَطْرَةً فَعَزَّ لَا رَجْعَ مِنْهَا لَوْ أَنَّ أَفْرَعَةَ لَشَرَبَهُ يَا بَسُّهُ
 فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمْ أَحِدْ فِيهَا إِلَّا قَطْرَةً فِي عَرَا لَاحِ
 تَجِبَ مِنْهَا لَوْ أَنَّ أَفْرَعَةَ لَشَرَبَهُ يَا بَسُّهُ قَالَ أَهْبَ فَأْتِنِي بِهِ فَأَتَيْتُهُ بِهِ فَاخَذَهُ بِيَدِهِ فَجَعَلَ
 يَبْكُ كَمَا لَيْفَتِي لَا أَدْرِي مَا هُوَ وَيَعْنِيهِ بِيَدِهِ ثُمَّ اعْطَانِيهِ فَقَالَ يَا جَابِرُ نَادِ بِحَفْنَةٍ فَقُلْتُ
 يَا حَفْنَةُ الرُّكْبِ فَأَتَيْتُ بِهَا تَحْمِلُ مَوْضِعَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَدِي فِي الْجَنَّةِ هَكَذَا فَلَيْسَ طَهْرًا وَفَرَّقَ بَيْنَ أَصَابِيهِ ثُمَّ وَصَّيْنِي وَقَعَرِ الْجَنَّةِ وَقَالَ خُذْ يَا
 جَابِرُ نَصِيبَ عَلِيٍّ وَقُلْ لِسِحْرِ اللَّهِ نَصِيبِي عَلَيْهِ وَقُلْتُ لِسَمِ اللَّهِ فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَتَفَوَّرُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِيهِ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَارَتِ الْجَنَّةُ وَدَارَتْ حَتَّى امْتَلَأَتْ فَقَالَ يَا جَابِرُ نَادِ
 مَنْ كَانَ لَهُ حَاجَةٌ بِمَاءٍ قَالَ فَأَتَى النَّاسُ فَاسْتَقَوْا حَتَّى رَوَوْا قَالَ فَقُلْتُ هَلْ بَقِيَ لِحَدِّكَ حَاجَةٌ

صحاف کر دیو اسد تک اسکو اپنے سائیں میں کہیگا عبادہ نکلیجے اوس کہہ اے جی چاہے اگر اپنے غلام کی چادر لے لادو
 اپنا سافری اوسکو دیدو تو تمہاری پاس ہی ایک جڑ اور اہو جادو لگا اوس کے پاس ہی ایک جڑ اہو جادو لگا
 ابوالیسر میری سر پر ہاتھ پیرا اور کہا یا اوس رکبت دی اس لڑکے کو اے بھتیج میرے میری اندونون اٹھو نہ
 ویکھا اور سیران دونوں کا فون نے سنا اور سیر اس نے یاد رکھا اور شاہ کیا اپنے دل کی رگ کیطرت
 رسول الصلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے لوڈی اور غلام کو کھلا دجو تم کہا تے ہو اور بہنا دجو تم بہنتے
 ہو پھر اگر میں اوسکو دنیا کا سامان دیدون تو وہ آسان جو سیر نزدیک اس کے وہ قیاس کے دن میری نیکیا
 لے لادو عبادہ نے کہا پھر ہم چلے یہاں تک کہ جابر بن عبد اللہ انصاری پاس آئے اذکی مسجد میں وہ ایک کبرے
 کو لپیٹے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے میں یہاں تک کہ اوس کو اور قبلہ کے بیچ میں بیٹھا بیٹھ گیا
 خدا تم پر رحم کرے کیا تم ایک کبرے میں نماز پڑھتے ہو اور تمہاری چادر پہلو میں رکھی ہو اور نہ ہون تو اپنے
 ماتھہ کو میرے سینے پر اس طرح سوا اشارہ کیا اونٹکیوں کو کشادہ رکھا اور انکو گمان کیطرح رحم کیا اور کہا میں
 ہوجاؤ کہ تیری مانند کوئی احمق میرے پاس آدی پھر وہ مجھ دیکھے جو میں کرتا ہوں اور ویسا ہی کر دیو رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری اس مسجد میں آئے اور آپ کو ماتھہ میں ایک ڈالی تھی ابن خطاب کی رجاء ایک کچھ
 ہے آپ مسجد میں قبلہ کیطرت بلغم دیکھا کہ سینہ تھوکا تھا آپنے اوسکو لکڑی سے کھرج ڈالا پھر مار طین
 متوجہ کر اور فرمایا تم میرے کون یہ بات چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اوس کیطرت سے منہ پیر لپیٹے ہم یہ سنکر ڈر
 گئے پھر آپ فرمایا تم میں سے کوئی نہ چاہتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اوس کیطرت سے منہ پیر لپیٹے ہم یہ سنکر ڈر گئے پھر آپ
 فرمایا تم میں سے کوئی نہ چاہتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اوس کیطرت سے منہ پیر لپیٹے ہم یہ سنکر ڈر گئے پھر آپ
 اللہ آپ فرمایا جب تم میں سے کوئی کھڑا ہو نماز میں تو اللہ تبارک و تعالیٰ اوس کے منہ کو سامنے ہی -
 (نودی سے کہا میں نے جہت جسکو اللہ نے عظمت دی یا کعبہ) تو اپنی منہ کے سامنے نہ تھو کے اور نہ ہنر طرف
 بلکہ بائیں طرف بائیں باؤن کے تلے اگر منہ جلدی نکلتا جا ہے تو اپنے کبرے میں تھو کر ایسا کر لپیٹو پھر اپنے
 کبرے کو تہہ لپیٹا بعد اوس کے فرمایا میرے پاس خوشبو لاؤ ایک جوان ہمارے قلیل میں سے لپکا اور اپنی گودالو
 میں دوڑ گیا اور اپنی تہیل میں خوشبو لیکر آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس خوشبو کو لکڑی کی ٹوک
 پر لگا یا اور جہان اس بلغم کا نشان مسجد پر تہا وہاں خوشبو لگا دی - جابر نے کہا حدیث سے تم اپنی مسجد
 میں خوشبو رکھتے ہو جابر نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جابلطن بواطکی لڑائی میں وہ

ایک پہاڑی مجینہ کے پہاڑوں میں) اور آپ تالاش میں تہجدی بن عمر و جہنی کے (جو ایک کافر تھا) اور ہم لوگوں کا یہ حال تھا کہ پانچ اونچہ اور سات آدمیوں میں ایک اونٹ تھا جس پر باری باری سوار ہوتے تو ایک انصار کے باری آئی چڑھنے کی اونٹ کو بٹھایا اور سپر چڑھ گیا اور سکو اونٹ بٹھایا تو وہ کچھ اڑا وہ انصار بولا شار دیکھ کلمہ ہو اونٹ کو ڈانٹنے کا) خدا تجھ پر لعنت کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کون ہے جو لعنت کرتا ہے اپنی اونٹ پر وہ انصار بولا میں ہوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا اس اونٹ پر سے اتر جا اور ہمارے ساتھ نہ چھوٹے لعنت کی گئی ہو مت بدو عاکر و اپنی جان تک کے لیے درست بدو عاکر اپنی اولاد کے لیے درست بدو عاکر اپنے مالوں کے لیے ایسا نہ ہو یہ بدو عاکر اس ساعت میں نکلی جب خدا ہی کو مانگا جاتا ہے اور وہ قبول کرتا ہے (تو تم باری بدو عاکر ہی قبول ہو جاؤ اور تھوڑی دیر بعد آؤی جابر نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہے تھے اور ایک بانی سے قریب ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون شخص ہم لوگوں سے آگے بڑھ کر حوض کو درست کر کہیگا آپ ہی ہے اور یہ کہو یہی پلا دینگا جانے کہا میں کٹر اموا اور عرض کیا یہ شخص آگے جاوے گا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا اور کون شخص جابر کے ساتھ جاتا ہے تو جابر بن صخر اور ابو خیر سم دونوں آدمی کنو کے کی طرف چلے اور حوض میں ایک یاد ڈول ڈالے پھر اُس پر مٹی لگائی بعد اس کو اس میں بانی بہرنا شروع کیا یہاں تک کہ بال ب بہر دیا جب پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دھمائی دیے آپ نے فرمایا تم دونوں شخص اجازت تیرے ہو کہو بانی پلاؤ کی اپنے جان کو) یعنی جو خر کیا مان یا رسول اللہ آپ نے اپنی اونٹنی کو چھوڑا اور اپنے بانی پلاؤ پر اپنے اس کی بالگ کہیں بھی اس نے پانی پیا تو کیا اور پشیا کیا پھر آپ اس کو لگائے گئے اور بٹھا دیا بعد اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حوض کی طرف آئے اور وضو کیا اس میں زمین بھی کٹر اموا اور چھان ہو آپ نے وضو کیا تھا میں نے بھی وضو کیا جابر بن صخر حاجت کے لیے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناز پڑھنے کے لیے کٹر اموا کے پیرو میں بدن پر ایک چادر تھی میں اس کو دونوں کناروں کو اوڑھنے لگا دھوپٹی ہوئی اس میں پہنڈنگ لگے تھے آخر میں نے اس کو اوندھا کیا پھر اس کو دونوں کناروں کے اوڑھے پھر اس کو باندھا اپنے گردن ہو بعد اس کے میں آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں طرف کٹر اموا آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور گھمایا اور دہنی طرف کٹر اموا کیا پھر جابر بن صخر آئے انہوں نے بھی وضو کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں طرف کٹر اموا آپ نے سم دونوں کے ہاتھ پکڑے اور

پیچھے بٹھایا یہاں تک کہ ہم کو کٹر کیا اپنے پیچھے معلوم ہوا کہ اتنا عمل نماز میں درست ہے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھکڑا ہو کر ناشر ہو گیا اور جبکہ خبر نہیں ابعداؤس کے خبر ہوئی تو آپ نے اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے کہ اپنی کمر باندھ لے (تاکہ ستر نہ کھلے) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو کہا اے جابر میرے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا جب چادر کشادہ ہو تو اوس کے دونوں کنارے اٹھ لے اور جب تنگ ہو تو اوس کو کمر پر باندھ لے جابر نے کھا پھر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے اور ہم میں سے ہر ایک شخص کو خوراک کے لیے برہنہ ایک کھجور ملتی تھی وہ اوس کو چوس لیتا پھر اوس کو پیرانا اپنے دانتوں میں اور ہم اپنی کمانوں پر درخت کے پتے جھاڑتے اور انکو کہاتے یہاں تک کہ ہمارے گلپٹھ پرے پھنی ہو گئی (پتے کہاتے کہاتے اوسکی گرمی اور خشکی سے) پھر کھجور کا بانٹنے والا ایک ن ہم میں سے ایک شخص کو بہول گیا ہم اوس شخص کو اٹھا کر لے گئے اور گواہی دی کہ اوس کو کھجور نہیں ملی بانٹنے والے نے اوس کو کھجور دی وہ کٹر ہو گیا اور کھجور لے لی پھر ہم چلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہاں تک کہ ایک کشادہ وادی میں اترے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاجت کو تشریف لے چلے میں آپ کے پیچھے ہوا ایک ڈال بائیکا لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ اڑد باسی دیکھا تو دو درخت وادی کے کنارے پر لگو تھے آپ ایک درخت کو پاس گئے اور اس کی ڈالی پکڑی پھر فرمایا میرا ابعدا رہو جا ابعدا تعالیٰ کے حکم سے وہ آپ کا تا ابعدا رہو گیا جیسے وہ اونٹ جب تک ناک میں لکڑی دی جاتی ہے تا ابعدا رہو جاتا ہے اپنے کہیں پھنے والے کا یہاں تک کہ آپ دو سر درخت کے پاس آئے اور اسکی بھی ایک ڈالی پکڑی پھر فرمایا میرا ابعدا رہو جا ابعدا تعالیٰ کے حکم سے وہ بھی آپ کے پاس رہا اسی طرح یہاں تک کہ جب آپ بیچا بیچ میں اون درختوں کے پہونچے تو انکو ایک ساتھ رکھ دیا اور فرمایا دونو جڑ جاؤ میرے سامنے اسی طرح کے حکم سے وہ دونوں درخت جڑ گئے جابر نے کہا میں لٹکا دوڑتا ہوا اس ٹرسے کہ کہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو نزدیک دیکھیں اور دو درخت شریف لیجاو میں یہاں اپنے دل میں باتیں کرتا ہوا ایک ہی بار جو میں نے دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سامنے سے تشریف لارہے تھیں اور وہ دونو درخت جدا ہو کر اپنی اپنی جڑ پر کھڑے ہو گئے میں دیکھا آپ تھوڑی دیر کھڑے ہو کر اور سرسوا اشارہ کیا اس طرح دامنے اور بائیں پھر سامنے آئے جب میرے پاس پہونچے تو فرمایا اے جابر میں جہاں کھڑا ہوا تھا تو نے دیکھا جابر نے کہا ہاں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تو ان دونوں درختوں کے پاس جا اور ہر ایک میں سے ایک ڈال اکاٹ اور انکو لکڑ آ

کہڑا ہوا تھا تو ایک ڈالی انچو دا ہننے طرف ڈال دی اور ایک ڈالی بائیں طرف جابر نے کہا میں کہڑا ہوا اور
 ایک تہر لیا اور سکو توڑا اور تیز کیا وہ تیز ہو گیا بہرون دونوں دختون کے پاس آیا اور ہر ایک میں سے ایک
 ایک ڈالی کاٹی بہر میں اون ڈالیوں کو کہنہ چتا ہوا آیا اور جگہ پر جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہرے
 تھے اور ایک ڈالی وہی طرف ڈال دی اور ایک بائیں طرف ہر آپ جاکر مل گیا اور عرض کیا جو آپ نے
 فرمایا تھا وہ میں نے کیا لیکن اس کی وجہ کیا ہے آپ نے فرمایا میں نے دیکھا وہاں دو قبرین ہیں اون قبر والوں پر
 عذاب ہو رہا ہے تو میں نے چاہا اونکی شفا کر دے کروں شاید اون کے عذاب میں تخفیف ہو جسکے شاخیں
 ہری رہیں جابر نے کہا یہ سہم لشکر میں آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جابر لوگوں کو بکار و وضو
 کرین میں نے آواز دی وضو کرو وضو کرو وضو کرو میں نے عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قطرہ پانی کا کہنہ
 ہے اور ایک انصاری مرد تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پانی ٹہنتا کیا کرتا تھا ایک پڑائی
 مشک میں جو بکڑی کی شاخوں پر لٹکتی آپ نے فرمایا اس مرد انصاری پر چار دیکھ سکی مشک میں کچھ پانی نہیں گینا
 تو نہکین پانی نہیں بہت ایک قطرہ ہے اس کے منہ میں اگر اسکو اوٹھیلوں تو سوکھی مشک اسکو بھی پی
 لے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ اس مشک میں تو پانی نہیں ہے صرف
 ایک قطرہ ہے اس کے منہ میں اگر میں اسکو اوٹھیلوں تو سوکھی مشک اسکو بھی پی جاوے آپ نے فرمایا جا اور
 اس مشک کو میرے پاس لے آؤ میں اس مشک کو لے آیا آپ نے اسکو اپنے ہاتھ میں لیا بہر کچھ زبان سے فرماتے
 لگے جسکو میں نہ سمجھا اور مشک کو اپنے ہاتھ سے دباتے جاتے تھے بہر وہ مشک میرے حوالے کی اور فرمایا اے
 جابر آواز دی کہ قافلہ کا کٹھہ لاؤ رینے بڑا ظرف پانی کا میں نے آواز دی وہ لایا گیا لوگ اسکو اٹھا کر
 لاؤ میں نے آپ کو سامنے اسکو کہدیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اس کے کٹھے میں بہرایا
 اس طرح سے پھیلا کر اور انگلیوں کو کشا دے کیا بہر اپنا ہاتھ اس کے تہ میں رکھ دیا اور فرمایا اے جابر
 وہ مشک لے اور میرے ہاتھ پر ڈال دے اور بسم اللہ کہہ کے ڈالنا میں نے بسم اللہ کہہ کے وہ پانی ڈال دیا بہر
 میں نے دیکھا تو آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی جوش مار رہا تھا یہاں تک کہ کٹھے نے جوش مارا اور
 گھوما اور بہر گیا آپ نے فرمایا اے جابر آواز دے جسکو پانی کی حاجت ہو وہ آوے جابر نے کہا لوگ آؤ
 اور پانی لیا یہاں تک کہ سب میرے گڑ میں لے گیا کوئی ایسا بھی رہا جسکو پانی کی احتیاج ہو بہر آپ نے اپنا
 ہاتھ کٹھے میں سے اٹھا لیا اور وہ پانی سے بہر اٹھا اور لوگوں نے خشکیت کی آپ نے پھوک کی آپ نے

فرمایا قریب ہو کہ اس کو کھلا دو یہ ہم دریا کے کنارے پر آئے (یعنی سمندر کے) اور یاں موج ماری اور ایک جانور یا ہر
 ڈالا ہے اس کے کنارے انکار سلگالی اور اس جانور کا گوشت پکا یا اور ہونا اور کہا یا اور سیر کے جارہے کہا
 یہ زمین اور فلان اور فلان باہچ آدمی اس کو اگلہ کے گولے میں گس گئے کہ کوئی نہ دیکھتا تھا یہاں تک کہ ہم
 ماہر نکلے راتا بڑا جانور تھا ابھر ہے اس کی ایک سیلی لی سلیوں میں ہو اور قافلہ میں ہو اس شخص کو بلا یا جو
 سب میں بڑا تھا اور سب بڑے اونٹ پر سوار تھا اور سب بڑا زمین اور سب تہا وہ اس سیلی کے نیچے سے
 چلا گیا اپنا سر نہیں جب کیا راتنی اونچی اس جانور کی سیلی تھی **ف** احمد بن حنبل میں رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کے کسی معجزے مذکور ہیں درختوں کا رام ہو جانا آپ کے ساتھ چلنا قبر والوں کا عذاب معلوم کرنا
 باقی کا بڑا دینا احمد بن حنبل میں یہی نکلے کہ دریا کا جانور کہا نا درست ہو اور یہی صحیح ہے کہ دریا کا ہر جانور
حلال ہر باب فی حدیث النبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کی حدیث عن
 البراء بن عازب **یَقُولُ** جَاءَ أَبُو بَكْرٍ مَرَّحَى اللَّهُ عَنْهُ إِلَى فِي مَنَزِلِهِ فَأَتَانِي مِنْهُ رَجُلًا فَقَالَ لِيَا
 أَبَتُ مَعِيَ ابْنُكَ يَحْمِلُهُ مَعِيَ إِلَى مَنَزِلِي فَقَالَ لِي أَبَتُ أَجْمَلُهُ فَخَلَّتْهُ دَحْرَجَةُ إِيَّاهُ فَيَتَقَدَّرُ ثَمَّتْ
 فَقَالَ لَهُ أَيْ يَا أَبَا بَكْرٍ حَدَّثَنِي بِكَ مَعَكُمْ أَيْكَلَهُ سَرِيَّةٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 نَعَمْ أَسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا كُلَّهَا حَتَّى قَامَ قَائِمُ الظُّلُمَةِ رَخَلُ الطَّرِيقِ فَلَا يَمُرُّ فِيهِ أَحَدٌ حَتَّى رُفِعَ
 نَارُ صَخْرَةٍ طَوِيلَةٍ لَهَا ظِلٌّ لَمُورَاتٌ عَلَيْهِ الشَّمْسُ بَعْدَ فَتَرَكْنَا عِنْدَهَا فَأَتَانِي الصَّخْرَةُ فَسَوَّيْتُ
 يَدَيَّ مَكَانًا يَتَأَمَّرُ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعْتُ يَدَيَّ لَهَا ثُمَّ بَسَطْتُ عَلَيْهِ ذِرْوَةً ثُمَّ قُلْتُ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ نَعَمْ وَأَنَا أَنْفَضْتُكَ مَا حَوْلَكَ فَنَامَ وَخَرَجْتُ أَنْفَضْتُ مَا حَوْلَهُ فَإِذَا أَنَا بِرَأْسِ غَيْمٍ
 مُقْبِلٍ بِغَيْمِهِ إِلَى الصَّخْرَةِ يُرِيدُ مِنْهَا الدُّنْيَ ارْكَدْنَا فَلَقِيْتُهُ فَقُلْتُ لِمَ أَنْتَ بِالْعِلَامِ قَالَ لِحُلِيِّ
 مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قُلْتُ أَيْ غَمَلُ الْبَنِّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَفَحَلَبُ لِي قَالَ نَعَمْ فَآخَذَ شَاةً فَقُلْتُ
 لَهُ أَنْفَضْتُ الظَّرْعَ مِنَ الشَّعْرِ وَالْثَرَابِ الْقَدَى قَالَ ذَرَأَيْتُ الْبَرَاءَ يُضْرِبُ بِيَدِهِ عَلَى الْآخِرِ
 يَنْقُصُ فَحَلَبُ لِي فِي قَبْرِ مَعَهُ كُتْبَةٌ مِنْ لَبَنٍ قَالَ وَمَعِيَ إِدَاوَةٌ أَرْتَوِي فِيهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُشْرَبَ مِنْهَا دَيُّومًا قَالَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكِعْتُ هُنَا أَنْ أَوْقَلَهُ
 مِنْ نَوْمِهِ فَوَافَقْتُهُ اسْتَقِظَ فَصَبَّحَ عَلَى الْبَنِّ مِنَ الْمَاءِ حَتَّى بَرَدَ اسْفَلَهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 أَشْرَبَ مِنْ هَذَا الْبَنِّ قَالَ فَشَرِبَ حَتَّى رَهَيْتُ ثُمَّ قَالَ أَلَمْ يَأْنِ لِلرَّحِيلِ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَأَرْحَلْنَا

بَعْدَ مَا ذَاكَ الشَّمْسُ وَاجْتَمَعَ رَأْسُهَا بَنِي سَالِكٍ قَالَ وَخَنُ فِي جَلَدِي مِنْ الْأَمْرِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَتَيْتُنَا فَقَالَ لَأَتَّخِذَنَّ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا قَدْ حَاكَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ قَطَعْتُكَ
فَرَسُهُ الرِّبَاطُ نَهَا أَرَى فَقَالَ رِبِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّكُمْ قَدْ دَعَوْتُمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَدَعَا إِلَيْنَا اللَّهُ وَكُنَّا أَنْ
أَرْجُو عَنْكُمْ مَا الطَّلَبُ فَدَعَا اللَّهُ نَفْعًا فَتَرَجَّعَ لَا يَلْفُ أَحَدًا إِلَّا قَالَ قَدْ كَفَيْتُكُمْ مَا هُنَا فَلَا يَلْفُ
أَحَدًا إِلَّا دَرَدًا قَالَ وَفِي لَنَا تَرْجَمُهُ بَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَرَوَيْتُ هُوَ أَبُو بَكْرٍ سِيرَ بَابُ (عَارِزِ) مَكَانِ
اَكَّةِ اُورْدُونِ كَوَايِكُ وَخَرِيدَا اُورْدُونِ بَابُ بُولِي تَمِ اِنِ بِيْتِي سُو كُصُو كَجَاوَه اِثْمَا كَرَمِيرِ سَا اِيْلَ بِيْتِ
مَكَانِ تَمِ كَمِيرِ بَابُ نِي مَجْهُو كَهَا يَه كَجَاوَه اِثْمَا لِي نِي اِثْمَا لِيَا اُورْمِيرِ بَابُ يَهِي نَكَلِي حَضْرَتِ اَبُو بَكْرٍ شَدِيدِ
كِي سَا تَهَادُ سَكِي قَمِيْتِ لِيْنِي كُو مِيرِ بَابُ نِي كَهَا اُورْمِيرِ مَجْهُو بِيَانِ كُو تَمِ نِي كِيَا كِيَا اِسْرَاتِ كُو حَسْبَاتِ
رَسُولِ اَمْرُ عَلِيٍّ وَسَلْمُ كِي سَا تَهَادُ بَا سِرِ نَكَلِي (يِنِي مَدِيْهَ كِي طَرَفِ يَهَا كِي كُو سِي) اَبُو بَكْرٍ نِي كَهَا اَنْ اِسْمُ سَا كِي
رَاتِ چَلُو يَهَا تَكِ كِي دِنِ هُو كِيَا اُورِ تَهِيَكِ دُو پَرِ كَا وَقْتِ هُوَا اُورَاهِ مِيْنِ كُوِي چَلِنِي وَالا زَهَا كُو سَا نِي اِيَكِ
لَبَا پَتَرِ وَكَلْمَانِي كُو دِيَا اُسْكَ سَا يَه تَهَا زِيْنِ پَرِ اُورِ اَبِ تَكِ اَنْ اُورِ پَنِي اَنِي اُورِ اُسْ كِي پَاسِ اُورِ سِي مِزِ
پَتَرِ كِي پَاسِ كِيَا اُورِ اِنِي مَتَهِي سُو كَهَا يَه سَا بَرِ كِي تَا كِي رَسُولِ اَمْرُ عَلِيٍّ وَسَلْمُ اَرَامِ فَرَاوِيْنِ اُورِ سِي كِي سَا كِي
مِيْنِ پَرِ مِيْنِ دَانِ كَمَلِي بِيْجَانِي اُبْدَا اُسْ كِي مِيْنِ عَرَضِ كِيَا يَا رَسُولِ اَمْرُ اَبِ سُو رِيْ يِهِي اُورِ مِيْنِ اَبِ كِي كُو طَرَفِ
وَمِنْ كَا كِهْجِ لِيْتَا هُونِ (كُو كُوِي سَا رِي تَا لَاشِ مِيْنِ تَوْنِيْنِ اِيَا) پَرِ مِيْنِ اُو اِيَكِ چَرُو اَنُو كِيَا كُرِيُونِ كُو
اِبْنِي كُرِيَا نِي لِيْ يِهِي سُو اُو سِي پَتَرِ كِي طَرَفِ اُسْ كِي اُورِ وِ سِي چَا تَهَا سُو چُو بِنِي چَا اُسْ كِي سَا مِيْنِ پَتَرِ
اُورِ اَرَامِ كَرْنَا) مِيْنِ اُسْ كِي اُورِ پُو چَا اُسْ كِي تَرِ كِي تُو كُرِ كِي غَلَامِ هِي وَهُ بُولَا مِيْنِ مِيْنِ دَالُونِ مِيْنِ اُو اِيَكِ خُضْرِ
كَ اُغْلَامِ مَوْلَانِ (مِرَاوِيْنِي سُو شَهَرِ يِنِي مِيْنِ مِيْنِ سِي) مِيْنِ كَهَا تِيْرِي كُرِيُونِ مِيْنِ دُو دُو كُو بُولَا اَنْ
هِي مِيْنِ كِي كَهَا تُو دُو دُو دِيَا كُو دُو بُولَا اَنْ پَرِ اُورِ سِي اِيَكِ كُرِي كُو كِيْطَرِ اَمِيْنِ كِي كَهَا اُسْكَ اَتِيْنِ
صَانِ كَرِي مَالُونِ اُورِ سِي اُورِ كُو رِي سُو تَا كِي دُو دُو مِيْنِ يَهِيْزِيْنِ زَبَرِيْنِ (سَاوِي نِي كَهَا مِيْنِ بَرَا بَرِ اَبِ
كُو دِيْجَاوَه اِيَكِ تَهِي دُو سُرِ مَتَهِي پَرِ مَارَتِي تَهِي چَا رَتِي تَهِي خِيْرِ اُسْ كِي نِي دُو دُو دُو اُورِ سِي كِي اِيَكِ پَالِي
مِيْنِ تَهِيْطِ اُورِ دُو دُو اُورِ سِي سَا تَهَادُ اِيَكِ اُولِ تَهَا جِسْ مِيْنِ مِيْنِ بَا لِي كِهَا تَهَا رَسُولِ اَمْرُ عَلِيٍّ وَسَلْمُ كِي مِيْنِ
اُورِ وَضُو كَرِنِي كِي لِيُو اَبُو بَكْرٍ نِي كَهَا پَرِ مِيْنِ رَسُولِ اَمْرُ عَلِيٍّ وَسَلْمُ كِي پَاسِ اِيَا اُورِ مَجْهُو اُورِ اَبِ
كُو مِيْنِ سِي جَا نَا لِيَكِيْنِ مِيْنِ نِي دِيْجَا تُو اَبِ خُو دُو جُو دَا كِي اُسْ كِي مِيْنِ مِيْنِ دُو دُو پَرِ بَا نِي دَالِ دِيَا تَكِ

صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سہ رویت ہوا کہ جب جلالہ نے بے درپے وحی
 بھیجی اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر وفات سے پہلے یہاں تک کہ وفات ہوئی آپ کی اور حبیب آپ کی وفات
 ہوئی اور سن بہت وحی آئی **عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ** قَالَ قَالَ لَعَمْرُؤُا لَكُمْ تَقْرَوْنَ
 آيَةً لَّكَوْا نَزَلَتْ فِيْنَا لَا تَخْذُ نَا ذَلِكَ الْيَوْمَ عِيْدًا فَقَالَ عُمَرُ اِنَّ لَكُمْ عَمَلًا حَيْثُ اُنْزِلَتْ وَآيَةُ
 يَوْمٍ اُنْزِلَتْ وَآيَاتُ رَسُوْلٍ اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَيْثُ اُنْزِلَتْ اُنْزِلَتْ بِعَرَفَةَ وَرَسُوْلُ
 اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاقِفٌ بِعَرَفَةَ قَالَ سَفِيَّانُ اَشَلُّ كَانَ يَوْمَ جُمُعَةٍ اَمْ لَا يَخْذُ
 الْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاسْمَعْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِي ترجمہ طارق بن شہاب سہ رویت
 ہے بیرون حضرت عمر سے کہا تم ایک آیت پڑھتے ہو اگر وہ آیت ہم لوگوں میں اترتی تو ہم اس دن
 کو عید کر لیتے (خوشی سے) وہ آیت یہ ہے الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاسْمَعْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيْتُ لَكُمُ
 الْاِسْلَامَ دینا سورہ مادہ میں یعنی آج میں نے تمہارا دین پورا کیا اور اپنی نعمت تم پر تمام کی اور اسلام
 کا دین تمہارے لیے پسند کیا (حضرت عمر نے کہا میں جانتا ہوں یہ آیت جہان اترتی اور کسی دن اترتی
 اور حقیقت اترتی اور وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں تھا یہ آیت عرفات میں اترتی اور آپ
 بھیجے ہوئے تھے عرفات میں (تو عرفہ کا روز عید ہوا) مسلمانوں کی دوسری رویت میں ہو کہ اور سن
 جمعہ تھا جمعہ ہی عید **عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ** قَالَ قَالَ الْيَهُودُ لِعُمَرَ لَوْ عَلَيْنَا مَعَشَرٌ
 يَهُودَ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاسْمَعْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيْتُ لَكُمُ
 الْاِسْلَامَ يَنَا نَعْلَمُ الْيَوْمَ الَّذِي اُنْزِلَتْ فِيْہِ لَا تَخْذُ نَا دِيْنَكُمْ الْيَوْمَ عِيْدًا اَقَالَ فَقَالَ عُمَرُ
 فَقَدْ عَلِمْتُ الَّذِي اُنْزِلَتْ فِيْہِ وَالسَّاعَةُ وَآيَاتُ رَسُوْلٍ اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِحَرَافَاتِ ترجمہ ہی
 ہوگئے اس میں یہ ہو کہ یہ آیت مزدلفہ کی رات کو اترتی (یعنی نوین مارچ شام کو گویا دسویں شب کا
 وقت آگیا کیونکہ مزدلفہ کی رات دسویں رات ہے) اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے
 عرفات میں **عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ** قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُودِ اِلَيْهِمْ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ
 الْمُؤْمِنِيْنَ آيَةُ فِيْ نَا بِكُمْ تَقْرَوْنَهَا لَوْ عَلَيْنَا نَزَلَتْ مَعَشَرُ الْيَهُودِ لَا تَخْذُ نَا ذَلِكَ الْيَوْمَ
 عِيْدًا اِنَّا وَآيُ آيَةٍ قَالَ الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاسْمَعْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيْتُ لَكُمُ

اَلَا سَلَامٌ عَلٰی اَقْبَالَ عُمَرَ اِنَّیْ اَعْلَمُ الْیَوْمَ الَّذِیْ نَزَلَتْ فِیْهِ وَالْمَكَانَ الَّذِیْ نَزَلَتْ فِیْهِ نَزَلَتْ عَلٰی رَسُوْلِ
 اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ فِیْ یَوْمِ جُمُعَةٍ تَرْجُمُهُ اَیْکَ شَخْصٍ یُّهْدٰی حَضْرَتِ عُمَرُ بَاسِ اَیَا اُوْرْ کُنْهَوْ لَکَا
 اَوِ امِیرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَیْکَ اَیْتِ یُّهْدٰی کِتَابِیْنَ جِسْکُوْ تَرْجُمُهُ ہُوَ اَکْرَدَہِ سَمِ یُّهْدِیْوْنَ بِاُتْرِیْ تُوْ سَمِ اَوِ سَدَن
 کُو عِیدِ کَر لَیْتِ حَضْرَتِ عُمَرُ نَہِ کَمَا کُوْنِ سِیْ اَیْتِ دَہِ یُّهْدِیْ بُولَا الْیَوْمَ اَلَمَلَتْ لَکُم دَنِیْکُم اَخِیْرَکَ حَضْرَتِ عُمَرُ عَنِ
 السَّعْنَةِ نَہِ کَمَا مِیْنِ جَانِبَا ہُوْنِ اَوِ سَدَنِ کُو جِسْرُ نِیْ اَیْتِ اُتْرِیْ اَوِ رَاسِ جَکَہِ کُو جَہَانِ اَوِ تَرِیْ یَ اَیْتِ سُولَا
 السَّعْنَةِ صَلَّی السَّعْنَةُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ مِیْنِ اَوِ تَرِیْ جَمْعَہِ کَہِ دَنِ رَاوَرَدَہِ دَنِ عِیدِ یُّسَلَامُوْنَ کُلِ **عَنْ عُمَرُوْ**
 بَنِی الْاَزْبِیْرِ اَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ خِفَتِكُمْ اَلَا تُقْسِطُوْنَ
 فِی الْاَيَاتِیْ فَاَنْتُمْ مَّا طَابَ لَکُمْ مِّنَ الشَّيْءِ مَعْتَدٰی وَتَلَا وَرُبَّ قَالِ یَا بَنِی اُخْتِیْ هُوَ الْبَیِّنَةُ
 تَکُوْنُ فِیْ خَجَرٍ وَلِیْهَا تَشَارِکُہِ فِی مَالِہِ فِیْجِبُہِ مَا لَهَا جَمَاعًا فِیْ رِیْلِ وَلِیْهَا اَرْبَعٌ وَجَمَاعًا
 یُکْرِیْرُ اَنْ یُقْسِطَ فِیْ صَدَقَاتِہَا فِیْطِیْطُہَا مِثْلَ مَا یُطِیْطُہَا غَیْرُہُ فَنُحُوْا اَنْ یُکُوْھُوْنَ اِلَّا اَنْ یُقْسِطُوْا
 لَھُنَّ وَیُکَلِّھُوْا حِیْنَ اَحْلَا سُلَیْمٰی مِّنَ الصَّدَقَاتِ رَا مِیْرُوْا اَنْ یُنَکُوْھُوْا مَا طَابَ لَھُنَّ مِّنَ الشَّيْءِ
 سِوَاھُنَّ قَالَتْ عَائِشَةُ تَشَارَاتِ النَّاسُ اسْتَفْتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رُبَّکَ
 ہٰذِہِ الْاٰیَۃُ فِیْہِیْنَ قَا نَزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَسْتَفْتُوْا فِی النَّیْءِ قُلِ اللّٰهُ یُعْتَبِیْکُمْ فِیْھُنَّ وَمَا یُنَکُلِ
 عَلَیْکُمْ فِی الْکِتَابِ فِی بَیْتِ بَنِی الْاَشْجَلِ اَلَا تَوْتَوْنٰھُنَّ مَا کَتَبَ لَھُنَّ وَتَرْعَوْنَ اَنْ یُنَکُوْھُوْا
 قَالَتْ وَالَّذِیْ ذَکَّرَ اللّٰهُ اَنَّهُ یُحِبُّ عَلَیْکُمْ فِی الْکِتَابِ الْاٰیَۃُ الْاَوَّلٰی اَلْتَّوْبَةُ قَالَتْ اللّٰهُ فِی بَیْتِہَا اَنْ
 خِفَتُمْ اَنْ لَا تُقْسِطُوْا فِی الشَّیْءِ نَا یُنَکُوْھُوْا مَا طَابَ لَکُمْ مِّنَ الشَّيْءِ قَالَتْ عَائِشَةُ وَقَوْلُ اللّٰهِ
 تَمَّا فِی الْاٰیَۃِ الْاُخْرٰی وَتَرْعَوْنَ اَنْ یُنَکُوْھُوْا رَغْبَةً اَحَدِکُمْ عَنْ یَتِیْمَتِہِ الَّتِیْ تَکُوْنُ فِی
 خَجَرٍ حِیْنَ تَکُوْنُ فِیْ سِلْکَةِ اِمَالٍ وَالْجَمَالِ فَنُحُوْا اَنْ یُنَکُوْھُوْا مَا رَغِبُوْا فِی مَالِہَا وَجَمَاعًا مِّنْ
 یَّتٰمٰی الشَّيْءِ الْاَوَّلٰی اَلْقِسْطُ مِّنْ اَحْبَلِ رَغْبَتِہُمْ عَنْھُمْ تَرْجُمَہُ عُمَرُوہُ بَنِی الزُّبَیْرِ حَضْرَتِ عَائِشَہُ
 رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سَوَّاسِ اَیْتِ کَا مَطْلَبِ بَیْجَارِ سُوْرَةِ نَارِ کَہِ شُرُوعِ مِیْنِ اَوِ اَنْ خِفَتُمْ اَلَا تُقْسِطُوْا
 فِی النَّیْءِ یُنَہِ اَقْرَمَ وُزُوْکَ اَلْاَصْفَانِ ذَکَرُ سَکُوْکَ یَتِیْمِ لَکُمِیْنِ مِیْنِ تَوَلَّجَ کَرُوْا نَ عَوْرَتُوْنَ سَوَّاسِ
 اَوِیْنِ مَمَّ کُو دُو دُمِیْنِ تِیْنِ جَارِ حَضْرَتِ عَائِشَہُ بُلِیْنِ مَرَاوِ اَسِ اَیْتِ سَوَّاسِ مِیْرُ سَوَّاسِ خَجَرِ یُّہُوْکَ اَیْکَ یَتِیْمِ
 لَکُمِ اِسْپَہِ وَلِیْ کِی کُو دُمِیْنِ ہُوَ رِیْنِ ہُوَ رِیْشِ مِیْنِ جَبِیْرِ حِیْجَا کِی لَکُمِیْنِ سَبِیْجَہِ کَہِ پَاسِ ہُوَ اَوِ شَرِکِ ہُوَ

اوس کے ہاں بین (مثلاً چچا کے مال میں) ایہ اور سنی کو اور کا حسن و جمال پسند آوے وہ اُس سے نکاح کرنا چاہتا
 لیکن اوس کے مہر میں انصاف نہ کرے اور اتنا مہر نہ دے جو اور لوگ دینے کو مستعد ہوں تو منع کیا اس نے
 ایسی لڑکیوں کے ساتھ نکاح کرنے سے مگر اُس صورت میں جب انصاف کریں اور پورا مہر دینے پر آمادہ
 ہوں اور حکم کیا اذیکو کہ نکاح کر لیں اور عورتوں سے جو پسند آویں انکو حضرت عائشہ نے کہا لوگوں نے یہ
 آیت اترنے کے بعد بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اون لڑکیوں کے باب میں پوچھا تب اللہ تعالیٰ نے
 یہ آیت اُتاری وَتَقْتُلُوْهُنَّ اِنْ اَتَيْنَاْ رَاٰخِرَتَهُنَّ رَاسٰی سُوْرہ نسا میں ایسے پوچھتے ہیں تجھے سو عورتوں کے
 باب میں تو کہہ امہ مکو حکم دیتا ہے اُن کے باب میں اور جو بڑھا جاتا ہے کتاب میں اون یتیموں عورتوں کے
 باب میں جب تک تم مقرر مہر نہیں دیتے اور اون سے نکاح کرنا نہیں چاہتے ہو۔ تو کتاب میں پڑھے جانے
 سے مراد پہلی آیت ہو اور یہ آیت اوس یتیم لڑکی کے باب میں ہو جو حسن اور مال میں کم ہو تو منع ہوا انکو اس
 یتیم لڑکی سے نکاح کرنا جس کے مال و جمال میں عفت کریں مگر اُس صورت میں جیسا انصاف کریں **عَنْ**
 عُرْوَةَ اَنَّهَا سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اِنْ خِفْتُمْ اَلَا تَقْسِطُوْا فِی الْبَیِّنَاتِ مَا قَالَتْ
 الْحَدِیْثُ یُمَثِّلُ حَدِیْثَ یُوْنُسَ عَنِ النَّبِیِّ وَكَادَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ اَجَلٍ رَّحَبَتْهُمْ عَنْهُمْ اِذَا كُنَّ
 فَلَیْلَاتُ الْمَالِ وَالْجَمَالِ **ترجمہ** وحی جو گذر **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا فِی قَوْلِ اللّٰهِ
 عَزَّ وَجَلَّ اِنْ خِفْتُمْ اَلَا تَقْسِطُوْا فِی الْبَیِّنَاتِ مَا قَالَتْ اُنْزِلَتْ فِی الشَّجْلِ تَكُوْنُ لَهُ الْبَیِّنَةُ هُوَ
 وَلَیْسَ بِهَا مَالٌ وَلَیْسَ لَهَا اَحَدٌ یُّحِبُّهَا حِمٌّ دُوْنَهَا تَلَا یُنْکِحُهَا اِلَّا بِهَا نِیَّوْرٌ بِهَا وَ
 یُسَبِّحُ مَحَبَّتِهَا فَقَالَ اِنْ خِفْتُمْ اَلَا تَقْسِطُوْا فِی الْبَیِّنَاتِ مَا تَنْکِحُوْا مَا حَاطَبَ لَكُمْ مِنَ الشَّجْرِ
 یَعْمَلُ مَا اَحْكَمْتُ لَكُمْ وَدَعَوْهُنَّ اِلَیْ تَضَرُّعًا **ترجمہ** ام المؤمنین حضرت عائشہ سے روایت
 جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر تم ڈرو یتیم لڑکیوں کے باب میں انصاف کرنے سے یہ آیت اس شخص کو باب میں
 اور می جس کے پاس ایک یتیم لڑکی ہو وہی کاوی التوارث ہو اور اس کا مال بھی ہو اور کوئی اس کی طیوٹ سے چمکنا
 والا سو اس کی ذات کے نہ ہو مہر وہ مال کے خیال ہو اس سے نکاح نہ کرے (کہ مہر دینا پڑے گا) اور اسکو
 تکلیف اور بُری طرح اوس سے صحبت نہ کرے تو فرمایا اگر ڈرو یتیم لڑکیوں میں انصاف کرنے سے تو نکاح
 کر لو اور عورتوں سے جو پسند آویں تم کو مطلب ہے کہ جو عزیزین حلال کین میں تمہارے لیے اور جو بڑو
 اس لڑکی کو جس تم تکلیف دینے پر وہ اپنا نکاح اور کسی سے کر لیگی اور کا مال دیدو **عَنْ** عَائِشَةَ

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا يُشْلِكُ عَلَيْكُمْ فِي الزَّكَاتِ فِي يَتَامَى النَّسَاءِ الْكَافِرَاتِ
 لَا تَقُولُوا مِنْهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ قَالَتْ أَنْزَلَتْ فِي الْيَتِيمَةِ تَكُونُ عِنْدَ
 الرَّجُلِ فَتَشْرِكُهُ فِي مَالِهِ فَيَرْغَبُ عَنْهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا وَيَكْرَهُ أَنْ يَزَوَّجَهَا غَيْرَهُ فَتَشْرِكُهُ فِي
 مَالِهِ نَيْعُضًا لَهَا فَلَا يَزَوَّجَهَا وَلَا يَزَوَّجَهَا غَيْرَهُ **ترجمہ** ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے کہ جو اسے
 فرمایا جو بیترک بڑھا جاتا ہے اس کی کتاب میں یہ آیت اتری اور میں تم پر لڑکی کے باب میں جو کسی شخص کے
 پاس ہو اور اس کے مال میں شریک ہو (ترک کے رو سے) یہ پر وہ نفرت کرے اور اس کا نکاح کرنے سے اور
 دوسرے سے بھی اس کا نکاح پسند نہ کرے اس خیال سے کہ وہ مال میں جو حصہ لگا آخر اس لڑکی کو یون ہی ڈال
 رکھے نہ آپ نکاح کرے نہ اور کسی سے کرنے دے **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فِي قَوْلِهِ
 عَزَّ وَجَلَّ لَا يَسْتَفْتُونَكَ فِي النَّسَاءِ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي مَا بَيْنَ يَدَيْكُمْ قَالَتْ هَذَا فِي الْيَتِيمَةِ
 الَّتِي تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ لَعَلَّهَا أَنْ تَكُونَ قَدْ شَرِكَتْهُ فِي مَالِهِ حَتَّى فِي الْمَذْقِ فَيَرْغَبُ بِهَا
 أَنْ يَنْكِحَهَا وَيَكْرَهُ أَنْ يَنْكِحَهَا رَجُلًا فَتَشْرِكُهُ فِي مَالِهِ نَيْعُضًا لَهَا **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی
 اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جو استفتونک فی النساء فی التنازع اختیار کیا یہ آیت اس تم پر لڑکی کے باب میں ہے جو ایک
 شخص کے پاس ہو اور شریک ہو اس کے مال میں یہاں تک کہ کجور کے دشمنوں میں بھی یہ وہ اس سے
 نکاح کرنا نہ چاہے اور نہ یہ چاہے کہ اس کا نکاح دوسرے کر دے وہ اس کے مال میں شریک ہو یہ
 اس کو یون ہی ڈال رکھے **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ
 كَانَ فِي قَرْبَى فَلْيَاكُلْ بِالْمَعْرُوفِ قَالَتْ أَنْزَلَتْ فِي وَائِي مَالِ الْيَتِيمِ الَّذِي يَقُومُ عَلَيْهِ
 وَيُصْلِحُهُ إِذَا كَانَ مُعْتَاجًا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهُ **ترجمہ** ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
 سے روایت ہے کہ آیت وَمَنْ كَانَ فِي قَرْبَى فَلْيَاكُلْ بِالْمَعْرُوفِ دَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَاكُلْ بِالْمَعْرُوفِ (سورہ نسا
 کے شروع میں) یعنی جو شخص مالدار ہو وہ بچا رہے اور جو محتاج ہو وہ اپنی محنت کو موافق کہا دے
 اور تری ہے اس شخص کے باب میں جو یتیم کے مال کا مستولی ہو اور اس کو درست کرے اور اس کو سنوارے
 وہ اگر محتاج ہو تو دستور کے موافق کہا دے اور جو مالدار ہو تو کچھ نہ کہا دے **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
 تَعَالَى عَنْهَا فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ
 بِالْمَعْرُوفِ قَالَتْ أَنْزَلَتْ فِي وَلِيِّ الْيَتِيمِ أَنْ يُطِيبَ مِنْ مَالِهِ إِذَا كَانَ مُعْتَاجًا بِفِدَا الْمَالِ الْمَعْرُوفِ

عَنْ هِشَامِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رَجْمِهِ وَهِيَ جَدُّ رَا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا
 فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ إِذْ جَاءَهُ وَكُمُ مِنْ قَوْمِكُمْ دَمِينٌ اسْفَلَ مِنْكُمْ وَإِذْ أَخَذَتْ الْأَبْصَارُ وَبَلَغَتْ
 الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ قَالَتْ كَأَنَّا ذَٰلِكَ يَوْمَ الْخُتْدِ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
 روایت ہے کہ جو ابصر تعالیٰ نے فرمایا (سورہ احزاب میں) جب وہ آئے تھے اور آپ سے اور نیچے سے
 تمہارے اور جب ہر گنہگار انہیں اور دل حلق تک لگے اخیر تک خندق کے دن اور تری (اُس
 مسلمانوں پر نہایت سختی تھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ سننے اور سن ایک لشکر بھیجا اور مومکافروں پر
 جن کو تم نے نہیں دیکھا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا وَإِنْ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا
 نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا أَلَا يَتَذَكَّرُ فِي الْمَرْأَةِ تَكُونُ عِنْدَ الرَّحْلِ فَتَطُولُ مَحَبَّةُ كَثِيرٍ مِنْ حُلَاكِهِ
 فَتَقُولُ لَا تَطْلِقْنِي وَأَسْكِنِي وَأَنْتَ فِي حِلٍّ مِثْلِي فَذَلِكَ هَلَاكُهَا **ترجمہ** حضرت
 عائشہ سے روایت ہے یہ آیت (سورہ نسا میں) وَإِنْ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا خَيْرٌ لَكُمْ كَوْنِي عَوْرَتِ
 بڑے اپنے خاوند سے شرارت سے یا اوس کی بے پروائی سے تو کچھ گناہ نہیں دونوں پر اگر وہ صلح کر لیں آپ
 میں (اوس عورت کے باب میں) اور تری جو ایک شخص کے پاس ہو پھر وہ مدت تک اوس کے پاس ہو اب خاوند
 اوس کو طلاق دینا چاہے (اوس سے) نیز اگر وہ عورت کی ہر محکمہ طلاق نہ دے اور رہنے دے اور میں نے
 بچہ کو اجازت دی (دوسری عورت پاس رہنے کی اور میرے پاس نہ رہنے کی) اب یہ آیت اور تری عورت
 عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ
 إِعْرَاضًا قَالَتْ تَذَكَّرُ فِي الْمَرْأَةِ تَكُونُ عِنْدَ الرَّحْلِ تَكَلُّهُ أَنْ لَا يَسْتَكْثِرَ مِنْهَا وَتَكُونُ لَهَا
 حُصْبَةً وَكَوَلَدٌ تَذَكَّرُ أَنْ يُفَارِقَهَا تَقُولُ لَهُ أَنْتَ فِي حِلٍّ مِثْلِي فَذَلِكَ هَلَاكُهَا **ترجمہ** ام المومنین حضرت
 عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسی آیت کے باب میں (ان امراة خافت) اخیر تک کہا یہ آیت اُس
 عورت کو (باب میں) اور تری جو ایک شخص کے پاس ہو اب وہ زیادہ اوس کے پاس نہ رہنا چاہے لیکن اُس
 عورت کو اولاد ہو اور صحبت ہو اپنے خاوند سے وہ اپنے خاوند کو چھوڑنا نہ جائے تو اجازت دیوے
 اوس کو اپنے باب میں **عَنْ** عَمْرَةَ قَالَتْ لِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا يَا ابْنَ الْخُبَرِ
 أُمِرْتُ أَنْ لَا يَسْتَفْرِقُوا الْأَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَبُّهُمْ **ترجمہ** عودہ سے روایت ہے
 حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھ سے کہا اے بیہنجو میرے حکم سے اہل اہل کو نہ کہ بخشش مانگین صحا

کہے یہ افہوکنج انکو برا کہا اورہ بخشش مانگنے کا حکم اس آیت میں ہو رہا اغفر لنا ولإخواننا الذين سبقونا
 بالانجمن مراد اہل مصر میں جو حضرت عثمان کو برا کہتے تھے یا اہل خام اور حضرت علی کو برا کہتے تھے اور
 حرور یہ خارجی جو دونوں کو برا کہتے تھے **عَنْ** هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو الْأَسَدِيِّ مِثْلَهُ مَرْجُومٌ وَهُوَ جَزَاءُ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْكُوفَةِ فِي هَذِهِ الْآيَةِ
 وَمَنْ يَقْتُلُ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَعَلَهُ اللَّهُ تَعَالَى لَكَ لِكُلِّ عَنَّا بِسْ فَسَأَلَتْهُ عَنْهَا فَقَالَ
 لَقَدْ أُنْزِلَتْ الْخُرُوفُ مَا نَزَلَ شَيْءٌ مَّا تَخْصِيهَا شَيْءٌ مَرْجُومٌ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ رَوَيْتُ عَنْهُ رَوَيْتُ عَنْهُ رَوَيْتُ عَنْهُ
 کیا اس آیت میں جو کوئی قتل کرے مومن کو قصد اسکا بد جہنم ہے اخیر تک یہ آیت سورہ ناس میں ہو
 میں ابن عباس مابہر گیا اور سو پوچھا اوہوں نے کہا یہ آیت اخیر میں ادری اور اسکو منسوخ نہیں کیا کسی
 آیت نے (اور پکڑ چکا کہ ابن عباس کا مذہب یہ ہے کہ جو کوئی مومن کو قصد قتل کرے اس کی توبہ قبول
 نہ ہوگی اور وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا اور جمہور علماء اس کے خلاف میں ہیں وہ کہتے ہیں آیت یہ لکھتا ہے
 کہ بدلہ اسکا یہ ہو کہ ہمیشہ جہنم میں رہے۔ پر پیڑور نہیں کہ یہ بدلہ خواہ مخواہ دیا جاوے بلکہ اللہ تعالیٰ معاف
 کر سکتا ہے **عَنْ** شُعْبَةَ بْنِ الْأَسَدِيِّ فِي حَدِيثٍ ابْنِ جَعْفَرٍ نَزَلَتْ فِي الْخُرُوفِ مَا نَزَلَ وَفِي
 حِكَايَةِ النَّصْرِ أَنَّهُ لَمَّا كُنَ الْخُرُوفُ مَا نَزَلَ مَرْجُومٌ وَهُوَ جَزَاءُ **عَنْ** سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَمَرَني عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ اسْكَالَ بْنَ عُبَايَةَ عَنْ هَاشِمِ بْنِ
 الْأَيْتِينَ وَمَنْ يَقْتُلُ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَعَلَهُ اللَّهُ تَعَالَى لَكَ لِكُلِّ عَنَّا بِسْ فَسَأَلَتْهُ عَنْهَا فَقَالَ لَمْ يَنْتَحِمْهَا لَمْ يَكُنْ
 هَذِهِ الْآيَةُ وَالَّذِينَ لَا يُدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا
 بِالْحَقِّ قَالَ نَزَلَتْ فِي أَهْلِ الْبَيْتِ مَرْجُومٌ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ رَوَيْتُ عَنْهُ رَوَيْتُ عَنْهُ
 عبد الرحمن بن ابی نے کہا ابن عباس سو پوچھا ان دونوں آیتوں کو مومن کو قتل مؤمنا متعمدا اخیر تک
 میں نے پوچھا اوہوں نے کہا یہ آیت منسوخ نہیں ہے اور الذین لا يدعون مع الله إلها آخر ولا يقتلون النفس التي حرم الله إلا بالحق
 لا يقتلون النفس التي حرم الله إلا بالحق ریعے جو لگے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور کسی معبود کو نہیں بگا
 اور جو جان اللہ تعالیٰ نے حرام کی ہے اسکو نہیں مارتے مگر حق سے اس کے بعد میسہ
 ہے إلا بمن تأب وأمن وعمل عملًا صالحًا یسے مگر جو توبہ کرے اور ایمان لاوے اور نیک کام کرے
 یہ آیت سورہ فرقان میں ہے اس کو معلوم ہوتا ہے کہ قاتل کی مقبول ہے تو بظاہر پہلی آیت کو مخالف

شمیری) ابن عباس نے کہا یہ آیت مشرکوں کو کھن میں ادری ہے (اور پہلی آیت میں سنو کہ حق میں ہے
 تو میں جب مومن کو قصداً قتل کرے اسکی توبہ قبول نہ ہوگی البتہ اگر مشرک حالت میں ماری ہو یا ایمان
 لاوے اور توبہ کرے تو اسکی توبہ قبول ہوگی بصورت میں دونوں آیتوں میں مخالفت نہیں ہے **عَنْ**
ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ تَزَلَّتْ هَذِهِ الْآيَةُ بِمَكَّةَ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ
إِلَهًا آخَرَ إِلَى قَوْلِهِ مَهْأَنَّا قَالُوا الشِّرْكُ كَوْنٌ وَمَا يُغْنِي عَنْكَ الْإِسْلَامُ وَقَدْ عَلِمْنَا بِأَنَّهُ
قَدْ قَتَلْنَا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ وَأَتَيْنَا الْفَوَاحِشَ مَا نَزَّلَ اللَّهُ تَعَالَى إِلَّا مَن تَابَ وَآمَنَ
وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ قَاتِلُ مَا مَن دَخَلَ فِي الْإِسْلَامِ وَعَقَلَهُ ثُمَّ قَتَلَ فَلَا تَوْبَةَ
لَهُ ترجمہ ابن عباس نے کہا یہ آیت والذین لا یغفون مع اللہ الہا آخر ما تاک کہ میں اور توبہ مشرکوں
 نے کہا ہر تم کو سزا ہے کہ انہوں نے کیا فائدہ ہے توبہ کے ساتھ دوسرے کو برابر کیا اور ناحق خون بھی
 لیا اور پے کام بھی کیے تباہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت تارسی الا من تاب وامن اخیر تک یعنی جو ایمان
 لاوے اور توبہ کرے گا اللہ تعالیٰ اسکی برائیاں نیکوئیں سے بدل دیگا۔ ابن عباس نے کہا جو کسی سزاوار
 ہو جاوے۔ یہ اور سلام کے احکام کو سمجھ لیں پھر ناحق خون کرے تو اسکی توبہ قبول نہ ہوگی **عَنْ**
سَعْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَتَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا الْإِنِّ قَتَلَ مُؤْمِنًا مَّعْدُودًا
تَوْبَةً مَا لَا تَقْتُلُونَ عَلَيْهِ هَذِهِ الْآيَةُ الْآخِرَى فِي الْقُرْآنِ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا
آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَرْبِ أَلَيْسَ هَذِهِ آيَةٌ مِّنْ مَّكَرِهِ
لَكُمْ هَذِهِ آيَةٌ مِّنْ مَّكَرِهِ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعِدًّا فَعِزًّا لَهُ جَهَنَّمُ فِي رِوَايَاتِهِنَّ هَاتِيحَ تَقْتُلُونَ
عَلَيْهِ هَذِهِ الْآيَةُ الْآخِرَى فِي الْقُرْآنِ إِلَّا مَن تَابَ ترجمہ سعید بن جبیر سر روایت کریں ابن عباس
 سے کہا جو کوئی مومن کو قصداً قتل کرے اسکی توبہ ہو سکتی ہے ابن عباس نے کہا نہیں میں نے انکو یہ آیت
 سنا میں جو سورہ فرقان میں ہو والذین لا یغفون مع اللہ الہا آخر اخیر تک جس کے بعد یہ ہے الا من
 تاب وامن کیونکہ اس سوہ نکلنا ہے کہ ناحق خون کے بعد توبہ کر سکتا ہے ابن عباس نے کہا آیت
 مکی ہے اور یہ کو منسوخ کر دیا اس آیت نے جو مدینہ میں ادری و من یقتل مؤمناً متعدياً اخیر تک جس سے
 معلوم ہوتا ہے کہ عمدتاً قتل کرے اور سکا بدلہ ہمیشہ جہنم میں رہنا ہے **عَنْ** **عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ**
بْنِ عُتْبَةَ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ تَقْلَمُ هَذِهِ آيَةٌ تَذِيرِي الْخُرُودَ نَزَلَتْ مِنَ الْقُرْآنِ

